لکذبت واللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھو اقرأنی ھذہ السورۃ التی تقرأ ھا فانطلقت اقودہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ھذا یقرأ سورۃ الفرقان علی حروف لم تقرأنیھا وانت اقرأتنی سورۃ الفرقان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ یا عمر اقرأ یا ھشام فقرأ علیہ القراءۃ التی سمعت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا انزلت ثم قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یا عمر فقرأت القراءۃ التی اقرأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا نزلت ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ ھذا حدیث صحیح وقد روا مالک بن انس عن الزھری ھذا الاسناد نحوہ الا انہ لم یذکر فیہ المسور بن مخرمۃ **باب حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو اسامۃ نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن اخیہ کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ وما قعد قوم فی مسجد یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ ومن ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ ھکذا روی غیر واحد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ھذا الحدیث وروی اسباط بن محمد عن الاعمش قال حدثت عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بعض ھذا الحدیث **باب حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی قال ثنی ابی عن مطرف عن ابی اسحق عن ابی بردۃ عن عبد اللہ بن عمرو قال قلت یا رسول اللہ فی کم اقرأ القرآن قال اختمہ فی شھر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال

جھوٹ بولا تو قسم ہے اللہ کی کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی یہ سورت جو تو پڑھ رہا ہے پڑھائی ہے سو مین اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھینچتا ہوا چلا پس مین نے کہا یا رسول اللہ مین نے اس سے سنا ہے کہ یہ شخص سورت فرقان ان لغات پر پڑھتا ہے جو آپ نے مجھے نہین پڑھائین حالانکہ آپ ہی نے مجھے بھی سورت فرقان پڑھائی ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اسکو اے عمر اے ہشام پڑھ۔ تو اُسنے وہی قرارت جو مین نے سنی تھی آپ پر پڑھی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اتاری گئی ہی پھر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو پڑھ اے عمر۔ پس مین نے وہ قرارت پڑھی جو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی نازل ہوئی ہی پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہے پس پڑھو جو آسان ہو اس سے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اس اسناد کو مالک بن انس نے زہری سے مثل اسکے مگر کہ اسمین مسور بن مخرمہ کا ذکر نہین کیا **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے کہا حدیث کی ہم سے اعمش نے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرۃؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو اپنے بھائی سے کوئی تنگی دنیا کی تنگیون سے دور کرے تو اللہ تعالےٰ اس سے تنگی قیامت کی تنگیون سے دور کرتا ہے۔ اور جو کوئی مسلمان کے عیب چھپائیگا تو اللہ تعالےٰ اس کے عیب دنیا اور آخرت مین چھپائیگا۔ اور جو قرضدار پر آسانی کرے گا تو اللہ تعالےٰ اُسپر دنیا اور آخرت مین آسانی کرے گا۔ اور اللہ تعالےٰ بندے کی مدد مین ہے جبتک بندہ اپنے بھائی کی مدد مین ہے۔ اور جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو تو اللہ تعالےٰ اس کے واسطے جنت کی طرف راہ آسان کر دیتا ہے اور نہین بیٹھی کوئی قوم کسی مسجد مین کتاب اللہ پڑھنے کو اور آپس مین درس دینے کو مگر کہ آرام اسپر نازل ہوتا ہے اور رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اسکو گھیر لیتے ہین اور جس شخص کے عمل نے اس سے دیر کی تو اس کے نسب[1] اس سے جلدی نہین کرتے۔ ایسا ہی روایت کی ہے کئی ایک نے اعمش سے اُس نے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرۃؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اُس نے بعض اس حدیث کا ذکر کیا **باب حدیث** کی ہم سے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے مطرف سے اُس نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُس نے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہا اُس نے مین نے کہا یا رسول اللہ مین کتنے دنون مین قرآن شریف ختم کرون فرمایا آپ نے ایک مہینہ مین ختم کر مین نے کہا مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون فرمایا آپنے

[1] یعنے جسکے عمل اچھے نہین تو نسب سے آگے نہین بڑھ جاتا ہے یعنے نسب کوئی بہشت کا اسباب نہین جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۱۲

اختمہ فی عشرین قلت انی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی خمسۃ عشر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی عشر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی خمس قلت انی اطیق افضل من ذلک قال فما رخص لی ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب یستغرب من حدیث ابی بردۃ عن عبد اللہ بن عمرو وقد روی ھٰذا الحدیث من غیر وجہ عن عبد اللہ بن عمرو وروی عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یفقہ من قرأ القراٰن فی اقل من ثلاث و روی عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ اقرأ القراٰن فی اربعین وقال اسحٰق بن ابراھیم و لا نحب للرجل ان یاتی علیہ اکثر من اربعین یوما ولم یقرأ القراٰن بھٰذا الحدیث وقال بعض اھل العلم لا یقرأ القراٰن فی اقل من ثلاث للحدیث الذی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورخص فیہ بعض اھل العلم وروی عن عثمٰن بن عفان انہ کان یقرأ القراٰن فی رکعۃ یوتر بھا وروی عن سعید بن جبیر انہ قرأ القراٰن فی رکعۃ فی الکعبۃ والترتیل فی القراءۃ احب الی اھل العلم **حدثنا** ابوبکر بن ابی النضر البغدادی نا علی بن الحسن عن عبد اللہ بن المبارک عن معمر عن سماک بن الفضل عن وھب بن منبہ عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ اقرأ القراٰن فی اربعین ھٰذا حدیث حسن غریب وقد روی بعضھم عن معمر عن سماک بن الفضل عن وھب بن منبہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر عبد اللہ بن عمرو ان یقرأ القراٰن فی اربعین **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی نا الھیثم بن الربیع ثنی صالح المری عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن ابن عباس قال قال رجل یا رسول اللہ ای العمل احب الی اللہ قال الحال المرتحل[1] ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ عن ابن عباس الا من ھٰذا الوجہ **حدثنا**

قال ما الحال المرتحل قال الذی یضرب من اول القراٰن الی اخرہ کلما حل ارتحل

بیس دن مین ختم کر مین نے کہا مین اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہون فرمایا آپ نے پندرہ روز مین ختم کر مین نے کہا مین اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہون فرمایا آپ نے دس روز مین ختم کر مین نے کہا مین اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہون فرمایا آپ نے پانچ دنمین ختم کر مین نے کہا مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون کہا اُسنے پس مجھے آن حضرت نے رخصت نہ دی - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے غرابت اسکی طریق ابی بردہ سے ہے جو راوی ہی عبد اللہ بن عمرو سے اور مروی ہی یہ حدیث کئی وجہ سے عبد اللہ بن عمرو سے اور مروی ہے بواسطہ عبد اللہ بن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہین سمجھا وہ شخص جو قران کو تین دن سے کم مین پڑھے اور مروی ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ قرآن شریف چالیس دن مین پڑھا کر اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے اور نہین دوست رکھتے ہم کسی آدمی کے لئے یہ بات کہ اسپر چالیس دنون سے زیادہ دن گذر جاوین اور وہ قرآن شریف کو ختم نہ کرے موافق اس حدیث کے - اور کہا بعض اہل علم نے قرآن شریف کو تین دنون سے کم دنمین ختم نہ کرے بسبب اُس حدیث کے جو مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض اہل علم نے اس مین رخصت دی ہی اور مروی ہی عثمان بن عفان سے کہ وہ قران شریف کو ایک رکعت وتر دنمین پڑھتے تھے - اور مروی ہی سعید بن جبیر سے کہ اُنھون نے کعبہ مین ایک رکعت مین پڑھا اور قرارت مین آہستہ پڑھنا اہل علم کے نزدیک اچھا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن ابی نضر بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسن نے عبد اللہ بن مبارک سے اُسنے معمر سے اُس نے سماک بن فضل سے اُسنے وہب بن منبہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ قرآن شریف چالیس دن مین پڑھا کر یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی بعض نے معمر سے اُسنے سماک بن فضل سے اُسنے وہب بن منبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمرو کو یہ حکم دیا کہ قرآن شریف کو چالیس دن مین پڑھا کر **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہم سے ہیثم بن ربیع نے کہا حدیث کی مجھے صالح مری نے قتادہ سے اُس نے زرارہ بن اوفی سے اُسنے ابن عباس رض سے کہا اُسنے کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کونسا امر اللہ کے نزدیک بہت پسند ہے فرمایا آپ نے جو ختم کرنیوالا ہو اور شروع کرنیوالا ہو - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو ابن عباس سے مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہم سے

[1] الحال المرتحل کے معنی اصل مین اترنیوالے کوچ کرنیوالے کے ہین مسافر جب کسی منزل پر پہونچتا ہے تو دم لیتے ہی پھر چل پڑتا ہے اسلئے آپ نے قرآن پڑھنے والے کو تشبیہ دی یعنے محبوب تر عمل اللہ تعالے کے نزدیک یہ ہے کہ قرآن ختم کرتے ہی پھر شروع کیا جاوے پس مناسب بھی یہی ہے کہ جو شخص جب قرآن ختم کیا کرے اُسی وقت ابتدا سے کم سے کم ایک رکوع تو پڑھ لے کذا قال مولانا وبالفضل اولنا مولوی سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رح ۱۲

محمد بن بشار نا مسلم بن ابراهیم نا صالح المری عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه ولم یذکر فیه عن ابن عباس و هٰذا عندی اصح من حدیث نصر بن علی عن الهیثم بن الربیع **حدثنا** محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل نا شعبة عن قتادة عن یزید بن عبد الله بن الشخیر عن عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لم یفقه من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة بهٰذا الاسناد نحوه **ابواب** تفسیر القرآن عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بسم الله الرحمٰن الرحیم **باب** ما جاء فی الذی یفسر القرآن برأیه **حدثنا** محمود بن غیلان نا بشر بن السری نا سفیان عن عبد الاعلیٰ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعده من النار هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** سفیان بن وکیع نا سوید بن عمرو الکلبی نا ابو عوانة عن عبد الاعلیٰ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار ومن قال فی القرآن برأیه فلیتبوأ مقعده من النار هٰذا حدیث حسن **حدثنا** عبد بن حمید حدثنی حبان بن هلال نا سهیل بن عبد الله وهو ابن ابی حزم اخو حزم القطعی ثنا ابو عمران الجونی عن جندب بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال فی القرآن برأیه فاصاب فقد اخطأ هٰذا حدیث غریب وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی سهیل بن ابی حزم وهٰکذا روی عن بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم انهم شددوا فی هٰذا فی ان یفسر القرآن بغیر علم

محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے صالح مری نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے ساتھ اسکے معنے کے اور اُسنے اسمین ابن عباس کا ذکر نہین کیا اور یہ میرے نزدیک صحیح ہی حدیث نضر بن علی سے جو ہیثم بن ربیع سے ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین سمجھا اُس شخص نے جس نے تین دن سے کم مین قرآن پڑھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ساتھ اس اسناد کے مثل اُسکے **ابواب** تفسیر قرآن مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **باب** اس بیان مین کہ جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الاعلیٰ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قرآن مین کوئی بات بغیر علم کے کہے تو چاہیے کہ جگہ اپنی آگ مین بنائے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سوید بن عمرو کلبی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الاعلیٰ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے ڈرو مگر جو کچھ کہ تم جانو سو جو کوئی مجھپر جان بوجھکر جھوٹ بولے تو چاہیے کہ جگہ اپنی آگ مین بنائے اور جسنے قرآن مین کوئی بات اپنی رائے سے کہی تو چاہیئے اپنی جگہ آگ مین بنائے۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے حبان بن ہلال نے کہا حدیث کی مجھے سہیل بن عبد اللہ نے جو بیٹا ہے ابی حزم کا اور بھائی ہی حزم قطعی کا کہا حدیث کی ہم سے ابو عمران جونی نے جندب بن عبد اللہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے قرآن مین کوئی بات اپنی رائے سے کہی اور صواب کو بھی پہونچ گیا تو اُس نے خطا کی۔ یہ حدیث غریب ہے اور بعض اہل حدیث نے سہیل بن ابی حزم مین کلام کیا ہے اور ایسا ہی بعض اہل علم نبی صلعم کے صحابہ وغیرہ سے مروی ہے کہ انھون نے اس بات مین تشدد کیا ہے کہ قرآن کی تفسیر بغیر علم کے کی جائے

ف اسکے یہ معنی نہین کہ قرآن مین کوئی بات نہ کہے گروہ جو سنی ہو کیونکہ صحابہ کئی الفاظ کی تفسیر کرتے تھے باوجودیکہ آنحضرت سے اُنھون نے وہ تفسیر سنی نہ تھی اور نیز اگر یہ معنی ہون تو اس آپکی دعا کے کچھ معنی نہ ہونگے اللھم فقہہ فی الدین بلکہ یہ بھی اسواسطے ہے کہ بعض اوقات آدمی کے دل مین کچھ خیال پیدا ہوتا ہے اور اسکی طرف اسکی طبیعت مائل ہوتی ہی اور ظاہر اپنی رائے کے موافق کوئی سند شرع سے نہین پاتا تو پھر کسی آیت کی اپنی خواہش کے موافق تاویل کرتا ہے تاکہ اپنی غرض کے موافق حجت شرع سے ہوجائے اور یا یہ تاویل تو جانتا ہے کہ آیت کی غرض نہین مگر دشمن پر غلبہ

واما الذی روی عن مجاهد وقتادة وغيرهما من اهل العلم انهم فسروا القرآن فليس الظن بهم انهم قالوا فی القرآن او فسروه بغير علم او من قبل انفسهم وقد روی عنهم ما يدل علیٰ ما قلنا انهم لم يقولوا من قبل انفسهم بغير علم **حدثنا** حسين بن مهدی البصری نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال ما فی القرآن اٰية الا وقد سمعت فيها شيئا **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفيان بن عيينة عن الاعمش قال قال مجاهد لو كنت قرأت قراءة ابن مسعود لم احتج ان اسال ابن عباس عن كثير من القرآن مما سالت **ومن** سورة فاتحة الكتاب بسم الله الرحمٰن الرحيم **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابيه عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من صلی صلوٰة لم يقرأ فيها بام القرآن فهی خداج فهی خداج غير تمام قال قلت يا ابا هريرة انی احيانا اكون وراء الامام قال يا ابن الفارسی فاقرأها فی نفسك فانی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول قال الله تعالیٰ قسمت الصلوٰة بينی و بين عبدی نصفين فنصفها لی ونصفها لعبدی ولعبدی ما سال يقوم العبد فيقول الحمد لله رب العٰلمين فيقول الله تبارك وتعالیٰ حمدنی عبدی فيقول الرحمٰن الرحيم فيقول الله اثنی علی عبدی فيقول مالك يوم الدين فيقول مجدنی عبدی و هٰذا لی و بينی و بين عبدی اياك نعبد واياك نستعين واٰخر السورة لعبدی ولعبدی ما سال يقول اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين هٰذا حديث حسن وقد روی شعبة واسمٰعيل بن جعفر وغير واحد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابيه عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم نحو هٰذا الحديث وروی ابن جريج ومالك بن انس عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابی السائب مولیٰ هشام بن زهرة عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم نحو هٰذا

اور وہ تفسیر جو مجاہد اور قتادہ وغیرہ اہل علم سے مروی ہی کہ اُنھوں نے قرآن کی تفسیر کی ہی تو انکے ساتھ یہ گمان نہین ہو سکتا کہ اُنھوں نے راے سے قرآن مین کہا ہے اور بغیر علم کے اُنھوں نے تفسیر کی ہی یا اپنی طرف سے۔ اور مروی ہی اُنسے وہ روایت جو دلالت کرتی ہے ہمارے کہے پر کہ انھون نے اپنی طرف سے بغیر علم کے نہین کہا حدیث کی ہمسے حسین بن مہدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُس نے قتادہ سے کہا اُسنے قرآن مین کوئی ایسی آیت نہین مگر کہ مین نے اسمین کچھ حکم سنا ہے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے اعمش سے کہا اُسنے کہا مجاہد نے اگر مین قرات ابن مسعود کی پڑھتا تو مجھے حاجت نہ پڑتی کہ مین ابن عباس سے بہت سی قرآن کی ان آیتون سے سوال کرتا جو کہ اس سے سوال کیا ہی بعض تفسیر سورۂ فاتحۃ الکتاب سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی اسمین اُسنے سورت فاتحہ نہین پڑھی تو نماز اسکی ناقص ہے ناقص ہے پوری نہین کہا راوی نے مین نے کہا یا اباہریرہ مین کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہون کہا ابو ہریرہؓ نے اے فارسی کے بیٹے پس اسکو دل مین پڑھا کر کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے مین نے نماز کو درمیان اپنے اور اپنے بندے کے آدھو آدھ تقسیم کیا ہے سو نصف اسکا میرے لئے ہے اور نصف اسکا میرے بندے کے لئے۔ اور میرے بندے کے لئے ہے جو مانگے کھڑا ہوتا ہے بندہ پس کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین پس کہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ میری تعریف میرے بندے نے کی ہی پھر کہتا ہے الرحمٰن الرحیم تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہی میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی پھر کہتا ہے مالک یوم الدین سو فرماتا ہے اللہ میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی۔ اور درمیان میرے اور میرے بندے کے ہے ایاک نعبد وایاک نستعین[۱] ۔ اور آخر سورت کا میرے بندے کیلئے ہی۔ اور واسطے بندے میرے کے ہی جو مانگے۔ فرماتا ہی اللہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ہی شعبہ اور اسمٰعیل بن جعفر اور کئی ایک نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اس حدیث کے۔ اور روایت کی ابن جریج اور مالک بن انس نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُس نے ابی السائب سے جو ہشام بن زہرہ کا غلام ہے اس نے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے

[۱] یعنے سورۂ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد وثنا۔ دوسرے دعا، تو حمد وثنا خدا کیواسطے ہے اور دعا بندے کے واسطے ہے سو اسیواسطے فرماتا ہے کہ نماز یعنے سورۂ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھو آدھ تقسیم ہے ۱۲

وروی ابن ابی اویس عن ابیہ عن العلاء بن عبد الرحمن قال ثنی ابی و ابو السائب عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نحو ہذا حدثنا بذلک محمد بن یحیٰی ویعقوب بن سفیان الفارسی قالا ثنا ابن ابی اویس عن ابیہ عن العلاء بن عبد الرحمن قال
ثنی ابی و ابو السائب مولیٰ ہشام بن زہرۃ وکانا جلیسین لابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی
صلوٰۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج غیر تمام ولیس فی حدیث اسمٰعیل بن ابی اویس اکثر من ہذا وسألت ابا زرعۃ عن
ہذا الحدیث فقال کلا الحدیثین صحیح واحتج بحدیث ابن ابی اویس عن ابیہ عن العلاء حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرحمن
بن سعد انا عمرو بن ابی قیس عن سماک بن حرب عن عباد بن حبیش عن عدی بن حاتم قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وہو جالس فی المسجد فقال القوم ہذا عدی بن حاتم وجئت بغیر امان ولا کتاب فلما دفعت الیہ اخذ بیدی و
قد کان قال قبل ذلک انی لارجوان یجعل اللہ یدہ فی یدی قال فقام بی فلقیتہ امرأۃ وصبی معہا فقالا ان لنا الیک حاجۃ فقام
معہما حتی قضی حاجتہما ثم اخذ بیدی حتی اتی بی دارہ فالقت لہ الولیدۃ وسادۃ فجلس علیہا وجلست بین یدیہ فحمد اللہ
واثنی علیہ ثم قال ما یفرک ان تقول لا الہ الا اللہ فہل تعلم من الہ سوی اللہ قال قلت لا قال ثم تکلم ساعۃ ثم قال انما تفران
تقول اللہ اکبر وتعلم شیئاً اکبر من اللہ قال قلت لا قال فان الیہود مغضوب علیہم وان النصارٰی ضلال قال قلت فانی
حنیف مسلم قال فرایت وجہہ تبسط فرحا قال ثم امر بی فانزلت عند رجل من الانصار جعلت اغشاہ اٰتیہ طرفی النہار
قال فبینما انا عندہ عشیۃ اذ جاءہ قوم فی ثیاب من الصوف من ہذہ النمار قال فصلی وقام فحث علیہم

اور روایت کی ابن ابی اویس نے اپنے باپ سے اُسنے علار بن عبد الرحمن سے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ اور ابو السائب نے ابی ہریرہ
سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن یحییٰ اور یعقوب بن سفیان فارسی نے کہا دونوں نے
حدیث کی ہمسے ابن ابی اویس نے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علار بن عبد الرحمن سے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے اور ابو السائب نے
جو غلام ہشام بن زہرہ کا ہے اور یہ دونوں ابو ہریرہؓ کے شاگرد ہیں اُنھون نے روایت کی ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آپ نے جو شخص نماز پڑھے اسمین الحمد نہ پڑھے تو نماز اسکی ناقص ہی پوری نہین اور اسمٰعیل بن ابی اویس کی حدیث مین کچھ اس سے
زیادہ نہین ہے۔ اور مین نے ابا زرعہ سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو کہا اُسنے دونون حدیثین میرے نزدیک صحیح ہین اور دلیل پکڑی
اُسنے ساتھ حدیث ابن ابی اویس کے جو روایت کی اُسنے اپنے باپ سے اُس نے علار سے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی
ہم سے عبد الرحمن بن سعد نے کہا خبر دی ہم کو عمرو بن ابی قیس نے سماک بن حرب سے اُس نے عباد بن حبیش سے اُس نے عدی بن حاتم سے
کہا اُس نے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس حالت مین کہ آپ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے تو لوگون نے کہا یہ عدی
بن حاتم ہے اور مین بغیر امان اور کتاب کے آیا تھا۔ سو جب مین آپ کی طرف گیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور آپ نے پہلے اس سے
فرمایا تھا کہ مین اُمید کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ کو میرے ہاتھ مین ڈالدے کہا عدی بن حاتم نے پس آپ میرے ساتھ کھڑے ہوئے پھر آپکو ایک عورت
ملی اور اسکے ساتھ لڑکا تھا تو اُن دونون نے کہا ہمکو آپ کے ساتھ ایک حاجت ہے سو اُنکے ساتھ کھڑے ہوئے یہانتک کہ اُنکی حاجت
پوری کی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا یہانتک کہ مجھے اپنے گھر مین لے آئے سو ایک لونڈی نے آپ کے لئے بچھونا بچھایا اور آپ اُسپر
بیٹھ گئے اور مین آپ کے سامنے بیٹھ گیا پس آپنے اللہ کی حمد اور ثنا کی۔ پھر آپنے فرمایا کیا چیز تجھے اس کلمہ کہنے سے کہ کوئی معبود نہین ہے
سوائے اللہ کے بھکاتی ہی سو کیا تو جانتا ہے سوائے خدا کے کوئی اور خدا ہے کہا اُسنے مین نے کہا کہ نہین کہا اُسنے کہ پھر آپ نے کھڑے ہوکر کلام کیا
پھر فرمایا کیا تو اللہ اکبر کہنے سے بھاگتا ہے اور تو جانتا ہے کہ سوائے خدا کے کوئی اور چیز بڑی ہی کہا اُسنے مین نے کہا کہ نہین فرمایا آپنے یہود پر تو غصہ
کیا گیا ہے اور عیسائی گمراہ ہین کہا اُسنے مین نے کہا مین تو سب دینونکو چھوڑ کر اسلام لایا ہون کہا اسنے آنحضرت کا چہرہ مبارک دیکھا کہ مارے خوشی
کے چمک رہا تھا کہا اُسنے پھر آپنے میرے لئے حکم دیا کہ مین ایک انصاری مرد کے گھر مین اتارا گیا تو مین آپکے پاس آتا تھا یعنے دن کے ہر دو وقت مین
آپ کے پاس آتا تھا کہا اُسنے اسوقت مین آپ کے پاس بعد دوپہر کے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کی ایک قوم اُون کے کپڑون مین جو خط دار تھے آئی
کہا اُسنے پس آپ نے نماز پڑھی اور کھڑے ہوئے اور لوگون کے لئے صدقہ دینے کیواسطے برانگیختہ کیا

ثم قال ولو صاع ولو بنصف صاع ولو قبضة ولو ببعض قبضة يقى احدكم وجهه حر جهنم او النار ولو بتمرة ولو بشق تمرة فان احدكم لاقى الله وقائل له ما اقول لكم الم اجعل لك سمعا وبصرا فيقول بلى فيقول الم اجعل لك مالا وولدا فيقول بلى فيقول اين ما قدمت لنفسك فينظر قدامه وبعده وعن يمينه وعن شماله ثم لا يجد شيئا يقى به وجهه حر جهنم ليق احدكم وجهه النار ولو بشق تمرة فان لم يجده فبكلمة طيبة فانى لا اخاف عليكم الفاقة فان الله ناصركم ومعطيكم حتى تسير الظعينة فيما بين يثرب والحيرة اكثر ما يخاف على مطيتها السرق فجعلت اقول فى نفسى فاين لصوص طى هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث سماك بن حرب وروى شعبة عن سماك بن حرب عن عباد بن حبيش عن عدى بن حاتم عن النبى صلى الله عليه وسلم الحديث بطوله **حدثنا** محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماك بن حرب عن عباد بن حبيش عن عدى بن حاتم عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اليهود مغضوب عليهم والنصارى ضلال فذكر الحديث بطوله **ومن** سورة البقرة بسم الله الرحمٰن الرحيم **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد وابن ابى عدى ومحمد بن جعفر وعبد الوهاب قالوا نا عوف بن ابى جميلة الاعرابى عن قسامة بن زهير عن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله خلق اٰدم من قبضة قبضها من جميع الارض فجاء بنو اٰدم على قدر الارض فجاء منهم الاحمر والابيض والاسود وبين ذلك والسهل والحزن والخبيث والطيب **قال** ابو عيسىٰ

پھر فرمایا آپ نے اگرچہ ایک صاع ہی ہو اگرچہ نصف صاع ہی ہو اگرچہ ایک مٹھی ہی ہو اگرچہ کم مٹھی سے ہو چاہیے کہ ہر ایک تم مین سے اپنے مُنھ کو دوزخ یا آگ (شک راوی) کی گرمی سے بچاوے اگرچہ ساتھ ایک کھجور کے ہو اگرچہ ساتھ چھلکے کھجور کے ہو کیونکہ ہر ایک تم سے اللہ کو ملنے والا ہے اور کہنے والا ہے اللہ تمکو جو کچھ مین تمھین کہہ رہا ہون کیا مین نے تجھے کان اور آنکھ نہین دی پس کہیگا آدمی کیون نہین پھر فرمائیگا اللہ کیا مین نے تجھے مال اور اولاد نہین دی پس کہے گا وہ آدمی کیون نہین پھر فرمائیگا اللہ کہان ہے وہ چیز جوکہ تو نے اپنے نفس کے لئے آگے بھیجی ہے سو وہ آدمی اپنے آگے پیچھے اور داہنے اور بائین دیکھے گا یہ کوئی ایسی شئے نہین پائیگا کہ جسکے ساتھ اپنے منھ کو دوزخ کی گرمی سے بچائے چاہیے کہ ہر ایک تم مین سے اپنے مُنھ کو آگ سے بچائے اگرچہ ساتھ ایک چھلکے کھجور کے ہو پس اگر یہ نہ پائے تو ساتھ کلمہ پاک کے کیونکہ مین تمپر بھوک کا خوف نہین کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ تمھاری مدد کرنیوالا ہے اور تمکو دینے والا ہے تا آنکہ ایک عورت ہودج نشین زیادہ سفر کریگی اس سفر سے جو درمیان یثرب اور حیرہ کے ہے اس حالت مین کہ اُسکی سواری پر خوف نہ ہوگا پس مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ قبیلہ طے کے چور کہان ہین ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سماک بن حرب سے اور روایت کی شعبہ نے سماک بن حرب سے اُس نے عباد بن حبیش سے اُسنے عدی بن حاتم سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے الخ **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے عباد بن حبیش سے اُس نے عدی بن حاتم سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے یہودیون پر سو اللہ کا غضب ہے اور عیسائی گمراہ ہین پس اُسنے لمبی حدیث بیان کی **بعض تفسیر** سورۂ بقر سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید اور ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر اور عبد الوہاب نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عوف بن ابی جمیلہ اعرابی نے قسامہ بن زہیر سے اُسنے ابی موسیٰ اشعری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالےٰ نے آدم کو ایک مٹھی سے جو تمام زمین سے لی تھی پیدا کیا سو اولاد حضرت آدم کی موافق زمین کے (رنگت مین) پیدا ہوئی پس بعض انمین سے سرخ اور سفید اور سیاہ ہین اور درمیان اُسکے اور نرم اور سخت اور خبیث اور نیک[1] کہا ابو عیسیٰ نے

[1] یعنی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ ایک مٹھی تمام زمین سے لے آو جب حضرت جبرئیل آئے تو زمین نے واویلا کر کے اپنے آپکو بچا لیا علیٰ ہذا القیاس اور ایک دو فرشتونکو حکم ہوا سب سے زمین نے اپنے آپکو بچا لیا آخر الامر حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا تو جب زمین وسیلہ نام رب کا درمیان مین لائی تو اُنھون نے کہا مجھے اُسی کا حکم ہے جسکا تو وسیلہ درمیان مین لائی ہے غرضکہ اُسنے تمام زمین سے اسطرح سے مٹھی پکڑی کہ تمام زمین سے ایک پردہ اُٹھا یا تو اُس سے حضرت آدم بنائے گئے تو اُنمین جتنے رنگ کی مٹی تھی اُتنے ہی رنگ کے آدمی پیدا ہوئے یا یہ تشبیہ ہو امور باطنہ سے مثلاً خبیث سے مراد کافر اور نیک سے مراد مسلمان یعنی جس جس قسم کی زمین تھی مثلاً بعض جگہ سے نفع ہوتا ہے اور بعض سے کچھ نفع نہین ہوتا اسی قسم کے آدمی اخلاق مین بنائے گئے ۱۲

هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم فی قوله تعالیٰ ادخلوا الباب سجدا قال دخلوا متزحفین علی اوراکهم ای منحرفین وبهٰذا الاسناد
عن النبی صلی الله علیه وسلم فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لهم قال قالوا حبة فی شعیرة هٰذا حدیث حسن صحیح
حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا اشعث السمان عن عاصم بن عبید الله عن عبد الله بن عامر بن ربیعة عن ابیه
قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فی لیلة مظلمة فلم ندر این القبلة فصلی کل رجل منا علی حیاله فلما اصبحنا
ذکرنا ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فنزلت فاینما تولوا فثم وجه الله هٰذا حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث
اشعث السمان ابی الربیع عن عاصم بن عبید الله واشعث یضعف فی الحدیث حدثنا عبد بن حمید نا یزید بن
هارون نا عبد الملک بن ابی سلیمان قال سمعت سعید بن جبیر یحدث عن ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم
یصلی علی راحلته تطوعا حیثما توجهت به وهو جاء من مکة الی المدینة ثم قرأ ابن عمر هٰذه الآیة ولله المشرق والمغرب
الآیة وقال ابن عمر فی هٰذا انزلت هٰذه الآیة هٰذا حدیث حسن صحیح ویروی عن قتادة انه قال فی هٰذه الآیة ولله المشرق
والمغرب فاینما تولوا فثم وجه الله هی منسوخة نسختها فول وجهک شطر المسجد الحرام ای تلقاءه حدثنا بذلک
محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع عن سعید عن قتادة ویروی عن مجاهد فی هٰذه الآیة فاینما
تولوا فثم وجه الله فثم قبلة الله حدثنا بذلک ابو کریب محمد بن العلاء نا وکیع عن النضر بن عربی عن مجاهد
بهٰذا حدثنا عبد بن حمید

یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُس نے ہمام بن منبہ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا
اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر مین ادخلوا الباب سجدا یعنی دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو فرمایا
آپ نے تو وہ اپنے چوتڑون پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے یعنی منحرف ہوکر اور ساتھ اسی اسناد کے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فبدل الذین الخ یعنی پس[1] بدل دیا اُنھون نے جنھون نے ظلم کیا قول کو سوائے اسکے جو کہا گیا واسطے اُن کے فرمایا آپ نے کہا اُنھون نے حبۃ فی شعیرۃ
یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث سمان نے عاصم بن عبید اللہ
سے اُسنے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین اندھیری رات مین
تھے تو ہم نہین جانتے تھے کہ قبلہ کسطرف ہے پس ہر ایک آدمی نے ہم مین سے نماز اپنے مُنھ کے سامنے پڑھی پس جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا ذکر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی فاینما تولوا الخ یعنی جسطرف تم مُنھ کرو پس اُسی طرف اُسکا مُنھ ہے یہ حدیث غریب
ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اشعث سمان ابی الربیع سے وہ روایت کرتا ہے عاصم بن عبید اللہ سے۔ اور اشعث حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے
حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عبد الملک بن ابی سلیمان نے کہا سنا مین نے سعید بن جبیر
سے کہ حدیث کرتا تھا ابن عمرؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نفل پڑھتے تھے جسطرف کہ اُسکا مُنھ ہوتا اور آپ مکہ سے
مدینہ کی طرف آتے ہوتے پھر ابن عمرؓ نے یہ آیت پڑھی وللہ المشرق والمغرب الخ۔ اور کہا ابن عمر نے اسی باب مین یہ آیت نازل
ہوئی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے قتادہ سے کہ کہا اُس نے اس آیت مین وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ
کہ یہ منسوخ ہے اس آیت نے اس کو منسوخ کیا ہے فول وجہک شطر المسجد الحرام یعنی پھیر مُنھ اپنے کو سامنے مسجد حرام کے حدیث
کی ہم سے ساتھ اسکے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے سعید سے اُسنے قتادہ سے
اور مروی ہے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر مین پس جسطرف مُنھ کرو سو اُسطرف منھ اللہ کا ہے یعنی قبلہ اللہ کا ہے۔ حدیث کی ہم سے
ساتھ اس کے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے نضر بن عربی سے اُس نے مجاہد سے ساتھ اس کے
حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے

[1] یعنی اُنسے کہا گیا تھا کہ حطۃ کہو یعنی ہمارا سوال یہ ہے کہ ہمارے گناہ دور کئے جاوین تو اُنھون نے اسکی عوض حبۃ فی شعیرۃ کہا یہ لفظ مہمل ہے غرض اُنکی اس سے مخالفت امور شرع کی تھی ۱۲

نا الحجاج بن منهال نا حماد بن سلمة عن حميد عن انس ان عمر بن الخطاب قال يا رسول الله لو صلينا خلف المقام فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا حميد الطويل عن انس قال قال عمر بن الخطاب قلت يا رسول الله لو اتخذت من مقام ابراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابن عمر **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معاوية نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وكذلك جعلناكم امة وسطا قال عدلا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا جعفر بن عون نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعى نوح فيقال هل بلغت فيقول نعم فيدعى قومه فيقال هل بلغكم فيقولون ما اتانا من نذير وما اتانا من احد فيقال من شهودك فيقول محمد وامته قال فيؤتى بكم تشهدون انه قد بلغ فذلك قول الله تبارك وتعالى وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا والوسط العدل هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا جعفر بن عون عن الاعمش نحوه **حدثنا** هناد نا وكيع عن اسرائيل عن ابي اسحق عن البراء قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة صلى نحو بيت المقدس ستة او سبعة عشر شهرا وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يوجه الى الكعبة فانزل الله عز وجل قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد الحرام فوجه نحو الكعبة وكان يحب ذلك فصلى رجل معه العصر قال ثم مر على قوم من الانصار وهم ركوع في صلوة العصر

کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن منہال نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کاشکے ہم مقام کے پیچھے نماز پڑھیں تو یہ آیت نازل ہوئی واتخذوا من مقام الخ یعنی پکڑو مقام ابراہیم[ع] سے جائے نماز یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے انس سے کہا اُسنے کہا عمر بن خطاب رض نے مین نے کہا یا رسول اللہ کاشکے پکڑتے آپ مقام ابراہیم سے جائے نماز تو یہ آیت نازل ہوئی واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر رض سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُس نے ابی سعید رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین وکذلک جعلناکم امۃ وسطا یعنی عادل۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن عون نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نوح بلائے جاوینگے تو اُنسے کہا جائیگا کیا تو نے (اپنی اُمت کو پیغام رسالت) پہونچا دیا ہے تو کہین گے حضرت نوح ہان پھر اُنکی قوم بلائی جائے گی تو اُنسے کہا جائیگا کیا تمکو پیغام رسالت کا پہونچا ہے سو وہ کہین گے ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا نہین آیا اور کوئی بھی ہمارے پاس نہین آیا پھر حضرت نوح سے کہا جائیگا تیرا گواہ کون ہے تو وہ کہین گے حضرت محمد اور اُنکی اُمت فرمایا آپ نے پھر تمکو حاضر کیا جاویگا گواہی دو گے تم یہ کہ حضرت نوح نے پیغام رسالت پہونچا دیا ہے پس یہی معنی ہین قول اللہ تبارک وتعالے کے وکذلک جعلناکم الخ اور اُسی طرح سے کیا ہم نے تمکو اُمت بیچ کی یعنی بہتر تو کہ ہو تم گواہ اوپر لوگون کے اور ہووے پیغمبر اوپر تمہارے گواہ۔ اور وسط کے معنے عدل کے ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن عون نے اعمش سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین آئے تو آپنے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف منہ کرنیکو بہت دوست رکھتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قد نری تقلب وجہک الخ یعنی تحقیق دیکھتے ہین ہم پھیرنا مُنہ تیرے کا بیچ آسمان کے پس البتہ پھیرینگے ہم تجھ کو اس قبلے کو کہ پسند کرے تو اُسکو پس پھیر مُنہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے سو آنحضرت کعبہ کیطرف پھر گئے اور اُسکو دوست رکھتے تھے پس ایک مرد نے آپکے ساتھ عصر کی نماز پڑھی کہا راوی نے پھر وہ گذرا ایک قوم پر جو انصار سے تھی اس حالت مین کہ وہ عصر کی نماز کے رکوع مین

ع یہ امر استحباب کے واسطے ہے اور مقام ابراہیم علیہ السلام سے مراد وہ پتھر ہے جس مین اُن کے قدمون کا اثر تھا۔ یا وہ مقام ہے کہ جہان اُنھون نے کھڑے ہو کر لوگون کو حج کے واسطے پکارا تھا بعض نے یہ کہا کہ مقام ابراہیم[ع] سے مراد پورا حرم ہے یا مواقف حج مراد ہے واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضی عفا اللہ عنہ .

نحو بیت المقدس فقال ہو لیشہد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ قد وجہ الی الکعبۃ قال فانحرفوا وہم رکوع ہذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ سفیان الثوری عن ابی اسحٰق **حدثنا** ہناد نا وکیع عن سفیان عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال کانوا رکوعا فی صلوٰۃ الفجر وفی الباب عن عمرو بن عوف المزنی وابن عمرو وعمارۃ بن اوس وانس بن مالک حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **حدثنا** ہناد وابو عمارۃ قالا نا وکیع عن اسرائیل عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس قال لما وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الکعبۃ قالوا یا رسول اللہ کیف باخواننا الذین ماتوا وہم یصلون الی بیت المقدس فانزل اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم الآیۃ ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان قال سمعت الزہری یحدث عن عروۃ قال قلت لعائشۃ ما اری علی احد لم یطف بین الصفا والمروۃ شیا وما ابالی ان لا اطوف بینہما فقالت بئسما قلت یا ابن اختی طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطاف المسلمون وانما کان من اہل لمناۃ الطاغیۃ التی بالمشلل لا یطوفون بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما ولو کانت کما تقول لکانت فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما قال الزہری فذکرت ذلک لابی بکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن ہشام فاعجبہ ذلک وقال ان ہذا العلم ولقد سمعت رجالا من اہل العلم یقولون انما کان من لا یطوف بین الصفا والمروۃ من العرب یقولون ان طوافنا بین ہذین الحجرین من امر الجاہلیۃ وقال اٰخرون من الانصار انما امرنا بالطواف بالبیت ولم نؤمر بہ بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ تعالیٰ

بیت المقدس کی طرف تھے تو کہا اُسنے مین گواہی دیتا ہون یہ کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اس حالتمین کہ آپکا کعبہ کی طرف منھ تھا کہا اُسنے تو اُنھون نے رکوع ہی مین مُنھ پھیر لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے وہ لوگ صبح کی نماز کے رکوع مین تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمرؓ اور عمارہ بن اوس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے۔ حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور ابو عمار نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے اسرائیل سے اُسنے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کعبہ کی طرف مُنھ کیا گیا تو کہا لوگون نے یا رسول اللہ کس طرح حال ہے ہمارے اُن بھائیون کا جو مرے ہین اس حالت مین کہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وما کان اللہ لیضیع ایمانکم اور نہین ہے اللہ کہ ضایع کرے تمھاری نماز ونکو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا سُنا مین نے زہری سے کہ حدیث کرتا تھا عروہ سے کہا اُسنے مین نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا مین کسی پر کچھ گناہ نہین جانتا کہ صفا اور مروہ[1] کے درمیان طواف نہ کرے اور مین ان دونون مین طواف کرنے کی بھی کچھ پرواہ نہین کرتا پس کہا حضرت عائشہ رضؓ نے اے بھتیجے میرے تو نے یہ بری بات کہی ہے۔ کیونکہ طواف کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور طواف کیا ہے مسلمانون نے۔ اور جو شخص کہ منات طاغیہ کے لیئے (نام بت) جو کہ مشلل (نام موضع) مین تھا احرام باندھتا تھا تو وہ شخص صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہین کرتا تھا تو اُسکے لیئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فمن حج البیت او اعتمر الخ یعنی جو کوئی حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو اُسپر کچھ گناہ نہین کہ ان دونون مین طواف کرے اور اگر ہوتا جسطرح کہ تو کہتا ہے تو یون ہوتا تو اُسپر کچھ گناہ نہین کہ اُن دونون مین طواف نہ کرے۔ کہا زہری نے پس مین نے یہ بات ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کے پاس ذکر کی تو اُسنے اُسکو بہت پسند کیا اور کہا اُسنے بیشک یہ البتہ علم ہے۔ اور سُنا مین نے کئی مردونکو اہل علم سے کہ کہتے تھے کہ جو لوگ عربیون سے صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہین کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ ہمارا طواف ان دو پتھرونمین جاہلیت کے کامون سے ہے اور دوسرے لوگ انصار سے کہتے تھے کہ ہمکو فقط خانہ کعبہ کے طواف کرنے کا حکم ہوا ہے اور صفا اور مروہ مین طواف کرنے کا حکم نہین ہوا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

[1] یعنی عروہ نے حضرت عائشہ سے کہا مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص صفا اور مروہ کے درمیان طواف نکرے تو اُسپر کچھ گناہ نہین اور اگر کرے تو اسکی بھی مین کچھ پرواہ نہین کرتا یعنی کرنا نہ کرنا میرے نزدیک مساوی ہے حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ اے میرے بھتیجے تو نے یہ درست بات نہین سمجھی اگر اسطرح ہوتا جیسا کہ تو نے خیال کیا ہے تو آیت یون ہونا چاہیئے تھی فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما یعنی جو کوئی حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو اُسپر کچھ گناہ نہین کہ ان دونون مین طواف نکرے پھر حضرت عائشہ نے آیت کی اصلی حالت پر ہونے کی وجہ بیان کی کہ منات جو مشلل کے پاس بُت ہے جسکی لوگ عبادت کرتے ہین اُسکے پوجنے والے صفا اور مروہ مین طواف کرنے کو گناہ جانتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اُنکے وہم کو رفع

ان الصفا والمروة من شعائر الله قال ابوبكر بن عبد الرحمٰن فاراها قد نزلت فی هؤلاء وهؤلاء هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن ابی حكيم عن سفيان عن عاصم الاحول قال سألت انس بن مالك عن الصفا والمروة فقال كانا من شعائر الجاهلية قال فلما كان الاسلام امسكنا عنهما فانزل الله تبارك وتعالى ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما قال هما تطوع ومن تطوع خيرا فان الله شاكر عليم هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم مكة طاف بالبيت سبعا فقرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فصلى خلف المقام ثم اتى الحجر فاستلمه ثم قال نبدأ بما بدأ الله به وقرأ ان الصفا والمروة من شعائر الله هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل بن يونس عن ابی اسحاق عن البراء قال كان اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم اذا كان الرجل صائما فحضر الافطار فنام قبل ان يفطر لم ياكل ليلته ولا يومه حتى يمسی وان قيس بن صرمة الانصاری كان صائما فلما حضره الافطار اتى امرأته فقال هل عندك طعام فقالت لا ولكن انطلق فاطلب لك وكان يومه يعمل فغلبته عينه وجاءته امرأته فلما رأته قالت خيبة لك فلما انتصف النهار غشی عليه فذكر ذلك للنبی صلى الله عليه وسلم فنزلت هٰذه الاية احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم ففرحوا بها فرحا شديدا وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ذر عن يسيع الكندی عن النعمان بن بشير عن النبی صلى الله عليه وسلم فی قوله

ان الصفا والمروة یعنی بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیون سے ہین۔ کہا ابوبکر بن عبد الرحمٰن نے مین گمان کرتا ہون کہ یہ آیت اس مین اور اُس مین یعنی دونون امرون مین نازل ہوئی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ابی حکیم نے سفیان سے اُسنے عاصم احول سے کہا اُسنے مین نے انس بن مالک سے صفا اور مروہ کی بابت سوال کیا تو کہا اُس نے یہ دونون جاہلیت کے شعار سے تھے کہا اُسنے جب اسلام کا زمانہ ہوا تو ہم ان دونون سے خاموش رہے پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ان الصفا والمروة الخ یعنی بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیون سے ہین سو جو کوئی حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو اسپر گناہ نہین کہ ان دونون کا طواف کرے کہا اُسنے وہ دونون نیکی ہین اور جو کوئی زیادہ نیکی کرے پس اللہ تعالیٰ شکر قبول کرنیوالا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکہ آپ مکہ مین آئے تو سات بار خانہ کعبہ کے گرد پھرے اور پڑھی آپنے یہ آیت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی سو آپ نے پیچھے مقام کے نماز پڑھی پھر حجر کے پاس آئے اور اُسکو چوما پھر فرمایا ہم شروع کرتے ہین ساتھ اسکے جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے اور آپنے یہ آیت پڑھی ان الصفا والمروة من شعائر اللہ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل بن یونس سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براءؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ حال تھا کہ جب کوئی مرد روزہ دار ہوتا اور افطار کا وقت حاضر ہوتا پس افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو وہ رات اور دن نہ کھاتا یہانتک کہ دوسری شام ہوتی۔ اور قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھا پس جب اُسکے افطار کا وقت حاضر ہوا تو اپنی بیوی کے پاس آئے پس کہنے لگا کیا تیرے پاس کچھ کھانا ہے سو کہا اُسنے کہ نہین لیکن مین جاتی ہون اور تیرے لئے کہین سے تلاش کرتی ہون اور وہ دن کو کام کرتا تھا تو اُسکو نیند غلبہ کر گئی اور اُسکی بیوی آئی سو جب اُسنے دیکھا تو کہنے لگی ہلاکت ہو تجھے پس جب آدھا دن گذرا تو اُس کو غشی آگئی پس یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کی گئی سو یہ آیت نازل ہوئی احل لکم لیلۃ الصیام الخ حلال کی گئی واسطے تمہارے رات روزے کی رغبت کرنا طرف بیبیون اپنے کی سو وہ لوگ بسبب اُسکے بہت خوش ہوئے۔ اور کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہو واسطے تمہارے تاگا سفید تاگے کالے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ذر سے اُسنے یسیع کندی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین

وقال ربكم ادعونی استجب لكم قال الدعاء هو العبادة وقرأ وقال ربكم ادعونی استجب لكم الی قوله داخرين هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا حصين عن الشعبی نا عدی بن حاتم قال لما نزلت حتی يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر قال لی النبی صلی الله عليه وسلم انما ذلك بياض النهار من سواد الليل هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا مجالد عن الشعبی عن عدی بن حاتم عن النبی صلی الله عليه وسلم مثل ذلك **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفيان عن مجالد عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سالت رسول الله صلی الله عليه وسلم عن الصوم فقال حتی يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود قال فاخذت عقالين احدهما ابيض والآخر اسود فجعلت انظر اليهما فقال لی رسول الله صلی الله عليه وسلم شيئا لم يحفظه سفيان فقال انما هو الليل والنهار هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا الضحاك بن مخلد ابو عاصم النبيل عن حيوة بن شريح عن يزيد بن ابی حبيب عن اسلم ابی عمران قال كنا بمدينة الروم فاخرجوا الينا صفا عظيما من الروم فخرج اليهم من المسلمين مثلهم او اكثر وعلی اهل مصر عقبة بن عامر وعلی الجماعة فضالة بن عبيد فحمل رجل من المسلمين علی صف الروم حتی دخل عليهم فصاح الناس وقالوا سبحان الله يلقی بيده الی التهلكة فقام ابو ايوب الانصاری فقال يا ايها الناس انكم لتأولون هذه الاية هذا التاويل وانما نزلت هذه الاية فينا معشر الانصار لما اعز الله الاسلام وكثر ناصروه فقال بعضنا لبعض سرا دون رسول الله صلی الله عليه وسلم ان اموالنا قد ضاعت وان الله قد اعز الاسلام وكثر ناصروه فلو اقمنا فی اموالنا فاصلحنا ما ضاع منها فانزل الله تبارك وتعالی علی نبيه صلی الله عليه وسلم يرد علينا ما قلنا وانفقوا فی سبيل الله ولا تلقوا بايديكم الی التهلكة فكانت التهلكة الاقامة علی الاموال

فیہم

وقال ربکم ادعونی استجب لکم فرمایا آپنے دعا یہ عبادت ہے اور پڑھی آپنے یہ آیت اور فرمایا ہے تمہارے رب نے ادعونی استجب لکم الی قولہ داخرین یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو حصین نے شعبی سے کہا حدیث کی ہمسے عدی بن حاتم نے کہ جب نازل ہوا قول اللہ تعالی حتی تبیین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر تو مجھسے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ تو دن کی سپیدی کا رات کی سیاہی سے امتیاز ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہ حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہ حدیث کی ہمسے مجالد نے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپنے یہانتک کہ ظاہر ہو واسطے تمہارے تاگا سفید تاگے کالے سے کہا عدی نے سو مین نے دو تاگے بنائے ایک ان دونون سے سفید تھا اور دوسرا سیاہ پس مین اُنکی طرف دیکھ لیا کرتا تھا سو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بات کہی سفیان کو وہ یاد نہین رہی[1] پھر فرمایا آپنے وہ رات اور دن ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ضحاک بن مخلد یعنی ابو عاصم نبیل نے حیوہ بن شریح سے اُسنے یزید بن حبیب سے اُسنے اسلم ابی عمران سے کہا اُسنے ہم شہر روم مین تھے تو اُنھون نے روم سے ہماری طرف ایک بڑی صف نکالی پس اُن کی طرف مسلمان بھی اُنکے برابر یا اُنسے زیادہ نکلے اور شہر والون پر عقبہ بن عامر حاکم تھا اور ایک جماعت پر فضالہ بن عبید پس ایک مرد نے مسلمانون سے روم کی صف پر حملہ کیا تاکہ اُن مین داخل ہو سو لوگون نے واویلا کی اور کہا سبحان اللہ یہ اپنے آپ کو ہلاکت مین ڈالتا ہے پس ابو ایوب انصاری کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے لوگو تم البتہ اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو اور یہ آیت تو ہم مین یعنی گروہ انصار کے حق مین نازل ہوئی ہے جبکہ اللہ تعالی نے اسلام کو عزت دی اور اُسکے مددگار بہت ہو گئے سو بعض نے ہم مین سے بعض سے پوشیدہ کہا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہمارے مال ضایع ہو گئے ہین اور اللہ تعالے نے اسلام کو عزت دیدی ہے اور اُسکے مددگار بہت ہو گئے ہین سو اگر ہم اپنے مالون مین ٹھہرین اور جو کچھ کہ ضایع ہو گیا ہے اُسکی صلاحیت کرین (تو بہتر ہو) پس اللہ تبارک وتعالے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی جس سے اللہ تعالے نے ہماری گفتگو کا رد کیا وانفقوا فی سبیل اللہ الخ یعنی خرچ کرو اللہ تعالی کی راہ مین اور اپنے ہاتھون کو ہلاکت کی طرف نہ ڈالو سو ہلاکت یہ ہے کہ اپنے مالون پر قائم رہنا

[1] شاید وہ یہ ہو جو بخاری مین ہے کہ مین نے دو تاگے بنا کر اپنے سرہانے رکھدیے تھے جب مجھے اُنکی سفیدی اور سیاہی مین تمیز ہو جاتا تو مین کھانا چھوڑ دیتا حضرت نے فرمایا کہ تیرا سرہانہ البتہ بڑا چوڑا ہے پھر فرمایا آپنے مراد اس سے یہ نہین بلکہ مراد اس سے دن اور رات ہے یعنے جب رات سے دن نکل آوے تو کھانا چھوڑ دو ۱۲

واصلاحها وتركنا الغزو فما زال ابو ايوب شاخصا في سبيل الله حتى دفن بارض الروم هٰذا حديث حسن غريب صحيح
حدثنا علي بن حجر نا هشيم نا مغيرة عن مجاهد قال قال كعب بن عجرة والذي نفسي بيده لفيَّ نزلت هٰذه الاية ولاياي
عنى بها فمن كان منكم مريضا او به اذى من راسه ففدية من صيام او صدقة او نسك قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
بالحديبية ونحن محرمون وقد حصرنا المشركون وكانت لي وفرة فجعلت الهوام تساقط على وجهي فمر بي النبي صلى الله عليه
وسلم فقال كان هوام راسك تؤذيك قال قلت نعم قال فاحلق ونزلت هٰذه الاية قال مجاهد الصيام ثلاثة ايام
والطعام لستة مساكين والنسك شاة فصاعدا حدثنا علي بن حجر انا هشيم عن ابي بشر عن مجاهد عن عبد الرحمٰن
بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة بنحو ذلك هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا علي بن حجر نا هشيم عن اشعث بن سوار
عن الشعبي عن عبد الله بن معقل يضا عن كعب بن عجرة بنحو هٰذا هٰذا حديث حسن صحيح وقد روى عبد الرحمٰن
بن الاصبهاني عن عبد الله بن معقل حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن مجاهد عن عبد الرحمٰن
بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة قال اتى علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اوقد تحت قدر والقمل يتناثر على جبهتي او
قال حاجبي فقال ايؤذيك هوامك قلت نعم قال فاحلق راسك فانسك نسيكة اوصم ثلثة ايام او اطعم ستة مساكين
قال ايوب لا ادري بايتهن بدأ هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن سفيان الثوري
عن بكير بن عطاء عن عبد الرحمٰن بن يعمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج عرفات الحج عرفات الحج عرفات ايام
منى ثلاث فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم عليه ومن ادرك عرفة قبل ان يطلع الفجر

اور انکی اصلاح کرنی اور جنگ کا ترک کرنا سو ہمیشہ ہی ابو ایوب اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا رہا یہانتک کہ روم کی زمین میں دفن کیا گیا یہ حدیث حسن
غریب صحیح ہی حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو مغیرہ نے مجاہد سے کہا اُسنے کہا کعب بن عجرہ رضؓ نے قسم ہی اُس ذات کی کہ جسکے
ہاتھ میں میری جان ہی البتہ میرے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہی اور خاص میری ہی اس سے مراد ہی فمن کان منکم الخ سو جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا
اُسکو سر کا درد ہو تو بدلہ ہے روزوں سے یا صدقہ یا قربانی سے۔ کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں احرام باندھے ہوئے تھے اور
ہمکو مشرکون نے بند کردیا۔ اور میرے سر پر بال بہت تھے تو جوئیں میرے سر سے گرتی تھیں پس میرے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے
اور فرمایا گویا تیرے سر کی جوئیں تجھے ایذا دیتی ہیں کہا اُسنے میں نے کہا ہاں فرمایا منڈا دے اور یہ آیت نازل ہوئی کہا مجاہد نے روزے تین دن
ہیں اور کھانا چھ مسکینوں کے لئے اور قربانی ایک بکری ہی یا زیادہ حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے ابی بشر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے
عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے کعب بن عجرہ رضؓ سے اسیطرح یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اشعث بن سوار
سے اُسنے شعبی سے اُسنے عبد اللہ بن معقل سے نیز کعب بن عجرہ سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کی ہی عبد الرحمٰن بن اصبہانی نے عبد اللہ
بن معقل سے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے کعب بن عجرہ
سے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اس حالمیں کہ میں نیچے ہانڈی کے آگ جلا رہا تھا اور میری پیشانی پر یا کہا اُسنے میری بھوؤں پر جوئیں
گرتی تھیں پس فرمایا آپنے کیا تیری جوئیں تجھے ایذا دیتی ہیں میں نے کہا ہاں فرمایا سو اپنے سر کو منڈ ڈال اور قربانی کر یا تین دن کے روزے رکھ اور چھ
مسکینوں کو کھانا دے کہا ایوب نے میں نہیں جانتا کہ انمیں سے ساتھ کسکے ابتدا کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان
بن عیینہ نے سفیان ثوری سے اُسنے بکیر بن عطار سے اُسنے عبد الرحمٰن بن یعمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج عرفات ہی حج عرفات ہی
حج عرفات ہی منی کے دن تین ہیں سو جو کوئی جلدی کرے دو دن میں تو اُسپر کچھ گناہ نہیں اور جو کوئی پیچھے رہے تو اُسپر بھی کچھ گناہ نہیں اور جسنے عرفہ کو سورج نکلنے سے پہلے پالیا

ف۱ یعنی بڑے ارکان حج میں سے وقوف عرفہ کا ہی کیونکہ حج فوت ہو جاتا ہی بسبب فوت ہونے وقوف عرفہ کے اور کسی اور رکن کے فوت ہونے سے فوت نہیں ہوتا اہل علم نے
اتفاق کیا ہی کہ جو شخص اپنے وقت میں عرفہ میں نہ ٹھہرے تو اُسکا حج نہیں ہوتا اور وقت اسکا نویں تاریخ کے زوال سے شروع کرکے فجر کے چڑھنے تک ہی کذا فی الطیبی تو اہنی کے دن تین
ہیں کفر کے وقت دستور تھا حج سے فارغ ہو کر تین روز عید کے بعد خوشی کرتے اور بازار لگاتے اور اپنے باپ دادوں کی تعریف بیان کرتے اب اللہ صاحب نے اسکے بدلے میں تین دن ٹھہرنا مقرر کیا کہ
اللہ کو یاد کرو ان دنوں میں دو پہر کو کنکر پھینکتے ہیں اور ہر نماز کے بعد تکبیر کہتے ہیں اور سوائے نماز ہر وقت۔ اور کوئی چاہے تو دو ہی دن رہ کر رخصت ہو اور تین دن رہے تو بہتر ۱۲ موضح القرآن

فقد ادرك الحج قال ابن ابی عمر قال سفیان بن عیینة وهذا اجود حدیث رواه الثوری هذا حدیث حسن صحیح ورواه شعبة عن بکیر بن عطاء ولا نعرفه الا من حدیث بکیر بن عطاء حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی جریج عن ابن ابی ملیکة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابغض الرجال الی الله الالد الخصم هذا حدیث حسن حدثنا عبد بن حمید ثنی سلیمان بن حرب نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال کانت الیهود اذا حاضت امرأة منهم لم یواکلوها ولم یشاربوها ولم یجامعوها فی البیوت فسئل النبی صلی الله علیه وسلم عن ذلك فانزل الله تبارك وتعالیٰ ویسألونك عن المحیض قل هو اذی فامرهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یاکلوهن ویشاربوهن وان یکونوا معهن فی البیوت وان یفعلوا کل شئ ما خلا النکاح فقالت الیهود ما یرید ان یدع من امرنا شیئا الا خالفنا فیه قال فجاء عباد بن بشیر واسید بن حضیر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبراه بذلك وقالا یا رسول الله افلا تنکحن فی المحیض فتمعر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی ظننا انه قد غضب علیهما فقاما فاستقبلتهما هدیة من لبن فارسل النبی صلی الله علیه وسلم فی آثارهما فسقاهما فعلمنا انه لم یغضب علیهما هذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن عبد الاعلیٰ نا عبد الرحمٰن بن مهدی عن حماد بن سلمة نحوه بمعناه حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن المنکدر سمع جابرا یقول کانت الیهود تقول من اتی امرأته فی قبلها من دبرها کان الولد احول فنزلت نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم هذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن ابن خثیم عن ابن سابط عن حفصة بنت عبد الرحمٰن عن ام سلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم یعنی صماما واحدا هذا حدیث حسن صحیح وابن خثیم هو عبد الله بن عثمان بن خثیم وابن سابط هو عبد الرحمٰن

تو اُسنے حج کو پالیا۔ کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ اچھی حدیث ہے اُسنے کہ جسکو ثوری نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا شعبہ نے بکیر بن عطاء سے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث بکیر بن عطاء سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن جریج سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت غضبناک اللہ کے نزدیک وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی مجھے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے انسؓ سے کہا اُسنے یہود کا حال یہ تھا کہ جب کوئی عورت اُنمین سے حائض ہوتی تو اُس کے ساتھ نہ کھاتے اور نہ پیتے اور گھرون مین اُسکے ساتھ نہ بیٹھتے سو نبی صلعم اسکی بابت پوچھے گئے پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ویسألونک عن المحیض یعنی اور سوال کرتے ہین تجھے حیض سے کہ وہ پلیدی ہے پس اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عورتون کے ساتھ کھائین اور پئین اور اُنکے ساتھ گھرون مین رہین اور یہ کہ اُنکے ساتھ ہر ایک چیز کرین سوائے جماع کے سو کہا یہود نے انکا یہی ارادہ ہے کہ ہمارے دین کی کوئی بات نہ چھوڑین کہ اسمین اسکی مخالفت نہ کرین کہا اُسنے سو عباد بن بشیر اور اُسید بن حضیر دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکو اسکی خبر دی اور کہا اُنھون نے یا رسول اللہ کیا حیض مین اُن کے ساتھ جماع نہ کیا کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا یہانتک کہ ہمکو گمان ہوا کہ آپ اُن دونون پر غصّے ہوگئے ہین پس وہ دونون کھڑے ہوگئے پس پیش آیا ان دونون کے ہدیہ دودھ سے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے پیچھے بھیجا اور اُنکو پلایا پھر ہمکو معلوم ہوا کہ اُنپر غصّے نہین ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے حماد بن سلمہ سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن منکدر سے سنا اُسنے جابر سے کہ کہتا کہ یہود کہتے تھے جو کوئی اپنی عورت کے پاس اُسکی فرج مین اُسکی دبر کی طرف سے آئے تو اولاد احول ہوتی ہے پس یہ آیت نازل ہوئی نساؤکم حرث لکم یعنی عورتین تمہاری کھیتی ہین واسطے تمہارے سو آؤ تم اپنی کھیتی کو جسطرح چاہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن خثیم سے اُسنے ابن سابط سے اُس نے حفصہ بنت عبد الرحمٰن سے اُسنے امّ سلمہ سے اُسنے نبی صلعم سے اس آیت کی تفسیر مین نساؤکم حرث لکم یعنی عورتین تمہاری کھیتی ہین واسطے تمہارے سو آؤ تم اپنی کھیتی کو جسطرح چاہو یعنی ایک راستہ مین یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابن خثیم کا نام عبد اللہ بن عثمان بن خثیم ہے اور ابن سابط وہ عبد الرحمٰن

بشر

بن عبد الله بن سابط الجمحی المکی وحفصة هی بنت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق ویروی فی سمام واحد **حدثنا** عبد بن حمید نا الحسن بن موسیٰ نا یعقوب بن عبد الله الاشعری عن جعفر بن ابی المغیرة عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال جاء عمر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله هلکت قال وما اهلکك قال حولت رحلی اللیلة قال فلم یرد علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا قال فانزلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم هٰذه الاٰیة نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم اقبل وادبر واتق الدبر والحیضة هٰذا حدیث حسن غریب ویعقوب بن عبد الله الاشعری هو یعقوب القمی **حدثنا** عبد بن حمید نا هاشم بن القاسم عن المبارك بن فضالة عن الحسن عن معقل بن یسار انه زوج اخته رجلا من المسلمین علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فکانت عنده ما کانت ثم طلقها تطلیقة لم یراجعها حتی نقضت العدة فهویها وهویته ثم خطبها مع الخطاب فقال له یا لکع اکرمتك بها وزوجتکها فطلقتها والله لا ترجع الیك ابدا اٰخر ما علیك قال فعلم الله حاجته الیها وحاجتها الی بعلها فانزل الله تبارك وتعالیٰ واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن الی قوله وانتم لا تعلمون فلما سمعها معقل قال سمع لربی وطاعة ثم دعاه قال ازوجك واکرمك هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن الحسن وفی هٰذا الحدیث دلالة علی انه لا یجوز النکاح بغیر ولی لان اخت معقل بن یسار کان ثیبا فلو کان الامر الیها دون ولیها لزوجت نفسها ولم تحتج الی ولیها معقل بن یسار وانما خاطب الله فی هٰذه الاٰیة الاولیاء فقال لا تعضلوهن ان ینکحن ازواجهن ففی هٰذه الاٰیة دلالة علی ان الامر الی الاولیاء فی التزویج مع رضاهن

بن عبد اللہ بن سابط جمحی مکی ہیں اور حفصہ وہ بیٹی عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیق کی ہے۔ اور مروی ہے فی سمام واحد یعنی سین مہملہ سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن موسی نے کہا حدیث کی تمسے یعقوب بن عبد اللہ اشعری نے جعفر بن ابی مغیرہ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُس نے حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین ہلاک ہوگیا ہون فرمایا آپنے کس چیز نے تجھے ہلاک کیا ہے کہا حضرت عمرؓ نے پھیر اپنی[1] سواری اپنی کو آج کی رات کہا راوی نے سو اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی نساؤکم الخ عورتین تمھاری کھیتی ہین واسطے تمھارے سو آؤ اپنے کھیتونکو جسطرح کہ چاہو تم آگے سے جماع کرو یا پیچھے سے آگے کی طرف مین جماع کرو اور دبر اور حیض سے بچ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور یعقوب بن عبد اللہ اشعری وہ یعقوب قمی ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ہاشم بن قاسم نے مبارک بن فضالہ سے اُسنے حسن سے اُسنے معقل بن یسار سے یہ کہ اُسنے ایک مرد کو مسلمانون سے اپنی بہن کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کر دیا سو وہ عورت کچھ مدت اُسکے پاس ٹھہری رہی پھر اُسنے اُسکو طلاق دی اور رجوع بھی اُس سے نہ کیا یہانتک کہ عدّت گذر گئی پھر اس مرد نے اسکی خواہش کی اور اس عورت نے اسکی پھر اُسنے اور خطبہ[2] کرنیوالون کے ساتھ خطبہ کیا پس کہا معقل نے اے بیوقوف[3] مین نے تو تجھے پہلے ہی اسکے ساتھ اکرام کر دیا تھا اور اسکا تجھسے نکاح کر دیا تھا اور تو نے اسکو طلاق دیدی قسم ہے اللہ کی تیری طرف کبھی یہ رجوع نہین کریگی آخر تیری زندگی تک کہا معقل نے پس معلوم کیا اللہ نے حاجت اس مرد کی جو اس عورت کی طرف تھی اور حاجت اس عورت کی جو اُسکو خاوند کے ساتھ تھی تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن الی قوله وانتم لا تعلمون سو جب اس آیت کو معقل نے سُنا تو کہا سنا مین نے واسطے رب اپنے کے اور فرمانبرداری کی پھر معقل نے اُسکو بلایا اور کہا مین تجھے وہ نکاح کر دیتا ہون اور بخشش کرتا ہون۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے حسن سے مروی ہے اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ نکاح بغیر ولی کے جائز نہین کیونکہ بہن معقل بن یسار کی بیوہ تھی پس اگر اختیار اُسکی طرف ہوتا سوائے اُسکے ولی کے تو خود نکاح کر لیتی اور اپنے ولی معقل بن یسار کی محتاج نہ ہوتی۔ اور اللہ نے بھی اس آیت مین والیون کی طرف ہی خطاب کیا ہے سو فرمایا کہ ان عورتونکو اپنے خاوندونکے ساتھ نکاح کرنے سے منع نہ کرو پس اس آیت مین دلالت ہے اسپر کہ نکاح مین اختیار والیون کی طرف ہے مع اُنکی رضا کے

[1] غرض حضرت عمرؓ کی اس سے یہ ہے کہ مین نے اپنی عورت کے ساتھ جماع پیچھے سے آگے کی طرف مین کیا ہے چونکہ مرد عورت پر جماع کیوقت گویا سوار ہوتا ہے اسلئے اسکو سواری سے تعبیر کیا ہے اور چونکہ اس مرتبہ دوسری طرح سے جماع کیا اسلئے تعبیر پھیرنے سے کی ۱۲ [2] خطبہ بکسر الخاء اس پیغام کو بولتے ہین جو نکاح کی منگنی کے لیے کیا جاتا ہے [3] اور لکع کے لفظ کا استعمال حماقت اور مذمت مین ہوتا ہے اور اکثر یہ لفظ مذمت مین مستعمل ہوتا ہے اور بخیل کے معنو مین بھی مستعمل ہوتا ہے اور چھوٹے پر اطلاق اسکا ہوتا ہے اور کبھی مراد اس سے صغیر فی العلم والعقل ہوتا ہے ۱۲ شیخ نے لمعات مین فرمایا ہے کہ حجت حنفیہ کی یہ حدیث ہے الایم احق بنفسها من ولیها وقوله تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره ان دونون نصوص مین نکاح کی نسبت عورتون کی طرف ہے پس معلوم ہوا کہ انکو خود نکاح کر لینا جائز ہے اور نیز یہ آیت بھی دلیل ہے فلا تعضلوهن ان ینکحن ازواجهن وقوله تعالیٰ فاذا بلغن اجلهن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسهن بالمعروف پس ان آیات سے شرط ولی کی اسکے حق مین معلوم

بقیہ صفحہ ۱۲

حدثنا قتيبة عن مالك بن انس ح وثنا الانصاري نا معن نا مالك عن زيد بن اسلم عن القعقاع بن حكيم عن ابي يونس مولى عائشة قال امرتني عائشة ان اكتب لها مصحفا وقالت اذا بلغت هٰذه الاية فاٰذني حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى فلما بلغتها اٰذنتها فاملت على حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وصلوٰة العصر وقوموا لله قانتين وقالت سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن حفصة هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة نا الحسن عن سمرة بن جندب ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة الوسطى صلوة العصر هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن ابي حسان الاعرج عن عبيدة السلماني ان عليا حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم الاحزاب اللهم املأ قبورهم وبيوتهم نارا كما شغلونا عن صلوٰة الوسطى حتى غابت الشمس هٰذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن علي وابو حسان الاعرج اسمه مسلم **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو النضر وابو داود عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زبيد عن مرة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوٰة الوسطى صلوٰة العصر وفي الباب عن زيد بن ثابت وابي هاشم بن عتبة وابي هريرة هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا مروان بن معاوية ويزيد بن هارون ومحمد بن عبيد عن اسمٰعيل بن ابي خالد عن الحارث بن شبل عن ابي عمرو الشيباني عن زيد بن ارقم قال كنا نتكلم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلوٰة فنزلت وقوموا لله قانتين فامرنا بالسكوت **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا اسمٰعيل بن ابي خالد نحوه وزاد فيه ونهينا عن الكلام هٰذا حديث حسن صحيح وابو عمرو الشيباني اسمه سعد بن اياس **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا عبيد الله بن موسىٰ عن اسرائيل عن السدي عن ابي مالك عن البراء

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح اور حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی یونس سے جو غلام عائشہ کا ہے کہا اُسنے مجھے حضرت عائشہ رضؓ نے اپنے لیے کلام اللہ لکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جب تو اس آیت پر پہونچے تو مجھے خبر دے حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی سو جب مین اس آیت پر پہونچا تو مین نے اُنکو خبر دی تو مجھے حضرت عائشہ نے اسطرح لکھوائی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وصلوٰۃ العصر[ع] وقوموا للہ قانتین اور فرمایا حضرت عائشہ نے سُنا مین نے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور اس باب مین روایت ہے حفصہ رضؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے سعید سے اُسنے قتادہ سے کہا حدیث کی ہمسے حسن نے سمرہ بن جندب رضؓ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی حسان اعرج سے اُسنے عبیدہ سلمانی سے یہ کہ حضرت علی رضؓ نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن فرمایا اے اللہ انکی قبرون اور گھرون کو آگ سے پُر کر جیسا کہ اُنھون نے ہمکو نماز وسطیٰ سے شغل مین ڈال رکھا ہے حتیٰ کہ آفتاب غروب ہوگیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے حضرت علی سے مروی ہے اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر اور ابو داؤد نے محمد بن طلحہ بن مصرف سے اُسنے زبید سے اُسنے مرہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے زید بن ثابت اور ابی ہاشم بن عتبہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ اور یزید بن ہارون اور محمد بن عبید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے حارث بن شبل سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے اُسنے زید بن ارقم رضؓ سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین نماز مین کلام کر لیا کرتے تھے پس یہ آیت نازل ہوئی وقوموا للہ قانتین یعنی اللہ تعالیٰ کے واسطے چُپ کرکے کھڑے ہو جیو سو ہمکو چپ کرنے کا حکم دیا گیا ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابی خالد نے مثل اسکے اور زیادہ کیا اُسنے اسمین یہ کہ ہم کلام کرنے سے منع کیے گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے اُس نے ابی مالک سے اُسنے براء سے

[ع] امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین فرمایا کہ یہ قرارت شاذہ ہے۔ اس سے حجت نہین ہوسکتی اور اسکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا حکم نہین ہوسکتا اور یہ قرآن کا جز نہین ہوسکتا کیونکہ یہ قرأت نقل متواتر سے نہین ثابت ہے اور قرآن کے لئے نقل متواتر ضروری ہے واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون قال نزلت فینا معشر الانصار کنا اصحاب نخل فکان الرجل یأتی من نخله علی قدر کثرته و قلته و کان الرجل یأتی بالقنو والقنوین فیعلقه فی المسجد وکان اهل الصفة لیس لهم طعام فکان احدهم اذا جاء اتی القنو فضربه بعصاه فیسقط البسر والتمر فیاکل وکان ناس ممن لا یرغب فی الخیر یأتی الرجل بالقنو فیه الشیص والحشف وبالقنو قد انکسر فیعلقه فانزل الله تبارك وتعالی یا ایها الذین اٰمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون ولستم باٰخذیه الا ان تغمضوا فیه قال لوان احدکم اهدی الیه مثل ما اعطی لم یاخذه الا علی اغماض اوحیاء قال فکنا بعد ذلك یأتی احدنا بصالح ما عنده هٰذا حدیث حسن صحیح غریب وابومالك هو الغفاری ویقال اسمه غزوان وقد روی الثوری عن السدی شیئا من هٰذا **حدثنا** هناد نا ابوالاحوص عن عطاء بن السائب عن مرة الهمدانی عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان للشیطان لمة بابن اٰدم وللملك لمة فاما لمة الشیطان فایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمة الملك فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذلك فلیعلم انه من الله فلیحمد الله ومن وجد الاخری فلیتعوذ بالله من الشیطان ثم قرأ الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء الاٰیة هٰذا حدیث حسن غریب وهو حدیث ابی الاحوص لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث ابی الاحوص **حدثنا** عبد بن حمید نا ابو نعیم نا فضیل بن مرزوق عن عدی بن ثابت عن ابی حازم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الناس ان الله طیب ولا یقبل الا طیبا وان الله امر المؤمنین بما امر به المرسلین فقال یا ایها الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحا

کہا اُسنے یہ آیت ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون ہم گروہ انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے ہم کھجوروں والے تھے سو ہر ایک آدمی اپنی کھجوروں سے موافق کثرت اور قلت کے لاتا تھا۔ اور کوئی آدمی ایک خوشہ یا دو خوشے لاتا اور اُسکو مسجد میں لٹکاتا اور اہل صفہ کا یہ حال تھا کہ اُنکے پاس کھانا نہیں ہوتا تھا سو جب کوئی انمیں سے آتا تو خوشے کے پاس آکر اُسکو عصا سے ایک ضرب لگاتا پس اس سے تر اور خشک کھجوریں گرتیں سو وہ کھاتا اور بعض لوگ انمیں سے جو نیکی میں رغبت نہیں کرتے تھے وہ ایسے خوشے لاتے جنمیں کھجوریں ردی اور ناقص ہوتیں اور ایک ایسے خوشے جو ٹوٹے پھوٹے ہوتے اور اُنکو لٹکا جاتے پس اللہ تبارک و تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایها الذین آمنوا الخ اے ایمان والو خرچ کرو پاک اُس چیز سے جو کماتے ہو تم اور اُس چیز سے جو نکالا ہم نے واسطے تمھارے زمین سے اور نہ قصد کرو بُری چیز کا اُس سے جو خرچ کرتے ہو تم اور نہیں تم پکڑنے والے اسکو مگر یہ کہ چشم پوشی کرو تم اسمیں۔ فرمایا آپ نے اگر تم میں کسی کی طرف ایسا ہدیہ بھیجا جاوے جیسا کہ وہ خود دیتا ہے تو اُسکو کبھی نہ لے مگر چشم پوشی سے یا حیا سے۔ کہا راوی نے پس بعد اسکے ہم میں سے ہر ایک اچھی کھجور لاتا جو اُسکے پاس ہوتی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو مالک وہ غفاری ہے اور کہا گیا ہے کہ نام اس کا غزوان ہے اور روایت کی ہے ثوری نے سدی سے کچھ اس سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے عطاء بن سائب سے اُسنے مرہ ہمدانی سے اُسنے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک واسطے شیطان کے قرب[1] ہے ساتھ بیٹے آدم کے اور واسطے فرشتے کے بھی قرب ہے سو بہرحال قرب شیطان کا یہ ہے کہ وعدہ دیتا ہے ساتھ شرارت کے اور تکذیب حق کے اور بہرحال قرب فرشتے کا یہ ہے کہ وعدہ کرتا ہے ساتھ نیکی کے اور تصدیق حق کے سو جو کوئی یہ حالت پائے تو جان لے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے پس چاہیے کہ اللہ تعالی کی حمد کرے اور جو کوئی دوسری حالت پائے تو چاہیے کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے پھر آپنے یہ آیت پڑھی الشیطان یعدکم الفقر الخ یعنی شیطان وعدہ کرتا ہے تمکو فقر کا اور امر کرتا ہے ساتھ بیحیائی کے الخ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اس حدیث ابی الاحوص کو نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث ابی الاحوص سے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن مرزوق نے عدی بن ثابت سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو اللہ تعالیٰ پاک ہے نہیں قبول کرتا مگر پاک کو اور اللہ تعالے نے حکم دیا مومنوں کو ساتھ اس چیز کے جو حکم دیا ہے ساتھ اسکے پیغمبروں کو سو فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے یا ایها الرسل الخ اے رسولو کھاؤ پاک سے اور عمل کرو نیک

[1] لمہ کے معنے قرب اور اصابت کے ہیں اور مراد اس جگہ یہ ہے کہ جو کچھ دل میں واقع ہو اگر شیطان کی جانب سے ہو تو اسکو وسوسہ بولتے ہیں اگر اللہ کی جانب سے ہو تو الہام کہتے ہیں۔ شرارت سے مراد تمام بُرے کام مثلاً کفر اور فسق اور ظلم و تکذیب حق کی یہ ہے کہ مثلاً توحید اور نبوت اور قیامت اور بہشت اور دوزخ وغیرہ کا انکار۔ اور نیکی سے مراد تمام امور بھلائی کے ہیں مثلاً نماز روزہ وغیرہ اور تصدیق حق کی یہ ہے کہ کتب الٰہی اور اُسکے رسولوں کو ماننا مطابقت آیت کی حدیث سے یہ ہے کہ لفظ فقر اور فحشاء کا دونوں تفسیر ہیں شر کی اور مغفرت اور فضل تفسیر ہے خیر کی چونکہ فحشاء عام ہے تمام امور بیحیائی کو اسلئے یہ لفظ تمام شرارتوں کو شامل ہوگا اور فقر چونکہ بیحیائی سے لاحق ہو جاتا ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اسکو بھی بیان کر دیا اور اسیطور پر اسکے مقابل کا حال ہے۔

انی بما تعملون علیم وقال یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم قال وذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدہ الی السماء یا رب یا رب و مطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک ھٰذا حدیث حسن غریب انما نعرفہ من حدیث فضیل بن مرزوق وابو حازم ھو الاشجعی اسمہ سلمان مولیٰ عزۃ الاشجعیۃ **حدثنا** عبد بن حمید نا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن السدی قال ثنی من سمع علیا یقول لما نزلت ھٰذہ الآیۃ ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء الآیۃ احزنتنا قال قلنا یحدث احدنا نفسہ فیحاسب بہ لا یدری ما یغفر منہ وما لا یغفر منہ فنزلت ھٰذہ الآیۃ بعدھا فنسختہا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت **حدثنا** عبد بن حمید نا الحسن بن موسیٰ وروح بن عبادۃ عن حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن امیۃ انہا سالت عائشۃ عن قول اللہ تبارک وتعالیٰ ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ وعن قولہ من یعمل سوءً یجز بہ فقالت ما سالنی عنہا احد منذ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھٰذہ معاتبۃ اللہ العبد بما یصیبہ من الحمی والنکبۃ حتی البضاعۃ یضعہا فی ید قمیصہ فیفقدھا فیفزع لہا حتی ان العبد لیخرج من ذنوبہ کما یخرج التبر الاحمر من الکیر ھٰذا حدیث حسن غریب من حدیث عائشۃ لا نعرفہ الا من حدیث حماد بن سلمۃ **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن آدم بن سلیمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال لما نزلت ھٰذہ الآیۃ

میں اس چیز کو جو کرتے ہو تم جاننے والا ہوں اور فرمایا اللہ نے اے ایمان والو کھاؤ پاک اس چیز سے جو رزق دیا ہے تمکو۔ کہا راوی نے اور ذکر کیا آنحضرت نے ایک مرد[1] کا جو لمبا کرتا ہے سفر کو (اللہ کی عبادت میں) اس حالتمیں کہ پراگندہ بال ہے اور غبار آلودہ ہے دراز کرتا ہے اپنے ہاتھونکو طرف آسمان کے اے رب میرے اے رب میرے حالانکہ کھانا اسکا حرام ہے اور پینا اسکا بھی حرام ہے اور پہننا اسکا بھی حرام ہے اور پرورش اسکی بھی حرام سے ہوئی ہے تو ایسے شخص کیلیے کسطرح دعا قبول ہو سکتی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے کیونکہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق فضیل بن مرزوق سے اور ابو حازم وہ اشجعی ہے نام اُسکا سلمان ہے جو عزہ اشجعیہ کا غلام ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے کہا حدیث کی مجھے اُس شخص نے جو سُنا اُسنے حضرت علی سے کہ کہتے جب یہ آیت نازل ہوئی (ان تبدوا ما فی انفسکم الخ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز جو تمھارے دلونمیں ہے یا پوشیدہ کرو اسکو حساب لیویگا تمسے ساتھ اسکے اللہ پس بخشیگا جسکو چاہے اور عذاب دیگا جسکو چاہے) تو اُسنے ہمکو غم میں ڈالا کہا راوی نے کہا ہمنے ہر ایک ہم میں سے اپنے دل سے باتیں کرتا ہے پس حساب کیا گیا ساتھ اسکے نہیں جانتا کیا اس سے بخشا جاویگا اور کیا نہ بخشا جاویگا پس بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی اور اُسنے اسکو منسوخ کر دیا لا یکلف اللہ نفسا الخ یعنی نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی جی کو مگر طاقت اسکی پر واسطے اُسکے ہے جو کمایا اُسنے اور اوپر اُسکے ہے جو کمایا اُسنے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسیٰ اور روح بن عبادہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے علی بن زید سے اُسنے اُمیہ سے یہ کہ اُسنے سوال کیا حضرت عائشہ سے اس آیت کی تفسیر سے[2] ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ اور اس آیت سے من یعمل سوءً یجز بہ یعنی جو کوئی بُرا کام کریگا اسکا اُسکو بدلہ دیا جاویگا پس فرمایا حضرت عائشہ نے مجھسے کسی نے سوال نہیں کیا اُسوقت سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہے پس فرمایا آنحضرت نے یہ مواخذہ ہے اللہ کا اپنے بندے کو ساتھ اس چیز کے کہ پہونچتی ہے اسکو بخار اور حوادث سے حتی کہ ٹکڑا مال کا کہ رکھتا ہے اُسکو اپنے قمیص کے ہاتھ میں سو گم پاتا ہے اُسکو پس بیقرار ہوتا ہے واسطے اُسکے۔ تا کہ بندہ البتہ نکلتا ہے اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے سونا سُرخ بھٹی سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث عائشہ رضی سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حماد بن سلمہ سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے آدم بن سلیمان سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے جب یہ آیت[3] نازل ہوئی۔

[1] یعنی اگر کوئی شخص تمام عمر اپنی خدا تعالیٰ کی عبادت میں صرف کر دے اس حالتمیں کھانا پینا وغیرہ کام اُسکے حرام سے ہی ہوئے ہوں تو ایسے شخص کی دعا خواہ وہ کسیطرح سے گڑگڑا کر مانگے کسطرح قبول ہو سکتی ہے یعنی قبول نہیں ہوتی اسلئے تم سب مومنونکو اللہ تعالیٰ نے حلال کھانیکا حکم دیا ہے ۱۲ [2] اُمیہ نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو دو حکم فرمائے ہیں اگر ظاہر کرو جو کچھ تمھارے دلونمیں ہے یا پوشیدہ کرو اسکو حساب لیویگا ساتھ اسکے اللہ اور فرمایا ہے کہ جو کوئی عمل کریگا بُرا اسکی اسکو سزا ملے گی یعنی یہ دونوں حکم تو بہت سخت ہیں اول بات سے بچاؤ ممکن نہیں اگر اسپر سزا ملی تو بچاؤ کی کوئی صورت نہیں کہا حضرت عائشہ نے جب سے میں نے یہ مسئلہ آنحضرت سے پوچھا ہے تب سے آجتک سوائے تیرے کسی نے مجھ سے نہیں پوچھا آپنے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ جو کوئی کریگا بُرا کام اُسکا بدلہ دیا جائیگا یعنی دنیا میں ایسے گناہ ہونگے بدلہ جو اُسکو ملیں گذرتے ہیں دیا جائیگا اور بدلہ اُسکا دنیا میں یہ ہے کہ اسکو بخار ہو جائیگا یا کوئی اور حادثہ پہونچ جاویگا فرمایا آپنے یہ بھی اسی بدلہ ہے جو کوئی چیز آدمی اپنے پاس گم کر کے بیقرار ہوتا ہے اگرچہ اُسکو ملجاتی ہے ۱۲ [3] اور آیت میں ذکر تھا کہ دل کے خیال پر بھی حساب ہوگا یہ سنکر اصحاب نے حضرت سے عرض کیا کہ یہ حکم سخت مشکل ہے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی طرح انکار مت کرو بلکہ قبول رکھو اور اللہ سے مدد چاہو پھر لوگوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور قبول کیا اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہوئی تب اگلی دو آیتیں اُتریں انمیں حکم آیا کہ مقدور سے باہر چیز کی تکلیف

نہیں جب تک کہ تمہاری طاقت ... ۱۲ شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی [illegible]

ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ دخل قلوبهم منه شئ لم یدخل من شئ فقالوا للنبی صلی اللہ علیه وسلم فقال قولوا سمعنا واطعنا فالقی اللہ الایمان فی قلوبهم فانزل اللہ تبارك وتعالیٰ اٰمن الرسول بما انزل الیه من ربه والمؤمنون الایة لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا قال قد فعلت ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا قال قد فعلت ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت الایة قال قد فعلت هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی هٰذا من غیر هٰذا الوجه عن ابن عباس وفی الباب عن ابی هریرة وادم بن سلیمان یقال هو والد یحییٰ **ومن سورة** اٰل عمران بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدثنا** عبد بن حمید نا ابو الولید نا یزید بن ابراهیم نا ابن ابی ملیکة عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن هٰذه الایة هو الذی انزل علیك الکتاب منه اٰیات محکمات الی اٰخر الایة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا رأیتم الذین یتبعون ما تشابه منه فاولئك الذین سماهم اللہ فاحذروهم هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن ایوب عن ابن ابی ملیکة هٰذا الحدیث عن عائشة **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد الطیالسی نا ابو عامر وهو الخزاز ویزید بن ابراهیم کلاهما عن ابن ابی ملیکة قال یزید عن ابن ابی ملیکة عن القاسم بن محمد عن عائشة ولم یذکر ابو عامر القاسم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن قوله فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله قال فاذا رأیتهم فاعرفیهم وقال یزید فاذا رأیتموهم فاعرفوهم قالها مرتین او ثلثا

هٰذا حدیث حسن صحیح هٰکذا روی غیر واحد هٰذا الحدیث عن ابن ابی ملیکة عن عائشة رض

(ان تبدوا ما فی انفسکم الخ یعنی اگر ظاہر کرو تم جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا پوشیدہ کرو اسکو حساب لیوےگا تمہارا ساتھ اسکے اللہ) تو ان لوگوں کے دلوں میں اس سے کچھ شئے داخل ہوئی جو کسی چیز سے داخل نہیں ہوئی ہو پس کہا اُنھوں نے واسطے نبی صلعم کے سو فرمایا آپنے کہو تم سنا ہمنے اور اطاعت کی پس اللہ تعالےٰ نے اُنکے دلوں میں ایمان ڈالدیا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی آمن الرسول الخ ایمان لایا رسول ساتھ اس چیز کے جو کہ اُتاری گئی طرف اسکے رب اسکے سے اور مومن الآیۃ نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی نفس کو مگر طاقت اسکی پر واسطے اسکے ہے جو کیا اُس نے اور اوپر اسکے ہے جو کیا اُسنے ۔اے رب ہمارے نہ پکڑ ہمکو اگر بھول گئے ہم یا خطا کی ہمنے ۔فرمایا اللہ تعالےٰ نے میں نے اسی طرح کیا ہے اے رب ہمارے اور مت رکھ اوپر ہمارے بوجھ جیساکہ رکھا تونے اُسکو اوپر اُن لوگوں کے جو پہلے سے تھے ۔فرمایا اللہ نے میں نے اسی طرح کیا ہے اے رب ہمارے اور مت اُٹھوا ہمسے وہ چیز کہ نہیں طاقت واسطے ہمارے ساتھ اُسکے اور معاف کر ہمسے اور بخش ہمکو اور رحم کر ہمکو تو ہی دوستدار ہمارا پس مدد دے ہمکو اوپر قوم کافروں کے فرمایا اللہ نے میں نے اسی طرح کیا ہے ۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابن عباس سے مروی ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور آدم بن سلیمان سے کہا گیا ہے کہ وہ بیٹا یحییٰ کا ہے **تفسیر بعض سورہ آل عمران** کی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو ابو الولید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی ملیکہ نے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی بابت سوال کیے گئے ہو الذی انزل علیک الکتاب الخ یعنی وہی ہے جسنے اُتاری اوپر تیرے کتاب بعضی اسکی آیتیں محکم ہیں الخ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم ان لوگوں کو جو تابعداری کرتے ہیں ان آیات کی جو متشابہ ہیں اس سے پس یہ وہ لوگ ہیں جنکا نام اللہ نے لیا ہے سو اُن سے خوف کرو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ایوب سے اُس نے روایت کی ابن ابی ملیکہ سے اُس نے عائشہ سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے جو خزاز ہے اور یزید بن ابراہیم نے ان دونوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا یزید نے یہ روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے روایت کی قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے اور ابو عامر نے قاسم کا ذکر نہیں کیا کہا حضرت عائشہ نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت سوال کیا فاما الذین فی قلوبہم زیغ یعنی پس اے پر وہ لوگ کہ بیچ دلوں اُنکے کے کجی ہے پس پیروی کرتے ہیں اس چیز کی کہ شبہہ ڈالتی ہے اسمیں سے واسطے چاہنے گمراہی کے اور واسطے چاہنے حقیقت اسکی کے فرمایا آپ نے سو جب تو اُنکو دیکھے تو اُنکو مشہور کر اور کہا یزید نے اور جب تم اُنکو دیکھو تو اُنکو مشہور کرو فرمایا آپ نے اس کلام کو دو دفعہ یا تین بار یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔اسی طرح سے یہ حدیث کئی ایک لوگوں نے روایت کی ہے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ سے

ولم یذکروا فیہ عن القاسم بن محمد وانما ذکرہ یزید بن ابراھیم عن القاسم بن محمد فی ھٰذا الحدیث وابن ابی ملیکۃ ھو
عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکۃ وقد سمع من عائشۃ ایضاً **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابواحمد نا سفیان عن ابیہ عن ابی الضحیٰ
عن مسروق عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین وان ولیی ابی وخلیلی ربی
ثم قرأ ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھٰذا النبی والذین اٰمنوا واللہ ولی المؤمنین **حدثنا** محمود نا ابونعیم نا
سفیان عن ابیہ عن ابی الضحیٰ عن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ولم یقل فیہ مسروق ھٰذا اصح من حدیث
ابی الضحیٰ عن مسروق وابوالضحیٰ اسمہ مسلم بن صبیح **حدثنا** ابوکریب نا وکیع عن سفیان عن ابیہ عن ابی الضحیٰ عن
عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابی نعیم ولیس فیہ مسروق **حدثنا** ھناد نا ابومعاویۃ عن الاعمش
عن شقیق بن سلمۃ عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین وھو فیھا فاجر لیقتطع بھا مال
امرأ مسلم لقی اللہ وھو علیہ غضبان فقال الاشعث بن قیس فیّ واللہ کان ذلک کان بینی وبین رجل من الیھود ارض
فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الک بینۃ قلت لا فقال للیھودی احلف
فقلت یارسول اللہ اذن یحلف فیذھب بمالی فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا الی
اٰخر الاٰیۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن ابی اوفی **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبداللہ بن بکر السھمی نا
حمید عن انس قال لما نزلت ھٰذہ الاٰیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون او من ذا الذی یُقرضُ اللہَ قرضا حسنا قال
ابوطلحۃ وکان لہ حائط یارسول اللہ حائطی للہ

اور انھون نے اسمین عن قاسم بن محمد کا ذکر نہین کیا۔ اور ذکر تو انھون نے یزید بن ابراہیم کا کیا ہے جو راوی ہے قاسم بن محمد سے اس حدیث مین اور
ابن ابی ملیکہ وہ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے اور اُسنے حضرت عائشہ رضؓ سے بھی سنا ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا
حدیث کی ہمسے ابواحمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اپنے باپ سے اُس نے ابی الضحیٰ سے اُس نے مسروق سے اُسنے عبداللہ رضؓ سے کہا
اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر ایک نبی کے لئے والی ہین نبیون سے اور میرا والی میرا باپ ؑ اور میرا خلیل رب میرا ہے
پھر پڑھا آپ نے ان اولے الناس الخ یعنے تحقیق نزدیکتر لوگون کے ساتھ ابراہیم کے البتہ وہ لوگ ہین جو پیروی کرتے ہین اُسکی اور یہ نبی اور
وہ لوگ کہ ایمان لائے۔ اور اللہ دوست ہے ایمان والونکا **حدیث** کی ہم سے محمود نے کہا حدیث کی ہمسے ابونعیم نے کہا حدیث کی ہم سے
سفیان نے اپنے باپ سے اُسنے ابی الضحیٰ سے اُسنے عبداللہ رضؓ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور ابی الضحیٰ نے اس روایت
مین مسروق کا ذکر نہین کیا یہ روایت زیادہ صحیح ہے حدیث ابی الضحیٰ سے جو مروی ہے مسروق سے اور ابوالضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے **حدیث**
کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے ابی الضحیٰ سے اُسنے عبداللہ سے اُس نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی نعیم کے اور اُسمین مسروق کا ذکر نہین کیا **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے
ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُس نے عبداللہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قسم کھا بیٹھا
کسی بات پر حالانکہ وہ اسمین گناہگار ہے تاکہ لیوے بسبب اسکے مال کسی مرد مسلمان کا تو ملے گا اللہ تعالیٰ سے اُس حالت مین کہ وہ
اسپر نہایت غضبناک ہوگا پس کہا اشعث بن قیس نے میرے حق مین قسم ہے اللہ کی یہ حکم ہوا ہے درمیان میرے اور ایک مرد یہودی
کے کچھ زمین مشترک تھی اس نے میرے حصے کا انکار کردیا سو اسکو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا پس فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا تیرے پاس شاہد ہین مین نے کہا کہ نہین۔ پھر فرمایا آپ نے واسطے یہودی کے قسم کر مین نے کہا یارسول اللہ اسوقت تو یہ
قسم کرے گا۔ اور میرا مال لیجائیگا پس اللہ تبارک و تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تحقیق جو لوگ خریدتے ہین بدلے عہد اللہ کے اور قسمون
اپنی کے مول تھوڑا الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے ابن ابی اوفیٰ سے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور
نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن بکر سہمی نے کہا حدیث کی ہمسے حمید نے انس رضؓ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی۔ لن تنالوا البر
حتی تنفقوا مما تحبون الخ یا یہ آیت من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا الخ کہا ابوطلحہ نے (اور اسکے لئے ایک باغ تھا) یارسول اللہ میرا باغ واسطے اللہ کے ہے

ولو استطعت ان اسرہ لم اعلنه فقال اجعله فی قرابتك او قریبك هٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ مالك بن انس
عن اسحٰق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالك **حدثنا** عبد بن حمید انا عبد الرزاق انا ابراهیم بن یزید قال سمعت
محمد بن عباد بن جعفر یحدث عن ابن عمر قال قام رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال من الحاج یا رسول الله قال الشعث
التفل فقام رجل اٰخر فقال ای الحج افضل یا رسول الله قال العج والثج فقام رجل اٰخر فقال ما السبیل یا رسول الله قال الزاد والراحلة
هٰذا حدیث لا نعرفه الا من حدیث ابراهیم بن یزید الخوزی المکی وقد تکلم بعض اهل العلم فی ابراهیم بن یزید من قبل
حفظه **حدثنا** قتیبة نا حاتم بن اسمٰعیل عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعد عن ابیه قال لما نزلت هٰذہ الاٰیة ندع ابناءنا
وابناءکم ونساءنا ونساءکم الاٰیة دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللّٰهم هٰؤلاء
اهلی هٰذا حدیث حسن غریب صحیح **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن ربیع وهو ابن صبیح وحماد بن سلمة عن ابی غالب
قال رای ابو امامة رؤسا منصوبة علی درج دمشق فقال ابو امامة کلاب النار شر قتلی تحت ادیم السماء خیر قتلی من قتلوہ
ثم قرأ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ الی اٰخر الاٰیة قلت لابی امامة انت سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
لو لم اسمعه الا مرة او مرتین او ثلاث او اربع حتی عد سبعا ما حدثتکموہ هٰذا حدیث حسن وابو غالب اسمه حزور و
ابو امامة الباهلی اسمه صدی بن عجلان وهو سید باهلة **حدثنا** عبد بن حمید انا عبد الرزاق عن معمر عن بهز بن حکیم
عن ابیه عن جدہ انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول فی قوله تعالیٰ کنتم خیر امة اخرجت للناس

اور اگر مین طاقت اسکے پوشیدہ کرنے کی رکھتا تو اسکو ظاہر نہ کرتا[1] سو فرمایا آپ نے اسکو اپنی قرابت یا اپنے قریبون مین تقسیم کردے یہ حدیث حسن صحیح
ہے اور روایت کیا ہے اسکو مالک بن انس نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُس نے انس بن مالک سے **حدیث** کی ہمسے عبد
بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یزید نے کہا سنا مین نے محمد بن عباد بن جعفر سے کہ حدیث کرتا تھا
ابن عمر سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ حاجی کون ہے فرمایا آپ نے جس کا سر
غبار آلودہ ہو اور خوشبوئی متغیر ہوئی ہو پھر ایک اور مرد کھڑا ہوا اُسنے کہا کونسا عمل حج کا افضل ہے یا رسول اللہ- فرمایا آپ نے تلبیہ کے
ساتھ بلند آواز کرنی اور قربانی ذبح کرنی پھر ایک اور مرد کھڑا ہوا اُسنے کہا یا رسول اللہ راستے کے واسطے کیا چیز چاہیئے فرمایا آپ نے خرچ
اور سواری یہ حدیث ایسی ہے کہ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن یزید خوزی کی سے - اور بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید کے حق
مین اسکے حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے بکیر بن مسمار سے اُس نے عامر بن سعد
سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی ندع ابنارنا و ابنارکم و نسارنا و نسارکم الآیۃ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل ہین - یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب
نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے ربیع سے جو بیٹا صبیح کا ہے اور حماد بن سلمہ نے ابی غالب سے کہا اُس نے دیکھا ابو امامہ[2] نے چند سرون کو
جو دمشق کی سیڑھی پر کھڑے کئے گئے تھے سو کہا ابو امامہ نے یہ آگ کے کتے ہین بدترین مقتول ہین آسمان کی کھال کے نیچے - بہتر مقتول وہ
ہین جنھون نے انکو قتل کیا ہے پھر اُس نے یہ آیت پڑھی یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ الخ مین نے ابی امامہ سے کہا تو نے اسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہا اُسنے اگر مین نے ایک بار یا دو بار یا تین یا چار بار حتی کہ سات بار تک شمار کیا سنی ہوتی تو تمسے اسکو بیان
نہ کرتا - یہ حدیث حسن ہے - اور ابو غالب کا نام حزور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور یہ سردار ہے قبیلہ باہلہ کا **حدیث**
کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے معمر سے اُس نے بہز بن حکیم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے دادا سے یہ کہ سنا
اُسنے نبی صلی اللہ وسلم سے کہ فرماتے اس آیت کی تفسیر مین کنتم خیر آمۃ اخرجت للناس

[1] یعنے مین بسبب اس حکم کے کہ تمکو نیکی نہین ملنی جتبک کہ تم عمدہ مال خرچ نہ کرو اس باغ کے چھپانے کی طاقت نہین رکھتا اسلئے مین تمام باغ اللہ کے واسطے دیتا ہون یہ حدیث
یہاں مختصر بیان ہوئی ہے بخاری مین بہت طوالت سے مذکور ہے ۱۲ [2] یعنے ابو امامہ نے خارجیون کے سر دیکھے کہ کاٹ کر دمشق شہر کی سیڑھی پر لٹکائے ہوئے ہین تو فرمایا کہ یہ
لوگ تمام خلقت سے جو آسمان کے نیچے ہے بُرے ہین بہتر وہ لوگ ہین جنھون نے اُنکو قتل کیا ہے الخ ۱۲

قال انتم تتمون سبعين امة انتم خيرها واكرمها على الله هذا حديث حسن وقد روى غير واحد هذا الحديث عن بهز بن حكيم نحو هذا ولم يذكروا فيه كنتم خير امة اخرجت للناس **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم انا حميد عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم كسرت رباعيته يوم احد وشج وجهه شجة فى جبهته حتى سال الدم على وجهه فقال كيف يفلح قوم فعلوا هذا بنبيهم وهو يدعوهم الى الله فنزلت ليس لك من الامر شئ او يتوب عليهم او يعذبهم الى اخرها هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع وعبد بن حميد قالا نا يزيد بن هارون انا حميد عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شج فى وجهه وكسرت رباعيته ورمى رمية على كتفه فجعل الدم يسيل على وجهه وهو يمسحه ويقول كيف تفلح امة فعلوا هذا بنبيهم وهو يدعوهم الى الله فانزل الله تبارك وتعالى ليس لك من الامر شئ او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو السائب سلم بن جنادة بن سلم الكوفى نا احمد بن بشر عن عمر بن حمزة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد اللهم العن ابا سفيان اللهم العن الحارث بن هشام اللهم العن صفوان بن امية قال فنزلت ليس لك من الامر شئ او يتوب عليهم فتاب عليهم فاسلموا فحسن اسلامهم هذا حديث حسن غريب يستغرب من حديث عمر بن حمزة عن سالم وكذا رواه الزهرى عن سالم عن ابيه **حدثنا** يحيى بن حبيب بن عربى البصرى نا خالد بن الحارث عن محمد بن عجلان عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو على اربعة نفر فانزل الله تبارك وتعالى ليس لك من الامر شئ

تم ہو تمام کرنیوالے[۱] ستر امتوں کے تم بہتر ہو انسے اور عزت والے اوپر اللہ کے ۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی ایک نے بھی یہ حدیث بہز بن حکیم سے مثل اسکے روایت کی ہے اور انھوں نے اسمین کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کا ذکر نہین کیا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو حمید نے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن اگلے چار دانت مبارک شہید ہو گئے اور پیشانی مبارک سے چہرہ آپ کا زخمی ہوا یہانتک کہ خون آپ کے چہرہ مبارک پر جاری ہوا پس فرمایا آپ نے کس طرح خلاصی پائے گی وہ قوم کہ جنھون نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کیا ہے حالانکہ وہ انکو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے پس یہ آیت نازل ہوئی لیس[۲] لک من الامر شئی او یتوب علیہم او یعذبہم الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور عبد بن حمید نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو حمید نے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک مین زخم ہوا اور آپ کے چار دانت اگلے شہید ہو گئے اور آپ کے کاندھے مبارک پر پتھر پھینکا گیا سو خون کا جاری ہونا آپ کے چہرہ مبارک پر شروع ہو گیا ۔ اور آپ اسکو پونچھتے تھے اور کہتے تھے کس طرح خلاصی پائے گی وہ امت کہ جسنے اپنے نبی کے ساتھ یہ کیا ہے حالانکہ وہ انکو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے ۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لیس[۳] لک من الامر شئی او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابو السائب یعنے سلم بن جنادہ بن سلم کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن بشر نے عمر بن حمزہ سے اُس نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا اے اللہ ابا سفیان کو لعنت کر اے اللہ لعنت کر حارث بن ہشام کو اے اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ کو کہا اُس نے پھر یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شئی او یتوب علیہم پس اللہ تعالیٰ نے اُنپر رجوع کیا سو وہ اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہو گیا یہ حدیث حسن غریب ہے غرابت اس کی بواسطہ عمر بن حمزہ کے ہے جو راوی سالم سے ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو زہری نے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن حبیب بن عربی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے محمد بن عجلان سے اُسنے نافع سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلعم چار شخصون پر بددعا کرتے تھے پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر شئی

[۱] مراد ستر سے کثرت ہے نہ تعداد معین اور مراد تمام سے ختم ہے یعنے جیسا کہ تمھارا نبی تمام نبیوں کا ختم کرنیوالا ہے اور تمام کمالات متفرقہ کا جامع ہے ایسا ہی تم ہو امتین سابقہ سے اور احتمال ہے کہ امتین ماضیہ انہتر ہی ہوں یہ امت ستر دین ہو ۱۲ [۲] یعنی اللہ تعالیٰ انکے کام کا خود مالک ہے چاہے انکو ہلاک کرے یا انکی توبہ قبول کرے اگر وہ مسلمان ہوں یا انکو عذاب کرے اگر وہ کفر پر مضبوط رہیں آپکو امر آلہی مین دخل نہین آپ ایسی بری دعاؤں سے باز رہیں ۱۲ [۳] یعنے نہین ہے واسطے تیرے اس کام مین سے کچھ یا توفیق توبہ کی انکو دے یا عذاب کرے انکو پس تحقیق وہ ہین ظالم حق تعالیٰ نے پیغمبر کو تربیت فرمائی کہ بندے کو اختیار نہین اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے اگرچہ کافر تمھارے دشمن ہین اور ظلم پر ہین لیکن چاہے انکو ہدایت دے اور چاہے

او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون فہداہم اللہ للاسلام ہٰذا حدیث حسن غریب صحیح یستغرب من ہٰذا الوجہ من حدیث نافع عن ابن عمر ورواہ یحیی بن ایوب عن ابن عجلان **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن عثمٰن بن المغیرۃ عن علی بن ربیعۃ عن اسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیا یقول انی کنت رجلا اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدثنی رجل من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی صدقتہ وانہ حدثنی ابو بکر وصدق ابو بکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطہر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر لہ ثم قرأ ہٰذہ الآیۃ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ الی آخر الآیۃ ہٰذا حدیث قد رواہ شعبۃ وغیر واحد عن عثمٰن بن المغیرۃ فرفعوہ ورواہ مسعر وسفیان عن عثمان بن المغیرۃ فلم یرفعاہ ولا نعرف للاسماء الا ہٰذا الحدیث **حدثنا** عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ عن حماد بن سلمۃ عن ثابت عن انس عن ابی طلحۃ قال رفعت رأسی یوم احد فجعلت انظر وما منہم یومئذ احد الا یمید تحت حجفتہ من النعاس فذلک قولہ تعالیٰ ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا ہٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد نا روح بن عبادۃ عن حماد بن سلمۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن ابی الزبیر مثلہ ہٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** یوسف بن حماد نا عبد الاعلیٰ عن سعید عن قتادۃ عن انس ان ابا طلحۃ قال غشینا ونحن فی مصافنا یوم احد حدث انہ کان فیمن غشیہ النعاس یومئذ قال فجعل سیفی یسقط من یدی وآخذہ ویسقط من یدی وآخذہ والطائفۃ الاخری المنافقون لیس لہم ہم الا انفسہم اجبن قوم وارعبہ واخذلہ للحق

او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون سو اللہ تعالیٰ نے انکو اسلام کی ہدایت کر دی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی غرابت اسکی بواسطہ نافع کے ہی جو ابن عمرؓ سے راوی ہی اور روایت کیا ہی اسکو یحییٰ بن ایوب نے ابن عجلان سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عثمان بن مغیرہ سے اُسنے علی بن ربیعہ سے اُسنے اسمار بن حکم فزاری سے کہا اُسنے سنا مین نے حضرت علیؓ سے کہ فرماتے تھے مین ایسا مرد تھا کہ جب کوئی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اسکے ساتھ جو اسکی مرضی ہوتی نفع دیتا اور جب کوئی اور مرد آنحضرت کے اصحاب سے مجھے حدیث بیان کرتا تو مین اس سے قسم لیتا سو جب وہ مجھے قسم دیدیتا تو مین اسکو سچا جانتا اور مجھے حضرت ابو بکرؓ نے حدیث کی ہی اور سچ بیان کیا ہی ابو بکرؓ نے کہا انھون نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے کہ جب کوئی مرد کوئی گناہ کرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہی اور پاک ہوتا ہی پھر نماز پڑھتا ہی پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو بخشدیتا ہی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی والذین اذا فعلوا الخ یعنے وہ لوگ جب کوئی بیحیائی کرتے ہین یا اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہین الآیۃ روایت کیا ہے اس حدیث کو شعبہ نے اور کئی ایکنے عثمان بن مغیرہ سے پس اسکو مرفوع کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو مسعر اور سفیان نے عثمان بن مغیرہ سے سو انھون نے اسکو مرفوع نہین کیا اور اسمار سے سوائے اس حدیث کے ہم اور کوئی حدیث نہین پہچانتے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے اُسنے ابی طلحہؓ سے کہا اُسنے مین اُحد کے دن اپنے سر کو بلند کرتا تھا اور دیکھتا تھا۔ اور کوئی اُسدن نہین تھا مگر کہ اپنا سر نیچے اپنی ڈھال کے نیند سے جھکاتا تھا پس یہی قول اللہ تعالیٰ کا۔ ثم انزل علیکم الخ پھر اُتارا اوپر تمھارے پیچھے غم کے امن اونگھ تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عبد نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی الزبیر سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یوسف بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلیٰ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ ابا طلحہ نے کہا ہمکو غشی ہوئی اس حالت مین کہ ہم احد کے دن جنگ مین تھے حدیث کی اُسنے یہ کہ مین بھی اُن لوگوں مین تھا کہ جنکو نیند نے اُسدن غشی مین ڈالا تھا کہا اُسنے میری تلوار میرے ہاتھ سے گرتی تھی اور مین اسکو پکڑتا تھا۔ اور دوسرے گروہ یعنے منافقون کو تو سوائے اپنی جانون کے اور کچھ غم نہ تھا وہ سب قوم سے بزدل ہونگے اور بہت خوفناک اور حق کے لئے بہت خوار کرنے والے

ف پہلے پہل اس لڑائی مین مسلمانونکو آثار فتح کے نظر آتے تھے حتی کہ فتح بھی ہوگئی اور کافر بھاگ گئے لوگون نے آنحضرت کی بے حکمی کرکے انکا تعاقب کیا اور غنیمت لینے کو دوڑے آنحضرت نے ہرچند اُس سے منع کیا مگر باز نہ آئے اور ایک جگہ آنحضرت نے پچاس آدمی تیر انداز کھڑے کیے تھے وہ بھی اسجگہ کو چھوڑکر غنیمت کے پیچھے دوڑے کافرون نے وہ جگہ خالی پاکر پیچھے آپڑے مسلمانون کو شکست ہوئی اور بزدل ہوگئے تب اللہ تعالیٰ نے انپر اونگھ اوتاری اسکے بعد رعب اور دہشت دفع ہوگئی اور اتنی دیر حضرت کو غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے سب حضرت کے پاس جمع ہوکر آئے لڑائی قائم ہوئی اور فتح نصیب ہوئی ۱۲

هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة نا عبد الواحد بن زياد عن خصيف نا مقسم قال قال ابن عباس نزلت هٰذه الاٰية وما كان لنبي ان يغل في قطيفة حمراء افتقدت يوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذها فانزل الله تبارك وتعالىٰ ما كان لنبي ان يغل الى اٰخر الاٰية هٰذا حديث حسن غريب وقد روى عبد السلام بن حرب عن خصيف نحو هٰذا وروى بعضهم هٰذا الحديث عن خصيف عن مقسم ولم يذكر فيه عن ابن عباس حدثنا يحيىٰ بن حبيب بن عربي نا موسىٰ بن ابراهيم بن كثير الانصاري قال سمعت طلحة بن خراش قال سمعت جابر بن عبد الله يقول لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي يا جابر مالي اراك منكسرا قلت يارسول الله استشهد ابي وترك عيالا ودينا قال الا ابشرك بما لقي الله به اباك قال بلىٰ يارسول الله قال ما كلم الله احدا قط الا من وراء حجابه واحيي اباك فكلمه كفاحا وقال ياعبدي تمن عليّ اعطك قال يارب تحييني فاقتل فيك ثانية قال الرب تبارك وتعالىٰ انه قد سبق مني انهم لا يرجعون قال وانزلت هٰذه الاٰية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا الاٰية هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه ولا نعرفه الا من حديث موسىٰ بن ابراهيم ورواه علي بن عبد الله بن المديني وغير واحد من كبار اهل الحديث هٰكذا عن موسىٰ بن ابراهيم وقد روى عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر شيئا من هٰذا حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن مسعود انه سئل عن قوله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم فقال اما انا قد سألنا عن ذٰلك فاخبرنا ان ارواحهم في طير خضر تسرح في الجنة حيث شاءت وتاوي الىٰ قناديل معلقة بالعرش فاطلع اليهم ربك اطلاعة فقال هل تستزيدون شيئا فازيدكم قالوا ربنا وما نستزيد ونحن في الجنة نسرح حيث شئنا

یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالواحد بن زیاد نے خصیف سے کہا حدیث کی ہمسے مقسم نے کہا اُس نے کہا ابن عباس رضؓ نے نازل ہوئی ہی یہ آیت (وما کان لنبی ان یغل) ایک سرخ چادر کے حق مین جو بدر کے دن گم ہوگئی تھی سو بعض لوگون نے کہا شاید اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلی ہوگی پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وما کان الخ یعنے نبی کو لائق نہین کہ خیانت کرے الخ یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی ہی عبد السلام بن حرب نے خصیف سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا ہی بعض نے اس حدیث کو خصیف سے اُسنے مقسم سے اور اُسنے اسمین ابن عباس کا ذکر نہین کیا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن حبیب بن عربی نے کہا حدیث کی ہمسے موسی بن ابراہیم بن کثیر انصاری نے کہا اُسنے سنا مین نے طلحہ بن خراش سے کہا سنا مین نے جابر بن عبداللہؓ سے کہ کہتا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے پس مجھسے فرمایا اے جابر کیا ہی مجھے کہ مین تیرا ٹوٹا ہوا حال دیکھتا ہون مین نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ شہید ہوگیا ہی اور عیال اور قرض چھوڑ گیا ہی فرمایا آپنے کیا مین تجھے خوشخبری نہ دون اسکی کہ جسکے ساتھ تیرے باپ سے اللہ نے ملاقات کی ہی کہا اُسنے کیون نہین یا رسول اللہ فرمایا آپنے اللہ تعالی نے کسی شخص سے کلام نہین کیا مگر پیچھے پردے کے اور تیرے باپ کو اللہ تعالی نے زندہ کیا اور اس سے سامنے گفتگو کی اور فرمایا اے میرے بندے مجھسے خواہش کر مین تجھے دونگا کہا اُسنے اے رب میرے مجھے زندہ کر کہ مین تیرے واسطے دوسری بار شہید ہون فرمایا رب تبارک وتعالی نے مجھسے یہ حکم سابق ہوچکا ہی کہ یہ لوگ دوسری بار لوٹ کر نہ آوینگے کہا راوی نے اور نازل ہوئی یہ آیت ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الآیۃ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق موسی بن ابراہیم سے۔ اور روایت کیا ہی اسکو علی بن عبداللہ بن مدینی اور کئی ایک نے کبار اہل حدیث سے اسیطرح موسیٰ بن اسمٰعیل سے اور روایت کیا ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ حصہ اس سے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے اُس نے عبداللہ بن مرہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ کہ وہ اس آیت سے سوال کیا گیا ولاتحسبن الذین الخ اور نہ گمان کر ان لوگون کو جو قتل کئے گئے ہین بیچ راہ اللہ کے مردہ بلکہ زندہ ہین نزدیک رب اپنے کے الخ پس کہا اُسنے مین نے اسکی بابت سوال آنحضرت سے کیا سو ہمکو حضرت نے خبر دی کہ روح انکی سبز جانورونمین ہی جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین اور قندیلون کی طرف جو عرش سے لٹکی ہوئی ہین جگہ پکڑتی ہین سو ایک مرتبہ انکی طرف تیرے ربنے جھانکا اور فرمایا کہ کیا تم اور کچھ چاہتے ہو تو مین تمکو دون کہا انھون نے اے ربؐ ہمارے اور کیا ہم چاہین حالانکہ ہم جنت مین چرتے ہین جہان چاہتے ہین۔

ف۱ شہیدون کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہی کہ اور مردونکو نہین۔ کھانا پینا اور عیش اور خوشی پوری ہے اور ون کو قیامت کے بعد ہوگی ۱۲

افلا حجاب تمنا علی اعطیک

ثم اطلع علیهم الثانیة فقال هل تستزیدون شیئا فازیدکم فلما رأوا انهم لا یترکون قالوا تعید ارواحنا فی اجسادنا حتی نرجع الی الدنیا فنقتل فی سبیلک مرة اخری هذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عطاء بن السائب عن ابی عبیدة عن ابن مسعود مثله وزاد فیه وتقرئ نبینا السلام وتخبره انا قد رضینا ورضی عنا هذا حدیث حسن حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن جامع وهو ابن ابی راشد وعبد الملک بن اعین عن ابی وائل عن عبد اللہ یبلغ به النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ما من رجل لا یودی زکوة ماله الا جعل اللہ یوم القیمة فی عنقه شجاعا ثم قرأ علینا مصداقه من کتاب اللہ لا تحسبن الذین یبخلون بما اتاهم اللہ من فضله الایة وقال مرة قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مصداقه سیطوقون ما بخلوا به یوم القیمة ومن اقتطع مال اخیه المسلم بیمین لقی اللہ وهو علیه غضبان ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مصداقه من کتاب اللہ ان الذین یشترون بعهد اللہ الایة هذا حدیث حسن صحیح ومعنی قوله شجاعا اقرع یعنی حیة حدثنا عبد بن حمید نا یزید بن هارون وسعید بن عامر عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان موضع سوط فی الجنة خیر من الدنیا وما فیها اقرؤا ان شئتم فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور هذا حدیث حسن صحیح حدثنا حسن بن محمد الزعفرانی نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابن ابی ملیکة ان حمید بن عبد الرحمن بن عوف اخبره ان مروان بن الحکم قال اذهب یا رافع لبوابه الی ابن عباس فقل له لئن کان کل امرء فرح بما اوتی واحب ان یحمد بما لم یفعل معذبا لنعذبن اجمعون فقال ابن عباس ما لکم ولهذه الایة انما انزلت هذه فی اهل کتاب

پھر دوسری بار اُنکی طرف پروردگار نے جھانکا اور فرمایا کیا کچھ اور چاہتے ہو تو مین تمکو دون پس جب اُنھون نے معلوم کیا کہ وہ چھوڑے نہین جاتے (یعنی بار بار پرسش ہوتی ہے) تو کہا ہماری روحونکو ہمارے جسمون مین پھیر دے تاکہ ہم دنیا کی طرف لوٹ جائین اور دوسری مرتبہ تیری راہ مین قتل ہوئین یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عطاء بن سائب سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے ابن مسعودؓ سے مثل اسکے۔ اور زیادہ کیا اُسنے اسمین اور پڑھین ہم اپنے نبی کو سلام اور خبر دین اُنکو کہ ہم راضی ہوئے ہین اور راضی ہوا ہے رب ہمارا ہمسے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے جامع سے جو بیٹا ابی راشد کا ہے اور عبد اللہ بن اعین نے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ سے پہونچاتا ہے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا آپ نے جو کوئی مرد اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہین کرتا اللہ تعالے قیامت کے دن اُسکی گردن مین سانپ ڈالے گا پھر آپ نے ہمپر مصداق اسکا کتاب اللہ سے پڑھا لاتحسبن الذین یبخلون الخ نہ گمان کر ان لوگونکو کہ بخل کرتے ہین ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے اُنکو اللہ نے فضل اپنے سے الخ اور کہا اُسنے دوسری بار رسول اللہ صلعم نے مصداق کے واسطے یہ آیت پڑھی سیطوقون ما بخلوا به یوم القیامۃ۔ اور جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا مال قسم کھا کرلے لیگا تو ملے گا اس حالت مین کہ وہ اسپر غضبناک ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصداق اسکا کتاب اللہ سے پڑھا ان الذین یشترون بعهد اللہ الآیة یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنے قولہ شجاعا کے سانپ کے ہین جسکے سر پر بسبب زہر کے کوئی بال نہ ہو حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون اور سعید بن عامر نے محمد بن عمر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک[1] ایک چابک کی جگہ جنت مین بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ اسمین ہے پڑھو اگر تم چاہتے ہو فمن زحزح عن النار یعنی جو کوئی دور رکھا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت مین تو مراد کو پہونچ گیا اور نہین زندگی دنیا کی مگر اسباب دھوکے کا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے کہا اُسنے کہا ابن جریج نے خبر دی مجھے ابن ابی ملیکہ نے یہ کہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی ہے اسکو یہ کہ مروان بن حکم نے اپنے دربان سے کہا اے ابا رافع ابن عباسؓ کی طرف جا اور اُسکو کہہ اگر ہر ایک آدمی جو خوش ہوا ہے ساتھ اس چیز کے جو اُسکو دی گئی ہے اور دوست رکھا اُسنے یہ کہ حمد کیا جائے ساتھ اس چیز کے کہ نہین کی اُسنے عذاب دیا گیا تو ہم سب عذاب دیے جائینگے کہا ابن عباس نے تمکو اور اس آیت کو کیا۔ یہ آیت تو اہل کتاب کے حق مین نازل ہوئی ہے

[1] یعنی ادنیٰ مکان بھی جنت مین تمام دنیا سے بہتر ہے اور چابک سے اسلئے تعبیر کی کہ قاعدہ ہے جب سوار اپنی جگہ پر قبضہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو چابک کو سواری کی خاتین ہی پھینک دیتا ہے اور اپنی جگہ پر علامت کرتا ہے تاکہ اور کوئی دوسرا اُسپر قابض نہ ہو جائے ۱۲

ثم تلا ابن عباس واذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننه للناس وتلا ولا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا قال ابن عباس سألهم النبی صلی الله علیه وسلم عن شئ فکتموه واخبروه بغیره فخرجوا وقد اروه ان قد اخبروه بما سألهم عنه واستحمدوا بذلك الیه وفرحوا بما اتوا من کتابهم وما سألهم عنه هذا حدیث حسن غریب صحیح **ومن** سورة النساء بسم الله الرحمن الرحیم **حدثنا** عبد بن حمید نا یحیی بن ادم نا ابن عیینة عن محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد الله یقول مرضت فاتانی رسول الله صلی الله علیه وسلم یعودنی وقد اغمی علی فلما افقت قلت کیف اقضی فی مالی فسکت عنی حتی نزلت یوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه غیر واحد عن محمد بن المنکدر **حدثنا** الفضل بن صباح البغدادی نا سفیان بن عیینة عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وفی حدیث الفضل بن صباح کلام اکثر من هذا **حدثنا** عبد بن حمید نا حبان بن هلال نا همام بن یحیی نا قتادة عن ابی الخلیل عن ابی علقمة الهاشمی عن ابی سعید الخدری قال لما کان یوم اوطاس اصبنا نساء لهن ازواج فی المشرکین فکرههن رجال منهم فانزل الله تعالی والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم هذا حدیث حسن **حدثنا** احمد بن منیع انا هشیم نا عثمان البتی عن ابی الخلیل عن ابی سعید الخدری قال اصبنا سبایا یوم اوطاس لهن ازواج فی قومهن فذکروا ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم فنزلت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم هذا حدیث حسن وهکذا روی الثوری عن عثمان البتی عن ابی الخلیل عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ولیس فی الحدیث عن ابی علقمة ولا اعلم ان احدا

پھر ابن عباس نے یہ آیت پڑھی واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس اور یہ آیت بھی پڑھی ولا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا کہا ابن عباس نے سوال کیا انکو یعنی یہود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز سے پس اُنھون نے اسکو چھپا رکھا اور کچھ اور بتلا دیا سو وہ نکلے اور کہتے تھے کہ ہمنے وہ خبر آپکو دی ہے جو کہ آپ نے ہمسے پوچھی ہے اور بسبب اسکے اُنھون نے حمد کی خواہش کی اور خوش ہوئے ساتھ اُس چیز کے جو اُنکو اپنی کتاب سے ملا ہے اور خوش ہوئے ساتھ اسکے جو آپنے اُنسے پوچھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **تفسیر بعض** سورہ نسار کی بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے محمد بن منکدر سے کہا اُسنے سُنا مین نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا مین بیمار ہو گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے واسطے تشریف لائے اور مجھ پر بیہوشی تھی سو جب مجھے کچھ افاقہ ہوا تو مین نے کہا مین اپنے مال مین کسطرح فیصلہ کرون پس آپ میری طرف سے چپ رہے یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم اللہ فی اولادکم یعنی وصیت کرتا ہے تمکو اللہ بیچ اولاد تمھاری کے واسطے مرد کے مانند حصہ دو عورتون کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی ایک اور نے بھی اسکو محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے **حدیث** کی ہمسے فضل بن صباح بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور فضل بن صباح کی حدیث مین اس سے بہت کلام ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حبان بن ہلال نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے قتادہ نے ابی الخلیل سے اُسنے ابی علقمہ ہاشمی سے اُسنے ابی سعید خدری رض سے کہا اُسنے جب دن اوطاس کا ہوا تو ہمکو غنیمت مین ایسی عورتین ملین کہ جنکے مشرکین مین خاوند موجود تھے پس ہم مین سے کئی مردون نے اُنکو مکروہ جانا پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی والمحصنات من النسار الخ یعنی اور بیاہی ہوئی عورتون مین سے مگر جنکے مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھ تمھارے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بتی نے ابی الخلیل سے اُسنے ابی سعید خدری رض سے کہا اُسنے ہمکو اوطاس کے دن غنیمت مین ایسی عورتین ملین کہ جنکے خاوند اپنی قوم مین موجود تھے سو لوگون نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کی پس یہ آیت نازل ہوئی والمحصنات من النسار الا ما ملکت ایمانکم۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ہے ثوری نے عثمان بتی سے اُسنے ابی الخلیل سے اُس نے ابی سعید خدری رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور حدیث مین ابی علقمہ کا ذکر نہین ہے اور مین نہین جانتا کہ کسی نے

ذکرا باعلقمة فی ھٰذا الحدیث الا ماذکر ھمام عن قتادة وابو الخلیل اسمہ صالح بن ابی مریم **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا خالد بن الحارث عن شعبة نا عبید اللہ بن ابی بکر عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکبائر قال الشرک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح ورواہ روح بن عبادة عن شعبة وقال عن عبد اللہ بن ابی بکر ولا یصح **حدثنا** حمید بن مسعدة نا بشر بن المفضل نا الجریری عن عبد الرحمٰن بن ابی بکرة عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس وکان متکئا قال وشہادة الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھا حتی قلنا لیتہ سکت ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** عبد بن حمید نا یونس بن محمد نا اللیث بن سعد عن ھشام بن سعد عن محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ التیمی عن ابی امامة الانصاری عن عبد اللہ بن انیس الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر الشرک باللہ وعقوق الوالدین والیمین الغموس وما حلف حالف باللہ یمین صبر فادخل فیھا مثل جناح بعوضة الا جعلت نکتة فی قلبہ الی یوم القیٰمة ھٰذا حدیث حسن غریب وابو امامة الانصاری ھو ابن ثعلبة ولا نعرف اسمہ وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن فراس عن الشعبی عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین او قال الیمین الغموس شک شعبة ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ام سلمة انھا قالت یغزو الرجال ولا تغزو النساء وانما لنا

ابا علقمہ کو اس حدیث میں ذکر کیا ہو سوائے اسکے جو ہمام نے قتادہ سے ذکر کیا ہی اور ابو الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے شعبہ سے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن ابی بکر نے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بیان میں کہ فرمایا آپ نے شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی اور قتل کرنا کسی نفس کا ناحق اور گواہی جھوٹی دینی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی اور روایت کیا ہی اسکو روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور کہا اُسنے یہ مروی ہی عبد اللہ بن ابی بکر سے اور صحیح نہین **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے کہا حدیث کی ہمسے جریری نے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مین تم سے سب سے بڑے گناہ بیان نہ کرون کہا لوگون نے کیون نہین یا رسول اللہ فرمایا آپ نے شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی کہا راوی نے اور آنحضرت بیٹھ گئے اور تکیہ لگائے ہوئے تھے فرمایا آپنے اور گواہی جھوٹی دینی یا فرمایا بات جھوٹی کرنی۔ کہا راوی نے پس بہت دیر تک اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے رہے حتے کہ کہا ہمنے کاشکے آپ خاموش ہو جاتے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ہشام بن سعد سے اُس نے محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ تیمی سے اُسنے ابی امامہ انصاری سے اُسنے عبد اللہ بن انیس جہنی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہون سے ہے شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی اور یمین[1] غموس اور جسنے اللہ کے نام سے یمین صبر کھائے اور اُسنے اُسمین مچھر کے پر کے برابر جھوٹ داخل کیا تو وہ قسم اُسکے دل مین قیامت تک سیاہ نکتہ رہے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اور ابو امامہ انصاری وہ ثعلبہ کا بیٹا ہی اور ہم اسکا نام نہین جانتے اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے فراس سے اُسنے شعبی سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کبیرہ گناہ یہ ہین شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی یا فرمایا آپ نے یمین غموس یہ شک شعبہ کو ہوا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی نجیح سے اُسنے مجاہد سے اُس نے اُم سلمہ سے یہ کہ کہا اُس نے مرد جنگ کرتے ہین اور عورتین جنگ نہین کرتین اور ہمارے سیلئے

[1] قولہ یمین غموس کہا حنفیہ نے یمین غموس وہ ہی جو امر ماضی پر دیدہ و دانستہ جھوٹی قسم کھائی جائے اور حنفیہ کے نزدیک اسکا کچھ کفارہ بھی نہین ہی مگر توبہ اور استغفار اور غموس اسیواسطے کہتے ہین کہ اپنے صاحب کو آگ مین داخل کرتی ہی۔ قولہ یمین صبر۔ صبر کے معنے حبس اور لزوم کے ہین اور اسکو صبر اسلئے کہتے ہین کہ حکم اُسپر موقوف اور محبوس ہوتا ہی اور کہا بعض نے صبر یہ ہی کہ قسم کھانیوالا جان بوجھ کر جھوٹی قسم اس لئے کھائے کہ مال کسی مسلمان کا اس سے حاصل ہو ۱۲ کذا فی اللمعات

نصف المیراث فانزل الله تبارك و تعالیٰ ولا تتمنوا ما فضل الله به بعضكم علیٰ بعض قال مجاهد وانزل فیها ان المسلمین والمسلمات و
كانت ام سلمة اول ظعينة قدمت المدينة مهاجرة هٰذا حديث مرسل ورواه بعضهم عن ابن ابی نجیح عن مجاهد مرسلا ان
ام سلمة قالت كذا وكذا **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عن رجل من ولد ام سلمة عن ام سلمة قالت یا رسول
الله لا اسمع الله ذكر النساء فی الهجرة فانزل الله تبارك و تعالیٰ انی لا اضیع عمل عامل منكم من ذكر او انثی بعضكم من بعض
حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة قال قال عبد الله امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان
اقرأ علیه وهو علی المنبر فقرأت علیه من سورة النساء حتی اذا بلغت فكیف اذا جئنا من كل امة بشهید وجئنا بك علیٰ هٰؤلاء
شهیدا غمزنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده فنظرت الیه وعیناه تدمعان هٰكذا روی ابو الاحوص عن الاعمش عن
ابراهیم عن علقمة عن عبد الله وانما هو ابراهیم عن عبیدة عن عبد الله **حدثنا** محمود بن غیلان نا معاویة بن هشام نا
سفیان عن الاعمش عن ابراهیم عن عبیدة عن عبد الله قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأ علیّ فقلت یا رسول
الله اقرأ علیك وعلیك انزل قال انی احب ان اسمعه من غیری فقرأت سورة النساء حتی بلغت وجئنا بك علیٰ هٰؤلاء شهیدا
قال فرأیت عینی النبی صلی الله علیه وسلم تهملان هٰذا اصح من حدیث ابی الاحوص **حدثنا** سوید بن نصر نا ابن المبارك
عن سفیان عن الاعمش نحو حدیث معٰویة بن هشام **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرحمٰن بن سعد عن ابی جعفر الرازی
عن عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمٰن السلمی عن علی بن ابی طالب قال صنع لنا عبد الرحمٰن

آدھا حصہ ہے مردونسے پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تتمنوا ما فضل اللہ الخ اور نہ خواہش کرو اس چیز کو جو فضیلت دی ہے اللہ نے ساتھ اسکے بعض تمہارے
کو اوپر بعض کے کہا مجاہد نے اور نیز اللہ نے اس باب میں یہ آیت اُتاری ان المسلمین والمسلمات الخ اور ام سلمہؓ سب عورتون سے پہلے مدینہ مین ہجرت کر کے آئی ہے۔ یہ حدیث
مرسل ہے اور روایت کیا ہے اسکو بعض نے ابن ابی نجیح سے اُسنے مجاہد سے مرسل یہ کہ ام سلمہ نے اسطرح اسطرح کہا ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی
ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے ایک مرد سے جو ام سلمہ کی اولاد سے تھا اُسنے ام سلمہ سے کہ کہا اُسنے یا رسول اللہ مین نہین سُنتی کہ اللہ تعالیٰ نے عورتون کا
ذکر بھی ہجرت مین کیا ہو پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی انی لا اضیع عمل عامل الخ یعنی مین تم مین سے کسی عمل کرنیوالے کا عمل ضائع نہین کرتا خواہ مرد ہو
یا عورت بعض تمہارا بعض سے ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے کہا اُسنے کہا عبد اللہ نے مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مین آپ پر پڑھون اس حالت مین کہ آپ منبر پر تھے سو مین نے سورۂ نساء سے آپ پر کچھ آیتین پڑھین یہانتک کہ جب
مین اسپر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ الخ یعنی پس کیونکر ہوگا جسوقت لاوینگے ہم ہر اُمت سے گواہی دینے والا اور لاوینگے ہم تجھ کو اوپر اُنکے گواہ تو مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ٹھوک ماری سو مین نے آپ کی طرف دیکھا اور آپکی آنکھین آنسو گرا رہی تھین ایسا ہی روایت کی ہے
ابو الاحوص نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے اور سوائے اسکے نہین کہ ابراہیم روایت کرتا ہے عبیدہ سے وہ عبد اللہ سے حدیث
کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے
فرمایا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے کچھ سُنا پس مین نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ پر پڑھون حالانکہ آپ پر ہی قرآن نازل ہوا ہے فرمایا آپ نے
مین دوست رکھتا ہون کہ اسکو غیر سے بھی سنون پس مین نے سورۂ نساء پڑھی یہانتک کہ جب مین اسپر پہونچا وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا کہا اُسنے پس
دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھون کو کہ رو رہی ہین۔ یہ صحیح تر ہے حدیث ابی الاحوص سے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہم کو
ابن مبارک نے سفیان سے اُسنے اعمش سے مثل حدیث معاویہ بن ہشام کے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن سعد نے
ابی جعفر رازی سے اُسنے عطاء بن سائب سے اُسنے ابی عبد الرحمٰن سلمی سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُسنے ہمارے[1] لئے عبد الرحمٰن

[1] یہ قصہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ عبد الرحمٰن بن عوف نے جو کہ عشرۂ مبشرہ سے ہے ہمارے لیئے کھانا پکایا اور جب تیار ہو گیا تو اُسنے ہمکو بُلایا اور کھانا کھلایا بعد اسکے ہمکو شراب
بھی پلائی سبھنے پی لی تو اُسنے ہماری عقل بگاڑ دی اور اس حالت مین نماز کا وقت بھی پہونچ گیا جب ہم نماز پڑھنے لگے تو اُنھون نے مجھے امام بنایا جب سورت پڑھنے لگا اور سورۂ کافرون
شروع کی تو کچھ اور طرح پر ہی پڑھنے لگ گیا تب پروردگار نے یہ آیت اُتاری کہ یا ایھا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ حتی تعلموا ما تقولون یعنی اے ایمان والو نماز کے قریب مت جاؤ
اس حالت مین کہ تم مست ہو یہانتک کہ جان لو جو تم منہ سے کہتے ہو یعنی جب تمکو ہوش آجائے تب نماز پڑھو اس آیت سے بھی شراب کی حرمت ثابت نہین ہوتی مگر اسقدر کہ اسحالتمین نماز نہ پڑھو ۱۲

بن عوف طعاما فدعانا وسقانا من الخمر فاخذت الخمر منا وحضرت الصلوٰة فقدموني فقرأت قل یا ایھا الکفرون لا اعبد ماتعبدون ونحن نعبد ماتعبدون فانزل اللّٰہ یا ایھا الذین اٰمنوا لاتقربوا الصلوٰة وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شہاب عن عروة بن الزبیر انہ حدثہ ان عبد اللّٰہ بن الزبیر حدثہ ان رجلا من الانصار خاصم الزبیر فی شراج الحرة التی یسقون بھا النخل فقال الانصاری سرح الماء یمر فابی علیہ فاختصموا الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم للزبیر اسق یا زبیر وارسل الماء الی جارك فغضب الانصاری وقال یا رسول اللّٰہ ان کان ابن عمتك فتغیر وجہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم قال یا زبیر اسق واحبس الماء حتی یرجع الی الجدر فقال الزبیر واللّٰہ انی لاحسب ھٰذہ الاٰیة نزلت فی ذلك فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینھم سمعت محمدا یقول قد روی ابن وھب ھٰذا الحدیث عن اللیث بن سعد ویونس عن الزھری عن عروة عن عبد اللّٰہ بن الزبیر نحو ھٰذا الحدیث وروی شعیب بن ابی حمزة عن الزھری عن عروة بن الزبیر ولم یذکر فیہ عن عبد اللّٰہ بن الزبیر **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عدی بن ثابت قال سمعت عبد اللّٰہ بن یزید یحدث عن زید بن ثابت انہ قال فی ھٰذہ الاٰیة فمالکم فی المنافقین فئتین قال رجع ناس من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم احد فکان الناس فیھم فریقین فریق منھم یقول اقتلھم وفریق یقول لا فنزلت ھٰذہ الاٰیة فمالکم فی المنافقین فئتین فقال انھا طیبة وقال انھا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الحدید ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی نا شبابة نا ورقاء بن عمر عن عمرو بن دینار

بن عوف نے کھانا تیار کیا پس ہمکو بلایا اور ہمکو شراب پلائی سو شراب نے ہماری عقلوں کو پکڑ لیا اور نماز کا وقت حاضر ہو گیا سو اُنھوں نے مجھے امام بنا دیا پس مین نے یہ سورت پڑھی قل یا ایھا الکافرون لا اعبد ماتعبدون ونحن نعبد ماتعبدون پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایھا الذین آمنوا لاتقربوا الصلوة الخ یعنی اے ایمان والو نماز کے قریب مت جاؤ اس حالت مین کہ تم مست ہو یہان تک کہ جان لو جو تم کہتے ہو یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ بن زبیر سے یہ کہ اُسنے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ عبد اللہ بن زبیرؓ نے اُسکو حدیث کی ہے یہ کہ ایک مرد[1] نے انصار سے زبیر کے ساتھ ایک نالی مین (جو تہر ملی زمین مین تھی جس سے کھجورونکو پانی پلاتے تھے) جھگڑا کیا پس کہا انصار نے چھوڑ دے پانی کو کہ گذرے۔ سو اُسنے انکار کیا پس جھگڑا لے گئے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے ای زبیر (بموافق حاجت کے اپنی کھیتی کو) پانی دے اور اپنے ہمسائے کی طرف پانی چھوڑ دے سو وہ انصاری غضبناک ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ آپنے اسلیے فرمایا ہے کہ آپکی پھوپی کا بیٹا تھا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مُنھ مبارک متغیر ہو گیا پھر فرمایا آپنے اے زبیر اپنی کھیتی کو پانی پلا اور پانی کو بند رکھ تاکہ مینڈھ تک پہونچ جائے پس کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی مین گمان کرتا ہون کہ یہ آیت اسی باب مین نازل ہوئی ہے فلا وربک لایؤمنون الخ یعنی پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہین ایمان لاوینگے یہانتک کہ حاکم بنا دین تجھکو بیچ اس چیز کے کہ پڑے جھگڑا درمیان اُنکے۔ کہا ترمذی نے سُنا مین نے محمد سے کہ کہتا روایت کی ہے یہ حدیث ابن وہب نے لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عبد اللہ بن زبیرؓ سے مثل اس حدیث کے۔ اور روایت کی ہے شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اور اُسنے اس مین عبد اللہ بن زبیر کا ذکر نہین کیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عدی بن ثابت سے کہا اُسنے سُنا مین نے عبد اللہ بن یزید سے کہ حدیث کرتا تھا زید بن ثابت سے یہ کہ کہا اُسنے اس آیت مین فمالکم فی المنافقین فئتین کہا اُسنے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے احد کے دن واپس آئے سو وہ لوگ آپسمین دو گروہ ہو گئے ایک گروہ انمین سے کہتا تھا کہ اُنسے لڑین اور ایک گروہ کہتا تھا کہ نہین۔ پس یہ آیت نازل ہوئی فمالکم الخ یعنی پس کیا ہوا ہے تمکو کہ منافقونکے حق مین دو گروہ ہوئے ہو۔ پھر فرمایا آپنے اس شہر کا نام طیبہ ہے اور فرمایا آپنے یہ دور کریگا خبیثونکو جیسا کہ دور کرتی ہے آگ میل لوہے کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ نے کہا حدیث کی ہمسے ورقا بن عمر نے عمرو بن دینار سے

[1] یہ مرد جھگڑا کرنیوالا منافق تھا اور انصار اسلئے کہا کہ قبیلۂ انصار سے تھا اور صحیح یہ ہے کہ یہ شخص یہودی تھا جیسا کہ بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے پہلے پہل حکم بطور اصلاح کے دیا تھا کہ جس سے دونون کا کام چل جائے یعنے پہلے فرمایا تھا کہ بقدر ضرورت کے اپنی کھیتی کو پانی دیکر پھر اُسکی طرف پانی کو جانے دے جب اُسنے کہا آپ اسکی رعایت اس لیے کرتے ہین کہ یہ آپکی پھوپی کا بیٹا ہے اس سے آنحضرت کو غصہ آیا اور پورا حق جو زبیر کا تھا اُسکو دلوایا اور فرمایا اچھی طرح سے کھیت کو بھر کر دے بلے یہانتک کہ مینڈھ تک پہونچ جائے ۱۲

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیٔ المقتول بالقاتل یوم القیمۃ ناصیتہ ورأسہ بیدہ واوداجہ تشخب دما
یقول یارب قتلنی ھٰذا حتی یدانیہ من العرش قال فذکروا لابن عباس التوبۃ فتلا ھٰذہ الآیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا
فجزاءہ جھنم قال مانسخت ھٰذہ الآیۃ ولا بدلت وانی لہ التوبۃ ھٰذا حدیث حسن وقد روی بعضھم ھٰذا الحدیث عن
عمرو بن دینار عن ابن عباس نحوہ ولم یرفعہ **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد العزیز بن ابی رزمۃ عن اسرائیل عن سماک
بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال مر رجل من بنی سلیم علی نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ غنم لہ
فسلم علیھم قالوا ما سلم علیکم الا لیتعوذ منکم فقاموا وقتلوہ واخذوا غنمہ فاتوا بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل
اللہ تعالیٰ یاایھا الذین اٰمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا ھٰذا حدیث
حسن وفی الباب عن اسامۃ بن زید **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحٰق عن البراء بن عازب قال
لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین الآیۃ جاء عمرو بن ام مکتوم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ضریر البصر
فقال یارسول اللہ ما تامرنی انی ضریر البصر فانزل اللہ ھٰذہ الآیۃ غیر اولی الضرر الآیۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ایتونی بالکتف والدواۃ او اللوح والدواۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح ویقال عمرو بن ام مکتوم ویقال عبد اللہ بن ام مکتوم
وھو عبد اللہ بن زائدۃ وام مکتوم امہ **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی نا الحجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی
عبد الکریم سمع مقسما مولیٰ عبد اللہ بن الحارث یحدث عن ابن عباس

اُسنے ابن عباسؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن مقتول قاتل کو لائیگا اس حالت مین کہ پیشانی اُسکی اور سر اسکا اُسکے ہاتھ مین ہوگا اور رگین اُسکی خون گراتی ہونگی کہیگا اے رب میرے اُسنے مجھے قتل کیا ہے حتی کہ اُسے عرش کے قریب کردیگا کہا راوی نے پس لوگون نے ابن عباس کے پاس توبہ کا ذکر کیا (کیا توبہ اُسکی منظور ہے یا نہین) تو اُسنے یہ آیت پڑھی ومن یقتل مؤمنا الخ یعنی جو شخص مومن کو دیدہ و دانستہ قتل کردے تو جزا اُسکی جہنم ہے۔ کہا ابن عباس نے نہ یہ آیت منسوخ ہوئی ہے اور نہ بدل ہوئی ہے اور کسطرح اسکے لئے توبہ ہے[۱]۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے اُسنے ابن عباس سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہین کیا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی رزمہ نے اسرائیل سے اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے ایک مرد قبیلہ بنی سلیم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب پر گذرا اور اسکے پاس اپنی بکریاں تھین پس اُسنے انکو سلام کیا کہا اُنھون نے اُسنے تمکو اسلئے سلام کیا ہے تاکہ تمسے پناہ لے سو وہ کھڑے ہوئے اور اُسکو قتل کیا اور اسکی بکریاں لے لین اور اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی یاایھا الذین اٰمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ الخ یعنی اے ایمان والو جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ مین سفر کرو تو طلب کرو اور نہ کہو اُس شخص کو جو ڈالے طرف تمھارے سلام تو مومن نہین ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب مین اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازبؓ سے کہا اُسنے جب یہ آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین نازل ہوئی تو عمرو بن ام مکتوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور نابینا تھا پس کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے آپ کیا حکم کرتے ہین کیونکہ مین نابینا ہون پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی غیر اولی الضرر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی اور دوات یا فرمایا آپ نے تختی اور دوات یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کہا گیا ہے عمرو بن ام مکتوم اور کہا گیا ہے عبد اللہ بن ام مکتوم اور وہ عبد اللہ بن زائدہ ہے اور ام مکتوم اسکی والدہ ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے کہا اُسنے خبر دی مجھے عبد الکریم نے سُنا اُسنے مقسم سے جو غلام عبد اللہ بن حارث کا ہے حدیث کرتا تھا ابن عباس سے

[۱] ابن عباس کا یہی مذہب تھا کہ ایسے قاتل کی توبہ منظور نہین مگر جمہور کا مذہب اسکے برخلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذٰلک لمن یشاء یعنی شرک کے سوا تمام گناہ اللہ تعالیٰ جسکے واسطے چاہے بخشدیتا ہے اسمین قتل بھی داخل ہے علی ہذا القیاس اور بھی کئی دلائل ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانون کے گناہ معاف کئے جاوینگے اور مراد خلود سے بہت دیر تک ٹھہرنا ہے یا معنی یہ ہونگے کہ سزا ایسے شخص کی یہی ہے یعنی ایسا شخص لائق اسی سزا کے ہے کہ اسکو جہنم مین ہمیشہ رکھا جاوے کیونکہ اُسنے ایک بڑا بھاری گناہ کیا ہے مگر پروردگار ایسے شخص کو اُس سزا سے اپنے فضل وکرم سے محفوظ رکھے گا اگرچہ فعل اسکا اسی سزا کے لائق ہے ۱۲

انه قال لا يستوي القاعدون من المؤمنين غير اولي الضرر عن بدر والخارجون الى بدر لما نزلت غزوة بدر قال عبد الله بن جحش وابن ام مكتوم انا اعميان يا رسول الله فهل لنا رخصة فنزلت لا يستوي القاعدون من المؤمنين غير اولي الضرر وفضل الله المجاهدين على القاعدين درجة فهؤلاء القاعدون غير اولي الضرر وفضل الله المجاهدين على القاعدين اجرا عظيما درجات منه على القاعدين من المؤمنين غير اولي الضرر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث ابن عباس ومقسم يقال مولى عبد الله بن الحارث ويقال مولى عبد الله بن عباس ومقسم يكنى ابا القاسم **حدثنا** عبد بن حميد ثني يعقوب بن ابراهيم بن سعد عن ابيه عن صالح بن كيسان عن ابن شهاب قال ثني سهل بن سعد الساعدي قال رأيت مروان بن الحكم جالسا في المسجد فاقبلت حتى جلست الى جنبه فاخبرنا ان زيد بن ثابت اخبره ان النبي صلى الله عليه وسلم املا عليه لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله قال فجاءه ابن ام مكتوم وهو يملها علي فقال يا رسول الله والله لو استطيع الجهاد لجاهدت وكان رجلا اعمى فانزل الله على رسوله وفخذه على فخذي فثقلت حتى همت ترض فخذي ثم سري عنه فانزل الله عليه غير اولي الضرر هذا حديث حسن صحيح وفي هذا الحديث رواية رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن رجل من التابعين روى سهل بن سعد الانصاري عن مروان بن الحكم ومروان لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم وهو من التابعين **حدثنا** عبد بن حميد انا عبد الرزاق

یہ کہ کہا اُسنے نہین برابر بیٹھنے والے مومنونمین سے سوائے ضرر والون کے بدر سے اور نکلنے والے طرف بدر کے جب جنگ بدر کا حکم نازل ہوا تو عبد اللہ بن جحش رضؓ اور ابن ام مکتوم رضؓ نے کہا یا رسول اللہ ہم دونون تو اندھے ہین کیا ہمارے لیئے رخصت ہی (کہ جنگ مین حاضر نہ ہون) پس یہ آیت نازل ہوئی۔ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر وفضل اللہ المجاہدین علی القاعدین درجۃ پس یہ لوگ جو بیٹھنے والے ہین سوائے ضرر والون کے ہین فضیلت دی ہی اللہ نے مجاہدین کو اوپر بیٹھنے والون کے ثواب بڑے درجے کا اپنی طرف سے اوپر بیٹھنے والون کے مومنون سے سوائے ضرر والونکے۔ یہ حدیث حسن ہی غریب ہی اس وجہ سے حدیث ابن عباس سے اور مقسم کہا گیا ہی کہ غلام ہی عبد اللہ بن حارث کا اور کہا گیا ہی کہ غلام ہی عبد اللہ بن عباس کا اور مقسم کی کنیت ابا القاسم ہی **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے صالح بن کیسان سے اُسنے ابن شہاب سے کہا حدیث کی مجھے سہل بن سعد ساعدی نے کہا اُسنے مین نے مروان بن حکم کو مسجد مین بیٹھا ہوا دیکھا سو مین بھی آیا یہانتک کہ اُسکے کنارے بیٹھ گیا پس اُسنے ہمکو خبر دی کہ زید بن ثابت نے مجھے یہ خبر دی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھایا لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ الخ کہا اُسنے پس آپ کے پاس ابن ام مکتوم آیا اس حالت مین کہ آپ وہ آیت مجھے لکھا رہے تھے سو کہا اُسنے یا رسول اللہ اگر مین طاقت جہاد کی رکھتا تو ضرور جہاد کرتا اور وہ نابینا آدمی تھا پس اللہ تعالے نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اس حالت مین کہ ران مبارک آپ کی میری ران پر تھی سو وہ ران مجھ پر بھاری ہوئی یہانتک کہ قریب ہوا کہ میری ران ٹوٹ جائے پھر یہ حالت آپ سے دور کی گئی پس اللہ نے آپ پر یہ آیت اُتاری غیر اولی الضرر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس حدیث مین ایک مرد صحابی آنحضرت کا روایت کرتا ہی ایک مرد تابعی سے یعنی روایت کرتا ہی سہل بن سعد انصاری مروان بن حکم سے حالانکہ مروان کا سماع آنحضرت سے نہین ہی اور وہ تابعین سے ہی **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہم کو عبد الرزاق نے

ف ۱ یعنی جو لوگ مومنون مین سے سوائے ضرر والون کے جو گھر بیٹھ رہے ہین بدر سے یعنی بدر مین نہین گئے اور جو بدر کیطرف گئے ہین برابر نہین ہین عن بدر متعلق قاعدون کے ہی۔ قولہ پس یہ لوگ جو بیٹھنے والے ہین سوائے ضرر والونکے ہین یعنی مجاہدین کو جو فضیلت ملی ہی بیٹھنے والو نپر وہ بیٹھنے والے وہ ہین جو بیمار نہین ہین یا اندھے لنگڑے نہین ہین اور جو ظاہر عیب والا یا بیماری کی حالت مین بیٹھ رہے جنگ مین حاضر نہ ہووے اور اُسکی نیت تندرستی کی حالت مین جنگ کرنے کی ہو تو اُسپر جہاد کرنیوالون کی فضیلت نہین ہی وہ شخص بھی اُنکے برابر ہی غرضکہ بدن کے نقصان والے جہاد کے حکم سے معاف ہین باقی لوگو نمین لڑنیوالونکو بڑے درجے ہین کہ بیٹھنے والونکو نہین اگرچہ بیٹھنے والے بھی جنتی ہین اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہی فرض عین نہین۔ یعنی اگر بعضے جہاد کرتے ہین تو نہ کرنیوالے معاف ہین اور جو سب موقوف کرین تو سب گنہگار ہین ۱۲ ف ۲ یعنی پہلے تو یہ آیت اسطرح نازل ہوئی تھی لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ جب یہ آیت آنحضرت لکھوانے لگے تو ابن ام مکتوم بھی اُسوقت آپکے پاس آ پہونچا سنکر کہنے لگا یا رسول اللہ مین تو جہاد کرنیکو مستعد ہون مگر معذور رہون کیا ہم بھی جہاد کرنیوالون کے برابر مین رہینگے اُسوقت آپ پر وحی نازل ہوئی تو یہ لفظ نازل ہوا غیر اولی الضرر یعنی یہ حکم ضرر والون کے سوائے اور لوگون کے واسطے ہے جو تندرستی کی حالت مین بیٹھ رہین جہاد کو نہ جائین ۱۲

نا ابن جریج قال سمعت عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی عمار یحدث عن عبد اللہ بن باباہ عن یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر انما قال اللہ ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم وقد امن الناس فقال عمر عجبت مما عجبت منہ فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقۃ تصدق اللہ بہا علیکم فاقبلوا صدقتہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا سعید بن عبید الھنائی نا عبد اللہ بن شقیق قال نا ابو ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بین ضجنان وعسفان فقال المشرکون ان ھٰؤلاء صلوٰۃ ھی احب الیھم من اٰبائھم وابنائھم وھی العصر فاجمعوا امرکم فمیلوا علیھم میلۃ واحدۃ وان جبرئیل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یقسم اصحابہ شطرین فیصلی بھم وتقوم طائفۃ اخرٰی وراءھم ولیاخذوا حذرھم واسلحتھم ثم یأتی الاٰخرون ویصلون معہ رکعۃ واحدۃ ثم یاخذ ھٰؤلاء حذرھم واسلحتھم فتکون لھم رکعۃ رکعۃ ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتان ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث عبد اللہ بن شقیق عن ابی ھریرۃ وفی الباب عن عبد اللہ بن مسعود وزید بن ثابت وابن عباس وجابر وابی عیاش الزرقی وابن عمر وحذیفۃ وابی بکرۃ وسھل بن ابی حثمۃ وابو عیاش الزرقی اسمہ زید بن الصامت **حدثنا** الحسن بن احمد بن ابی شعیب ابو مسلم الحرانی نا محمد بن سلمۃ الحرانی نا محمد بن اسحٰق عن عاصم بن عمرو بن قتادۃ عن ابیہ عن جدہ قتادۃ بن النعمان قال کان اھل بیت منا یقال لھم بنو ابیرق بشر وبشیر ومبشر فکان بشیر رجلا منافقا یقول الشعر یھجو بہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ینحلہ بعض العرب ثم یقول قال فلان کذا وکذا فاذا سمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الشعر قالوا واللہ ما یقول ھٰذا الشعر الا ھٰذا الخبیث او کما قال الرجل وقالوا ابن الابیرق قالھا قال وکانوا اھل بیت حاجۃ وفاقۃ فی الجاھلیۃ والاسلام وکان الناس انما طعامھم بالمدینۃ التمر والشعیر

کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا سنا مین نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی عمار سے کہ حدیث کرتا تھا عبد اللہ بن باباہ سے اُسنے یعلی بن اُمیہ سے کہا اُس نے کہا مین نے حضرت عمر رضؓ سے کہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہی کہ نماز کو قصر کرو اگر تم کو خوف[ف] ہو اور اب تو آدمی بے خوف ہین پس کہا حضرت عمر رضؓ نے مین نے بھی تعجب کیا تھا جس سے تو نے تعجب کیا ہی سو مین نے اُسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا پس فرمایا آپنے یہ صدقہ ہی اللہ تعالیٰ نے اسکو تمپر صدقہ کیا ہی سو تم اسکے صدقے کو قبول کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن عبید ہنائی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن شقیق نے کہا حدیث کی ہمسے ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ضجنان اور عسفان (دہر دو نام مقام) کے نازل ہوئے سو کہا مشرکون نے ان لوگون کی ایک نماز ہی کہ اُنکو یہ نماز اپنے باپون اور بیٹون سے زیادہ پسند ہے اور وہ عصر ہے سو تم اپنے اسباب کو جمع کرو اور انپر یکدفعہ حملہ کرو۔ اور جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو حکم دیا کہ اپنے اصحاب کے دو حصے کرو اور اُنکو نماز پڑھاؤ اور دوسرا گروہ اُنکے مقابل مین کھڑا ہو اور اپنی ڈھالون اور ہتیارون کو پکڑ لین پھر دوسرے آوین اور آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھین پھر یہ لوگ اپنی ڈھالون اور ہتیارونکو پکڑ لین پس اُن کے لئے یعنے واسطے ہر ایک گروہ کے ایک ایک رکعت ہو جائے اور واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی طریق عبد اللہ بن شقیق سے جو راوی ہی ابی ہریرہ رضؓ سے۔ اور اس باب مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور جابر اور ابی عیاش زرقی اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابی بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہم سے اور ابو عیاش زرقی کا نام زید بن صامت ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن احمد بن ابی شعیب یعنی ابو مسلم حرانی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سلمہ حرانی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا قتادہ بن نعمان رضؓ سے کہا اُسنے ہم مین سے ایک اہل بیت تھا اُنکو بنو ابیرق کہا جاتا تھا وہ بشر اور بشیر اور مبشر تھے اور بشیر منافق آدمی تھا شعر کہتا تھا اُمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا پھر اُنکو بعض عرب کی طرف منسوب کر دیتا پھر کہتا فلانے آدمی نے اسطرح اسطرح کہا ہی سو جب ان اشعار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سُنتے تو کہتے قسم ہی اللہ کی نہین کہتا ان اشعار کو مگر یہی خبیث یا جسطرح کوئی کہتا اور کہتے کہ ابن الابیرق نے کہے ہین کہا راوی نے اور لوگ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین (عموماً) بھوکے تھے اور لوگون کا کھانا مدینہ مین تو فقط کھجورین اور جو ہی تھے۔

ف[1] یہ حدیث خوارج کا رد ہے کیونکہ وہ قائل ہین کہ نماز کے قصر کے واسطے خوف شرط ہے ۱۲ مصحح ۛ

وکان الرجل اذا کان له یسار فقدمت ضافطة من الشام من الدرمك ابتاع الرجل منها فخص بها نفسه واما العیال فانما طعامهم التمر والشعیر فقدمت ضافطة من الشام فابتاع عمی رفاعة بن زید حملا من الدرمك فجعله فی مشربة له وفی المشربة سلاح درع وسیف فعدی علیه من تحت البیت فنقبت المشربة واخذ الطعام والسلاح فلما اصبح اتانی عمی رفاعة فقال یا ابن اخی انه قد عدی علینا فی لیلتنا هٰذه فنقبت مشربتنا وذهب بطعامنا وسلاحنا قال فتحسّسنا فی الدار وسألنا فقیل لنا قد رأینا بنی ابیرق استوقدوا فی هٰذه اللیلة ولا نری فیما نری الا علی بعض طعامکم قال وکان بنو ابیرق قالوا ونحن نسأل فی الدار والله ما نری صاحبکم الا لبید بن سهل رجل منا له صلاح واسلام فلما سمع لبید اخترط سیفه وقال انا اسرق فوالله لیخالطنکم هٰذا السیف او لتبینن هٰذه السرقة قالوا الیك عنا ایها الرجل فما انت بصاحبها فسألنا فی الدار حتی لم نشك انهم اصحابها فقال لی عمی یا ابن اخ لو اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرت ذٰلك له قال قتادة فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت ان اهل بیت منا اهل جفاء عمدوا الی عمی رفاعة بن زید فنقبوا مشربة له واخذوا سلاحه وطعامه فلیردوا علینا سلاحنا فاما الطعام فلا حاجة لنا فیه فقال النبی صلی الله علیه وسلم سآمر فی ذٰلك فلما سمع بنو ابیرق اتوا رجلا منهم یقال له اسیر بن عروة فکلموه فی ذٰلك واجتمع فی ذٰلك ناس من اهل الدار فقالوا یا رسول الله ان قتادة بن النعمان وعمه عمدا الی اهل بیت منا اهل اسلام وصلاح یرمونهم بالسرقة من غیر بینة ولا ثبت قال قتادة فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلمته فقال عمدت الی اهل بیت ذکر منهم اسلام وصلاح ترمیهم بالسرقة علی غیر ثبت ولا بینة قال فرجعت ولوددت انی خرجت من بعض مالی ولم اکلم رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذٰلك فاتانی عمی رفاعة فقال

اخی

فاجتمع

اور جب کسی آدمی کے پاس کچھ مال ہوتا اور کوئی قافلہ شام سے آٹا لے آتا تو وہ آدمی اس سے خرید لیتا اور خاص اپنے نفس کے لئے رکھتا اور (باقی) عیال کا کھانا تو فقط کھجورین اور جو ہی ہوتے پس (ایک مرتبہ) قافلہ شام سے آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک بوجھ آٹے کا خرید لیا اور اسکو اپنے بالاخانہ مین رکھدیا اور بالاخانہ مین ہتیار یعنی ڈھال اور تلوار بھی تھے پس گھر کے نیچے سے میرے چچا کے چوری کی گئی اور اس بالاخانہ کی نقب زنی کی گئی اور کھانا اور ہتیار چورائے گئے سو جب اُسنے صبح کی تو میرے پاس میرا چچا رفاعہ آیا اور کہنے لگا اے میرے بھتیجے اس رات مین ہمپر بہت ظلم ہوا ہی یعنی ہمارے بالاخانہ کو نقب لگائی گئی ہی اور ہمارا طعام اور ہتیار لے گئے ہین کہا اُسنے سو ہمنے اپنے گھر مین بہت تلاش کی اور دریافت کیا سو ہمسے کہا گیا کہ ہمنے بنی ابیرق کو دیکھا ہی کہ اُنھون نے اس رات مین آگ جلائی تھی اور ہمارے گمان مین تو یہی ہی کہ اُنھون نے تمہارے طعام کے لئے جلائی تھی کہا راوی نے سو بنو ابیرق نے کہا اس حالت مین کہ ہم گھر مین اس امر کی بابت دریافت کر رہے تھے کہ قسم ہے اللہ کی ہمارا یہی گمان ہے کہ تمہارا صاحب یعنی چور لبید بن سہل ہے جو مرد ہم مین سے ہے اسکے واسطے بھلائی اور اسلام ہی یعنی جو نیک آدمی اور مسلمان ہی پس جب لبید نے یہ بات سُنی تو اپنی تلوار کو کھینچ لیا اور کہا کیا مین چورانے والا ہون پس قسم ہی اللہ کی ضرور یہ تلوار تم مین پہونچے گی جبتک کہ یہ چوری ظاہر ہو وہ کہنے لگے اے مرد تو ہمسے ہٹ جا تو اسکا صاحب نہین ہی یعنی تم ہمارے درمیان تلوار نہ چلاؤ آپ نے یہ کام نہین کیا سو ہمنے گھر مین سوال کیا یہانتک کہ ہمکو یقین ہو گیا کہ وہی یعنی بنو ابیرق اس کے اصحاب ہین یعنی وہی لوگ چور ہین پھر مجھے میرے چچا نے کہا اے میرے بھتیجے کاشکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا اور اس امر کا ذکر کرتا کہا قتادہ نے سو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے کہا کہ ایک گھر ہم مین سے ظالم ہین اُنھون نے میرے چچا رفاعہ بن زید کی طرف قصد کیا اور اسکے بالاخانہ کو نقب لگائی اور اُسکے ہتیار اور طعام کو لے لیا سو چاہیئے کہ ہمارے ہتیار تو ہمکو دیدین اور طعام کی تو ہمکو حاجت نہین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین جلدی اس امر مین فیصلہ کر دونگا سو جب بنو ابیرق نے اس بات کو سُنا تو وہ ایک مرد کے پاس جو انھین سے تھا آئے اُسکو اسیر بن عروہ کہا جاتا تھا پس اس سے اس بات مین کلام کیا اور اسمین بہت لوگ گھر کے جمع ہوئے اور انھون نے کہا یا رسول اللہ قتادہ بن نعمان اور اُسکے چچا نے ہمارے ایک گھر والونکی طرف جو مسلمان اور نیکوکار ہین قصد کر کے انکو چوری کی تہمت سوائے شہادت اور تحقیق کے لگائی ہی۔ کہا قتادہ نے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپسے گفتگو کی پس فرمایا آپنے تو نے ایسے گھر کی طرف قصد کیا ہی جنکا اسلام اور بھلائی ذکر کی گئی ہی تو اُنکو بغیر تحقیق اور بغیر شہادت کے چوری کی تہمت لگاتا ہی کہا قتادہ نے پھر مین واپس چلا آیا اور مجھے یہ بات پسند آتی تھی کہ اپنے مین کچھ حصہ مال سے نکلجاتا اور اس امر مین رسول اللہ صلعم سے کلام نہ کرتا پھر میرے پاس میرا چچا رفاعہ آیا اور کہنے لگا

يابن اخ ما صنعت فاخبرته بما قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الله المستعان فلم نلبث ان نزل القرآن انا انزلنا اليك
الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما اراك الله ولا تكن للخائنين خصيما بنى ابيرق واستغفر الله مما قلت لقتادة ان الله كان غفورا
رحيما ولا تجادل عن الذين يختانون انفسهم ان الله لا يحب من كان خوانا اثيما يستخفون من الناس ولا يستخفون من الله
وهو معهم الى قوله رحيما اى لو استغفروا الله لغفر لهم ومن يكسب اثما فانما يكسبه على نفسه الى قوله واثما مبينا قولهم للبيد
ولولا فضل الله عليك ورحمته الى قوله فسوف نؤتيه اجرا عظيما فلما نزل القرآن اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالسلاح
فرده الى رفاعة فقال قتادة لما اتيت عمى بالسلاح وكان شيخا قد عشا او عسا الشك من ابى عيسىٰ فى الجاهلية وكنت ارى
اسلامه مدخولا فلما اتيته بالسلاح قال يابن اخى هى فى سبيل الله فعرفت ان اسلامه كان صحيحا فلما نزل القرآن لحق
بشير بالمشركين فنزل على سلافة بنت سعد بن سمية فانزل الله تعالىٰ ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدىٰ ويتبع
غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء
ومن يشرك بالله فقد ضل ضلالا بعيدا فلما نزل على سلافة رماها حسان بن ثابت بابيات من شعر فاخذت رحله فوضعته
على رأسها ثم خرجت به فرمت به فى الابطح ثم قالت اهديت لى شعر حسان ما كنت تاتينى بخير هٰذا حديث غريب لا نعلم احدا
اسنده غير محمد بن سلمة الحرانى وروى يونس بن بكير وغير واحد هٰذا الحديث عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر بن
قتادة مرسلا لم يذكروا فيه عن ابيه عن جده وقتادة ابن النعمان هو اخو ابى سعيد الخدرى لامه وابو سعيد اسمه

اے میرے بھتیجے تونے کیا کیا ہے سو مین نے اسکو اسکی خبر دی جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اُسنے کہا اللہ ہی ہے مدد گر نیو الا پس ہم نہ ٹھہرے
کہ قرآن نازل ہوا انا انزلنا الیک الکتاب الخ یعنی تحقیق نازل کی ہمنے طرف تیرے کتاب ساتھ حق کے تو کہ حکم کرے تو درمیان لوگون کے ساتھ اس چیز کے کہ
دکھاتا ہے تجھ کو اللہ اور مت ہو خیانت کرنے والون کی طرف سے جھگڑنے والا یعنی بنی ابیرق سے اور بخشش مانگ اللہ سے اس سے جو تونے قتادہ سے کہا ہے
تحقیق اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور مت جھگڑ تو اُن لوگون کی طرف سے کہ خیانت کرتے ہین جانون اپنے کو تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا اُس شخص کو
جو ہے خیانت کرنے والا گنہگار چھپتے ہین لوگون سے اور نہین چھپ سکتے اللہ سے اور وہ ساتھ انکے ہے غفورا رحیما تک یعنی اگر اللہ تعالےٰ سے بخشش
مانگتے تو اُنپر بخشش کرتا۔ اور جو کوئی کماوے گناہ پس سواے اُسکے نہین کہ کماتا ہے اسکو اوپر جان اپنی کے اثما مبینا تک قول بنی ابیرق کا واسطے
لبید کے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تیرے اور رحمت اسکی الی قولہ فسوف نوتیہ اجرا عظیما پس جب قرآن نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ہتیار لائے گئے سو آپنے وہ رفاعہ کو دیدیے پس کہا قتادہ نے جب مین اپنے چچا کے پاس ہتیار لے کر آیا اور وہ بوڑھا تھا۔ زمانۂ جاہلیت
مین ہی بوڑھا یا کم نظر (شک ابی عیسیٰ سے ہے) ہو گیا تھا اور مین اُسکے اسلام کی بابت گمان کرتا تھا کہ متزلزل ہے پس جب مین اُسکے پاس ہتیار لایا
تو کہنے لگا اے میرے بھتیجے یہ اللہ کی راہ مین ہین پھر مین نے معلوم کیا کہ اسلام اسکا درست تھا سو جب قرآن نازل ہوا تو بشیر مشرکون کے ساتھ
مل گیا اور سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے گھر چلا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ومن یشاقق الرسول الخ[1] اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی پیچھے
اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے اسکے ہدایت اور پیروی کرے سواے راہ مسلمانون کے متوجہ کرینگے ہم اسکو جدھر متوجہ ہوا ہے اور داخل کرینگے ہم اسکو دوزخ
مین اور بُری ہے جگہ پھر جانے کی۔ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے جو سواے اسکے ہے واسطے جسکے چاہے اور جو کوئی
شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی دور۔ سو جب وہ سلافہ کے گھر جا بسا تو حسان بن ثابت نے چند اشعار مین اسکی ہجو کی سو سلافہ نے
اپنا پالان پکڑا اور اسکو اپنے سر پر رکھا پھر وہ لیکر نکل گئی پھر اُسکو ابطح مین ڈالدیا پھر کہا سلافہ نے تونے میری طرف حسان کے شعر بھیجے ہین تو
میرے پاس نیکی نہین لایا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہین جانتے کہ سواے محمد بن سلمہ حرانی کے کسی نے اسکو مسند کیا ہو۔ اور روایت کیا یونس بن
بکیر اور کئی ایک نے اس حدیث کو محمد بن اسحاق سے اُسنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے مرسل انھون نے اسمین یہ ذکر نہین کیا کہ باپ اسکا راوی
ہے اسکے دادا سے۔ اور قتادہ بن نعمان ابو سعید خدری کا مان کیطرف سے بھائی ہے اور ابو سعید کا نام

[1] اس آیت سے لوگون نے اجماع پر دلیل پکڑی ہے کہ اجماع شرعی حکم ہے۔ رسول نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانون کی جماعت پر جسنے جدی راہ پکڑی وہ
جا پڑا دوزخ مین پس جس بات پر اُمت کا اجماع ہو وہی اللہ کی مرضی ہے اور جو منکر ہو سو دوزخی ہے ۱۲

اخی (ن) — عشی (ن) — اخ - ھو (ن)

سعد بن مالك بن سنان حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی نا النضر بن شميل عن اسرائيل عن ثوير وهو ابن ابی فاختة
عن ابيه عن علی بن ابيطالب قال ما فی القرآن آية احب الی من هذه الاية ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك
لمن يشاء وهذا حديث حسن غريب وابو فاختة اسمه سعيد بن علاقة وثوير يكنى اباجهم وهو رجل كوفی وقد سمع من ابن عمر
وابن الزبير وابن مهدی كان يغمزه قليلا حدثنا ابن ابی عمر وعبد الله بن ابی زياد المعنی واحد قالا نا سفيان بن عيينة عن
ابن محيصن عن محمد بن قيس بن مخرمة عن ابی هريرة قال لما نزلت من يعمل سوءً يجز به شق ذلك علی المسلمين فشكوا ذلك
الی النبی صلی الله عليه وسلم فقال قاربوا وسددوا وفی كل ما يصيب المؤمن كفارة حتی الشوكة يشاكها والنكبة ينكبها هذا حديث
حسن غريب وابن محيصن اسمه عمر بن عبد الرحمن بن محيصن حدثنا يحيی بن موسی وعبد بن حميد قالا نا روح بن عبادة
عن موسی بن عبيدة قال اخبرنی مولی ابن سباع قال سمعت عبد الله بن عمر يحدث عن ابی بكر الصديق قال كنت عند النبی
صلی الله عليه وسلم فانزلت عليه هذه الاية من يعمل سوءً يجز به ولا يجد له من دون الله وليا ولا نصيرا فقال رسول الله صلی الله
عليه وسلم يا ابا بكر الا اقرئك آية انزلت علی قلت بلی يا رسول الله قال فاقرأنيها فلا اعلم الا انی وجدت فی ظهری اقتصاما فتمطات
لها فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما شانك يا ابا بكر فقلت يا رسول الله بابی انت وامی واينا لم يعمل سوءً وانا لمجزيون بما عملنا
فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم اما انت يا ابا بكر والمؤمنون فتجزون بذلك فی الدنيا حتی تلقوا الله وليس لكم ذنوب واما
الاخرون فيجتمع ذلك لهم حتی يجزوا به يوم القيمة هذا حديث غريب

انقصاما

فیجمع

سعد بن مالک بن سنان ہے حدیث کی ہمسے خلاد بن اسلم بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے اُسنے اسرائیل سے اُسنے ثویر سے جو بیٹا ابی فاختہ کا ہے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علیؓ بن ابی طالب سے کہا اُسنے کوئی قرآن مین آیت نہین جو مجھے اس آیت سے زیادہ محبوب ہو ان اللہ لا یغفر الخ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے جو سوا اسکے ہے واسطے جسکے چاہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابا جہم ہے اور یہ مرد کوفی ہے اور سُنا ہے اُسنے ابن عمرؓ اور ابن زبیر سے اور ابن مہدی اُسکو تھوڑا سا مطعون کیا کرتا تھا حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر اور عبد اللہ بن ابی زیاد نے (معنے واحد ہین) کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابن محیصن سے اُسنے محمد بن قیس بن مخرمہ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی (من یعمل سوءً یجز بہ یعنی جو شخص عمل کرے برائی کا بدلہ دیا جاویگا اسکا) تو مسلمانون پر یہ بڑی مشقت گذری تو اُنھون نے یہ شکوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کیا پس فرمایا آپنے کہ میانہ روی اختیار[1] کرو اور راہ راست چلو اور ہر چیز مین جو مؤمن کو پہونچتی ہے اسمین اسکے لئے کفارہ ہے تا آنکہ کانٹا جو اُسکے گڑتا ہے اور سختی جو اسکو پہونچتی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن محیصن کا نام عمر بن عبد الرحمن بن محیصن ہے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ اور عبد بن حمید نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے موسیٰ بن عبیدہ سے کہا خبر دی مجھے مولیٰ بن سباع نے کہا سُنا مین نے عبد اللہ بن عمر سے کہ حدیث کرتا تھا ابی بکر صدیقؓ سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا پس آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ومن یعمل سوءً الخ یعنی جو کوئی عمل کرے بُرا بدلہ دیا جاویگا ساتھ اسکے اور نہ پاوے واسطے اپنے سوائے اللہ کے دوست اور نہ مدد دینے والا۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابا بکر کیا مین تجھے آیت جو مجھپر نازل ہوئی ہے نہ پڑھاؤں مین نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ کہا حضرت ابو بکر نے سو آپنے مجھے پڑھا دی پس مین نہین جانتا مگر یہ کہ مین نے اپنی پشت مین شکستگی پائی سو مین نے اُسکے لئے انگڑائی لی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابا بکر تیرا کیا حال ہے مین نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون اور کون شخص ہم مین سے بُرا عمل نہین کرتا اور ہم بدلہ دیے جاوینگے ساتھ اس چیز کے جو ہم کرتے ہین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہر حال تو اے ابا بکر اور تمام مؤمن تو اسکا بدلہ دنیا مین ہی دیے جاؤ گے۔ یہانتک کہ تم ملاقات کروگے اللہ سے اس حالت مین کہ تمھارا کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اور بہر حال دوسرے لوگ تو یہ گناہ اُنکے لئے جمع رہین گے تاکہ قیامت کے دن[2] اسکا بدلہ دیے جاوینگے۔ یہ حدیث غریب ہے

[1] یعنی عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اسکی کچھ تاثیر نہ ہو فرمایا آپ نے مؤمن کو جو کچھ تکلیف دنیا مین پہونچتی ہے وہ اسکے گناہونکا کفارہ ہو جاتی ہے ۱۲ [2] کتاب والونکو خیال تھا کہ ہم خالص بندے ہین جن گناہون پر خلق پکڑی جاویگی ہم نہ پکڑے جاوینگے ہمارے پیغمبر حمایت کرینگے اور نادان مسلمان بھی اپنے حق مین یہی خیال رکھتے ہین اور فرمایا کہ بُرا جو کریگا سزا پاویگا کوئی ہو حمایت کسی کی پیش نہین جاتی اللہ کا پکڑا ہی چھوڑے تو چھوٹے دنیا کی مصیبت مین دمی قیاس کرلے ۱۲ ع [3] یہ آیۂ کریمہ خوارج پر دلیل ہے کہ وہ قائل ہین کہ ہر گناہ شرک ہے اور اس کا مرتکب ہمیشہ دوزخ مین رہے گا ۱۲ مصحح

وفی اسنادہ مقال وموسیٰ بن عبیدۃ یضعف فی الحدیث ضعفہ یحییٰ بن سعید واحمد بن حنبل وموسیٰ بن سباع مجہول وقد روی ہذا الحدیث من غیر ہذا الوجہ عن ابی بکر ولیس لہ اسناد صحیح ایضاً وفی الباب عن عائشۃ **حدثنا** محمد بن المثنی نا ابو داؤد الطیالسی نا سلیمان بن معاذ عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس قال خشیت سودۃ ان یطلقہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لا تطلقنی وامسکنی واجعل یومی لعائشۃ ففعل فنزلت فلا جناح علیہما ان یصلحا بینہما صلحا والصلح خیر فما اصطلحا علیہ من شیٔ فہو جائز ہذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** عبد بن حمید نا ابو نعیم نا مالک بن مغول عن ابی السفر عن البراء قال اٰخر اٰیۃ انزلت واٰخر شیٔ انزل یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ ہذا حدیث حسن وابو السفر اسمہ سعید بن احمد ویقال ابن یحمد الثوری **حدثنا** عبد بن حمید نا احمد بن یونس عن ابی بکر بن عیاش عن ابی اسحاق عن البراء قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تجزئک اٰیۃ الصیف **ومن** سورۃ المائدۃ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن مسعر وغیرہ عن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب قال قال رجل من الیہود لعمر بن الخطاب یا امیر المؤمنین لو علینا انزلت ہذہ الاٰیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا لاتخذنا ذلک الیوم عیدا فقال عمر انی لاعلم ای یوم انزلت ہذہ الاٰیۃ انزلت یوم عرفۃ فی یوم الجمعۃ ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد بن حمید نا یزید بن ہارون نا حماد بن سلمۃ عن عمار بن ابی عمار قال قرأ ابن عباس الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

اور اسکی سند مین گفتگو ہے اور موسی بن عبیدہ حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے ضعیف کیا ہے اسکو یحیٰی بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور موسیٰ بن سباع مجہول ہے۔ اور یہ حدیث سوا اس طریق کے بھی حضرت ابی بکر صدیق سے مروی ہے اور اسکی سند بھی صحیح نہین اور اس باب مین روایت ہے حضرت عائشہؓ سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن معاذ نے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے حضرت سودہؓ نے خوف کیا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلاق دیدینگے تو اُسنے کہا مجھے آپ طلاق نہ دیجئے اور مجھے اپنے پاس ہی نگاہ رکھیے اور مین اپنا دن یعنے اپنی باری حضرت عائشہ کو دیے دیتی ہون سو آپنے اسیطرح کیا پس یہ آیت نازل ہوئی فلا جناح علیہما الخ یعنے اُن دونون پر گناہ نہین کہ آپسمین صلح کرلین اور صلح ہی بہتر ہے سو جس چیز پر صلح کرلین پس وہ جائز ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن مغول نے ابی السفر سے اُسنے براءؓ سے کہا اُسنے آخر آیت جو نازل ہوئی یا کہا اُسنے آخر چیز جو نازل ہوئی ہے (شک راوی) یہ ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے اور کہا گیا ہے ابن یحمد ثوری۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن یونس نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا اُسنے ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس کہا اُسنے یا رسول اللہ[ف۱] یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ کا کیا حکم ہے سو فرمایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھے آیت گرمی کی **بعض تفسیر** سورۂ مائدہ سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مسعر وغیرہ سے اُسنے قیس بن مسلم سے اُسنے طارق بن شہاب سے کہا اُسنے کہا ایک مرد یہودی نے حضرت عمر بن خطاب سے اے امیر المؤمنین اگر یہ آیت الیوم اکملت لکم الخ یعنے آج کے دن کامل کیا مین نے دین تمھارے کو اور تمام کی مین نے اوپر تمھارے نعمتین اپنی اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو دین ہمپر نازل ہوتی تو البتہ ہم اسدن کو عید بنا لیتے[ف۲] پس فرمایا حضرت عمر نے مین جانتا ہون جسدن مین کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے عرفہ کے دن جمعہ کے دن مین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے کہا اُس نے ابن عباس نے یہ آیت پڑھی الیوم اکملت لکم دینکم۔ یعنے آج کے دن کامل کیا مین نے دین تمھارے کو اور تمام کی اوپر تمھارے نعمتین اپنی

ف۱ کلالہ کے معنے ہارا ضعیف یہان فرمایا اسکو جسکے وارثون مین باپ اور بیٹا نہین کہ اصل وارث وہی تھے تو اسوقت اسکے بھائی بہن کو بیٹا بیٹی کا حکم ہے اگر سگے نہ ہون تو یہی حکم ہے سوتیلون کا۔ قولہ تجھے آیت گرمی کی کافی ہے کہا امام بغوی نے یہ آیت حجۃ الوداع کے راستہ مین نازل ہوئی ہے اس سبب سے آیۃ الصیف اسکا نام ہوگیا۔ سب سے آخر نازل ہوئی اسکے یہ معنی کہ یہ سب اُن آیتون سے آخر ہے جنمین احکام نازل ہوے ہین ۱۲ ف۲ اسمین اشارہ ہے کہ ہمارے لئے اسدن مین دو عیدین ہیں ۱۲ ف۳ یعنے عورت کچھ مہر کم کردے یا اپنی

ورضیت لکم الاسلام دینا وعندہ یهودی فقال لو انزلت هذه الاية علينا لاتخذنا يومها عيدا فقال ابن عباس فانها نزلت فی يوم عيدين فی يوم الجمعة ويوم عرفة هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عباس **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون انا محمد بن اسحاق عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يمين الرحمن ملائی سحاء لا يغيضها الليل والنهار قال ارأيتم ما انفق منذ خلق السموات فانه لم يغض ما فی يمينه وعرشه علی الماء وبيده الاخری الميزان يخفض ويرفع هذا حديث حسن صحيح وهذا الحديث فی تفسير هذه الاية وقالت اليهود يد الله مغلولة غلت ايديهم الاية وهذا الحديث قال الايمة يؤمن به كما جاء من غير ان يفسر او يتوهم هكذا قال غير واحد من الايمة منهم سفيان الثوری ومالك بن انس وابن عيينة وابن المبارك انه تروی هذه الاشياء ويؤمن بها ولا يقال كيف **حدثنا** عبد بن حميد نا مسلم بن ابراهيم نا الحارث بن عبيد عن سعيد الجريری عن عبد الله بن شقيق عن عائشة قالت كان النبی صلی الله عليه وسلم يحرس حتی نزلت هذه الاية والله يعصمك من الناس فاخرج رسول الله صلی الله عليه وسلم رأسه من القبة فقال لهم يا ايها الناس انصرفوا عنی فقد عصمنی الله هذا حديث غريب وروی بعضهم هذا الحديث عن الجريری عن عبد الله بن شقيق قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يحرس ولم يذكروا فيه عن عائشة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا يزيد بن هارون انا شريك عن علی بن بذيمة عن ابی عبيدة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لما وقعت بنو اسرائيل فی المعاصی فنهتهم علماؤهم فلم ينتهوا فجالسوهم فی مجالسهم وآكلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم علی بعض ولعنهم علی لسان داؤد

اور پسند کیا واسطے تمھارے اسلام کو دین اور اس حالت مین نزدیک اسکے ایک یہودی تھا کہا اُسنے اگر یہ آیت ہمپر نازل ہوتی تو ہم اسدن کو عید بناتے تو کہا ابن عباسؓ نے یہ آیت دو عیدونمین نازل ہوئی ہی یعنے دن جمعہ مین اور عرفہ مین یہ حدیث حسن ہی غریب ہی بواسطہ ابن عباسؓ کے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن اسحاق نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اللہ کا بھرا ہے سخاوت کرنیوالا نہین نقصان کرتا اسکو رات اور دن کہا اُسنے کیا دیکھا تو نے اس چیز کو کہ خرچ کیا اللہ نے اسوقت سے کہ پیدا کئے گئے ہین آسمان سو نہین کم ہوئی وہ چیز جو اسکے داہنے ہاتھ مین ہی اور عرش اسکا پانی پر تھا اور اسکے دوسرے ہاتھ مین ترازو ہی کسی کے لئے پست کرتا ہے اور کسی کے لئے اونچا کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہ حدیث اس آیت کی تفسیر مین ہی وقالت الیہود ید اللہ مغلولۃ یعنے کہا یہود نے ہاتھ اللہ کے بند کئے گئے ہین بند کئے جاوین ہاتھ اُنکے الخ اور اس حدیث مین کہا امامون نے اسکے ساتھ ایمان لایا جاوے جیسا کہ مروی ہے سوا اسکے کہ تفسیر کیجاوے یا وہم کیا جائے ایسا ہی کہا ہی کئی ایک نے امامون سے انہین سے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن عینیہ اور ابن مبارک ہین یہ کہ حدیثین روایت کیجاوین اور انکے ساتھ ایمان لایا جاوے اور نہ کہا جاوے کہ کسطرح ہین حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن عبید نے سعید جریری سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے عائشہؓ سے کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حراست کی جاتی تھی یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس یعنی اللہ تعالیٰ تجھے لوگون سے نگاہ رکھے گا[ع۵] کہا راوی نے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کو خیمہ سے باہر نکالا اور انکو کہا اے لوگو چلے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری نگھبانی کی ہے اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث جریری سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حراست کئے جاتے تھے اور انھون نے اس روایت مین حضرت عائشہؓ کا ذکر نہین کیا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے علی بن بذیمہ سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بنی اسرائیل گناہ مین واقع ہوے تو اُنکے عالمون نے انکو منع کیا سو وہ باز نہ آئے پس وہ بھی انکی مجلسون مین بیٹھنے لگے اور انسے کھانا اور پینا شروع کیا پس اللہ تعالے نے انکے ہر ایک کے دلونکو آپسمین خلط ملط کر دیا اور لعنت کی انکو اوپر زبان حضرت داؤد

ع۵ اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ جنگ احد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہو گئے تھے پس عصمت کہان رہی - اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیہ کریمہ بعد غزوہ احد کے نازل ہو ئی ہے اور بعض نے جواب دیا ہے کہ عصمت سے مراد عصمت روح مبارک ہے اور دندان کا ضرر دون اور تکلیفون سے عصمت مراد نہین ہے واللہ اعلم ۱۲ محمد نقی عفا اللہ عنہ

وعیسی ابن مریم ذلك بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان متکئا فقال لا والذی نفسی بیده حتی تاطروهم اطرا قال عبد الله بن عبد الرحمن قال یزید وکان سفیان الثوری لا یقول فیه عن عبد الله هذا حدیث حسن غریب وقد روی هذا الحدیث عن محمد بن مسلم بن ابی الوضاح عن علی بن بذیمة عن ابی عبیدة عن عبد الله بن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا وبعضهم یقول عن ابی عبیدة عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسل حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن علی بن بذیمة عن ابی عبیدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بنی اسرائیل لما وقع فیهم النقص کان الرجل فیهم یری اخاہ یقع علی الذنب فینهاہ عنه فاذا کان الغد لم یمنعه ما رای منه ان یکون اکیله وشریبه وخلیطه فضرب الله قلوب بعضهم ببعض ونزل فیهم القرآن فقال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود وعیسی ابن مریم ذلك بما عصوا وکانوا یعتدون وقرأ حتی بلغ ولو کانوا یؤمنون بالله والنبی وما انزل الیه ما اتخذوهم اولیاء ولکن کثیرا منهم فاسقون قال وکان نبی الله متکئا فجلس فقال لا حتی تاخذوا علی ید الظالم فتاطروه علی الحق اطرا حدثنا محمد بن بشار نا ابو داؤد واملاہ علی نا محمد بن مسلم بن ابی الوضاح عن علی بن بذیمة عن ابی عبیدة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا ابو عاصم نا عثمان بن سعد نا عکرمة عن ابن عباس ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی اذا اصبت اللحم انتشرت للنساء واخذتنی شهوتی

اور عیسی بیٹے مریم کے یہ بسبب اسکے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے نکل جاتے تھے۔ کہا راوی نے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے حالانکہ تکیہ لگائے ہوئے تھے پس فرمایا نہ عذر قبول کرو قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے تاکہ پھیرو تم انکو پھیرنا۔ کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہ کہا یزید نے اور سفیان ثوری اس روایت مین عبد اللہ کا ذکر نہین کرتا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہ مروی ہے حدیث محمد بن مسلم بن ابی الوضاح سے اُسنے روایت کی علی بن بذیمہ سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور بعضے روایت کرتے ہین ابی عبیدہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علی بن بذیمہ سے اُسنے ابی عبیدہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بنی اسرائیل مین نقصان واقع ہوا تو کوئی مرد اپنے بھائی کو گناہ مین گرا ہوا دیکھتا تو اسکو اس سے منع کرتا پس جب کل کا دن آتا تو اسکو منع نہ کرتا اُس چیز سے کہ اسکو دیکھتا اس سبب سے کہ اسکے ساتھ کھانیوالا اور پینے والا اور خلیط ہوجاتا تھا پس اللہ تعالے نے انکے ہر ایک کے دلونکو آپسمین خلط ملط کردیا اور اُنکے حق مین قرآن نازل ہوا سو فرمایا اللہ نے لعن الذین الخ لعنت کیے گئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل سے اوپر زبان داؤد کے اور عیسی بیٹے مریم کے یہ بسبب اسکے کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے حد سے نکل جاتے۔ اور پڑھا آپ نے تاکہ پہونچے یہانتک۔ ولو کانوا یؤمنون یعنے اور اگر ہوتے ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نبی کے اور اس چیز کے کہ اُتاری گئی ہے طرف اسکے نہ پکڑتے انکو دوست لیکن بہت انمین سے فاسق ہین۔ کہا راوی نے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے سو بیٹھ گئے اور فرمایا نہ عذر قبول کرو تاکہ پکڑو تم اوپر ہاتھ ظالم کے پس مائل کرو تم اسکو اوپر حق کے مائل کرنا حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے اور پڑھا اسنے اسکو مجھ پر کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مسلم بن ابی الوضاح نے علی بن بذیمہ سے اُس نے ابی عبیدہ سے اُس نے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ نے ابن عباس سے یہ کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اُس نے کہا یا رسول اللہ مین جب گوشت کھاتا تھا تو عورتون کے لئے کھڑا ہوجاتا تھا اور مجھے شہوت پکڑ لیتی تھی۔

ف یعنے آنحضرت نے جب بنی اسرائیل کا حال بیان کیا کہ وہ گناہون مین واقع ہوگئے اور انکے عالم بھی بسبب نہ منع کرنیکے انکے ساتھ خلط ملط ہوگئے اور پھر انپر لعنت ہوئی تو تکیہ چھوڑ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ تم کسی کا عذر قبول نہ کرو ایسا منع کرو کہ وہ راہ حق پر آجاوے جبتک وہ راہ حق پر نہ آوین تم منع کرنے سے باز نہ آؤ۔ افسوس کہ اسوقت بھی عالم آنحضرت کی وصیت بھول گئے اور بنی اسرائیل کی چال اختیار کرلی خداے تعالے ان لوگون کو راہ راست پر لاوے آمین آمین ثم آمین ۱۲ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

حرمت على اللحم فانزل الله يا ايها الذين أمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم ولا تعتدوا ان الله لا يحب المعتدين وكلوا مما رزقكم الله حلالا طيبا هذا حديث حسن غريب ورواه بعضهم من غير حديث عثمن بن سعد مرسلا ليس فيه عن ابن عباس ورواه خالد الحذاء عن عكرمة مرسلا **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن يوسف نا اسرائيل نا ابو اسحق عن عمرو بن شرحبيل عن عمر بن الخطاب انه قال اللهم بين لنا في الخمر بيان شفاء فنزلت التي في البقرة يسئلونك عن الخمر والميسر قل فيهما اثم كبير الاية فدعى عمر فقرئت عليه ثم قال اللهم بين لنا في الخمر بيان شفاء فنزلت التي في النساء يا ايها الذين أمنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سكارى فدعى عمر فقرئت عليه ثم قال اللهم بين لنا في الخمر بيان شفاء فنزلت التي في المائدة انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء في الخمر والميسر الى قوله فهل انتم منتهون فدعى عمر فقرئت عليه فقال انتهينا انتهينا وقد روى عن اسرائيل مرسلا **حدثنا** محمد بن العلاء نا وكيع عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن ابي ميسرة ان عمر بن الخطاب قال اللهم بين لنا في الخمر بيان شفاء فذكر نحوه وهذا اصح من حديث محمد بن يوسف **حدثنا** عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن البراء قال مات رجال من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قبل ان تحرم الخمر فلما حرمت الخمر قال رجال كيف باصحابنا وقد ماتوا يشربون الخمر فنزلت ليس على الذين أمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناح فيما طعموا اذا ما اتقوا وأمنوا وعملوا الصّٰلحٰت

سو مین نے اپنے اوپر گوشت کو حرام کر دیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا الخ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاکیزہ اس چیز کا کہ حلال کیا ہے اللہ نے واسطے تمھارے اور مت نکل جاؤ حد سے تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکل جانے والون کو اور کھاؤ اس چیز سے کہ دیا تمکو اللہ نے حلال پاکیزہ - یہ حدیث حسن غریب ہی - اور بعضون نے اسکو سوائے طرق عثمان بن سعد کے مرسل روایت کیا ہی اور اسمین ابن عباسؓ نہین ہی اور روایت کیا خالد حذاء نے عکرمہ سے مرسل **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحاق نے عمرو بن شرحبیل سے اُسنے عمر بن خطابؓ سے یہ کہ کہا اُسنے اے اللہ ہمارے لئے شراب کے بارے مین بیان شافی ہو جائے تو یہ آیت جو سورۂ بقر مین ہی نازل ہوئی یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر الخ پس حضرت عمرؓ بلائے گئے اور اُنپر یہ آیت پڑھی گئی پھر کہا حضرت عمر نے اے اللہ ہمارے لئے شراب کے بارے مین بیان شافی ہو جائے پھر یہ آیت جو سورۂ نساء مین ہی نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری الخ سو حضرت عمر بلائے گئے اور اُنپر یہ آیت پڑھی گئی پھر کہا حضرت عمر نے اے اللہ ہمارے لئے شراب کے بارے مین بیان شافی ہو جائے پھر یہ آیت جو سورۂ مائدہ مین ہی نازل ہوئی انما یرید الشیطان ان یوقع یعنے سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے شیطان یہ کہ ڈالے درمیان تمھارے دشمنی اور بغض بیچ شراب کے اور جوے کے یہانتک کہ نازل ہوئی فہل انتم منتہون - پھر حضرتؓ عمر بلائے گئے اور اُنپر یہ آیت پڑھی گئی پس کہا حضرت عمر نے ہم باز آئے ہم باز آئے - اور یہ روایت اسرائیل سے مرسل بھی مروی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی میسرہ سے یہ کہ عمر بن خطابؓ نے کہا اے اللہ ہمارے لئے شراب کے بارے مین بیان کافی ہو جائے سو اُسنے مثل اس حدیث کے ذکر کیا - اور یہ روایت ہے محمد بن یوسف سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا اُسنے کچھ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے شراب کے حرام ہونے سے پہلے مر گئے سو جب شراب حرام ہوئی تو کہا لوگون نے کسطرح حال ہے ہمارے ان دوستون کا جو شراب پینے کی حالت مین مرے ہین پس یہ آیت نازل ہوئی لیسؔ علی الذین الخ نہین ہے اوپر اُن لوگون کے کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے گناہ بیچ اس چیز کے کہ کھایا انھون نے جسوقت کہ اس چیز سے پرہیزگاری کرین اور ایمان لاوین اور کام کرین اچھے

لہ شراب جس چیز کا پانی سڑ ائے کہ نشہ لانے لگے وہ تھوڑا اور بہت حرام ہے اور نجس ہی باقی جو چیز نشہ لاوے اور سڑی نہ ہو وہ نجس نہین لیکن حرام ہے - اور جوا شرط بدنا کسی چیز پہ جسمین جیت اور ہار ہو وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہین باقی جو کھیل کہ اسمین شرط بدنی رواج ہی اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہ ہوا لیکن یہ کہ شیطان اس بہانے سے روکتا ہے اللہ کی یاد سے اور نماز سے سو منع ہوا ۱۲ شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلویؒ ؎۲ یعنے کفر کی حالت مین اگر حرام چیز کھائی تھی پھر مسلمان ہوا ڈر گیا اور منع پہونچا تو اسکو مانا ڈر کر چھوڑ دیا پھر آگے نیکی پر رہا ڈر کر ایمان کے اعمال پر قائم رہا تو ان تین سبب کے آگے وہ گناہ نہ رہا ۱۲ شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ

عن البراء

هٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ شعبة عن ابی اسحٰق ایضا حدثنا بذالك محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة عن ابی اسحاق قال قال البراء بن عازب مات ناس من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وھم یشربون الخمر فلما نزلت تحریمھا قال ناس من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فکیف باصحابنا الذین ماتوا وھم یشربونھا قال فنزلت لیس علی الذین امنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناح فیما طعموا الاٰیة هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد بن حمید انا عبد العزیز بن ابی رزمة عن اسرائیل عن سماك عن عکرمة عن ابن عباس قال قالوا یارسول الله ارایت الذین ماتوا وھم یشربون الخمر لما نزل تحریم الخمر فنزلت لیس علی الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا واٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا سفیان بن وکیع نا خالد بن مخلد عن علی بن مسھر عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمة عن عبد الله قال لما نزلت لیس علی الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا واٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم انت منھم هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابوسعید الاشج نا منصور بن وردان عن علی بن عبد الاعلی عن ابیه عن ابی البختری عن علی قال لما نزلت ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا قالوا یارسول الله فی کل عام فسکت فقالوا یارسول الله فی کل عام قال لا ولو قلت نعم لوجبت فانزل الله عزوجل یاایھا الذین اٰمنوا لاتسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم هٰذا حدیث حسن غریب من حدیث علی وفی الباب عن ابی ھریرة وابن عباس حدثنا محمد بن معمر ابو عبد الله البصری نا روح بن عبادة نا شعبة اخبرنی موسیٰ بن انس

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ نے ابی اسحاق سے بھی حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے ابی اسحاق سے کہا اُسنے کہا برا ابن عازبؓ نے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اس حالت مین کہ شراب پیتے تھے مرگئے سو جب اسکی حرمت نازل ہوئی تو کہا لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کسطرح حال ہی ہمارے اُن دوستون کا جو شراب پینے کی حالت مین مرے ہین کہا راوی نے پس یہ آیت نازل ہوئی لیس علی الذین آمنو وعملوا الصلحٰت جناح فیما طعموا الآیۃ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن ابی رزمہ نے اسرائیل سے اُسنے سماک سے اُس نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُس نے کہا لوگون نے جبکہ حرمت شراب کی نازل ہوئی یا رسول اللہ خبر دو ہمکو ان لوگون کی جو مرے ہین اس حالت مین کہ شراب پیتے تھے سو یہ آیت نازل ہوئی لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصلحٰت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وآمنوا عملوا الصلحٰت یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن مخلد نے علی بن مسہر سے اُسنے اعمش سے اُس نے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی لیس علی الذین الخ یعنے نہین ہے اوپر اُن لوگون کے کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بیچ اس چیز کے کہ کھایا اُنھون نے جسوقت کہ اس چیز سے پرہیز گاری کرین اور ایمان لاوین اور کام کرین اچھے تو مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انسے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے منصور بن وردان نے علی بن عبد الاعلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی البختری سے اُسنے حضرت علیؓ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا تو کہا لوگون نے یا رسول اللہ ہر ایک سال مین (ہمپر حج فرض ہی) تو آپ چپ رہے پھر کہا کہا لوگون نے یا رسول اللہ ہر ایک سال مین فرمایا آپ نے نہین اور اگر مین ہان کہتا تو واجب ہوجاتا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یاایہا الذین آمنوا لاتسألوا[1] یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو۔ اُن چیزون سے کہ اگر ظاہر کی جاوین واسطے تمھارے ناخوش لگین تمکو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے طریق علی سے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ حدیث کی ہم سے محمد بن معمر ابو عبد اللہ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے موسیٰ بن انس نے

[1] یعنے آپ سے نہ پوچھو یہ چیز روا ہے یا نہین یہ کام کرین یا نکرین بلکہ جو فرمایا اسپر عمل کرو جو نفرمایا اسکو معاف جانو اسمین دین آسان ہی اور جو ہر بات کا جواب آوے تو دین تنگ ہوجاوے پھر عمل نہ کرسکو جیسے اگلے نہ کرسکے پھر کفر کی رہین بتائین کہ پوچھنے کی حاجت نہین جو اللہ نے نہ فرمایا وے اصل ہے اور اسیطرح بیفائدہ باتین پوچھتے کسی نے پوچھا میرا باپ کون تھا یا میری عورت گھر مین کسطرح ہے اگر پیغمبر جواب دے تو شاید برا جواب آوے اور پشیمان ہو ۱۲ شاہ عبد القادر صاحب

قال سمعت انس بن مالك يقول قال رجل يا رسول الله من ابى قال ابوك فلان قال فنزلت يا ايها الذين امنوا لا تسالوا عن اشياء ان تبد لكم تسؤكم هٰذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا اسمٰعيل بن ابى خالد عن قيس بن ابى حازم عن ابى بكر الصديق انه قال يا ايها الناس انكم تقرؤن هذه الاية يا ايها الذين اٰمنوا عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم وانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا راوا ظالما فلم ياخذوا على يديه او شك ان يعمهم الله بعقاب منه هٰذا حديث حسن صحيح وقد رواه غير واحد عن اسمٰعيل بن ابى خالد نحو هٰذا الحديث مرفوعا وروى بعضهم عن اسمٰعيل عن قيس عن ابى بكر قوله ولم يرفعوه **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقانى ثنا عبد الله بن المبارك نا عتبة بن ابى حكيم نا عمرو بن جارية اللخمى عن ابى امية الشعبانى قال اتيت ابا ثعلبة الخشنى فقلت له كيف تصنع فى هٰذه الاية قال اية اية قلت قوله تعالىٰ يا ايها الذين اٰمنوا عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم قال اما والله لقد سالت عنها خبيرا سالت عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر حتى اذا رأيت شحا مطاعا وهوى متبعا ودنيا موثرة واعجاب كل ذى رأى برأيه فعليك بخاصة نفسك ودع العوام فان من ورائكم اياما الصابر فيهن مثل القبض على الجمر للعامل فيهن مثل اجر خمسين رجلا يعملون مثل عملكم قال عبد الله بن المبارك وزادنى غير عتبة قيل يا رسول الله اجر خمسين رجلا منا او منهم

کہا سنا مین نے انس بن مالک سے کہ کہتا کہ کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ میرا باپ کون ہی فرمایا آپنے باپ تیرا فلان ہی کہا اُسنے پس یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایہا الذین آمنوا الخ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو ان چیزون سے کہ اگر ظاہر کیجاوین واسطے تمھارے ناخوش لگین تمکو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے اُسنے حضرت ابی بکر صدیق رضؓ سے یہ کہ کہا اُسنے اے لوگو تم اس آیت کو پڑھتے ہو یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الخ یعنے اے ایمان والو اپنے ذمہ پر لو جانون اپنے کو یعنے قائم رہو احکام الٰہی پر نہ ضرر کریگا تمکو جو کوئی گمراہ ہو جاوے جب راہ پاؤ تم۔ اور مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے بیشک لوگ جب کسی ظالم کو دیکھین پھر اسکے ہاتھ کو نہ پکڑین قریب ہے کہ انکو بھی اللہ تعالیٰ عذاب مین شامل کریگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کئی ایک نے بھی اسکو اسمٰعیل بن ابی خالد سے مثل اس حدیث کے مرفوع روایت کیا ہی اور روایت کیا اسکو بعض نے اسمٰعیل سے اُسنے قیس سے اُسنے ابی بکر سے قول اسکا اور اسکو مرفوع نہین کیا حدیث کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن ابی حکیم نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن جاریہ لخمی نے ابی امیہ شعبانی سے کہا اُسنے مین ابی ثعلبہ خشنی کے پاس آیا پس مین نے اس سے کہا آپ اس آیت مین کس طرح بیان فرماتے ہین کہا اُسنے کونسی آیت مین نے کہا یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم۔ کہا اُسنے خبردار قسم ہی اللہ کی البتہ سوال کیا مین نے خبردار کو یعنی سوال کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا آپنے بلکہ امر کرو ساتھ نیکی کے اور منع کرو بری باتون سے تاکہ جب تو دیکھے بخل کو کہ اسکی اطاعت کیجاتی ہی اور خواہش کہ اسکی تابعداری ہوتی ہی اور دنیا کہ اسکو اختیار کیا جاتا ہے اور پسند کرنا ہر ذی رائے کا اپنی رائے کو تو اسوقت خاص اپنی جان کو ذمہ لے اور عوام کو چھوڑ دے کیونکہ آگے تمھارے ایسے دن ہین کہ صبر کرنا انمین مثل پکڑنے آگ کے ہی۔ ان دنونمین عمل کرنیوالے کے لئے پچاس مردون کے ثواب کے برابر ہی جو عمل کرین مثل عمل تمھارے کے کہا عبد اللہ بن مبارک نے اور غیر عتبہ نے مجھے زیادتی بتلائی ہے کسی نے کہا یا رسول اللہ تو آپ پچاس مردونکا کا ہمسے یا اُنسے

(۱) حضرت ابوبکر صدیق کو معلوم ہوا کہ لوگ اس آیت کو ظاہر پر حمل کر کے اصلی مراد کو بھول جاوینگے پس فرمایا اگرچہ اس آیت سے ظاہر ایہ مفہوم ہوتا ہی کہ اگر تم محض اپنی اپنی جان کو بچالوگے تو کسی کی گمراہی تمکو ضرر نہین دیگی مگر یہ آیت ظاہر پر محمول نہین مین نے آنحضرت سے سنا ہی کہ فرماتے اگر کوئی شخص ظالم کو ظلم کرتے دیکھے پھر اسکو منع نہ کرے اُمید ہی کہ وہ بھی اسی کے ساتھ شامل ہو جاویگا یعنے شارع نے جو تمکو برائی دیکھکر چپ رہنے کا اذن دیا ہی اس سے مراد وہ شرک ہی جسکے ساتھ معاہدین مقر ہین اور اسیر ائی [illegible] ہے مگر فسق اور عصیان جو اہل اسلام سے سرزد ہوتا ہی وہ اسمین داخل نہین اسے منع کرنا ضروری ہی ورنہ انکے ساتھ عذاب مین شامل ہو جاویگا اور شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی نے اسکی تفسیر مین لکھا ہی یعنے ان مسلمون کو تمنے جانا تم ابنر عمل کرو۔ اور جو کوئی اصل دین ہی نہیں مانتا اسکو مسئلے بتانے کیا حاصل اول دین سمجھائے اگر وہ مانے تب مسئلے بتائے اور ابن عباس سے مروی ہی کہا اُسنے نیکی کا حکم کرو اور برے کاموسے منع کرو جبتک کہ وہ تمسے قبول کرین اگر وہ تمھاری بات کو رد کرین تو پھر تم اپنی جانون کو بچاؤ ۱۲ (۲) اس حدیث سے ابن عبد البر نے دلیل پکڑی ہی کہ ممکن ہی کہ بعد صحابہ کے بھی ایسے لوگ ہون جو انکے درجے کے برابر یا زیادہ ہون مگر یہ مسئلہ جمہور علماء کے خلاف ہے اور اس سے صحابہ کی فضیلت جزئی ثابت ہوتی ہے اور فضیلت جزئی فضیلت کلی کے منافی نہین ہوتی ۱۲

قال لابل اجر خمسین رجلا منکم هٰذا حدیث حسن غریب حدثنا الحسن بن احمد بن ابی شعیب الحرانی نا محمد بن سلمة الحرانی نا محمد بن اسحٰق عن ابی النضر عن باذان مولیٰ ام هانی عن ابن عباس عن تمیم الداری فی هذه یا ایها الذین اٰمنوا شهادة بینکم اذا حضر احدکم الموت قال برئ الناس منها غیری و غیر عدی بن بداء وکانا نصرانیین یختلفان الی الشام قبل الاسلام فاتیا الشام لتجارتهما وقدم علیهما مولی لبنی سهم یقال له بدیل بن ابی مریم بتجارة و معه جام من فضة یرید به الملك وهو عظم تجارته فمرض فاوصی الیهما وامرهما ان یبلغا ما ترك اهله قال تمیم فلما مات اخذنا ذلك الجام فبعناه بالف درهم ثم اقتسمناه انا وعدی بن بداء فلما اتینا الی اهله دفعنا الیهم ما کان معنا وفقدوا الجام فسالونا عنه فقلنا ما ترك غیر هٰذا وما دفع الینا غیره قال تمیم فلما اسلمت بعد قدوم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة تاثمت من ذلك فاتیت اهله فاخبرتهم الخبر وادیت الیهم خمسمائة درهم واخبرتهم ان عند صاحبی مثلها فاتوا به رسول الله صلی الله علیه وسلم فسالهم البینة فلم یجدوا فامرهم ان یستحلفوه بما یعظم به علی اهل دینه فحلف فانزل الله یا ایها الذین اٰمنوا شهادة بینکم اذا حضر احدکم الموت الی قوله او یخافوا ان ترد ایمان بعد ایمانهم فقام عمرو بن العاص ورجل اٰخر فحلفا فنزعت الخمس مائة درهم من عدی بن بداء هٰذا حدیث غریب ولیس اسناده بصحیح وابو النضر الذی روی عنه محمد بن اسحاق هٰذا الحدیث هو عندی محمد بن السائب الکلبی یکنی ابو النضر وقد ترکه اهل العلم بالحدیث وهو صاحب التفسیر سمعت محمد بن اسمٰعیل یقول محمد بن سائب الکلبی یکنی ابا النضر ولا نعرف لسالم ابی النضر المدینی روایة عن ابی صالح مولی ام هانی وقد روی عن ابن عباس شئ من هٰذا علی الاختصار من غیر هٰذا الوجه

فرمایا آپ نے نہین بلکہ ثواب پچاس مرد و نکا تسے - یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے حسن بن احمد بن ابی شعیب حرانی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے ابی النضر سے اُسنے باذان سے جو ام ہانی کا غلام ہے اُسنے ابن عباسؓ سے اُسنے تمیم داریؓ سے اس آیت کی تفسیر مین یا ایہا الذین آمنوا شہادة بینکم اذا حضر احدکم الموت کہا اُسنے تمام لوگ سواے میرے اور عدی بن بدار کے اس سے بری ہین اور یہ دونو نصرانی تھے مسلمان ہونے سے پہلے شام کی طرف آمد و رفت رکھتے تھے سو ایک مرتبہ دونون شام کی تجارت کے لئے آئے اور انکے ساتھ بنی سہم کا غلام جسکو بدیل بن ابی مریم کہا جاتا ہے تجارت کے واسطے آیا اور اسکے ساتھ چاندی کا ایک پیالہ تھا اسکا ارادہ بادشاہ کے دینے کا تھا اور یہ پیالہ اسکی تجارت کی بڑی پونجی تھی سو وہ بیمار ہو گیا پس اُسنے ان دونون کو وصیت کی اور حکم دیا کہ جو کچھ مین نے چھوڑا ہے وہ میرے مالکون کو پہونچاؤ - کہا تمیم نے سو جب وہ مرگیا ہمنے اس پیالہ کو لیا اور ہزار درم سے بیچ ڈالا پھر مین نے اور عدے بن بدار نے اسکو تقسیم کر لیا سو جب ہم اپنے گھر کی طرف آئے تو جو کچھ ہمارے پاس تھا انکو دیدیا اور انھون نے پیالے کو گم پایا سو ہمنے اسکی بابت سوال کیا پس ہمنے کہا اُسنے سواے اسکے اور کچھ ترک نہین کیا اور سواے اسکے اور کچھ ہمکو نہین دیا - کہا تمیم نے سو جب مین بعد آنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین مسلمان ہوا تو مین اس گناہ سے ڈر گیا اور اسکے مالکون کے پاس آیا پس انکو وہ خبر بتلادی اور پانچ سو درم انکو دیدیا اور انکو یہ بھی خبر دیدی کہ میرے ساتھی کے پاس اسیقدر درم ہین پس وہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے سو آپ نے اُنسے گواہ طلب کئے تو اُنھون نے گواہ نہ پائے پس آپ نے حکم دیا کہ تم اس سے قسم لو جو بزرگ ہو اُنکے دین مین پس اُسنے قسم کھائی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا شہادة بینکم اذا حضر احدکم الموت الی قولہ او یخافوا ان ترد ایمان بعد ایمانہم سو عمرو بن عاص اور ایک مرد کھڑا ہوا پس اُنھون نے قسم کھائی پھر وہ پانچ سو درم عدی بن بدار سے دور کئے گئے - یہ حدیث غریب ہے - اور اسناد اس کی صحیح نہین - اور ابو النضر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ روایت کی ہے وہ میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے اسکی کنیت ابا النضر ہے اور اسکو محدثین نے ترک کر دیا ہے اور یہ صاحب تفسیر کا ہے - سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا محمد بن سائب کلبی کی کنیت ابا النضر ہے اور جو سالم ابی النضر مدنی ہے ہم اسکی کوئی روایت ابی صالح سے جو ام ہانی کا غلام ہے نہین پہچانتے اور یہ حدیث مختصر طور پر غیر اسوجہ سے بھی ابن عباس سے مروی ہے -

حدثنا سفیان بن وکیع نا یحیی بن اٰدم عن ابن ابی زائدة عن محمد بن ابی القاسم عن عبد الملک بن سعید بن جبیر عن ابیه عن ابن عباس قال خرج رجل من بنی سهم مع تمیم الداری وعدی بن بداء فمات السهمی بارض لیس بها مسلم فلما قدما بترکته فقدوا جاما من فضة مخوصا بالذهب فاحلفهما رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم وجد والجام بمکة فقیل اشتریناه من تمیم وعدی فقام رجلان من اولیاء السهمی فحلفا بالله لشهادتنا احق من شهادتهما وان الجام لصاحبهم قال وفیهم نزلت یا ایها الذین اٰمنوا شهادة بینکم هذا حدیث حسن غریب وهو حدیث ابن ابی زائدة حدثنا الحسن بن قزعة البصری نا سفیان بن حبیب ثنا سعید عن قتادة عن خلاس بن عمرو عن عمار بن یاسر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انزلت المائدة من السماء خبزا ولحما وامروا ان لا یخونوا ولا یدخروا لغد فخانوا وادخروا رفعوا لغد فمسخوا قردة وخنازیر هذا حدیث غریب رواه ابو عاصم وغیر واحد عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن خلاس عن عمار موقوفا ولا نعرفه مرفوعا الا من حدیث الحسن بن قزعة حدثنا حمید بن مسعدة نا سفیان بن حبیب عن سعید بن ابی عروبة نحوه ولم یرفعه وهذا اصح من حدیث الحسن بن قزعة ولا نعلم للحدیث المرفوع اصلا حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابی هریرة قال یلقی عیسیٰ حجته فلقاه الله فی قوله واذ قال الله یا عیسی بن مریم انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰهین من دون الله قال ابو هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فلقاه الله سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق الاٰیة کلها هذا حدیث حسن صحیح حدثنا قتیبة نا عبد الله بن وهب عن حیی عن ابی عبد الرحمٰن الحبلی عن عبد الله بن عمرو

حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے ابن ابی زائدہ سے اُسنے محمد بن ابی القاسم سے اُسنے عبد الملک بن سعید بن جبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ایک مرد بنی سہم سے تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا پس سہمی ایسی زمین مین مرگیا جہان کوئی مسلمان نہین تھا سو جب وہ دونون اسکے ترکے کو لائے تو اسکے وارثون نے ایک پیالہ چاندی کا جس مین خطوط سونے کے تھے گم پایا سو اُن دونون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم دی پھر اسکے وارثون نے وہ پیالہ مکہ مین کسی کے پاس پایا پس کہا گیا کہ ہمنے اسکو تمیم اور عدی سے خرید کیا ہے پس دو مرد سہمی کے والون سے کھڑے ہوے سو انھون نے اللہ کی قسم کھائی کہ ہماری شہادت اُنکی شہادت سے بہت سچی ہے اور بیشک پیالہ واسطے انکے مالکون کے ہے کہا اُسنے انکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہے یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم - یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ حدیث ابن ابی زائدہ کی ہے حدیث کی ہمسے حسن بن قزعہ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن حبیب نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُسنے خلاس بن عمرو سے اُس نے عمار بن یاسر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان سے روٹی اور گوشت کا دسترخوان اُتارا گیا تھا اور انکو حکم ہوا کہ خیانت نہ کرین اور نہ کل کے لئے ذخیرہ کرین سو انھون نے خیانت کی اور ذخیرہ رکھا اور کل کے لئے اُٹھا رکھا پس وہ بندر اور خنزیرون کی شکلین بنائے گئے - یہ حدیث غریب ہے روایت کیا ہے اسکو ابو عاصم اور کئی ایک نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے خلاس سے اُسنے عمار سے موقوف اور نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث حسن بن قزعہ سے حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن حبیب نے سعید بن ابی عروبہ سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہین کیا اور یہ صحیح ہے حدیث حسن بن قزعہ سے اور ہم حدیث مرفوع کی کوئی اصل نہین پہچانتے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حجت سکھلائی گئی سو اسکو اللہ تعالے نے اس قول مین سکھلائی واذ قال اللہ الخ یعنے جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تو نے کہا تھا لوگونکو پکڑو مجھکو اور مان میری کو دو معبود سوائے اللہ کے کہا ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اللہ نے اسکو یہ سکھلایا سبحانک مایکون لی یعنے پاکی ہے تجھکو نہین ہے واسطے میرے یہ کہ کہون مین وہ چیز کہ نہین واسطے میرے حق الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے حیی سے اُسنے ابی عبد الرحمٰن حبلی سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے

قال آخر سورة انزلت سورة المائدة والفتح هذا حديث حسن غريب وقد روى عن ابن عباس انه قال آخر سورة انزلت اذا جاء نصر الله والفتح **ومن سورة الانعام** بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** ابو كريب نا معوية بن هشام عن سفيان عن ابى اسحاق عن ناجية بن كعب عن على ان ابا جهل قال للنبى صلى الله عليه وسلم انا لا نكذبك ولكن نكذب بما جئت به فانزل الله تعالى فانهم لا يكذبونك ولكن الظالمين بآيات الله يجحدون **حدثنا** اسحاق بن منصور نا عبد الرحمن بن مهدى عن سفيان عن ابى اسحاق عن ناجية ان ابا جهل قال للنبى صلى الله عليه وسلم وذكر نحوه ولم يذكر فيه عن على وهذا اصح **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار سمع جابر بن عبد الله يقول لما نزلت هذه الاية قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم فقال النبى صلى الله عليه وسلم اعوذ بوجهك فلما نزلت او يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم بأس بعض قال النبى صلى الله عليه وسلم هاتان اهون او هاتان ايسر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن ابى بكر بن ابى مريم الغسانى عن راشد بن سعد عن سعد بن ابى وقاص عن النبى صلى الله عليه وسلم فى هذه الاية قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم فقال النبى صلى الله عليه وسلم اما انها كائنة ولم يأت تأويلها بعد هذا حديث حسن غريب **حدثنا** على بن خشرم نا عيسى بن يونس عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال لما نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم شق ذلك على المسلمين فقالوا يا رسول الله واينا لا يظلم نفسه قال ليس ذلك انما هو الشرك الم تسمعوا ما قال لقمان لابنه

کہا اُسنے سب سے پچھلی سورت جو نازل ہوئی ہے سورہ مائدہ اور فتح ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ کہا اُسنے پچھلی سورت جو نازل ہوئی ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح ہے۔ **بعض تفسیر سورہ انعام** سے بسم اللہ الرحمن الرحیم حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اسنے ابی اسحاق سے اُسنے ناجیہ بن کعب سے اُسنے علیؓ سے یہ کہ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپکی تکذیب نہین کرتے لیکن اس چیز کی تکذیب کرتے ہین جو آپ لائے ہین پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی فانہم لا یکذبونک الخ پس تحقیق وہ نہین جھٹلاتے تجھکو ولیکن ظالم ساتھ نشانیون اللہ کے انکار کرتے ہین حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ناجیہ سے یہ کہ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور مثل اسکے ذکر کیا اور اسمین حضرت علیؓ کا ذکر نہین کیا گیا اور یہ صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے سنا اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا جب یہ آیت نازل ہوئی قل ہو القادر[۵] علی ان یبعث الخ کہہ کہ وہ قادر ہے اوپر اسکے کہ بھیجے تم پر عذاب اوپر[ع۵] تمھارے سے یا نیچے پانوٗن تمھارے کے سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین پناہ مانگتا ہون ساتھ ذات تیری کے اور جب یہ آیت نازل ہوئی او یلبسکم شیعا الخ یا ملادیوے تمکو گروہ مختلف کر کر اور چکھا وے بعضے تمھارے کو لڑائی بعض کی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونون امر بہت آسان ہین یا فرمایا ہاتان ایسر معنی واحد ہین یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے ابی بکر بن ابی مریم غسانی سے اُسنے راشد بن سعد سے اُسنے سعد بن ابی وقاص سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین قل ہو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک یہ ہونیوالا ہے اور ابھی اسکی تاویل نہین ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُس نے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم یعنے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہین ملایا انھون نے ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے۔ تو یہ مسلمانون پر تکلیف گذری پس انھون نے کہا یا رسول اللہ اور کون شخص ہم مین سے اپنے نفس پر ظلم نہین کرتا ہے فرمایا آپ نے اس سے یہ مراد نہین مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا تم نے سنا نہین جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا ہے

[۵] قرآن شریف مین اکثر کافرونکو عذاب کا وعدہ دیا یہان کھول دیا کہ عذاب وہ بھی ہے جو اگلی امتو پر آیا آسمان سے یا زمین سے اور یہ بھی ہے جو آدمیونکو آپسمین لڑا وے اور بعضون کو قتل یا قید یا ذلیل کرے حضرت نے سمجھ لیا کہ اس امت پر یہی ہوگا اکثر عذاب الیم اور عذاب مہین اور عذاب شدید اور عذاب عظیم انھین باتونکو فرمایا ہے اور آخرت کا عذاب بھی ہے ان پر جو کافر ہین ۱۲ شاہ عبد القادر محدث دہلوی

[ع۵] تفسیر مدارک مین ہے کہ اوپر سے عذاب جیسا کہ قوم لوطؑ اور اصحاب فیل پر پتھر گرائے گئے اور پانوٗن کے نیچے سے عذاب جیسے قوم فرعون غرق کیگئی اور قارون زمین مین دھنسایا گیا واللہ اعلم ابو سعید بنہوی

یا بنی لاتشرك بالله ان الشرك لظلم عظيم هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا اسحاق بن يوسف الازرق نا داؤد بن ابی هند عن الشعبی عن مسروق قال كنت متكئا عند عائشة فقالت يا ابا عائشة ثلاث من تكلم بواحدة منهن فقد اعظم الفرية على الله من زعم ان محمدا رأى ربه فقد اعظم الفرية على الله والله يقول لاتدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير وما كان لبشر ان يكلمه الله الا وحيا او من وراء حجاب وكنت متكئا فجلست فقلت يا ام المؤمنين انظريني ولا تعجليني اليس الله تعالٰى يقول ولقد راٰه نزلة اخرٰى ولقد راٰه بالافق المبين قالت انا والله اول من سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هٰذا قال انما ذلك جبرئيل ما رأيته فی الصورة التی خلق فيها غير هاتين المرتين رأيته منهبطا من السماء سادا اعظم خلقه ما بين السماء والارض ومن زعم ان محمدا كتم شيئا مما انزل الله عليه فقد اعظم الفرية على الله يقول الله يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك ومن زعم انه يعلم ما فی غد فقد اعظم الفرية على الله والله يقول لا يعلم من فی السموات والارض الغيب الا الله هٰذا حديث حسن صحيح ومسروق بن الاجدع يكنی ابا عائشة **حدثنا** محمد بن موسى البصری الحرشی نا زياد بن عبد الله البكائی نا عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن عبد الله بن عباس قال اتی ناس النبی صلی الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله انأكل ما نقتل ولا نأكل ما يقتل الله فانزل الله فكلوا مما ذكر اسم الله عليه ان كنتم باٰياته مؤمنين الى قوله

یا بنی لاتشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم یعنی اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک نہ کر کیونکہ شرک البتہ بڑا ظلم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے کہا حدیث کی ہم سے داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے اُسنے مسروق سے کہا اُسنے میں حضرت عائشہؓ کے پاس تکیہ لگائے ہوئے تھا پس کہا حضرت عائشہ نے اے ابا عائشہ دکنیت مسروق تین چیزیں ہیں جو کوئی ایک کا بھی ان میں سے قائل ہوا تو اُسنے اللہ پر بڑا جھوٹ افترا کیا جسنے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو اُسنے اللہ پر بڑا جھوٹ افترا کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لاتدرکہ الابصار لخ یعنے نہیں پاتیں اسکو نظریں اور وہ پاتا ہے سب نظروں کو اور وہ ہے باریک دیکھنے والا خبردار۔ اور فرمایا ہے اللہ نے وماکان لبشر الخ اور نہیں ہے واسطے کسی آدمی کے کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر ساتھ وحی کے یا پیچھے پردے سے۔ اور میں تکیہ لگائے ہوئے تھا پس بیٹھ گیا۔ سو میں نے کہا اے ام المؤمنین مجھے مہلت دے اور جلدی نہ کر کیا اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخریٰ ولقد رآہ بالافق المبین یعنی اور البتہ دیکھا اسکو باری دوسری اور البتہ دیکھا اسکو ساتھ کنارے ظاہر کے کہا حضرت عائشہ نے قسم ہے اللہ کی میں نے ہی سب سے پہلی اسکی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہے فرمایا آپنے وہ جبرئیل علیہ السلام ہیں میں نے انکو اس صورت میں کہ جسمیں وہ پیدا ہوئے ہیں سوائے ان دو بار کے نہیں دیکھا۔ دیکھا میں نے انکو اُترتے ہوئے آسمان سے اس حالت میں کہ بزرگی انکی پیدایش کی چھپانے والی تھی اس چیز کو جو درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور[1] جس نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض احکام جو آپ کی طرف نازل ہوئے چھپا رکھے ہیں تو اُسنے بھی اللہ تعالےٰ پر بڑا افترا کیا کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنے اے رسول پہونچا دے جو تجھپر تیرے رب سے نازل ہوا ہے اور جس[2] نے کہا کہ آنحضرت جانتے ہیں جو کل میں ہوتا ہے تو اُسنے بھی اللہ تعالیٰ پر بڑا افترا کیا کیونکہ اللہ فرماتا ہے لایعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ یعنی نہیں جانتا جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے غیب کو سوائے اللہ کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابا عائشہ ہے حدیث کی ہم سے محمد بن موسے بصری حرشی نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن عبد اللہ بکائی نے کہا حدیث کی ہمسے عطاء بن سائب نے سعید بن جبیر سے اُسنے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہا اُسنے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا کھائیں ہم وہ چیز جو خود قتل کریں اور نہ کھائیں جو اللہ قتل کرے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بآیاتہ مؤمنین الیٰ قولہ۔

[1] ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت نے اپنے رب کو دیکھا ہے اور حضرت عائشہ اور ابن مسعود سے انکار اسکا ثابت ہے اور ابی ذر سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے آنحضرت سے سوال کیا کہ کیا آپنے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے فرمایا آپنے وہ نور ہے میں کسطرح اُسکو دیکھ سکتا ہوں۔ اور عثمان بن سعید دارمی سے مروی ہے کہ صحابہ کا اتفاق ہے کہ آنحضرت نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا کہا شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے قول ابن عباس کا اسکے مخالف نہیں ہے کیونکہ آنحضرت سے ثابت ہوا ہے کہ آپنے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے مگر سوائے رات معراج کے۔ اور آیات جو سورۂ نجم میں ہیں اُنسے مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں جیسا کہ سوق کلام کا مقتضی ہے کذا فی زاد المعاد مختصراً۔ [2] امام نووی نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رب تبارک وتعالےٰ کو دیکھا۔ اور حضرت عائشہؓ نے رویت کے انکار پر کوئی حدیث یا آنحضرت سے سماع روایت نہیں کیا۔ صرف انکا اجتہاد و استنباط ہے اور انہیں انکا تمسک آیہ وماکان لبشر الخ اور قولہ لاتدرکہ الابصار کے ساتھ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آیہ اولیٰ میں حالت وحی میں کلام کی نفی ہے محض رویت کی نفی نہیں ہے اور ہو سکتا ہے کہ رویت بغیر کلام کے ثابت ہو اور ادراک کے معنی شی کے جمیع جوانب کے احاطہ کے ہیں اور رویت اس سے عام ہے۔ واللہ اعلم۔

ابوسعید بندوی عفا اللہ عنہ

وان اطعتموهم انكم لمشركون هٰذا احديث حسن غريب وقد روى هٰذا الحديث من غير هٰذا الوجه عن ابن عباس ايضا ورواه بعضهم عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** الفضل بن الصباح البغدادى نا محمد بن فضيل عن داؤد الاودى عن الشعبى عن علقمة عن عبد الله قال من سره ان ينظر الى الصحيفة التى عليها خاتم محمد صلى الله عليه وسلم فليقرأ هٰؤلاء الآيات قل تعالوا اتل ما حرم ربكم عليكم الى قوله لعلكم تتقون هٰذا احديث حسن غريب **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابى عن ابن ابى ليلى عن عطية عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قول الله تعالىٰ او يأتى بعض آيات ربك قال طلوع الشمس من مغربها هٰذا احديث غريب ورواه بعضهم ولم يرفعه **حدثنا** عبد بن حميد نا يعلى بن عبيد عن فضيل بن غزوان عن ابى حازم عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ثلاث اذا خرجن لم ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل الآية الدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها او من المغرب هٰذا احديث حسن صحيح **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله تبارك وتعالىٰ وقوله الحق اذا هم عبدى بحسنة فاكتبوها له حسنة فان عملها فاكتبوا له بعشر امثالها واذا هم بسيئة فلا تكتبوها فان عملها فاكتبوها بمثلها فان تركها وربما قال فان لم يعمل بها فاكتبوها له حسنة ثم قرء من جاء بالحسنة فله عشر امثالها هٰذا احديث حسن صحيح **ومن** سورة الاعراف بسم الله الرحمٰن الرحيم **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا سليمان بن حرب نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم قرأ هٰذه الآية فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا قال حماد هكذا وامسك سليمان بطرف ابهامه

وان اطعتموھم انکم لمشرکون ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ حدیث غیر اس طریق سے بھی ابن عباس سے مروی ہے ۔ اور روایت کیا اسکو بعض نے عطاء بن سائب سے اُس نے سعید بن جبیر سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل **حدیث** کی ہم سے فضل بن صباح بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے داؤد اودی سے اُس نے شعبی سے اُس نے علقمہ سے اُس نے عبد اللہ سے کہا اُسنے جس کسی کو اس صحیفے کیطرف دیکھنا خوش لگے جسپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ہے تو چاہیئے کہ یہ آیتیں پڑھے قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الی قولہ لعلکم تتقون یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے ابن ابی لیلے سے اُس نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین او یاتی بعض آیات ربک یعنے یا آوین بعضی نشانیان رب تیرے کی فرمایا آپ نے مراد اس سے طلوع آفتاب کا ہے مغرب کی طرف سے ۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا اسکو بعض نے اور مرفوع نہین کیا ۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے یعلی بن عبید نے فضیل بن غزوان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تین چیزین ہین جب وہ نکل پڑینگی تو نہ نفع دے گا کسی جی کو ایمان اس کا جو پہلے ایمان نہ لایا تھا ۔ دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے یا فرمایا آپنے من المغرب معنے واحد ہین یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اور فرمان اسکا سچ ہے جب میرا بندہ نیکی کا قصد کرے تو اسکے لئے نیکی لکھ دو سو اگر اُسنے اس نیکی کو کر لیا تو اسکے لئے اسکے برابر دس نیکیان لکھو اور جب برائی کا قصد کرے تو اسکو نہ لکھو سو اگر وہ برائی کو کرلے تو اسکے برابر برائی لکھو یس اگر اسکو ترک کرے اور کسی وقت کہا راوی نے پس اگر اسکو عمل مین نہ لائے تو اسکے لئے نیکی لکھدو پھر آپنے یہ آیت پڑھی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا یعنے جو کوئی لاوے بھلائی پس واسطے اسکے ہے دس برابر اسکے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **بعض تفسیر** سورۂ اعراف سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فلما تجلی ربہ الخ یعنے پس جب تجلی کی پروردگار اسکے نے طرف پہاڑ کے کیا اسکو ریزہ ریزہ کہا حماد نے اسطرح اور بند کیا سلیمان نے ساتھ ایک طرف انگوٹھے کے

علی انملة اصبعه الیمنی قال فساخ الجبل وخر موسیٰ صعقا هٰذا حدیث حسن صحیح غریب لانعرفه الا من حدیث حماد بن سلمة حدثنا عبد الوهاب الوراق البغدادی نا معاذ بن معاذ عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه حدثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن زید بن ابی انیسة عن عبد الحمید بن عبد الرحمٰن بن زید بن الخطاب عن مسلم بن یسار الجهنی ان عمر بن الخطاب سئل عن هٰذه الاٰیة واذ اخذ ربك من بنی اٰدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علیٰ انفسهم الست بربکم قالوا بلیٰ شهدنا ان تقولوا یوم القیٰمة انا کنا عن هٰذا غافلین فقال عمر بن الخطاب سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل عنها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله خلق اٰدم ثم مسح ظهره بیمینه فاستخرج منه ذریة فقال خلقت هٰؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة یعملون ثم مسح ظهره فاستخرج منه ذریة فقال خلقت هٰؤلاء للنار وبعمل اهل النار یعملون فقال الرجل ففیم العمل یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتی یموت علیٰ عمل من اعمال اهل الجنة فیدخله الله الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتی یموت علیٰ عمل من اعمال اهل النار فیدخل الله النار هٰذا حدیث حسن ومسلم بن یسار لم یسمع من عمر وقد ذکر بعضهم فی هٰذا الاسناد بین مسلم بن یسار وبین عمر رجلا حدثنا عبد بن حمید نا ابو نعیم نا هشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما خلق الله اٰدم مسح ظهره فسقط من ظهره کل نسمة هو خالقها من ذریته الیٰ یوم القیٰمة

اور پر پوری انگلی داہنی کے کہا اُس نے پس پہاڑ زمین مین دھس گیا اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حماد بن سلمہ سے حدیث کی ہمسے عبد الوہاب وراق بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن معاذ نے حماد بن سلمہ سے اُس نے ثابت سے اُس نے انس سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے زید بن ابی انیسہ سے اُس نے عبد الحمید بن عبد الرحمٰن بن زید بن خطاب سے اُس نے مسلم بن یسار جہنی سے یہ کہ عمر بن خطابؓ اس آیت سے سوال کیے گئے واذ اخذ ربک من بنی آدم الخ یعنے اور جب لیا پروردگار تیرے نے بیٹون آدم کے سے پیٹھون اُنکی سے اولاد اُنکی کو اور گواہ کیا انکو اوپر جانون انکی کے کیا نہین ہون مین رب تمھارا کہا انھون نے البتہ تو ہے۔ شاہد ہوے ہم ایسا نہ ہو کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق تھے ہم اس سے غافل سو کہا عمر بن خطاب نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اسکی بابت سوال کئے گئے تھے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو پھر داہنے دست مبارک سے اسکی پیٹھ پر مسح کیا سو اس سے اسکی اولاد نکالی اور فرمایا مین نے انکو جنت کے لئے پیدا کیا ہے اور جنتیون کے ہی عمل کرین گے پھر اللہ تعالےٰ نے اسکی پیٹھ پر مسح کیا اور اس سے اسکی اولاد نکالی اور فرمایا مین نے انکو دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے اور دوزخ کے ہی عمل کرین گے پس ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ پھر ہمارے عمل کیا فائدہ دیتے ہین کہا اُسنے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی جنت کے لئے پیدا کیا جاتا ہے تو اللہ اس سے جنتیون کے عمل ہی کرتا ہے یہانتک کہ وہ جنتیون کے عمل ہی پر مرتا ہے پس اللہ اسکو جنت مین داخل کرتا ہے اور جب آدمی دوزخ کے لئے پیدا کیا جاتا ہے تو اس سے دوزخیون کے عمل ہی کراتا ہے یہانتک کہ وہ دوزخیون کے عمل پر ہی مرتا ہے پس اللہ اسکو دوزخ مین داخل کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور مسلم بن یسار نے عمرؓ سے سنا نہین ہے اور بعضون نے اس اسناد مین درمیان مسلم بن یسار اور عمر کے ایک اور مرد کو بھی ذکر کیا ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جبکہ[1] اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو اسکی پیٹھ کو مسح کیا تو اسکی پیٹھ سے ہر ایک ذی روح جو اسکی اولاد سے قیامت تک پیدا ہونیوالا تھا گر پڑے۔

[1] اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی پشت سے انکی اولاد اور اُنسے انکی اولاد نکالی سب سے اقرار کروایا اپنی خدائی کا۔ پھر پشت مین داخل کیا اس سے مدعا یہ ہے کہ خدا کے ماننے مین ہر کوئی آپ کفایت ہے باپ کی تقلید نہین اگر باپ شرک کرے بیٹا چاہیے ایمان لاوے۔ اگر کسی کو شبہہ ہو کہ وہ عہد تو یاد نہین رہا پھر کیا حاصل تو یون سمجھے کہ اُسکا نشان ہر کسی کے دل مین رہا ہے اور ہر زبان پر مشہور رہا ہے کہ جسکا خالق اللہ ہے سارا جہان قائل ہے اور جو کوئی منکر ہے یا شرک کرتا ہے سو اپنی عقل ناقص کے دخل سے پھر آپ ہی جھوٹا ہوتا ہے۔ ۱۲ مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ

وجعل بین عینی کل انسان منهم وبیصا من نور ثم عرضهم علٰی اٰدم فقال ای رب من هٰؤلاء قال هٰؤلاء ذریتك فرأی رجلا منهم فاعجبه وبیص ما بین عینیه فقال ای رب من هٰذا قال هٰذا رجل من اٰخر الامم من ذریتك یقال له داوٗد قال رب وکم جعلت عمره قال ستین سنة قال ای رب زده من عمری اربعین سنة فلما انقضی عمر اٰدم جاءه ملك الموت فقال اولم یبق من عمری اربعون سنة قال اولم تعطها ابنك داوٗد قال فجحد اٰدم فجحدت ذریته ونسی اٰدم فنسیت ذریته وخطئ اٰدم فخطئت ذریته هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** محمد بن المثنی نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا عمر بن ابراهیم عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لما حملت حواء طاف بها ابلیس وکان لا یعیش لها ولد فقال سمیه عبد الحارث فسمته عبد الحارث فعاش وکان ذلك من وحی الشیطان وامره هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عمر بن ابراهیم عن قتادة ورواه بعضهم عن عبد الصمد ولم یرفعه **ومن** سورة الانفال بسم الله الرحمٰن الرحیم **حدثنا** ابو کریب نا ابو بکر بن عیاش عن عاصم بن بهدلة عن مصعب بن سعد عن ابیه قال لما کان یوم بدر جئت بسیف فقلت یا رسول الله ان الله قد شفی صدری من المشرکین او نحو هٰذا هب لی هٰذا السیف فقال

اور اللہ تعالیٰ نے انمین سے ہر ایک انسان کی آنکھون کے درمیان چمکارا نور کا رکھدیا پھر انکو حضرت آدم کے روبرو پیش کیا تو کہا حضرت آدم نے اے میرے رب یہ کون ہین فرمایا اللہ نے یہ اولاد تیری ہی سو حضرت آدم نے ایک مرد انمین سے دیکھا تو آپکو اسکی آنکھون کے درمیان کا چمکارا بہت پسند آیا پس کہا اے میرے رب یہ کون ہی فرمایا اللہ نے یہ تیری اولاد مین سے آخری امتون مین سے ایک مرد ہے اسکو داوٗد کہا جاتا ہے کہا حضرت آدم نے اے میرے رب اور تو نے اسکی عمر کتنی بنائی ہی فرمایا اللہ نے ساٹھ برس کہا حضرت آدم نے اے رب میرے اسکی عمر میری عمر سے چالیس برس زیادہ کردے سو جب حضرت آدم کی عمر منقضی ہو چکی تو انکے پاس ملک الموت آئے پس کہا حضرت آدم نے کیا میری عمر سے چالیس برس باقی نہین رہے کہا اُنھون نے کیا تم نے انکو اپنے بیٹے داوٗد کو نہین دیا کہا آن حضرت نے پس انکار کیا حضرت آدم نے تو انکی اولاد نے بھی انکار کیا اور بھول گئے آدم تو انکی اولاد بھی بھول گئی اور خطا کی آدم نے سو خطا کی انکی اولاد نے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے بواسطہ ابوہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن ابراہیم نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب حضرت حوا کو حمل ہوا تو شیطان انکے پاس آیا اور انکی اولاد زندہ نہ رہتی تھی تو اُسنے حضرت حوا سے کہا آپ اسکا نام عبد الحارث رکھئے سو حضرت حوا نے اسکا نام عبد الحارث[۱] رکھا پس وہ زندہ رہا اور یہ شیطان کی وحی اور اسکے امر سے ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عمر بن ابراہیم سے جو راوی ہی قتادہ سے۔ روایت کیا اسکو بعض نے عبد الصمد سے اور اسکو مرفوع نہین کیا بعض **تفسیر سورۂ انفال** سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے مصعب بن سعد سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے جب بدر کا دن ہوا تو مین ایک تلوار لایا سو مین نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے میرے سینے کو مشرکون سے شفا دی ہے یا مثل اس کے کوئی اور کلمہ کہا تو آپؐ مجھے یہ تلوار بخشدیجئے پس فرمایا آنحضرت نے

۱ بعضے کہتے ہین حضرت آدم اور حوا پر یہ گذرا اول جو حمل ہوا ابلیس ایک نیک مرد کی صورت مین آیا اور ڈرایا کہ تیرے پیٹ مین شاید کچھ بلا ہی جب دونون دعا کرنے لگے تب یہ کہا کہ میری دعا سے یہ بلا بدل کر بیٹا پیدا ہوگا اسکا نام رکھیو عبد الحارث حارث شیطان کا نام تھا وہی کیا **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اول بیٹا نہ تھا کیونکہ پہلے اس سے کئی مر چکے تھے اس قصے مین پیغمبرون سے شرک ثابت ہوتا ہے یا یہ قصہ غلط ہے اس آیت مین مرد اور عورت کو فرمایا ہی آدم اور حوا کو نہین گو اول ذکر انکا ہو چکا یا یون کہیے کہ جو کچھ انسانون مین ہونا مقدر تھا حضرت آدم مین اول ظہور پکڑ گیا اسمین وہ نمونہ تقدیر تھے اولاد کے گناہ انمین نظر آئے جیسے آئینہ مین صورت چنانچہ نفس کی خواہش اور اللہ کی بجلی اور کہکر بھول جانا اور دیکر منکر ہونا یہ سب اولاد کے خوئین انمین نظر آچکین جیسا کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ شاہ عبد القادر رحمہ اللہ محدث دہلوی **۲** یعنے مین ایک تلوار لڑائی سے لایا اور آپسے کہا کہ یہ مجھے بخشدیجئے اور مجھسے اللہ تعالیٰ نے شرک کی بو دور کردی ہی آپنے جواب دیا کہ یہ بھی مال غنیمت ہی نہ تیرا ہے نہ میرا میرے دل مین گذرا شاید آپ کسی ایسے آدمی کو دینگے جسپر میرے جیسے مصیبت نہ گذری ہو تھوڑی دیر کے بعد میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ آنحضرت فرماتے ہین کہ تو نے مجھسے تلوار مانگی تھی اُسوقت مال غنیمت تھا کسی کے حصہ مین نہ تھا اب وہ تلوار میرے حصے مین آگئی ہے وہ مین نے تجھے

هذا ليس لی ولا لك نقلت عسى ان يعطى هذا من لا يبلى بلائى فجاءنی الرسول انك سألتنی وليس لی وانه قد صار لی وهو
لك قال فنزلت يسألونك عن الانفال الاية هذا حديث حسن صحيح وقد رواه سماك عن مصعب بن سعد ايضا وفی الباب
عن عبادة بن الصامت **حدثنا** محمد بن بشار نا عمر بن يونس اليمامی نا عكرمة بن عمار نا ابو زميل ثنی عبد الله بن عباس
ثنی عمر بن الخطاب قال نظر نبی الله صلى الله عليه وسلم الى المشركين وهم الف واصحابه ثلثمائة وبضعة عشر رجلا فاستقبل
نبی الله صلى الله عليه وسلم القبلة ثم مد يديه وجعل يهتف بربه اللهم انجزلی ما وعدتنی اللهم انك ان تهلك هذه العصابة
من اهل الاسلام لا تعبد فی الارض فما زال يهتف بربه مادا يديه مستقبل القبلة حتى سقط رداءه من منكبيه فاتاه ابو بكر
فاخذ رداءه فالقاه على منكبيه ثم التزمه من ورائه وقال يا نبی الله كفاك مناشدتك ربك فانه سينجزلك ما وعدك فانزل
الله تبارك وتعالى اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم انی ممدكم بالف من الملائكة مردفين فامدهم الله بالملائكة هذا حديث
حسن صحيح غريب لا نعرفه من حديث عمر الا من حديث عكرمة بن عمار عن ابی زميل وابو زميل اسمه سماك الحنفی قال وانما كان
هذا يوم بدر **حدثنا** عبد بن حميد انا عبد الرزاق عن اسرائيل عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال لما فرغ رسول الله
صلى الله عليه وسلم من بدر قيل له عليك العير ليس دونها شئ قال فناداه العباس وهو فی وثاقه لا يصلح وقال لان الله وعدك احدى
الطائفتين وقد اعطاك ما وعدك قال صدقت هذا حديث حسن **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابن نمير عن اسمعيل بن ابراهيم

یہ نہ میرے لئے ہے نہ تیرے لئے پس مین نے (دل مین) کہا یہ آپ اسکو دینگے جو میرے جیسی مصیبت مین مبتلا نہین ہوا پھر میرے پاس آپ کا ایک
قاصد آیا کہ تونے یہ تلوار مانگی تھی حالانکہ اُسوقت میرے لئے نہ تھی اور اب میرے لئے ہوگئی ہے اور یہ (اب) تیرے لئے ہے کہا راوی نے پس
یہ آیت نازل ہوئی یسألونك عن الانفال الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو سماک نے مصعب بن سعد سے بھی اور اس باب
مین عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن یونس یمامی نے کہا حدیث کی ہم سے
عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہمسے ابوزمیل نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن عباس نے کہا حدیث کی مجھے عمر بن خطابؓ نے کہا اُس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کی طرف دیکھا اور وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے اصحاب تین سو اور دس پر چند مرد تھے پس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم قبلہ کی طرف متوجہ ہوے پھر دونون دست مبارک دعا کے لئے دراز کئے اور اپنے رب کو آواز سے پکارنے لگے اے اللہ پورا
کر میرے لئے جو تونے مجھ سے وعدہ کیا ہے اے اللہ اگر تو اس گروہ کو مسلمانون سے ہلاک کردے گا تو تو زمین مین عبادت نہ کیا جاویگا
سو بہت دیر تک اپنے رب کو پکارتے رہے اس حالت مین کہ دونون دست مبارک قبلہ کی طرف دراز کئے ہوے تھے یہانتک کہ آپکی
چادر کاندھے مبارک سے گر پڑی سو آپ کے پاس حضرت ابوبکر آئے اور آپ کی چادر کو پکڑا اور اسکو آپکے کاندھے مبارک پر ڈالدیا پھر حضرت
ابوبکر نے آپ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور کہا اے نبی اللہ کے کافی ہے آپکو آپکی دعا کرنی اپنے رب سے بتحقیق وہ پورا کریگا آپکے لئے جو اُسنے
آپ کے ساتھ وعدہ کیا ہے پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اذ تستغیثون ربکم الخ یعنے جسوقت فریاد کرتے تھے تم پروردگار
اپنے سے پس قبول کیا واسطے تمھارے یہ کہ مین مدد دونگا تمکو ساتھ ہزار کے فرشتون سے پے درپے آنیوالے پس آپ کو اللہ نے ساتھ فرشتون کے
مدد دی - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق عمر سے مگر حدیث عکرمہ بن عمار سے جو راوی ہے ابوزمیل سے - اور ابوزمیل
کا نام سماک حنفی ہے کہا اُسنے اور یہ دن بدر کا تھا - حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اسرائیل سے اُسنے سماک
سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے فارغ ہوے تو آپ سے کہا گیا کہ پکڑ لو قافلہ
کو اسکے آگے کوئی مانع نہین ہے کہا راوی نے پس آپکو حضرت عباس نے آواز دی اس حالت مین کہ وہ قید مین تھے یہ لائق نہین اور کہا
حضرت عباس نے اسلئے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ سے دونون مین سے ایک گروہ کا وعدہ دیا ہے اور آپ کو دیدیا جو آپ سے وعدہ کیا
فرمایا آنحضرت نے سچ کہا تونے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابن نمیر نے اسمٰعیل بن ابراہیم

ف سورۂ انفال اتری بعد جنگ بدر کے جب ہجرت کے بعد حکم ہوا جہاد کا - اول جہاد تھا قریش سے جنکے ظلم سے وطن چھوڑا انپر چڑھکر نہ جاسکتے مکے کے ادب سے مگر راہ باٹ پر مسلمان دوڑے
دو تین بار اور پھر دوسرے برس قریش کا قافلہ تجارت کو گیا ملک شام جب پھرنے لگے حضرت نے آپ انپر قصد کیا خبر پاکر مکے والے مدد کو نکلے قافلہ سے قافلہ بچ نکلا اور دونون فوجین بھڑ گئین

مہاجر

بن مہاجر عن عباد بن یوسف عن ابی بردة بن ابی موسیٰ عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انزل الله علیّ امانین لامتی وما کان الله لیعذبهم وانت فیهم وما کان الله معذبهم وهم یستغفرون فاذا مضیت ترکت فیهم الاستغفار الی یوم القیمة هٰذا حدیث غریب واسمٰعیل بن ابراهیم یضعف فی الحدیث **حدثنا** احمد بن منیع نا وکیع عن اسامة بن زید عن صالح بن کیسان عن رجل لم یسمه عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قرأ هٰذه الاٰیة علی المنبر واعدوا لهم ما استطعتم من قوة قال الا ان القوة الرمی ثلث مرات الا ان الله سیفتح لکم الارض وستکفون المؤنة فلا یعجز احدکم ان یلهو باسهمه وقد روی بعضهم هٰذا الحدیث عن اسامة بن زید عن صالح بن کیسان عن عقبة بن عامر وحدیث وکیع اصح وصالح بن کیسان لم یدرک عقبة بن عامر وادرک ابن عمر **حدثنا** عبد بن حمید اخبرنی معاویة بن عمرو عن زائدة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لم تحل الغنائم لاحد سود الرؤس من قبلکم کانت تنزل نار من السماء فتاکلها فقال سلیمان الاعمش فمن یقول هٰذا الا ابو هریرة الاٰن فلما کان یوم بدر وقعوا فی الغنائم قبل ان تحل لهم فانزل الله لولا کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابی عبیدة بن عبد الله عن ابن مسعود قال لما کان یوم بدر وجیٔ بالاساریٰ

بن مہاجر سے اُسنے عباد بن یوسف سے اُسنے ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے مجھپر میری امت کے لئے دو چیزیں موجب امان کا اتاری ہین ایک یہ کہ وماکان اللہ الخ یعنے نہین ہے اللہ کہ عذاب کرے انکو اس حالت مین کہ آپ انمین ہون دوسرا یہ کہ وماکان اللہ معذبهم الخ یعنے نہین ہے اللہ کہ عذاب دے انکو اس حالت مین کہ وہ بخشش مانگتے ہون سو جب مین گذر جاؤنگا تو انمین استغفار قیامت تک چھوڑ جاؤنگا۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسمٰعیل بن ابراہیم حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسامہ بن زید سے اُسنے صالح بن کیسان سے اُسنے ایک مرد سے اسکا نام اُسنے نہین لیا اُسنے عقبہ بن عامر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت منبر پر پڑھی واعدوا لهم ما استطعتم من قوة یعنے اور تیاری کرو واسطے انکے جو کچھ کہ طاقت رکھتے ہو تم قوت سے فرمایا آپنے خبردار قوت سے مراد تیر اندازی ہے تین بار فرمایا خبردار تحقیق اللہ تعالیٰ جلدی ہی تمھارے لئے زمین کو فتح کردے گا اور تکلیف سے تمکو بچاؤ ہوگا سو تم مین سے کسی کو تیرون کے ساتھ کھیلنا عاجز نہ کردے۔ اور روایت کیا بعض نے اس حدیث کو اسامہ بن زید سے اُسنے صالح بن کیسان سے اُس نے عقبہ بن عامر سے اور حدیث وکیع کی صحیح ہے اور صالح بن کیسان نے عقبہ بن عامر سے ملاقات نہین کی اور ابن عمرؓ سے ملاقات کی ہے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا خبر دی مجھے معاویہ بن عمرو نے زائدہ سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کسی بیٹے آدم کے لئے غنیمتین حلال نہ تھین تم سے پہلے آگ آسمان سے نازل ہوتی تھی سو وہ اسکو کھا جاتی تھی کہا سلیمان اعمش نے سو اب یہ بات سوائے ابو ہریرہ کے کوئی نہین کہتا۔ پس جب دن بدر کا ہوا تو تمام لوگ غنیمت مین واقع ہوگئے پہلے اسکے کہ انکے لئے حلال ہووے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لولا کتاب من اللہ سبق الخ یعنے اگر نہ ہوتا لکھا ہوا اللہ کی طرف سے کہ پہلے گذر ا ہے البتہ لگتا تمکو بیچ اُس چیز کے کہ لیا تھا تمنے عذاب بڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُس نے ابی عبیدہ بن عبد اللہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا اُسنے جب بدر کا دن ہوا تو قیدی لائے گئے

[۱] وہ بات یہ کہ لکھ چکا کہ ان قیدی لوگون مین بہتونکی قسمت تھی مسلمان ہونا یا یہ کہ مخطی کو اجتہاد مین عذاب نہین ہوتا یا یہ کہ اہل بدر کو عذاب نہین ہوگا یا ایسی قوم کو عذاب نہین ہونا چاہیے کہ جسکی صراحةً نہی غنیمت سے نہین کیگئی یا یہ کہ غنیمت کا مال انکے لئے حلال ہوتا ہے [۲] بدر کی لڑائی مین ستر کافر پکڑے گئے حضرت نے مشورہ کیا کہ انکو کیا کرین اکثر مسلمانوں کی مرضی ہوئی کہ مال لیکر چھوڑ دین اور بعضوں کی مرضی ہوئی کہ سب کو قتل کرین حضرت عمر اور سعد بن معاذ کی یہی مشورت تھی آخر مال لیکر چھوڑ دیا یہ آیت اُتری عتاب کی یعنی نبیوں کو جہاد سے مال سمیٹنا منظور نہین بلکہ کافرونکی ضد توڑنی وہ بات اسی مین ہے کہ قتل کرے تا اسکے خوف سے کفر کی ضد چھوڑین جب درمیان مین قتل کا ذکر آیا تھا تب عبد اللہ بن مسعود نے سہیل بن بیضا کے لئے سفارش کی کہ یہ شخص پہلے سے ہی مسلمان ہے اسکو قتل کرنا نہین چاہیے آخر آنحضرت نے بعد دیر کے حکم دیا کہ یہ سنتے کیا جائے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ سہیل بن بیضا مکہ مین مسلمان ہوا تھا مگر اسنے اسلام ظاہر نہین کیا تھا آخر مشرک اسکو بدر مین لے آئے تب بھی یہ انکے ساتھ اسی حالت مین چھپا رہا جب پکڑا گیا تو عبد اللہ

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما تقولون فی هؤلاء الاساری فذکر فی الحدیث قصة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینفلتن احد منهم الا بفداء او ضرب عنق فقال عبد الله بن مسعود فقلت یا رسول الله الا سهیل بن بیضاء فانی سمعته یذکر الاسلام قال فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فما رایتنی فی یوم اخوف ان تقع علی حجارة من السماء منی فی ذلک الیوم حتی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا سهیل بن البیضاء قال ونزل القرآن بقول عمر ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض الی آخر الآیات هٰذا حدیث حسن وابو عبیدة بن عبد الله لم یسمع من ابیه **ومن** سورة التوبة **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید ومحمد بن جعفر وابن ابی عدی وسهل بن یوسف قالوا نا عوف بن ابی جمیلة ثنی یزید الفارسی ثنی ابن عباس قال قلت لعثمٰن بن عفان ما حملکم ان عمدتم الی الانفال وهی من المثانی والی براءة وهی من المئین فقرنتم بینهما ولم تکتبوا بینهما سطر بسم الله الرحمٰن الرحیم ووضعتموها فی السبع الطول ما حملکم علی ذلک فقال عثمان کان رسول الله صلی الله علیه وسلم مما یاتی علیه الزمان وهو ینزل علیه السور ذوات العدد فکان اذا انزل علیه الشیء دعا بعض من کان یکتب فیقول ضعوا هؤلاء الآیات فی السورة التی یذکر فیها کذا وکذا فاذا انزلت علیه الآیة فیقول ضعوا هٰذه الآیة فی السورة التی یذکر فیها کذا وکذا وکانت الانفال من اوائل ما نزلت بالمدینة وکانت براءة من آخر القرآن وکانت قصتها شبیهة بقصتها فظننت انها منها فقبض رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یبین لنا انها منها فمن اجل ذلک قرنت بینهما ولم اکتب بینهما سطر

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم ان قیدیون کے بارے مین کیا کہتے ہو (پس اس راوی نے حدیث مین لمبا قصہ ذکر کیا) پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلاصی پائے کوئی انمین سے مگر ساتھ مال کے یا مارنے گردن کے سو کہا عبداللہ بن مسعود نے پس مین نے کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضاء کیونکہ مین نے اس سے سنا ہو کہ اسلام کا ذکر کرتا تھا کہا اُسنے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے کہا عبداللہ نے نہین دیکھا مین نے اپنے آپکو کسی دن مین زیادہ خوفناک اس بات سے کہ اگر پڑے مجھپر پتھر آسمان سے مجھسے اس دن مین تا آنکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر سہیل بن بیضاء کہا اُسنے اور نازل ہوا قرآن موافق قول حضرت عمرؓ کے ما کان لنبی یعنی نہین تھا لائق واسطے نبی کے یہ کہ ہووین واسطے اسکے بندیون یہانتک کہ خونریزی کرین بیچ زمین کے۔ الخ یہ حدیث حسن ہو اور ابو عبیدہ بن عبداللہ نے اپنے باپ سے سنا نہین ہو **بعض تفسیر سورہ توبہ سے حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اور محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی اور سہیل بن یوسف نے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے عوف بن ابی جمیلہ نے کہا حدیث کی مجھے یزید فارسی نے کہا حدیث کی مجھے ابن عباس نے کہا اُسنے مین نے حضرت عثمان بن عفان سے کہا کس چیز نے تمکو برانگیختہ کیا کہ قصد کیا تمنے سورہ انفال کی طرف حالانکہ وہ مثانی سے ہے اور سورہ برارت کی طرف حالانکہ وہ مئین سے ہو کہ تم نے ان دونون کو ملا دیا ہے اور تمنے ان دونون کے بیچ مین سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی نہین لکھی۔ اور تمنے اسکو سات لمبی سورتون مین رکھدیا ہے کس چیز نے تمکو اسپر برانگیختہ کیا پس کہا حضرت عثمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت زمانہ گذرتا تھا اس حالت مین کہ آپ پر کئی سورتین نازل ہوتی رہتی تھین سو جب آپ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو کسی ایسے شخص کو بلاتے جو اسکو لکھتا ہوتا اور فرماتے ان آیتون کو فلانی سورت مین جسمین ایسا ایسا ذکر کیا گیا ہے رکھدو اور جب آپ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو فرماتے اس آیت کو فلانی سورت مین جسمین ایسا ایسا ذکر ہوا ہے رکھدو اور انفال پہلی سورتون سے ہے جو مدینہ مین نازل ہوئی ہین اور برارت آخر قرآن سے ہے اور اسکا قصہ اسکے قصہ سے ملتا ہے سو مین نے گمان کیا کہ یہ اسی سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور ہمارے لئے یہ بیان نہ فرمایا کہ یہ اس سے ہو سبب سے مین نے ان دونون مین نزدیکی کی ہے اور انکے درمیان سطر

ل مئین وہ سورتین ہین جو قرآن کے اول ہین اور مثانی جو انکے بعد ہین کذا فی النہایۃ اور مجمع مین ہو جو اول قرآن کی سات سورتین ہین انکو سبع طوال بولتے ہین اور جو انکے بعد ہین انکو ذوات المئین یعنی ایک سو آیت والی انکے بعد مثانی انکے بعد مفصل۔ حاصل سوال کا یہ ہو کہ ابن عباس نے حضرت عثمان سے پوچھا کہ کیا باعث ہو کہ آپ نے انفال کو باوجودیکہ وہ سات لمبی سورتون سے نہین ہو کیونکہ ستر آیتین ہین انمین شمار کیا اور برارت کو باوجودیکہ اس سے بڑی ہو اسکو انمین شمار نہ کیا اور دوسرا یہ کہ پھر آپنے ان دونون کے بیچ مین بسم اللہ نہین لکھا جیسا کہ اور سورتون مین ہو آپنے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ حال تھا کہ ایک زمانہ مین چند سورتین نازل ہوتی رہتی تھین جب کوئی آیت نازل ہوئی تو جس سورت کی ہوتی فرما دیتے کہ فلانی سورت مین اسکو رکھدو اور سورت انفال ان سورتون سے ہے جو مدینہ مین پہلے نازل ہوئی ہین اور برارت سب سے پیچھے چونکہ آنحضرت فوت ہو گئے اور بیان نہ فرمایا کہ یہ دونون سورتین علٰحدہ علٰحدہ ہین یا ایک ہی ہین پس مین نے اپنے گمان سے ان دونون کو قریب قریب رکھدیا اور چونکہ انفال پہلے نازل ہوئی تھی اسلئے پہلے رکھا اور اسی سبب سے کہ آنحضرت ﷺ نے نہ بتلایا بسم اللہ الرحمن الرحیم اسواسطے نہین لکھی کہ انکا قصہ ایک ملتا جلتا تھا گویا ایک ہی ہین ۱۲

فوضعتها

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ووضعتها فی السبع الطول هٰذا حدیث حسن لا نعرفه الا من حدیث عوف عن یزید الفارسی عن ابن عباس ویزید الفارسی هو من التابعین من اهل البصرة ویزید بن ابان الرقاشی هو من التابعین من اهل البصرة وهو اصغر من یزید الفارسی ویزید الرقاشی انما یروی عن انس بن مالك **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا حسین بن علی الجعفی عن زائدة عن شبیب بن غرقدة عن سلیمان بن عمرو بن الاحوص قال ثنی ابی انه شهد حجة الوداع مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فحمد اللہ واثنی علیه وذکر ووعظ ثم قال ای یوم احرم ای یوم احرم ای یوم احرم قال فقال الناس یوم الحج الاکبر یا رسول اللہ قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمة یومکم هٰذا فی بلدکم هٰذا فی شهرکم هٰذا الا لا یجنی جان الا علی نفسه ولا یجنی والد علی ولده ولا ولد علی والده الا ان المسلم اخو المسلم فلیس یحل لمسلم من اخیه شیٔ الا ما احل من نفسه الا وان کل ربا فی الجاهلیة موضوع لکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون غیر ربا العباس بن عبد المطلب فانه موضوع کله الا وان کل دم کان فی الجاهلیة موضوع واول دم اضع من دم الجاهلیة دم الحارث بن عبد المطلب کان مسترضعا فی بنی اللیث فقتلته هذیل الا واستوصوا بالنساء خیرا فانما هن عوان عندکم لیس تملکون منهن شیٔا غیر ذلك الا ان یاتین بفاحشة مبینة فان فعلن فاهجروهن فی المضاجع واضربوهن ضربا غیر مبرح فان اطعنکم فلا تبغوا علیهن سبیلا الا وان لکم علی نساءکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فاما حقکم علی نسائکم فلا یوطئن فرشکم من تکرهون ولا یاذن فی بیوتکم لمن تکرهون الا وان حقهن علیکم ان تحسنوا الیهن فی کسوتهن وطعامهن هٰذا حدیث حسن صحیح ورواه ابو الاحوص عن شبیب بن غرقدة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی نہین لکھی۔ اور رکھدیا اسکو سات لمبی سورتون مین۔ یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عوف بن یزید فارسی سے جو راوی ہے ابن عباس سے۔ اور یزید فارسی وہ تابعین اہل بصرہ سے ہے۔ اور یزید بن ابان رقاشی وہ بھی تابعین اہل بصرہ سے ہے اور یہ یزید فارسی چھوٹا ہے اور یزید رقاشی انس بن مالک سے ہی روایت کرتا ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی جعفی نے زائدہ سے اُسنے شبیب بن غرقدہ سے اُسنے سلیمان بن عمرو بن احوص سے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے یہ کہ وہ حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا ہے سو آپ نے اللہ کی حمد کی اور اُسپر ثنا کہی اور نصیحت کی اور وعظ کیا پھر فرمایا مین کسدن مین تلبیہ کہتا ہون مین کسدن مین تلبیہ کہتا ہون مین کسدن مین تلبیہ کہتا ہون۔ کہا اُسنے پس کہا لوگون نے حج اکبر کے دن مین یا رسول اللہ فرمایا آپ نے سو بیشک تمھارے خون اور تمھارے مال اور تمھاری عزتین تمپر حرام ہین جیسے اس تمھارے دنکو حرمت ہے اس تمھاری بستی مین اس تمھارے مہینے مین خبردار کوئی جرم کرنیوالا جرم نہین کرتا مگر اپنی جان پر[1] اور نہ والد جرم کرتا ہے اپنے بیٹے پر اور نہ بیٹا والد پر خبردار مسلمان مسلمان کا بھائی ہے سو کسی مسلمان کے لئے اپنے بھائی سے کوئی چیز حلال نہین مگر جو خود حلال کرے اپنے نفس سے۔ خبردار تمام بیاج وقت کفر کا دبایا گیا ہے تمھارے اصل مال تمھارے ہین نہ تم ظلم کرو اور نہ تم ظلم کئے جاؤ سوائے بیاج عباس بن عبد المطلب کے کہ یہ تمامہ دبایا گیا ہے خبردار تمام خون وقت کفر کے دبائے گئے ہین اور پہلا خون وقت کفر کے خونون سے جو مین دباتا ہون حارث بن عبد المطلب کا خون ہے جو دودھ پیتا تھا بنی لیث کی قوم مین اور اُسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے۔ خبردار عورتون کے حق مین اچھی خیر خواہی کرو کیونکہ وہ پاس تمھارے قید ہین تم انمین سے سوائے اسکے اور کسی چیز کے مالک نہین ہو مگر یہ کہ لاوین بیحیائی ظاہر۔ سو اگر وہ ایسا کرین تو اُنکو گھر وںمین بند رکھو اور اُنکو ایسی مار کرو جس سے وہ ہلاک نہ ہون پس اگر وہ تمھاری اطاعت کرلین تو پھر اُنپر کوئی راستہ طلب نہ کرو۔ خبردار بیشک تمھارا تمھاری عورتونپر حق ہے اور تمھاری عورتون کا بھی تمپر حق ہے بہر حال حق تمھارا تمھاری عورتونپر یہ ہے کہ جسکو تم نہ چاہو تمھارے گھر وںمین نہ آنے دین اور جسکو تم برا جانو اُسکو تمھارے گھر وںمین آنیکا اذن نہ دین خبردار حق اُنکا تمپر یہ ہے کہ تم اُنکے لباس اور طعام مین اُنکے حق مین نیکی کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ابو الاحوص نے شبیب بن غرقدہ سے

[1] عرب مین دستور تھا کہ باپ کے جرم مین بیٹے یا کسی اور اسکے قرابتی کو مار ڈالتے تھے آنحضرت نے اس بات سے منع کردیا کہ کوئی کسی کے جرم مین پکڑا نہین جائیگا جیسا کہ قرآن مجید مین ہے لا تزر وازرۃ وزر اخرے یہ خبر ہے معنی نہی مین ہجرت کے دسوین سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اُسوقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کئے بلکہ اپنے خاندان سے ان رسمون کو پہلے موقوف کیا تاکہ سامعین کے دل مین اچھی طرح سے یہ بات اثر کرجائے ۱۲

حدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابی عن ابیہ عن محمد بن اسحاق عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یوم الحج الاکبر فقال یوم النحر حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال یوم الحج الاکبر یوم النحر ھذا اصح من حدیث محمد بن اسحاق لانہ روی من غیر وجہ ھذا الحدیث عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی موقوفا ولا نعلم احدا رفعہ الا ما روی عن محمد بن اسحاق حدثنا بندار نا عفان بن مسلم وعبد الصمد قالا نا حماد بن سلمۃ عن سماک بن حرب عن انس بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببراءۃ مع ابی بکر ثم دعاہ فقال لا ینبغی لاحد ان یبلغ ھذا الا رجل من اھلی فدعا علیا فاعطاہ ایاہ ھذا حدیث حسن غریب من حدیث انس حدثنا محمد بن اسمعیل نا سعید بن سلیمان نا عباد بن العوام نا سفیان بن الحسین عن الحکم بن عتیبۃ عن مقسم عن ابن عباس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر وامرہ ان ینادی بھؤلاء الکلمات ثم اتبعہ علیا فبینا ابو بکر فی بعض الطریق اذ سمع رغاء ناقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصوی فخرج ابو بکر فزعا فظن انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا علی فدفع الیہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علیا ان ینادی بھؤلاء الکلمات فانطلقا فحجا فقام علی ایام التشریق فنادی ذمۃ اللہ ورسولہ بریئۃ من کل مشرک فسیحوا فی الارض اربعۃ اشھر ولا یحجن بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان ولا یدخل الجنۃ الا مؤمن وکان علی ینادی فاذا عیی قام ابو بکر فنادی بھا وھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ من حدیث ابن عباس

حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی اسحاق عن زید بن یثیع قال سألنا علیا بای شیٔ بعثت فی الحجۃ قال

حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اپنے باپ سے اُسنے محمد بن اسحاق سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے دن کی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے وہ قربانی کا دن ہی حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے حضرت علی رضؓ سے کہا اُسنے دن حج اکبر کا دن قربانی کا ہی یہ صحیح ہی حدیث محمد بن اسحاق سے کیونکہ یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابی اسحاق سے بواسطۂ حارث کے علی سے موقوفا مروی ہی اور ہم نہین جانتے کہ کسی نے اسکو مرفوع کیا ہو سوا اسکے کہ مروی ہے محمد بن اسحاق سے حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم اور عبد الصمد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ براءۃ کے ساتھ حضرت ابو بکر کو مکہ مین بھیجا پھر حضرت ابو بکر رضؓ کو بلالیا اور فرمایا کہ کسی کو لائق نہین کہ اسکی تبلیغ کرے سوائے اہل مرد کے جو میرے اہل سے ہی پس بلایا حضرت علی کو۔ تو اسکو وہ سورت دیدی یہ حدیث حسن ہی غریب ہی طریق انس سے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عوام نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن حسین نے حکم بن عتیبہ سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو (مکہ کی طرف) بھیجا اور اسکو حکم دیا کہ ان کلمون کے ساتھ آواز دے پھر اسکے پیچھے حضرت علی رضؓ کو بھیجا پس اُس وقت مین کہ حضرت ابو بکر ابھی راستہ مین تھے کہ اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصویٰ کی آواز سنی تو ابو بکر صدیق خوفناک حالتمین نکلے اور گمان کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم ہین (جب دیکھا) تو حضرت علی تھے سو حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب حضرت علی کو دیدی اور حضرت علی کو ان کلمون کے ساتھ آواز دینے کا حکم دیا پس وہ دونون چلے اور حج کیا سو حضرت علی تشریق کے دنونمین کھڑے ہوئے اور آواز دی کہ ذمہ اللہ کا اور اُسکے رسول کا بری ہی ہر مشرک سے۔ سو تم چار[ع] مہینے زمین مین سیر کرلو اور اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا کعبہ کا طواف کرے اور نہ کوئی جنت مین داخل ہوگا مگر مؤمن اور حضرت علی آواز دیتے تھے سو جب تھک جاتے تو حضرت ابو بکر کھڑے ہوجاتے اور اسکے ساتھ آواز دیتے۔ اور یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اسوجہ سے یعنے حدیث ابن عباس سے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے زید بن یثیع سے کہا اُسنے ہمنے حضرت علی سے سوال کیا کہ آپ کس حکم کے ساتھ حج مین بھیجے گئے تھے فرمایا

ع یعنے شوال و ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور بعضون نے کہا کہ ۲۰ دن ذی الحجہ اور محرم و صفر و ربیع الاول اور دس دن ربیع الآخر کیونکہ تبلیغ دسوین ذی الحجہ کو تھی کذا فی البیضاوی ۱۲

بعثت باربع ان لا یطوفن بالبیت عریان ومن کان بینه وبین النبی عهد فهو الی مدته ومن لم یکن له عهد فاجله اربعة اشهر ولا یدخل الجنة الا نفس مؤمنة ولا یجتمع المشرکون والمسلمون بعد عامهم هذا هٰذا حدیث حسن صحیح وهو حدیث ابن عیینة عن ابی اسحاق ورواه سفیان الثوری عن ابی اسحاق عن بعض اصحابه عن علی وفیه عن ابی هریرة **حدثنا** ابوکریب نا رشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رایتم الرجل یعتاد المسجد فاشهدوا له بالایمان قال الله تعالیٰ انما یعمر مساجد الله من اٰمن بالله والیوم الاٰخر **حدثنا** ابن ابی عمر نا عبدالله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه الا انه قال یتعاهد المسجد هٰذا حدیث حسن غریب وابو الهیثم اسمه سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری وکان یتیما فی حجر ابی سعید الخدری **حدثنا** عبد بن حمید نا عبیدالله بن موسیٰ عن اسرائیل عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ثوبان قال لما نزلت والذین یکنزون الذهب والفضة قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره فقال بعض اصحابه انزلت فی الذهب والفضة لو علمنا ای المال خیر فنتخذه فقال افضله لسان ذاکر وقلب شاکر وزوجة مؤمنة تعینه علی ایمانه هٰذا حدیث حسن سألت محمد بن اسمٰعیل فقلت له سالم بن ابی الجعد سمع من ثوبان فقال لا قلت له ممن سمع من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فقال سمع من جابر بن عبدالله وانس بن مالك وذکر غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** حسین بن یزید الکوفی نا عبد السلام بن حرب عن غطیف بن اعین عن مصعب بن سعد عن عدی بن حاتم قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم وفی عنقی

چار حکموں کے ساتھ میں بھیجا گیا تھا یہ کہ کوئی ننگا خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے اور جس کسی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان عہد ہو تو وہ اسکی مدت تک ہے اور جس کسی کے ساتھ عہد نہیں ہے تو مدت اُسکی چار مہینے ہے اور جنت میں سوائے نفس مؤمن کے اور کوئی داخل نہیں ہوگا اور اِس سال کے پیچھے مسلم اور مشرک جمع نہیں ہونگے - یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث ابن عیینہ کی ہے ابی اسحاق سے اور روایت کیا اِسکو سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے اپنے بعض ساتھیوں سے اُسنے علی سے اور اسمیں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُس نے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی مرد کو دیکھو کہ مسجد کی عادت پکڑتا ہے تو اسکے لئے ایمان کی شہادت دو فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ آخ یعنے سوائے اِسکے نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ کی وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اِسکے - مگر یہ کہ کہا اُسنے کہ خدمت کرتا ہے مسجد کی - یہ حدیث حسن غریب ہے - اور ابو الہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور یہ یتیمی کی حالت میں ابی سعید خدری کی گود میں تھا حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے منصور سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ثوبان سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی والذین یکنزون الذہب والفضۃ تو کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض سفروں میں تھے سو بعض صحابیوں نے کہا کہ یہ آیت سونے اور چاندی کے حق میں نازل ہوئی ہے - اگر ہم جانتے کہ کونسا مال بہتر ہے تو اُسکو ہم اپنے قبضہ میں رکھتے پس فرمایا آپنے افضل اُس کی زبان ذکر کرنیوالی ہے اور دل شکر کرنیوالا اور عورت ایمان والی ہے جو ایمان پر مدد کرے یہ حدیث حسن ہے میں نے محمد بن اسمٰعیل سے پوچھا سو میں نے اُس سے کہا کیا سالم بن ابی الجعد نے ثوبان سے سنا ہے تو کہا اُسنے کہ نہیں پھر میں نے اُس سے کہا کہ اُسنے کونسے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہا اُسنے جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک سے اور کئی اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اُسنے ذکر کیا حدیث کی ہمسے حسین بن یزید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے غطیف بن اعین سے اُسنے مصعب بن سعد سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا اُسنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میری گردن میں

حدثنا نصر بن علی وغیر واحد قالوا نا سفیان بن عیینة عن ابی اسحاق عن زید بن یثیع عن علی نحوه حدثنا علی بن خشرم نا سفیان بن عیینة عن ابی اسحاق عن زید بن اثیع عن علی نحوه قال ابو عیسیٰ وقد روی عن ابن عیینة کلتا الروایتین عن ابی اسحاق عن زید بن یثیع وعن زید بن اثیع والصحیح زید بن یثیع وقد روی شعبة عن ابی اسحاق عن زید غیر هٰذا الحدیث فوهم فیه وقال زید بن اثیل ولا یتابع ......

صلیب من ذهب فقال یاعدی اطرح عنك هٰذا الوثن وسمعته یقرأ فی سورة براءة اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله قال اما انهم لم یکونوا یعبدونهم ولکنهم کانوا اذا احلوا لهم شیئا استحلوه واذا حرموا علیهم شیئا حرموه هٰذا حدیث حسن غریب لانعرفه الا من حدیث عبد السلام بن حرب وغطیف بن اعین لیس بمعروف فی الحدیث **حدثنا** زیاد بن ایوب البغدادی نا عفان بن مسلم انا همام انا ثابت عن انس ان ابابکر حدثه قال قلت للنبی صلی الله علیه وسلم ونحن فی الغار لوان احدهم ینظر الی قدمیه لابصرنا تحت قدمیه فقال یا ابابکر ما ظنك باثنین الله ثالثهما هٰذا حدیث حسن صحیح غریب انما یروی من حدیث همام وقد روی هٰذا الحدیث حبان بن هلال وغیر واحد عن همام نحو هٰذا **حدثنا** عبد بن حمید قال ثنی یعقوب بن ابراهیم بن سعد عن ابیه عن محمد بن اسحاق عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال سمعت عمر بن الخطاب یقول لما توفی عبد الله بن ابی دعی رسول الله صلی الله علیه وسلم للصلوٰة علیه فقام الیه فلما وقف علیه یرید الصلوٰة تحولت حتی قمت فی صدره فقلت یارسول الله اعلی عدو الله عبد الله بن ابی القائل یوم کذا وکذا کذا وکذا یعدد ایامه قال ورسول الله صلی الله علیه وسلم یتبسم حتی اذا اکثرت علیه قال اخر عنی یا عمر انی قد خیرت فاخترت قد قیل لی استغفر لهم اولا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر الله لهم لو اعلم انی لو زدت علی السبعین غفر له لزدت قال ثم صلی علیه ومشی معه فقام علی قبره حتی فرغ منه قال

سونے کی صلیب لٹکی ہوئی تھی پس فرمایا آپ نے اے عدی اِس بُت کو اپنے سے دور کردے اور سُنا مین نے آپکو کہ سورۂ برارت سے یہ آیت پڑھتے اتخذوا احبارہم ورہبانہم الخ یعنے پکڑا اُنھون نے[1] عالمون اُنھون اور درویشون اُنھون کو پروردگار سوائے اللہ کے۔ فرمایا آپنے بہرحال وہ تو انکی عبادت تو نہ کرتے تھے لیکن جب وہ کوئی چیز انکے لئے حلال کردیتے تو حلال جانتے اور جب کسی چیز کو حرام کردیتے تو حرام جانتے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق عبد السلام بن حرب سے اور غطیف بن اعین حدیث مین مشہور نہین ہے۔ **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے کہا خبر دی ہمکو ثابت نے انس سے یہ کہ حضرت ابو بکر نے اُسکو حدیث کی ہی کہ کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اِس حالت مین کہ ہم غار مین تھے اگر کوئی اُنمین سے اپنے پانوٗن کی طرف نظر کرے تو ہمکو اپنے پانوٗن کے نیچے دیکھ لیگا سو فرمایا آپنے اے ابا بکر صدیق تیرا کیا گمان ہی ساتھ دو کے اللہ تیسرا ہمارا ہی[2]۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی یہ تو ہمام کے طریق سے مروی ہی اور نیز روایت کیا اس حدیث کو حبان بن ہلال اور کئی ایک نے ہمام سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے محمد بن اسحاق سے اُسنے زہری سے اُس نے عبید اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے سنا مین نے عمر بن خطاب سے کہ فرماتے جب عبد اللہ بن ابی مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے جنازے کے لئے بلائے گئے سو آپ اُسکے لئے کھڑے ہوئے پس جب اسپر نماز کے ارادے کیلئے کھڑے ہوئے تو مین پھرا یہانتک کہ آپ کے سینہ مبارک کے مقابل کھڑا ہوا اور مین نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ اللہ کے دشمن عبد اللہ بن ابی پر جسنے فلان فلان دنمین فلان فلان بات کہی تھی نماز پڑھتے ہین حضرت عمر اُسکی برائی کے دن شمار کرتے تھے حضرت عمر کہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے یہانتک کہ جب مین نے بہت باتین کہین تو فرمایا آپ نے اے عمر میرے پاس سے دور ہوجا کیونکہ مین اختیار دیا گیا ہون سو مین نے اس بات کو اختیار کرلیا ہی مجھے کہا گیا ہی استغفر لہم اولا تستغفر لہم الخ یعنے بخشش مانگ واسطے انکے یا نہ بخشش مانگ واسطے انکے اگر بخشش مانگے واسطے انکے ستر بار[3] پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے انکے۔ اگر مین جانوٗن گا یہ بات کہ اگر ستر بار سے زیادہ کرونگا تو اسکے لئے بخشش ہوگی تو ضرور زیادہ کرونگا۔ کہا حضرت عمرؓ سے پھر آپ نے اسپر نماز پڑھی اور اسکے ساتھ چلے اور اُسکی قبر پر کھڑے ہوئے یہانتک کہ جب اس سے فراغت ہوئی کہا حضرت عمر نے

[1] انکے درویش یا عالم جو اپنی عقل سے ٹھہرادیتے وہ جانتے خدا کے ہان ہمکو چھٹکارا ہوگیا اور ٹھہراتے خاطر کو یا طمع کو سو عالم کا قول عوام کو سند ہی جبتک وہ شرع سے سمجھکر کہے جب معلوم ہو کہ طمع سے کہا پھر وہ سند نہین شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ ۱۲ [2] یعنے آپ یہ گمان نہ کرین کہ ہم دو شخص ہین بلکہ ہم تین ہین اور تیسرا ایسا ہی کہ اُسنے انکو اندھا کردیا ہی اس سبب سے وہ غار کے گرداگرد پھر رہے ہین اور ہم اُنکو نظر نہین آتے ۱۲ [3] آنحضرت نے لفظ سبعین جسکے معنے ستّر کے ہین خاص عدد مخصوص سمجھا تھا کیونکہ اسکے معنے حقیقی یہی تھے پس آپ نے فرمایا کہ اگر مین اس حد سے تجاوز کرونگا تو اُمید ہی کہ اسکی بخشش ہوجاویگی بعد اسکے صریح حکم آگیا کہ ہرگز آپ کسی منافق کے لئے بخشش نہ مانگئے اور نہ انمین سے کسی کی قبر پر کھڑے ہوجیے پس معلوم ہوا کہ اس عدد سے

عدد مخصوص مراد نہین بلکہ مراد اس سے کثرت ہے ۱۲

فعجب لی وجرأتی علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واللّٰہ ورسولہ اعلم فواللّٰہ ما کان الا یسیرا حتی نزلت ھاتان الایتان ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ الی اٰخر الایۃ قال فما صلی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعدہ علی منافق ولا قام علی قبرہ حتی قبضہ اللّٰہ ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید نا عبید اللّٰہ انا نافع عن ابن عمر قال جاء عبد اللّٰہ بن عبد اللّٰہ بن ابی الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حین مات ابوہ فقال اعطنی قمیصک اکفنہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاہ قمیصہ وقال اذا فرغتم فاذنونی فلما اراد ان یصلی جذبہ عمر وقال الیس قد نھی اللّٰہ ان تصلی علی المنافقین فقال انا بین خیرتین استغفر لھم اولا تستغفر لھم فصلی علیہ فانزل اللّٰہ ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ فترک الصلوٰۃ علیھم ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن عمران بن ابی انس عن عبد الرحمٰن بن ابی سعید عن ابی سعید الخدری انہ قال تماری رجلان فی المسجد الذی اسس علی التقوی من اول یوم فقال رجل ھو مسجد قباء وقال الاٰخر ھو مسجد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھو مسجدی ھٰذا ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی ھٰذا عن ابی سعید من غیر ھٰذا الوجہ رواہ انیس بن ابی یحیی عن ابیہ عن ابی سعید **حدثنا** ابو کریب نا معاویۃ بن ھشام نا یونس بن الحارث عن ابراھیم بن ابی میمونۃ عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال نزلت ھٰذہ الایۃ فی اھل قباء فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللّٰہ یحب المطھرین

سو مین اپنی جرأت سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کی تھی متعجب ہوا اور اللہ اور رسول بہتر جانتا ہی پس قسم ہے اللہ کی تھوڑی ہی دیر گذری کہ یہ دونون آیتین نازل ہوئین ولا تصل علی احد منھم الخ یعنے اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے انمین سے کہ مرجاوے کبھی اور مت کھڑا ہو اوپر قبر اُسکی کے الخ کہا حضرت عمرؓ نے سو بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق پر نماز نہین پڑھی اور نہ اُسکی قبر پر کھڑے ہوئے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض کر لیا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ اسکا باپ مرا اور کہا اُسنے آپ مجھے اپنا کرتا دیجئے کہ مین اُسمین اسکو کفن دون اور آپ اُسپر نماز پڑھیے اور اسکے لئے بخشش مانگیے سو آپ نے اُسکو کرتا دیدیا اور فرمایا جب تم فارغ ہو جاؤ گے تو مجھے خبر دینا سو جب آپ نے اُسپر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ نے آپ کو کھینچ لیا اور کہا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقون پر نماز پڑھنے سے منع نہین کیا پس فرمایا آپ نے مین درمیان دو اختیارون کے ہون۔ یعنے بخشش مانگ واسطے انکے۔ یا نہ بخشش مانگ واسطے انکے سو آپنے اُسپر نماز پڑھی پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تصل علی احد منھم الخ اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے انمین سے کہ مرجاوے کبھی اور مت کھڑا ہو اوپر قبر اُسکی کے پھر آپ نے انپر نماز پڑھنی ترک کر دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عمران بن ابی انس سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی سعید سے اُس نے ابی سعید خدری سے یہ کہ کہا اُسنے دو مردون نے اس مسجد کے حق مین کہ جس کی پہلے روز سے ہی پرہیزگاری پر بنا ہوئی تھی جھگڑا کیا سو کہا ایک مرد نے وہ مسجد قبا ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ میری یہ مسجد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابی سعید سے مروی ہے۔ روایت کیا اسکو انیس بن ابی یحییٰ نے اپنے باپ سے اُس نے ابی سعید سے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن حارث نے ابراہیم بن ابی میمونہ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے یہ آیت قبا والونکے حق مین نازل ہوئی ہے فیہ رجال یحبون[۲] الخ یعنے بیچ اسکے مرد ہین کہ دوست رکھتے ہین یہ کہ پاکی کرین اور اللہ دوست رکھتا ہی پاکی کرنیوالونکو

[۱] ظاہر قرآن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسجد قبا ہے کیونکہ دوسری آیت یعنی فیہ رجال یحبون ان یتطہروا الخ بالاتفاق قبا والونکے حق مین نازل ہوئی ہی مگر ممکن ہی کہ پہلی آیت عام ہو یعنے دونو پر نازل ہوئی ہو اور حدیث مین فقط ایک فرد کامل کا بیان ہی۔ [۲] حضرت مکے سے ہجرت کرکے آئے تو مدینے سے باہر اُترے ایک محلہ تھا عمرو بن عوف کا یہ چند روز سے شہر مین جگہ پکڑی اور مسجد نبوی تعمیر کی اسی محلہ مین جہان نماز پڑھتے تھے وہان کے لوگون نے مسجد تیار کی اور جماعت قائم رہی مسجد قبا مشہور ہی حضرت اکثر ہفتہ کے روز وہان جاتے اور نماز پڑھتے اس محلہ مین بعض منافقون نے چاہا کہ اور مسجد بناوین

قال كانوا يستنجون بالماء فنزلت هذه الاية فيهم هذا حديث غريب من هذا الوجه وفى الباب عن ابى ايوب وانس بن مالك ومحمد بن عبد الله بن سلام حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن ابى اسحاق عن ابى الخليل عن على قال سمعت رجلا يستغفر لابويه وهما مشركان فقلت له اتستغفر لابويك وهما مشركان فقال اوليس استغفر ابراهيم لابيه وهو مشرك فذكرت ذلك للنبى صلى الله عليه وسلم فنزلت ما كان للنبى والذين امنوا ان يستغفروا للمشركين هذا حديث حسن وفى الباب عن سعيد بن المسيب عن ابيه حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهرى عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن ابيه قال لم اتخلف عن النبى صلى الله عليه وسلم فى غزوة غزاها حتى كانت غزوة تبوك الا بدرا ولم يعاتب النبى صلى الله عليه وسلم احدا تخلف عن بدر انما خرج يريد العير فخرجت قريش مغيثين لعيرهم فالتقوا عن غير موعد كما قال الله تعالى ولعمرى ان اشرف مشاهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الناس لبدر وما احب انى كنت شهدتها مكان بيعتى ليلة العقبة حيث تواثقنا على الاسلام ثم لم اتخلف بعد عن النبى صلى الله عليه وسلم حتى كانت غزوة تبوك وهى اخر غزوة غزاها واذن النبى صلى الله عليه وسلم الناس بالرحيل فذكر الحديث بطوله قال فانطلقت الى النبى صلى الله عليه وسلم فاذا هو جالس فى المسجد وحوله المسلمون وهو يستنير كاستنارة القمر وكان اذا سر بالامر استنار فجئت فجلست بين يديه فقال ابشر يا كعب بن مالك بخير يوم اتى عليك منذ ولدتك امك فقلت يا نبى الله امن عند الله او من عندك فقال بل من عند الله ثم تلا هؤلاء الايات لقد تاب الله على النبى والمهاجرين والانصار الذين اتبعوه فى ساعة العسرة

کہا اُسنے وہ پانی کے ساتھ استنجا کرتے تھے پس یہ آیت انکے حق مین نازل ہوئی ہو یہ حدیث غریب ہے اسوجہ سے اور اس باب مین روایت ہے ابوایوب اور انس بن مالک اور محمد بن عبد اللہ بن سلام سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی الخلیل سے اُسنے حضرت علی رضؓ سے کہا اُسنے سنا مین نے ایک مرد سے کہ اپنی ماں باپ کے لئے جو مشرک تھے بخشش مانگتا تھا سو مین نے اس سے کہا کیا تو اپنے ماں باپ مشرکون کے لئے بخشش مانگتا ہے پس کہا اُسنے کیا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے جو مشرک تھا بخشش نہ مانگی تھی سو مین نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی پھر یہ آیت نازل ہوئی ماکان للنبی والذین آمنوا آخر یعنے نہین تھا لائق واسطے نبی کے اور جو لوگ کہ ایمان لائے یہ کہ بخشش مانگین واسطے مشرکون کے یہ حدیث حسن ہو۔ اور اس باب مین روایت ہے سعید بن مسیب سے اُسنے اپنے باپ سے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے مین کسی جنگ سے جو آنحضرت نے جنگ کی ہین پیچھے نہین رہا مگر جنگ بدر مین حتی کہ جنگ تبوک کا وقت پہونچا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو جو جنگ بدر سے پیچھے رہا ہے تنبیہ نہین فرمائی کیونکہ آپ قافلہ کے ارادے پر نکلے تھے سو قریش بھی اپنے قافلہ کی فریادرسی کے واسطے نکلے تھے سو اُن دونون گروہ کی سواے کسی وعدہ کے ملاقات ہوگئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور قسم ہو میری عمر کی تحقیق بزرگ تر مقامون سے جنمین رسول اللہ صلعم حاضر ہوئے ہین لوگون کے نزدیک البتہ بدر ہو اور مین پسند نہین کرتا کہ لیلۃ العقبہ کے بدلے (جس جگہ کہ ہمنے اسلام پر عہد کیا تھا) اسمین حاضر ہوتا پھر بعد اسکے مین کسی جنگ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہین رہا حتی کہ غزوہ تبوک کا پہونچا اور یہ سب سے آخر اُن جنگون کا ہو جو کہ آپ نے جنگ کی ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونکو کوچ کی خبر دی پس اُسنے بہت لمبی حدیث ذکر کی۔ کہا کعب بن مالک نے پھر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس دیکھا کہ آپ مسجد مین بیٹھے ہوئے ہین اور گرد آپکے مسلمان ہین اور آپ چمک رہے ہین مثل چمک چاند کے اور آنحضرت کا یہ حال تھا کہ جب کسی امر سے خوش ہوتے تو آپکا چہرہ مبارک چمکتا سو مین آیا اور آپ کے روبرو بیٹھ گیا پس فرمایا آپنے اے کعب بن مالک تجھے بشارت ہو ساتھ بہتر اس دن کے آیا ہو اوپر تیرے ابتدا اُسدن سے جو جنا ہو تجھکو ماں تیری نے پس مین نے کہا اے نبی اللہ کے کیا یہ بشارت اللہ سے ہو یا آپ سے فرمایا آپنے بلکہ اللہ سے پھر آپنے یہ آیتین پڑھین لقد تاب اللہ علی النبی آخر تحقیق ساتھ رحمت کے پھر آیا اللہ اوپر نبی کے اور وطن چھوڑنیوالونکے اور مدد دینے والون کے جنھون نے پیروی کی بیچ وقت سختی کے

من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منهم ثم تاب علیہم انہ بہم رؤف رحیم قال وفینا انزلت ایضا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدقین قال قلت یا نبی اللہ ان من توبتی ان لا احدث الا صدقا وان انخلع من مالی کلہ صدقۃ الی اللہ والی رسولہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امسک علیک بعض مالک فہو خیر لک فقلت فانی امسک سہمی الذی بخیبر قال فما انعم اللہ علی نعمۃ بعد الاسلام اعظم فی نفسی من صدقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین صدقتہ انا وصاحبای ولا تکون کذبنا فہلکنا کما ہلکوا وانی لارجوان لا یکون اللہ ابلی احدا فی الصدق مثل الذی ابلانی ما تعمدت لکذبۃ بعد وانی لارجوان یحفظنی اللہ فیما بقی وقد روی عن الزہری ہذا الحدیث بخلاف ہذا الاسناد قد قیل عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ عن کعب وقد قیل غیر ہذا وروی یونس بن یزید ہذا الحدیث عن الزہری عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مالک ان اباہ حدثہ عن کعب بن مالک **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مہدی نا ابراہیم بن سعد عن الزہری عن عبید بن السباق ان زید بن ثابت حدثہ قال بعث الی ابو بکر الصدیق مقتل اہل الیمامۃ فاذا عمر بن الخطاب عندہ فقال ان عمر قد اتانی فقال ان القتل قد استحر بقراء القرآن یوم الیمامۃ وانی لاخشی ان یستحر القتل بالقراء فی المواطن کلہا فیذہب قرآن کثیر وانی اری ان تامر بجمع القرآن قال ابو بکر لعمر کیف افعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر ہو واللہ خیر فلم یزل یراجعنی فی ذلک حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدر عمر ورأیت فیہ الذی رأی قال زید قال ابو بکر انک شاب عاقل لا نتہمک قد کنت تکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فتتبع القرآن قال فواللہ

پیچھے اسکے کہ نزدیک تھا کہ کج ہوجاویں دل ایک جماعت کے انمیں سے پھر آیا اوپر انکے تحقیق وہ ساتھ انکے شفقت کرنیوالا مہربان ہے۔ کہا اُسنے اور ہمارے حق میں ہی یہ آیت بھی نازل ہوئی ہے اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ کہا کعب نے میں نے کہا اے نبی اللہ کے میری توبہ سے ہے یہ کہ نہ بات کرونگا مگر سچی اور میں اپنے تمام مال سے نکل آتا ہوں واسطے صدقہ کے طرف اللہ کے اور اُسکے رسول کے۔ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال اپنا اپنے لئے بند رکھ سو یہ بہتر ہے تیرے لئے۔ پس میں نے کہا میں اپنے لئے وہ حصہ جو خیبر میں ہے بند رکھتا ہوں کہا اُسنے پس نہیں کوئی انعام کیا اللہ نے مجھپر بعد اسلام کے عظیم تر میرے نزدیک سچ بولنے میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ میں نے اور میرے دوساتھیوں نے آپ کے پاس سچ بولا۔ اور نہ ہمنے جھوٹ بولا پس ہلاک ہوتے ہم جیسا کہ اور ہلاک ہوئے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو صدق میں نہ آزمایا ہوگا جیسا کہ مجھے اللہ نے آزمایا ہے بعد اسکے میں نے کبھی جھوٹ کا قصد نہیں کیا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بقیہ عمر میں بھی محفوظ رکھے گا۔ اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے بخلاف اس اسناد کے کہا گیا ہے مروی ہے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے کعب سے اور غیر اسکا بھی کہا گیا ہے اور روایت کی ہے یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے اُسنے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مالک سے یہ کہ باپ اسکے نے حدیث کی ہے اسکو کعب بن مالک سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعد نے زہری سے اُسنے عبید بن سباق سے یہ کہ زید بن ثابت نے حدیث کی ہے اسکو کہ کہا اُسنے میری طرف حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے ایک آدمی میرے بلانے کے لئے وقت جنگ اہل یمامہ کے بھیجا پس دیکھا کہ آپ کے پاس حضرت عمر بن خطاب رضؓ ہیں سو کہا حضرت ابو بکر نے میرے پاس عمر آئے اور کہنے لگے کہ یمامہ کے دن قاری قرآن کے بہت شہید ہوگئے ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ قاری سب جگہوں میں بہت شہید ہونگے تو قرآن بہت جاتا رہیگا اور میری یہ رائے ہے کہ آپ قرآن کے جمع کرنے کا حکم دیجئے حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمر سے کہا میں کس طرح وہ بات کروں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو نہیں کیا کہا حضرت عمر نے قسم ہے اللہ کی یہ بات نیک ہے (کہا حضرت ابو بکر نے) پس ہمیشہ حضرت عمر اس بات میں میرے ساتھ جھگڑا کرتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے میرا سینہ کشادہ کردیا جسکے لئے اللہ نے حضرت عمر کا سینہ کشادہ کیا ہے اور میری رائے میں بھی وہی آیا جو انکی رائے میں آیا تھا۔ کہا حضرت ابو بکر نے (زید بن ثابت سے) تو جوان عقلمند آدمی ہے ہم تجھپر کسی طرح کی تہمت نہیں رکھتے تو ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وحی لکھتا تھا سو تو ہی قرآن کے پیچھے شروع ہو کہا زید نے پس قسم ہے اللہ کی

لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی من ذلک قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر ھو واللہ خیر فلم یزل یراجعنی فی ذلک ابو بکر وعمر حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدرھما صدر ابی بکر و عمر فتتبعت القرآن اجمعہ من الرقاع والعسب واللخاف یعنی الحجارۃ وصدور الرجال فوجدت اٰخر سورۃ براءۃ مع خزیمۃ بن ثابت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا ابراھیم بن سعد عن الزھری عن انس ان حذیفۃ قدم علی عثمان بن عفان وکان یغازی اھل الشام فی فتح ارمینیۃ واذربیجان مع اھل العراق فرای حذیفۃ اختلافھم فی القرآن فقال لعثمن بن عفان یا امیر المؤمنین ادرک ھذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب کما اختلف الیھود والنصاری فارسل الی حفصۃ ان ارسلی الینا بالصحف ننسخھا فی المصاحف ثم نردھا الیک فارسلت حفصۃ الی عثمان بن عفان بالصحف فارسل عثمان الی زید بن ثابت وسعید بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن ھشام وعبد اللہ بن الزبیر ان انسخوا الصحف فی المصاحف وقال للرھط القرشیین الثلاثۃ ما اختلفتم انتم وزید بن ثابت فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانھم حتی نسخوا الصحف فی المصاحف بعث عثمان الی کل افق بمصحف من تلک المصاحف التی نسخوا قال الزھری وثنی خارجۃ بن زید ان زید بن ثابت قال فقدت اٰیۃ من سورۃ الاحزاب کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر فالتمستھا فوجدتھا مع خزیمۃ بن ثابت او ابی خزیمۃ فالحقتھا فی سورتھا قال الزھری فاختلفوا یومئذ فی التابوت والتابوہ

(حاشیہ: انتم فیہ)

اگر مجھے کسی پہاڑ کے اُٹھانیکا حکم دیتے تو مجھپر اس بات سے زیادہ ثقیل نہین تھا مین نے کہا تم کسطرح وہ بات کرتے ہو کہ جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کیا کہا حضرت ابو بکرؓ نے قسم ہے اللہ کی یہ بات نیک ہے پس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اس بات مین میرے ساتھ ہمیشہ ہی جھگڑا کرتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کشادہ کردیا جسکے لئے اللہ تعالیٰ نے ان دونون کا یعنے حضرت ابوبکر اور عمر کا سینہ کشادہ کیا ہی سو مین قرآن کے پیچھے لگا جمع کرتا تھا مین اُسکو چمڑون اور پتے کھجورون اور پتھرون اور لوگون کے سینون سے پس مین نے آخر سورت برا‌ءت کا خزیمہ انصاری کے پاس پایا لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعد نے زہری سے اُسنے انس سے یہ کہ حذیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اسوقت حذیفہ اہل شام کو ارمینیہ اور آذربیجان کے فتح کرنے مین اہل عراق کے ساتھ تیار کر رہا تھا سو حذیفہ نے اُنکا اختلاف قرآن کے بارے مین دیکھا تو کہا اُسنے حضرت عثمان سے اے امیر المؤمنین آپ اس امت کی دستگیری کریے کتاب مین اختلاف کرنے سے پہلے ہی جیسا کہ یہود اور نصاریٰ نے اختلاف کیا ہے پس حضرت عثمانؓ نے حفصہؓ کی طرف ایک آدمی بھیجا کہ ہماری طرف صحیفے بھیجدے کہ انکو ہم اور صحیفون مین لکھوا دین پھر ہم اسکو تیری طرف پھیر دینگے سو حضرت حفصہ نے حضرت عثمان بن عفان کی طرف صحیفے بھیجدیے اور حضرت عثمان نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر کیطرف انکو بھیجا کہ انکو صحیفون مین لکھو۔ اور حضرت عثمان نے ان تینون آدمی قریشیون سے کہا کہ جسمین تم اور زید بن ثابت اختلاف کرو تو اس لفظ کو قریش کی زبان مین لکھو کیونکہ قرآن انھین کی زبان مین نازل ہوا ہے یہانتک کہ جب انھون نے ان صحیفون کو قرآن مین لکھ لیا تو حضرت عثمان نے ہر ایک طرف ان قرآنون مین سے جو کہ اُنھون نے لکھے تھے ایک ایک قرآن بھیجدیا۔ کہا زہری نے اور حدیث کی مجھے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت نے کہا مین نے نہ پائی آیت سورۂ احزاب سے جسکو مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا کہ اِسکو پڑھتے تھے من المؤمنین[1] رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر۔ سو مین نے اسکو خزیمہ بن ثابت یا ابی خزیمہ کے پاس پایا پھر مین نے اُسکو اس سورت مین لاحق کردیا۔ کہا زہری نے سو ان لوگون نے ان دونون لفظ تابوت اور تابوہ مین اختلاف کیا

[1] اِسکے یہ معنے ہین کہ مین نے اُسکو لکھا ہوا کسی اور شخص کے پاس نہ پایا سوا اسکے ورنہ یاد تو عموماً ہر ایک کو تھی ۱۲

فقال القرشیون التابوت وقال زید التابوہ فرفع اختلافہم الی عثمان فقال اکتبوہ التابوت فانہ نزل بلسان قریش قال الزهری فاخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة ان عبد اللہ بن مسعود کرہ لزید بن ثابت نسخ المصاحف وقال یا معشر المسلمین اعزل عن نسخ کتابة المصاحف ویتولاها رجل واللہ لقد اسلمت وانہ لفی صلب رجل کافر یرید زید بن ثابت ولذلک قال عبد اللہ بن مسعود یا اهل العراق اکتموا المصاحف التی عندکم وغلوها فان اللہ یقول ومن یغلل یأت بما غل یوم القیمة فالقوا اللہ بالمصاحف قال الزهری فبلغنی ان ذلک کرہ من مقالة ابن مسعود رجال من افاضل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا حدیث حسن صحیح وهو حدیث الزهری ولا نعرفہ الا من حدیثہ **ومن** سورة یونس بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن صهیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ للذین احسنوا الحسنی وزیادة قال اذا دخل اهل الجنة الجنة نادی مناد ان لکم عند اللہ موعدا ویرید ان ینجزکموہ قالوا الم یبیض وجوهنا وینجینا من النار ویدخلنا الجنة قال فیکشف الحجاب قال فواللہ ما اعطاهم شیئا احب الیهم من النظر الیہ حدیث حماد بن سلمة هکذا رواہ غیر واحد عن حماد بن سلمة مرفوعا وروی سلیمان بن المغیرة هذا الحدیث عن ثابت عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قولہ ولم یذکر فیہ عن صهیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن المنکدر عن عطاء بن یسار عن رجل من اهل مصر قال سألت ابا الدرداء عن هذہ الایة لهم البشری فی الحیوة الدنیا قال ما سألنی عنها احد منذ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنها فقال ما سألنی عنها احد غیرک منذ انزلت هی الرؤیا الصالحة یراها المسلم

پس کہا قرشیوں نے تابوت ہے اور کہا زید نے تابوہ ہے پس انکا اختلاف حضرت عثمان کی طرف اُٹھایا گیا سو فرمایا حضرت عثمان نے اُسکو تابوت لکھو کیونکہ یہ قرآن قریش کی زبان پر نازل ہوا ہے۔ کہا زہری نے پس خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے یہ کہ عبد اللہ بن مسعود نے زید بن ثابت کے قرآن کے لکھنے کو بُرا جانا اور کہا اے گروہ مسلمانوں کے میں قرآن کے نسخوں کے لکھنے سے معزول کیا جاؤں اور ایک مرد اسکا والی ہو قسم ہے اللہ کی میں اسلام لایا تھا اس حالت میں کہ وہ ابھی ایک مرد کافر کی پیٹھ ہی میں تھا اور ارادہ اسکا اس سے زید بن ثابت کا تھا اور اسلیے اسطے کہا عبد اللہ بن مسعود نے ای اہل عراق تم ان صحیفوں کو جو تمہارے پاس ہیں چھپا رکھو اور ان کو بند رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ یعنی جو شخص بند رکھے گا لاویگا ساتھ اُس چیز کے جو اُسنے بند رکھی ہے قیامت کے دن سو تم اللہ کو صحیفوں کے ساتھ لوگے کہا زہری نے مجھے پہونچا ہے کہ ابن مسعود کے کلام کو کئی مردوں فاضلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے مکروہ جانا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث زہری کی ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ **اور بعض تفسیر سورۂ یونس** سے بسم اللہ الرحمن الرحیم حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے صہیبؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں۔ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ فرمایا آپ نے جب جنتی جنت میں داخل ہونگے تو ایک آواز دینے والا آواز دیگا کہ تمہارے لئے اللہ کے پاس ایک وعدہ ہے اور اللہ ارادہ کرتا ہے کہ اسکو تمہارے لئے پورا کر دے وہ کہیں گے کیا اللہ نے ہمارے چہروں کو سفید نہیں کیا اور کیا ہمکو آگ سے نجات نہیں دی اور جنت میں داخل نہیں کیا فرمایا آپنے پس اللہ حجاب کو اُٹھائیگا فرمایا آپ نے پس قسم ہے اللہ کی کوئی شے اُسنے انکو ایسی نہیں دی جو انکو اُسکی طرف نظر کرنے سے زیادہ محبوب ہو۔ حدیث حماد بن سلمہ کو ایسا ہی کئی ایک لوگوں نے حماد بن سلمہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے۔ اور سلیمان بن مغیرہ نے اس حدیث کو ثابت سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے قول اسکا روایت کیا ہے اور نہیں ذکر کیا اُسنے بواسطہ صہیب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن منکدر سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ایک مرد سے جو اہل مصر سے تھا۔ کہا اُسنے میں نے ابی الدرداءؓ سے اس آیت کی بابت سوال کیا لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا یعنی واسطے اُنکے بشارت ہے زندگی دنیا میں کہا اُسنے مجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا ابتدا اُسوقت سے جو سوال کیا میں نے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے مجھ سے سوائے تیرے کسی نے سوال نہیں کیا ابتدا اُسوقت سے کہ نازل ہوئی ہے یہ نیک خواب ہے جسکو مسلمان دیکھتا ہے

۵۱ اسکے یہ معنی ہیں کہ جو تمہارے پاس صحیفے چلے آتے ہیں اُن کو بند کرکر رکھو یہ معنی نہیں کہ جو قرآن حضرت عثمان نے لکھوا کر تمہاری طرف بھیجا ہے اُسکو بند کر رکھو جیسا کہ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کیونکہ اگر یہ معنی ہوتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس بات کو مکروہ نہ جانتے ۱۲ ۵۲ یعنی مراد زیادتی سے جو نص میں واقع ہوئی ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوگا ۱۲ ۵۳ یعنی مراد اس بشارت سے جو دنیا میں حاصل ہوتی ہے خواب نیک ہے جو خود مومن اسکو دیکھتا ہے یا کوئی اور شخص اُسکے لئے دیکھتا ہے ۱۲

اوترى له حدثنا ابن ابى عمرنا سفيان عن عبد العزيز بن رفيع عن ابى صالح السمان عن عطاء بن يسار عن رجل من اهل مصر عن ابى الدرداء فذكر نحوه حدثنا احمد بن عبدة الضبى نا حماد بن زيد عن عاصم بن بهدلة عن ابى صالح عن ابى الدرداء عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه وليس فيه عن عطاء بن يسار وفى الباب عن عبادة بن الصامت حدثنا عبد بن حميد نا حجاج بن منهال نا حماد بن سلمة عن على بن زيد عن يوسف بن مهران عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لما اغرق الله فرعون قال اٰمنت انه لا اله الا الذى اٰمنت به بنوا سرائيل فقال جبرئيل يا محمد لو رأيتنى وانا اخذ من حال البحر وادسه فى فيه مخافة ان تدركه الرحمة هذا حديث حسن حدثنا محمد بن عبد الاعلى الصنعانى نا خالد بن الحارث نا شعبة قال اخبرنى عدى بن ثابت وعطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ذكر احدهما عن النبى صلى الله عليه وسلم انه ذكر ان جبرئيل جعل يدس فى فى فرعون الطين خشية ان يقول لا اله الا الله فيرحمه الله او خشية ان يرحمه هذا حديث حسن غريب صحيح ومن سورة هود بسم الله الرحمٰن الرحيم حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا حماد بن سلمة عن يعلى بن عطاء عن وكيع بن حدس عن عمه ابى رزين قال قلت يا رسول الله اين كان ربنا قبل ان يخلق خلقه قال كان فى عماء ما تحته هواء وما فوقه هواء وخلق عرشه على الماء قال احمد قال يزيد العماء اى ليس معه شئ هكذا يقول حماد بن سلمة وكيع بن حدس ويقول شعبة وابو عوانة وكيع بن عدس هذا حديث حسن حدثنا ابو كريب نا ابو معاوية عن بريد بن عبد الله عن ابى بردة عن ابى موسىٰ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله تبارك وتعالىٰ يملى وربما قال يمهل الظالم حتى اذا اخذه لم يفلته ثم قرأ وكذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى وهى ظالمة الاية هذا حديث حسن صحيح غريب وقد روى ابواسامة

یا اُسکے لئے دکھائی جاتی ہو حدیث کی ہہسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد العزیز بن رفیع سے اُسنے ابی صالح سمان سے اُسنے عطار بن یسار سے اُسنے ایک مرد سے جو اہل مصر سے تھا اُسنے ابی الدرداءؓ سے پس اُسنے اسکے مثل ذکر کیا حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی الدرداء سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اس روایت مین عطاء بن یسار کا ذکر نہین ہو اور اس باب مین روایت ہو عبادہ بن صامت سے بھی حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اُسنے یوسف بن مہران سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ غرق کیا اللہ نے فرعون کو تو کہا اُسنے آمنت انہ لا الٰہ الخ یعنی ایمان لایا مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ جو ایمان لائے ہین ساتھ اُسکے بنی اسرائیل پس کہا جبرئیل نے کاشکے آپ مجھے دیکھتے اُسحالت مین کہ مین دریا کی کیچڑ لیتا تھا اور اُسکے مُنھ مین غصّہ سے داخل کرتا تھا اس خوف سے کہ اُسکو رحمت نہ گھیر لے۔ یہ حدیث حسن ہو حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے عدی بن ثابت اور عطار بن سائب نے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے ذکر کیا ایک اُن دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ ذکر کیا آپ نے یہ کہ جبرئیل علیہ السلام فرعون کے مُنھ مین کیچڑ ڈالتے تھے اس خوف سے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ اور اسپر اللہ رحمت کردے یا کہا اُسنے اس خوف سے کہ اُسپر رحمت کردے (شک راوی الفاظ مین) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہو۔ اور بعض تفسیر سورۂ ہود سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطار سے اُسنے وکیع بن حدس سے اُسنے اپنے چچا ابی رزین سے کہا اُسنے مین نے کہا یا رسول اللہ ہمارا رب خلقت کے پیدا کرنے سے پہلے کہان تھا فرمایا آپنے ایک بادل مین تھا کہ اُسکے نیچے بھی ہوا تھی اور اُسکے اوپر بھی ہوا تھی اور پیدا کیا اللہ نے عرش اپنے کو پانی پر کہا احمد نے بادل یعنی اُسکے ساتھ کوئی شئے نہ تھی۔ حماد بن سلمہ اسیطرح وکیع بن حدس کہتا ہو اور شعبہ اور ابو عوانہ وکیع بن عدس کہتے ہین یہ حدیث حسن ہو حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے برید بن عبد اللہ سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ یملی اور کبھی کہا یمہل یعنی مہلت دیتا ہو ظالم کو یہانتک کہ جب اُسکو پکڑتا ہو تو نہین چھوڑتا اُسکو پھر پڑھا آپنے وکذلک اخذ ربک الخ اور ایساہی ہو پکڑنا رب تیرے کا جبکہ پکڑتا ہو گاؤنکو اور وہ ظالم ہون الخ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہو اور روایت کی ہو ابو اُسامہ نے

عن بريد نحوه وقال يعلى حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري عن ابى اسامة عن بريد بن عبد الله عن جده ابى بردة عن ابى موسىٰ عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه وقال يعلى ولم يشك فيه حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدى هو عبد الملك بن عمرو قال نا سليمان بن سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال لما نزلت هٰذه الاية فمنهم شقى وسعيد سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا نبى الله فعلى ما نعمل على شئ قد فرغ منه او على شئ لم يفرغ منه قال بل على شئ قد فرغ منه وجرت به الاقلام يا عمر لكن كل ميسر لما خلق له هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه لانعرفه الا من حديث عبد الملك بن عمرو حدثنا قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن ابراهيم عن علقمة والاسود عن عبد الله قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال انى عالجت امرأة فى اقصى المدينة وانى اصبت منها ما دون ان امسها وانا هٰذا فاقض فى ما شئت فقال له عمر لقد سترك الله لو سترت على نفسك فلم يرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فانطلق الرجل فاتبعه رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا فدعاه فتلا عليه اقم الصلوٰة طرفى النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرىٰ للذاكرين الى اخر الاية فقال رجل من القوم هٰذا له خاصة قال بل للناس كافة هٰذا حديث حسن صحيح وهكذا روى اسرائيل عن سماك عن ابراهيم عن علقمة والاسود عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه وروى شعبة عن سماك عن ابراهيم عن الاسود عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه وروى سفيان الثورى عن سماك عن ابراهيم عن عبد الرحمٰن بن يزيد

بریدسے مثل اسکے اور کہا یعلی **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے ابی اُسامہ سے اُسنے برید بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا یعلی اور اُسنے اسمین شک نہین کیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے جو عبد الملک بن عمرو ہی کہا اُسنے حدیث کی ہمسے سلیمان بن سفیان نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر بن خطابؓ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی فمنہم شقی وسعید۔ تو سوال کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو مین نے کہا اے نبی اللہ کے ہم کس چیز پر عمل کرتے ہین کیا اس سے فراغت[1] ہوگئی ہی یا ایسی چیز پر عمل کرتے ہین کہ اس سے ابھی فراغت نہین ہوئی فرمایا آپ نے بلکہ ایسی چیز پر کہ اس سے فراغت ہوچکی ہے اور قلمین اُس کے ساتھ جاری ہوچکی ہین اے عمر لیکن ہر ایک کے لئے وہی آسان ہی جسکے لیئے وہ پیدا کیا گیا ہی۔ یہ حدیث حسن ہی غریب اس طریق سے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق عبد الملک بن عمرو سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ اور اسود سے اُنھون نے عبد اللہ سے کہا اُن نے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اُسنے مین نے ایک عورت کو مدینہ کے باہر اطراف مین ہاتھ لگایا ہی اور مین اس سے پہونچ گیا ہون سوائے جماع کرنے کے۔ اور مین یہ کھڑا ہون سو آپ میرے حق مین جو چاہتے ہون حکم کرین پس اس سے حضرت عمر نے کہا اللہ نے تو تجھ پر پردہ ڈالا تھا اگر تو بھی اپنے نفس پر پردہ ڈالتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسکو کچھ جواب نہ دیا سو وہ مرد چلا گیا پھر اُسکے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد بھیجا پس اُسنے اُسکو بلا لیا پھر آپ نے اُسپر یہ آیت پڑھی اقم الصلوٰۃ طرفی النہار الخ یعنی قائم کر نماز دونون طرف دن کے اور کچھ ٹکڑے دن مین رات سے تحقیق نیکیان لیجاتی ہین بُرائیون کو یہ نصیحت[2] ہے واسطے ذکر کرنے والون کے الخ پس کہا ایک مرد نے قوم سے کیا یہ حکم اُسی کے لئے خاص ہے فرمایا آپ نے بلکہ تمام لوگون کے لئے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور ایسا ہی روایت کی ہی اسرائیل نے سماک سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ اور اسود سے اُنھون نے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا شعبہ نے سماک سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور روایت کیا سفیان ثوری نے سماک سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبد الرحمٰن بن یزید سے

[1] یعنی ہم جو عمل کررہے ہین کیا یہ تمام لکھے گئے ہین یا جب ہم کرتے ہین اُسوقت لکھے جاتے ہین فرمایا آپنے بلکہ تمام اُمور پروردگار لکھ چکا ہی اور قلم اُسکے ساتھ جاری ہوچکا ہی مگر ہر ایک کیلئے وہی عمل آسان ہوتے ہین جسکے لئے وہ پیدا کئے گئے ہین ۱۲ [2] نیکیان دور کرتی ہین برائیونکو تین طرح جو نیکیان کرے اُسکی بُرائیان معاف ہون اور جو نیکیان پکڑے اُس سے خو بُرائیو نکی چھوٹے اور جس ملک مین نیکیون کا رواج ہو وہان ہدایت آوے اور گمراہی مٹے لیکن تینون جگہ وزن غالب چاہیئے جتنا میل اُتنا صابون ۱۲ شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالے

عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله وروایة هؤلاء اصح من روایة الثوری حدثنا محمد بن یحیی النیسابوری نا
محمد بن یوسف عن سفیان الثوری عن الاعمش وسماك عن ابراهیم عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه
وسلم نحوه بمعناه حدثنا محمود بن غیلان نا الفضل بن موسی عن سفیان عن سماك عن ابراهیم عن عبد الرحمن بن یزید
عن عبد الله بن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه ولم یذکر فیه عن الاعمش وقد روی سلیمان التیمی
هذا الحدیث عن ابی عثمان النهدی عن ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن
سعید عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن ابن مسعود ان رجلا اصاب من امرأة قبلة حرام فاتی النبی صلی الله علیه وسلم
فسأله عن کفارتها فنزلت اقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من اللیل الایة فقال الرجل الی هذه یا رسول الله فقال لك ولمن عمل
بها من امتی هذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد بن حمید نا حسین بن علی الجعفی عن زائدة عن عبد الملك بن عمیر عن
عبد الرحمن بن ابی لیلی عن معاذ بن جبل قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم رجل فقال یا رسول الله ارأیت رجلا لقی امرأة
ولیس بینهما معرفة فلیس یأتی الرجل الی امرأته شیئا الا قد اتی هو الیها الا انه لم یجامعها قال فانزل الله اقم الصلوٰة طرفی
النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات ذلك ذکری للذاکرین فامره ان یتوضأ ویصلی قال معاذ فقلت یا رسول
الله اهی له خاصة ام للمؤمنین عامة قال بل للمؤمنین عامة هذا حدیث لیس اسناده بمتصل عبد الرحمن بن ابی لیلی لم یسمع
من معاذ بن جبل ومعاذ بن جبل مات فی خلافة عمر وقتل عمر وعبد الرحمن بن ابی لیلی غلام صغیر ابن ست سنین وقد
روی عن عمر ورأه وروی شعبة هذا الحدیث عن عبد الملك

اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے - اور روایت انکی زیادہ صحیح ہے روایت ثوری سے حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نیشاپوری نے کہا حدیث
کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُسنے سفیان ثوری سے اُسنے اعمش اور سماک سے اُنھوں نے ابراہیم سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مثل اسکے بالمعنی حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے سفیان سے اُسنے سماک سے اُسنے ابراہیم سے اُس نے
عبد الرحمن بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنی اور اُسنے اسمین اعمش کا ذکر نہین کیا - اور کبھی
روایت کیا ہے سلیمان تیمی نے اس حدیث کو ابی عثمان نہدی سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار
نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سلیمان تیمی سے اُس نے ابی عثمان سے اُسنے ابن مسعود سے یہ کہ ایک مرد نے ایک عورت سے بوسہ
حرام کا لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اسکے کفارے کی بابت سوال کیا سو یہ آیت نازل ہوئی اقم الصلوٰة طرفی النهار و
زلفا من اللیل - پس کہا اس مرد نے کیا میرے لئے ہی یہ حکم یا رسول اللہ سو فرمایا آپ نے تیرے لئے بھی اور اُس شخص کے لئے بھی جو
میری اُمت [1] سے یہ عمل کرے - یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی جعفی نے زائدہ سے اُس نے
عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُس نے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا
اُسنے یا رسول اللہ مجھے خبر دو ایک مرد کی کہ ایک ایسی عورت سے ملا ہے کہ اسکے ساتھ اسکا تعارف نہین ہے اور وہ مرد اپنی عورت کے پاس
بالکل نہین آیا مگر وہ اسی کے پاس آیا ہے سوا اسکے کہ اُسنے اسکے ساتھ جماع نہین کیا کہا اُسنے پس اللہ نے یہ آیت نازل کی اقم الصلوٰة الخ یعنی
قائم کر نماز دونون طرف دن کے اور کچھ ٹکڑے دن مین رات سے تحقیق نیکیاں لیجاتی ہین برائیونکو یہ نصیحت ہے واسطے ذکر کرنے والونکے پھر آنحضرت
نے اُسکو وضو کرنے کا اور نماز پڑھنے کا حکم دیا - کہا معاذ نے مین نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی کے لئے خاص ہے یا تمام مؤمنون کے لئے فرمایا آپنے
بلکہ تمام مومنون کے لئے - یہ ایسی حدیث ہے کہ اسناد اسکی متصل نہین ہے (کیونکہ) عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے معاذ بن جبل سے سنا نہین ہے اور
معاذ بن جبل حضرت عمر کی خلافت مین مرگیا تھا - اور حضرت عمر شہید ہوئے تھے اس حالت مین کہ عبد الرحمن بن ابی لیلی چھوٹا لڑکا چھ برس کا تھا اور
اُسنے روایت کی ہے حضرت عمر سے اور دیکھا ہے ان کو - اور روایت کی ہے شعبہ نے یہ حدیث عبد الملک

[1] یعنی جو شخص میری اُمت سے گناہ صغیرہ کرنے کے بعد نیکی کریگا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُسکے گناہ کو معاف کر دیگا کیونکہ نیکیون سے برائیونکو دور کرنا اسطرح ہوتا ہے کہ نیکی بعد برائی کے صادر ہو ۱۲
ع ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ میری اُمت کا ظاہر لفظ اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ فضیلت اس اُمت مرحومہ کے ساتھ مخصوص ہے اور نبی الرحمۃ کی برکت سے آپکی اُمت کے واسطے یہ بزرگی عطا ہوئی ہے ۱۲ منہ

بن عمیر عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انا یزید بن هارون انا قیس بن الربیع عن عثمان بن عبد اللہ بن موهب عن موسیٰ بن طلحة عن ابی الیسر قال اتتنی امرأة تبتاع تمرا فقلت ان فی البیت تمرا اطیب منه فدخلت معی فی البیت فاهویت الیها فقبلتها فاتیت ابابکر فذکرت ذلك له فقال استر علی نفسك وتب ولا تخبر احدا فلم اصبر فاتیت عمر فذکرت ذلك له فقال استر علی نفسك وتب ولا تخبر احدا فلم اصبر فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلك له فقال اخلفت غازیا فی سبیل اللہ فی اهله بمثل هذا حتی تمنی انه لم یکن اسلم الا تلك الساعة حتی ظن انه من اهل النار قال واطرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویلا حتی اوحی الیه اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیات ذلك ذکری للذاکرین قال ابو الیسر فاتیته فقرأها علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصحابه یارسول اللہ الهذا خاصة ام للناس عامة قال بل للناس عامة هذا حدیث حسن صحیح غریب وقیس بن الربیع ضعفه وکیع وغیره وروی شریك عن عثمان بن عبد اللہ هذا الحدیث مثل روایة قیس بن الربیع وفی الباب عن ابی امامة وواثلة بن الاسقع وانس بن مالك وابو الیسر اسمه کعب بن عمرو **ومن سورة یوسف** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حدثنا الحسین بن حریث الخزاعی نا الفضل بن موسیٰ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکریم بن الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراهیم قال ولو لبثت فی السجن ما لبث یوسف ثم جاءنی الرسول اجبت ثم قرأ فلما جاءه الرسول قال ارجع الی ربك فاسأله ما بال النسوة اللاتی قطعن ایدیهن قال ورحمة اللہ علی لوط ان کان لیاوی الی رکن شدید فما بعث اللہ من بعده نبیا

بن عمیر نے اُنسے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو قیس بن ربیع نے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے اُنسے موسیٰ بن طلحہ سے اُنسے ابی الیسر سے کہا اُنسے میرے پاس ایک عورت آئی جو کھجوریں خریدتی تھی سو مین نے اس سے کہا کہ میرے گھر مین کھجورین انسے بہتر ہین سو وہ میرے ساتھ گھر مین داخل ہوگئی پس مین اسکی طرف جھک گیا اور اسکا بوسہ لے لیا پھر حضرت ابو بکر صدیق رض کے پاس آیا اور اُنکے پاس یہ قصہ ذکر کیا تو اُنھون نے کہا اپنے نفس پر پردہ ڈال اور توبہ کر اور کسی کو خبر نہ کر سو مین صبر نہ کر سکا اور حضرت عمر رض کے پاس آیا پھر اسکے پاس یہ قصہ ذکر کیا پس اُنھون نے کہا اپنے نفس پر پردہ ڈال اور توبہ کر اور کسی کو خبر نہ کر پھر مین صبر نہ کر سکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُنکے پاس یہ قصہ ذکر کیا پس آپنے اس سے کہا کیا تو نے خلافت کی ہے ایسے شخص کی جو اللہ کی راہ مین جنگ کرتا ہے بیچ اسکے اہل کے ساتھ ایسے فعل کے یہانتک کہ اُنسے خواہش کی کہ مین مسلمان ہی نہ ہوتا مگر اس گھڑی مین اور اُنسے گمان کیا کہ مین اہل نار سے ہون - کہا اُنسے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دیر تک سرنگون رہے یہانتک کہ آپکی طرف وحی نازل ہوئی اقم الصلوٰة الخ یعنی قائم کر نماز دونون طرف دن کے اور کچھ ٹکڑون رات سے تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو یہ نصیحت ہی واسطے ذکر کرنیوالون کے - کہا ابو الیسر نے پھر مین آپکے پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیت مجھ پر پڑھی اور کہا آپکے صحابہ نے یارسول اللہ کیا یہ حکم اسی کے لئے خاص ہی یا تمام لوگون کیلئے فرمایا آپنے بلکہ تمام لوگون کے لئے - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور قیس بن ربیع کو وکیع وغیرہ نے ضعیف کیا ہے - اور روایت کی ہے یہ حدیث شریک نے عثمان بن عبد اللہ سے مثل روایت قیس بن ربیع کے اور اس باب مین روایت ہے ابی امامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک سے اور ابو الیسر کا نام کعب بن عمرو ہے **بعض تفسیر سورۂ یوسف سے** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے محمد بن عمرو سے اُنسے ابی سلمہ سے اُنسے ابی ہریرہ رض سے کہا اُنسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہین فرمایا آپنے اگر مین قید خانہ مین ٹھہرتا جیسے کہ یوسف علیہ السلام ٹھہرے ہین پھر میرے پاس قاصد (بلانیکو) آتا تو مین اُسکے بلانیکو قبول کرلیتا پھر آپنے پڑھا فلما جاءه الرسول الخ یعنی پس جب آیا اُسکے پاس ایلچی کہا پھر جا طرف خاوند اپنے کے پس پوچھ اس سے کیا حال ہے ان عورتون کا کہ کاٹے ہاتھ اپنے فرمایا آپ نے اور رحمت اللہ کی لوط علیہ السلام پر کہ تحقیق تھے وہ جگہ پکڑتے طرف قلعہ مضبوط کے - پھر بعد اسکے اللہ نے کوئی نبی نہین بھیجا

ف قلعہ مضبوط سے مراد قبیلہ ہے اور کہا بعض نے مراد اس سے اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اس مراد کو اس حدیث کے آخر کے لفظ رد کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جس مدت تک حضرت یوسف علیہ السلام قید خانہ قید رہے ہین اور صبر کیا ہے اُنکے پاس قاصد بادشاہ کا واسطے بلانے کے آیا اُنھون نے جواب دیا کہ مین نہین نکلتا جبتک کہ میری برات نہ ہولے اگر بالفرض مین اُنکی جگہ ہوتا اور میرے بلانیکے لئے کوئی قاصد آتا مین اُسی وقت نکل آتا اس سے آنحضرت نے اشارہ کیا کہ کسی پیغمبر کی ایسی صفت نہ کرو جس سے دوسرے پیغمبر کی اہانت ہو جیسا کہ بعض شاعرون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس درجہ کو صفت پہونچائی کہ اور نبیون کی اسمین اہانت ہوئی اعاذنا اللہ عن ذلک ۱۲

الا فی ذروۃ من قومه **حدثنا** ابو کریب نا عبدۃ وعبد الرحیم عن محمد بن عمرو نحو حدیث الفضل بن موسیٰ الا انه قال ما بعث الله بعدہ نبیا الا فی ثروۃ من قومه قال محمد بن عمرو والثروۃ الکثرۃ والمنعة وهٰذا اصح من روایة الفضل بن موسیٰ وهٰذا حدیث حسن **ومن** سورۃ الرعد بسم الله الرحمٰن الرحیم **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن انا ابو نعیم عن عبد الله بن الولید وکان یکون فی بنی عجل عن بکیر بن شهاب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال اقبلت یهود الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا ابا القاسم اخبرنا عن الرعد ما هو قال ملك من الملٰئکة مؤکل بالسحاب معه مخاریق من نار یسوق بها السحاب حیث شاء الله فقالوا فما هٰذا الصوت الذی نسمع قال زجرۃ بالسحاب اذا زجرہ حتی ینتهی الی حیث امر قالوا صدقت فقالوا فاخبرنا عما حرم اسرائیل علیٰ نفسه قال اشتکی عرق النساء فلم یجد شیئا یلائمه الا لحوم الابل والبانها فلذلك حرمها قالوا صدقت هٰذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمود بن خداش البغدادی نا سیف بن محمد الثوری عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرۃ عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله تعالیٰ ونفضل بعضها علی بعض فی الاکل قال الدقل والفارسی والحلو والحامض هٰذا حدیث حسن غریب وقد رواہ زید بن ابی انیسة عن الاعمش نحو هٰذا وسیف بن محمد هو اخو عمار بن محمد وعمار اثبت منه وهو ابن اخت سفیان الثوری **سورۃ ابراهیم** بسم الله الرحمٰن الرحیم **حدثنا** عبد بن حمید نا ابو الولید نا حماد بن سلمة عن شعیب بن الحبحاب عن انس بن مالك قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بقناع علیه رطب فقال مثل کلمة طیبة کشجرۃ طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین باذن ربها قال هی النخلة ومثل کلمة خبیثة کشجرۃ خبیثة

مگر اس قوم کے اعلیٰ نسب میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ اور عبد الرحیم نے محمد بن عمرو سے مثل حدیث فضل بن موسیٰ کے مگر یہ کہا اُسنے نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر اسکی قوم کی جماعت کثیر میں۔ کہا محمد بن عمرو نے ثروہ کے معنے جماعت کثیر اور لشکر کے ہیں اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے روایت فضل بن موسیٰ سے اور یہ حدیث حسن ہے **بعض تفسیر** سورۂ رعد سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو ابو نعیم نے عبد اللہ بن ولید سے اور یہ شخص بنی عجل میں رہتا تھا وہ راوی ہے بکیر بن شہاب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے کہا اُسنے چند یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے ابا القاسم ہمکو رعد کی خبر دو کہ کیا ہے فرمایا آپ نے ایک فرشتہ ہے فرشتوں سے جو بادل پر مؤکل ہے اسکے ساتھ آگ کا ایک چابک ہے جو اُسکے ساتھ بادلونکو چلاتا ہے جہاں اللہ کی مرضی ہو پھر کہا اُنھوں نے یہ کیا آواز ہے جو ہم سنتے ہیں فرمایا آپ نے یہ زجر ہے جبکہ وہ بادلونکو زجر کرتا ہے یہانتک کہ وہ بادل پہونچتا ہے جہاں وہ امر کرتا ہے کہا اُنھوں نے سچ کہا آپ نے پھر کہا اُنھوں نے ہمکو خبر دو اُس چیز کی جو حضرت یعقوب نے اپنے نفس پر حرام کی تھی فرمایا آپنے عرق النساء (نام رگ) آپکی بیمار ہوگئی سو اُنھوں نے کوئی چیز نہ پائی جو اُنکو مرغوب ہو مگر گوشت اونٹونکا اور دودھ اُنکا پس اسی لیئے اُنھوں نے اُسکو حرام کیا تھا کہا اُنھوں نے سچ کہا آپ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن خداش بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے سیف بن محمد ثوری نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں ونفضل بعضها علی بعض فی الاکل یعنی بزرگی دیتے ہیں ہم بعض انکے کو اوپر بعضوں کے بیچ میوے لے کے فرمایا آپ نے ردی کھجور دقل اور فارسی میں اور میٹھے اور کڑوے میں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا اسکو زید بن ابی انیسہ نے اعمش سے مثل اسکے اور سیف بن محمد وہ بھائی عمار بن محمد کا ہے اور عمار اس سے ثقہ ہے اور یہ بھانجا سفیان ثوری کا ہے **تفسیر** سورہ ابراہیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الولید نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے شعیب بن حبحاب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھال کھجور و نکا لایا گیا پس فرمایا آپنے مثال بات پاکیزہ کی مانند درخت پاکیزہ کے ہے جڑ اسکی محکم ہے اور ڈالیاں اسکی بیچ آسمان کے دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت ساتھ حکم پروردگار اپنے کے فرمایا آپ نے وہ درخت کھجور ہے اور مثال بات ناپاک کی مانند درخت ناپاک کے ہے

۱ فضیلت میوے کی ایک دوسرے پر یہ ہے کہ باوجودیکہ ایک شکل اور ایک قسم کے ہوتے ہیں پھر بعض کا مزا عمدہ اور بعض کا بُرا ایک ہی میوہ ہے کہ بعض اس سے میٹھا ہے اور بعض اس سے کڑوا یہ کمال قدرت پروردگار کی ہے ۱۲ ۲ مسلمانوں کا دعویٰ درست ہے جسکی دلیل صحیح ہے اور دلمیں اثر رکھتا ہے اور روز بروز بڑھتا ہے اور کافروں کا دعویٰ جڑ نہیں رکھتا تھوڑا دھیان کرنے سے غلط معلوم ہونے لگے اور دلمیں اس سے کچھ نور نہیں ۱۲ شاہ عبد القادر دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ۳ بیضاوی رحؒ نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ سے مراد کلمہ توحید اور دعوت اسلام اور قرآن پاک ہو سکتا ہے اور کلمہ خبیثہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور دعوت الی الکفر اور تکذیب حق ہو سکتا ہے ۱۲ مصحح

الحنظل

اجتثت من فوق الارض مالها من قرار قال هی الحنظلة قال فاخبرت بذلك ابا العالية فقال صدق واحسن حدثنا قتيبة نا ابوبكر بن شعيب بن الحبحاب عن ابيه عن انس بن مالك نحوه بمعناه ولم يرفعه ولم يذكر قول ابی العالية وهذا اصح من حديث حماد بن سلمة وروی غير واحد مثل هذا موقوفا ولا نعلم احدا رفعه غير حماد بن سلمة ورواه معمر وحماد بن زيد وغير واحد ولم يرفعوه حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زيد عن شعيب بن الحبحاب عن انس بن مالك نحو حديث عبد الله ابی بكر بن شعيب بن الحبحاب ولم يرفعه حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد نا شعبة قال اخبرنی علقمة بن مرثد قال سمعت سعد بن عبيدة يحدث عن البراء عن النبی صلی الله عليه وسلم فی قوله يثبت الله الذين اٰمنوا بالقول الثابت فی الحيٰوة الدنيا وفی الاٰخرة قال فی القبر اذا قيل له من ربك وما دينك ومن نبيك هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن داؤد بن ابی هند عن الشعبی عن مسروق قال قالت عائشة هذه الاٰية يوم تبدل الارض غير الارض قالت يا رسول الله فاين يكون الناس قال علی الصراط هذا حديث حسن صحيح وقد روی من غير هذا الوجه عن عائشة **سورة الحجر** بسم الله الرحمٰن الرحيم حدثنا قتيبة نا نوح بن قيس الحدانی عن عمرو بن مالك عن ابی الجوزاء عن ابن عباس قال كانت امرأة تصلی خلف رسول الله صلی الله عليه وسلم حسناء من احسن الناس وكان بعض القوم يتقدم حتی يكون فی الصف الاول لان لا يراٰها ويستاخر بعضهم حتی يكون فی الصف المؤخر فاذا ركع نظر من تحت ابطيه فانزل الله تعالیٰ ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستاخرين وروی جعفر بن سليمان هذا الحديث عن عمرو بن مالك عن ابی الجوزاء نحوه ولم يذكر فيه عن ابن عباس

کہ جسم پکڑ گیا ہے اوپر سے زمین کے نہین واسطے اسکے قرار فرمایا آپ نے وہ حنظل ہے کہا اُسنے پس اسکی خبر مین نے ابا العالیہ کو دی سو کہا اُسنے سچ کہا آپنے اور اچھا کہا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن شعیب بن حبحاب نے اپنے باپ سے اُسنے انس بن مالک سے مثل اُس کے بالمعنی اور اُسنے قول ابا العالیہ کا ذکر نہین کیا اور یہ روایت حماد بن سلمہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور کئی ایک نے مثل اسکے موقوف روایت کی ہے اور ہم نہین جانتے کہ کسی نے اسکو مرفوع کیا ہو سوائے حماد بن سلمہ کے۔ اور روایت کیا اُسکو معمر اور حماد بن زید نے اور کئی ایک نے اور اُنھون نے اس کو مرفوع نہین کیا **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے شعیب بن حبحاب سے اُسنے انس بن مالک سے مثل حدیث عبد اللہ ابی بکر بن شعیب بن حبحاب کے اور اُسکو مرفوع نہین کیا **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے علقمہ بن مرثد نے کہا سُنا مین نے سعد بن عبیدہ سے کہ حدیث کرتا تھا براء سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین یثبت اللہ الذین اٰمنوا الخ یعنی ثابت رکھتا ہے اللہ اُن لوگو نکو ایمان لائے ہین ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے فرمایا آپنے یہ ثابت رکھنا قبر مین ہے کہ جب کہا جاتا ہے اُس سے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے کہا اُسنے حضرت عائشہؓ نے یہ آیت پڑھی یوم تبدل الارض غیر الارض کہا حضرت عائشہ نے یارسول اللہ پس اُسوقت آدمی کہان ہونگے فرمایا آپ نے پل صراط پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غیر اسوجہ سے بھی حضرت عائشہ سے مروی ہے **تفسیر سورہ حجر** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس حدانی نے عمرو بن مالک سے اُسنے ابی الجوزاء سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ایک عورت بہت خوبصورت تمام لوگون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتی تھی اور بعضے لوگ آگے ہو جاتے تھے حتی کہ پہلی صف مین تاکہ اُسکو نہ دیکھین۔ اور بعضے پیچھے ہٹ رہتے تھے حتی کہ پچھلی صف مین ہو جاتے پس جب رکوع کرتے تو اپنی بغلون کے نیچے سے اُسکو دیکھتے پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی ولقد علمنا المستقدمین منکم الخ یعنی البتہ تحقیق ہم جانتے ہین آگے بڑھ جانے والونکو تم مین سے اور البتہ تحقیق ہم جانتے ہین پیچھے رہنے والونکو اور روایت کیا جعفر بن سلیمان نے اس حدیث کو عمرو بن مالک سے اُسنے ابی الجوزاء سے مثل اسکے اور اُس نے اُس مین ابن عباس کا ذکر نہین کیا

ف۱ قبر مین جو کوئی مضبوط بات کہیگا جو اس سے پوچھی گئی تو ٹھکانا نیک پاویگا اور جو کوئی بہکی ہوئی بات کہیگا خراب ہوگا ۱۲ ف۲ تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ تبدیل اور تغیر زمین سے یہ مراد ہے کہ ایک ہیئت سے دوسری ہیئت پر بدل دی جائیگی یعنی زمین کے پہاڑ اور دریا اور درخت سب برابر ہو کر چٹیل میدان ہو جائیگا اور تبدیل آسمان کے یہ معنے ہین کہ آفتاب اور ماہتاب کی روشنی جاتی رہیگی اور ستارے کھر جائینگے۔ واللہ اعلم بمرادہ انتہی محمد فخر الحسن عفا اللہ عنہ

وهٰذا اشبه ان يكون اصح من حديث نوح حدثنا عبد بن حميد نا عثمن بن عمر عن مالك بن مغول عن جنيد عن ابن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لجهنم سبعة ابواب باب منها لمن سل السيف على امتی او قال على امة محمد هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث مالك بن مغول حدثنا عبد بن حميد نا ابو علی الحنفی عن ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الحمد لله ام القرآن وام الكتاب والسبع المثانی هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسين بن الحريث نا الفضل بن موسیٰ عن عبد الحميد بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابيه عن ابی هريرة عن ابی بن كعب قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما انزل الله فی التورٰىة والانجيل مثل ام القرآن وهی السبع المثانی وهی مقسومة بينی وبين عبدی ولعبدی ما سأل حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابيه عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم خرج على ابی وهو يصلی فذكر نحوه بمعناه حديث عبد العزيز بن محمد اطول واتم وهٰذا اصح من حديث عبد الحميد بن جعفر وهٰكذا روی غير واحد عن العلاء بن عبد الرحمٰن حدثنا محمد بن اسمٰعيل نا احمد بن ابی الطيب نا مصعب بن سلام عن عمرو بن قيس عن عطية عن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله ثم قرأ ان فی ذلك لاٰيٰت للمتوسمين هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وقد روی عن بعض اهل العلم فی تفسير هٰذه الاٰية ان فی ذلك لاٰيٰت للمتوسمين قال للمتفرسين حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا المعتمر عن ليث بن ابی سليم عن بشر عن انس بن مالك عن النبی صلی الله عليه وسلم

اور یہ مشابہت رکھتی ہے اس بات سے کہ زیادہ صحیح ہو حدیث نوح سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے مالک بن مغول سے اُس نے جنید سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے دوزخ کے سات دروازے ہین ایک دروازہ اُس کا اُن لوگون کے لئے ہے جو میری اُمت پر تلوار اُٹھاوین یا فرمایا آپنے اُمت محمد پر۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث مالک بن مغول سے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو علی حنفی نے ابن ابی ذئب سے اُسنے مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ ام القرآن اور ام الکتاب ہے اور سات آیتین ہین کہ دوہرائی جاتی ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے عبد الحمید بن جعفر سے اُسنے علا ر بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُسنے ابی بن کعب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نازل کی اللہ نے توریت اور انجیل مین کوئی سورت مثل الحمد کے اور یہ سات آیتین ہین کہ دوہرائی جاتی ہین۔ اور یہ تقسیم کی گئی ہے درمیان میرے اور میرے بندے کے اور واسطے بندے میرے کے ہے وہ چیز کہ سوال کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علا ر بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابی کے پاس گئے اس حالت مین کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اسنے مثل اسکے بالمعنی ذکر کی حدیث عبد العزیز بن محمد کی لمبی اور پوری ہے اور یہ صحیح ہے حدیث عبد الحمید بن جعفر سے اور ایسا ہی کئی ایک نے علا ر بن عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن ابی الطیب نے کہا حدیث کی ہمسے مصعب بن سلام نے عمرو بن قیس سے اُس نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو مؤمن کی فراست ع سے کیونکہ وہ دیکھتا ہے ساتھ نور اللہ کے پھر آپنے یہ آیت پڑھی ان فی ذلک لآیات للمتوسمین یعنی تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین واسطے چہرہ پہچاننے والون کے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسوجہ سے اور مروی ہے بعض اہل علم سے اس آیت کی تفسیر مین ان فی ذلک لآیات للمتوسمین کہا اُسنے واسطے فراست والون کے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر نے لیث بن ابی سلیم سے اُسنے بشر سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف سات آیتین دوہرائی جاتی ہین وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ یہ سات آیتین ہر ایک رکعت مین پڑھی جاتی ہین یہ اسواسطے کہ مشتق تثنیہ سے ہے اگر مشتق ثنا سے ہے تو معنے اسکے یہ ہونگے کہ یہ سات آیتین ایسی ہین کہ اس مین صفت الٰہی ہے ۱۲ ع ف فراست مومن کے دو معنے ہین اول وہ ہے جس پر ظاہر حدیث دلالت کرتا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ اولیا کے قلوب مین القا کرتا ہے۔ پس وہ کرامت سے بعض لوگون کے حالات کو معلوم کر لیتے ہین۔ دوسرے معنے یہ ہین کہ مومن دلائل و تجارب و خلق و اخلاق سے لوگون کے حالات معلوم کر لیتا ہے واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

فی قوله لنسألنهم اجمعین عما کانوا یعملون قال عن قول لا اله الا الله هذا حدیث غریب انما نعرفه من حدیث لیث بن ابی سلیم وقد رواه عبد الله بن ادریس عن لیث بن ابی سلیم عن بشر عن انس بن مالك نحوه ولم یرفعه **ومن** سورة النحل بسم الله الرحمٰن الرحیم **حدثنا** عبد بن حمید نا علی بن عاصم عن یحیی البکاء ثنی عبد الله بن عمر قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع قبل الظهر بعد الزوال تحسب بمثلهن من صلوة السحر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیس من شئ الا وهو یسبح الله تلك الساعة ثم قرأ یتفیؤ ظلاله عن الیمین والشمائل سجدا لله وهم داخرون الآیة کلها هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث علی بن عاصم **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث نا الفضل بن موسیٰ عن عیسیٰ بن عبید عن الربیع بن انس عن ابی العالیة قال ثنی ابی بن کعب قال لما کان یوم احد اصیب من الانصار اربعة وستون رجلا ومن المهاجرین ستة منهم حمزة فمثلوا بهم فقالت الانصار لئن اصبنا منهم یوما مثل هذا لنربین علیهم قال فلما کان یوم فتح مکة فانزل الله تعالیٰ وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خیر للصابرین فقال رجل لا قریش بعد الیوم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کفوا عن القوم الا اربعة هذا حدیث حسن غریب من حدیث ابی بن کعب **ومن** سورة بنی اسرائیل بسم الله الرحمٰن الرحیم **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری قال اخبرنی سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم حین اسری بی لقیت موسیٰ قال فنعته فاذا رجل قال حسبته قال مضطرب الرجل الرأس کانه من رجال شنوءة قال ولقیت عیسیٰ قال فنعته

اس آیت کی تفسیر مین لنسألنهم اجمعین عما کانوا یعملون یعنی البتہ سوال کرینگے ہم ان سب سے اس چیز سے کہ تھے عمل کرتے فرمایا آپنے قول لا الٰہ الا اللہ سے یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو فقط طریق لیث بن ابی سلیم سے ہی پہچانتے ہین اور روایت کیا اسکو عبد اللہ بن ادریس نے لیث بن ابی سلیم سے اُسنے بشر سے اُسنے انس بن مالک سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہین کیا۔ **بعض تفسیر سورۂ نحل سے** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن عاصم نے یحییٰ بن بکار سے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن عمر نے کہا سُنا مین نے عمر بن خطابؓ سے کہ کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت ہین قبل ظہر کے بعد زوال کے جو کہ تہجد کی اتنی ہی رکعتون سے ثواب مین برابر ہوتی ہین فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز ہے وہ اس ساعت مین اللہ کی تسبیح کہتی ہے[51] پھر پڑھا آپنے تیفیؤا ظلالہ الخ یعنی پھرتے ہین سائے اُسکے داہنے سے اور بائین سے سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل ہین الخ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق علی بن عاصم سے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے عیسیٰ بن عبید سے اُسنے ربیع بن انس سے اُسنے ابی العالیہ سے کہا حدیث کی مجھے ابی بن کعبؓ نے کہا اُسنے جب جنگ اُحد کا دن ہوا تو انصار سے چونسٹھ آدمی شہید ہوئے اور مہاجرین سے چھ انہین سے حضرت حمزہ بھی تھے سو اُنھون نے اُنکو مثلہ[52] کر دیا تھا پس کہا انصار نے اگر ہم بھی کسیدن اسطرح ان سے پہونچے تو ہم بھی اُنپر تنگی کرینگے کہا راوی نے پس جب فتح مکہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری وان عاقبتم فعاقبوا الخ اور اگر بدلا لو تم پس بدلا لو برابر اس چیز کے کہ ایذا دیئے گئے ہو تم ساتھ اسکے اور البتہ اگر صبر کرو تم البتہ وہ بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالون کے پس کہا ایک مرد نے آج کے دن کے بعد کوئی قریشی باقی نہین رہیگا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بند رہو قوم سے مگر چار سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ابی بن کعب سے **بعض تفسیر سورۂ بنی اسرائیل** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے کہا خبر دی مجھے سعید بن مسیب نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے سیر کرائی گئی یعنی معراج ہوئی تو مین حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملا کہا راوی نے پس آنحضرت نے اُنکی صفت بیان فرمائی کہ وہ مرد ہے کہا راوی نے مین گمان کرتا ہون کہ آپنے فرمایا ہے میانہ قد بال اُنکے سیدھے گویا وہ شنوہ (نام قبیلہ) کے مردون سے ہین فرمایا آپنے اور مین ملا حضرت عیسیٰ سے کہا راوی نے پس آنحضرت نے اُنکی صفت کی

[51] ہر چیز ٹھیک دوپہر مین کھڑی ہے اُسکا سایہ بھی کھڑا ہے جب دن ڈھلا سایہ جھکا پھر جھکتے جھکتے شام تک زمین پر پڑ گیا جیسے نماز مین کھڑے سے رکوع رکوع سے سجدہ اسی طرح ہر چیز آپ کھڑی ہے اپنے سائے سے نماز کرتی ہے کسی ملک مین کسی موسم مین داہنی طرف جھکتا ہے کہین بائین طرف ۱۲ شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ [52] مثلہ کے معنے ہاتھ پاؤن ناک کاٹنے کے مین قولہ پس کہا ایک مرد نے الخ یعنی اگر آنحضرت اور اُنکے اصحاب بدلہ لینگے تو کسی شخص کی قریشیون سے جو مکہ مین رہتے ہین تاب نہین کہ اُنکے مقابلہ مین کھڑا رہے بلکہ تمام ہلاک ہو جاوینگے جب آنحضرت نے

کانما

قال ربعة احمر کانہ خرج من دیماس یعنی الحمام ورأیت ابراهیم قال وانا اشبه ولده به قال واتیت باناءین احدهما
لبن والاخر فیه خمر فقیل لی خذ ایهما شئت فاخذت اللبن فشربته فقیل لی هدیت للفطرة او اصبت الفطرة اما انك
لواخذت الخمر غوت امتك هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** اسحاق بن منصور انا عبد الرزاق نا معمر عن قتادة عن
انس ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی بالبراق لیلة اسری به ملجما مسرجا فاستصعب علیه فقال له جبرئیل المحمد تفعل
هٰذا فما رکبك احد اکرم علی الله منه قال فارفض عرقا هٰذا حدیث حسن غریب ولا نعرفه الا من حدیث عبد الرزاق
حدثنا یعقوب بن ابراهیم الدورقی نا ابو تمیلة عن الزبیر بن جنادة عن ابن بریدة عن ابیه قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لما انتهینا الی بیت المقدس قال جبرئیل باصبعه فخرق به الحجر وشد به البراق هٰذا حدیث حسن غریب
حدثنا قتیبة نا اللیث عن عقیل عن الزهری عن ابی سلمة عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال لما کذبتنی قریش قمت فی الحجر فجلی الله لی بیت المقدس فطفقت اخبرهم عن اٰیاته وانا انظر الیه هٰذا حدیث حسن
صحیح وفی الباب عن مالك بن صعصعة وابی سعید وابن عباس وابی ذر وابن مسعود **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان
عن عمرو بن دینار عن عکرمة عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ وما جعلنا الرؤیا التی اریناك الا فتنة للناس قال هی رؤیا عین
اریها النبی صلی الله علیه وسلم لیلة اسری به الی بیت المقدس قال والشجرة الملعونة فی القراٰن قال هی شجرة الزقوم
هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی الکوفی نا ابی عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة
عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله تعالیٰ

کہ فرمایا آپ نے کہ درمیانہ قد ہے سرخ رنگ گویا وہ نکلا ہے حمام سے اور دیکھا مین نے حضرت ابراہیمؑ کو فرمایا آپ نے مین اسکے ساتھ اسکی اولاد سے
زیادہ مشابہت رکھتا ہون فرمایا آپ نے میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک مین دودھ ہے اور دوسرے مین شراب پھر مجھے کہا گیا پکڑ لے جون سا
ان مین تو چاہتا ہے سو مین نے دودھ پکڑ لیا اور اُسکو پی لیا پھر مجھے کہا گیا آپ دین اسلام کی ہدایت کئے گئے ہو یا پہونچے ہو دین اسلام کو
(شک راوی) بہر حال اگر آپ شراب کو پکڑتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہوتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی
ہمکو عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس براق لگام دیکر اور کاٹھی ڈال کر لایا گیا
اس رات مین کہ آپکو سیر کرائی گئی سو اس گھوڑے نے آپ پر سختی کی پس اُس سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کیا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ اسطرح کرتا ہے سو تجھ پر کوئی شخص جو اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بزرگ ہو سوار نہین ہوا فرمایا آپ نے پس اُسکا پسینہ جاری ہوا۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرزاق سے حدیث کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہم سے
ابو تمیلہ نے زبیر بن جنادہ سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم بیت المقدس کے پاس
پہونچے تو جبرئیل علیہ السلام نے اپنی انگلی سے اشارت کی۔ تو اُس کے ساتھ پتھر کو پھاڑ ڈالا اور اس کے ساتھ براق کو باندھ دیا یہ حدیث حسن
غریب ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ
سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھے قریش نے جھٹلایا تھا تو مین حطیم مین کھڑا ہو گیا پس اللہ تعالےٰ نے میرے لئے
بیت المقدس کھولدیا سو مین نے ان کو اس کی نشانیون سے خبر دینی شروع کر دی اس حالت مین کہ مین اُس کی طرف دیکھ رہا ہون یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے مالک بن صعصعہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور ابی ذر اور ابن مسعود سے رضی اللہ عنہم
حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر مین
وما جعلنا الرؤیا الخ اور نہین کیا ہم نے وہ نمود جو دکھائے تجھ کو مگر آزمائش واسطے لوگون کے کہا اُسنے مراد اس سے دیکھنا آنکھون کا ہے دکھلائے گئے
اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس رات مین کہ آپ کو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی اور درخت جو قرآن مین لعنت کیا گیا ہے کہا اُسنے وہ درخت زقوم کا ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اعمش سے اُس نے ابی صالح
سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین

وقرآن الفجران قرآن الفجر كان مشهودا تشهده ملائكة الليل وملائكة النهار هٰذا حديث حسن صحيح ورواه علي بن مسهر عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة وابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** بذلك علي بن حجر نا علي بن مسهر عن الاعمش فذكر نحوه **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا عبيد الله بن موسىٰ عن اسرائيل عن السدي عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالىٰ يوم ندعوا كل اناس بامامهم قال يدعى احدهم فيعطى كتابه بيمينه ويمد له في جسمه ستون ذراعا ويبيض وجهه ويجعل على رأسه تاج من لؤلؤ يتلألا فينطلق الى اصحابه فيرونه من بعد فيقولون اللهم ائتنا بهٰذا وبارك لنا في هٰذا حتى يأتيهم فيقول لهم ابشروا لكل رجل منكم مثل هٰذا قال واما الكافر فيسود وجهه ويمد له في جسمه ستون ذراعا على صورة آدم ويلبس تاجا فيراه اصحابه فيقولون نعوذ بالله من شر هٰذا اللهم لا تأتنا بهٰذا قال فيأتيهم فيقولون اللهم اخزه فيقول ابعدكم الله فان لكل رجل منكم مثل هٰذا هٰذا حديث حسن غريب والسدي اسمه اسمٰعيل بن عبد الرحمٰن **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن داؤد بن يزيد الزعافري عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في قوله عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا وسئل عنها قال هي الشفاعة هٰذا حديث حسن وداؤد الزعافري هو داؤد الاودي وهو عم عبد الله بن ادريس **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن ابن ابي نجيح عن مجاهد عن ابي معمر عن ابن مسعود قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة عام الفتح وحول الكعبة ثلاثمائة وستون نصبا فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يطعنها بمخصرة في يده وربما قال بعود ويقول جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

وقرآن الفجران قرآن الفجر الخ اور قرآن پڑھ فجر کو تحقیق قرآن پڑھنا فجر کا ہی حاضر کیا گیا یعنی حاضر ہوتے ہین اسکو فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور روایت کیا اسکو علی بن مسہر نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ اور ابی سعیدؓ سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے اعمش سے پس اُسنے اسکے مثل ذکر کی **حدیث** کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین یوم ندعوا کل اناس بامامهم یعنی جس روز بلائین گے ہر ایک آدمی کو ساتھ پیشوا اُن کے کے۔ فرمایا آپ نے ایک اُنمین سے بلایا جائیگا تو اپنی کتاب اپنے داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا اور اُس کے جسم مین ساٹھ گز کی درازی کی جائے گی اور اُسکا چہرہ سفید کیا جائیگا اور اُسکے سر پر موتیون کا تاج رکھا جائیگا جو چمکے گا پس اسکے ساتھ اپنے ساتھیون کی طرف جائیگا تو وہ اُسکو دور سے دیکھ کر کہین گے اے اللہ ہمکو بھی ایسا دے اور ہمارے لئے اس مین برکت کر یہانتک کہ وہ انکے پاس آئیگا تو اُن سے کہیگا تم کو بشارت ہو تم مین سے ہر ایک کے لئے مثل اس کے ہے اور کافر کا تو مُنھ سیاہ کیا جائیگا اور اُسکے جسم مین بھی ساٹھ گز کی حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر درازی کی جائیگی اور تاج پہنایا جائے گا سو اُسکو اُسکے ساتھی دیکھین گے اور کہین گے۔ ہم اللہ کے ساتھ اسکی بُرائی سے پناہ مانگتے ہین اے اللہ ہمکو یہ نہ دے فرمایا آپ نے سو وہ اُن کے پاس آئیگا تو وہ کہین گے اے اللہ اسکو خوار کر اور وہ کہے گا دور کرے اللہ تعالیٰ تمکو۔ سو ہر ایک مرد کے لئے تم مین سے مثل اسکے ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی۔ اور سدی کا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن ہی **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے داؤد بن یزید زعافری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر مین عسیٰ ان یبعثک ربک الخ شتاب اُٹھائیگا تجھے رب تیرا مقام محمود مین اور آنحضرت سوال اسکی بابت کیئے گئے فرمایا آپ نے وہ شفاعت ہی۔ یہ حدیث حسن ہی اور داؤد زعافری وہ داؤد اودی ہے اور یہ چچا عبداللہ بن ادریس کا ہی **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی نجیح سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی معمر سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مین داخل ہوئے اور گرد کعبہ کے تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو اپنی چھڑی کے ساتھ کہ دست مبارک مین تھی ٹھکراتے اور کبھی راوی نے مخصرہ کی جگہ عود کا لفظ ذکر کیا ہی معنی دونون کے چھڑی کے ہین اور فرماتے جاء الحق وزہق الباطل الخ آیا حق اور گم ہوا باطل تحقیق باطل تھا گم ہو جانے والا۔

[1] یعنی جب صبح کی نماز کا وقت ہوتا ہی تو اُسوقت رات کے فرشتے جو اعمال لکھنے کے لئے مقرر ہوتے ہین جانیکو ہوتے ہین اور دن کے فرشتے اعمال لکھنے والے آتے ہین تو اُسوقت مین دونون جمع ہو جاتے ہین ۱۲

جاء الحق وما يبدئ الباطل وما يعيد هٰذا حديث حسن صحيح وفيه عن ابن عمر حدثنا احمد بن منيع نا جرير عن
قابوس بن ابی ظبيان عن ابيه عن ابن عباس قال كان النبی صلی الله عليه وسلم بمكة ثم امر بالهجرة فنزلت عليه
وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنك سلطانا نصيرا هٰذا حديث حسن صحيح
حدثنا قتيبة نا يحيى بن زكريا بن ابی زائدة عن داؤد بن ابی هند عن عكرمة عن ابن عباس قال قالت قريش ليهود
اعطونا شيئا نسأل عنه هٰذا الرجل فقال سلوه عن الروح فسألوه عن الروح فانزل الله تعالیٰ ويسألونك عن الروح قل
الروح من امر ربی وما اوتيتم من العلم الا قليلا قالوا اوتينا علما كثيرا اوتينا التوراة ومن اوتی التوراة فقد اوتی خيرا كثيرا فانزلت
قل لو كان البحر مدادا لكلمات ربی الی اٰخر الاٰية هٰذا حديث حسن صحيح غريب من هٰذا الوجه حدثنا علی بن خشرم نا عيسیٰ
بن يونس عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال كنت امشی مع النبی صلی الله عليه وسلم فی حرث بالمدينة وهو
يتوكأ علی عسيب فمر بنفر من اليهود فقال بعضهم لو سألتموه فقال بعضهم لا تسألوه فانه يسمعكم ما تكرهون فقالوا يا ابا القاسم
حدثنا عن الروح فقام النبی صلی الله عليه وسلم ساعة ورفع راسه الی السماء فعرفت انه يوحیٰ اليه حتی صعد الوحی ثم قال
الروح من امر ربی وما اوتيتم من العلم الا قليلا هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا الحسن بن موسیٰ و
سليمان بن حرب قالا نا حماد بن سلمة عن علی بن زيد عن اوس بن خالد عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه
وسلم يحشر الناس يوم القيٰمة ثلاثة اصناف صنفا مشاة وصنفا ركبانا وصنفا علیٰ وجوههم قيل يا رسول الله

كبيرا

آیا حق اور نہ ظاہر ہوگا باطل اور نہ لوٹے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسمین روایت ہے ابن عمر سے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے جریر
نے قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تھے پھر آپ نے ہجرت کا حکم دیا پس
آپ پر یہ آیت نازل ہوئی وقل رب ادخلنی مدخل صدق الخ اور کہہ اے رب میرے داخل کر مجھ کو داخل کرنا سچا اور نکال مجھ کو نکالنا سچا اور
کر واسطے میرے نزدیک اپنے سے غلبہ مدد دینے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن زکریا ابن ابی زائدہ
نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے کہا قریش نے یہود سے ہمکو تم کوئی چیز دو کہ ہم اسکی بابت اس مرد سے سوال
کرین پس کہا اُنھون نے اسسے روح کی بابت سوال کرو تو اُنھون نے آپ سے روح کی بابت سوال کیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
ویسألونک عن الروح الخ اور سوال کرتے ہین تجھ کو روح سے کہہ روح حکم پروردگار میرے کے سے ہے اور نہین دیے گئے تم علم سے مگر تھوڑا۔ کہا
اُنھون نے ہم بہت علم دیے گئے ہین ہمکو توراۃ ملی ہے اور جو کوئی توراۃ دیا گیا تو وہ بہت علم دیا گیا پھر یہ آیت نازل ہوئی قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الخ یہ
حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے
اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی کھیتیون مین چلتا پھرتا تھا اور آنحضرت کھجور کی لکڑی پر تکیہ لگائے ہوئے تھے سو
آنحضرت یہود کی ایک جماعت پر گذرے پس بعض نے انہین سے کہا اگر تم اس سے پوچھتے پس بعض نے کہا اس سے کچھ سوال نہ کرو کیونکہ یہ تمکو ایسا
جواب سنا دیگا جسکو تم برا جانو گے سو کہا اُنھون نے اے ابا القاسم ہمکو روح کی بابت بیان کرو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساعت کھڑے رہے اور
آسمان کی طرف سر مبارک بلند کیا سو مین نے معلوم کیا کہ آپکی طرف وحی ہو رہی ہے یہانتک کہ وحی اوپر چلی گئی پھر فرمایا آپنے الروح من امر ربی الخ روح
حکم پروردگار میرے کے سے ہے اور نہین دیے گئے تم علم سے مگر تھوڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسیٰ اور
سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اُسنے اوس بن خالد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے قیامت کے روز
آدمی تین قسمون کے اُٹھائے جائینگے ایک قسم تو پیادہ ہوگی دوسری قسم سوار اور ایک قسم اپنے منھون کے بل ہوگی کہا گیا یا رسول اللہ

ف۱ یعنی غلبہ دین کا آیا اور کفر بھاگا مکہ اور تمام عرب سے اب پھر دوبارہ اسمین کفر عائد نہین ہوگا ۱۲ ف۲ یعنی اس شہر سے نکال آبرو سے کسی اور شہر مین بٹھلا آبرو سے وہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ
مین بٹھایا اور وہان کے لوگ حکم مین دیے جنسے دین کو مدد ہوئی ۱۲ ف۳ اللہ تعالیٰ نے جواب مین فرمایا کہ انکو سمجھنے کا حوصلہ نہین ہے آگے بھی پیغمبرون نے خلقت سے باریک باتین نہین
بتائین اتنا جاننا کافی ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن مین آپڑی وہ جی اُٹھا جب نکل گئی وہ مرگیا جب اُنھون نے کہا کہ ہمکو بہت علم الٰہی تو جواب مین فرمایا کہ اگر تمام دریا سیاہی ہوجاوین اور
اُن سے پروردگار کی صفت بیان کی جائے تو صفت کے تمام ہونے سے پہلے ہی تمام دریا خشک ہوجاوین اگرچہ اُنکے ساتھ اسقدر اور بھی مدد لیجائے ۱۲

وکیف یمشون علیٰ وجوھھم قال ان الذی امشاھم علی اقدامھم قادر علی ان یمشیھم علیٰ وجوھھم اما انھم یتقون بوجوھھم کل حدب وشوکۃ ھٰذا حدیث حسن وقد روی وھیب عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا من ھٰذا **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن ھارون نا بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم محشورون رجالا ورکبانا وتجرون علیٰ وجوھکم ھٰذا حدیث حسن **حدثنا** محمود بن غیلان نا یزید بن ھارون وابو داؤد وابو الولید اللفظ لیزید والمعنی واحد عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن عبد اللہ بن سلمۃ عن صفوان بن عسال المرادی ان یھودیین قال احدھما لصاحبہ اذھب بنا الی ھٰذا النبی نسالہ قال لا تقل لہ نبی فانہ ان سمعھا تقول نبی کانت لہ اربعۃ اعین فاتیا النبی فسالاہ عن قول اللہ تعالیٰ ولقد اٰتینا موسیٰ تسع اٰیات بینات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تسرقوا ولا تسحروا ولا تمشوا ببری الی سلطان فیقتلہ ولا تاکلوا الربوا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تفروا من الزحف شک شعبۃ وعلیکم الیھود خاصۃ الا تعتدوا فی السبت فقبلا یدیہ ورجلیہ وقالا نشھد انک نبی قال فما یمنعکما ان تسلما قالا ان داؤد دعا اللہ ان لا یزال فی ذریتہ نبی وانا نخاف ان اسلمنا ان تقتلنا الیھود ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد بن حمید نا سلیمان بن داؤد عن شعبۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر ولم یذکر عن ابن عباس وھشیم عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا قال نزلت بمکۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع صوتہ بالقراٰن سبہ المشرکون ومن انزلہ ومن جاء بہ فانزل اللہ

تحشرون

اور کسطرح وہ منھوں کے بل چلینگے فرمایا آپ نے جسنے اُنکو قدموں پر چلایا ہے وہ قادر ہے کہ اُنکو منھوں کے بل چلائے خبردار وہ اپنے منھوں سے تمام جگہ بلند اور کانٹوں سے بچینگے یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ہے وہیب نے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پیادہ اور سوار اُٹھائے جاؤگے اور مُنھوں کے بل چلائے جاؤگے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون اور ابوداؤد اور ابوالولید نے اور یہ لفظ یزید کے ہیں اور معنی واحد ہیں شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد اللہ بن سلمہ سے اُسنے صفوان بن عسال مرادی سے کہ دو یہودی تھے ایک نے ان دونوں سے اپنے ساتھی سے کہا ہمکو اس نبی کے پاس لے چل کہ اُن سے کچھ پوچھیں کہا اُسنے اُسکو نبی نہ کہہ کیونکہ اگر وہ یہ سُن لیگا کہ تو نے اُسے نبی کہا ہے تو اُسکی چار[ا] آنکھیں ہو جائینگی پھر وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اُنھوں نے اس آیت سے سوال کیا ولقد اٰتینا موسیٰ تسع اٰیات بینات یعنی دی ہم نے موسیٰ کو نو نشانیاں ظاہر سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو۔ اور نہ زنا کرو اور نہ قتل کرو اس جان کو جسکو اللہ نے حرام کیا ہے مگر ساتھ حق کے۔ اور نہ چوری کرو اور نہ جادو کرو اور نہ لے چلو بری آدمی کو بادشاہ کی طرف تاکہ اُسکو قتل کرے اور نہ کھاؤ سود کو۔ اور نہ تہمت لگاؤ نیکو کار عورت کو۔ اور نہ بھاگو لشکر سے۔ (شک کیا شعبہ[۲] نے) اور اے یہود تمھارے لئے یہ خاص ایک بات ہے کہ ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو بس ان دونوں نے آپکے ہاتھ اور پاؤں چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں فرمایا آپ نے پھر کیا چیز تمکو اسلام قبول کرنے سے منع کرتی ہے کہا ان دونوں نے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ سے دعا مانگی ہے کہ میری اولاد میں ہمیشہ نبی رہے۔ اور ہم خوف کرتے ہیں کہ اگر ہم مسلمان ہوں تو ہمکو یہود قتل کرینگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن داؤد نے شعبہ سے اُسنے ابی بشر سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس کا ذکر نہیں کیا اور روایت کی ہشیم نے ابی بشر سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا کہا اُسنے یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی آواز بلند کرتے تھے تو گالیاں نکالتے تھے مشرکین اسکو اور اسکو جسنے اُسکو نازل کیا ہے اور اُسکو جو اسکو لایا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

[۱] یہ کلمہ آپ نے اسواسطے فرمایا کہ اپنے مُنھوں سے ایسا چلینگے جیسے لوگ پاؤں سے چلتے ہیں یعنی آدمی پاؤں سے چلتے ہوئے تمام جگہ بلند اور کانٹوں کا خیال رکھتا ہے ویسا ہی وہ اپنے منھوں سے ان باتوں کا خیال رکھینگے ۱۲ [۲] شعبہ کو اس نویں بات میں شک ہے کہ کیا نویں بات یہی ہے یا کوئی اور۔ اور یہ جو کہا ہے کہ اُسکی چار آنکھیں ہونگی مراد اس سے یہ ہے کہ آنحضرت اس سے بہت خوش ہونگے کہ مجھے یہ لوگ بھی نبی جانتے ہیں ۱۲ [ع] چار آنکھیں یہ سرور کی زیادتی اور مسرت کی کثرت سے کنایہ ہے ۱۲ مصحح

ولا تجھر بصلاتك فیسب القرآن ومن انزله ومن جاء به ولا تخافت بها عن اصحابك بان تسمعهم حتی یاخذوا عنك القرآن
هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا ابو بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قوله ولا تجھر بصلاتك
ولا تخافت بها وابتغ بین ذلك سبیلا قال نزلت ورسول الله صلی الله علیه وسلم مختف بمكة وكان اذا صلی باصحابه رفع صوته
بالقرآن فكان المشركون اذا سمعوا شتموا القرآن ومن انزله ومن جاء به فقال الله تعالی لنبیه ولا تجھر بصلاتك ای بقراءتك فیسمع
المشركون فیسب القرآن ولا تخافت بها عن اصحابك وابتغ بین ذلك سبیلا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان
عن مسعر عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش قال قلت لحذیفة بن الیمان اصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیت المقدس
قال لا قلت بلی قال انت تقول ذلك یا اصلع بم تقول ذلك قلت بالقرآن بینی وبینك القرآن فقال حذیفة من احتج بالقرآن فقد افلح
قال سفیان یقول قد احتج وربما قال قد افلح فقال سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی قال فتراه
صلی فیه قلت لا قال لو صلی فیه لكتبت علیكم الصلوٰة فیه كما كتبت الصلوٰة فی المسجد الحرام قال حذیفة قد اتی رسول الله صلی الله علیه
وسلم بدابة طویلة الظهر ممدودة هكذا خطوه مد بصره فما زائلا ظهر البراق حتی رایا الجنة والنار ووعد الآخرة اجمع ثم رجعا
عودهما علی بدئهما قال ویتحدثون انه ربطه لم ایفر منه وانما سخره له عالم الغیب والشهادة

کہ اپنی نماز میں آواز بلند نہ کر کہ قرآن کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور اُسکو جسنے اُسکو نازل کیا ہے اور اسکو جو اسکو لایا ہے۔ اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اسکے اپنے اصحاب سے اسطور سے کہ انکو سناؤ تا کہ آپ سے قرآن سیکھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبشر نے سعید بن جبیر سے اُس نے ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر میں ولا تجھر بصلاتك الخ یعنی اور مت آواز بلند کر ساتھ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اسکے اور ڈھونڈھ درمیان اسکے راہ۔ کہا اُسنے نازل ہوئی اس حالت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں چھپے ہوئے تھے اور جب اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو قرآن کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرتے تھے پس مشرکین جب سُنتے تھے قرآن کو گالیاں دیتے اور اُسکو جسنے اُسکو نازل کیا ہے اور اسکو جو اُسکو لایا ہے سو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ولا تجھر بصلوتك یعنی قرأت اونچی نہ پڑھ کیونکہ مشرکین سُنتے ہیں اور قرآن کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے اصحاب سے اُسکو چھپاؤ بھی نہیں اور ڈھونڈھ درمیان اسکے راہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مسعر سے اُسنے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے زر بن حبیش سے کہا اُسنے میں نے حذیفہ بن الیمانؓ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے کہا اُسنے نہیں میں نے کہا کیوں نہیں کہا اُسنے یہ تو کہتا ہے اے گنجے ساتھ کس دلیل کے تو یہ کہتا ہے میں نے کہا ساتھ قرآن کے درمیان میرے اور تیرے قرآن ہے پس کہا حذیفہ نے جو کوئی دلیل پکڑے ساتھ قرآن کے وہ خلاصی پا گیا (کہا سفیان نے قد افلح کی جگہ قد احتج کا لفظ کہا ہے اور کبھی کہا اُسنے قد افلح) پس کہا زر نے سبحان الذی اسری الخ یعنی پاک ہے وہ شخص کہ لیگیا بندے اپنے کو ایک رات مسجد حرام سے طرف مسجد اقصیٰ کے۔ کہا حذیفہ نے کیا تو گمان کرتا ہے کہ آنحضرت نے اسمین نماز پڑھی ہے میں نے کہا کہ نہیں کہا اُسنے اگر آپ اسمین نماز پڑھتے تو ضرور تم پر بھی نماز اسمین لکھی جاتی جیسا کہ مسجد حرام میں لکھی گئی ہے کہا حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چہارپایہ لمبی پیٹھ والا لایا گیا ایسا لمبا تھا اسکا قدم درازی نظر کی تھی یعنی پاؤں اسکے انتہاء نظر پر پہونچتے تھے سو آنحضرت اور جبرئیل علیہ السلام براق کی پیٹھ سے ابھی اترے نہ تھے کہ دیکھا اُنھوں نے جنت اور دوزخ اور آخرت کے تمام وعدوں کو پھر دونوں شروع پر لوٹ آئے کہا حذیفہ نے اور لوگ باتیں کرتے ہیں کہ آنحضرت نے براق کو باندھا ہے تاکہ مبادا بھاگ نہ جائے اسکو تو فقط جاننے والے غیب اور ظاہر کے نے مسخر کیا تھا

ف حاصل اسکا یہ ہے کہ زر بن حبیش نے حذیفہ سے کہا کہ آنحضرت نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے کہا حذیفہ نے کہ نہیں کہا اُسنے بلکہ پڑھی ہے کہا حذیفہ نے کیا تو یہ کہتا ہے سو تیرے پاس کونسی دلیل ہے کہا اُسنے قرآن مجید کہا حذیفہ نے بیشک جو شخص قرآن سے دلیل پکڑے تو وہ رہائی پا سکتا ہے کہا زر نے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ الخ کہا حذیفہ نے کیا اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے کہا اُسنے کہ نہیں پھر کہا حذیفہ نے اگر آنحضرت اسمین نماز پڑھتے تو ضرور تم پر بھی لکھی جاتی جیسا کہ مسجد حرام کی نماز تم پر لکھی گئی ہے کہا حذیفہ نے قصہ تو یہ ہے کہ آنحضرت کے پاس براق لایا گیا آپ اسپر سوار ہوئے اور وہ بہت جلد آسمان پر لیگیا ابھی اس سے اُترے نہ تھے کہ جنت اور دوزخ کو اور جو اللہ تعالیٰ نے آپسے وعدے آخرت کے کئے ہیں دیکھ لئے پھر جہاں سے شروع ہوئے تھے وہاں چلے آئے پھر کہا حذیفہ نے لوگ باتیں کرتے ہیں کہ آپنے براق کو وہاں باندھا ہے کسلیئے آپنے باندھا پھر بطور انکار کے کہا کہ تا بھاگ نہ جائے یعنی اسلئے باندھا ہے پھر کہا اُسنے بھاگنا اس سے تو ممکن نہیں کیونکہ اسکو اللہ تعالیٰ نے مسخر کر رکھا ہے۔ حذیفہ نے دو باتوں کا انکار کیا ہے ایک بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا دوسرے وہاں براق کے باندھنے کا کہا صاحب فتح نے کہ بیہقی نے کہا ہے کہ مثبت مقدم ہے نافی پر یعنی جسنے براق کا باندھنا اور مسجد میں نماز پڑھنا بیان کیا ہے اسکے پاس زیادہ علم ہے نفی کرنیوالے سے سو یہی بات قابل اخذ ہے۔ اور حذیفہ نے جو یہ کہا ہے کہ اگر آپ اسمین نماز پڑھتے تو تم پر بھی لکھی جاتی اگر مراد اس سے فرض ہے کہ تم پر بھی فرض ہو جاتی جیسا کہ مسجد حرام میں فرض ہوئی ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ اول تو وہاں بھی کوئی نماز پڑھنی فرض نہیں بر تقدیر تسلیم کہ احکام حج کو نماز قرار دیا جاوے تو ملازمت مسلم نہیں اور اگر مراد اسکی اس سے یہ ہے کہ اسجگہ کی نماز بھی تمھارے لئے مشروع

هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن علی بن زيد بن جدعان عن ابی نضرة عن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انا سيد ولد ادم يوم القيمة ولا فخر وبيدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی يومئذ ادم فمن سواه الا تحت لوائی وانا اول من ينشق عنه الارض ولا فخر قال فيفزع الناس ثلاث فزعات فياتون ادم فيقولون انت ابونا ادم فاشفع لنا الی ربك فيقول انی اذنبت ذنبا اهبطت منه الی الارض ولكن ايتوا نوحا فياتون نوحا فيقول انی دعوت علی اهل الارض دعوة فاهلكوا ولكن اذهبوا الی ابراهيم فياتون ابراهيم فيقول انی كذبت ثلاث كذبات ثم قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما منها كذبة الا ماحل بها عن دين الله ولكن ايتوا موسی فياتون موسی فيقول قد قتلت نفسا ولكن ايتوا عيسی فياتون عيسی فيقول انی عبدت من دون الله ولكن ايتوا محمدا صلی الله عليه وسلم قال فياتونی فانطلق معهم قال ابن جدعان قال انس فكانی انظر الی رسول الله صلی الله عليه وسلم قال فاخذ بحلقة باب الجنة فاقعقعها فقال من هذا فيقال محمد فيفتحون لی ويرحبون بی فيقولون مرحبا فاخر ساجدا فيلهمنی الله من الثناء والحمد فيقال لی ارفع راسك وسل تعط واشفع تشفع وقل يسمع لقولك وهو المقام المحمود الذی قال الله عسی ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال سفيان ليس عن انس الا هذه الكلمة فاخذ بحلقة باب الجنة فاقعقعها هذا حديث حسن وقد روی بعضهم هذا الحديث عن ابی نضرة عن ابن عباس الحديث بطوله **سورة الكهف** بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس ان نوفا البكالی يزعم ان موسی صاحب بنی اسرائيل

یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے علی بن زید بن جدعان سے اُنہنے ابی نضرہ سے اُس نے ابی سعید خدری رضی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں اور مین فخر نہین کرتا اور میرے ہاتھ مین حمد کا علم ہی اور مین فخر نہین کرتا اور اسدن ہر ایک نبی خواہ آدم ہو یا غیر اسکا میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور مین پہلا ان لوگون کا ہون کہ جنسے قبر پھاڑی جائیگی اور مین فخر نہین کرتا۔ کہا راوی نے پس لوگ تین مرتبہ سخت بیقرار کیے جاوینگے پھر حضرت آدم کے پاس آوینگے اور کہین گے آپ ہمارے باپ آدم ہین سو ہمارے لیے اپنے رب کے پاس سفارش کریے پس وہ کہین گے مین نے ایک گناہ کیا ہی جس سے مین زمین کی طرف اُتار اگیا ہون۔ لیکن تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ نوح علیہ السلام کے پاس آوین گے وہ کہین گے مین نے تمام زمین والون پر ایسی دعا کی تھی جس سے وہ ہلاک ہوئے لیکن تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ سو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آوینگے پس وہ کہین گے مین نے تین جھوٹ بولے ہین پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مین سے جو کوئی جھوٹ ہے اسکے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالے کے دین کی بابت حیلہ بنایا ہی۔ لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آوین گے پس وہ کہین گے مین نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا۔ لیکن تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آوینگے پس وہ کہین گے مین عبادت کیا گیا ہون سوا اللہ کے لیکن تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ فرمایا آپ نے سو وہ میرے پاس آوینگے پس مین اُنکے ساتھ چلون گا۔ کہا ابن جدعان نے کہ کہا انس نے گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہون فرمایا آپ نے پس مین جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑون گا اور اسکو ہلاؤنگا پس کہا جائیگا یہ کون ہی سو جواب دیا جائیگا کہ محمد ہے پھر میرے لیئے دروازہ کھولین گے اور مجھے مبارکبادی دینگے اور مرحبا کہین گے سو مین سجدہ کی حالت مین گرونگا پس اللہ تعالی مجھے ثنا اور حمد سکھلائے گا پھر مجھے کہا جائیگا کہ اپنے سر مبارک کو اُٹھائیے اور سوال کریے دیے جاؤگے اور سفارش کریے شفارش قبول کیے جاؤگے اور کہیئے آپکی بات سُنی جائیگی اور وہ مقام محمود ہی کہ جسکے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا ہی عسیٰ ان یبعثک ربک الخ یعنی شتاب ہی کہ اُٹھائے گا تجھے رب تیرا مقام محمود مین۔ کہا سفیان نے نہین مروی انس سے مگر یہی کلمہ فاخذ بحلقۃ یعنی مین جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑونگا اور اُسکو ہلاؤن گا یہ حدیث حسن ہی اور بعض نے یہ حدیث روایت کی ہے ابی نضرہ سے اُسنے ابن عباس سے **تفسیر سورۂ کہف** بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے سعید بن جبیر سے کہا اُسنے مین نے ابن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسیٰ صاحب بنی اسرائیل کا

لیس بموسیٰ صاحب الخضر قال کذب عدو اللہ سمعت ابی بن کعب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قام موسیٰ خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم قال انا اعلم فعتب اللہ علیہ اذ لم یرد العلم الیہ فاوحی اللہ الیہ ان عبدا من عبادی بمجمع البحرین ھو اعلم منک قال موسیٰ ای رب فکیف لی بہ فقال لہ احمل حوتا فی مکتل فحیث تفقدہ الحوت فھو ثم فانطلق وانطلق معہ فتاہ وھو یوشع بن نون فجعل موسیٰ حوتا فی مکتل فانطلق ھو وفتاہ یمشیان حتی اذا اتیا الصخرۃ فرقد موسیٰ وفتاہ فاضطرب الحوت فی المکتل حتی خرج من المکتل فسقط فی البحر فقال امسک اللہ عنہ جریۃ الماء حتی کان مثل الطاق وکان للحوت سربا وکان لموسیٰ وفتاہ عجبا فانطلقا بقیۃ یومھما ولیلتھما ونسی صاحب موسیٰ ان یخبرہ فلما اصبح موسیٰ قال لفتاہ اٰتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا قال ولم ینصب حتی جاوز المکان الذی امر بہ قال ارأیت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ واتخذ سبیلہ فی البحر عجبا قال موسیٰ ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی اٰثارھما قصصا قال یقصان اٰثارھما قال سفیان یزعم ناس ان تلک الصخرۃ عندھا عین الحیوۃ لا یصیب ماءھا میتا الا عاش قال وکان الحوت قد اکل منہ فلما قطر علیہ الماء عاش قال فقصا اٰثارھما حتی اتیا الصخرۃ فرای رجلا مسجی علیہ بثوب فسلم علیہ موسیٰ فقال انی بارضک السلام فقال انا موسیٰ فقال موسیٰ بنی اسرائیل قال نعم قال یا موسیٰ انک علی علم من علم اللہ علمکہ اللہ لا اعلمہ وانا علی علم من علم اللہ علمنیہ لا تعلمہ فقال موسیٰ ھل اتبعک علی ان تعلمن

وہ موسیٰ نہیں جو صاحب خضر کا ہے کہا ابن عباس نے جھوٹ کہا اللہ کے دشمن[1] نے سنا مین نے ابی بن کعب سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم مین کھڑے ہوکر خطبہ پڑھ رہے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیون سے کون بڑا عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین ہون سو خدا نے اُنپر غصّہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا یعنی یون نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف حکم بھیجا کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤن کے سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہے۔ کہا موسیٰ نے اے رب سو میرا اُسکے ساتھ کسطرح ملاپ ہو پس فرمایا اللہ نے ایک مچھلی ٹوکرے مین رکھ سو جہان وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے وہ اسی مکان مین ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور اُنکے ساتھ اُنکا ساتھی یعنی یوشع بن نون بھی چلے سو حضرت موسیٰ نے مچھلی کو ایک ٹوکرے مین رکھا اور خود اور اپنا ساتھی پیدل روانہ ہوئے یہانتک کہ جب پتھر کے پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام اور اُنکا خادم سو گئے۔ اور مچھلی زنبیل مین پھڑکی یہانتک کہ زنبیل سے نکل گئی اور دریا مین گر پڑی پس کہا اُسنے سو خدا نے جہان سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا[2] تا کہ گویا وہ طاق سا ہوگیا۔ اور مچھلی تو چلی گئی اور حضرت موسیٰ اور اُنکے خادم کو تعجب لاحق ہوا پھر وہ دونون چلے جتنا کہ رات اور دن باقی تھا اور حضرت موسیٰ کا ساتھی خبر دینے سے بھول گیا جب حضرت موسیٰ نے صبح کی تو آپنے اپنے خادم سے کہا کہ دن چڑھے کا ہمکو ہمارا کھانا دو واللہ ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرت نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ تھکے جبتک کہ اس مکان سے نہ بڑھے جبکا اُنکو حکم ہوا تھا کہا اُنکے خادم نے یہ تو بتلایئے کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تھے تو مین مچھلی کا قصّہ کہنا آپسے بھول گیا اور نہین بھلا یا مجھکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے دریا مین مجھکو تعجب ہے۔ کہا حضرت موسیٰ نے یہی ہم ڈھونڈھتے تھے پھر اُلٹے قدمون اُنھین نشان پر پلٹے۔ کہا راوی نے قدمون کے نشان ڈھونڈھتے تھے۔ کہا سفیان نے لوگ کہتے تھے کہ اس پتھر کے پاس آبحیات کا چشمہ ہے جس کسی مردے کو اسکا پانی پہونچتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ کہا اور اس مچھلی سے کچھ کھایا ہوا بھی تھا سو جب اُسپر پانی کے قطرے گرے تو وہ زندہ ہوگئی۔ فرمایا حضرت نے سو وہ اپنے قدمون کے نشان پر پھرے یہانتک کہ پتھر کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ وہان ایک مرد کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے ہے پھر حضرت موسیٰ نے اسکو سلام کیا پس کہا حضرت خضر نے تیرے ملک مین سلام کہان (یعنی اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیونکر کیا) حضرت موسیٰ نے کہا مین موسیٰ ہون کہا اُنھون نے کیا تو بنی اسرائیل کا موسیٰ ہے کہا آپنے ہان کہا خضر نے اے موسیٰ تجھ کو خدا کے علمون سے ایک علم ہے جو تجھکو اللہ نے سکھلایا ہے مین اسکو نہین جانتا اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ کے علمون سے ایک علم ہے جو مجھے اُسنے سکھلایا ہے تو اسکو نہین جانتا پس کہا موسیٰ علیہ السلام نے مین تیری تابعداری کرتا ہون اس شرط پر کہ مجھے علم سکھلادے

[1] ابن عباس نے یہ لفظ اسکے حق مین بطور زجر کے اطلاق کیا ہے ورنہ وہ تو مومن تھا ۱۲ [2] جبکہ مچھلی پر پانی کی کوئی چھینٹ پڑی تو ٹوکرے سے جو کھجور کے پتھون سے بنا ہوا تھا سرک کر پانی مین کود پڑی اور جہان وہ پڑی تھی وہان پانی مین طاق سا ہوگیا یعنی پانی مین سوراخ ہوگیا اور وہ سوراخ بند نہ ہوا جب مچھلی پانی مین چلی گئی تو حضرت یوشع نے دلمین کہا کہ مین حضرت کو نہ جگاؤن جب خود بیدار ہونگے اس بات کی خبر دیدونگا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو اُنکو خبر دینے سے بھول گئے اور یہ تعجب کہ پانی اس سوراخ کے گرد و نواح سے کھڑا ہوا ہے اور مچھلی بھونی ہوئی جی کر پانی مین چلی گئی ہے اُنکو بعد واپس ہونیکے لاحق ہوا تھا ۱۲

مما علمت رشدا قال انك لن تستطيع معی صبرا وكيف تصبر علی ما لم تحط به خبرا قال ستجدنی ان شاء الله صابرا ولا اعصی لك امرا قال له الخضر فان اتبعتنی فلا تسألنی عن شیٔ حتی احدث لك منه ذكرا قال نعم فانطلق الخضر وموسیٰ يمشيان علی ساحل البحر فمرت بهما سفينة فكلماهم ان يحملوهما فعرفوا الخضر فحملوهما بغير نول فعمد الخضر الی لوح من الواح السفينة فنزعه فقال له موسیٰ قوم حملونا بغير نول فعمدت الی سفينتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انك لن تستطيع معی صبرا قال لا تواخذنی بما نسيت ولا ترهقنی من امری عسرا ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان علی الساحل واذا غلام يلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسه فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسیٰ اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال الم اقل لك انك لن تستطيع معی صبرا قال وهذه اشد من الاولیٰ قال ان سألتك عن شیٔ بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا فانطلقا حتی اذا اتيا اهل قرية استطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد ان ينقض يقول مائل فقال الخضر بيده هكذا فاقامه فقال له موسیٰ قوم اتيناهم فلم يضيفونا ولم يطعمونا لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال هذا فراق بينی وبينك سأنبئك بتاويل ما لم تستطع عليه صبرا قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يرحم الله موسیٰ لوددنا انه كان صبر حتی يقص علينا من اخبارهما فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم الاولیٰ كانت من موسیٰ نسيانا قال وجاء عصفور حتی وقع علی حرف السفينة ثم نقر فی البحر فقال له الخضر ما نقص علمی وعلمك من علم الله

اس سے جو تجھکو خدا نے سکھلایا ہے خضر نے کہا تو میرے ساتھ صبر نہ کرسکے گا اور تو کسطرح صبر کرسکتا ہے اس چیز پر کہ جسکے ساتھ تیری عقل نے احاطہ نہین کیا کہا حضرت موسیٰ نے اگر خدا نے چاہا تو مجھکو تو صابر پائے گا اور مین کسی کام مین تیری نافرمانی نہ کرونگا کہا انکو خضر نے پس اگر تو میری تابعداری کرنی چاہتا ہے تو مجھ سے کسی چیز کی بابت سوال نہ کر جبتک مین اسکا ذکر تیرے ساتھ نہ کرون کہا موسیٰ علیہ السلام نے ہان۔ پھر حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السلام دریا کے کنارے پر چلے سو انکے پاس سے ایک کشتی گذری سو اُنھون نے اُنسے اپنے چڑھنے کی بابت بات چیت کی پس اُنھون نے حضرت خضر کو پہچان لیا اور بغیر اجرت کے ان دونون کو چڑھا لیا پھر حضرت خضر نے کشتی کے تختون مین سے ایک تختے کیطرف قصد کیا اور اسکو اکھاڑ ڈالا سو انکو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اس قوم نے تو ہمکو بغیر اجرت کے چڑھا لیا اور آپ نے انکی کشتی کی طرف قصد کرکے اسکو اکھاڑ ڈالا تاکہ اسکے لوگون کو غرق کردے البتہ لایا تو چیز بھاری کہا حضرت خضر نے کیا مین نے نہین کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہین کرسکے گا کہا حضرت موسیٰ نے نہ پکڑ مجھے ساتھ اس چیز کے کہ بھول گیا مین اور میرے کام پر تنگی مت ڈال پھر وہ دونون کشتی سے نکلے سو اس اثنا رمین کہ وہ کنارے پر چلے جاتے تھے دیکھا کہ ایک لڑکا لڑکون کے ساتھ کھیل رہا ہے سو حضرت خضر نے اسکا سر پکڑ کر اسکو اپنے ہاتھ سے اُکھاڑ ڈالا اور اسکو قتل کردیا پھر اسکو حضرت موسیٰ نے کہا مار ڈالا آپ نے جان معصوم کی سوا سے بدلے کسی جان کے بیشک آپ نے یہ بڑا برا کام کیا کہا حضرت حضر نے کیا مین نے نہین کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہ کرسکے گا کہا اور یہ بات سخت تھی پہلی سے۔ کہا حضرت موسیٰ نے اگر اس سے پیچھے کسی چیز کا آپ سے سوال کرون تو مجھکو اپنے ساتھ نہ رکھو آپ نے میرا عذر بہت مانا پھر وہ دونون چلے یہانتک کہ ایک بستی والون پاس پہونچے تو انھون نے اسکے لوگون سے کھانا مانگا تو انھون نے انکی مہمانی کرنے سے انکار کیا پھر ان دونون نے اس بستی مین ایک دیوار دیکھی کہ ٹوٹنے کا قصد کرتی تھی یعنے گرنے کی طرف جھکی ہوئی تھی پس حضرت حضر نے اپنے ہاتھ سے اسطرح سے اشارت کی اور اسکو سیدھا کردیا پس انکو حضرت موسیٰ نے کہا یہ لوگ ایسے ہین کہ ہم انکے پاس آئے اور انھون نے ہماری مہمانی نہین کی اور ہمکو کھانا نہین کھلایا اگر آپ چاہتے تو دیوار سیدھی کردینے کی مزدوری لے لیتے حضرت حضر نے کہا اسی وقت تیرے میرے درمیان جدائی ہے اب تبلاتا ہون تجھے حقیقت اس چیز کی کہ تو اسپر صبر نہین کرسکا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے ہمارا جی چاہتا تھا کاشکے موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تاکہ ہمپر انکا بہت سا قصہ بیان کیا جاتا کہا راوی نے پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ سے بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا یہانتک کہ کشتی کے کنارے پر آبیٹھا پھر اُسنے دریا مین چونچ ڈبوئی سو حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا میرے اور تیرے علم نے خدا کے علم سے کچھ نہین گھٹایا

الامثل مانقص هٰذا العصفور من البحر قال سعيد بن جبير وكان يعني ابن عباس يقرأ وكان امامهم ملك ياخذ
كل سفينة صالحة غصبا وكان يقرأ واما الغلام فكان كافرا هٰذا حديث حسن صحيح وقد رواه ابو اسحاق الهمداني
عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه الزهري عن عبيد الله بن
عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو مزاحم السمرقندي قال علي
بن المديني حججت حجة وليس لي همة الا ان اسمع من سفيان يذكر في هٰذا الحديث الخبر حتى سمعته يقول حدثنا
عمرو بن دينار وقد كنت سمعت هٰذا من سفيان قبل ذٰلك ولم يذكر الخبر حدثنا ابو حفص عمرو بن علي نا ابو قتيبة
سلم بن قتيبة نا عبد الجبار بن عباس عن ابي اسحاق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال الغلام الذي قتله الخضر طبع يوم طبع كافرا هٰذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا يحيى بن موسى نا
عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما سمي الخضر لانه جلس على
فروة بيضاء فاهتزت تحته خضرا هٰذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا محمد بن بشار وغير واحد المعنى واحد واللفظ
لمحمد بن بشار قالوا نا هشام بن عبد الملك نا ابو عوانة عن قتادة عن ابي رافع عن حديث ابي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم في السد قال يحفرونه كل يوم حتى اذا كادوا يخرقونه قال الذي عليهم ارجعوا فستخرقونه غدا

مگر اسقدر کہ اس چڑیا نے دریا سے پانی گھٹایا ہے۔ کہا سعید بن جبیر نے اور ابن عباس اسطرح پڑھتا تھا وکان امامهم ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا
اور اسطرح پڑھتا تھا واما الغلام فکان کافرا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو ابو اسحاق ہمدانی نے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباسؓ سے
اُسنے ابی بن کعبؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کیا اسکو زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے اُس نے
ابی بن کعب سے اُس نے نبی صلعم سے۔ کہا ابو مزاحم سمرقندی نے کہ کہا علی بن مدینی نے مین نے حج کیا اور میرا قصد نہین تھا مگر یہی کہ سنون مین
سفیان سے جو اس حدیث مین خبر بیان کرتا ہے حتی کہ سنا مین نے اس سے کہ کہتا حدیث کی ہمسے عمرو بن دینار نے اور بھی مین پہلے اس سے سفیان
سے سنا کرتا تھا اور اُس نے خبر ذکر نہین کی حدیث کی ہم سے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنے سلم بن قتیبہ نے کہا
حدیث کی ہم سے عبد الجبار بن عباس نے ابی اسحاق سے اُس نے سعید بن جبیر سے اُس نے ابن عباسؓ سے اُسنے ابی بن کعب سے اُس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس لڑکے کو کہ حضرت خضر نے قتل کیا تھا جس روز کہ اسکی پیدائش ہوئی تھی وہ کفر پر پیدائش
ہوئی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے یحیٰی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے
ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضر اسلئے نام رکھا ہے کہ وہ زمین سفید پر بیٹھے تھے تو
وہ زمین انکے نیچے سے بہت سبز ہو گئی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور کئی ایک نے معنے سبکے واحد
ہین اور یہ الفاظ محمد بن بشار کے ہین کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے ہشام بن عبد الملک نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے
ابی رافع سے اُسنے طریق ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیوار کے بارے مین۔ فرمایا آپ نے وہ لوگ (یعنے یاجوج) ہر روز
اسکو کھودتے ہین یہانتک کہ جب اسکے پھاڑ نیکے قریب پہونچتے ہین تو کہتا ہے وہ شخص جو انپر سردار ہے لوٹ جاؤ سو جلدی تم کل اسکو پھاڑ لوگے

ف پورا قصہ یون ہے کہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہے کہ وہ ناؤ محتاج لوگونکی تھی کہ دریا مین محنت کر کے اسکے کرائے سے اوقات بسر کرتے تھے سو مین نے چاہا کہ اسمین عیب لگا دون
اسواسطے کہ وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھین لیتا تھا اور اسکو ناقص جانکر نہ لیویگا اور لڑکے کے مارنیکا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا پیدائشی کافر تھا اور اسکے والدین ایماندار تھے سو ہم ڈرے کہ
کہین اُن بیچارون کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا مین نہ ڈالے سو ہم نے چاہا کہ خدا اسکے بدلے اس سے اچھا نیک بیٹا انکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکونکی تھی اور اسکے نیچے
بہت مال تھا اور انکا باپ بہت نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہونچین تو اس مال کو نکال کر خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اس مال کو لیجاتے اور یہ کام مین نے اپنی طرف
سے نہین کیا یعنے بحکم خدا کیا مجکو اسمین کچھ دخل نہین اس قصے مین کئی فائدے ہین اول یہ کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہے۔ دوسرے یہ کہ طلب علم مین سیر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات
اٹھانا شرط ہے بدون اسکے علم نہین آتا جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہے۔ تیسرے یہ کہ عالم گو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہ ہو گھمنڈ نہ چاہیئے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ عالم موجود ہے
چوتھے یہ کہ اُستاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اسکے اختیار رکھتا ہے چاہے اسکو ساتھ رکھے چاہے جدا کرے پانچوین بڑی عمدہ بات یہ ہے کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے
خالی نہین اگرچہ اسکی حکمت ہماری سمجھ مین نہ آوے جیسے یہ تینون مثالین حدیث مین موجود ہین ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکی موافق مرضی ہو یا نہ ہو کیونکہ اسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہین۔ منہ ۱۲

قال فیعیدہ اللہ کاشد ما کان حتی اذا بلغ مدتہم واراد اللہ ان یبعثہم علی الناس قال الذی علیہم ارجعوا فستخرقونہ غدا ان شاء اللہ واستثنی قال فیرجعون فیجدونہ کھیئتہ حین ترکوہ فیخرقونہ ویخرجون علی الناس فیستقون المیاہ ویفر الناس منہم فیرمون بسہامہم الی السماء فترجع مخضبۃ بالدماء فیقولون قہرنا من فی الارض وعلونا من فی السماء قسوۃ وعلوا فیبعث اللہ علیہم نغفا فی اقفائہم فیہلکون قال فوالذی نفس محمد بیدہ ان دواب الارض تسمن وتبطر وتشکر شکرا من لحومہم ھذا حدیث حسن غریب انما نعرفہ من ھذا الوجہ مثل ھذا حدثنا محمد بن بشار وغیر واحد قالوا نا محمد بن بکر البرسانی عن عبد الحمید بن جعفر قال اخبرنی ابی عن ابن میناء عن ابی سعید بن ابی فضالۃ الانصاری وکان من الصحابۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا جمع اللہ الناس یوم القیمۃ لیوم لاریب فیہ نادی مناد من کان اشرک فی عمل عملہ للہ احدا فلیطلب ثوابہ من عند غیر اللہ فان اللہ اغنی الشرکاء عن الشرک ھذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث محمد بن بکر حدثنا جعفر بن محمد بن فضیل الجزری وغیر واحد قالوا نا صفوان بن صالح نا الولید بن مسلم عن یزید بن یوسف الصنعانی عن مکحول عن ام الدرداء عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وکان تحتہ کنز لہما قال ذھب وفضۃ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا صفوان بن صالح نا الولید بن مسلم عن یزید بن یوسف الصنعانی عن یزید بن یزید بن جابر عن مکحول بھذا الاسناد نحوہ **ومن** سورۃ مریم بسم اللہ الرحمن الرحیم حدثنا ابو سعید الاشج وابو موسیٰ محمد بن المثنی قالا نا ابن ادریس عن ابیہ عن سماک بن حرب عن علقمۃ

فرمایا حضرت نے پس اللہ تعالیٰ اس دیوار کو پھیر دیتا ہے بہت اچھی اس سے کہ تھی یہاں تک کہ جب انکی مدت پہونچ جائیگی اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوگا کہ انکو لوگوں پر اٹھائے تو کہے گا وہ شخص جو انپر سردار ہے لوٹ جاؤ کل جلدی انشاء اللہ اسکو پھاڑ لوگے اور انشاء اللہ کہے گا فرمایا آپ نے سو وہ لوٹ آوینگے پس پائینگے اسکو اسیطرح جسطرح کہ انھوں نے اسکو چھوڑا تھا پس اسکو پھاڑ لینگے اور لوگوں پر نکل پڑینگے اور پانیوں کو پی لینگے اور لوگ اُنسے بھاگ جائینگے پھر وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلائینگے سو وہ تیر انکی طرف خون سے رنگے ہوئے آوینگے پھر وہ کہیں گے غالب ہوے ہم انپر جو زمین میں ہیں اور غالب ہوے انپر بھی جو آسمان میں ہیں پھر اللہ تعالیٰ کیڑے انکے پیچھے انکی گدی میں پیدا کریگا سو وہ ہلاک ہونگے۔ فرمایا آپ نے پس قسم ہے اسکی کہ جسکے ہاتھ میں جان محمد کی ہے کہ زمین کے کیڑے موٹے اور خوش ہونگے اور اپنے گوشتوں سے چربی میں پر ہونگے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم تو اسکو فقط اسی وجہ سے مثل اسکے پہچانتے ہیں حدیث کی ہم سے محمد بن بشار اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے محمد بن بکر برسانی نے عبد الحمید بن جعفر سے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے ابن مینا سے اُسنے ابی سعید بن ابی فضالہ انصاری سے اور یہ صحابہ سے تھا کہا اُس نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تجب اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن میں جمع کرے گا یعنے ایسے دن میں کہ جس میں کوئی شک نہیں ہے تو آواز دینے والا آواز دے گا جس کسی نے کسی عمل میں جو اُس نے اُسکو اللہ تعالیٰ کے واسطے کیا ہے کسی کو شریک بنایا ہے تو چاہیئے کہ ثواب اس کا اللہ کے غیر سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے شریکوں کا شرکت سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم مگر طریق محمد بن بکر سے حدیث کی ہم سے جعفر بن محمد بن فضیل جزری اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے صفوان بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے یزید بن یوسف صنعانی سے اُس نے مکحول سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں وکان تحتہ کنز لہما یعنے نیچے اسکے خزانہ تھا واسطے ان دونوں کے فرمایا آپ نے سونا اور چاندی حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے صفوان بن صالح نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے یزید بن یوسف صنعانی سے اُس نے یزید بن یزید بن جابر سے اُس نے مکحول سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے **بعض تفسیر سورۂ مریم** سے بسم اللہ الرحمن الرحیم حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج اور ابو موسیٰ یعنے محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابن ادریس نے اپنے باپ سے اُس نے سماک بن حرب سے اُس نے علقمہ

بن وائل عن المغیرۃ بن شعبۃ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی نجران فقالوا لی الستم تقرؤن یا اخت
ھارون وقد کان بین موسیٰ وعیسیٰ ماکان فلم ادر ما اجیبھم فرجعت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال
الا اخبرتھم انھم کانوا یسمون بانبیائھم والصالحین قبلھم ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب لانعرفہ الامن حدیث
ابن ادریس حدثنا احمد بن منیع نا النضر بن اسمٰعیل ابو المغیرۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید الخدری
قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانذرھم یوم الحسرۃ قال یؤتی بالموت کانہ کبش املح حتی یوقف علی السور
بین الجنۃ والنار فیقال یا اھل الجنۃ فیشرئبون ویقال یا اھل النار فیشرئبون فیقال ھل تعرفون ھٰذا فیقولون نعم ھٰذا
الموت فیضجع فیذبح فلولا ان اللہ قضی لاھل الجنۃ الحیاۃ والبقاء لماتوا فرحا ولولا ان اللہ قضی لاھل النار الحیاۃ فیھا
والبقاء لماتوا ترحا ھٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن منیع نا الحسین بن محمد نا شیبان عن قتادۃ فی قولہ و
رفعناہ مکانا علیا قال حدثنا انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما عرج بی رایت ادریس فی السماء الرابعۃ
ھٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی سعید بن ابی عروبۃ وھمام
وغیر واحد عن قتادۃ عن انس بن مالک بن صعصعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث المعراج بطولہ وھٰذا عندی
مختصر من ذلک حدثنا عبد بن حمید نا یعلی بن عبید نا عمر بن ذر عن ابیہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجبرئیل ما یمنعک ان تزورنا اکثر مما تزورنا قال فنزلت ھٰذہ الآیۃ

بن وائل سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہا اُس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کیطرف بھیجا سو انھوں نے مجھے کہا کیا تم یہ نہیں پڑھتے
یا اخت ہارون الخ اور درمیان حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے وہ قرابت تھی جو تھی سو مجھے معلوم نہ ہوا کہ انکو کیا جواب دوں پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف واپس آیا اور آپکو اسکی خبر دی پس فرمایا آپ نے کیوں نہ تو نے انکو یہ خبر دی کہ وہ لوگ نبیوں اور نیک بختوں کے نام جو کہ پہلے اُن سے
ہوئے ہیں رکھتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن ادریس سے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے
کہا حدیث کی ہم سے نضر بن اسمٰعیل یعنے ابو المغیرہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی سعید خدری رضی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم
نے یہ آیت پڑھی وانذرھم یوم الحسرۃ یعنے ڈرا اُنکو دن قیامت سے فرمایا آپ نے موت کو حاضر کیا جائیگا گویا وہ دنبہ ہے سفید اور سیاہ یہانتک
کہ اسکو دیوار پر جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہے کھڑا کیا جائیگا پس کہا جائیگا اے جنت والو سو وہ سر اونچا کرینگے اور کہا جاویگا اے دوزخ والو
سو وہ بھی سر اونچا کرینگے پھر کہا جائیگا کیا اسکو پہچانتے ہو سو وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے پھر اسکو زمین پر لٹایا جائیگا اور ذبح کیا جائیگا پس اگر
اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کیلئے حیات اور بقا کا حکم نہ کیا ہوتا تو وہ خوشی سے مرجاتے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اہل دوزخ کیلئے بھی حیات اور بقا کا
حکم نہ کیا ہوتا تو وہ حسرت سے مرجاتے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن محمد نے کہا حدیث کی
ہمسے شیبان نے قتادہ سے اس آیت کی تفسیر میں ورفعناہ مکانا علیا یعنی اٹھایا ہم نے اسکو مکان بلند میں کہا اُسنے حدیث کی ہمسے انس بن مالک
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے معراج ہوئی تو میں نے حضرت ادریس کو چوتھے آسمان میں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس
باب میں روایت ہے بواسطہ ابی سعید رض کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کی ہے سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی ایک نے قتادہ
سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے مالک بن صعصعہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج کی بطولہ اور یہ حدیث میرے نزدیک اس سے
اختصار کی گئی ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن عبید نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن ذر نے اپنے باپ سے
اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے کیا چیز آپ کو منع کرتی ہے
کہ ہماری بہت ملاقات کرو اس سے جو آگے کرتے ہو کہا راوی نے پس یہ آیت نازل ہوئی۔

ف نجران والے لوگوں نے کہا کہ جیسا ہم کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام میں آپس میں قرابت تھی ویسا ہی تمھارے قرآن میں موجود ہے یا اخت ہارون الخ یعنے
بہن ہارون کی تو حضرت عیسیٰ کی والدہ تھی اور ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی تھے پس اسوجہ سے ان دونوں میں آپسمیں قرابت تھی۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ بات نہیں بلکہ پہلے
لوگوں میں دستور تھا کہ نیک لوگوں کے نام رکھتے تھے یعنے ہارون حضرت مریم کے بھائی کا نام بھی تھا یہ ہارون حضرت عیسیٰ کا بھائی نہیں ہے"

ومانتنزل الا بامر ربك له مابين ايدينا وما خلفنا الى اخر الاية هٰذا حديث حسن غريب **حدثنا** عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسىٰ عن اسرائيل عن السدى قال سألت مرة الهمدانى عن قول الله وان منكم الا واردها فحدثنى ان عبد الله بن مسعود حدثهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرد الناس النار ثم يصدرون عنها باعمالهم فاولهم كلمح البرق ثم كالريح ثم كحضر الفرس ثم كالراكب فى رحله ثم كشد الرجل ثم كمشيه هٰذا حديث حسن ورواه شعبة عن السدى ولم يرفعه **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيىٰ بن سعيد نا شعبة عن السدى عن مرة قال عن عبد الله وان منكم الا واردها قال يردونها ثم يصدرون باعمالهم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن عن شعبة عن السدى بمثله قال عبد الرحمٰن قلت لشعبة ان اسرائيل حدثنى عن السدى عن مرة عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم قال شعبة وقد سمعته من السدى مرفوعا ولكنى ادعه عمدا **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا احب الله عبدا نادى جبرئيل انى قد احببت فلانا فاحبه قال فينادى فى السماء ثم تنزل له المحبة فى اهل الارض فذلك قول الله ان الذين اٰمنوا وعملوا الصلحت سيجعل لهم الرحمٰن ودا واذا ابغض الله عبدا نادى جبرئيل انى قد ابغضت فلانا فينادى فى السماء ثم تنزل له البغضاء فى الارض هٰذا حديث حسن صحيح وقد روى عبد الرحمٰن بن عبد الله بن دينار عن ابيه عن ابى صالح عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هٰذا **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن الاعمش عن ابى الضحى عن مسروق قال سمعت خباب بن الارت

وما نتنزل الا بامر ربک الخ یعنے اور نہین اترتے ہم مگر ساتھ حکم پروردگار تیرے کے واسطے اسکے ہے جو آگے ہمارے ہے اور جو کچھ پیچھے ہمارے ہے الخ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُس نے سدی سے کہا اُس نے مین نے مرہ ہمدانی سے اس آیت کی بابت سوال کیا وان منکم الا واردہا- پس اُس نے مجھے حدیث کی کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے حدیث کی ہو انکو کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ آگ[۵] سے گذرین گے سو اس سے اپنے اپنے اعمال کے موافق پار ہونگے پس پہلے تو انمین سے مثل چمکارے بجلی کے (نکل جائینگے) پھر مثل ہوا کے پھر مثل دوڑ گھوڑے کے پھر مثل سوار اونٹ کے اپنی سواری مین پھر مثل دوڑ پیادے کے پھر مثل چلنے اسکے کے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے سدی سے اور اُسکو اُسنے مرفوع نہین کیا حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سدی سے اُس نے مرہ سے کہا اُس نے مروی ہے عبد اللہ سے وان منکم الا واردہا کہا اُس نے وارد ہونگے اس سے پھر موافق اپنے اعمال کے پار اترینگے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن نے شعبہ سے اُس نے سدی سے مثل اُسکے کہا عبد الرحمٰن نے مین نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھے حدیث کی ہے سدی سے اُسنے مرہ سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے- کہا شعبہ نے اور سنا مین نے اسکو سدی سے مرفوعا لیکن مین اسکو عمدا چھوڑتا ہون حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ اللہ تعالےٰ کسی آدمی کو دوست[۶] رکھتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ مین نے فلان آدمی کو دوست رکھا ہے سو تو بھی اسکو دوست رکھ فرمایا آپنے پھر وہ آسمان مین آواز دیتا ہے پھر اسکے واسطے زمین والونمین محبت اترتی ہے پس یہی قول اللہ تعالیٰ کا ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت الخ یعنی تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے البتہ کریگا واسطے انکے رحمٰن محبت اور جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی سے دشمنی رکھتا ہی تو جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ مین نے فلان آدمی کو دشمن رکھا ہے سو وہ آسمان مین آواز دیتا ہے پھر اسکے لئے زمین مین دشمنی نازل کیجاتی ہی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن دینار نے اپنے باپ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی الضحیٰ سے اُسنے مسروق سے کہا اُسنے سنا مین نے خباب بن ارت سے

[۵] یہ پل صراط سے گذرنے کی طرف اشارہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ پل صراط دوزخ پر ہے وعلیہا الاکثرون ۱۲ [۶] یعنے اللہ تعالیٰ کا بندہ سے محبت کرنا اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کو خیر

يقول جئت العاص بن وائل السهمي اتقاضاه حقالي عنده فقال لا اعطيك حتى تكفر بمحمد فقلت لا حتى تموت ثم تبعث قال واني لميت ثم مبعوث فقلت نعم فقال ان لي هناك مالا وولدا فاقضيك فنزلت افرأيت الذي كفر باياتنا وقال لاوتين مالا وولدا الاية حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش نحوه هذا حديث حسن صحيح ومن سورة طه بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا محمود بن غيلان نا النضر بن شميل نا صالح بن ابي الاخضر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال لما قفل رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر اسرى ليلة حتى ادركه الكرى اناخ فعرس ثم قال يا بلال اكلاء لنا الليلة قال فصلى بلال ثم تساند الى راحلته مستقبل الفجر فغلبته عيناه فنام فلم يستيقظ احد منهم وكان اولهم استيقاظا النبي صلى الله عليه وسلم فقال اي بلال فقال بلال بابي انت يا رسول الله اخذ بنفسي الذي اخذ بنفسك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتادوا ثم اناخ فتوضأ فاقام الصلوٰة ثم صلى مثل صلوٰته في الوقت في تمكث ثم قال اقم الصلوٰة لذكري هذا حديث غير محفوظ رواه غير واحد من الحفاظ عن الزهري عن سعيد بن المسيب ان النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه عن ابي هريرة وصالح بن ابي الاخضر يضعف في الحديث ضعفه يحيى بن سعيد القطان وغيره من قبل حفظه ومن سورة الانبياء بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا مجاهد بن موسى البغدادي والفضل بن سهل الاعرج وغير واحد قالوا نا عبد الرحمن بن غزوان ابو نوح نا الليث بن سعد عن مالك بن انس عن الزهري عن عروة عن عائشة ان رجلا قعد بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان لي مملوكين يكذبونني ويخونونني

کہ کہتا ہین عاص بن وائل سہمی کے پاس قرض طلب کرنے کے لئے جو میرا اسپر تھا آیا پس کہا اُسنے مین تجھے نہین دونگا یہانتک کہ محمد سے تو منکر ہو سو مین نے کہا کہ نہین تاکہ تو مرے پھر اُٹھایا جاوے کہا اُسنے کیا مین مرونگا پھر اُٹھایا جاؤنگا مین نے کہا کہ ہان پس کہا اُس نے میرے لئے وہان مال ہوگا اولاد ہوگی سو مین تیرا حق پورا کرونگا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی افرایت الذی کفر الخ یعنے آیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ کافر ہوا ساتھ نشانیون ہماری کے اور کہا البتہ دیا جاؤنگا مین مال اور اولاد حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض تفسیر سورۂ طٰہ بسم اللہ الرحمن الرحیم حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہم سے صالح بن ابی الاخضر نے زہری سے اُس نے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس ہوئے تو رات کو چلے یہانتک کہ آپکو نیند آگئی اونٹنی کو بٹھلایا اور سو گئے پھر فرمایا اے بلال آج کی رات ہمارے لئے حفاظت کر کہا راوی نے سو نماز پڑھی بلال نے پھر اپنے کجاوے کی طرف فجر کے سامنے تکیہ لگایا سو اسکی آنکھین بھی اسپر غالب ہوگئین اور سو گئے پھر کوئی ان مین سے بیدار نہ ہوا اور سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاگے پس فرمایا اے بلال سو کہا بلال نے میرا باپ آپ پر قربان ہو یا رسول اللہ میری جان کو اُسنے پکڑ لیا جس نے آپکی جان کو پکڑ لیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہانکو اس مکان سے پھر آپ نے اونٹنی کو بٹھلایا اور وضو کیا اور نماز کے لئے تکبیر کہی پھر مثل نماز اپنی کے جو وقت مین تھی آہستگی مین نماز پڑھی پھر فرمایا آپ نے اقم الصلوٰۃ لذکری یعنے قائم کر نماز واسطے یاد میری کے۔ یہ حدیث محفوظ نہین۔ روایت کیا اسکو کئی ایک نے حفاظ سے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور انھون نے اسمین ابو ہریرہ کا ذکر نہین کیا۔ اور صالح بن الاخضر حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے۔ ضعیف کیا اس کو یحیے بن سعید القطان وغیرہ نے اسکے حافظہ کی جہت سے بعض تفسیر سورۂ انبیاء سے بسم اللہ الرحمن الرحیم حدیث کی ہمسے مجاہد بن موسیٰ بغدادی اور فضل بن سہل اعرج اور کئی ایک نے کہا انھون نے حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن غزوان ابو نوح نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے مالک بن انس سے اُس نے زہری سے اُس نے عروہ سے اُس نے عائشہؓ سے کہ ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا پس کہا اُس نے یا رسول اللہ میرے دو غلام ہین جو میرے پاس جھوٹ بولتے ہین اور میری خیانت کرتے ہین

ويعصونني واشتمهم واضربهم فكيف انا منهم قال يحسب ما خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اياهم فان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافا لا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم كان فضلا لك وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل قال فتنحى الرجل فجعل يبكي ويهتف فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تقرأ كتاب الله ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا الاية فقال الرجل والله يا رسول الله ما اجد لي ولهم شيئا خيرا من مفارقتهم اشهدك انهم احرار كلهم هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن غزوان وقد روى احمد بن حنبل عن عبد الرحمن بن غزوان هذا الحديث **حدثنا** عبد بن حميد نا الحسين بن موسى نا ابن لهيعة عن دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ويل واد في جهنم يهوي فيه الكافر اربعين خريفا قبل ان يبلغ قعره هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث ابن لهيعة **حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي ثني ابي نا محمد بن اسحاق عن ابي الزناد عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكذب ابراهيم في شئ قط الا في ثلث قوله اني سقيم ولم يكن سقيما وقوله لسارة اختي وقوله بل فعله كبيرهم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع ووهب بن جرير وابو داؤد قالوا نا شعبة عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم بالموعظة فقال يا ايها الناس انكم محشورون الى الله عراة غرلا ثم قرأ كما بدأنا اول خلق نعيده الى اخر الاية

اور میری نافرمانی کرتے ہیں اور میں انکو گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں پس میرا انکی طرف سے کیا حال ہے- فرمایا آپ نے حساب کیا جائیگا اس چیز کا جو تیری وہ خیانت کرتے ہیں اور نافرمانی کرتے ہیں اور تیرے آگے جھوٹ بولتے ہیں اور عذاب تیرے کا جو انکو ہوتا ہے- سو اگر عذاب کرنا تیرا انپر موافق انکے گناہ کے ہوگا تو برابر سرابر ہوگا نہ تیرے لئے کچھ فائدہ اور نہ تجھپر کچھ عذاب- اور اگر عذاب کرنا تیرا انپر انکے گناہوں سے کم ہوگا تو تیرے لئے زیادتی ہوگی اور اگر عذاب کرنا تیرا انپر انکے گناہوں سے زیادہ ہوگا تو انکے لئے تجھ سے زیادتی کا بدلہ لیا جائے گا کہا راوی نے پھر وہ مرد علیحدہ ہو گیا اور رونا اور چلانا شروع کر دیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو نے کتاب اللہ نہیں پڑھی ونضع الموازین الخ یعنے اور رکھیں گے ہم ترازوئیں عدل کی دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھ الخ پھر کہا اس مرد نے یا رسول اللہ میں کوئی چیز اپنے لئے اور انکے لئے بہتر انکے جدا کرنے سے نہیں پاتا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ سب کے سب آزاد ہیں- یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبدالرحمٰن بن غزوان سے اور روایت کیا اسکو احمد بن حنبل نے عبدالرحمٰن بن غزوان سے اس حدیث کو- **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے دراج سے اُس نے ابی سعیدؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ویل دوزخ میں ایک وادی ہے کہ کافر اس کی تہ کے پہونچنے سے پہلے چالیس برس اس میں نیچے جائیگا- یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع مگر طریق ابن لہیعہ سے **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحیٰی بن سعد اموی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے محمد بن اسحاق نے ابی الزناد سے اُسنے عبدالرحمٰن اعرج سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کسی چیز میں جھوٹ نہیں بولے مگر تین باتوں میں ایک یہ کہ میں بیمار ہوں حالانکہ بیمار نہ تھے دوسرے سارہ کے بارے میں کہ میری بہن ہے تیسرے یہ کہ یہ فعل انکے بڑے نے کیا ہے- یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع اور وہب بن جریر اور ابو داؤد نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہم سے شعبہ نے مغیرہ بن نعمان سے اُس نے سعید بن جبیر سے اُس نے ابن عباسؓ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعظ کہنے کے لئے کھڑے ہوئے سو فرمایا آپ نے اے لوگو تم اللہ تعالےٰ کی طرف اُٹھائے جاؤگے اس حالت میں کہ ننگے اور بے ختنہ ہوگے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت کما بدانا اول خلق الخ یعنے جیسے شروع کی تھی ہم نے پہلی پیدائش دوبارہ کرینگے اسکو الخ

قال اول من یکسی یوم القیمة ابراهیم وانه سیوتی برجال من امتی فیوخذ بهم ذات الشمال فاقول رب اصحابی فیقال انك لا تدری ما احدثوا بعدك فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم وانت علی کل شیٔ شهید ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم الایة فیقال هؤلاء لم یزالوا مرتدین علی اعقابهم منذ فارقتهم حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن المغیرة بن النعمان نحوه هذا حدیث حسن صحیح ورواه سفیان الثوری عن المغیرة بن النعمان نحوه **ومن** سورة الحج بسم الله الرحمن الرحیم **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ابن جدعان عن الحسن عن عمران بن حصین ان النبی صلی الله علیه وسلم لما نزلت یایها الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیٔ عظیم الی قوله ولکن عذاب الله شدید قال انزلت علیه هذه الایة وهو فی سفر قال اتدرون ای یوم ذلك قالوا الله ورسوله اعلم قال ذلك یوم یقول الله لادم ابعث بعث النار قال یا رب وما بعث النار قال تسعمائة وتسعة وتسعون فی النار وواحد الی الجنة فانشأ المسلمون یبکون فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قاربوا وسددوا فانها لم تکن نبوة قط الا کان بین یدیها جاهلیة قال فیوخذ العدد من الجاهلیة فان تمت والا کملت من المنافقین وما مثلکم والامم الا کمثل الرقمة فی ذراع الدابة او کالشامة فی جنب البعیر ثم قال انی لارجوان تکونوا ربع اهل الجنة فکبروا ثم قال انی لارجوان تکونوا ثلث اهل الجنة فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا نصف اهل الجنة

فرمایا آپ نے سب سے پہلے جسکو کپڑے پہنائے جائینگے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین - اور میری امت کے کچھ مرد لائے جائین گے پھر انکو بائین طرف پکڑ لیا جائیگا سومین کہونگا اے رب یہ میرے اصحاب ہین سو مجھے کہا جائیگا تو نہین جانتا کہ تیرے پیچھے کیا کچھ اُنھون نے بدعتین نکالی ہین سومین کہونگا جیسا کہ بندے نیکبخت یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ہے کنت علیھم شہیدا الخ یعنے مین انپر حاضر تھا جبتک کہ مین انمین رہا سو جب تو نے مجھکو فوت کر لیا تو تو انپر نگاہبان ہوگیا اور تو ہر چیز پر حاضر ہے اگر تو انکو عذاب کرے سو تیرے بندے ہین اور اگر تو انپر بخشش کرے الخ پس مجھے کہا جائے گا یہ لوگ اپنی ایڑیونپر پھرتے رہے جب سے تو نے اُنکی مفارقت کی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے مغیرہ بن نعمان سے مثل اسکے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے مغیرہ بن نعمان سے مثل اسکے **بعض تفسیر سورۂ حج سے** بسم اللہ الرحمن الرحیم حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابن جدعان سے اُسنے حسن سے اُس نے عمران بن حصین رضہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ یہ آیت نازل ہوئی یایھا الناس اتقوا ربکم الخ یعنے اے لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے تحقیق زلزلہ قیامت کا چیز ہے بڑی یہانتک کہ نازل ہوئی ولکن عذاب اللہ شدید کہا راوی نے نازل ہوئی یہ آیت اس حالت مین کہ آپ سفر مین تھے فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے کہا لوگون نے اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ دن ہے کہ فرماوے گا اللہ تعالےٰ حضرت آدم کو کہ آگ مین جو بھیجے جائینگے تیار کر رکھین گے حضرت آدم اور کیا تعداد ہے آگ مین جانے والون کی - فرمائے گا اللہ تعالےٰ نو سو ننانوے آگ مین ہین اور ایک جنت مین - پس مسلمانون نے رونا شروع کیا سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے چلو - اور کبھی نبوت نہین ہوئی مگر کہ کفر پہلے اس سے ہوگیا ہے فرمایا آپ نے پس تعداد تو کفر سے لے جائیگی اور اگر پوری ہوگئی تو فبہا ورنہ منافقون سے پوری کی جاویگی اور نہین ہے مثال تمھاری اور اور امتون کی مگر مثل داغ کے جو چارپائے کے بازو مین ہو یا مثل خال کے جو اونٹ کی کروٹ مین ہو - پھر فرمایا آپ نے مین اُمید رکھتا ہون کہ تم جنت والون کی چوتھائی ہوگے پس لوگون نے تکبیر کہی پھر فرمایا آپ نے مین اُمید رکھتا ہون کہ تم جنت والون کی تہائی ہوگے پھر لوگون نے تکبیر کہی پھر فرمایا آپ نے مین اُمید کرتا ہون کہ تم جنت والون کے نصف ہوگے

ف سب سے پہلے کپڑا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسلیے پہنایا جائیگا کہ یہ ننگے کر کے آگ مین ڈالے گئے تھے کافرون کے ہاتھ سے اور تمام خلقت نے آپ کو ننگے دیکھا اس شرمندگی کا بدلہ دینے کے لئے سب سے پہلے پہنائے جائینگے - آنحضرت کے فوت ہونے کے بعد کئی آدمی تو مرتد ہوگئے تھے اور کئی زکوٰۃ سے منکر - شاید آنحضرت نے انکی یہ خبر دی ہو ۱۲

فکبروا قال ولا ادری قال الثلثین ام لا ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن الحسن عن عمران بن حصین عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا ھشام بن ابی عبد الله عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصین قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فتفاوت بین اصحابه فی السیر فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم صوته بھاتین الایتین یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیء عظیم الی قوله ولکن عذاب الله شدید فلما سمع ذلك اصحابه حثوا المطی وعرفوا انه عند قول یقوله فقال ھل تدرون ای یوم ذلك قالوا الله ورسوله اعلم قال ذلك یوم ینادی الله فیه اٰدم فینادیه ربه فیقول یا اٰدم ابعث بعث النار فیقول ای رب وما بعث النار فیقول من کل الف تسعمائة وتسعة وتسعون الی النار وواحد الی الجنة فیئس القوم حتی ما ابدوا بضاحکة فلما رای رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی باصحابه قال اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیده انکم لمع خلیقتین ما کانتا مع شیء الا کثرتاه یاجوج وماجوج ومن مات من بنی اٰدم وبنی ابلیس قال فسری عن القوم بعض الذی یجدون قال اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیده ما انتم فی الناس الا کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الدابة ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن اسمٰعیل وغیر واحد قالوا نا عبد الله بن صالح قال ثنی اللیث عن عبد الرحمٰن بن خالد عن ابن شھاب عن محمد بن عروة بن الزبیر عن عبد الله بن الزبیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما سمی البیت العتیق لانه لم یظھر علیه جبار ھذا حدیث حسن غریب وقد روی عن الزھری عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا حدثنا قتیبة نا اللیث عن عقیل عن الزھری عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه

پھر لوگوں نے تکبیر کہی کہا راوی نے میں نہیں جانتا کہ دو تہائی کا ذکر بھی آپ نے کیا یا نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے بواسطۂ حسن کے عمران بن حصین سے مروی ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی مجھ سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے ہم سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آنحضرت نے درمیان صحابہ کے چلنے میں تفاوت پایا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو ساتھ ان دو آیتوں کے بلند کیا یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیء عظیم الی قوله ولکن عذاب الله شدید جبکہ یہ آواز آنحضرت کی صحابہ نے سُنی تو سواریوں کو برانگیختہ کیا اور پہچانا کہ اس قول کے آنحضرت ہی بُلاتے ہیں پس فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے کہا لوگوں نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہو فرمایا آپ نے یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ تعالےٰ حضرت آدم کو آواز دیگا سو اُن کو ان کا رب آواز دے گا اور کہے گا کہ اے آدم آگ میں جانیوالے تیار کر پس حضرت آدم کہینگے اے رب اور کسقدر ہیں آگ میں جانیوالے پس فرمائیگا اللہ تعالےٰ ہر ایک ہزار سے نو سو ننانوے آگ کی طرف جائیں گے اور ایک جنت کی طرف سو قوم نا اُمید ہو گئی حتی کہ اُنھوں نے ہنسی ظاہر نہ کی پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کا یہ حال دیکھا تو فرمایا عمل کرو اور بشارت پاؤ پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ تم مقابل دو پیدائشوں کے ہو وہ کسی پیدائش کے مقابل نہیں ہوتی مگر کہ وہ بڑھ جاتی ہیں یعنی یاجوج اور ماجوج اور نیز اُن کے مقابل جو بنی آدم اور بنی ابلیس سے مر چکے ہیں پھر قوم کا کچھ غم دور ہوا فرمایا آپ نے اور عمل کرو اور بشارت پاؤ پس قسم ہے اُس کی جو جان محمد کی اس کے ہاتھ میں ہے۔ نہیں ہو تم لوگوں میں مگر مثل خال کے جو اونٹ کے پہلو میں ہو یا مثل داغ کے جو چارپائے کے بازو میں ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم محمد بن اسمٰعیل اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھے لیث نے عبد الرحمٰن بن خالد سے اُس نے ابن شہاب سے اُس نے محمد بن عروہ بن زبیر سے اُس نے عبد اللہ بن زبیر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا نام عتیق[1] اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس پر کوئی حاکم سرکش غالب نہیں ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور مروی ہو بواسطہ زہری کے نبی صلعم سے مرسل حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اس کے

[1] عتیق کے معنے آزاد کردہ شدہ چونکہ یہ بھی تمام حاکمان سرکشوں سے محفوظ رہا ہے اس لیے اُس کو عتیق کہتے ہیں ۱۲

حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی و اسحاق بن یوسف الازرق عن سفیان الثوری عن الاعمش عن مسلم البطین عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس قال لما اخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ قال ابوبکر اخرجوا بینھم لیھلکن فانزل اللہ تعالیٰ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر الآیۃ فقال ابوبکر لقد علمت انہ سیکون قتال ھٰذا حدیث حسن وقد رواہ غیر واحد عن سفیان عن الاعمش عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر مرسلا ولیس فیہ عن ابن عباس ومن سورۃ المؤمنین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حدثنا یحییٰ بن موسیٰ وعبد بن حمید وغیر واحد المعنی واحد قالوا نا عبد الرزاق عن یونس بن سلیم عن الزھری عن عروۃ بن الزبیر عن عبد الرحمٰن بن عبد القاری قال سمعت عمر بن الخطاب یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ الوحی سمع عند وجھہ کدوی النحل فانزل علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللھم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تھنا واعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا تؤثر علینا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علی عشر آیات من اقامھن دخل الجنۃ ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر آیات حدثنا محمد بن ابان نا عبد الرزاق عن یونس بن سلیم عن یونس بن یزید عن الزھری بھذا الاسناد نحوہ بمعناہ وھذا اصح من الحدیث الاول سمعت اسحاق بن منصور یقول روی احمد بن حنبل و علی بن المدینی واسحٰق بن ابراھیم عن عبد الرزاق عن یونس بن سلیم عن یونس بن یزید عن الزھری ھذا الحدیث ومن سمع من عبد الرزاق قدیما فانھم انما یذکرون فیہ عن یونس بن یزید وبعضھم لا یذکر فیہ عن یونس بن یزید ومن ذکر فیہ عن یونس بن یزید فھو اصح وکان عبد الرزاق

حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اور اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان ثوری سے اُسنے اعمش سے اُسنے مسلم بطین سے اُس نے سعید بن جبیر سے اُس نے ابن عباس سے کہا اُس نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکالے گئے تو حضرت ابوبکر صدیق نے کہا نکالا اُنھوں نے نبی اپنے کو تاکہ ہلاک ہوں پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اذن للذین الخ اذن دیا گیا ہے واسطے اُن لوگوں کے کہ لڑائی کئے جاتے ہیں وہ بسبب اسکے کہ وہ ظلم کئے گئے ہیں اور تحقیق اللہ البتہ اوپر مدد اُنکی کے قادر ہے۔ پس کہا حضرت ابوبکر نے میں البتہ جانتا تھا کہ جلدی ہی لڑائی ہوگی یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا اسکو کئی ایک نے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے مسلم بطین سے اُسنے سعید بن جبیر سے مرسل اور اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں ہے **بعض تفسیر سورۂ مومنین** سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حدیث کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ اور عبد بن حمید اور کئی ایک نے معنے سب کے ایک ہیں کہا اُنھوں نے حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے یونس بن سلیم سے اُس نے زہری سے اُس نے عروہ بن زبیر سے اُس نے عبد الرحمٰن بن عبد القاری سے کہا سُنا میں نے عمر بن خطاب رض سے کہ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے دہن مبارک کے پاس مکھیوں کی آواز کے مثل آواز سنائی دیتی تھی سو ایک روز آپ پر وحی نازل ہوئی پس ہم ایک ساعت ٹھہرے رہے پھر دور ہوگئی پس آپ قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور دونوں ہاتھ اُٹھائے اور کہا الٰہی ہم کو زیادہ کر اور ہم کو کم نہ کر اور ہماری عزت کر اور ہماری اہانت نہ کر اور ہم پر بخشش کر اور ہم کو محروم نہ کر اور ہم کو اختیار کر اور ہم پر کسی کو اختیار نہ کر اور ہم کو راضی کر اور خود بھی ہم سے راضی ہو پھر فرمایا آپ نے مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو کوئی اُن پر محافظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا پھر پڑھی آپ نے یہ آیت قد افلح المومنون تا ختم کہ آپ نے دس آیتیں ختم کیں حدیث کی ہمسے محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے یونس بن سلیم سے اُس نے یونس بن یزید سے اُس نے زہری سے ساتھ اس اسناد کے مثل اس کے بالمعنے اور یہ صحیح ہے اول حدیث سے۔ سُنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہ کہتا روایت کی احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے عبد الرزاق سے اُس نے یونس بن سلیم سے اُس نے یونس بن یزید سے اُس نے زہری سے یہ حدیث۔ اور جسنے پہلے عبد الرزاق سے سُنا ہے وہ تو اس میں یونس بن یزید کا ذکر کرتے ہیں اور بعضے اس میں یونس بن یزید کا ذکر نہیں کرتے اور جس نے یونس بن یزید کا ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے اور عبد الرزاق

ربما ذکر فی ھذا الحدیث یونس بن یزید و ربما لم یذکرہ حدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ عن سعید عن قتادۃ عن انس بن مالک ان الربیع بنت النضر اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابنھا حارثۃ بن سراقۃ کان اصیب یوم بدر اصابہ سھم غرب فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت اخبرنی عن حارثۃ لئن کان اصاب خیرا احتسبت وصبرت وان لم یصب الخیر اجتھدت فی الدعاء فقال نبی اللہ یا ام حارثۃ انھا جنان فی جنۃ وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی والفردوس ربوۃ الجنۃ واوسطھا وافضلھا ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث انس حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان نا مالک بن مغول عن عبد الرحمن بن وھب الھمدانی ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ھذہ الایۃ والذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ قالت عائشۃ اھم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال لا یا بنت الصدیق ولکنھم الذین یصومون ویصلون ویتصدقون وھم یخافون ان لا تقبل منھم اولئک الذین یسارعون فی الخیرات وھم لھا سابقون وروی ھذا الحدیث عن عبد الرحمن بن سعید عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا حدثنا سوید بن نصر نا عبد اللہ عن سعید بن یزید ابی شجاع عن ابی السمح عن ابی الھیثم عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھم فیھا کالحون قال تشویہ النار فتقلص شفتہ العلیا حتی تبلغ وسط راسہ وتسترخی شفتہ السفلی حتی تضرب سرتہ ھذا حدیث حسن غریب صحیح سورۃ النور بسم اللہ الرحمن الرحیم حدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ عن عبید اللہ بن الاخنس قال اخبرنی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رجل یقال لہ مرثد بن ابی مرثد

کبھی تو اس حدیث میں یونس بن یزید کا ذکر کرتا تھا اور کبھی اسکو ذکر نہیں کرتا تھا حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ ربیع بنت نضر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کا بیٹا حارثہ بن سراقہ بدر کے دن شہید ہوا تھا ناگہانی تیر اسکو آ پہونچا تھا سو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے حارثہ کی خبر دو اگر وہ نیکی کو پہونچ گیا ہے تو میں ثواب جانوں اور صبر کروں اور اگر وہ نیکی کو نہیں پہونچا تو دعا میں کوشش کروں پس فرمایا اللہ کے نبی نے اے ام حارثہ جنت میں کئی درجے ہیں اور تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں پہونچ گیا ہے اور فردوس جنت کا ٹیلہ ہے اور اس کے اوسط میں ہے اور اس سے افضل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے طریق انس سے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن مغول نے عبد الرحمن بن وہب ہمدانی سے کہ حضرت عائشہ رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت سوال کیا والذین یؤتون ما اتوا الخ اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور دل اُن کے ڈرتے ہیں کہا حضرت عائشہ رضؓ نے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں فرمایا آپ نے نہیں اے بیٹی صدیق کی لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور خوف رکھتے ہیں کہ ہم سے یہ قبول نہیں ہوتا یہ لوگ جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں کے اور وہ واسطے اُن کے آگے نکل جانے والے ہیں۔ اور مروی ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن سعید سے اُس نے روایت کی ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے حدیث کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ نے سعید بن یزید ابی شجاع سے اُس نے ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُس نے ابی سعید خدری سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے وہم فیھا کالحون یعنی اور وہ بیچ اس کے تیوری چڑھاتے ہیں فرمایا آپ نے بھونے گی اس کو آگ پس ہونٹھ اُس کا اوپر کا منقبض ہوگا یہاں تک کہ وسط سر کو پہونچے گا اور نیچے کا ہونٹھ نیچے جائے گا یہاں تک کہ اُسکی ناف کو پہونچے گا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے تفسیر سورہ نور بسم اللہ الرحمن الرحیم حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے عبید اللہ بن اخنس سے کہا اُس نے خبر دی مجھے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے کہا اُس نے ایک مرد تھا اُسکو مرثد بن ابی مرثد کہا جاتا تھا۔

عہ حدیث میں وارد ہے کہ جنت میں سو درجے ہیں اور دو درجوں میں اس قدر فاصلہ ہے جس قدر کہ آسمان و زمین میں ہے اور سب سے اعلیٰ فردوس ہے ۱۲ مصحح عفا اللہ عنہ

وكان رجلا يحمل الاسرى من مكة حتى يأتي بهم المدينة قال وكانت امرأة بغي بمكة يقال لها عناق وكانت صديقة له وانه كان وعد رجلا من اسارى مكة يحمله قال فجئت حتى انتهيت الى ظل حائط من حوائط مكة في ليلة مقمرة قال فجاءت عناق فابصرت سواد ظلي بجنب الحائط فلما انتهت الى عرفت فقالت مرثد فقلت مرثد فقالت مرحبا واهلا هلم فبت عندنا الليلة قال قلت يا عناق حرم الله الزنا قالت يا اهل الخيام هذا الرجل يحمل اسراءكم قال فتبعني ثمانية و سلكت الخندمة فانتهيت الى غار وكهف فدخلت فجاؤا حتى قاموا على رأسي فبالوا فظل بولهم على راسي وعماهم الله عني قال ثم رجعوا ورجعت الى صاحبي فحملته وكان رجلا ثقيلا حتى انتهيت الى الاذخر ففككت عنه اكبله فجعلت احمله ويعيني حتى قدمت المدينة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انكح عناقا فامسك رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يرد على شيئا حتى نزلت الزاني لا ينكح الا زانية او مشركة والزانية لا ينكحها الا زان ومشرك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا مرثد الزاني لا ينكح الا زانية او مشركة والزانية لا ينكحها الا زان او مشرك فلا تنكحها هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** هناد نا عبدة بن سليمان عن عبد الملك بن ابي سليمان عن سعيد بن جبير قال سئلت عن المتلاعنين في امارة مصعب بن الزبير ايفرق بينهما فما دريت ما اقول فقمت من مكاني الى منزل عبد الله بن عمر فاستاذنت عليه فقيل لي انه قائل فسمع كلامي فقال لي ابن جبير ادخل ما جاء بك الا حاجة قال فدخلت فاذا هو مفترش بردعة رحل له

اور یہ وہ مرد تھا جو مکہ سے قیدیوں کو اُٹھا کر لاتا تھا یہانتک کہ اُنکو مدینہ میں لے آتا کہا اُس نے اور ایک عورت زانیہ مکہ میں رہتی تھی اس کا نام عناق تھا اور یہ عورت اسکی دوست تھی اور اس شخص نے ایک مکہ کے قیدی مرد سے اُسکے اُٹھالانے کا وعدہ کیا تھا۔ کہا مرثد نے پس میں آیا یہانتک کہ چاندنی رات میں مکہ کی دیواروں میں سے ایک دیوار کے سایہ کی طرف پہونچ گیا کہا مرثد نے سو عناق آئی اور اُس نے میرے سایہ کی سیاہی دیوار کے پہلو میں دیکھی پس جب وہ میرے پاس پہونچی تو مجھے پہچان گئی سو کہا اُس نے تو مرثد ہے میں نے کہا میں مرثد ہوں پھر کہا اُس عورت نے مرحبا و اہلا تو آ اور آج کی رات ہمارے پاس گذار کہا مرثد نے میں نے کہا اے عناق اللہ تعالےٰ نے زنا کو حرام کر دیا ہے کہا اُس نے اے خیمہ والو یہ مرد تمھارے قیدیوں کو اُٹھا لیجاتا ہے کہا مرثد نے پھر میرے پیچھے آٹھ آدمی لگے اور میں خندمہ (نام پہاڑ مکہ) کی طرف چلا اور ایک چھوٹے غار یا بڑے میں (شک راوی) پہونچ گیا اور اس میں داخل ہو گیا سو وہ آئے یہانتک کہ میرے سر پر کھڑے ہو گئے اور اُنھوں نے پیشاب کیا پس پیشاب اُن کا میرے سر پر پڑا اور ان کو اللہ تعالےٰ نے مجھ سے اندھا کر دیا کہا مرثد نے پھر واپس ہو گئے اور میں اپنے دوست کے پاس چلا آیا یعنے جس سے وعدہ اُٹھالانے کا کیا تھا پس اُس کو اُٹھا لیا اور وہ مرد ثقیل تھا یہاں تک کہ میں اذخر (نام جگہ) کے پاس پہونچا اور اس سے اس کی قید کھولی پھر میں اُس کو بیٹھ پر اُٹھاتا اور وہ مجھے تھکا دیتا یہانتک کہ میں مدینہ میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا پس میں نے کہا یا رسول اللہ عناق کا نکاح کر دیجئے سو رسول اللہ علیہ وسلم چپ رہے اور مجھ کو کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی الزانی لا ینکح الخ زنا کرنے والا نہیں نکاح کرتا مگر زنا کرنے والی کو یا بت پرست کو۔ اور زنا کرنے والی نہیں نکاح کرتا اسکو مگر زنا کرنے والا یا بت پرست پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے مرثد زنا کرنے والا نہیں نکاح کرتا مگر زنا کرنے والی یا بت پرست کو اور زنا کرنے والی نہیں نکاح کرتا اُس کو مگر زنا کرنے والا یا بت پرست سو تو اس سے نکاح نہ کر یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے سعید بن جبیر سے کہا اُس نے مجھ سے مصعب بن زبیر کی حکومت میں دو لعان کرنے والوں کی بابت سوال کیا گیا کیا ان دونوں میں تفریق کی جائے پس مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیا جواب دوں پس میں اپنے مکان سے اُٹھ کر عبد اللہ بن عمر کے گھر کی طرف آیا سو اس سے میں نے اذن مانگا سو مجھے کہا گیا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں پس اُنھوں نے میرا کلام سُن لیا اور کہا مجھے اے ابن جبیر داخل ہو تو ضرور تو کسی کام کے لئے آیا ہو کہا اُسنے پس میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ اپنے کجاوے کی چادر بچھائے ہوئے ہے

فقلت یا ابا عبد الرحمن المتلاعنان ایفرق بینهما فقال سبحان الله نعم ان اول من سأل عن ذلك فلان بن فلان اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ارأیت لو ان احدنا رأی امرأته علی فاحشة کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی امر عظیم فسکت النبی صلی الله علیه وسلم فلم یجبه فلما کان بعد ذلك اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان الذی سألتك عنه قد ابتلیت به فانزل الله الایات فی سورة النور والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات بالله حتی ختم الایات قال فدعا الرجل فتلاهن علیه ووعظه وذکره واخبره ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الاخرة فقال لا والذی بعثك بالحق ما کذبت علیها ثم ثنی بالمرأة ووعظها وذکرها واخبرها ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الاخرة فقالت لا والذی بعثك بالحق ما صدق فبدأ بالرجل فشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقین والخامسة ان لعنة الله علیه ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمرأة فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الکاذبین والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین ثم فرق بینهما وفی الباب عن سهل بن سعد وهذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** بندار نا محمد بن ابی عدی نا هشام بن حسان قال ثنی عکرمة عن ابن عباس ان هلال بن امیة قذف امرأته عند النبی صلی الله علیه وسلم بشریك بن سحماء فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم البینة والا حد فی ظهرك قال فقال هلال یا رسول الله اذا رأی احدنا رجلا علی امرأته یلتمس البینة فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول البینة والا حد فی ظهرك قال فقال هلال والذی بعثك بالحق انه لصادق

فحد

پس میں نے کہا اے اباعبدالرحمٰن (کنیت ابن عمر) کیا دو لعان کرنے والوں میں تفرقی کیجائے کہا اُنہوں نے سبحان اللہ ہاں سب سے پہلے سوال اس بات کی بابت فلاں بن فلاں نے کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے خبر دیجئے اگر کوئی شخص اپنی عورت کو بیحیائی پر دیکھے تو کیا کرے اگر کلام کرے تو بڑے امر پر کلام کرے گا اور اگر چپ رہے تو بھی بڑے امر پر چپ رہے گا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے اور اُسکو کچھ جواب نہ دیا پس جب دوسرا دن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا جس مسئلہ کی بابت آپ سے سوال کیا تھا میں اس میں مبتلا ہو گیا ہوں پس اللہ تعالےٰ نے آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں نازل فرمائیں والذین یرمون ازواجهم الخ یعنی اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں جوروؤں اپنی کو اور نہیں ہیں واسطے اُنکے شاہد مگر جانیں اُن کی پس گواہی ایک کی ان میں سے چار بار گواہیاں ہیں ساتھ قسم اللہ کے الخ یہاں تک کہ آپ نے آیتیں ختم کیں کہا ابن عمر نے پھر بلایا آپ نے اس مرد کو اور وہ آیتیں اس پر پڑھیں اور اُسکو وعظ اور نصیحت کی اور اُسکو خبر دی کہ دنیا کا عذاب بہت آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اس مرد نے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے میں اسپر جھوٹ نہیں بولتا پھر آپ نے عورت کی طرف توجہ فرمائی اور اُس کو بھی وعظ اور نصیحت کی اور اُس کو بھی خبر دی کہ عذاب دُنیا کا بہت آسان ہے آخرت کے عذاب سے پس کہا اُس عورت نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جس نے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے اس مرد نے سچ نہیں کہا پس آپ پہلے مرد سے شروع ہوئے سو گواہی دی اس مرد نے چار بار گواہیاں ساتھ قسم اللہ کے کہ میں ضرور سچا ہوں - اور پانچویں بار یہ کہ لعنت ہو اللہ کی اس پر اگر ہو جھوٹوں سے پھر آپ عورت کی طرف متوجہ ہوئے سو اُس نے بھی چار بار گواہی دی ساتھ قسم اللہ کے کہ یہ مرد ضرور جھوٹوں سے ہے اور پانچویں بار یہ کہ لعنت ہو اللہ کی اُسپر اگر یہ سچوں سے ہو پھر آپ نے ان دونوں میں تفرقی کی۔ اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد سے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن ابی عدی نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن حسان نے کہا حدیث کی مجھے عکرمہ نے ابن عباس سے کہ ہلال بن اُمیہ نے اپنی عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شریک بن سحماء کی تہمت لگائی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ لا ورنہ تیری پشت پر حد لگے گی کہا راوی نے پس کہا ہلال نے یا رسول اللہ جب کوئی شخص ہم میں سے کسی مرد کو اپنی عورت پر دیکھے کیا گواہوں کو تلاش کرتا رہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہتے رہے گواہ لا ورنہ تیری پیٹھ پر حد ہے کہا راوی نے پس کہا ہلال نے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے میں تو البتہ سچا ہوں

ولینزلن فی امری ما یبرء ظهری من الحد فنزل والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات بالله انه لمن الصادقین فقرأ الی ان بلغ والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین قال فانصرف النبی صلی الله علیه وسلم فارسل الیهما فجاءا فقام هلال فشهد والنبی صلی الله علیه وسلم یقول ان الله یعلم ان احدکما کاذب فهل منکما تائب ثم قامت فشهدت فلما کانت عند الخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین قالوا لها انها موجبة فقال ابن عباس فتلکات ونکست حتی ظننا ان سترجع فقالت لا افضح قومی سائر الیوم فقال النبی صلی الله علیه وسلم ابصروها فان جاءت به اکحل العینین سابغ الالیتین خدلج الساقین فهو لشریک بن سحماء فجاءت به کذلک فقال النبی صلی الله علیه وسلم لولا ما مضی من کتاب الله لکان لنا ولها شان هذا حدیث حسن غریب وهکذا روی عباد بن منصور هذا الحدیث عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم ورواه ایوب عن عکرمة مرسلا ولم یذکر فیه عن ابن عباس حدثنا محمود بن غیلان نا ابو اسامة عن هشام بن عروة قال اخبرنی ابی عن عائشة قالت لما ذکر من شانی الذی ذکر وما علمت به قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی خطیبا فتشهد فحمد الله واثنی علیه بما هو اهله ثم قال اما بعد اشیروا علی فی اناس ابنوا اهلی والله ما علمت علی اهلی من سوء قط ولا دخل بیتی قط الا وانا حاضر ولا غبت فی سفر الا غاب معی فقام سعد بن معاذ فقال ائذن لی یا رسول الله

اور ضرور میرے امر میں کوئی ایسا حکم نازل ہوگا جو حد سے میری پیٹھ کو بری کرے پس یہ آیت نازل ہوئی والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات بالله انه لمن الصادقین پس آپنے یہانتک پڑھی والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین کہا راوی نے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اور اُن دونوں کی طرف آدمی بھیجا سو وہ دونوں آئے اور ہلال کھڑا ہوا سو اُس نے گواہی دی اس حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے اللہ تعالیٰ جانتا ہو کہ ایک تم میں سے تو ضرور جھوٹا ہی سو ہی کوئی تم میں سے توبہ کرنے والا پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اُس نے بھی گواہی دی پس جب پانچوین شہادت کا وقت پہونچا کہ اللہ کا غضب ہی اس عورت پر اگر ہو وہ مرد سچون سے تو کہا لوگون نے یہ بار واجب کرنے والی ہی (عذاب کو) پس کہا ابن عباس نے سو وہ عورت تھم گئی اور سر جھکایا یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ پلٹ جاوے گی پھر کہا اُسنے میں اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نہ کرون گی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو دیکھتے رہو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا پتلی پنڈلیون کا پیدا ہوا تو وہ حقیقت میں شریک بن سحمار کا (نطفہ) ہی سو اسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اُتر چکا ہوتا تو ہمارا اور اس عورت کا ایک حال ہوتا یعنی اسکو حد مارتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اور ایسا ہی عباد بن منصور نے اس حدیث کو عکرمہ سے اُس نے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی۔ اور روایت کیا اسکو ایوب نے عکرمہ سے مرسل۔ اور اُس نے ابن عباس کا اس میں ذکر نہیں کیا حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اُسامہ نے ہشام بن عروہ سے کہا اُس نے خبر دی مجھے میرے باپ نے عائشہ رضہ سے کہ کہا اُس نے جب کہ میرا حال جو مشہور ہی ذکر کیا گیا اور میں اسکو جانتی نہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بابت خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے پس تشہد پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور اُس کی صفت بیان کی کہ جیسکے وہ لائق ہے پھر فرمایا آپنے مجھے اُن لوگونکی بابت مشورہ دو جنھون نے میری بیوی کو تہمت لگائی ہی قسم ہی اللہ کی میں اپنی بیوی پر کچھ بُرائی نہیں معلوم کرتا اور اس شخص کے ساتھ تہمت لگائی ہو کہ قسم ہے اللہ کی میں اسپر بھی کچھ بُرائی نہیں معلوم کرتا اور وہ میرے گھر میں کبھی داخل نہیں ہوا مگر اس حالت میں کہ میں حاضر ہوتا تھا اور میں کسی سفر میں غائب نہیں ہوتا مگر کہ وہ میرے ساتھ غائب ہوتا ہی پس سعد بن معاذ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے حکم دیجیے

لہ یہ کلام آپ نے اس لئے فرمایا ہے کہ زنا آدمی اُسکے ساتھ کرتا ہے جس کے ساتھ سابق میں کچھ گفتگو ہوتی ہے اور جس کے ساتھ الفت نہ ہو تو ظاہر ہے کہ کوئی شخص اس قدر جلدی دلیری نہیں کر سکتا ۱۲ ع

ہ یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ حاکم محض اپنے گمان اور قرائن کی طرف التفات نہ کرے بلکہ وہ گواہ اور ثبوت پر حکم کرے ۱۲ ابو سعید ندوی

ان نضرب اعناقھم وقام رجل من الخزرج وكانت ام حسان بن ثابت من رهط ذلك الرجل فقال كذبت اما واللّٰه ان لو كانوا من الاوس ما احببت ان تضرب اعناقهم حتى كاد ان يكون بين الاوس والخزرج شر فى المسجد وما علمت به فلما كان مساء ذلك اليوم خرجت لبعض حاجتى ومعى ام مسطح فعثرت فقالت تعس مسطح فقلت لها اى ام تسبين ابنك فسكتت ثم عثرت الثانية فقالت تعس مسطح فقلت لها اى ام تسبين ابنك فسكتت ثم عثرت الثالثة فقالت تعس مسطح فانتهرتها فقلت لها اى ام تسبين ابنك فقالت واللّٰه ما اسبه الا فيك فقلت فى اى شانى فقالت فبقرت لى الحديث قلت وقد كان هذا قالت نعم واللّٰه لقد رجعت الى بيتى وكان الذى خرجت له لم اخرج لا اجد منه قليلا ولا كثيرا ووعكت فقلت لرسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ارسلنى الى بيت ابى فارسل مع الغلام فدخلت الدار فوجدت ام رومان فى السفل وابو بكر فوق البيت يقرأ فقالت امى ما جاء بك يا بنية قالت فاخبرتها وذكرت لها الحديث فاذا هو لم يبلغ منها ما بلغ منى فقالت يا بنية خففى عليك الشان فانه واللّٰه لقلما كانت امرأة حسناء عند رجل يحبها لها ضرائر الا حسدنها وقيل فيها فاذا هى لم يبلغ منها ما بلغ منى قالت قلت وقد علم به ابى قالت نعم قلت ورسول اللّٰه قالت نعم واستعبرت وبكيت فسمع ابو بكر صوتى وهو فوق البيت يقرأ فنزل فقال لامى ما شانها قالت بلغها الذى ذكر من شانها ففاضت عيناه فقال اقسمت عليك يا بنية الا رجعت الى بيتك فرجعت ولقد جاء رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم الى بيتى وسأل عنى خادمتى فقالت لا واللّٰه ما علمت عليها عيبا

کہ مین انکی گردنین ماروں اور ایک مرد قوم خزرج سے کھڑا ہوا۔ اور حسان بن ثابت کی والدہ اسی مرد کے گروہ سے تھی سو کہا اس مرد نے سعد سے جھوٹ بولا تو نے خبردار قسم ہے اللہ کی اگر وہ لوگ قبیلہ اوس سے ہوتے تو تو کبھی انکی گردنین مارنیکو دوست نہ رکھتا یہانتک کہ قریب ہوا کہ مسجد مین ہی اوس اور خزرج کے درمیان شرارت ہوجائے عائشہ کہتی ہین اور مین اسکو بھی نہ جانتی تھی پس جب اُسدن شام ہوئی تو مین کسی[ا] حاجت کے واسطے باہر نکلی اور میرے ساتھ ام مسطح بھی تھی سو وہ پھسل گئی اور کہا اُسنے ہلاک ہوجیو اے مسطح پس مین نے اُس سے کہا اے ماں کیا اپنے بیٹے کو گالیان دیتی ہے سو وہ چپ رہی پھر دوسری بار اُسکا پاؤن پھسل پڑا پھر کہا اُسنے ہلاک ہوجیو اے مسطح پھر مین نے اُس سے کہا اے ماں کیا اپنے بیٹے کو گالیان دیتی ہے پھر وہ چپ رہی پھر تیسری بار اُسکا پاؤن پھسل گیا پھر کہا اُسنے ہلاک ہوجیو اے مسطح پھر مین نے اُس کو جھڑکا اور کہا اے ماں کیا تو اپنے بیٹے کو گالیان دیتی ہے پس کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی مین اسکو تیرے باعث سے ہی گالیان نکالتی ہون مین نے کہا میری کس شان مین کہا حضرت عائشہ رضنے پھر اُسنے میرے پاس وہ تمام بات ذکر کی مین نے کہا کیا یہ ضرور بات ہوئی ہے کہا اُسنے ہان قسم ہے اللہ کی مین اپنے گھر کیطرف واپس چلی آئی اور گویا جسکے لیے مین نکلی تھی نکلی ہی نہین نہ مین اس سے تھوڑا اور نہ زیادہ معلوم کرتی تھی اور مجھے بخار ہوگیا سو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کے گھر کی طرف (جانے کے لئے) کہا پس آپنے میرے ساتھ غلام کو بھیجا اور مین گھر مین چلی آئی اور میری والدہ ام رومان نیچے تھین اور حضرت ابوبکر اوپر گھر کے پڑھ رہے تھے پس میری ماں نے کہا اے بیٹی تجھے کون چیز لائی ہے کہا حضرت عائشہ رضنے سو مین نے اُنکو خبر دی اور اُنکے آگے وہ بات بیان کی پس اُنکو اسقدر بھی نہ پہونچی تھی پس کہا اُنھون نے اے بیٹی یہ حال اپنے سے دور کر کیونکہ قسم ہے اللہ کی جو عورت خوبصورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہے اور اُسکی سوتین بھی ہون تو وہ ضرور اُسکا حسد کرتی ہین اور لوگ بھی اُسکے حق مین باتین کرتے ہین سو اُنکو تو اسقدر بھی نہ پہونچا تھا جسقدر کہ مجھے پہونچا ہے۔ کہا حضرت عائشہ رضنے مین نے کہا اُسکو میرا باپ بھی جانتا ہے کہا اُسنے ہان مین نے کہا اور رسول اللہ بھی کہا اُسنے ہان اور میرے آنسو جاری ہوئے اور مین روئی سو حضرت ابوبکر نے میری آواز سن لی اسحالتمین کہ گھر کے اوپر پڑھ رہے تھے پھر آپ اُترے اور میری ماں سے کہا اسکا کیا حال ہے کہا اُسنے اُسکو بھی یہ خبر جو اسکے حال کی ذکر کیجاتی ہے پہونچی ہے سو اُنکے آنسو جاری ہوئے اور کہا اے بیٹی مین تجھے قسم دیتا ہون کہ تو اپنے گھر کیطرف چلی جا سو مین لوٹ آئی اور رسول اللہ صلعم بھی میرے گھر مین آئے اور میری بابت میری لونڈی سے پوچھا سو اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی مین اس پر کوئی عیب[۲] نہین جانتی

[۱] قولہ کسی حاجت کے لئے باہر نکلی بخاری وغیرہ کی روایت اور اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جنگل مین پاخانہ کے لئے گئی تھین قولہ ہلاک ہوجیو اے مسطح یعنی اُسنے اپنے بیٹے مسطح کو بددعا دی۔ اور بار بار پاؤن پھسلنے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ ام مسطح اس خیال مین حیران تھی اور اور طرف وہ متوجہ نہ تھی اور نہ وہ کپڑے کے سنبھالنے کا خیال رکھتی تھی اسواسطے پاؤن اسکا چادر مین اُلجھ کر پھسل جاتا تھا اور اپنے بیٹے کو گالیان دیتی تھی کہ تیرے سبب سے مین گرتی پڑتی ہون ۱۲ [۲] غرض اسکی اس کلام سے یہ تھی کہ یہ عورت یعنی عائشہ نہایت ہی بھولی بھالی ہے اور

لوگون نے اسکو بسبب اس قصہ کے چھوڑ دیا یعنی اس سے کلام کرنا ترک کیا قصہ جو عوام الناس مین مشہور ہو رہا ہے [illegible] ۱۲

الا انها کانت ترقد حتی تدخل الشاۃ فتأکل خمیرتها او عجینتها وانتهرها بعض اصحابه فقال اصدقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اسقطوا لها به فقالت سبحان اللہ واللہ ما علمت علیها الا ما یعلم الصائغ علی تبر الذهب الاحمر فبلغ الامر ذلک الرجل الذی قیل له فقال سبحان اللہ واللہ ما کشفت کنف انثی قط قالت عائشۃ فقتل شهیدا فی سبیل اللہ قالت واصبح ابوای عندی فلم یزالا عندی حتی دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد صلی العصر ثم دخل وقد اکتنفنی ابوای عن یمینی وشمالی فتشهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحمد اللہ واثنی علیه بما هو اهله ثم قال اما بعد یا عائشۃ ان کنت قارفت سوء او ظلمت فتوبی الی اللہ فان اللہ یقبل التوبۃ عن عبادہ قالت وقد جاءت امرأۃ من الانصار وهی جالسۃ بالباب فقلت الا تستحیی من هذه المرأۃ ان تذکر شیئا ووعظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالتفت الی ابی فقلت اجبه قال فماذا اقول فالتفت الی امی فقلت اجیبیه قالت اقول ماذا قالت فلما لم یجیبا تشهدت فحمدت اللہ واثنیت علیه بما هو اهله ثم قلت اما واللہ لئن قلت لکم انی لم افعل واللہ یشهد انی لصادقۃ ما ذاک بنافعی عندکم لی لقد تکلمتم واشربت قلوبکم ولئن قلت لکم انی قد فعلت واللہ یعلم انی لم افعل لتقولن انها قد باءت به علی نفسها واللہ انی ما اجد لی ولکم مثلا قالت والتمست اسم یعقوب فلم اقدر علیه الا ابا یوسف حین قال فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون قالت وانزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ساعته فسکتنا فرفع عنه وانی لاتبین السرور فی وجهه وهو یمسح جبینه ویقول البشری یا عائشۃ قد انزل اللہ براءتک قالت

مگر یہ کہ سو جاتی ہو یہانتک کہ بکری گھر مین داخل ہوتی ہو تو اُسکے خمیر یا آٹے کو (شک راوی) کھا جاتی ہے اور اُس کو آپ کے بعض صحابہ نے بھی جھڑکا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ کہہ تاآن کہ ان لوگون نے اسکو بسبب اس قصہ کے بُرا بھلا کہا بس کہا اُسنے سبحان اللہ مین اسپر کوئی عیب نہین جانتی مگر وہ کہ سُنار سُرخ سونے کی اینٹ پر جانتا ہے اور یہ خبر اس مرد کو بھی پہونچی جس کی بابت یہ کہا گیا ہو تو اُسنے کہا سبحان اللہ قسم ہو اللہ کی مین نے کبھی کسی عورت کا پردہ نہین کھولا کہا حضرت عائشہ نے سو وہ آدمی اللہ کی راہ مین شہید ہو گیا کہا حضرت عائشہ نے ماں باپ میرے صبح تک میرے پاس رہے سو بہت دیر تک میرے پاس رہے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر داخل ہوئے اور عصر کی نماز پڑھ چکے پھر داخل ہوئے اور میرے ماں باپ میرے داہنے بائین بیٹھے تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور اُسکی صفت کی جسکے وہ لائق ہو پھر فرمایا آپ نے بعد حمد اور صلوٰۃ کے یہ بات ہے اے عائشہ اگر تو بُرائی کے قریب کو پہونچی ہو یا تو نے ظلم کیا ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کر کیونکہ اللہ تعالےٰ توبہ اپنے بندون سے قبول کرتا ہے۔ کہا حضرت عائشہ نے اور ایک عورت انصار سے آئی اور وہ دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی سو مین نے کہا کیا آپ اس عورت سے حیا نہین کرتے کہ اس چیز کا ذکر کرتے ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ کیا پھر مین نے اپنے والد کی طرف توجہ کی اور کہا کہ آنحضرت کو جواب دیجئے کہا اُسنے مین کیا کہون۔ پھر مین نے اپنی والدہ کی طرف توجہ کی اور کہا کہ آنحضرت کو جواب دے کہا اُس نے مین کیا کہون کہا حضرت عائشہ نے پس جب ان دونون نے کوئی جواب نہ دیا تو مین نے تشہد پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور اُسکی صفت کی جسکے وہ لائق ہو پھر مین نے کہا خبردار قسم ہے اللہ کی اگر مین تم سے یہ کہون کہ مین نے یہ گناہ نہین کیا (اور اللہ گواہ ہے کہ مین سچی ہون) تو یہ بات تمھارے پاس میرے لئے نفع دینے والی نہین ہو کیونکہ تم یہ کلام سُن چکے ہو اور تمھارے دلون مین جم گئی ہو اور اگر مین یہ کہون کہ مین نے یہ گناہ کیا ہے اور اللہ جانتا ہو کہ مین نے نہین کیا تو تم یہ ضرور کہوگے کہ اُس نے خود اپنے نفس پر اسکا اقرار کر لیا ہو قسم ہے اللہ کی مین کوئی مثال اپنے لئے اور تمھارے لیئے نہین پاتی (کہا حضرت عائشہ نے مین نے حضرت یعقوب کا نام تلاش کیا سو مین اسپر قادر نہ ہو سکی) مگر حضرت یوسف کے باپ کی جب کہ کہا اُنھون نے فصبر جمیل الخ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمھاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے۔ کہا حضرت عائشہ نے اور اسی ساعت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی سو ہم خاموش ہوئے پھر آپ سے اُٹھائی گئی اور مین آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کو معلوم کرتی تھی اس حالت مین کہ آپ پیشانی مبارک پونچھ رہے تھے اور فرماتے آپ بشارت ہو تجھے اے عائشہ اللہ تعالےٰ نے تیری برأت نازل فرمائی ہے کہا حضرت عائشہ نے

فحمد

بنافع

به

فقلت اشد ما كنت غضبا فقال لي ابواي قومي اليه فقلت لا والله لا اقوم اليه ولا احمده ولا احمدكما ولكن احمد الله الذي انزل براءتي لقد سمعتموه فما انكرتموه ولا غيرتموه وكانت عائشة تقول اما زينب ابنة جحش فعصمها الله بدينها فلم تقل الا خيرا واما اختها حمنة فهلكت فيمن هلك وكان الذي يتكلم فيه مسطح وحسان بن ثابت والمنافق عبد الله بن ابي وكان يستوشيه ويجمعه وهو الذي تولى كبره منهم هو وحمنة قالت فحلف ابوبكر ان لا ينفع مسطحا بنافعة ابدا فانزل الله تعالى هذه الاية ولا ياتل اولوا الفضل منكم والسعة يعني ابابكر ان يوتوا اولي القربى والمساكين والمهاجرين في سبيل الله يعني مسطحا الى قوله الا تحبون ان يغفر الله لكم والله غفور رحيم قال ابوبكر بلى والله يا ربنا انا لنحب ان تغفر لنا وعاد له بما كان يصنع هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث هشام بن عروة وقد روى يونس بن يزيد ومعمر وغير واحد عن الزهري عن عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب وعلقمة بن وقاص الليثي وعبيد الله بن عبد الله عن عائشة هذا الحديث اطول من حديث هشام بن عروة واتم **حدثنا** بندار نا ابن ابي عدي عن محمد بن اسحاق عن عبد الله بن ابي بكر عن عمرة عن عائشة قالت لما نزل عذري قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فذكر ذلك وتلا القران فلما نزل امر برجلين وامرأة فضربوا حدهم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن اسحاق **ومن سورة** الفرقان بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن واصل عن ابي وائل عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله قال قلت يا رسول الله اي الذنب اعظم قال ان تجعل لله ندا وهو خلقك

پھر مجھے پہلی حالت سے زیادہ غصہ چڑھ گیا پس مجھے میرے ماں باپ نے کہا آنحضرت کی طرف کھڑی ہو پس کہا میں نے قسم ہے اللہ کی میں آپکی طرف کبھی کھڑی نہیں ہونگی اور نہ آپکی حمد کرونگی اور نہ تم دونوں کی حمد کرونگی لیکن اللہ تعالیٰ کی حمد کرونگی جس نے میری برات نازل کی ہے تم اس کو سُن چکے تھے اور انکار نہ کیا تھا اور نہ تم نے غیرت کی تھی اور حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ بہرحال زینب بنت جحش کو تو اللہ تعالےٰ نے ساتھ اسکے دین کے محفوظ رکھا سو نہ کہی اُس نے کوئی بات مگر بہتر اور بہن اُسکی حمنہ تو ہلاک ہوئی اُن لوگوں میں جو ہلاک ہوئے۔ اور وہ جو اس بارے میں کلام کرتے تھے مسطح اور حسان بن ثابت اور منافق عبد اللہ بن ابی تھے اور یہ اسکو اکٹھا کرتا اور جمع رکھتا تھا اور یہی ہے جو متولی ہوا تھا بڑی بات کا ان میں سے یہ اور حمنہ ہے کہا حضرت عائشہ نے سو حضرت ابوبکر نے قسم کھائی تھی کہ کبھی ادنیٰ چیز نافع مسطح کو نہ دونگا پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولا یاتل اولوا الفضل الخ یعنی اور نہ قسم کھاویں صاحب بزرگی کے تم میں سے اور کشائش کے یعنی ابوبکر یہ کہ دیویں صاحب قرابت کو اور فقیروں کو اور وطن چھوڑنے والوں کو بیچ راہ اللہ کے یعنے مسطح کو یہانتک کہ نازل ہوئی الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم۔ کہا حضرت ابوبکر نے کیوں نہیں قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے ہم دوست رکھتے ہیں کہ تو ہم پر بخشش کرے اور حضرت ابوبکر اسکے لئے رجوع کرنے لگے ساتھ اس چیز کے جو کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے طریق ہشام بن عروہ سے اور روایت کیا ہے یونس بن یزید اور معمر اور کئی ایک نے زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُنھوں نے حضرت عائشہ سے یہ حدیث بہت لمبی ہے حدیث ہشام بن عروہ سے اور بہت کامل **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُسنے عمرہ سے اُسنے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا اُنھوں نے جب میری برات نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور اسکا ذکر کیا اور قرآن پڑھا پس جب منبر سے اُترے تو دو مردوں اور ایک عورت کے بارے میں حکم دیا تو اُنکو حد ماری گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن اسحاق سے۔ **اور بعض تفسیر** سورۂ فرقان سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے واصل سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عمرو بن شرحبیل سے اُسنے عبد اللہ سے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا آپنے یہ کہ تو اللہ کے ساتھ شریک بنائے حالانکہ اُسنے تجھے پیدا کیا ہے

سنہ ۱۵ ایک مرد مسطح اور دوسرا حسان بن ثابت اور تیسری عورت وہ حمنہ حضرت کی سالی تھی یہ لوگ تینوں مسلمان تھے اصل قصہ میں شریک نہ تھے مگر ہاں جی ہاں جی کہنے والے تھے یعنی جسطرح کسی نے کہا مان لیا اور اسکا کچھ جواب نہ دیا چونکہ یہ تینوں اپنے دین محمدی پر مستقل تھے اور اُنھوں نے یہ گناہ کیا تھا اسلئے اُنکو حد ماری گئی اور باقی تمام منافق جو کہ اس قصہ کے بانی تھے اُنکو بالکل نہ حد ماری گئی ۱۲

قال قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدك خشية ان يطعم معك قال قلت ثم ماذا قال ان تزني بحليلة جارك هذا حديث حسن **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن نا سفيان عن منصور والاعمش عن ابي وائل عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا سعيد بن الربيع ابو زيد نا شعبة عن واصل الاحدب عن ابي وائل عن عبد الله قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الذنب اعظم قال ان تجعل لله ندا وهو خلقك وان تقتل ولدك من اجل ان يأكل معك او من طعامك وان تزني بحليلة جارك قال وتلا هذه الاية والذين لا يدعون مع الله الها اخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق اثاما يضاعف له العذاب يوم القيمة ويخلد فيه مهانا حديث سفيان عن منصور والاعمش اصح من حديث شعبة عن واصل لانه زاد في اسناده رجلا **حدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر عن شعبة عن واصل عن ابي وائل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهكذا روى شعبة عن واصل عن ابي وائل عن عبد الله ولم يذكر فيه عن عمرو بن شرحبيل **سورة الشعراء** بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** ابو الاشعث احمد ابن المقدام العجلي نا محمد بن عبد الرحمن الطفاوي نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت لما نزلت هذه الاية وانذر عشيرتك الاقربين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا صفية بنت عبد المطلب يا فاطمة بنت محمد يا بني عبد المطلب اني لا املك لكم من الله شيئا سلوني من مالي ما شئتم هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى وكيع وغير واحد هذا الحديث عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة نحو حديث محمد بن عبد الرحمن الطفاوي وروى بعضهم عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة وفي الباب عن علي وابن عباس

کہا اُسنے مین نے کہا پھر کونسا فرمایا آپ نے یہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ تیرے ساتھ کھائینگے کہا اُسنے مین نے کہا پھر کونسا فرمایا آپ نے یہ کہ تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے زنا کرے ۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور اور اعمش سے اُنھون نے ابی وائل سے اُسنے عمرو بن شرحبیل سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ربیع یعنے ابو زید نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے واصل احدب سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا آپنے یہ کہ تو اللہ تعالی کے لئے شریک بنائے حالانکہ اُسنے پیدا کیا ہے تجھے اور اپنی اولاد کو اس سبب سے قتل کرے کہ تیرا کھانا کھائے گی یا تو اپنے ہمسایہ کی عورت کے ساتھ زنا کرے کہا راوی نے اور آپنے یہ آیت پڑھی والذین لایدعون الخ یعنی اور جو لوگ کہ نہین پکارتے ساتھ اللہ کے معبود اور کو اور نہین مار ڈالتے کسی جان کو کہ حرام کیا ہے خدا نے مگر ساتھ حق کے اور نہین زنا کرتے اور جو کوئی کرے یہ کام ملیگا بڑے وبال سے دوگنا کیا جاویگا واسطے اُسکے عذاب دن قیامت کے اور پڑا رہیگا بیچ اسکے رسوا ۔ حدیث سفیان کی جو منصور اور اعمش سے ہے زیادہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے جو واصل سے ہے اسلئے کہ اُسنے اپنی اسناد مین ایک مرد زیادہ کیا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُسنے واصل سے اُسنے ابی وائل سے اُس نے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ایسا ہی روایت کی ہے شعبہ نے واصل سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ سے اور اُسنے اسمین عمرو بن شرحبیل کا ذکر نہین کیا **تفسیر سورۃ الشعراء** بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے ابو الاشعث یعنے احمد بن مقدام عجلی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عبد الرحمن طفاوی نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنھون نے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اور ڈرا قبیلہ اپنے نزدیک والونکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ بنت عبد المطلب اے فاطمہ بنت محمد اے بنی عبد المطلب مین تمھارے لئے اللہ تعالی سے کسی چیز کا مالک نہین ہون[ع] میرے مال سے جو تم چاہتے ہو مانگ لو ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے وکیع اور کئی ایک نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مثل حدیث محمد بن عبد الرحمن طفاوی کے اور روایت کی ہے بعض نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل اور اُسنے اسمین حضرت عائشہ کا ذکر نہین کیا اور اس باب مین روایت ہے علی رض اور ابن عباس رض سے

[ع] یعنی بغیر اذن الٰہی کے مین تمھارے لئے کسی چیز کا مالک نہین ہون حضور صلعم نے یہ ڈرانے کیواسطے فرمایا ورنہ اقربائے آنحضرت صلعم کا جنت مین داخل ہونا اور آپ کی اُنکے لئے شفاعت کرنا احادیث سے ثابت ہے اور ممکن ہے کہ اس قضیہ کے بعد ان احادیث کا ورود ہوا ہو ۔ واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضی عفا اللہ عنہ

حدثنا عبد بن حمید قال اخبرنی زکریا بن عدی نا عبید اللہ بن عمرو الرقی عن عبد الملک بن عمیر عن موسیٰ بن طلحۃ عن ابی ھریرۃ قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریشا فخص وعم فقال یا معشر قریش انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم من اللہ ضرا ولا نفعا یا معشر بنی عبد مناف انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم من اللہ ضرا ولا نفعا یا معشر بنی قصی انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم ضرا ولا نفعا یا معشر بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم ضرا ولا نفعا یا فاطمۃ بنت محمد انقذی نفسک من النار فانی لا املک لک ضرا ولا نفعا ان لک رحما وسابلھا ببلالھا ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ حدثنا علی بن حجر نا شعیب بن صفوان عن عبد الملک بن عمیر عن موسیٰ بن طلحۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ حدثنا عبد اللہ بن ابی زیاد نا ابو زید عن عوف عن قسامۃ بن زھیر قال ثنی الاشعری قال لما نزل وانذر عشیرتک الاقربین وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبعیہ فی اذنیہ فرفع صوتہ فقال یا بنی عبد مناف یا صباحاہ ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وقد رواہ بعضھم عن عوف عن قسامۃ بن زھیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وھو اصح ولم یذکر فیہ عن ابی موسیٰ **سورۃ النمل** حدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ عن حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن اوس بن خالد عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تخرج الدابۃ معھا خاتم سلیمان وعصا موسیٰ فتجلو وجہ المؤمن وتختم انف الکافر بالخاتم حتی ان اھل الخوان لیجتمعون فیقول ھٰذا یا مؤمن ویقول ھٰذا یا کافر ھذا حدیث حسن وقد روی ھٰذا الحدیث عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ن-١-٢ هاها

حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی مجھے زکریا بن عدی نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو رقی نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے موسیٰ بن طلحہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی وَ انذر عشیرتک الاقربین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو جمع کیا سو اُنکو خاص کیا اور عام کیا اور فرمایا اے گروہ قریش کے اپنی جانون کو آگ سے نکالو کیونکہ مین تمھارے واسطے اللہ سے نقصان اور نفع کا مالک نہین ہون اے گروہ بنی عبد مناف کے اپنی جانون کو آگ سے نکالو کیونکہ مین تمھارے لئے اللہ سے نقصان اور نفع کا مالک نہین ہون۔ اے گروہ بنی قصی کے اپنی جانون کو آگ سے نکالو کیونکہ مین تمھارے نقصان اور نفع کا مالک نہین ہون اے گروہ بنی عبد المطلب کے اپنی جانون کو آگ سے نکالو کیونکہ مین تمھارے لئے نقصان اور نفع کا مالک نہین ہون اے فاطمہ بنت محمد اپنی جان کو آگ سے نکال کیونکہ مین تیرے لئے نقصان اور نفع کا مالک نہین ہون بیشک تیری قرابت ہے اور مین اسکو ساتھ اُسکی تری کے تر رکھونگا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شعیب بن صفوان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے موسیٰ بن طلحہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمعنی **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو زید نے عوف سے اُسنے قسامہ بن زہیر سے کہا حدیث کی مجھے اشعری نے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونون اُنگلیون کو دونون کانون مین رکھا اور اپنی آواز کو بلند کیا اور کہا اے بنی عبد مناف لوٹے گئے۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اور روایت کیا اسکو بعض نے عوف سے اُسنے قسامہ بن زہیر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور یہ صحیح ہے اور اسمین اُسنے ابی موسیٰ کا ذکر نہین کیا **تفسیر سورۂ نمل** **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے علی بن زید سے اُسنے اوس بن خالد سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جانور نکلے گا پاس اُسکے انگوٹھی حضرت سلیمان کی ہوگی اور عصا حضرت موسیٰ کا سو مومن کے مُنھ کو روشن کریگا اور کافر کی ناک پر انگوٹھی کے ساتھ مہر کریگا تاکہ اہل ایک گھر کے جمع ہونگے اور کہیگا یہ اے مومن اور کہیگا یہ اے کافر یعنی کافر اور مومن علیحدہ ہو جاوینگے۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطۂ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف۱ یعنی ڈرا اپنے قبیلے نزدیک والو نکو یہ خطاب ہے آنحضرت کو اور سُنانا ہے اور ونکو پس ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنے قبیلے کے لوگو نکو عذاب الٰہی سے ڈراوے جیسا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے یا ایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا یعنی اے ایمان والو بچاؤ اپنی جانون کو اور اپنی عیال کو آگ سے قولہ خاص کیا اور عام کیا یعنی اولاً تو ہر ایک کا خاص خاص نام لیکر بلایا پھر تمام قبیلہ کو اکٹھا بلایا جیسا کہ کہا اے گروہ قریش یہ خطاب ہے تمام قریش کو اسمین قریشی وغیرہ تمام داخل ہین جب یہ آیت اُتری کہ اے پیغمبر اپنے برادری والو نکو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادی کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی تاکہ یہ جو عادت جاری ہے کہ لوگ اپنے بڑون پر بھروسا رکھکر خود نیک اعمال سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہین اس سے رک جائین بلکہ حال کے لوگ تو یہ خیال کئے بیٹھے ہین کہ ہم کو نیک عمل کرنے ہی منع ہین ہمارے لئے تو وہی لوگ جو ہمارے پیشوا گذرے ہین کمائی کر گئے ہین جیسے کہ عیسائیون کا خیال خام ہے کہ عیسیٰ مسیح ہمارے تمام گناہون کے کفارہ ہو گئے ہین ف

من غیر هٰذا الوجه فی دابة الارض وفی الباب عن ابی امامة **سورة القصص حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید عن یزید بن کیسان قال ثنی ابوحازم الاشجعی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمه قل لا اله الا الله اشهد لك بها یوم القیٰمة قال لولا ان تعایرنی قریش انما یحمله علیه الجزع لاقررت بها عینك فانزل الله انك لا تهدی من احببت ولکن الله یهدی من یشاء هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث یزید بن کیسان **سورة العنکبوت حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت مصعب بن سعد یحدث عن ابیه سعد قال انزلت فی اربع اٰیات فذکر قصة وقالت ام سعد الیس قد امر الله بالبر والله لا اطعم طعاما ولا اشرب شرابا حتی اموت او تکفر قال فکانوا اذا ارادوا ان یطعموها شجروا فاها فنزلت هٰذه الاٰیة ووصینا الانسان بوالدیه حسنا وان جاهداك لتشرك بی الاٰیة هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو اسامة وعبدالله بن بکر السهمی عن حاتم بن ابی صغیرة عن سماك عن ابی صالح عن ام هانی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله وتاتون فی نادیکم المنکر قال کانوا یخذفون اهل الارض ویسخرون منهم هٰذا حدیث حسن انما نعرفه من حدیث حاتم بن ابی صغیرة عن سماك **سورة الروم حدثنا** نصر بن علی الجهضمی نا المعتمر بن سلیمان عن ابیه عن سلیمان الاعمش عن عطیة عن ابی سعید قال لما کان یوم بدر ظهرت الروم علی فارس فاعجب ذلك المؤمنین فنزلت الٓمٓ غلبت الروم الی قوله یفرح المؤمنون بنصر الله ففرح المؤمنون بظهور الروم علی فارس هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه هکذا اقرأ

ابی امامۃ وحذیفۃ بن اسید

تعایرنی بہا ۱

قال ففرح ۱

غیر اس طریق سے بھی دابۃ الارض کے حق میں اور اس باب میں روایت ہے ابی امامہ سے **تفسیر سورۂ قصص حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے یزید بن کیسان سے کہا حدیث کی مجھے ابو حازم اشجعی نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے کہ لا الٰہ الا اللہ کہو میں قیامت کے دن تیرے لیئے یہ گواہی دونگا کہا اُسنے اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہو کہ قریش مجھے عیب لگائیں گے کہ اس کو اس بات پر بیقراری نے برانگیختہ کیا ہے تو ضرور تیرے سامنے اسکا اقرار کر لیتا پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی انک لا تہدی من احببت الخ تو نہیں ہدایت کر سکتا جسکو تو دوست رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یزید بن کیسان سے **تفسیر سورۂ عنکبوت حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے کہا اُسنے سنا میں نے مصعب بن سعد سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سعد سے کہا اُسنے میرے حق میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں سو اُسنے قصہ بیان کیا اور کہا ام سعدؓ نے کیا اللہ تعالیٰ نے نیکی کا حکم نہیں دیا قسم ہے اللہ کی نہ میں کچھ کھاؤنگی اور نہ پیونگی یہانتک کہ میں مروں یا تو کفر کرے کہا اُسنے سو جب وہ اسکے کھلانے کا ارادہ کرتے تھے تو اُسکے مُنھ کو کھول دیتے تھے پس یہ آیت نازل ہوئی ووصینا الانسان الخ اور حکم کیا ہم نے انسان کو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرنا اور اگر جھگڑا کریں تجھ سے دونوں یہ کہ شریک لاوے تو ساتھ میرے الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اُسامہ اور عبد اللہ بن بکر سہمی نے حاتم بن ابی صغیرہ سے اُسنے سماک سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے اُم ہانی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں وتاتون فی نادیکم المنکر یعنی اور کرتے ہو بیچ مجلس اپنی کے بیحیائی فرمایا آپ نے وہ زمین والوں کی طرف کنکر پھینکتے تھے اور اُن سے تمسخر کرتے تھے یہ حدیث حسن ہے ہم تو اسکو فقط طریق حاتم بن ابی صغیرہ سے ہی پہچانتے ہیں جو راوی ہے سماک سے **تفسیر سورۂ روم حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُسنے سلیمان اعمش سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے جب جنگ بدر کا دن ہوا تو روم فارس پر غالب ہو گیا سو مسلمانوں کو یہ بات بہت پسند ہوئی پس یہ آیت نازل ہوئی الم غلبت الروم یہانتک یفرح المؤمنون بنصر اللہ کہا راوی نے سو تمام مؤمن بباعث غالب ہونے روم کے فارس پر خوش ہوئے یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اسطرح پڑھا ہے

۱؎ سعد نے جو کہا ہے کہ میرے حق میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں مؤلف نے یا کسی اور راوی نے اس حدیث کو مختصر کر کے ایک آیت کا ذکر ہی بیان کیا ہے وہ یہ کہ ہم نے انسان کو وصیت کی ہے کہ والدین سے بھلائی کرے مگر جب وہ میرے ساتھ شریک لانے کی بابت جھگڑا کریں تو یہ کہا اُن کا نہ مانے دنیا میں ماں باپ سے حق کسی کا زیادہ نہیں پر اللہ کا حق اُن سے زیادہ ہے اُنکے خاطر دین نہ چھوڑے ۱۲ ع ۵؎ دابۃ الارض کا طول ساٹھ گز کا ہوگا اور وہ صفا پہاڑ سے پھاڑ کر نکلے گا ۱۲ مصحح

نصر بن علی غلبت الروم حدثنا الحسین بن حریث نا معٰویة بن عمرو عن ابی اسحاق الفزاری عن سفیان عن حبیب بن ابی عمرة عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ الٓمّٓ غلبت الروم فی ادنی الارض قال غلبت وغلبت قال کان المشرکون یحبون ان یظهر اهل فارس علی الروم لانهم وایاهم اهل الاوثان وکان المسلمون یحبون ان یظهر الروم علی فارس لانهم اهل کتاب فذکروه لابی بکر فذکره ابو بکر لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اما انهم سیغلبون فذکره ابو بکر لهم فقالوا اجعل بیننا وبینك اجلا فان ظهرنا کان لنا کذا وکذا وان ظهرتم کان لکم کذا وکذا فجعل اجل خمس سنین فلم یظهروا فذکروا ذلك للنبی صلی الله علیه وسلم فقال الا جعلته الی دون قال اراه العشر قال قال سعید والبضع ما دون العشر قال ثم ظهرت الروم بعد قال فذلك قوله تعالیٰ الٓمّٓ غلبت الروم الی قوله ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر الله قال سفیان سمعت انهم ظهروا علیهم یوم بدر هٰذا حدیث حسن صحیح غریب انما نعرفه من حدیث سفیان الثوری عن حبیب بن ابی عمرة اخبرنا ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا محمد بن خالد بن عثمة ثنی عبد الله بن عبد الرحمٰن الجمحی ثنی ابن شهاب الزهری عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لابی بکر فی مناحبة الٓمّٓ غلبت الروم الا احتطت یا ابا بکر فان البضع ما بین ثلث الی تسع هٰذا حدیث غریب حسن من هٰذا الوجه من حدیث الزهری عن عبید الله عن ابن عباس حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا اسمٰعیل بن ابی اویس ثنا ابن ابی الزناد عن ابی الزناد عن عروة بن الزبیر عن نیار بن مکرم الاسلمی قال لما نزلت الٓمّٓ غلبت الروم فی ادنی الارض وهم من بعد غلبهم سیغلبون فی بضع سنین فکانت فارس یوم نزلت هٰذه الاٰیة قاهرین للروم وکان المسلمون یحبون ظهور الروم علیهم لانهم وایاهم اهل کتاب وفی ذٰلك

نصر بن علی نے غلبت الروم بصیغۂ معلوم حدیث کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن عمرو نے ابی اسحاق فزاری سے اُسنے سفیان سے اُسنے حبیب بن ابی عمرہ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر میں الم غلبت الروم فی ادنی الارض کہا اُسنے غلبت بصیغۂ مجہول و معلوم دونوں ہیں کہا اُسنے مشرک دوست رکھتے تھے کہ اہل فارس روم پر غالب ہوں اسلیئے کہ دونوں بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ روم فارس پر غالب ہو کیونکہ وہ اہل کتاب تھے سو اُنھوں نے یہ حضرت ابوبکر سے ذکر کیا حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا پس فرمایا آپنے وہ ضرور غالب ہونگے سو حضرت ابوبکر نے یہ بات مشرکین سے ذکر کی پس اُنھوں نے کہا درمیان اپنے اور ہمارے ایک مدت مقرر کر سو اگر ہم غالب آویں تو ہمارے لیئے یہ مال ہو اور اگر تم غالب ہو تو تمھارے لئے یہ مال ہو سو حضرت ابوبکر نے پانچ سال کی مدت مقرر کی اور وہ اُنپر غالب نہ آئے پس یہ بات صحابہ نے آنحضرت سے بیان کی پس فرمایا آپنے کیوں نہ تو نے یہ مدت دس برس سے کم کی کہا راوی نے کہا سعید نے اور لفظ بضع کا دس سے کم پر بولتے ہیں کہا اُسنے پھر روم بعد اُسکے غالب ہوئے کہا اُسنے پس یہی تفسیر اس آیت کی ہے الم غلبت الروم الی قولہ ویومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ کہا سفیان نے سنا میں نے کہ روم ان پر جنگ بدر کے دن غالب ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم تو اسکو فقط طریق سفیان ثوری سے پہچانتے ہیں جو راوی ہیں حبیب بن ابی عمرہ سے خبر دی ہمکو ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن جمحی نے کہا حدیث کی مجھے ابن شہاب زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے الم غلبت الروم کے رہن کے بارے میں کہا اے ابابکر کیوں نہ تو نے احتیاط کی کیونکہ بضع درمیان تین کے نو تک ہے یہ حدیث غریب حسن ہے اس طریق سے طریق زہری سے جو راوی ہیں عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابی اویس نے کہا حدیث کی مجھے ابن ابی الزناد نے ابی زناد سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے نیار بن مکرم اسلمی سے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی الم غلبت الروم[1] یعنی مغلوب ہوگئے رومی بیچ نزدیک زمین کے یعنی عراق کے اور وہ پیچھے مغلوب ہونے اپنے کے شتاب غالب ہونگے بیچ کئی ایک برس کے سو فارس جسدن کہ یہ آیت نازل ہوئی تھی روم پر غالب تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ رومی اُن پر غالب ہوں کیونکہ یہ اور وہ اہل کتاب تھے اور اسی میں ہے

[1] روم اور فارس کے بادشاہ ملک کی سرحد پر لڑتے تھے عرب سے لگتی زمین پر یعنی عراق پر کافر مکے کے چاہتے کہ فارس جیتیں مسلمان چاہتے کہ روم واسطے اہل کتاب کے خبریں جھوٹ اڑاتے تھے حق تعالےٰ نے نازل فرمایا اپنا تو روم دب گئے پر کئی برس میں وہ غالب ہونگے دس برس سے کم میں اسی طرح سے واقع ہوا ۱۲

قول اللہ تعالیٰ ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ینصر من یشاء وھو العزیز الرحیم وکانت قریش تحب ظھور فارس لانھم وایاھم لیسوا باھل کتاب ولا ایمان ببعث فلما انزل اللہ ھٰذہ الآیۃ خرج ابوبکر الصدیق یصیح فی نواحی مکۃ الٓمّٓ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین قال ناس من قریش لابی بکر فذالک بیننا وبینکم زعم صاحبک ان الروم ستغلب فارسا فی بضع سنین افلا نراھنک علیٰ ذٰلک قال بلی وذلک کان قبل تحریم الرھان فارتھن ابوبکر والمشرکون وتواضعوا الرھان وقالوا لابی بکر کم تجعل البضع ثلاث سنین الیٰ تسع سنین قسم بیننا وبینک وسطا تنتھی الیہ قال فسموا بینھم ست سنین قال فمضت الست سنین قبل ان یظھروا فاخذ المشرکون رھن ابی بکر فلما دخلت السنۃ السابعۃ ظھرت الروم علیٰ فارس فعاب المسلمون علیٰ ابی بکر تسمیۃ ست سنین قال لان اللہ تعالیٰ قال فی بضع سنین قال واسلم عند ذلک ناس کثیر ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب لانعرفہ الا من حدیث عبد الرحمٰن بن ابی الزناد **سورۃ لقمان**

حدثنا قتیبۃ نا بکر بن مضر عن عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم ابی عبد الرحمٰن عن ابی امامۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا القینات ولا تشتروھن ولا تعلموھن ولا خیر فی تجارۃ فیھن وثمنھن حرام وفی مثل ھٰذا انزلت ھٰذہ الآیۃ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ الی اٰخر الآیۃ ھٰذا حدیث غریب انما یروی من حدیث القاسم عن ابی امامۃ والقاسم ثقۃ وعلی بن یزید یضعف فی الحدیث قالہ محمد بن اسمٰعیل **سورۃ السجدۃ**

حدثنا عبد اللہ بن ابی زیاد نا عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی عن سلیمان بن بلال عن یحییٰ بن سعید عن انس بن مالک ان ھٰذہ الآیۃ تتجافی جنوبھم عن المضاجع نزلت فی انتظار الصلوٰۃ التی تدعی العتمۃ

یہ قول اللہ تعالیٰ کا ویومئذ یفرح المومنون یعنی اور اُسدن خوش ہون گے مسلمان ساتھ مدد خدا کے مدد کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور وہی ہی غالب مہربان اور قریش غلبہ فارس کا دوست رکھتے تھے کیونکہ یہ اور وہ اہل کتاب نہ تھے اور نہ ایمان رکھتے تھے ساتھ حشر کے پس جب اللہ نے یہ آیت نازل کی تو حضرت ابوبکر صدیق مکہ کی نواحی مین یہ پکارتے ہوے نکلے الم غلبت الروم فی ادنی الارض وہم بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین۔ قریش کے چند لوگون نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ یہی شرط ہی درمیان ہمارے اور تمھارے تمھارا صاحب کہتا ہی کہ رومی فارس پر چند برسون مین غالب ہونگے کیا پس ہم اس شرط پر تیرے ساتھ رہن نہ رکھین کہا حضرت ابوبکر نے کیون نہ اور یہ شرط رہن[1] کے حرام ہونے سے پہلے کی ہے پس حضرت ابوبکر اور مشرکین نے رہن کا ارادہ کیا اور رہن رکھا۔ اور کہا مشرکین نے حضرت ابوبکر سے بضع کا اطلاق تین سے نو تک ہوتا ہی سو آپ اپنے لئے اور ہمارے لیئے وسط حد مقرر کریے جسپر وہ حد پہونچے کہا راوی نے سو اُنھون نے چھ سال مقرر کیے کہا راوی نے پس چھ سال تو رومیون کے غالب ہونے سے پہلے ہی گذر گئے سو مشرکین نے حضرت ابوبکر کا رہن لے لیا اور جب ساتوان برس داخل ہوا تو رومی فارس پر غالب ہوئے پھر مسلمانون نے حضرت ابوبکر کو چھ سال کے مقرر کرنے پر عیب لگایا کہا راوی نے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی فی بضع سنین (اور بضع کا اطلاق تین سے نو تک ہوتا ہی) کہا راوی نے اور بہت لوگ اُسوقت مسلمان ہوے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرحمٰن بن ابی الزناد سے **تفسیر سورۂ لقمان**

حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے بکر بن مضر نے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُسنے قاسم ابی عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ گانے والیونکو بیچو اور نہ اُن کو خریدو اور نہ اُنکو یہ کام سکھلاؤ اور اُنکی تجارت مین فائدہ نہین اور قیمت اُنکی حرام ہی اور ایسے احکام مین یہ آیت نازل ہوئی ہی ومن الناس من یشتری الخ اور بعضے لوگون مین سے وہ شخص ہی کہ مول لیتا ہی غافل کرنیوالی بات کو[2] تو کہ گمراہ کرے راہ خدا کی سے الخ یہ حدیث غریب ہی یہ تو فقط بواسطہ قاسم کے ابی امامہ سے مروی ہی اور علی بن یزید حدیث مین ضعیف کیا گیا ہی کہا یہ محمد بن اسمعیل نے **تفسیر سورۂ سجدہ حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے سلیمان بن بلال سے اُسنے یحییٰ بن سعید سے اُسنے انس بن مالک سے یہ آیت تتجافی جنوبہم عن المضاجع (یعنی دور ہوتی ہین کروٹین اُن کی بچھونون سے) عشا کی نماز کی انتظاری کے حق مین نازل ہوئی ہے

---

[1] رہن حرام یہ ہی کہ دونون طرف سے شرط مقرر کی جاوے کہ دونون مین جونسا جیت جائے وہ اس چیز مرہونہ کو لے لے ۱۲ ع [2] لہو الحدیث سے مراد بُری بات ہی اور یہ شامل ہے ان باتون کو جنکی کچھ اصل نہین ہی اور نیز خرافات مضحکہ آمیز اور غنا و علم موسیقی کو شامل ہی ۱۲ مصحح عفا اللہ عنہ

هٰذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة يبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم قال قال الله تعالىٰ اعددت لعبادى الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر و تصديق ذلك فى كتاب الله فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن مطرف بن طريف وعبد الملك هو ابن ابجر سمعا الشعبى يقول سمعت المغيرة بن شعبة على المنبر يرفعه الى النبى صلى الله عليه وسلم يقول ان موسىٰ سأل ربه فقال اى رب اى اهل الجنة ادنى منزلة قال رجل يأتى بعد ما يدخل اهل الجنة الجنة فيقال له ادخل فيقول كيف ادخل الجنة وقد نزلوا منازلهم واخذوا اخذاتهم قال فيقال له اترضى ان يكون لك ما كان لملك من ملوك الدنيا فيقول نعم اى رب قد رضيت فيقال له فان لك هٰذا ومثله ومثله ومثله فيقول قد رضيت اى رب فيقال له فان لك هٰذا وعشرة امثاله فيقول رضيت اى رب فيقال له فان لك مع هٰذا ما اشتهت نفسك ولذت عينك هٰذا حديث حسن صحيح وروى بعضهم هٰذا الحديث عن الشعبى عن المغيرة ولم يرفعه والمرفوع اصح **سورة الاحزاب** حدثنا عبد الله بن عبد الرحمٰن نا صاعد الحرانى نا زهير نا قابوس بن ابى ظبيان ان اباه حدثه قال قلنا لابن عباس ارأيت قول الله عز وجل ما جعل الله لرجل من قلبين فى جوفه ما عنى بذلك قال قام نبى الله صلى الله عليه وسلم يوما يصلى فخطر خطرة فقال المنافقون الذين يصلون معه الا ترى ان له قلبين قلبا معكم وقلبا معهم فانزل الله ما جعل الله لرجل من قلبين فى جوفه

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے وہ اسکو آنحضرتؐ تک پہونچاتا ہے کہا اُسنے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے تیار کیا مین نے واسطے بندون اپنے صالحین کے ایسی چیز کو کہ نہ آنکھون نے دیکھی ہے اور نہ کانون نے سنی ہے اور نہ کسی آدمی کے دل پر گذری ہے اور تصدیق اسکی کتاب اللہ مین ہے فلا تعلم نفس الخ یعنی نہین جانتا کوئی جی کیا چھپایا گیا ہے واسطے اُنکے ٹھنڈک آنکھون سے بدلہ اُس چیز کا کہ تھے کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مطرف بن طریف اور عبد الملک سے جو بیٹا ابجر کا ہے سنا دونون نے شعبی سے کہ کہتا سنا مین نے مغیرہ بن شعبہؓ سے منبر پر کہ وہ اُسکو آنحضرتؐ تک پہونچاتا تھا کہ فرمایا آپ نے حضرت موسیٰ نے اپنے رب سے سوال کیا اے میرے رب کونسا شخص اہل جنت سے ادنیٰ مرتبہ کا ہے فرمایا اللہ نے ایک مرد لایا جاویگا بعد اسکے کہ جنتی جنت مین داخل ہو چکین گے پس اُسے کہا جاویگا داخل ہو جیے سو وہ کہیگا مین کسطرح داخل ہو سکتا ہون حالانکہ سب لوگ اپنی اپنی جگہون پر اتر چکے ہین اور اپنے حصّونکو پکڑ چکے ہین فرمایا آپنے پس اُسکو کہا جائیگا کیا تو اسپر راضی ہوتا ہے کہ تیرے لئے اسقدر ملک ہو جسقدر دُنیا کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کے لیئے ہوتا ہے وہ کہے گا ہان اے رب مین راضی ہونگا پھر اُس سے کہا جائیگا سو تیرے لیئے اسقدر ملک ہو گیا اور مثل اسکے اور اور مثل اسکے اور اور مثل اسکے اور سو وہ کہیگا مین راضی ہوا ہون اے رب پھر اُس سے کہا جائیگا تیرے لیئے یہ ہے اور دس مثلین اسکی وہ کہیگا مین راضی ہوا اے رب پھر اُس سے کہا جائیگا یہ تیرے لیئے ہے مع اُسکے کہ دل تیرا چاہے اور آنکھین تیری لذت پکڑین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث شعبی سے اُسنے مغیرہ سے اور اُسنے اسکو مرفوع نہین کیا اور مرفوع صحیح ہے **تفسیر سورۂ احزاب** حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہم سے صاعد حرانی نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر نے کہا حدیث کی ہم سے قابوس بن ابی ظبیان نے کہ اُسکے باپ نے اسکو حدیث کی ہے کہا اُسنے ہم نے ابن عباسؓ سے کہا اس آیت کی خبر دیجئے (ما جعل اللہ لرجل من قلبین الخ یعنی نہین کیا اللہ نے واسطے کسی شخص کے دو دلعہ بیچ پیٹ اُسکے کے) کہ اس سے اللہ نے کیا مراد لی ہے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوے سو آپ کے دل مین وسواس گذرا پس کہا ان منافقون نے جو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کیا تم نہین دیکھتے کہ اسکے یعنی آنحضرتؐ کے دو دل ہین ایک دل تمھارے ساتھ اور ایک دل انکے ساتھ پس اللہ نے یہ آیت نازل کی ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ

سلہ آنحضرت کو منافقین کی طرف سے کوئی وسواس گذرا جب منافقین کو خبر پہونچی کہا پیغمبر کے دو دل ہین ایک تمھاری طرف رکھتا ہے اور ایک اُنکی طرف یعنی مسلمانون کی طرف اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے کسی آدمی کے دو دل اُسکے پیٹ مین نہین رکھے ۱۲ عہ شیخ محی السنہ بغوی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ یہ آیت ابو معمر جمیل بن معمر فہری کے بارہ مین نازل ہوئی ہے اور وہ نہایت ہی عقلمند تھا اور جو بات وہ سُنتا تھا اُسکو حفظ ہو جاتی تھی چنانچہ قریش کہتے تھے کہ ابو معمر کو ان چیزون کے حفظ ہو جانے کی وجہ یہ ہے کہ اسکے دو دل ہین اور وہ احمق بھی کہتا تھا کہ میرے دو دل ہین۔ اسی وجہ سے مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر سمجھتا ہون پس جب بدر کے دن مشرکو نکو شکست ہوئی تو ابو معمر بھاگا اور ابو سفیان کو ملا اور دیکھا کہ اسکی ایک جوتی پانو مین

حدثنا عبد بن حميد ثنی احمد بن يونس نا زهير نحوه هذا حديث حسن صحيح حدثنا احمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك انا سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس قال قال عمى انس بن النضر سميت به لم يشهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبر عليه فقال اول مشهد قد شهده رسول الله صلى الله عليه وسلم غبت عنه اما والله لئن ارانى الله مشهدا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليرين الله ما اصنع قال فهاب ان يقول غيرها فشهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد من العام القابل فاستقبله سعد بن معاذ فقال يا ابا عمرو اين قال واها لريح الجنة اجدها دون احد فقاتل حتى قتل فوجد فى جسده بضع وثمانون من بين ضربة وطعنة ورمية قالت عمتى الربيع بنت النضر فما عرفت اخى الا ببنانه ونزلت هذه الاية رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن هارون نا حميد الطويل عن انس بن مالك ان عمه غاب من قتال بدر فقال غبت عن اول قتال قاتله رسول الله صلى الله عليه وسلم المشركين لئن الله اشهدنى قتالا للمشركين ليرين الله كيف اصنع فلما كان يوم احد انكشف المسلمون فقال اللهم انى ابرأ اليك مما جاء به هؤلاء يعنى المشركين واعتذر اليك مما صنع هؤلاء يعنى اصحابه ثم تقدم فلقيه سعد فقال يا اخى ما فعلت انا معك فلم استطع ان اصنع ما صنع فوجد فيه بضعا وثمانين بين ضربة بسيف وطعنة برمح ورمية بسهم وكنا نقول فيه وفى اصحابه نزلت فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر قال يزيد يعنى الاية هذا حديث حسن صحيح واسم عمه انس بن النضر

حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے احمد بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر نے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے کہا میرے چچا انس بن نضر نے مجھے سُنایا جاتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ مین حاضر نہین ہوا سو یہ بات اس پر دشوار گذری پس کہا اُسنے پہلی ہی جنگ مین جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوئے ہین مین آپ سے غائب رہا ہون خبردار قسم ہے اللہ کی اگر مجھے اللہ تعالےٰ نے کوئی جنگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دکھلایا تو اللہ دیکھیگا جو مین کرونگا کہا راوی نے اور اُسکو خوف تھا کہ کوئی اور شخص بھی یہ بات کہدے پس دوسرے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کے دن حاضر ہوا پس اُسکو سعد بن معاذ ملا اور کہا اے ابا عمرو تو کہان جاتا ہے کہا اُسنے خوشخبری ہے واسطے بو جنت کے کہ اُسکو مین احد کے ورے پاتا ہون پس اُسنے جنگ کی یہانتک کہ شہید ہوا اور اُسکے جسم مین اسی پر چند زخم پائے گئے بعض تلوار کے بعض نیزے کے بعض تیر کے کہا میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے مین نے اپنے بھائی کو اُس کی پورون سے پہچانا تھا اور یہ آیت نازل ہوئی رجال صدقوا الخ یعنی بعضے مسلمانون سے وہ مرد ہین کہ سچ کیا ہے اُنھون نے اُس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوپر اُسکے پس بعض اُنمین سے وہ ہے کہ پورا کر چکا کام اپنا اور بعض اُنمین سے وہ شخص ہے کہ انتظار کرتا ہے اور نہین بدل ڈالا اُنھون نے کچھ بدل ڈالنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے حمید طویل نے انس بن مالک سے کہ چچا اُسکا بدر کی لڑائی سے غائب رہا پس کہا اُسنے مین پہلی ہی جنگ مین غائب رہا ہون جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کے ساتھ کیا ہے البتہ اگر مجھے اللہ تعالیٰ نے کسی جنگ مین مشرکون کے ساتھ حاضر کیا تو اللہ دیکھ لیگا کہ مین کسطرح کرونگا پس جب احد کا دن ہوا تو مسلمان بھاگ گئے پس فرمایا آنحضرت ؑ نے اے اللہ مین تیری طرف مشرکین کی لڑائی سے بیزار ہوتا ہون اور اپنے صحابہ کی طرف سے جو وہ بھاگ گئے ہین عذر کرتا ہون پھر وہ آگے ہوا اور اُسکو سعد ملا سو کہا اُسنے اے بھائی تو نے کیا کیا ہے مین بھی تیرے ساتھ ہون پس مین نہ کر سکا جو اُسنے کیا پس اسپر اسّی پر چند زخم پائے گئے اُنھین مین کچھ زخم تلوار کے تھے اور نیزے کے اور تیر کے اور ہم کہتے تھے کہ اس مین اور اُسکے اصحاب کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہے فمنہم من قضی الخ یعنی پس بعض ان مین سے وہ ہے جو پورا کر چکا کام اپنا اور بعض ان مین سے وہ شخص کہ انتظار کر رہا ہے کہا یزید نے یعنی یہ آیت یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اُس کے چچا کا نام انس بن نضر ہے

[1] انس بن نضر جنگ بدر مین حاضر نہین ہوا تھا اور آنحضرت صلعم کی یہ پہلی لڑائی تھی جب یہ بات لوگون مین مشہور ہوئی کہ انس بن نضر لڑائی مین حاضر نہین ہوا تو اُسنے کہا اگر خدا نے مجھے آنحضرت کے ساتھ جنگ مین حاضر کیا تو خدا دیکھ لیگا کہ کیا کرتا ہون اور یہ بھی اُسکے دل مین خطرہ تھا کہ شاید کوئی اور شخص بھی یہ عہد اللہ سے نکرلے جب دوسرے سال جنگ احد ہوئی اور اس مین لوگ جمع ہوئے تو نضر سے سعد بن معاذ نے کہا تو کہان جاتا ہے جبکہ اُسنے قدم آگے بڑھایا کہا اُسنے مجھے جنت کی خوشخبری مل رہی ہے کہ اُحد کے ورے سے جنت کی بو آتی ہے بعد کو وہ شہید ہوا اُسکو اسّی سے زیادہ زخم لگے تھے اور ایسے زخم لگے کہ کوئی جگہ بدن سے خالی نہ رہی جس سے وہ پہچانا جائے اور اُسکی ہمشیرہ نے اُسکو پورون سے پہچانا اور کوئی پہچان نہ سکا اسکے حق مین آیت نازل ہوئی

حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصری نا عمرو بن عاصم عن اسحاق بن یحییٰ بن طلحۃ عن موسیٰ بن طلحۃ قال دخلت علی معٰویۃ فقال الا ابشرک قلت بلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طلحۃ ممن قضی نحبہ ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث معاویۃ الا من ھذا الوجہ وانما روی ھٰذا عن موسیٰ بن طلحۃ عن ابیہ حدثنا ابو کریب نا یونس بن بکیر عن طلحۃ بن یحییٰ عن موسیٰ وعیسی ابنی طلحۃ عن ابیہما طلحۃ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا الاعرابی جاہل سلہ عن من قضی نحبہ من ہو وکانوا لا یجترؤن علی مسئلۃ یوقرونہ ویہابونہ فسألہ الاعرابی فاعرض عنہ ثم سألہ فاعرض عنہ ثم سألہ فاعرض عنہ ثم انی اطلعت من باب المسجد وعلی ثیاب خضر فلما رأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال این السائل عمن قضی نحبہ قال الاعرابی انا یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذا من قضی نحبہ ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث یونس بن بکیر حدثنا عبد بن حمید نا عثمان بن عمر عن یونس بن یزید عن الزہری عن ابی سلمۃ عن عائشۃ قالت لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتخییر ازواجہ بدأبی فقال یا عائشۃ انی ذاکر لک امرا فلا علیک ان لا تستعجلی حتی تستامری ابویک قالت وقد علم ان ابوای لم یکونا لیامرانی بفراقہ قالت ثم قال ان اللہ یقول یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیٰوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین حتی بلغ للمحسنات منکن اجرا عظیما قلت فی ای ھٰذا استامر ابوی فانی ارید اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ وفعل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ما فعلت ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی ھٰذا ایضا عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ حدثنا قتیبۃ نا محمد بن سلیمان بن الاصبہانی عن یحییٰ بن عبید

حدیث کی ہمسے عبد القدوس بن محمد عطار بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ سے اُسنے موسے بن طلحہ سے کہا اُسنے مین معاویہ پر داخل ہوا تو اُسنے کہا کیا مین تجھے بشارت نہ دون مین نے کہا کیون نہین کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے طلحہ ان لوگون سے ہے جو اپنا کام پورا کر چکے ہین یہ حدیث غریب ہے ہم نہین پہچانتے اسکو طریق معاویہ سے مگر اسی طریق سے یہ تو فقط مروی ہے موسی بن طلحہ سے جو راوی ہے اپنے باپ سے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے طلحہ بن یحیی سے اُسنے موسی اور عیسی طلحہ کے بیٹون سے اُنھون نے اپنے باپ طلحہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ایک اعرابی جاہل سے کہا آپ سے سوال کرکہ جو شخص اپنا کام پورا کر چکا ہے وہ کون ہے اور خود آنحضرت سے سوال کرنے پر دلیری نہ کر سکتے تھے آپ سے اُمید بھی رکھتے تھے اور خوف بھی کرتے تھے سو اس اعرابی نے آنحضرت سے پوچھا پس آپ نے اس سے منھ پھیر لیا پھر اُسنے سوال کیا پھر آپنے اس سے منھ پھیر لیا پھر اُسنے سوال کیا پھر آپ نے منھ پھیر لیا پھر مین نے مسجد کے دروازے سے جھانکا اور مجھپر سبز کپڑے تھے پس جب مجھے آپ نے دیکھا تو کہا کہان ہے سوالی اپنا کام پورا کرنیوالونکا حال پوچھنے والا کہا اعرابی نے مین حاضر ہون یا رسول اللہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شخص ہے ان لوگون سے جنھون نے اپنا کام پورا کر لیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یونس بن بکیر سے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے یونس بن یزید سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیبیون کو اختیار دینے کا حکم ہوا تو آپ نے ابتدا میرے سے کیا اور کہا اے عائشہ مین تیرے ساتھ ایک بات کرتا ہون سو اسکی جلدی نہ کرنے مین تجھ پر کچھ خوف نہین یہانتک کہ تو اپنے والدین سے مشورہ کرلے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت جانتے تھے کہ مان باپ میرے آپ کے چھوڑ دینے کا کبھی حکم نہین کرینگے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے پھر فرمایا آپ نے اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایہا النبی قل لازواجک الخ یعنے اے نبی کہہ واسطے بیبیون اپنی کے اگر تم ہو ارادہ کرتین زندگانی دنیا کا اور بناؤ اسکا پس آؤ کچھ فائدہ دون مین تم کو یہانتک کہ آپ نے پڑھی للمحسنات منکن اجرا عظیما مین نے کہا مین کس بات مین اپنے والدین سے مشورہ کرون مین تو ارادہ کرتی ہون اللہ اور اسکے رسول کا اور گھر آخرت کا اور اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نے بھی اسی طرح کیا جس طرح کہ مین نے کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نیز مروی ہے یہ زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سلیمان بن اصبہانی نے یحیی بن عبید سے

عن عطاء بن ابی رباح عن عمر بن ابی سلمة ربیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت ھذہ الایة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمة فدعا فاطمة وحسنا وحسینا فجللھم بکساء وعلی خلف ظھرہ فجللہ بکساء ثم قال اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمة وانا معھم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک وانت علی خیر ھذا حدیث غریب من ھذا الوجه من حدیث عطاء عن عمر بن ابی سلمة **حدثنا** عبد بن حمید نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة نا علی بن زید عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمة ستة اشھر اذا خرج الی صلوٰة الفجر یقول الصلوٰة یا اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجه انما نعرفه من حدیث حماد بن سلمة عن عائشة وفی الباب عن ابی الحمراء ومعقل بن یسار وام سلمة **حدثنا** علی بن حجر نا داؤد بن الزبرقان عن داؤد بن ابی ھند عن الشعبی عن عائشة قالت لو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاتما شیئا من الوحی لکتم ھذہ الایة واذ تقول للذی انعم اللہ علیه یعنی بالاسلام وانعمت علیه یعنی بالعتق فاعتقه امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیه وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ الی قوله وکان امر اللہ مفعولا وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوجھا قالوا تزوج حلیلة ابنه فانزل اللہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبناہ وھو صغیر فلبث حتی صار رجلا

اُسنے عطار بن ابی رباح سے اُسنے عمر بن ابی سلمہ سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پرورش کردہ ہے کہا اُسنے جب یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ام سلمہ کے گھر مین نازل ہوئی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الخ یعنے سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ دور کرے تم سے پلیدی اے گھر والو اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا - تو آنحضرت نے حضرت فاطمہ اور حسن حسین کو بلایا اور انکو ایک چادر مین ڈھانپ لیا اور حضرت علی آپ کی پشت کے پیچھے تھے سو انکو بھی اس چادر مین ڈھانپ لیا پھر فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہین انسے پلیدی دور کر اور انکو خوب طرح سے پاک کر - کہا ام سلمہ نے اور مین بھی انسے ہون اے نبی اللہ کے فرمایا آپ نے تو اپنی جگہ پر ہے اور تو بہتری پر ہے - یہ حدیث غریب ہے اسوجہ سے طریق عطار سے جو راوی ہے عمر بن ابی سلمہ سے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن زید نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے دروازے پر چھ ماہ تک گذرتے رہے جبکہ فجر کی نماز کے لئے نکلتے اور فرماتے نماز پڑھو اے اہل بیت سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ دور کرے تم سے پلیدی اے گھر والو اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا - یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے ہم تو فقط اس کو طریق حماد بن سلمہ سے ہی پہچانتے ہین - اور اس باب مین روایت ہے ابی حمرا اور معقل بن یسار اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے حضرت عائشہ رض سے کہا اُنھون نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی حکم وحی سے چھپانے والے ہوتے تو ضرور اس آیت کو چھپاتے واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ اور جسوقت کہ کہتا تھا تو واسطے اس شخص کے کہ نعمت کی ہے اللہ نے اوپر اسکے یعنے نعمت اسلام کی اور نعمت کی ہے تو نے اوپر اسکے یعنے نعمت آزادگی کی آپنے اسکو آزاد کیا تھام رکھ اوپر اپنے بی بی اپنی کو اور ڈر خدا سے اور چھپاتا تھا تو بیچ جی اپنے کے جو کچھ کہ اللہ ظاہر کرنیوالا ہے اسکا اور ڈرتا تھا تو لوگون سے اور اللہ بہت لائق ہے اسکے کہ ڈرے تو اس سے یہانتک وکان امر اللہ مفعولا اور جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو نکاح کیا کہا لوگون نے آنحضرت نے اپنے بیٹے کی بیوی کو نکاح کیا ہے پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ماکان محمد ابا احد الخ نہین ہے محمد باپ کسی کا تم مردون مین سے لیکن رسول اللہ کا ہے اور ختم کرنیوالا نبیون کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو لڑکپن کی حالت مین اپنا متبنّٰی بنایا ہوا تھا سو وہ بعد مدت کے مرد ہوگیا یعنے بڑا ہوگیا

ف یہ خطاب ہے ازواج مطہرات کو آنحضرت نے اپنی دعا سے چہار حضرات یعنے حضرت فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین کو بھی انمین داخل فرمایا ہو قولہ تو اپنی جگہ پر ہی یعنے تجھے اسمین داخل ہونیکی ضرورت کیا تجھے تو اللہ تعالی نے خود اہل بیت مین داخل کردیا ہے میرے داخل کرنیکی کچھ ضرورت نہین ۱۲

يقال له زيد بن محمد فانزل الله ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله فان لم تعلموا آباءهم فاخوانكم فى الدين ومواليكم فلان مولى فلان وفلان اخو فلان هو اقسط عند الله يعنى اعدل عند الله هذا حديث قد روى عن داؤد بن ابى هند عن الشعبى عن مسروق عن عائشة قالت لو كان النبى صلى الله عليه وسلم كاتما شيئا من الوحى لكتم هذه الآية واذ تقول للذى انعم الله عليه وانعمت عليه هذا الحرف لم يروبطوله حدثنا بذلك عبد الله بن وضاح الكوفى نا عبد الله ابن ادريس عن داؤد بن ابى هند ح وانا محمد بن ابان نا ابن ابى عدى عن داؤد بن ابى هند عن الشعبى عن مسروق عن عائشة قالت لو كان النبى صلى الله عليه وسلم كاتما شيئا من الوحى لكتم هذه الآية واذ تقول للذى انعم الله عليه وانعمت عليه الآية هذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة نا يعقوب بن عبد الرحمن عن موسى بن عقبة عن سالم عن ابن عمر قال ما كنا ندعو زيد بن حارثة الا زيد بن محمد حتى نزل القرآن ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله هذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسن بن قزعة البصرى نا مسلمة بن علقمة عن داؤد ابن ابى هند عن عامر الشعبى فى قول الله ما كان محمد ابا احد من رجالكم قال ما كان ليعيش له فيكم ولد ذكر حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن كثير نا سليمان بن كثير عن حصين عن عكرمة عن ام عمارة الانصارية انها اتت النبى صلى الله عليه وسلم فقالت ما ارى كل شئ الا للرجال وما ارى النساء يذكرن بشئ فنزلت هذه الآية ان المسلمين والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات الآية هذا حديث حسن غريب وانما نعرف هذا الحديث من هذا الوجه حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن الفضل نا حماد بن زيد عن ثابت عن انس قال لما نزلت هذه الآية فى زينب بنت جحش فلما قضى زيد منها وطرا زوجناكها قال فكانت تفتخر على نساء النبى صلى الله عليه وسلم

اسکو زید بن محمد کہا جاتا تھا پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ادعوہم لآبائہم الخ پکارو انکو واسطے باپوں انکے کے یہ بہت بہتر ہے نزدیک اللہ کے پس اگر تم انکے باپوں کو نہ جانو تو تمہارے بھائی ہیں دین میں اور غلام تمہارے فلاں غلام فلاں کا ہے اور فلاں بھائی فلاں کا ہے۔ ہو اقسط عند اللہ یعنی بہت بہتر ہے نزدیک اللہ کے یہ حدیث مروی ہے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے مسروق سے اُسنے حضرت عائشہ رض سے کہا اُنھوں نے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی حکم وحی سے چھپانے والے ہوتے تو ضرور یہ آیت چھپاتے واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ یہ حرف بطولہ مروی نہیں ہیں حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے عبداللہ بن وضاح کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے داؤد بن ابی ہند سے ح اور خبر دی ہمکو محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے اُسنے حضرت عائشہ رض سے کہا اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی حکم وحی سے چھپانے والے ہوتے تو ضرور یہ آیت چھپاتے واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبدالرحمن نے موسی بن عقبہ سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر رض سے کہا اُسنے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے یہانتک کہ قرآن (اس بارے مین) نازل ہوا ادعوہم لآبائہم الخ پکارو انکو واسطے باپوں انکے کے یہ بہتر ہے نزدیک اللہ کے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسن بن قزعہ بصری نے کہا حدیث کی ہم سے مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے عامر شعبی سے اس آیت کی تفسیر مین ماکان محمد ابا احد من رجالکم کہا اُسنے نہیں تھا کہ آنحضرت کے لئے تم مین لڑکا زندہ رہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن کثیر نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن کثیر نے حصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ام عمارہ انصاریہ سے یہ کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پس کہا اُسنے مین جو چیز (قرآن مین) دیکھتی ہوں وہ مردوں کے لئے ہی ہے اور مین نہیں دیکھتی کہ عورتین کسی حکم کے ساتھ ذکر کی گئی ہوں سو یہ آیت نازل ہوئی ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات الخ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم تو فقط اس حدیث کو اسی طریق سے پہچانتے ہیں حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضل نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے جب آیت زینب بنت جحش کے حق مین نازل ہوئی فلما قضی زید الخ پس جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کر چکا تو ہمنے اسکا تیرے ساتھ (اے محمد) نکاح کر دیا کہا اُسنے پس زینب اس بات سے فخر کرتی تھی آنحضرت کی دو بیبیوں پر

تقول زوجكن اهلوكن وزوجني الله من فوق سبع سموات هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسىٰ عن اسرائيل عن السدى عن ابى صالح عن ام هانى بنت ابى طالب قالت خطبنى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتذرت اليه فعذرنى ثم انزل الله انا احللنا لك ازواجك اللاتى اتيت اجورهن وما ملكت يمينك مما افاء الله عليك وبنات عمك وبنات عماتك وبنات خالك وبنات خالاتك اللاتى هاجرن معك الاية قالت فلم اكن احل له لانى لم اهاجر كنت من الطلقاء هذا حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث السدى حدثنا احمد بن عبدة الضبى نا حماد بن زيد عن ثابت عن انس قال لما نزلت هذه الاية وتخفى فى نفسك ما الله مبديه فى شان زينب بنت جحش جاء زيد يشكو فهم بطلاقها فاستأمر النبى صلى الله عليه وسلم فقال النبى صلى الله عليه وسلم امسك عليك زوجك واتق الله هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد نا روح عن عبد الحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب قال قال ابن عباس نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اصناف النساء الا ما كان من المؤمنات المهاجرات قال لا يحل لك النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو اعجبك حسنهن الا ما ملكت يمينك واحل الله فتياتكم المؤمنات وامرأة مؤمنة ان وهبت نفسها للنبى وحرم كل ذات دين غير الاسلام ثم قال ومن يكفر بالايمان فقد حبط عمله وهو فى الاخرة من الخاسرين وقال يا ايها النبى انا احللنا لك ازواجك اللاتى اتيت اجورهن وما ملكت يمينك مما افاء الله عليك الى قوله خالصة لك من دون المؤمنين وحرم ما سوى ذلك من اصناف النساء

کہتی تھی تم کو تمھارے گھر والون نے نکاح کر دیا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے سات آسمانون کے اوپر سے نکاح کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے اُسنے ابی صالح سے اُس نے ام ہانی بنت ابی طالب سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منگنی کا پیغام بھیجا سو مین نے آپ کی طرف عذر کیا پس آپ نے میرا عذر قبول کیا پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی انا احللنا لک ازواجک الخ یعنے تحقیق ہم نے حلال کین واسطے تیرے بیبیان تیری وہ جو دیا ہے تو نے مہر اُنکا اور جنکا کہ مالک ہوا ہے داہنا ہاتھ تیرا اُس چیز سے کہ پھیر لایا ہے اللہ اوپر تیرے یعنے طرف تیرے مال کفار سے اور بیٹیان چچاؤن تیرے کی اور بیٹیان پھوپھیون تیرے کی اور بیٹیان ماموون تیرے کی اور بیٹیان خالاؤن تیرے کی وہ جنھون نے وطن چھوڑا ہے ساتھ تیرے کہا ام ہانی نے سو مین آپ کے لئے حلال نہ تھی اسلئے کہ مین نے آپ کے ساتھ ہجرت نہ کی تھی مین طلقاء[ف] سے تھی۔ یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سدی سے حدیث کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے جب یہ آیت زینب بنت جحش کے حال مین نازل ہوئی وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ تو زید شکوہ کرتا ہوا آیا سو اُسنے اسکی طلاق کا قصد کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ پوچھا سو فرمایا آپ نے تھام رکھ اوپر اپنے بی بی اپنی کو اور ڈر اللہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے عبد نے کہا حدیث کی ہم سے روح نے عبد الحمید بن بہرام سے اُسنے شہر بن حوشب سے کہا اُسنے کہا ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت قسم کی عورتون سے منع کئے گئے تھے مگر وہ جو ہوا ایمان والیون ہجرت کرنیوالیون سے فرمایا اللہ نے لایحل لک النساء الخ یعنے نہین حلال واسطے تیرے عورتین پیچھے اسکے اور نہ یہ کہ بدل ڈالے تو اُنسے اور بیبیان اور اگرچہ خوش لگے تجکو حسن اُنکا مگر جنکے مالک ہوے ہین داہنے ہاتھ تیرے۔ اور حلال کین اللہ نے لونڈیان تمھاری مومنہ اور عورت ایمان والی اگر بخشدے نفس اپنا واسطے نبی کے اور حرام کی اللہ نے سوائے اسلام کے اور کسی دین والی پھر کہا اللہ نے ومن یکفر یعنے اور جو کوئی کفر کرے ساتھ ایمان کے تو نابود ہو گئے عمل اس کے اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹا پانیوالون سے ہے اور فرمایا اللہ نے یا ایہا النبی انا احللنا لک الخ اے نبی تحقیق ہم نے حلال کین واسطے تیرے بیبیان تیری وہ جو دیا ہے تو نے مہر اُنکا اور جنکا کہ مالک ہوا ہے داہنا ہاتھ تیرا اس چیز سے کہ پھیر لایا ہے اوپر تیرے یہان تک خالصۃ لک من دون المؤمنین اور ماسوائے اس کے اور قسم کی عورتین حرام کی گئین ہین

ف طلقاء وہ شخص ہین جو فتح مکہ مین اسلام لائے ہین اور اُنپر احسان کر کے چھوڑ دیا گیا اور یہ جو عوام الناس مین مشہور ہو کہ ام ہانی آنحضرت کی پھوپھی تھی غلط ہے بلکہ وہ آپ کی چچا زاد بہن تھی اسلئے کہ وہ ابی طالب کی بیٹی تھی اور ابو طالب آپکے چچا تھے ۱۲

هٰذا حدیث حسن انما نعرفه من حدیث عبد الحمید بن بهرام سمعت احمد بن الحسن یذکر عن احمد بن حنبل قال لا باس بحدیث عبد الحمید بن بهرام عن شهر بن حوشب **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو عن عطاء قال قالت عائشة ما مات رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی احل له النساء هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید نا ابی عن بیان عن انس بن مالك قال بنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بامرأة من نساءه فارسلنی فدعوت قوما الی الطعام فلما اکلوا وخرجوا قام رسول الله صلی الله علیه وسلم منطلقا قبل بیت عائشة فرای رجلین جالسین فانصرف راجعا فقام الرجلان فخرجا فانزل الله یا ایها الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناه وفی الحدیث قصة هٰذا حدیث حسن غریب من حدیث بیان وروی ثابت عن انس هٰذا الحدیث بطوله **حدثنا** محمد بن المثنی نا اشهل بن حاتم قال ابن عون حدثناه عن عمرو بن سعید عن انس بن مالك قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم فاتی باب امرأة عرس بها فاذا عندها قوم فانطلق فقضی حاجته فاحتبس ثم رجع وعندها قوم فانطلق فقضی حاجته فرجع وقد خرجوا قال فدخل وارخی بینی وبینه سترا قال فذکرته لابی طلحة قال فقال لئن کان کما تقول لینزلن فی هٰذا شئ قال فنزلت اٰیة الحجاب هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه وعمرو بن سعید یقال له الاصلع **حدثنا** قتیبة بن سعید نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن الجعد ابی عثمان عن انس بن مالك قال تزوج رسول الله صلی الله علیه وسلم فدخل باهله فصنعت امی ام سلیم حیسا فجعلته فی تور فقالت یا انس اذهب بهٰذا الی النبی صلی الله علیه وسلم فقل له بعثت بهٰذا الیك امی وهو تقرئك السلام

یہ حدیث حسن ہے۔ہم تو اسکو فقط طریق عبد الحمید بن بہرام سے ہی پہچانتے ہین۔ سنا مین نے احمد بن حسن سے ذکر کرتا تھا احمد بن حنبل سے کہ کہا اُسنے کچھ خوف نہین ہے ساتھ حدیث عبد الحمید بن بہرام کے جو راوی ہے شہر بن حوشب سے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو سے اُسنے عطار سے کہا اُسنے کہا حضرت عائشہؓ نے نہین فوت ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ حلال کی گئین واسطے آپ کے عورتین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے بیان سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون مین سے ایک عورت کے ساتھ بنا[1] کی سو مجھے آپنے بھیجا سو مین نے قوم کو کھانیکے لئے بلایا پس جب وہ کھا چکے اور نکل گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف چلنے کے لئے کھڑے ہوے پھر آپ نے دیکھا کہ دو مرد بیٹھے ہوے ہین تو واپس آئے پھر وہ دونون مرد کھڑے ہوئے اور چلے گئے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا الخ یعنے اے ایمان والو مت داخل ہو گھرون مین پیغمبر کے مگر یہ کہ اذن دیا جاوے واسطے تمہارے طرف کھانیکے نہ انتظار کرنے والے پکنے اُسکے کے اور اس حدیث مین قصہ ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق بیان سے اور روایت کی ہے یہ حدیث ثابت نے انسؓ سے بطولہ حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے اشہل بن حاتم نے کہا ابن عون نے حدیث کی ہمنے اسکو عمرو بن سعید سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو آپ ایک عورت کے دروازے پر آئے جسکے ساتھ آپ نے نئی شادی کی تھی دیکھا تو اسکے پاس بہت لوگ ہین پس آپ گئے اور اپنی حاجت پوری کی پس وہان ٹھہرے رہے پھر واپس آئے اور ابھی اسکے پاس لوگ تھے پھر آپ گئے اور اپنی حاجت کو پورا کیا اور واپس آئے اور وہ لوگ نکل گئے کہا انس نے پس آپ داخل ہوے اور درمیان میرے اور اپنے پردہ ڈالدیا کہا انس نے سو مین نے یہ قصہ ابی طلحہؓ سے ذکر کیا کہا انس نے پس کہا اُسنے اگر اسی طرح ہو جسطرح کہ تو کہتا ہے تو ضرور اس بارے مین کوئی حکم نازل ہوگا کہا انس نے پس آیت پردہ کی نازل ہوئی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے اور عمرو بن سعید کو اصلع کہا جاتا ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے اُسنے جعد ابی عثمان سے اُسنے انسؓ بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور اپنے اہل کے پاس داخل ہوے تو میری مان ام سلیم نے حلیم[2] تیار کیا اور اسکو ایک لگن مین ڈالا پس کہا اُسنے اے انس اسکو نبی صلعم کے پاس لیجا اور آپ سے کہہ یہ کھانا آپ کی طرف میری مان نے بھیجا ہے اور وہ آپکو سلام کہتی ہے

[1] بنا بولتے ہین عورت کے پاس پہلی رات کے جانیکو جسکو پنجابی مین مکلاوا کہتے ہین ۱۲ [2] حلیم اُس کھانیکو بولتے ہین جو مختلف چیزون سے بنایا جاوے ۱۲

وتقول ان هذالك منا قليل يارسول الله قال فذهبت به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ان امى تقرئك السلام وتقول ان هذا منالك قليل فقال ضعه ثم قال اذهب فادع لى فلانا وفلانا وفلانا ومن لقيت فسمى رجالا قال فدعوت من سمى ومن لقيت قال قلت لانس عدد كم كانوا قال زهاء ثلاثمائة قال وقال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا انس هات بالتور قال فدخلوا حتى امتلأت الصفة والحجرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتحلق عشرة عشرة وليأكل كل انسان مما يليه قال فاكلوا حتى شبعوا قال فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتى اكلوا كلهم قال فقال لى يا انس ارفع قال فرفعت فما ادرى حين وضعت كان اكثر ام حين رفعت قال وجلس طوائف منهم يتحدثون فى بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس وزوجته مولية وجهها الى الحائط فثقلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم على نسائه ثم رجع فلما رأوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رجع ظنوا انهم قد ثقلوا عليه فابتدروا الباب فخرجوا كلهم وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ارخى الستر ودخل وانا جالس فى الحجرة فلم يلبث الا يسيرا حتى خرج على وانزلت هذه الايات فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأهن على الناس يا ايها الذين امنوا لا تدخلوا بيوت النبى الا ان يؤذن لكم الى طعام غير ناظرين اناه ولكن اذا دعيتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستأنسين لحديث ان ذلكم كان يوذى النبى الى اخر الاية قال الجعد قال انس انا احدث الناس عهدا بهذه الايات وحجبن نساء النبى صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح والجعد هو ابن عثمان ويقال هو ابن دينار ويكنى ابا عثمان بصرى وهو ثقة عند اهل الحديث روى عنه يونس بن عبيد وشعبة وحماد بن زيد **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصارى نا معن

اور کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ یہ کھانا تو آپ کے لئے ہماری طرف سے بہت کم ہو کہا انس نے سو اسکو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور مین نے کہا میری ماں آپ کو سلام کہتی ہی اور کہتی ہو کہ یہ کھانا آپ کے لئے ہماری طرف سے بہت کم ہو پس فرمایا آپ نے اسکو رکھدے پھر فرمایا آپ نے جا اور میرے پاس فلاں اور فلاں کو اور جسکو تو ملے بلا لا سو آپ نے کئی مردوں کا نام لیا کہا انس نے سو مین نے بلایا اس شخص کو کہ جسکا آپ نے نام لیا تھا اور جسکو کہ مین ملا کہا جعد نے مین نے انس سے کہا کسقدر تعداد مین تھے کہا اُسنے قریب تین سو کے کہا اُسنے اور کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے انس لگن کو لا کہا انس نے سو لوگ داخل ہوے یہانتک کہ میدان اور حجرہ پُر ہو گیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ دس دس حلقہ بنائیں اور ہر ایک انسان اپنے آگے سے کھائے کہا انس نے سو انھوں نے کھایا یہانتک کہ سیر ہو گئے کہا اُسنے ایک گروہ نکلتا تھا اور ایک گروہ داخل ہوتا تھا یہانتک کہ کل نے کھالیا کہا اُسنے پھر مجھے آپنے کہا اے انس (لگن کو) اُٹھالے کہا اُسنے سو مین نے اُٹھالیا سو مین نہیں جانتا کہ جب مین نے رکھا تھا اُسوقت زیادہ تھا یا جب مین نے اُٹھایا کہا انس نے اور کچھ گروہ ان مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین بیٹھ کر باتین کرتے رہے اس حالت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تھے اور بی بی آپ کی دیوار کی طرف منھ پھیرے ہوے تھیں سو وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گران گذرے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکل گئے اور اپنی بیبیوں پر سلام کیا پھر واپس آئے سو جب اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ واپس آئے ہیں تو گمان کیا انھوں نے کہ ہم آپ پر گران گذرے ہین پھر انھوں نے دروازے کی جلدی کی اور تمام نکل گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہانتک کہ پردہ ڈالدیا اور داخل ہوے اس حالت مین کہ مین حجرہ مین بیٹھا ہوا تھا پھر تھوڑی ہی دیر ٹھہرے یہانتک کہ مجھپر نکلے اور آیتین نازل ہوئین سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور انکو لوگوں پر پڑھا یا ایہا الذین آمنوا لاتدخلوا الخ یعنے اے ایمان والو مت داخل ہو گھروں مین پیغمبر کے مگر یہ کہ اذن دیا جاوے واسطے تمھارے طرف کھانے کے نہ انتظار کرنیوالے پکنے اسکے کے ولیکن جب بلائے جاؤ تم پس داخل ہو پس جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ اور مت بیٹھے رہو جی لگا رہنے والے واسطے باتون کے تحقیق یہ کام ہی ایذا دیتا نبی کو الخ کہا جعد نے کہا انس نے مین کچھ زمانہ لوگون سے یہ آیتین بیان کرتا رہا اور نبی صلعم کی عورتین پردہ کی گئین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور جعد وہ بیٹا عثمان کا ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ بیٹا دینار کا ہے اور کنیت اسکی اباعثمان بصری ہے اور وہ اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہی روایت کی ہے اس سے یونس بن عبید اور شعبہ اور حماد بن زید نے حدیث کی ہم سے اسحق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہتے ہین

نا مالك بن انس عن نعيم بن عبد الله المجمران محمد بن عبد الله بن زيد الانصاري وعبد الله بن زيد الذي كان اری النداء بالصلوٰة اخبره عن ابی مسعود الانصاری انه قال تانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادة فقال له بشير بن سعد امرنا الله ان نصلی عليك فكيف نصلی عليك قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ظننا انه لم يسأله ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على آل ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على آل ابراهيم فی العلمين انك حميد مجيد والسلام كما قد علمتم وفی الباب عن علی وابی حميد وكعب بن عجرة وطلحة بن عبيد الله وابی سعيد وزيد بن خارجة ويقال ابن جارية وبريدة هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن عوف عن الحسن ومحمد وخلاس عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم ان موسىٰ عليه السلام كان رجلا حييا ستيرا ما يرى من جلده شئ استحياء منه فاذاه من اذاه من بنی اسرائيل فقالوا ما يستتر هٰذا التستر الا من عيب بجلده اما برص واما ادرة واما آفة وان الله اراد ان يبرئه مما قالوا وان موسىٰ خلا يوما وحده فوضع ثيابه على حجر ثم اغتسل فلما فرغ اقبل الى ثيابه ليأخذها وان الحجر عدا بثوبه فاخذ موسىٰ عصاه فطلب الحجر فجعل يقول ثوبی حجر ثوبی حجر حتى انتهى الى ملاء من بنی اسرائيل فرأوه عريانا احسن الناس خلقا وابرأه عما كانوا يقولون قال وقام الحجر فاخذ ثوبه فلبسه وطفق بالحجر ضربا بعصاه فوالله ان بالحجر لندبا من اثر عصاه ثلاثا او اربعا او خمسا فذلك قوله يا ايها الذين آمنوا لا تكونوا كالذين آذوا موسىٰ فبرأه الله مما قالوا وكان عند الله وجيها هٰذا حديث حسن صحيح وقد روی من غير وجه عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے نعیم بن عبد اللہ مجمر سے یہ کہ محمد بن عبد اللہ بن زید انصاری اور عبد اللہ بن زید جو نماز کے لئے اذان خواب مین دکھلایا گیا تھا اُسنے خبر دی ہے اسکو ابی مسعود انصاریؓ سے یہ کہ کہا اُسنے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اس حالت مین کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس مین تھے پس آپ سے بشیر بن سعد نے کہا ہمکو اللہ تعالی نے امر کیا ہو کہ آپ پر درود بھیجین سو آپ پر کس طرح درود بھیجین کہا اُسنے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ سے اُسنے سوال کیا ہی نہین پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو تم اللھم صل علی محمد الخ یعنے الٰہی رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ رحمت بھیجی تو نے آل ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ برکت کی تو نے آل ابراہیم پر جہانون مین۔ بیشک تو ستودہ اور بزرگ ہی اور سلام اسی طرح ہی جیسا کہ تم سکھلائے گئے ہو۔ اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابی حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی سعید اور زید بن خارجہ رضی اللہ عنہم سے اور کہا جاتا ہے زید بن جاریہ اور روایت ہی بریدہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے عوف سے اُسنے حسن اور محمد اور خلاس سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حیادار اور پردہ دار آدمی تھے بسبب انکی حیا کے انکے بدن کی کوئی چیز دیکھی نہ جاتی تھی سو انکو ایذا دی جسنے کہ ایذا دی بنی اسرائیل سے سو کہا اُنھون نے یہ پردہ اسی لئے کرتا ہے کہ اسکے بدن مین کوئی عیب ہے یا تو برص ہی یا اسکے خصیون مین بیماری ہی یا کوئی اور آفت ہی۔ اور اللہ تعالی نے ارادہ کیا کہ حضرت موسی کو اس عیب سے جو انھون نے لگایا ہی بری کرے۔ سو ایک دن حضرت موسی اکیلے اور خلوت مین ہوے اور اپنے کپڑون کو ایک پتھر پر رکھا پھر غسل کیا پس جب فارغ ہوے تو کپڑون کے پکڑنے کے لئے آئے اور پتھر کپڑے لیکر دوڑا پس موسی علیہ السلام نے اپنا عصا پکڑا اور پتھر کو طلب کیا اور یہ کہتے رہے اے پتھر میرے کپڑے دے اے پتھر میرے کپڑے دے یہانتک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے سردارون کی طرف پہونچ گیا پس ان لوگون نے آپ کو ننگا اس حالت مین دیکھا کہ تمام لوگون سے پیدائش مین حسین ہین اور پاک کیا انکو اللہ نے اُس سے کہ وہ کہتے تھے کہا راوی نے پھر پتھر کھڑا ہو گیا اور حضرت موسی نے اپنے کپڑے پکڑ لئے اور انکو پہن لیا اور پتھر کو عصا سے مارنا شروع کیا پس قسم ہے اللہ کی البتہ پتھر پر عصا کے نشان تین یا چار یا پانچ باقی ہین سو یہی ہی قول اللہ تعالی کا یا ایھا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ الخ یعنے اے ایمان والو مت ہو مانند ان لوگون کے کہ ایذا دی اُنھون نے موسیٰ کو پس پاک کیا انکو اللہ نے اس چیز سے کہ کہتے تھے اور تھا وہ نزدیک اللہ کے آبرو والا یہ حدیث صحیح ہے اور یہ مروی ہے کئی وجہ سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

سورة سبا حدثنا ابو كريب وعبد بن حميد قالا نا ابو اسامة عن الحسن بن الحكم النخعي قال ثني ابو سبرة النخعي عن فروة بن مسيك المرادي قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله الا اقاتل من ادبر من قومي بمن اقبل منهم فاذن لي في قتالهم وامرني فلما خرجت من عنده سال عني ما فعل الغطيفي فاخبراني قد سرت قال فارسل في اثري فردني فاتيته وهو في نفر من اصحابه فقال ادع القوم فمن اسلم منهم فاقبل منه ومن لم يسلم فلا تعجل حتى احدث اليك قال وانزل في سبا ما انزل فقال رجل يا رسول الله وما سبا ارض او امرأة قال ليس بارض ولا امرأة ولكنه رجل ولد عشرة من العرب فتيامن منهم ستة وتشاءم منهم اربعة فاما الذين تشاءموا فلخم وجذام وغسان وعاملة واما الذين تيامنوا فالازد والاشعرون وحمير وكندة ومذحج وانمار فقال رجل يا رسول الله وما انمار قال الذين منهم خثعم وبجيلة هذا حديث غريب حسن حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو عن عكرمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قضى الله في السماء امرا ضربت الملئكة باجنحتها خضعانا لقوله كانها سلسلة على صفوان فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق وهو العلي الكبير قال والشياطين بعضهم فوق بعض هذا حديث حسن صحيح حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا عبد الاعلى نا معمر عن الزهري عن علي بن حسين عن ابن عباس قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في نفر من اصحابه اذ رمي بنجم فاستنار

تفسیر سورۂ سبا حدیث کی ہم سے ابو کریب اور عبد بن حمید نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے حسن بن حکم نخعی سے کہا حدیث کی مجھے ابو سبرہ نخعی نے فروہ بن مسیک مرادی سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا مین نے یا رسول اللہ کیا مین نہ جنگ کرون ان شخصون سے جو میری قوم سے پھر گئے ہین مع انکے جو انمین سے (اس دین مین) آگئے ہین پس آپ نے مجھے انسے جنگ کرنیمین اذن دیا اور مجھے امیر بنایا پس جب مین آپ کے پاس سے نکلا تو آپ نے میری بابت سوال کیا کہ غطیفی نے کیا کیا ہے سو آنحضرت میری خبر دیے گئے کہ مین چلا گیا ہون کہا اُسنے پھر آپ نے میرے پیچھے ایک آدمی بھیجا سو وہ مجھے پھیر لایا مین آپ کے پاس آیا اس حالت مین کہ آپ اپنے صحابہ سے چند لوگون مین تھے سو فرمایا آپ نے اس قوم کو (اسلام کی طرف) بلا پھر جو کوئی انمین سے اسلام لائے تو اسکا اسلام قبول کر اور جو کوئی اسلام نہ لائے تو تو جلدی نہ کر یہانتک کہ مین تیری طرف کچھ ذکر بھیجون کہا اُسنے اور نازل ہوگیا سبا کے حق مین جو نازل ہوگیا اور کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ اور سبا کیا چیز ہے زمین ہے یا کوئی عورت ہے فرمایا آپ نے نہ وہ زمین ہے اور نہ عورت ہے لیکن وہ عربی آدمی ہے اس سے دس آدمی پیدا ہوئے ہین سو چھ تو ان مین سے یمنی ہوئے اور چار ان مین سے شامی ہوئے سو وہ لوگ جو شامی ہوئے وہ لخم اور جذام اور غسان اور عاملہ ہین اور وہ جو یمنی ہوئے وہ ازد اور اشعری اور حمیر اور کندہ اور مذحج اور انمار ہین سو کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ اور انمار کون ہین فرمایا آپ نے وہ لوگ کہ جنمین سے خثعم اور بجیلہ ہین یہ حدیث غریب حسن ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُس نے ابی ہریرہ رضی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب اللہ تعالٰے آسمان مین کوئی حکم بھیجتا ہے تو فرشتے پر اپنے عاجزی سے اس قول کے واسطے منتشر کرتے ہین گویا وہ زنجیر ہے ایک سخت پتھر پر پس جب انکے دلون سے خوف دور ہوتا ہے تو کہتے ہین کیا کہا ہے تمھارے ربنے کہتے ہین حق اور وہ بلند ہے بڑا فرمایا آپ نے اور شیطان ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہین یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُس نے اسوقت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے چند نفر مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹ پڑا اور روشن ہوا

ف۱ یعنے جب اللہ تعالی آسمان پر کوئی حکم بھیجتا ہے تو زنجیر کی طرح جو سخت پتھر پر پڑے آواز نکلتی ہے جس سے تمام فرشتے ذلت سے پر منتشر کرکے بے ہوش ہوجاتے ہین تو پھر اپنی اپنی قدر کے مطابق ہوش مین آتے ہین جونسا زیادہ قریبی ہوتا ہے وہ جلدی ہوش مین آتا ہے اور جونسا کم وہ پیچھے علی ہذا القیاس سب کا حال ہے پھر جنکو بعد کو ہوش آتا ہے اور خوف دور ہوتا ہے تو وہ پہلون سے دریافت کرتے ہین کہ پروردگار نے کیا فرمایا ہے تو وہ کہتے ہین حق یعنی اسکا کلام حق ہے نہ باطل یعنی بعضون کے لئے خوشی کا حکم ہوا ہے اور بعض کے لئے غمی کا اور کسی کے لئے زیادتی رزق کا کسی کے لئے تنگی کا علی ہذا القیاس اور اس حکم کے سننے کے واسطے شیطان بھی ایک دوسرے پر چڑھکر اور ایک قطار باندھ کر چوری سے ان احکام کو سنتے ہین تو فرشتے انکو دفع کرنے کے واسطے آگ انکو مارتے ہین اگر بالفرض کوئی حکم سن بھی لین تو اس مین کئی جھوٹ ملا کر اپنے کاہنون کو بتاتے ہین پھر وہ کاہن اپنے متبعین کو ۱۲

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماکنتم تقولون لمثل ھٰذا فی الجاھلیۃ اذا رایتموہ قالوا کنا نقول یموت عظیم او یولد عظیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ لا یرمی بہ لموت احد ولا لحیاتہ ولکن ربنا تبارک اسمہ وتعالیٰ اذا قضی امرا سبح حملۃ العرش ثم سبح اھل السماء الذین یلونہم ثم الذین یلونہم حتی یبلغ التسبیح الیٰ ھٰذہ السماء ثم سأل اھل السماء السادسۃ اھل السماء السابعۃ ماذا قال ربکم قال فیخبرونہم ثم یستخبر اھل کل سماء حتی یبلغ الخبر الیٰ اھل السماء الدنیا ویختطف الشیاطین السمع فیرمون فیقذفون الیٰ اولیائہم فما جاؤا بہ علیٰ وجہہ فھو حق لکنہم یحرفونہ ویزیدون ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی ھٰذا الحدیث عن الزھری عن علی بن حسین عن ابن عباس عن رجال من الانصار قالوا کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم **سورۃ الملائکۃ** حدثنا ابوموسیٰ محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن الولید بن العیزار انہ سمع رجلا من ثقیف یحدث عن رجل من کنانۃ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ھٰذہ الآیۃ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ قال ھٰؤلاء کلہم بمنزلۃ واحدۃ وکلہم فی الجنۃ ھٰذا حدیث غریب حسن **سورۃ یٰس**[۱] حدثنا محمد بن وزیر الواسطی نا اسحاق بن یوسف الازرق عن سفیان الثوری عن ابی سفیان عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری قال کانت بنو سلمۃ فی ناحیۃ المدینۃ فارادوا النقلۃ الیٰ قرب المسجد فنزلت ھٰذہ الآیۃ انا نحن نحیی الموتیٰ ونکتب ما قدموا وآثارہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آثارکم تکتب فلا تنتقلوا

رجل قال[۲]

پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اسکے حق مین کیا کہتے تھے کفر کی حالت مین جبکہ تم اُسکو دیکھتے تھے کہا اُنھون نے ہم کہتے تھے کوئی سردار مریگا یا کوئی سردار پیدا ہوگا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کسی کی موت اور حیات کے لئے نہین چلائے جاتے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ جب کوئی حکم جاری کرتا ہے تو اُٹھانیوالے عرش کے تسبیح پڑھتے ہین پھر اس آسمان والے تسبیح پڑھتے ہین جو اُنکے متصل ہین پھر وہ جو اُن کے متصل ہین یہانتک کہ تسبیح اس آسمان تک پہونچتی ہے پھر چھٹے آسمان والے ساتوین آسمان والون سے پوچھتے ہین کیا کہا ہے تمھارے ربنے فرمایا آپ نے سو وہ اُنکو خبر دیتے ہین پھر ہر ایک آسمان والے خبر دیے جاتے ہین یہان تک کہ وہ خبر آسمان دنیا والون کے پاس پہونچتی ہے اور شیطان بھی سُننے کو گھات لگائے ہوتے ہین سو وہ تیر مارے جاتے ہین اور وہ اس خبر کو اپنے دوستون کے پاس ڈالدیتے ہین سو جو خبر کہ بعینہ لے آتے ہین وہ تو حق ہوتی ہے لیکن وہ اسکو تحریف کر دیتے ہین اور زیادہ کر دیتے ہین یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے اُسنے روایت کی علی بن حسین سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے کئی مردون انصار سے کہا اُنھون نے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے **تفسیر سورۂ ملائکہ** حدیث کی ہمسے ابوموسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ولید بن عیزار سے یہ کہ سُنا اُسنے ایک مرد ثقیف سے کہ حدیث کرتا تھا ایک مرد کنانہ سے اُسنے روایت کی ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپنے اس آیت کی تفسیر مین ثم اورثنا الکتاب الخ پھر وارث[۱] کیا ہم نے کتاب کا اُن لوگونکو کہ برگزیدہ کیا ہمنے بندون اپنے سے پس بعض بندہ انمین سے ظلم کرنیوالا ہے واسطے جان اپنی کے اور بعض انمین سے میانہ رو ہے اور بعض انمین سے آگے نکل جانیوالا ہے بھلائیون مین ساتھ حکم اللہ کے۔ فرمایا آپنے یہ کل بمنزلہ ایک کے ہین اور سب کے سب جنت مین ہین۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **تفسیر سورۂ یٰس** حدیث کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان ثوری سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے بنو سلمہ مدینہ کی ایک طرف تھے پس اُنھون نے مسجد کے قریب چلے آنے کا ارادہ کیا پس یہ آیت نازل ہوئی انا نحن نحی الموتی الخ یعنی تحقیق ہم زندہ کرتے ہین مردونکو اور لکھتے ہین جو آگے بھیجا ہے اُنھون نے اور نشانیون اُنکی کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک قدم تمھارے لکھے جاتے ہین سو تم نقل نہ کرو[۲]

[۱] یعنی پیغمبر کے بعد کتاب کے وارث کیے اور چنے بندے یعنی یہ اُمت انمین تین درجے بنائے ایک گناہگار ایک میانہ ایک اعلیٰ سب کو گناہ چنون بندونمین اُمید ہے کہ آخر سب بہشتی ہین رسول نے فرمایا ہمارا گناہگار قابل معافی ہے اور میانہ سلامت ہے اور آگے بڑھے سو سب سے آگے بڑھے اللہ کریم ہے اُسکے یہان کمی نہین ۱۲ شاہ عبدالقادر دہلوی رح [۲] یعنی تمکو تمھارے قدمونکا ثواب جتنی دور سے چلکر نماز کے لئے آتے ہو دیا جاتا ہے سو تم دور سے نزدیک مسجد کے مت آؤ وہ ثواب تمھارا جاتا رہیگا ۱۲ ع [۳] تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے کہ بعض لوگونکا قول ہے کہ ظالم سے جاہل اور مقتصد سے متعلم اور سابق سے عالم مراد ہے اور بعض نے کہا کہ ظالم سے مجرم اور مقتصد سے وہ شخص مراد ہے کہ اُسکی نیکیان اور بُرائیان مخلوط ہون اور سابق سے وہ شخص مراد ہے جسکی حسنات راجح ہون ۱۲ احمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

هٰذا حدیث حسن غریب من حدیث الثوری وابو سفیان ھو طریف السعدی **حدثنا** ھناد نا ابو معویة عن الاعمش عن ابراھیم عن ابیه عن ابی ذر قال دخلت المسجد حین غابت الشمس والنبی صلی الله علیه وسلم جالس فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا ابا ذر اتدری این تذھب ھٰذہ قال قلت الله ورسوله اعلم قال فانھا تذھب فتستاذن فی السجود فیوذن لھا وکانھا قد قیل لھا اطلعی من حیث جئت فتطلع من مغربھا قال ثم قرأ وذلك مستقر لھا قال وذلك فی قرأة عبد الله هٰذا حدیث حسن صحیح **سورة والصافات** **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا المعتمر بن سلیمان نا لیث بن ابی سلیم عن بشر عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من داع دعا الی شئ الا کان موقوفا یوم القیمة لازما له لا یفارقه وان دعا رجل رجلا ثم قرأ قول الله عزوجل وقفوھم انھم مسئولون ما لکم لا تناصرون هٰذا حدیث غریب **حدثنا** علی بن حجر انا الولید بن مسلم عن زھیر بن محمد عن رجل عن ابی العالیة عن ابی بن کعب قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قول الله تعالیٰ وارسلناہ الی مائة الف او یزیدون قال عشرون الفا هٰذا حدیث غریب **حدثنا** محمد بن المثنی نا محمد بن خالد بن عثمة نا سعید بن بشیر عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قول الله تعالیٰ وجعلنا ذریته ھم الباقین قال حام وسام ویافث بالثاء **قال** ابو عیسیٰ ویقال یافت ویافث بالتاء والثاء ویقال یفث هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث سعید بن بشیر **حدثنا** بشر بن معاذ العقدی نا یزید بن زریع عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال سام ابو العرب

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ثوری سے اور ابو سفیان وہ طریف سعدی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُس نے ابراہیم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے مین مسجد مین داخل ہوا وقتیکہ آفتاب غائب ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اباذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ یعنی آفتاب کہان جاتا ہے مین نے کہا اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ جاتا ہے اور سجدہ مین اذن مانگتا ہے سو اسکو اذن دیا جاتا ہے گویا اُسکو کہا جاتا ہے طلوع کر اُس جگہ سے جہان سے تو آیا ہے پھر وہ مغرب سے طلوع کریگا کہا اُسنے پھر پڑھا آپ نے وذلک مستقر لہا الخ اور یہ ہے قرارگاہ اُس کی۔ اور یہی عبداللہ کی قرأت مین ہے[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورۂ والصّافات** **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن ابی سلیم نے بشر سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی چیز کو پکارتا ہے وہ قیامت کے دن کھڑی رہے گی اُسکے ساتھ چمٹی رہیگی جدا نہ ہوگی اگرچہ کسی مرد نے کسی مرد کو پکارا ہو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وقفوہم انہم مسئولون الخ یعنی اور کھڑا کرو اُن کو تحقیق اُن سے پوچھنا ہے کیا ہے تم کو نہین مدد کرتے تم ایک دوسرے کی یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو ولید بن مسلم نے زہیر بن محمد سے اُس نے ایک مرد سے اُسنے ابی العالیہ سے اُسنے ابی بن کعب سے کہا اُس نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر پوچھی وارسلناہ الی مائۃ الف الخ اور بھیجا ہم نے اُس کو طرف لاکھ آدمی کے بلکہ[2] زیادہ کے فرمایا آپ نے بیس ہزار۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن بشیر نے قتادہ سے اُس نے حسن سے اُس نے سمرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین وجعلنا ذریتہ ہم الباقین یعنی اور کیا ہم نے اولاد اُس کی کو وہی ہوئے باقی رہنے والے فرمایا آپ نے حام اور سام اور یافث ساتھ ثا کے ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا جاتا ہے یافت اور یافث تا سے اور ثا سے اور کہا جاتا ہے یفث ساتھ دور کرنے الف کے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق سعید بن بشیر سے **حدیث** کی ہم سے بشر بن معاذ عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا آپ نے سام باپ عرب کا ہے

[1] عبداللہ کی قرارت کے ماسوا اور قرارتون مین تو یون ہے والشمس تجری لمستقر لہا ذلک تقدیر العزیز العلیم ۱۲ [2] یعنی اگر عاقل بالغ گنتے تو لاکھ تھے اور اگر سبکو شامل کرین تو بیس ہزار اور تھے جیسا کہ پیغمبر نے فرمایا ہے اور اللہ کو لفظ او سے بیان کرنے مین شک نہین ۱۲

ت: وقال ابو عیسیٰ وروی یحییٰ بن سعید عن سفیان عن الاعمش نحو هٰذا الحدیث وقال یحییٰ بن عمارة حدثنا بندار حدثنا یحییٰ بن سعید عن سفیان نحوہ عن الاعمش ۱۲

وحام ابو الحبش ویافث ابو الروم **سورة ص** **حدثنا** محمود بن غیلان وعبد بن حمید المعنیٰ واحد قالا نا ابو احمد نا سفیان عن الاعمش عن یحییٰ قال عبد هو ابن عباد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال مرض ابو طالب فجاءته قریش وجاءه النبی صلی الله علیه وسلم وعند ابی طالب مجلس رجل فقام ابو جهل کی یمنعه قال وشکوه الی ابی طالب فقال یا ابن اخی ما ترید من قومك قال ارید منهم کلمة تدین لهم بها العرب وتؤدی الیهم العجم الجزیة قال کلمة واحدة قال کلمة واحدة فقال یا عم قولوا لا اله الا الله فقالوا الٰها واحدا ما سمعنا بهٰذا فی الملة الاٰخرة ان هٰذا الا اختلاق قال فنزل فیهم القراٰن ص والقراٰن ذی الذکر بل الذین کفروا فی عزة وشقاق الی قوله ما سمعنا بهٰذا فی الملة الاٰخرة ان هٰذا الا اختلاق هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** بندار نا یحییٰ بن سعید عن سفیان عن الاعمش نحو هٰذا الحدیث وقال یحییٰ بن عمارة حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن ایوب عن ابی قلابة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی اللیلة ربی تبارك وتعالیٰ فی احسن صورة قال احسبه قال فی المنام فقال یا محمد هل تدری فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قال قلت لا قال فوضع یده بین کتفی حتی وجدت بردها بین ثدیی او قال فی نحری فعلمت ما فی السمٰوات وما فی الارض قال یا محمد هل تدری فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت نعم فی الکفارات والدرجات والکفارات المکث فی المسجد بعد الصلوٰة والمشی علی الاقدام الی الجماعات واسباغ الوضوء فی المکاره ومن فعل ذٰلك عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئته کیوم ولدته امه وقال یا محمد اذا صلیت فقل اللهم انی اسالك فعل الخیرات وترك المنکرات وحب المساکین

(حاشیہ: لا اعلم — المساجد)

اور حام باپ حبش کا اور یافث روم کا **تفسیر سورۂ ص۔** **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان اور عبد بن حمید نے معنے ایک ہین کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے اُسنے یحییٰ سے کہا عبد نے وہ ابن عباد ہے روایت ہے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ابو طالب بیمار ہوئے اور قریش اُن کے پاس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے پاس اس حالت مین آئے کہ اُنکے پاس مجلس مردون کی تھی پس ابو جہل کھڑا ہوا کہ اُنکو منع کرے کہا راوی نے اور قریش نے آنحضرت کا شکوہ ابو طالب کے پاس کیا سو کہا اُنھون نے اے میرے بھتیجے تو اپنی قوم سے کیا ارادہ کرتا ہے فرمایا آپ نے مین اُن سے ایک بات کی خواہش رکھتا ہون جس سے تمام عرب اُن کے مطیع ہو جائین اور تمام عجم اُنکی طرف جزیہ بھیجین کہا ابو طالب نے کیا وہ ایک بات ہے فرمایا آپ نے ایک پس فرمایا آپ نے اے چچا کہو تم لا الٰہ الا اللہ پس کہا اُنھون نے کیا ہم ایک معبود کی پرستش کرین ہم نے یہ بات پچھلے دین مین نہین سُنی نہین ہے یہ مگر اپنے جی کی بناوٹ کہا اُسنے پس اُنکے حق مین قرآن نازل ہوا ص والقرآن الخ قسم ہے قرآن نصیحت کرنے والے کی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے بیچ غلبہ کے ہین اور خلاف کے یہان تک کہ نازل ہوا ما سمعنا بہذا فی الملة الآخرة ان ہذا الا اختلاق یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے اُسنے اعمش سے مثل اس حدیث کے۔ اور کہا یحییٰ بن عمارہ نے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس آج کی رات میرا رب تبارک وتعالیٰ بہت خوبصورت شکل مین آیا کہا اُسنے مین گمان کرتا ہون کہ کہا آپ نے خواب مین سو فرمایا اُس نے اے محمد کیا تو جانتا ہے کہ فرشتے[1] مقرب کس چیز مین جھگڑا کرتے ہین فرمایا آپ نے مین نے کہا نہین فرمایا آپ نے پس اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ درمیان میرے کاندھونکے رکھا یہانتک کہ مین نے اُسکی سردی درمیان پستانون کے پائی یا فرمایا آپ نے سینے مین سو مین نے جو کچھ آسمان اور زمین مین ہے معلوم کر لیا فرمایا اللہ نے اے محمد کیا تو جانتا ہے کہ فرشتے مقرب کس بات مین جھگڑا کر رہے ہین مین نے کہا ہان گناہون کے کفارات مین اور کفارات یہ ہین مسجد مین بعد نماز کے ٹھہرنا اور پاؤن پر چلکر جماعت کی طرف آنا اور تکلیف مین اچھی طرح سے وضو کرنا اور جسنے یہ کیا تو وہ خیریت سے جیا اور خیریت سے مرا اور اپنے گناہون سے ایسا ہوگا کہ اُسکو آج مان نے جنا ہے اور فرمایا اللہ نے اے محمد جب تو نماز پڑھ لے تو کہ اللہم انی اسالک الخ یعنی اے اللہ مین تجھ سے نیکیون کے کرنے کا سوال کرتا ہون اور بُری باتون کے ترک کرنیکا اور مسکینون سے دوستی کرنیکا

[1] اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دریافت کیا کہ فرشتے کس بات مین جھگڑا کر رہے ہین مین نے جواب دیا کہ مین نہین جانتا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا جس سے تمام اشیاء کا علم مجھ پر منکشف ہوگیا پھر مین نے جواب دیا کہ کفارات اور درجات مین جھگڑا کر رہے ہین یعنی کس چیز سے گناہ دور ہوتے ہین اور کس چیز سے درجے بلند ہوتے ہین ۱۲

واذا اردت بعبادك فتنة فاقبضني اليك غير مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوٰة بالليل والناس
نيام وقد ذكروا بين ابي قلابة وبين ابن عباس في هٰذا الحديث رجلا وقد رواه قتادة عن ابي قلابة عن خالد بن اللجلاج
عن ابن عباس **حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثني ابي عن قتادة عن ابي قلابة عن خالد بن اللجلاج عن ابن عباس ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال اتاني ربي في احسن صورة فقال يا محمد فقلت لبيك ربي وسعديك قال فيم يختصم الملاء الاعلى قلت
رب لا ادري فوضع يده بين كتفي حتى وجدت بردها بين ثديي فعلمت ما بين المشرق والمغرب فقال يا محمد فقلت لبيك
وسعديك قال فيم يختصم الملاء الاعلى قلت في الدرجات والكفارات وفي نقل الاقدام الى الجمعات واسباغ الوضوء في المكروهات
وانتظار الصلوٰة بعد الصلوٰة ومن يحافظ عليهن عاش بخير ومات بخير وكان من ذنوبه كيوم ولدته امه هٰذا حديث
حسن غريب من هٰذا الوجه وقد روى هٰذا الحديث عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم بطوله وقال اني نعست
فاستثقلت نوما فرأيت ربي في احسن صورة فقال فيم يختصم الملاء الاعلى **سورة الزمر حدثنا** ابن ابي عمر
نا سفيان عن محمد بن عمرو بن علقمة عن يحيى بن عبد الرحمٰن بن حاطب عن عبد الله بن الزبير عن ابيه قال لما نزلت ثم انكم
يوم القيٰمة عند ربكم تختصمون قال الزبير يا رسول الله اتكرر علينا الخصومة بعد الذي كان بيننا في الدنيا قال نعم فقال
ان الامر اذن لشديد هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا حبان بن هلال وسليمان بن حرب وحجاج
بن منهال قالوا نا حماد بن سلمة عن ثابت عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت يزيد قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقرأ يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله

الجماعات

قال في الباب عن معاذ بن جبل وعبد الرحمٰن بن عائش عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور جب تو اپنے بندوں میں فتنہ ڈالنے کا ارادہ کرے تو مجھے اپنی طرف قبض کر اس حالت میں کہ مفتون نہ ہوں فرمایا آپ نے اور درجات یہ ہیں
سلام کرنا اور کھانا کھلانا اور رات میں نماز کا پڑھنا اس حالت میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اور ذکر کیا انھوں نے اس حدیث میں درمیان
ابی قلابہ اور ابن عباس کے ایک اور مرد۔ اور روایت کیا اسکو ابی قلابہ نے خالد بن لجلاج سے اُسنے ابن عباس سے **حدیث کی** ہمسے محمد بن
بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے خالد بن لجلاج سے اُسنے
ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرا رب بہت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا اے محمد میں نے کہا حاضر ہوں اے
رب اور حاضر ہوں فرمایا اللہ نے کس بات میں فرشتے مقرب جھگڑا کر رہے ہیں میں نے کہا اے رب میں نہیں جانتا پس اللہ تعالیٰ نے اپنا
ہاتھ میرے کاندھوں کے درمیان رکھا یہانتک کہ میں نے اسکی سردی درمیان اپنی پستانوں کے معلوم کی پھر میں نے جو چیز کہ مشرق اور مغرب
میں تھی معلوم کر لی پھر فرمایا اللہ نے اے محمد میں نے کہا حاضر ہوں میں اور حاضر ہوں فرمایا اللہ نے کس بات میں فرشتے مقرب جھگڑا کر رہے
ہیں میں نے کہا درجات اور کفارات میں اور جمعہ کیطرف چلنے میں اور تکلیفات میں اچھی طرح وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز
کی انتظاری میں جس کسی نے ان پر محافظت کی تو خیریت سے جیا اور خیریت سے مرا اور اپنے گناہوں سے مثل اس دن کے ہوتا ہے جس دن
کہ اُس کی ماں نے اُسکو جنا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے اور مروی ہے یہ حدیث معاذ بن جبل سے اُسنے روایت کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے بطولہ اور فرمایا آپ نے مجھے نیند آئی اور بہت نیند آئی سو میں نے اپنے رب کو بہت اچھی صورت میں دیکھا پس
فرمایا اللہ نے کس بات میں فرشتے مقرب جھگڑا کر رہے ہیں **تفسیر سورۂ زمر حدیث کی** ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن
عمرو بن علقمہ سے اُسنے یحییٰ بن عبد الرحمٰن بن حاطب سے اُسنے عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی
ثم انکم یوم القیٰمۃ عند ربکم تختصمون یعنی پھر تم قیامت کے دن نزدیک اپنے رب کے جھگڑا کرو گے کہا زبیر نے یا رسول اللہ کیا ہم میں خصومت
پھر ہوگی بعد اسکے کہ تھی دنیا میں فرمایا آپ نے ہاں اور فرمایا کام اسوقت البتہ سخت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث کی** ہمسے عبد بن حمید
نے کہا حدیث کی ہمسے حبان بن ہلال اور سلیمان بن حرب اور حجاج بن منہال نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے
اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے اسماء بنت یزید سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے یا عبادی الذین اسرفوا الخ
یعنی اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے نا اُمید نہ ہو جیو رحمت اللہ سے

ان الله يغفر الذنوب جميعا ولا يبالى هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ثابت عن شهر بن حوشب **حدثنا** بندار نا يحيىٰ بن سعيد نا سفيان ثنى منصور و سليمان الاعمش عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله قال جاء يهودى الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد ان الله يمسك السمٰوات على اصبع والجبال على اصبع والارضين على اصبع والخلائق على اصبع ثم يقول انا الملك قال فضحك النبى صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه قال وما قدروا الله حق قدره هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** بندار نا يحيىٰ بن سعيد نا فضيل بن عياض عن منصور عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله قال فضحك النبى صلى الله عليه وسلم تعجبا وتصديقا هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا محمد بن الصلت نا ابو كدينة عن عطاء بن السائب عن ابى الضحى عن ابن عباس قال مر يهودى بالنبى صلى الله عليه وسلم فقال له النبى صلى الله عليه وسلم يا يهودى حدثنا فقال كيف تقول يا ابا القاسم اذا وضع الله السمٰوات على ذه والارضين على ذه والماء على ذه والجبال على ذه وسائر الخلق على ذه واشار محمد بن الصلت ابو جعفر بخنصره اولا ثم تابع حتى بلغ الابهام فانزل الله عز وجل وما قدروا الله حق قدره هٰذا حديث حسن غريب صحيح لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وابو كدينة اسمه يحيىٰ بن المهلب ورايت محمد بن اسمٰعيل روى هٰذا الحديث عن الحسن بن شجاع عن محمد بن الصلت **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن مطرف عن عطية العوفى عن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انعم وقد التقم صاحب القرن القرن وحنى جبهته واصغىٰ سمعه ينتظر ان يؤمر ان ينفخ فينفخ قال المسلمون فكيف نقول يا رسول الله

تحقیق اللہ بخشتا ہے تمام گناہوں کو اور پرواہ نہین کرتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ثابت سے جو راوی ہے شہر بن حوشب سے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی مجھسے منصور اور سلیمان اعمش نے ابراہیم سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے عبد اللہؓ سے کہا اُسنے ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا محمد تحقیق اللہ تعالیٰ بند رکھیگا آسمانونکو ایک اُنگلی پر اور پہاڑونکو ایک اُنگلی پر اور زمینونکو ایک انگلی پر اور خلقت کو ایک اُنگلی پر پھر کہیگا مین ہون بادشاہ[1] کہا راوی نے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے حتی کہ آپکے اگلے دانت ظاہر ہوگئے فرمایا آپنے اُنھون نے اللہ کی قدر حق اُسکی قدر کا نہین کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن عیاض نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبب تعجب و تصدیق کے ہنس پڑے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن صلت نے کہا حدیث کی ہمسے ابو کدینہ نے عطار بن سائب سے اُسنے ابی الضحیٰ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرا اسو اُسکو آنحضرت نے فرمایا اے یہودی ہمکو کوئی بات سُنا تو کہا اُسنے اے ابا القاسم آپ کسطرح فرماتے ہین کہ جب اللہ تعالیٰ آسمانونکو اس اُنگلی پہ رکھیگا اور زمینونکو اسپر اور پانی کو اسپر اور پہاڑونکو اسپر اور تمام خلقت کو اسپر اور محمد بن صلت یعنی ابو جعفر نے اولا اشارت تو اپنی اُنگلی خنصر کی طرف کی پھر اُس کے ساتھ کی طرف یہانتک کہ ابہام تک پہونچے[2] پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وما قدروا اللہ حق قدره یعنی نہین قدر کیا اُنھون نے اللہ کا حق اسکی قدر کا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے۔ ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔ اور دیکھا مین نے محمد بن اسمعیل کو کہ روایت کرتا تھا اس حدیث کو حسین ابن شجاع سے وہ محمد بن صلت سے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مطرف سے اُسنے عطیہ عوفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کسطرح خوشی کر سکتا ہون حالانکہ صاحب صور صور کو مُنھ مین ڈالے ہوئے ہے اور پیشانی کو ٹیڑھا کیے ہوئے ہے اور کانون کو مائل کئے ہوئے ہے پھونکنے کے حکم کی انتظاری کر رہا ہے کہ پھونکے[3] کہا مسلمانون نے پس ہم کیا کہین یا رسول اللہ

[1] یعنی آنحضرت اس یہودی کی گفتگو کی تصدیق پر تعجب کر کے ہنس دیے یعنے اسکو سچ جانتے ہین کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے روز ان تمام اشیا کو اُنگلی پر رکھکر ہلائے گا اور کہے گا مین ہون بادشاہ کہان ہین دنیا کے بادشاہ جو کہ جھوٹا دعویٰ کرتے تھے ۱۲ [2] یعنی جب کہا اس یہودی نے اللہ تعالیٰ آسمانونکو اس اُنگلی پر رکھے گا تو محمد بن صلت نے اشارت خنصر کی طرف کی کہ مراد اسکی اس اُنگلی سے خنصر ہے خنصر وہ اُنگلی ہے جو سب سے چھوٹی ہے پھر جب اُسنے کہا کہ زمینون کو اسپر تو محمد بن صلت نے دوسری اُنگلی کی طرف جو خنصر کے متصل ہے اشارت کی کہ مراد اسکی اس سے یہ ہے علی ہذا القیاس ابہام تک جسکو انگوٹھا کہتے ہین پہونچے ۱۲ [3] یہ تمام اوصاف آنحضرت نے اسرافیل علیہ السلام کے بیان فرمائے ہین کہ اسطرح حکم الٰہی کا منتظر کھڑا ہے تمام اعضا اُسکے حکم کی طرف جھکائے ہوئے ہین تاکہ جب حکم ہو فی الفور بجا لاوٴن ۱۲ ❖❖❖

قال قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل توكلنا على الله وربما قال على الله توكلنا هٰذا حديث حسن حدثنا احمد بن منيع نا اسمٰعيل بن ابراهيم نا سليمان التيمى عن اسلم العجلى عن بشر بن شغاف عن عبد الله بن عمرو قال قال اعرابى يا رسول الله ما الصور قال قرن ينفخ فيه هٰذا حديث حسن انما نعرفه من حديث سليمان التيمى حدثنا ابوكريب نا عبدة بن سليمان نا محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابى هريرة قال قال يهودى فى سوق المدينة لا والذى اصطفى موسى على البشر قال فرفع رجل من الانصار يده فصك بها وجهه قال تقول هٰذا وفينا نبى الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ونفخ فى الصور فصعق من فى السموات ومن فى الارض الا من شاء الله ثم نفخ فيه اخرىٰ فاذا هم قيام ينظرون فاكون اول من رفع راسه فاذا موسى اٰخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادرى ارفع راسه قبلى ام كان ممن استثنى الله ومن قال انا خير من يونس بن متى فقد كذب هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا محمود بن غيلان وغير واحد قالوا نا عبد الرزاق نا الثورى نا ابو اسحاق ان الاغر ابا مسلم حدثه عن ابى سعيد وابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ينادى مناد ان لكم ان تحيوا فلا تموتوا ابدا وان لكم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لكم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا وان لكم ان تنعموا فلا تياسوا ابدا فذلك قوله تعالىٰ وتلك الجنة التى اورثتموها بما كنتم تعملون وروى ابن المبارك وغيره هٰذا الحديث عن الثورى ولم يرفعوه حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن عنبسة بن سعيد عن حبيب بن ابى عمرة عن مجاهد قال قال ابن عباس اتدرى ما سعة جهنم

فرمایا آپ نے کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنی کافی ہے ہمکو اللہ اور کافی ہے کارساز توکل کیا ہم نے اللہ پر اور کبھی کہا اُسنے اللہ پر توکل کیا ہمنے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے اسلم عجلی سے اُسنے بشر بن شغاف سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ صور کیا چیز ہے فرمایا آپنے ایک سینگ ہے اس مین پھونکا جائیگا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم تو فقط اس کو طریق سلیمان تیمی سے پہچانتے ہین حدیث کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث کی ہمسے ابوسلمہ نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے کہا ایک یہودی نے مدینہ کے بازار مین قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے موسیٰ کو تمام انسانون پر برگزیدہ کیا ہے کہا راوی نے پس ایک مرد انصاری نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور اُسکے مُنھ پر تھپیڑ مارا کہا تو یہ کہتا ہے حالانکہ درمیان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پھونکا جاوے گا بیچ صور کے پس بیہوش ہو جاوینگے جو بیچ آسمانون کے اور جو بیچ زمین کے ہے مگر جس کو چاہے اللہ پھر پھونکا جاوے گا بیچ اُس کے دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے دیکھتے سو مین سب سے پہلے سر اُٹھاؤنگا دیکھونگا کہ موسیٰ عرش کے پایون سے ایک پایہ کو پکڑے ہوئے ہونگے سو مین نہین جانتا کہ کیا اُس نے مجھ سے پہلے سر اُٹھایا ہے یا اُن سے ہے جن کو اللہ تعالےٰ نے استثنا کیا ہے اور جس نے کہا مین بہتر ہون یونس بن متی سے تو اُس نے جھوٹ بولا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے ثوری نے کہا حدیث کی ہمسے ابواسحاق نے یہ کہ اغر نے اُسکو حدیث کی ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آواز دینے والا آواز دیگا کہ تم زندہ رہو گے اور کبھی نہ مروگے اور تم تندرست رہوگے تو پھر کبھی بیمار نہ ہوگے اور تم سیر ہوگے پھر کبھی لاغر نہ ہوگے اور تم منعم ہوگے پھر کبھی فقیر نہ ہوگے سو یہی قول اللہ تعالیٰ کا وتلک الجنۃ التی الخ اور یہ ہے جنت جس کے تم وارث کئے گئے ہو بسبب اسکے کہ تھے تم عمل کرتے۔ اور روایت کیا ہے ابن مبارک وغیرہ نے اس حدیث کو ثوری سے اور اُس کو مرفوع نہین کیا حدیث کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے عنبسہ بن سعید سے اُس نے حبیب بن ابی عمرہ سے اُس نے مجاہد سے کہا اُس نے کہا ابن عباسؓ نے کیا تو جانتا ہے کہ دوزخ کی فراخی کس قدر ہے

لہ ایک بار نفخ صور ہے عالم کے فنا کا دوسرا ہے زندہ ہونے کا یہ تیسرا ہے بیہوشی سے بعد حشر کے خبردار ہونے کا اسکے بعد اللہ کے سامنے حاضر ہو جاوینگے ۱۲

قلت لا قال اجل واللہ ماتدری حدثتنی عائشۃ انہا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسموات مطویات بیمینہ قالت قلت فاین الناس یومئذ یا رسول اللہ قال علی جسر جہنم وفی الحدیث قصۃ وھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ **سورۃ المؤمن** حدثنا بندار نا عبدالرحمن بن مہدی نا سفیان عن منصور والاعمش عن ذر عن یسیع الحضرمی عن النعمان بن بشیر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الدعاء ھو العبادۃ ثم قال وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین ھذا حدیث حسن صحیح **سورۃ السجدۃ** حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن منصور عن مجاھد عن ابی معمر عن ابن مسعود قال اختصم عند البیت ثلثۃ نفر قرشیان وثقفی او ثقفیان وقرشی قلیل فقہ قلوبہم کثیر شحم بطونہم فقال احدھم اترون اللہ یسمع ما نقول فقال الاخر یسمع ان جہرنا ولا یسمع ان اخفینا وقال الاخر ان کان یسمع اذا جہرنا فھو یسمع اذا اخفینا فانزل اللہ عزوجل وما کنتم تستترون ان یشہد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن عمارۃ بن عمیر عن عبدالرحمن بن یزید قال قال عبداللہ کنت مستترا باستار الکعبۃ فجاء ثلثۃ نفر کثیر شحوم بطونہم قلیل فقہ قلوبہم قرشی وختناہ ثقفیان او ثقفی وختناہ قرشیان فتکلموا بکلام لم افہمہ فقال احدھم اترون ان اللہ یسمع کلامنا ھذا فقال الاخران انا اذا رفعنا اصواتنا سمعہ واذا لم نرفع اصواتنا لم یسمعہ فقال الاخران سمع منہ شیئا سمعہ کلہ قال عبداللہ

میں نے کہا کہ نہیں کہا اُنسے ہاں قسم ہے اللہ کی تو نہیں جانتا مجھے حضرت عائشہ رضؓ نے حدیث کی ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت سوال کیا والارض جمیعًا قبضتہ الخ اور زمین ساری مٹھی میں ہے اُسکی دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوئے ہیں بیچ داہنے ہاتھ اُسکے کے کہا حضرت عائشہ نے میں نے کہا سو اُسدن لوگ یا رسول اللہ کہاں ہونگے فرمایا آپ نے دوزخ کے پُل پر اور اس حدیث میں قصّہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس طرق سے **تفسیر سورۂ مؤمن حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور اور اعمش سے اُسنے ذر سے اُس نے یسیع حضرمی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہا اُسنے سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے دعا عبادت ہے پھر کہا آپ نے وقال ربکم ادعونی استجب لکم الخ اور کہا پروردگار تمھارے نے دعا کرو مجھ سے قبول کرونگا واسطے تمھارے تحقیق وہ لوگ کہ تکبر کرتے ہیں عبادت میری سے شتاب داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل ہوکر یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورۂ سجدہ حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی معمر سے اُسنے ابن مسعودؓ سے کہا اُسنے خانہ کعبہ کے پاس تین آدمی جھگڑا کر رہے تھے دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی اُنکے دلوں میں کم عقل تھی اور اُنکے پیٹوں میں بہت چربی تھی سو ایک نے اُنمیں سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں سو کہا دوسرے نے سُنتا ہے اگر ہم اونچے بولیں اور نہیں سُنتا اگر ہم آہستہ بولیں اور کہا دوسرے نے اگر ہماری بلند آواز کو سُنتا ہے تو آہستہ آواز کو بھی ضرور سُنتا ہے پس اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی وماکنتم تستترون الخ اور نہیں تھے تم چھپ سکتے اس بات سے کہ گواہی دیویں اوپر تمھارے کان تمھارے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُس نے عمارہ بن عمیر سے اُسنے عبدالرحمن بن یزید سے کہا اُسنے کہا عبداللہ نے میں خانہ کعبہ کے پردوں سے چھپا ہوا تھا پس تین آدمی آئے اُنکے پیٹوں کی چربی بہت تھی اُنکے دلوں کی سمجھ کم تھی ایک قریشی تھا اور دو اس کے داماد ثقفی تھے یا ایک ثقفی تھا اور دو اُسکے داماد قریشی تھے سو اُنھوں نے ایک ایسی بات کی کہ میں نے اُسکو سمجھا نہیں پھر کہا ایک نے دونوں میں سے کیا تم جانتے ہو کہ اللہ ہماری اس بات کو سُنتا ہے کہا دوسرے نے جب ہم بلند آواز نکالتے ہیں تو سُنتا ہے اور جب ہم آواز کو بلند نہ کریں تو اُسکو نہیں سُنتا اور کہا دوسرے نے اگر اس آواز سے کچھ سُنتا ہے تو تمام آواز سُن لیتا ہے

۵ بندگی کی شرط ہے اپنے رب سے مانگنا نہ مانگنا غرور ہے اگر دنیا نہ مانگے مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو پہونچتا ہے سو برحق بات ہے مگر یہ نہیں کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کرے اسکی مرضی کے موافق مالک سے اپنی خواہش کرتا ہے ۱۲

فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فانزل الله وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم ولا جلودكم الى قوله فاصبحتم من الخاسرين هذا حديث حسن حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن الاعمش عن عمارة ابن عمير عن وهب بن ربيعة عن عبد الله نحوه حدثنا ابو حفص عمرو بن علي الفلاس ثنا ابو قتيبة سلم بن قتيبة نا سهيل بن ابي حزم القطعي نا ثابت البناني عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا قال قد قال الناس ثم كفر اكثرهم فمن مات عليها فهو ممن استقام هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه سمعت ابا زرعة يقول روى عفان عن عمرو بن علي حديثا **سورة الشورى** حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عبد الملك بن ميسرة قال سمعت طاؤسا قال سئل ابن عباس عن هذه الاية قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة فى القربى فقال سعيد بن جبير قربى ال محمد فقال ابن عباس اعلمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن بطن من قريش الا كان له فيهم قرابة فقال الا ان تصلوا ما بيني و بينكم من القرابة هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن ابن عباس حدثنا عبد بن حميد نا عمرو بن عاصم نا عبيد الله بن الوازع قال ثني شيخ من بني مرة قال قدمت الكوفة فاخبرت عن بلال بن ابي بردة فقلت ان فيه لمعتبرا فاتيته وهو محبوس فى داره التي قد كان بنى قال واذا كل شئ منه قد تغير من العذاب والضرب واذا هو فى قشاش فقلت الحمد لله يا بلال لقد رايتك وانت تمر بنا تمسك بانفك من غير غبار وانت فى حالك هذه اليوم فقال ممن انت فقلت من بني مرة بن عباد فقال الا احدثك حديثا

پھر میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ذکر کی تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی وما کنتم تستترون الخ یعنی نہیں تھے تم چھپ سکتے اس بات سے کہ گواہی دیویں اوپر تمہارے کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ چمڑے تمہارے یہانتک کہ نازل ہوئی فاصبحتم من الخاسرین۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن عمیر سے اُسنے وہب بن ربیعہ سے اُسنے عبد اللہ سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی فلاس نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سہیل بن ابی حزم قطعی نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بنانی نے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ان الذین قالوا ربنا اللہ الخ یعنی تحقیق جن لوگوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر محکم رہے فرمایا آپ نے یہ بات بہت لوگوں نے کہی پھر بہت ان میں سے منکر ہوئے سو جو کوئی اسپر مرا تو وہ اُن سے ہے جو محکم رہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس وجہ سے سُنا میں نے ابا زرعہ سے کہ کہتا روایت کی یہ حدیث عفان نے عمرو بن علی سے۔ **تفسیر سورۂ شوریٰ** حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عبد الملک بن میسرہ سے کہا سُنا میں نے طاؤس سے کہا اُس نے سوال کیا گیا ابن عباس اس آیت سے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ۔ یعنی کہہ تو اے محمد نہیں مانگتا میں اوپر اسکے کچھ بدلہ مگر دوستی بیچ قرابت کے سو کہا سعید بن جبیر نے مراد اس سے قرابت آل محمد ہیں کہا ابن عباس نے مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی ہر ایک شاخ میں آپ کی قرابت تھی سو فرمایا آپ نے کیوں نہیں وصل کرتے درمیان میرے اور اپنے قرابت کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے ابن عباس سے مروی ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن وازع نے کہا حدیث کی مجھے ایک شیخ نے بنی مرہ سے کہا اُسنے میں کوفہ میں آیا اور مجھے بلال بن ابی بردہ کی خبر ملی سو میں نے کہا اس میں تو عبرت ہے بس میں اُس کے پاس آیا اس حالت میں کہ وہ اپنے اس گھر میں حبس کو اُس نے بنایا تھا محبوس تھا کہا اُس نے تمام حالت اُس کی بسبب تکلیف اور مار کے بگڑی ہوئی تھی اور دیکھا تو وہ گیاس کے لباس میں ہے میں نے کہا الحمد للہ اے بلال میں نے تجھے اس حالت میں دیکھا تھا کہ تو ہمارے پاس سے گذرتا تھا تو بغیر غبار کے ہی ناک چڑھاتا تھا اور آج کے دن تو اس حالت میں ہے اُس نے کہا تو کس قبیلہ سے ہے میں نے کہا میں بنی مرہ بن عباد سے ہوں اُس نے کہا خبردار میں تجھے ایک حدیث سُناتا ہوں

عسى الله ان ينفعك به قلت هات قال ثني ابو بردة عن ابيه ابي موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تصيب
عبدا نكبة فما فوقها او دونها الا بذنب وما يعفوا الله عنه اكثر قال وقرأ وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفو
عن كثير هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **سورة الزخرف حدثنا** عبد بن حميد نا محمد بن بشر العبدي
ويعلى بن عبيد عن حجاج بن دينار عن ابي غالب عن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ضل قوم بعد
هدى كانوا عليه الا اوتوا الجدل ثم تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الاية ما ضربوه لك الا جدلا بل هم قوم خصمون
هذا حديث حسن صحيح انما نعرفه من حديث حجاج بن دينار وحجاج ثقة مقارب الحديث وابو غالب اسمه حزور **سورة
الدخان حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الملك بن ابراهيم الجدي نا شعبة عن الاعمش ومنصور سمعا ابا الضحى
يحدث عن مسروق قال جاء رجل الى عبد الله فقال ان قاصا يقص يقول انه يخرج من الارض الدخان فيأخذ بمسامع الكفار
ويأخذ المؤمن كهيئة الزكام قال فغضب وكان متكئا فجلس ثم قال اذا سئل احدكم عما يعلم فليقل به قال منصور فليخبر به وا
اذا سئل عما لا يعلم فليقل الله اعلم فان من علم الرجل اذا سئل عما لا يعلم ان يقول الله اعلم فان الله قال لنبيه قل ما اسألكم عليه
من اجر وما انا من المتكلفين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رأى قريشا استعصوا عليه قال اللهم اعني عليهم بسبع كسبع يوسف
فاخذتهم سنة فاحصت كل شئ حتى اكلوا الجلود والميتة وقال احدهما العظام قال وجعل يخرج من الارض كهيئة الدخان قال
فاتاه ابو سفيان فقال ان قومك

کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس سے نفع دیگا میں نے کہا بیان کر کہا اُسنے حدیث کی مجھے ابو بردہ نے اپنے باپ ابی موسیٰ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی انسان کو کوئی تکلیف زیادہ یا کم نہیں پہونچتی مگر بدلہ گناہ کے اور وہ جو اللہ معاف کر دیتا ہے وہ بہت ہی کہا اُسنے اور اُسنے یہ آیت پڑھی وما اصابکم من مصیبۃ الخ یعنی اور جو کچھ کہ پہونچتی ہے تمکو مصیبت سے پس بسبب اس چیز کے کہ کمایا ہاتھوں تمہارے نے اور معاف کرتا ہے بہت سی چیزوں سے ۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے **تفسیر سورۂ زخرف حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بشر عبدی اور یعلی بن عبید نے حجاج بن دینار سے اُسنے ابی غالب سے اُسنے ابی امامہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچھے ہدایت کے جو تھی اسپر مگر کہ دیگئی جھگڑا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ما ضربوہ لک الا جدلا الخ یعنی نہیں بیان کرتے واسطے تیرے مگر جھگڑا بلکہ وہ قوم ہے جھگڑا کرنے والی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم تو اسکو فقط طریق حجاج بن دینار سے ہی پہچانتے ہیں اور حجاج ثقہ ہے مقارب الحدیث ۔ اور ابو غالب کا نام حزور ہے **تفسیر سورۂ دخان حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الملک بن ابراہیم جدی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اعمش اور منصور سے سنا دونوں نے ابا الضحی سے کہ حدیث کرتا تھا مسروق سے کہا اُسنے ایک مرد عبد اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک واعظ کہتا ہے کہ زمین سے دھوان نکلے گا اور کفار کے کانوں کو پکڑیگا یعنی بیہوش کریگا اور مومنوں کو بھی پکڑیگا مثل ہیئت زکام کے کہا اُسنے عبد اللہ غضبناک ہوا اور تکیہ لگائے ہوئے تھا سو بیٹھ گیا پھر کہا اُسنے جب کوئی تم میں سے سوال کیا جاوے اُس چیز سے کہ اسکو جانتا ہے تو بیان کر دے کہا منصور نے تو چاہیئے کہ اسکی خبر دیدے اور جب اس چیز سے سوال کیا جاوے کہ اسکو نہیں جانتا تو کہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے کیونکہ آدمی کی علمیت سے ہے یہ کہ جب سوال کیا جاوے اس چیز سے کہ اسکو نہیں جانتا تو کہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اسلئے کہ اللہ نے اپنے نبی سے کہا ہے قل ما اسئلکم علیہ من اجر الخ کہ نہیں سوال کرتا میں تم سے اسپر مزدوری اور نہیں میں تکلیف کرنیوالوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قریش کو دیکھا کہ اُنھوں نے میری نافرمانی کی ہے تو دعا کی الٰہی میری انپر مدد کر سات برس کا قحط ڈالکر یوسف کا سا قحط سات برس کا پس اُنکو قحط نے پکڑ لیا اور اُسنے تمام چیزوں کو فنا کر دیا حتی کہ اُنھوں نے چمڑوں اور مردوں کو کھایا اور ایک نے کہا ہے کہ ہڈیوں کو ۔ کہا اُسنے اور زمین سے دھوئیں کی طرح نکلتا تھا کہا اُسنے پھر آپکے پاس ابو سفیان آیا اور کہنے لگا آپکی قوم ۔

۵۱ یہ خطاب عاقل بالغ لوگوں کو ہے خواہ نیک ہوں یا بد کیونکہ نبی اور بچے بسبب معصوم ہونے کے اُس سے خارج ہیں اسی میں سختی دنیا اور آخرت اور قبر کی آگئی اور نبیوں اور بچوں کو جو رنج پہونچتا ہے اس کا باعث کچھ اور ہے ۱۲ ۵۲ بات ظاہر ہے کہ جو کوئی سیدھا راستہ چھوڑ دیتا ہے وہ ضرور اپنی کجی کے درست کرنے کیواسطے کجی کو ہی اختیار کرتا ہے اور کجی تو جدل وغیرہ سے ہوسکتی ہے نہ مناظرہ سے ۱۲ ۵۳ جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت میں قحط پڑا تھا ویسا ہی انپر پڑے تاکہ اپنی گمراہی اور شامت سے خبردار ہوں اور ایمان لاویں چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اُنھوں نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو حضرت سے التجا کی آنحضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہوئی بطشہ کے معنی پکڑ کے ہیں مراد اس سے یہ آیت ہے یوم نبطش البطشۃ الکبری اور لزام سے مراد یہ آیت ہے فسوف یکون لزاما اور روم سے الم غلبت الروم اور قمر یعنی چاند سے وانشق القمر راوی کی غرض یہ ہے کہ یہ تمام باتیں گذر چکی ہیں کوئی باقی نہیں رہی اور بطشہ اور لزام سے مراد دن بدر کا ہے اور یہ جتنی جو واعظ بیان کر رہا تھا وہ بھی درست ہو سکتے ہیں ان معنوں کو بھی مفسرین نے عموماً بیان کیا ہے یعنی قیامت کی علامت ہے کہ ایک دھوان ہو گا جس سے تمام کفار بیہوش ہو جاوینگے اور مومنوں کو زکام کا سا حال ہو گا ۱۲

قد هلكوا فادع الله لهم قال فهذا القوله يوم تاتي السماء بدخان مبين يغشى الناس هذا عذاب اليم قال منصور هذا لقوله ربنا اكشف عنا العذاب فهل يكشف عذاب الاخرة قال مضى البطشة واللزام والدخان وقال احدهم القمر وقال الاخر الروم **قال** ابو عيسى اللزام يوم بدر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسين بن حريث نا وكيع عن موسى بن عبيدة عن يزيد بن ابان عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن مؤمن الا وله بابان باب يصعد منه عمله وباب ينزل منه رزقه فاذا مات بكيا عليه فذلك قوله فما بكت عليهم السماء والارض وما كانوا منظرين هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وموسى بن عبيدة ويزيد بن ابان الرقاشي يضعفان في الحديث **سورة الاحقاف حدثنا** علي بن سعيد الكندي نا ابو محياة عن عبد الملك بن عمير عن ابن اخي عبد الله بن سلام قال لما اريد عثمان جاء عبد الله بن سلام فقال له عثمان ما جاء بك قال جئت في نصرتك قال اخرج الى الناس فاطردهم عني فانك خارج خير لي منك داخل قال فخرج عبد الله بن سلام الى الناس فقال يا ايها الناس انه كان اسمي في الجاهلية فلان فسماني رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله ونزلت في ايات من كتاب الله نزلت في وشهد شاهد من بني اسرائيل على مثله فامن واستكبرتم ان الله لا يهدي القوم الظلمين ونزلت في كفى بالله شهيدا بيني وبينكم ومن عنده علم الكتاب ان لله سيفا مغمودا عنكم وان الملائكة قد جاورتكم في بلدكم هذا الذي نزل فيه نبيكم فالله الله في هذا الرجل ان تقتلوه فوالله ان قتلتموه لتطردن جيرانكم الملائكة ولتسلن سيف الله المغمود عنكم فلا يغمد الى يوم القيمة قال فقالوا اقتلوا اليهودي واقتلوا عثمان هذا حديث غريب وقد رواه شعيب

ہلاک ہو چکی ہے سو آپ انکے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیے کہا اُسنے پس یہ واسطے قول اللہ کے یوم تاتی السماء الخ یعنی اُس دن کہ لاویگا آسمان دھوان ظاہر ڈھانپ لیویگا لوگونکو یہ ہے عذاب درد دینے والا کہا منصور نے یہ واسطے اس قول کے ربنا اکشف الخ یعنی اے پروردگار ہمارے کھولدے ہمسے عذاب پس کیا عذاب آخرت کا دور ہو جاتا ہے کہا اُسنے گذر گیا ہے بطشہ اور لزام اور دھوان اور کہا ایک نے چاند اور کہا دوسرے نے روم کہا ابو عیسیٰ نے لزام بدر کا دن ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے موسیٰ بن عبیدہ سے اُسنے یزید بن ابان سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مومن کے واسطے دو دروازے ہین ایک دروازہ ہے اس سے اسکے عمل چڑھتے ہین اور ایک دروازہ ہے اس سے اسکا رزق اُترتا ہے پس جب مرتا ہے تو وہ دونون اسپر روتے ہین سو یہی مراد اس آیت سے فما بکت علیہم السماء یعنی پس نہ روئے اوپر اُنکے آسمان اور زمین اور نہ ہوئے ڈھیل دیے گئے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی طریق سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی دونون حدیث مین ضعیف کئے گئے ہین **تفسیر سورۂ احقاف** حدیث کی ہمسے علی بن سعید کندی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو محیاۃ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے اپنے بھتیجے عبد اللہ بن سلام سے کہا اُسنے جب حضرت عثمان کے قتل کا ارادہ کیا گیا تو عبد اللہ بن سلام اُنکے پاس آیا تو اُسکو حضرت عثمان نے فرمایا تجھے کیا چیز لائی ہے کہا اُسنے مین تمھاری مدد مین آیا ہون فرمایا حضرت عثمان نے لوگونکی طرف جا اور اُنکو مجھ سے دور کر کیونکہ تیرا نکلنا میرے نزدیک بہتر ہے تیرے داخل ہونے سے کہا راوی نے پس عبد اللہ بن سلام لوگونکی طرف نکل آیا اور کہا اے لوگو میرا نام کفر مین فلان تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبد اللہ رکھا ہے اور میرے حق مین بہت آیتین کتاب اللہ مین نازل ہوئی ہین میرے حق مین یہ آیت نازل ہوئی وشہد شاہد الخ یعنی پس گواہی دی ایک شاہد نے بنی اسرائیل سے اوپر مانند اُسکے کے پس ایمان لایا وہ اور تکبر کیا تمنے تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمونکو۔ اور نازل ہوئی میرے حق مین کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب۔ یعنی کافی ہے اللہ گواہ درمیان میرے اور تمھارے اور وہ جو نزدیک اسکے علم کتاب کا ہے (جان لو یہ بات) کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک تلوار ہے میان مین رکھی گئی ہے تم سے اور فرشتے تمھاری ملاقات کرتے ہین اس شہر مین جسمین نبی تمھارا نازل ہوا ہے سو ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے اس مرد کے حق مین کہ قتل کرو اسکو پس قسم ہے اللہ کی اگر اسکو قتل کروگے تو اپنے ہمسایون فرشتونکو دور کروگے اور اللہ کی تلوار کو جو تم سے میان مین بند کی ہوئی ہے کھینچ دوگے پھر وہ قیامت تک بند نہ ہوگی کہا اُسنے پس کہا اُنھون نے قتل کرو یہودی کو اور قتل کرو عثمان کو۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا اسکو شعیب

سلہ یعنی حضرت عثمان تمھارے حق مین مثل اُس تلوار کے ہین جو میان مین بند کی ہوئی ہے اور اگر اُنکو شہید کروگے تو تلوار میان سے نکل پڑے گی اور فتنہ و فساد برپا ہو جائیگا چنانچہ بعد شہادت حضرت عثمان کے ایسا ہی ہوا قولہ فرشتے تمھاری الفت کرتے ہین بواسطہ حضرت عثمان کے ۱۲

بن صفوان عن عبد الملك بن عمير عن ابن محمد بن عبد الله بن سلام عن جده عبد الله بن سلام حدثنا عبد الرحمن بن الاسود ابو عمرو البصری نا محمد بن ربيعة عن ابن جريج عن عطاء عن عائشة قالت كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا رای مخيلة اقبل وادبر فاذا مطرت سری عنه قالت فقلت له فقال وما ادری لعله كما قال الله تعالی فلما راوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا هذا حديث حسن حدثنا علی بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن داود عن الشعبی عن علقمة قال قلت لابن مسعود هل صحب النبی صلی الله عليه وسلم ليلة الجن منكم احد قال ما صحبه منا احد ولكن افتقدناه ذات ليلة وهو بمكة فقلنا اغتيل استطير ما فعل به فبتنا بشر ليلة بات بها قوم حتی اذا اصبحنا وكان فی وجه الصبح اذا نحن به يجيئ من قبل حراء قال فذكروا له الذی كانوا فيه قال فقال اتانی داعی الجن فاتيتهم فقرأت عليهم قال فانطلق فارانا آثارهم وآثار نيرانهم قال الشعبی وسالوه الزاد وكانوا من جن الجزيرة فقال كل عظم لم يذكر اسم الله عليه يقع فی ايديكم اوفر ما كان لحما وكل بعرة او روثة علف لدوابكم فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم فلا تستنجوا بهما فانهما زاد اخوانكم من الجن هذا حديث حسن صحيح **سورة محمد صلی الله عليه وسلم** حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هريرة واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات فقال النبی صلی الله عليه وسلم انی لاستغفر الله فی اليوم سبعين مرة هذا حديث حسن صحيح ويروی عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال انی لاستغفر الله فی اليوم مائة مرة رواه محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق

بن صفوان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے اُسنے اپنے دادا عبد اللہ بن سلام سے حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن اسود یعنی ابو عمر بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے ابن جریج سے اُسنے عطار سے اُسنے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل دیکھتے تو اندر جاتے اور باہر نکلتے پس جب برستا تو وہ گھبراہٹ آپ سے دور ہوتی کہا حضرت عائشہ رضؓ نے پس مین نے آپ سے کہا سو فرمایا آپ نے مین نہین جانتا کہ شاید وہ ایسا ہی ہو جیسا کہ اللہ تعالی نے کہا ہی فلما راوہ عارضا الخ یعنی پس جب دیکھا اُسکو بادل سامنے آنے والا جنگلون اُنکے کو کہا اُنھون نے یہ بادل ہی مینھ برسانیوالا ہمکو۔ یہ حدیث حسن ہی حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے داؤد سے اُسنے شعبی سے اُسنے علقمہ سے کہا اُسنے مین نے ابن مسعود رضؓ سے کہا کیا کوئی شخص تم مین سے جنون کی رات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مصاحب ہوا ہی کہا اُسنے ہم مین سے تو کوئی آپکا مصاحب نہین ہوا لیکن ایک رات ہم نے آپکو نہ پایا اس وقت مین کہ آپ مکہ مین ہی تھے پس ہمنے کہا آپ کسی حیلہ سے پکڑے گئے مین فالین ڈالتا تھا کہ آپکو کیا ہوا سو ہمنے ایسی بُری رات گذاری جیسے کسی قوم پر بُری رات ہو سکتی ہی یہانتک کہ جب ہمنے صبح کی یا صبح کے قریب پہونچے (شک راوی) دیکھا ہمنے آپکو کہ غار حرا کی طرف سے آتے ہین کہا اُسنے پھر لوگون نے آپ سے ذکر کیا اس حالت کو کہ جسمین تھے کہا اُسنے پس فرمایا آپ نے میرے پاس جنون کا قاصد آیا پھر مین اُنکے پاس گیا اور اُنپر (قرآن) پڑھا کہا اُسنے پھر آپ چلے اور ہم کو اُنکے نشان اور اُنکی آگ کے نشان دکھلائے کہا شعبی نے اور جنون نے آپ سے اپنی خوراک کا حال پوچھا اور وہ جن جزیرہ عرب کے تھے سو فرمایا آپنے جس ہڈی پر اللہ کا نام نہ ذکر کیا جاوے اور وہ تمھارے ہاتھون مین واقع ہو تو وہ گوشت مین زیادہ پر ہو جائیگی۔ اور ہر مینگنی یا لید تمھارے چار پایون کی گھاس ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اُن دونون سے استنجا نہ کرو اسلیے کہ وہ تمھارے بھائیون جنون کا کھانا ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **تفسیر سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم** حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُنھون نے ابی سلمہ سے اُنھون نے ابی ہریرہ رضؓ سے اس آیت کی تفسیر مین استغفر لذنبک الخ یعنی اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے اور واسطے ایمان والون کے اور ایمان والیون کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین بخشش مانگتا ہون اللہ سے ایک دن مین ستر بار یہ حدیث حسن صحیح ہی اور مروی ہی بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے مین بخشش مانگتا ہون اللہ سے ایک دن مین سو بار روایت کیا اسکو محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے

سلہ قوم عاد کو اُن کے پیغمبر نے بہت سمجھایا اور وہ اپنے عادات سے باز نہ آئے تو حضرت نے فرمایا کہ تم پر عذاب نازل ہوگا جب بادل آیا اور کہا کہ اس مین عذاب ہے اُنھون نے کہا کہ یہ بادل ہے ہمارے کھیتون پر برسے گا اسی خیال مین پھر بھی اپنی عادات سے باز نہ آئے آخر جب بادل آیا تو آگ برسی جس سے وہ مع اسباب و مال وغیرہ کے جل گئے تفصیل اس کی کلام اللہ مین موجود ہے حضرت نے حضرت عائشہ کو فرمایا کہ مجھے بادل سے خوف رہتا ہی جبتک کہ وہ برستا نہین

نا شیخ من اهل المدینة عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة قال تلا رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه الآیة یوما وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم قالوا ومن یستبدل بنا قال فضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم علی منکب سلمان ثم قال هذا وقومه هذا وقومه هذا حدیث غریب وفی اسناده مقال وقد روی عبد الله بن جعفر ایضا هذا الحدیث عن العلاء بن عبد الرحمن **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر نا عبد الله بن جعفر بن نجیح عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة قال قال ناس من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یا رسول الله من هؤلاء الذین ذکر الله ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالنا قال وکان سلمان بجنب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم فخذ سلمان وقال هذا واصحابه والذی نفسی بیده لو کان الایمان منوطا بالثریا لتناوله رجال من فارس وعبد الله بن جعفر بن نجیح هو والد علی بن المدینی وقد روی علی بن حجر عن عبد الله بن جعفر الکثیر وثنا علی بهذا الحدیث عن اسمعیل بن جعفر عن عبد الله بن جعفر بن نجیح **سورة الفتح حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نا مالک بن انس عن زید بن اسلم عن ابیه قال سمعت عمر بن الخطاب یقول کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره فکلمت رسول الله صلی الله علیه وسلم فسکت ثم کلمته فسکت فحرکت راحلتی فتنحیت فقلت ثکلتک امک یا ابن الخطاب نزرت رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث مرات کل ذلک لا یکلمک ما اخلقک بان ینزل فیک قرآن قال فما نشبت ان سمعت صارخا یصرخ بی قال فجئت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا بن الخطاب لقد انزل علی هذه اللیلة سورة ما احب ان لی بها ما طلعت علیه الشمس انا فتحنا لک فتحا مبینا

کہا حدیث کی ہم سے ایک شیخ نے اہل مدینہ سے اُسنے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یہ آیت پڑھی وان تتولوا یستبدل قوما الخ یعنی اور اگر پھر جاؤ تم بدل دیگا ایک قوم سوائے تمھارے پھر نہ ہونگے مانند تمھارے کہا لوگون نے اور کسکو بدل کر یگا ساتھ ہمارے کہا اُسنے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے کاندھے پر (ہاتھ) مارکر پھر فرمایا یہ شخص اور قوم اسکی یہ شخص اور قوم اسکی یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد مین مقال ہے اور نیز روایت کیا اس حدیث کو عبد اللہ بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن جعفر بن نجیح نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے کہا لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ جنکو اللہ تعالےٰ نے ذکر کیا ہے کہ اگر ہم پھر جاوین تو بدل جاوین ساتھ ہمارے پھر نہ ہون مانند ہمارے۔ کہا راوی نے اور سلمان فارسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانب تھے کہا اُسنے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان کی ران پر ہاتھ مارا اور کہا یہ اور اصحاب اس کے۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر ایمان ثریا کے ساتھ معلق ہوتا تو اُسکو فارس کے لوگ حاصل کر لیتے۔ اور عبد اللہ بن جعفر بن نجیح وہ والد علی بن مدینی کا ہے اور مروی ہے بواسطہ علی بن حجر کے عبد اللہ بن جعفر کثیر سے اور حدیث کی ہمسے علی نے یہ حدیث اسمٰعیل بن جعفر سے اُسنے عبد اللہ بن جعفر بن نجیح سے **تفسیر سورہ فتح حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سُنا مین نے عمر بن خطابؓ سے کہ فرماتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر مین تھے سو مین نے آنحضرت سے کچھ بات کی سو خاموش رہے پھر مین نے آپ سے بات کی پھر آپ خاموش رہے پھر مین نے اپنی اونٹنی کو ہلایا اور ایک طرف ہوا اور مین نے (دل سے) کہا تجھے تیری مان روئے بیٹے اے ابن خطاب۔ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار الحاح سے سوال کیا ہے ہر بار آپ نے تجھ سے بات نہین کی تو اس بات کے لائق ہے کہ تیرے حق مین قرآن نازل ہوا ہو کہا حضرت عمرؓ نے پس مین نے تھوڑی دیر کی کہ مین نے ایک چلانے والے کو سُنا کہ چلاتا ہے کہا حضرت عمرؓ نے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو فرمایا آپ نے اے ابن خطاب اس رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے مین نہین پسند کرتا کہ اس کے بدلے میرے واسطے وہ چیز ہو جس پر آفتاب نکلتا ہے

انا فتحنا لک فتحا مبینا ؕ

هذا حديث حسن غريب صحيح حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن انس قال انزلت على النبي صلى الله عليه وسلم ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر مرجعه من الحديبية فقال النبي صلى الله عليه وسلم لقد نزلت على اٰية احب الى مما على الارض ثم قرأها النبي صلى الله عليه وسلم عليهم فقالوا هنيئا مريا يا رسول الله لقد بين لك الله ماذا يفعل بك فماذا يفعل بنا فنزلت عليه ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات تجري من تحتها الانهر حتى بلغ فوزا عظيما هذا حديث حسن صحيح وفيه عن مجمع بن جارية حدثنا عبد بن حميد قال ثنا سليمان بن حرب نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان ثمانين هبطوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه من جبل التنعيم عند صلوة الصبح وهم يريدون ان يقتلوه فاخذوا اخذا فاعتقهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم الاٰية هذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسن بن قزعة البصري نا سفيان بن حبيب عن شعبة عن ثوير عن ابيه عن الطفيل بن ابي بن كعب عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم والزمهم كلمة التقوى قال لا اله الا الله هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث الحسن بن قزعة وسألت ابا زرعة من هذا الحديث فلم يعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه سورة الحجرات حدثنا محمد بن المثنى نا مؤمل بن اسمعيل نا نافع بن عمر بن جميل الجمحي قال ثنا ابن ابي مليكة قال ثني عبد الله بن الزبير ان الاقرع بن حابس قدم على النبي صلى الله عليه وسلم قال فقال ابو بكر يا رسول الله استعمله على قومه فقال عمر لا تستعمله يا رسول الله فتكلما عند النبي صلى الله عليه وسلم حتى ارتفعت اصواتهما فقال ابو بكر لعمر ما اردت الا خلافي فقال ما اردت خلافك قال فنزلت هذه الاٰية يا ايها الذين اٰمنوا لا ترفعوا

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس رضؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت (لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک الخ) حدیبیہ کے لوٹنے کے وقت نازل ہوئی تھی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے کہ وہ میرے نزدیک زیادہ پسند ہے تمام اُس چیز سے جو زمین میں ہے پھر اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنپر پڑھا پس کہا اُنھوں نے خوشگوار اور خوش ہاضمہ ہو آپ کو یا رسول اللہ آپ کے لئے تو اللہ تعالےٰ نے بیان کردیا ہے جو کچھ کہ آپ کے ساتھ ہوگا پس ہمارے ساتھ کیا ہوگا سو آپ پر یہ آیت نازل ہوئی لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتہا الانہار تا کہ آپ یہان تک پہونچے فوزاً عظیماً یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس میں روایت ہے مجمع بن جاریہ سے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُس نے انس سے یہ کہ اسی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب پر کوہ تنعیم سے صبح کی نماز کے وقت آپڑے اور وہ لوگ آپکے قتل کرنے کا ارادہ کرتے تھے سو وہ پکڑے گئے پھر اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وہو الذی کف ایدیہم الخ یعنے اور وہ ہے جسنے بند کئے ہاتھ اُنکے تم سے اور ہاتھ تمھارے اُنسے الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسن بن قزعہ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن حبیب نے شعبہ سے اُسنے ثویر سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے طفیل بن ابی بن کعب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں والزمہم کلمۃ التقوی فرمایا آپنے کلمۂ تقوی سے مراد لا الہ الا اللہ ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر طریق حسن بن قزعہ سے اور سوال کیا میں نے ابا زرعہ سے اس حدیث کا تو اُسنے اسکو مرفوع نہ پہچانا مگر اسی طریق سے تفسیر سورۂ حجرات حدیث کی ہم سے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے نافع بن عمر بن جمیل جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ملیکہ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن زبیر نے یہ کہ اقرع بن حابس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہا اُسنے پس کہا حضرت ابو بکر نے یا رسول اللہ اسکو اسکی قوم پر عامل بنائیے پس کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ اسکو عامل مت بنائیے سو اُنھوں نے نبی صلعم کے پاس بات چیت کی یہانتک کہ ان دونوں کی آواز بلند ہوئی سو کہا حضرت ابو بکر نے حضرت عمر رضؓ سے تو تو میری مخالفت کا ہی ارادہ کرتا ہے کہا اُنھوں نے میں آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کرتا کہا اُسنے پس یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا الخ یعنے اے ایمان والو مت بلند کرو

اصواتكم فوق صوت النبي قال وكان عمر بعد ذلك اذا تكلم عند النبي صلى الله عليه وسلم لم يسمع كلامه حتى يستفهمه
قال وما ذكر ابن الزبير جده يعني ابا بكر هذا حديث غريب حسن وقد رواه بعضهم عن ابن ابي مليكة مرسلا ولم يذكر
فيه عن عبد الله بن الزبير حدثنا ابو عمار الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن ابي اسحق
عن البراء بن عازب في قوله تعالى ان الذين ينادونك من وراء الحجرات قال قام رجل فقال يا رسول الله ان حمدي زين
وان ذمي شين فقال النبي صلى الله عليه وسلم ذاك الله عز وجل هذا حديث حسن غريب حدثنا عبد الله بن اسحاق
الجوهري البصري نا ابو زيد صاحب الهروي عن شعبة عن داؤد بن ابي هند قال سمعت الشعبي يحدث عن ابي جبيرة
بن الضحاك قال كان الرجل منا يكون له الاسمان والثلاثة فيدعى ببعضها فعسى ان يكره قال فنزلت هذه الاية ولا تنابزوا
بالالقاب هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو سلمة يحيى بن خلف نا بشر بن المفضل عن داؤد بن ابي هند عن الشعبي
عن ابي جبيرة بن الضحاك نحوه وابو جبيرة بن الضحاك هو اخو ثابت بن الضحاك الانصاري حدثنا عبد بن حميد
نا عثمان بن عمر عن المستمر بن الريان عن ابي نضرة قال قرأ ابو سعيد الخدري واعلموا ان فيكم رسول الله لو يطيعكم في
كثير من الامر لعنتم قال هذا نبيكم يوحى اليه وخيار ائمتكم لو اطاعهم في كثير من الامر لعنتوا فكيف بكم اليوم هذا حديث
غريب حسن صحيح قال علي بن المديني سألت يحيى بن سعيد القطان عن المستمر بن الريان فقال ثقة حدثنا علي بن حجر
نا عبد الله بن جعفر نا عبد الله بن دينار عن ابن عمر

آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے کہا اُسنے اور حضرت عمر بعد اُسکے جب کوئی بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کرتے تو اُنکی بات سُنی نہ جاتی یہانتک کہ آنحضرت
اس سے پھر دریافت کرتے کہا اُسنے اور ابن زبیرؓ نے اپنے دادا حضرت ابوبکرؓ کا ذکر نہیں [1] کیا یہ حدیث غریب حسن ہے اور روایت کیا اُسکو بعض نے ابن ابی ملیکہ
سے مرسل اور اُسنے اسمین عبد اللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کیا حدیث کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد
سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازبؓ سے اس آیت کی تفسیر میں ان الذین ینادونک من وراء الحجرات کہا اُسنے ایک مرد کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول
اللہ میری حمد زینت ہے اور میری مذمت عیب ہے پس فرمایا نبی صلعم نے یہ شان اللہ عزوجل کی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن اسحاق
جوہری بصری نے کہا حدیث کی ہم سے ابوزید صاحب ہروی نے شعبہ سے اُسنے داؤد بن ابی ہند سے کہا سنا مین نے شعبی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی جبیرہ
بن ضحاک سے کہا اُسنے بعض لوگون کے ہم مین سے دو نام اور تین ہوتے تھے سو وہ کسی ایک نام سے پکارے جاتے تھے شاید وہ اُسکو مکروہ جانتا
ہو پس یہ آیت نازل ہوئی ولا تنابزوا بالالقاب یعنی اور مت بدنام کرو ساتھ بُرے [3] لقبون کے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابوسلمہ یعنی یحییٰ بن خلف
نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے ابی جبیرہ بن ضحاک سے مثل اس کے اور ابو جبیرہ بن ضحاک وہ بھائی ثابت
بن ضحاک انصاری کا ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے مستمر بن ریان سے اُسنے ابی نضرہ سے کہا اُسنے ابوسعید خدریؓ
نے یہ آیت پڑھی واعلموا ان فیکم رسول اللہ الخ اور جانو تم کہ بیچ تمھارے رسول اللہ کا ہے اور اگر کہا مانے کرے تمھارا بہت باتون مین البتہ ایذا مین پڑو
تم کہا اُسنے یہ نبی تمھارا ہے جو وحی ہوتی ہے طرف اُسکے اور بہتر ہے تمھارے تمام پیشواؤن کا اگر وہ اُنکی بہت باتون مین اطاعت کرلے البتہ ایذا مین
پڑین سو تمھارا کیا حال ہے آج کے دن۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے کہا علی بن مدینی نے مین نے یحییٰ بن سعید القطان سے مستمر بن ریان
کی بابت سوال کیا سو کہا اُسنے کہ ثقہ ہے حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن جعفر نے کہا حدیث
کی ہم سے عبد اللہ بن دینار نے ابن عمر سے

[1] یعنی ابن زبیر نے اپنے دادا حضرت صدیق کا حال بیان نہیں کیا کہ اُسکا حال آنحضرت کے ساتھ بات کرنے کے وقت کسطرح کا تھا آیا بلند آواز سے کرتے تھے یا پست سے ۱۲ [2]
بنی تمیم حضرت کے ملنے کو آئے اور آنحضرت گھر مین تھے باہر دروازے سے پکارنے لگے اے محمد گھر سے نکلیے اسلیے کہ ہماری صفت کرنی اس آدمی کے لیے زینت ہے اور مذمت کرنی اسکے لیے عیب ہے فرمایا آپ
نے یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ وہ جسکی مدح کرے اُسکے لئے زینت ہے وہی جسکی مذمت کرے اُسکے لئے عیب تمھاری مدح اور مذمت کرنی کچھ کام نہیں آتی ۱۲ [3] کہا عکرمہ نے اسکے یہ معنی ہیں کہ آدمی کو فاسق
فاجر منافق نہ پکارنا چاہیے کہا حسن نے یہودیون اور نصرانیون کو بعد انکے مسلمان ہونیکے بھی لوگ اُنکو یہودی یا نصرانی کے نام سے پکارتے تھے اس سے منع کیے گئے کہا عطا نے اپنے بھائی مسلمان کو
کتا اور گدھا اور خنزیر سے نہ پکارنا چاہیے ابن عباس سے مروی ہے بُرے لقب سے پکارنے کے یہ معنی ہیں کہ جب کسی آدمی نے پہلے بُرے عمل کیے ہوں پھر اُسنے توبہ کی ہو تو اُسکو اُسکے ماضیہ اعمال پر ردن کے

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب الناس یوم فتح مکة فقال یا ایها الناس ان الله قد اذهب عنکم عبیة الجاهلیة وتعاظمها بآبائها فالناس رجلان رجل بر تقی کریم علی الله وفاجر شقی هین علی الله والناس بنو آدم وخلق الله آدم من التراب قال الله یا ایها الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم ان الله علیم خبیر هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث عبد الله بن دینار عن ابن عمر الا من هذا الوجه وعبد الله بن جعفر یضعف ضعفه یحیی بن معین وغیره وهو والد علی بن المدینی وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن عباس حدثنا الفضل بن سهل البغدادی الاعرج وغیر واحد قالوا نا یونس بن محمد عن سلام بن ابی مطیع عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الحسب المال والکرم التقوی هذا حدیث حسن غریب صحیح من حدیث سمرة لا نعرفه الا من حدیث سلام بن ابی مطیع **سورة ق** حدثنا عبد بن حمید نا یونس بن محمد نا شیبان عن قتادة نا انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تزال جهنم تقول هل من مزید حتی یضع فیها رب العزة قدمه فتقول قط قط وعزتك ویزوی بعضها الی بعض هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه **سورة الذاریات** حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن سلام عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن رجل من ربیعة قال قدمت المدینة فدخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرت عنده وافد عاد فقلت اعوذ بالله ان اکون مثل وافد عاد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وما وافد عاد قال فقلت علی الخبیر بها سقطت ان عادا لما اقحطت بعثت قیلا فنزل علی بکر بن معاویة فسقاه الخمر وغنته الجرادتان ثم خرج یرید جبال مهرة فقال

یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے تکبری جاہلیت کی اور فخر کرنا اس جاہلیت کا ساتھ اپنے باپوں کے دور کیا ہے پس آدمی دو قسم کے ہیں ایک تو لوگ نیکوکار پرہیزگار اللہ کے نزدیک عزت والے اور دوسرے بدکردار بدبخت اللہ کے نزدیک ذلیل۔ اور تمام لوگ بیٹے آدم کے ہیں اور آدم کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا ہے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر الخ یعنی اے لوگو تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تم کو ایک مرد سے اور عورت سے اور کیا ہے ہم نے تم کو کنبے اور قبیلے تو کہ ایک دوسرے کو پہچانو تحقیق بہت بزرگ تمھارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تمھارا ہے تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق عبد اللہ بن دینار سے جو راوی ہے ابن عمر سے مگر اسی طریق سے اور عبد اللہ بن جعفر ضعیف کیا گیا ہے ضعیف کیا ہے اسکو یحییٰ بن معین وغیرہ نے اور یہ والد ہے علی بن مدینی کا اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے **حدیث** کی ہمسے فضل بن سہل بغدادی اعرج اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے یونس بن محمد نے سلام بن ابی مطیع سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے حسب مال ہے اور کرم تقویٰ۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے طریق سمرہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سلام بن ابی مطیع سے **تفسیر سورۂ ق** **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے قتادہ سے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ ہی دوزخ یہ کہتا رہیگا ہل من مزید یہاں تک کہ رب العزت اسمیں اپنا قدم رکھیگا پھر کہیگا بس بس قسم ہے عزت تیرے کی اور آپسمیں سمٹ جائیگا یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس طریق سے **تفسیر سورۂ ذاریات** **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے ایک مرد ربیعہ سے کہا اُسنے میں مدینہ میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا سو آپ کے پاس قوم عاد کے قاصد کا ذکر ہوا میں نے کہا میں اللہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں مثل قاصد قوم عاد کے ہوں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد عاد کا کیا حال ہے کہا اُسنے میں نے کہا آپ اسکے واقف کار کے پاس پہونچے سو عاد پر جب قحط پڑا تو اُنھوں نے قیل (نام آدمی) بھیجا پس وہ بکر بن معاویہ کے گھر اترا سو اُسنے اُسکو شراب پلائی اور دو کنچنیاں اُسکو سرود سنانے کے لئے بلائیں پھر وہ مہرہ کے پہاڑوں کا ارادہ کر کے نکلا پس کہا اُس نے ؎

۱؎ یعنی بُرائیاں ذات کی اور قوم کی عبث ہیں آدمی کو فی ذاتہ کمال انسانی حاصل کرنا چاہیئے محض ذات کیا فائدہ دیتی ہے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کی طرف اور کتّے اصحاب کہف کی طرف خیال کرو کہ وہ ذلیل ہوا اور یہ عزیز ۱۲

اللهم انی لم اٰتك لمریض فاداویه ولا لاسیر فافادیه فاسق عبدك ما كنت مسقیه واسق معه بكر بن معاویة یشكر له الخمر الذی سقاه فرفع له سحابات فقیل له اختر احداهن فاختار السوداء منهن فقیل له خذها رمادا رمددا لا تذر من عاد احدا وذكر انه لم یرسل علیهم من الریح الا قدر هذه الحلقة یعنی حلقة الخاتم ثم قرأ اذ ارسلنا علیهم الریح العقیم ما تذر من شئ اتت علیه الاٰیة وقد روی هذا الحدیث غیر واحد عن سلام ابی المنذر عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن الحارث بن حسان ویقال الحارث بن یزید حدثنا عبد بن حمید نا زید بن حباب نا سلام بن سلیمان النحوی ابو المنذر نا عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن الحارث بن یزید البكری قال قدمت المدینة فدخلت المسجد فاذا هو غاص بالناس واذا رایات سود تخفق واذا بلال متقلد السیف بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت ما شان الناس قالوا یرید ان یبعث عمرو بن العاص وجها فذكر الحدیث بطوله نحوا من حدیث سفیان بن عیینة بمعناه ویقال له الحارث بن حسان **سورة الطور حدثنا** ابو هشام الرفاعی نا ابن فضیل عن رشدین بن كریب عن ابیه عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ادبار النجوم الركعتان قبل الفجر وادبار السجود الركعتان بعد المغرب هذا حدیث غریب لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه من حدیث محمد بن الفضیل عن رشدین بن كریب سألت محمد بن اسمعیل عن محمد ورشدین ابنی كریب ایهما اوثق فقال ما اقربهما ومحمد عندی ارجح وسألت عبد الله بن عبد الرحمن عن هذا فقال ما اقربهما ورشدین بن كریب ارجحهما عندی **سورة النجم حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن مالك بن مغول عن طلحة بن مصرف

(حاشیہ: انت — الرکعتان — قال والقول ما قال ابو محمد ورشدین ارجح من محمد وقدامه وقد ادرك رشدین ابن عباس ورآه)

اے اللہ مین تیرے پاس کسی بیمار کے واسطے نہین آیا کہ اس کے لیئے دوا کراؤن اور نہ کسی قیدی کے لیئے کہ اسکا فدیہ دون پس اپنے بندے کو پانی پلا کہ جو تو اُسکو پلانے والا ہے اور اُسکے ساتھ بکر بن معاویہ کو بھی پلا اس کی اُس شراب کا شکریہ کرتا تھا جو کہ اُس نے اُسکو پلایا تھا سو اُسکے واسطے کئی بادل اُٹھائے گئے اور اُس سے کہا گیا کہ ایک ان مین سے اختیار کرلے تو اُس نے سیاہ بادل کو ان مین سے اختیار کیا سو اُس سے کہا گیا کہ پکڑ اس کو اُس حالت مین کہ یہ ہلاک کرنے والا اور جلانے والا ہے نہ چھوڑے گا عاد مین سے کسی کو اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ ان پر ہوا اُس حلقہ کے برابر بھیجی گئی تھی یعنی انگوٹھی کے حلقہ کے برابر پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اذ ارسلنا علیهم الریح الخ یعنی جسوقت کہ بھیجی ہم نے اوپر اُنکے باؤ بانجھ یعنی بے نفع نہین چھوڑتی تھی کوئی چیز کہ آتی تھی اوپر اُس کے الخ ۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو کئی ایک نے سلام ابی المنذر سے اُس نے عاصم بن ابی النجود سے اُس نے ابی وائل سے اُس نے حارث بن حسان سے اور کہا گیا ہے حارث بن یزید **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہم سے سلام بن سلیمان نحوی یعنی ابو المنذر نے کہا حدیث کی ہم سے عاصم بن ابی النجود نے ابی وائل سے اُس نے حارث بن یزید بکری سے کہا اُسنے مین مدینہ مین آیا اور مسجد مین داخل ہوا دیکھا تو وہ مسجد لوگون سے پُر ہے اور نیزے سیاہ حرکت کر رہے ہین اور بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلوار کھینچے ہوئے ہے مین نے کہا کیا حال ہے لوگون کا کہا اُنھون نے آنحضرت ارادہ کر رہے ہین کہ عمرو بن عاص کو کسی طرف (جنگ کے لیے) بھیجین اور اُس نے لمبی حدیث ذکر کی مثل حدیث سفیان بن عیینہ کے بالمعنے اور کہا جاتا ہے اُس کو حارث بن حسان **تفسیر سورۂ طور حدیث** کی ہم سے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن فضیل نے رشدین بن کریب سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابن عباس سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بعد جانے ستارون کے دو رکعت ہین قبل فجر کے ۔ اور پیچھے سجدے کے دو رکعت ہین بعد مغرب کے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی طریق محمد بن فضیل سے جو راوی ہے رشدین بن کریب سے سوال کیا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے محمد اور رشدین سے جو دونون بیٹے ہین کریب کے کہ کون ان دونون مین سے معتبر ہے پس کہا اُس نے مین ان دونون کے ساتھ اقرار نہین کرتا اور محمد کو میرے نزدیک ترجیح ہے اور سوال کیا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اس کی بابت تو کہا اُس نے مین ان دونون سے تو اقرار نہین کرتا اور رشدین بن کریب میرے نزدیک ان دونون سے ارجح ہے **تفسیر سورہ نجم حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے مالک بن مغول سے اُسنے طلحہ بن مصرف سے

عن مرة عن ابن مسعود قال لما بلغ رسول الله صلی الله علیه وسلم سدرة المنتهی قال ینتهی الیها ما یعرج من الارض و
ما ینزل من فوق فاعطاه الله عندها ثلاثا لم یعطهن نبیا کان قبله فرضت علیه الصلوة خمسا واعطی خواتیم سورة البقرة
وغفر لامته المقحمات ما لم یشرکوا بالله شیئا قال ابن مسعود اذ یغشی السدرة ما یغشی قال السدرة فی السماء السادسة قال
سفیان فراش من ذهب واشار سفیان بیده فارعدها وقال غیر مالك بن مغول الیها ینتهی علم الخلق لا علم لهم بما فوق
ذلك هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا عباد بن العوام نا الشیبانی قال سألت زر بن حبیش عن قوله عز وجل
فکان قاب قوسین او ادنی فقال اخبرنی ابن مسعود ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی جبرئیل وله ستمائة جناح هذا حدیث
حسن صحیح غریب **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن مجالد عن الشعبی قال لقی ابن عباس کعبا بعرفة فسأله عن شیء
فکبر حتی جاوبته الجبال فقال ابن عباس انا بنو هاشم فقال کعب ان الله قسم رؤیته وکلامه بین محمد وموسی فکلم
موسی مرتین ورآه محمد مرتین فقال مسروق فدخلت علی عائشة فقلت هل رأی محمد ربه فقالت لقد تکلمت بشیء
قف له شعری قلت رویدا ثم قرأت لقد رأی من آیات ربه الکبری فقالت این یذهب بك انما هو جبرئیل من اخبرك ان
محمدا رأی ربه او کتم شیئا مما امر به او یعلم الخمس التی قال الله ان الله عنده علم الساعة وینزل الغیث فقد اعظم الفریة
ولکنه رای جبرئیل لم یره فی صورته الا مرتین مرة عند سدرة المنتهی ومرة فی جیاد له ستمائة جناح قد سد الافق
وقد روی داود بن ابی هند عن الشعبی عن مسروق عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا الحدیث وحدیث داود اقصر

اُسنے مرہ سے اُسنے ابن مسعودؓ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی پر پہونچے (فرمایا آپ نے جو چیز کہ زمین سے اوپر چڑھتی ہے اور
جو چیز کہ اوپر سے اُترتی ہے اسجگہ تک پہونچتی ہے) تو آپکو اللہ تعالی نے اُسکے پاس مین چیزین عطا فرمائین وہ کسی اور نبی کو جو آپ سے پہلے گذرے ہین نہین
دی گئین آپ پر پانچ نمازین فرض کی گئین اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا دیے گئے اور آپ کی اُمت کے لئے کبیرہ گناہ معاف کیے گئے جبتک اللہ تعالی
کے ساتھ کوئی شریک نہ کرین- کہا ابن مسعود نے جبکہ ڈھانپ لیا سدرہ کو اُس چیز نے کہ ڈھانپ لیا کہا اُسنے سدرہ چھٹے آسمان مین ہے کہا سفیان
نے فراش سونے سے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور اُسکو ہلایا- اور کہا غیر مالک بن مغول نے اُسکے پاس علم خلقت کا ختم ہوتا ہے اوپر اسکے
انکا علم نہین ہے- یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم عباد بن عوام نے کہا حدیث کی ہمسے شیبانی نے کہا سوال کیا
مین نے زر بن حبیش سے اس آیت کی تفسیر سے فکان قاب قوسین او ادنی یعنی پس تھا قدر دو کمان کے یا زیادہ نزدیک پس کہا اُس نے خبر
دی مجھے ابن مسعود نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو دیکھا اس حالت مین کہ اُسکے چھ سو پر تھے- یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی
ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مجالد سے اُسنے شعبی سے کہا اُسنے ابن عباس کعب کو عرفہ مین ملا اور اُس سے ایک چیز کے
بابت سوال کیا پس اُسنے تکبیر کہی یہانتک کہ جواب دیا اُسکو پہاڑون نے سو کہا ابن عباس نے ہم بنو ہاشم ہین پس کہا کعب نے اللہ نے اپنے دیدار
اور کلام کو درمیان حضرت محمد رسول اللہ اور حضرت موسی علیہما السلام کے تقسیم کیا ہے سو اللہ سے حضرت موسی علیہ السلام نے دو بار بات چیت کی ہے اور
آنحضرت نے اُسکو دو بار دیکھا ہے پس کہا مسروق نے پھر مین حضرت عائشہ پر داخل ہوا اور مین نے کہا کیا محمد نے اپنے رب کو دیکھا ہے کہا اُنھون
نے تو نے ایسی بات کی ہے جس سے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے ہین مین نے کہا ٹھہر جا پھر مین نے یہ آیت پڑھی لقد رای من آیات ربہ الکبری
یعنی تحقیق دیکھا اُسنے نشانیون پروردگار اپنی کی سے بڑی کو پس کہا حضرت عائشہ نے تیری کہان فکر جاتی ہے یہ تو جبرئیل ہین جس کسی نے تجھے خبر دی
ہے کہ محمد نے اپنے رب کو دیکھا ہے یا کسی حکم کو جسکا انکو حکم ہوا ہے چھپایا ہے یا اُن پانچ چیزون کو جانتا ہے کہ کہا ہے اللہ نے ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث
تو اُسنے بڑا افترا کیا لیکن آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا ہے نہین دیکھا آپنے اُسکو اپنی اصلی صورت مین مگر دو بار ایک بار سدرۃ المنتہی مین
اور دوسری بار جیاد مین اُسکے چھ سو پر تھے کہ اُسنے کنارے کو پر کیا تھا- اور روایت کیا ہے داود بن ابی ہند نے شعبی سے اُسنے مسروق سے اُسنے
حضرت عائشہ رضی سے اُنھون نے نبی صلعم سے مثل اس حدیث کے اور حدیث داود کی چھوٹی ہے

ف۱ ابن عباس نے کعب سے کوئی بات پوچھی شاید اُسنے اللہ کے دیدار کی بابت سوال کیا ہوگا تو اُسنے اس بات کو ایک بڑی بات سمجھ کر تکبیر کہی اسقدر بلند آواز کی کہ صدا جو پہاڑون
سے آتی ہے آئی جیسا کہ کنوین سے بعد آواز دینے کے آواز آتی ہے ایسا ہی پہاڑون مین ہوتا ہے ۱۲ عـہ نام موضع کہ مکہ مین ہے ٭٭٭٭٭

من حدیث مجالد **حدثنا** محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان الثقفی نا یحییٰ بن کثیر العنبری نا سالم بن جعفر عن الحکم بن ابان عن عکرمة عن ابن عباس قال رأی محمد ربه قلت الیس الله یقول لا تدرکه الابصار وھو یدرک الابصار قال ویحک ذاک اذا تجلی بنوره الذی ھو نوره وقد رأی محمد ربه مرتین ھٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** سعید بن یحییٰ بن سعید الاموی نا ابی نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابن عباس فی قول الله ولقد راٰه نزلة اخریٰ عند سدرة المنتھی فاوحی الی عبده ما اوحی فکان قاب قوسین او ادنیٰ قال ابن عباس قد راٰه صلی الله علیه وسلم ھٰذا حدیث حسن **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق وابن ابی رزمة وابو نعیم عن اسرائیل عن سماک بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس قال ما کذب الفؤاد ما رأی قال راٰه بقلبه ھٰذا حدیث حسن **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع ویزید بن ھارون عن یزید بن ابراھیم التستری عن قتادة عن عبد الله بن شقیق قال قلت لابی ذر لو ادرکت النبی صلی الله علیه وسلم لسألته فقال عما کنت تسأله قلت اسأله ھل رای محمد ربه فقال قد سألته فقال نورٌ انّٰی اراه ھٰذا حدیث حسن **حدثنا** عبد بن حمید نا عبید الله بن ابی رزمة عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن عبد الرحمٰن بن یزید عن عبد الله ما کذب الفؤاد ما رأی قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم جبرئیل فی حلة من رفرف قد ملأ ما بین السماء والارض ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن عثمان ابو عثمان البصری نا ابو عاصم عن زکریا بن اسحاق عن عمرو بن دینار عن عطاء عن ابن عباس

راٰه النبی

نوراً

حدیث مجالد سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن کثیر عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے سالم بن جعفر نے حکم بن ابان سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے محمد رسول اللہ نے اپنے رب کو دیکھا ہی مین نے کہا کیا اللہ تعالیٰ یہ نہین فرماتا لاتدرکہ الابصار الخ یعنی نہین پاتی اُسکو آنکھین اور وہ پاتا ہی آنکھونکو کہا اُسنے افسوس ہی تجھے یہ اُسوقت ہی کہ جب وہ اپنے نور سے تجلی ڈالے جو اُسکا نور ہی اور آنحضرت نے رب کو دو بار دیکھا ہی یہ حدیث حسن غریب ہی **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحییٰ بن سعید اُموی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے اُسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر مین ولقد راٰہ نزلۃ اُخریٰ الخ یعنی اور البتہ دیکھا ہے اُسنے اُسکو دوسری بار نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے فاوحیٰ الیٰ عبدہ الخ یعنی پس وحی پہونچائی طرف بندے اپنے کے جو پہونچائی فکان قاب قوسین الخ یعنی پس تھا قدر دو کمان کے یا زیادہ نزدیک کہا ابن عباس رضی نے البتہ دیکھا ہے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق اور ابن ابی رزمہ اور ابو نعیم نے اسرائیل سے اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ماکذب الفؤاد ما رآی یعنی نہین جھوٹ جانا دل نے جو کچھ کہ دیکھا کہا اُسنے دیکھا آپ نے اُسکو ساتھ دل اپنے کے یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور یزید بن ہارون نے یزید بن ابراہیم تستری سے اُسنے قتادہ سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اُسنے مین نے ابی ذر سے کہا اگر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پاتا تو آپ سے ضرور سوال کرتا پس کہا اُسنے کس چیز سے تو سوال کرتا مین نے کہا مین آپ سے سوال کرتا کہ کیا محمد (یعنے آپ نے) اپنے رب کو دیکھا ہے پس کہا اُسنے مین نے آپ سے سوال کیا ہی سو فرمایا ہی آپ نے وہ نور ہی مین کس طرح اُسکو دیکھ سکتا ہون۔ یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن ابی رزمہ نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمٰن بن یزید سے اُسنے عبد اللہ سے اس آیت کی تفسیر مین ماکذب الفؤاد ما رآی کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو رفرف کے لباس مین دیکھا کہ اُسنے آسمان اور زمین کا درمیان پُر کیا ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہم سے احمد بن عثمان یعنی ابو عثمان بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے زکریا بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن دینار سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابن عباس رضی سے اس آیت کی تفسیر مین

[۱] علماء سلف اور خلف سے اسبات مین اختلاف چلا آیا ہی کہ کیا آنحضرت نے اللہ کو معراج کی رات مین دیکھا ہی یا نہین حضرت عائشہ وغیرہ کا یہی مذہب ہی کہ آنحضرت نے جناب باری کو نہین دیکھا دلیل اُنکی یہ ہے کہ لاتدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار وہو اللطیف الخبیر اور ابن عباس سے خلاف اسکے مروی ہی اور ایسا ہی کہا ہی ابی ذر اور کعب اور حسن اور ابی ہریرہ اور احمد حنبل نے ۱۲ کذا فی الطیبی [۲] کہا ابن عباس نے ان آیات سے مراد پروردگار ہے یعنی اُنھون نے جناب باری کو دیکھا ہی حضرت عائشہ رض فرماتی ہین کہ مراد اُس سے جبرئیل علیہ السلام ہین معنی یہ ہونگے کہ آنحضرت نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا عموماً لوگ اسی طرف ہین ۱۲

الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللھم تغفر جما وای عبد لک
لا الما ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث زکریا بن اسحاق **سورۃ القمر** حدثنا علی بن حجر نا
علی بن مسھر عن الاعمش عن ابراھیم عن ابی معمر عن ابن مسعود قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی
فانشق القمر فلقتین فلقۃ من وراء الجبل وفلقۃ دونہ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا یعنی اقتربت
الساعۃ وانشق القمر ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادۃ عن انس قال
سأل اھل مکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اٰیۃ فانشق القمر بمکۃ مرتین فنزلت اقتربت الساعۃ وانشق القمر الی قولہ سحر
مستمر یقول ذاھب ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ابی معمر
عن ابن مسعود قال انشق القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا
ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبۃ عن الاعمش عن مجاھد عن ابن عمر قال
انفلق القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا ھٰذا حدیث حسن
صحیح **حدثنا** عبد بن حمید نا محمد بن کثیر نا سلیمان بن کثیر عن حصین عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال انشق
القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صار فرقتین علی ھٰذا الجبل وعلی ھٰذا الجبل فقالوا سحرنا محمد فقال بعضھم لئن کان
سحرنا فما یستطیع ان یسحر الناس کلھم وقد روی بعضھم ھٰذا الحدیث عن حصین عن جبیر بن محمد بن جبیر
بن مطعم عن ابیہ عن جدہ جبیر

الذین یجتنبون کبائر الاثم یعنی وہ لوگ کہ بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بیحیائیوں سے مگر چھوٹے چھوٹے گناہوں سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اے اللہ اگر تو بخشتے تو بخش سکتا ہی تمام کو اور کونسا تیرا بندہ ہو کہ جسنے گناہ نہ کیا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر
طریق زکریا بن اسحاق سے **تفسیر سورۂ قمر** حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ابی معمر سے اُسنے
ابن مسعودؓ سے کہا اُسنے اُسوقت میں کہ ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منیٰ میں تھے کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا پیچھے پہاڑ کے
تھا اور ایک ٹکڑا آگے اُسکے سو فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو تم یعنی اقتربت الساعۃ وانشق القمر نزدیک آئی قیامت
اور پھٹ گیا چاند۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے
انس سے کہا اُسنے اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ میں دو بار آیت فانشق القمر کا سوال کیا سو یہ آیت نازل ہوئی اقتربت الساعۃ
وانشق القمر سحر مستمر تک معنی اسکے جانے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی نجیح
سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی معمر سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا سو فرمایا ہم کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو تم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے
اُسنے اعمش سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے گواہ رہو تم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن کثیر نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن کثیر نے حصین سے اُس نے
محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا یہانتک کہ دو
ٹکڑے ہوگیا اس پہاڑ پر اور اُس پہاڑ پر پس کہا اُنھوں نے ہم کو محمد نے سحر کر لیا ہے سو کہا بعض نے ان میں سے اگر ہم کو اُسنے سحر کر لیا ہے
تو اُسکو یہ طاقت تو نہیں کہ تمام لوگوں کو سحر کر لے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو حصین سے اُسنے جبیر بن محمد بن مطعم سے
اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا جبیر سے ❁ ❁ ❁

ف ۱ یہ بیت اُمیہ بن صلت کا ہی جس کو آنحضرت نے پڑھا ہے یعنے اے اللہ تیری شان سے ہی ہے تمام گناہ کبیرہ معاف کرنا۔ اور کسی کا یہ کام نہیں اور صغیرہ
گناہونکو تو ہم تیری طرف منسوب ہی نہیں کرتے کیونکہ ان سے کوئی بشر خالی نہیں اور ایسے گناہ جو صغیرہ ہوتے ہیں کبائر سے اجتناب کرنے سے بھی معاف ہوجاتے
ہیں اور شرط جو ہے شک کے واسطے نہیں بلکہ واسطے تعلیل کے ہی ۱۲

بن مطعم بنحوه حدثنا ابو كريب و ابو بكر بندار قالا ثنا وكيع عن سفيان زياد بن اسمعيل عن محمد بن عباد بن جعفر المخزومي
عن ابي هريرة قال جاء مشركو قريش يخاصمون رسول الله صلى الله عليه وسلم في القدر فنزلت يوم يسحبون في النار على
وجوههم ذوقوا مس سقر انا كل شئ خلقناه بقدر هذا حديث حسن صحيح **سورة الرحمن** حدثنا عبد الرحمن واقد
ابو مسلم نا الوليد بن مسلم عن زهير بن محمد عن محمد بن المنكدر عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على
اصحابه فقرأ عليهم سورة الرحمن من اولها الى آخرها فسكتوا فقال لقد قرأتها على الجن ليلة الجن فكانوا احسن مردودا منكم
كنت كلما اتيت على قوله فباي آلاء ربكما تكذبان قالوا لا بشئ من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد هذا حديث غريب لا نعرفه الا
من حديث الوليد بن مسلم عن زهير بن محمد قال احمد بن حنبل كان زهير بن محمد الذي وقع بالشام ليس هو الذي
يروى عنه بالعراق كانه رجل آخر قلبوا اسمه يعني لما يروون عنه من المناكير وسمعت محمد بن اسمعيل يقول اهل الشام
يروون عن زهير بن محمد مناكير واهل العراق يروون عنه احاديث مقاربة **سورة الواقعة** حدثنا ابو كريب نا
عبدة بن سليمان وعبد الرحيم بن سليمان عن محمد بن عمرو قال نا ابو سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول الله اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر فاقرؤا ان شئتم
فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون وفي الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها
واقرؤا ان شئتم وظل ممدود وموضع سوط في الجنة خير من الدنيا وما فيها واقرؤا ان شئتم فمن زحزح عن النار وادخل
الجنة فقد فاز وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور هذا حديث حسن صحيح

بن مطعم سے مثل اسکے حدیث کی ہے ابوکریب اور ابوبکر بندار نے کہا دونون نے حدیث کی ہے وکیع نے سفیان سے اُسنے زیاد بن اسمٰعیل سے اُس نے
محمد بن عباد بن جعفر مخزومی سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے مشرک قریش کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قدر مین جھگڑتے ہوئے آئے
پس یہ آیت[ل] نازل ہوئی یوم یسحبون فی النار الخ اُسدن کہ گھسیٹے جاوینگے بیچ آگ کے اوپر مُنھون اپنے کے چکھو لگنا آگ دوزخ کا تحقیق ہم نے ہر چیز کو
پیدا کیا ہی اسکو ساتھ اندازے کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **تفسیر سورۃ الرحمٰن** حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن واقد یعنی ابومسلم نے کہا حدیث کی
ہمسے ولید بن مسلم نے زہیر بن محمد سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ پر نکلے سو آپنے
اُنپر سورۃ الرحمٰن اول سے تم آخر تک پڑھی اور وہ چپ رہے پس فرمایا آپ نے مین نے یہ سورت جنون کی رات مین جنون پر پڑھی تھی سو اُنھون
نے تم سے اچھا جواب دیا جب مین اس آیت فبای آلاء ربکما تکذبان پر آتا تھا تو وہ یہ کہتے تھے لا بشئ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد۔ یہ حدیث
غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ولید بن مسلم سے جو راوی ہی زہیر بن محمد سے کہا احمد بن حنبل نے زہیر بن محمد جو شام مین تھا وہ نہین ہی جس سے
عراق مین روایت کیجاتی ہی گویا وہ اور مرد ہی انھون نے اُسکے نام کو بدل دیا جبکہ اُس سے مناکیر حدیثین مروی ہوئین۔ اور سُنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے
کہ کہتا اہل شام زہیر بن محمد سے مناکیر حدیثین روایت کرتے ہین اور اہل عراق اس سے احادیث متقاربہ روایت کرتے ہین **تفسیر سورۃ واقعہ**
حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان اور عبدالرحیم بن سلیمان نے محمد بن عمر سے کہا حدیث کی ہمسے ابوسلمہ نے ابی ہریرہؓ سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی مین نے اپنے بندون نیکوکارون کے لئے وہ چیز[ع] تیار کی ہی جسکو نہ آنکھون نے دیکھا
ہی اور نہ کانون نے سُنا ہی اور نہ کسی آدمی کے دل پر وہ گذری ہی پس پڑھو اگر تم (تصدیق اسکی) چاہتے ہو فلا تعلم نفس ما اخفی لہم الخ یعنی نہین جانتا کوئی
جی کیا چھپائی گئی ہی واسطے اُنکے ٹھنڈک آنکھون سے بدلا اُس چیز کا کہ تھے کرتے اور جنت مین ایک درخت ہی کہ سوار اُسکے سایہ مین سو برس چلے تو
اُسکو قطع نہین کرتا اور پڑھ لو (تصدیق اسکی) اگر تم چاہتے ہو وظل ممدود یعنی سایہ ہین دراز۔ اور جگہ چابک کی جنت مین بہتر ہے دُنیا سے اور اُس
چیز سے کہ اسمین ہی اور پڑھ لو (تصدیق اسکی) اگر تم چاہتے ہو فمن زحزح عن النار الخ یعنی جو کوئی دور رکھا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت مین تو
وہ مراد کو پہونچ گیا اور نہین حیات دنیا کی مگر اسباب فریب کا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ل یعنی ہمنے تمام اشیاء کو اول روز سے پیدا کر دیا ہی کوئی نئی بات نہین ہی جھگڑا کرینگے تو وبال سکا انھین کی گردن پر ہوگا ۱۲ع ع یعنی اس چیز کی ذات کو آنکھون نے نہین دیکھا اور نہ اُس کے
وصف کو کانون نے سُنا اور نہ اُسکی ماہیت کا کسی انسان کے دل پر خطرہ گذرا اور احتمال ہی کہ اول سے اچھی صورتین اور ثانی سے اچھی آوازین اور ثالث سے مفرح خطرات مراد ہون ۱۲ ابوسعید

حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا واقرؤا ان شئتم وظل ممدود وماء مسکوب ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی سعید حدثنا ابو کریب نا رشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الہیثم عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وفرش مرفوعۃ قال ارتفاعہا لکما بین السماء والارض ومسیرۃ ما بینہما خمسمائۃ عام ہذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث رشدین وقال بعض اہل العلم معنی ہذا الحدیث وارتفاعہا کما بین السماء والارض قال ارتفاع الفرش المرفوعۃ فی الدرجات والدرجات ما بین کل درجتین لکما بین السماء والارض حدثنا احمد بن منیع نا الحسین بن محمد نا اسرائیل عن عبد الاعلی عن ابی عبد الرحمن عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتجعلون رزقکم انکم تکذبون قال شکرکم تقولون مطرنا بنوء کذا وکذا وبنجم کذا وکذا ہذا حدیث حسن غریب وروی سفیان عن عبد الاعلی ہذا الحدیث بہذا الاسناد ولم یرفعہ حدثنا ابو عمار الحسین بن حریث الخزاعی المروزی نا وکیع عن موسی بن عبیدۃ عن یزید بن ابان عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ انا انشاناہن انشاء قال ان من المنشات اللائی کن فی الدنیا عجائز عمشا رمصا ہذا حدیث غریب لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث موسی بن عبیدۃ وموسی بن عبیدۃ ویزید بن ابان الرقاشی یضعفان فی الحدیث حدثنا ابو کریب نا معاویۃ بن ہشام عن شیبان عن ابی اسحاق عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود والواقعۃ والمرسلات وعم یتساءلون واذا الشمس کورت

حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین ایک درخت ہے سوار اُسکے سایہ مین ایک سو سال چلے تو اُسکو قطع نہین کرتا اور پڑھ لو (تصدیق اُسکی) اگر تم چاہتے ہو وظل ممدود وماء مسکوب یعنی اور سایہ لمبا اور پانی گرتا ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید سے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے اُسنے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین وفرش مرفوعۃ فرمایا آپنے بلندی اُنکی اتنی ہے جسقدر کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور مسافت درمیان اُن دونون کے پانچ سو سال کی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین سے۔ اور کہا بعض اہل علم نے معنی اس حدیث کے کہ بلندی اُنکی اتنی ہے جسقدر کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے یہ ہین کہ کہا اُسنے بلندی بچھونون کی جو بلند ہین درجات مین اور ہر ایک درجے کے درمیان اسقدر فاصلہ ہے کہ جسقدر درمیان آسمان و زمین کے ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے عبد الاعلیٰ سے اُسنے ابی عبد الرحمن سے اُسنے علی رضی سے کہا اُنھون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتجعلون رزقکم الخ یعنی اور کرتے ہو حصہ رزق اپنے کا یہ کہ تم جھٹلاتے ہو فرمایا آپنے اور کرتے ہو شکر رزق کا یہ جھٹلاتے ہو کہتے ہو ہم فلان[1] فلان ستارے اور فلان فلان ستارے سے مینھ برسائے گئے ہین یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کی سفیان نے عبد الاعلیٰ سے یہ حدیث ساتھ اس اسناد کے اور اُسکو مرفوع نہین کیا حدیث کی ہمسے ابو عمار یعنی الحسین بن حریث خزاعی مروزی نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے موسیٰ بن عبیدہ سے اُسنے یزید بن ابان سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر مین انا انشاناہن انشاء یعنی تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے عورتونکو ایک طرح پیدا کرنا۔ فرمایا آپ نے منشات وہ عورتین ہین جو دنیا مین بوڑھیں کم نظر تھین۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر طریق موسیٰ بن عبیدہ سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان دونون حدیث مین ضعیف ہین حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے شیبان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رضی سے کہا اُسنے کہا حضرت ابو بکر صدیق رضی نے یا رسول اللہ آپ تو بوڑھے ہوگئے ہین فرمایا آپنے مجھے سورۂ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے[2]

[1] یعنی تم شکر یہ رزق کا جو بواسطہ بارش کے تمکو ملتا ہے یہ کرتے ہو کہ اُسکی تکذیب کرتے ہو اسطور سے کہ یہ بارش اللہ کی جانب سے نہین بلکہ فلان ستارے کے باعث سے ہے اگر کوئی شخص ان ستارونکو بارش کے ہونے سے موثر بالذات جانے تو کفر ہے ورنہ کفر نہین یعنی یون جانے کہ جیسے اور اسباب بارش کے لیے ہوتے ہین اُن اسباب سے یہ بھی ایک سبب ہے ۱۲

[2] عموماً ان سورتون مین قیامت اور اُمتون ماضیہ کے حوادثات کا ذکر ہے اور نیز بعض روایتون مین آیا ہے کہ مجھے سورۂ ہود نے بوڑھا کر دیا ہے کیونکہ اسمین ذکر استقامت کا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فاستقم کما امرت ومن تاب معک یعنی سیدھا رہ جسطرح حکم کیا گیا ہے اور جسنے توبہ کی ہے ساتھ تیرے آپنے فرمایا کہ استقامت نہایت مشکل امر ہے اسکے غم نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے نہ بتقاضائے عمر کے

هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث ابن عباس الا من هٰذا الوجه وروى علي بن صالح هٰذا الحديث عن
ابي اسحاق عن ابي جحيفة نحو هٰذا وقد روى عن ابي اسحاق عن ابي ميسرة شئ من هٰذا مرسلا **سورة الحديد**
حدثنا عبد بن حميد وغير واحد المعنى واحد قالوا انا يونس بن محمد نا شيبان بن عبد الرحمٰن عن قتادة قال حدث
الحسن عن ابي هريرة قال بينما نبي الله صلى الله عليه وسلم جالس واصحابه اذ اتى عليهم سحاب فقال نبي الله صلى الله عليه
وسلم هل تدرون ما هٰذا قالوا الله ورسوله اعلم قال هٰذا العنان هٰذه روايا الارض يسوقه الله الى قوم لا يشكرونه
ولا يدعونه ثم قال هل تدرون ما فوقكم قالوا الله ورسوله اعلم قال فانها الرقيع سقف محفوظ وموج مكفوف ثم قال
هل تدرون كم بينكم وبينها قالوا الله ورسوله اعلم قال بينكم وبينها خمسمائة سنة ثم قال هل تدرون ما فوق ذٰلك
قالوا الله ورسوله اعلم قال فان فوق ذٰلك سمائين ما بينهما مسيرة خمسمائة عام حتى عد سبع سمٰوات ما بين كل سمائين
ما بين السماء والارض ثم قال هل تدرون ما فوق ذٰلك قالوا الله ورسوله اعلم قال فان فوق ذٰلك العرش بينه وبين
السماء بعد ما بين السمائين ثم قال هل تدرون ما الذي تحتكم قالوا الله ورسوله اعلم قال فانها الارض ثم قال هل
تدرون ما الذي تحت ذٰلك قالوا الله ورسوله اعلم قال فان تحتها ارضا اخرى بينهما مسيرة خمسمائة سنة حتى عد سبع ارضين
بين كل ارضين مسيرة خمسمائة سنة ثم قال والذي نفس محمد بيده لو انكم دليتم بحبل الى الارض السفلى لهبط على
الله ثم قرء هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شئ عليم هٰذا حديث غريب من هٰذا الوجه ويروى عن ايوب
ويونس بن عبيد وعلي بن زيد قالوا لم يسمع الحسن عن ابي هريرة

سَنة

یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ابن عباس سے مگر اسی وجہ سے اور روایت کی ہے علی بن صالح نے اس حدیث کو ابی اسحاق
سے اُسنے ابی جحیفہ سے مثل اس کے اور مروی ہے بواسطہ ابی اسحاق کے ابی میسرہ سے کچھ حصہ اس سے مرسل **تفسیر سورۂ حدید حدیث**
کی ہمسے عبد بن حمید اور کئی ایک نے (معنی سب کے واحد ہیں) کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان بن
عبد الرحمٰن نے قتادہ سے کہا اُسنے حدیث کی حسن نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے اُسوقت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور اصحاب
آپ کے کہ اُنپر بادل آیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے کہا اُنھوں نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے
فرمایا آپ نے یہ بادل پیاسی زمین کا ہے اُسکو اللہ تعالےٰ اس قوم کی طرف چلا رہا ہے جو اُسکا شکر نہیں کرتے اور نہ اُس سے مانگتے
ہیں پھر فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ اوپر تمھارے کیا ہے کہا اُنھوں نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے وہ
آسمان ہے چھت ہے محفوظ اور موج ہے بند کی گئی پھر فرمایا آپنے کیا تم جانتے ہو کہ کسقدر مسافت ہے درمیان تمھارے اور اسکے کہا اُنھوں نے
اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے درمیان تمھارے اور اُسکے پانچ سو برس کا راستہ ہے پھر فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ
اُسکے اوپر کیا ہے کہا اُنھوں نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے اوپر اُسکے دو اور آسمان ہیں درمیان ان دونوں کے
پانچ سو برس کی سیر ہے یہانتک کہ آپ نے سات آسمان گنے درمیان ہر دو آسمانوں کے اسقدر (مسافت) ہے جسقدر کہ درمیان آسمان اور
زمین کے ہے پھر فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ اُسکے اوپر کیا ہے کہا اُنھوں نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے اوپر اُسکے
عرش ہے درمیان اُسکے اور دیگر آسمان کے مسافت اسقدر ہے کہ جو درمیان دو آسمانوں کے ہے پھر فرمایا آپنے کیا تم جانتے ہو اُسکو جو نیچے
تمھارے ہے کہا اُنھوں نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے وہ زمین ہے پھر فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو اُسکو جو نیچے اُسکے ہے کہا
اُنھوں نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے نیچے اُس کے ایک اور زمین ہے درمیان ان دونوں کے پانچسو برس کی مسافت ہے
یہانتک کہ آپ نے سات زمینیں شمار کیں درمیان ہر دو زمینوں کے پانچ سو برس کی سیر ہے پھر فرمایا آپ نے قسم ہے اُس ذات کی
کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ میں ہے اگر تم کوئی رسی نیچے زمین کی طرف ڈالو تو ضرور اللہ پر گرے پھر پڑھا آپ نے ہو الاول والآخر الخ یعنی
وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اور مروی ہے ایوب
اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے کہ کہا اُنھوں نے حسن نے ابی ہریرہ سے سُنا نہیں ہے

وفسر بعض اهل العلم هٰذا الحديث فقالوا انما هبط على علم الله وقدرته وسلطانه وعلم الله وقدرته وسلطانه فى كل مكان وهو على العرش كما وصف فى كتابه **سورة المجادلة** حدثنا عبد بن حميد والحسن بن على الحلوانى المعنى واحد قالا انا يزيد بن هارون انا محمد بن اسحاق عن محمد بن عمرو بن عطاء عن سليمان بن يسار عن سلمة بن صخر الانصارى قال كنت رجلا قد اوتيت من جماع النساء مالم يوت غيرى فلما دخل رمضان تظاهرت من امرأتى حتى ينسلخ رمضان فرقا من ان اصيب منها فى ليلى فاتتابع فى ذلك الى ان يدركنى النهار وانا لا اقدر ان انزع فبينما هى تخدمنى ذات ليلة اذ تكشف لى منها شئ فوثبت عليها فلما اصبحت غدوت على قومى فاخبرتهم خبرى فقلت انطلقوا معى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بامرى فقالوا لا والله لا نفعل نتخوف ان ينزل فينا قرآن او يقول فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالة يبقى علينا عارها ولكن اذهب انت فاصنع مابدالك قال فخرجت فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته خبرى فقال انت بذاك قلت انا بذاك قال انت بذاك قلت انا بذاك قال انت بذاك قلت انا بذاك وها انا ذا فامض فى حكم الله فانى صابر لذلك قال اعتق رقبة قال فضربت صفحة عنقى بيدى فقلت لا والذى بعثك بالحق ما اصبحت املك غيرها قال فصم شهرين قلت يارسول الله وهل اصابنى ما اصابنى الا فى الصيام قال فاطعم ستين مسكينا قلت والذى بعثك بالحق لقد بتنا ليلتنا هٰذه وحشى مالنا عشاء قال اذهب الى صاحب صدقة بنى زريق فقل له فليدفعها اليك فاطعم عنك منها وسقا ستين مسكينا ثم استعن بسائره عليك وعلى عيالك قال فرجعت الى قومى فقلت وجدت عندكم الضيق وسوء الرأى

اور بعض اہل علم نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے کہ کہا اُنھوں نے گرے وہ رسی اللہ کے علم پر اور اُسکی قدرت پر اور اُسکے غلبہ پر اور اللہ کا علم اور قدرت اور غلبہ ہر مکان میں ہے اور وہ خود عرش پر ہے جیسا کہ اُسنے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے **تفسیر سورۂ مجادلہ** حدیث کی ہمسے عبد بن حمید اور حسن بن علی حلوانی نے معنے واحد ہیں کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن اسحاق نے محمد بن عمرو بن عطاء سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے سلمہ بن صخر انصاری سے کہا اُس نے مجھے عورتوں سے جماع کرنے کی اسقدر طاقت دی گئی تھی کہ میرے سوا اور کسی کو نہ تھی پس جب مہینہ رمضان کا آیا تو میں نے اپنی عورت سے ظہار کر دیا تاکہ رمضان گذر جائے اس خوف سے کہ میں شاید اُسکے ساتھ کسی رات میں جماع کروں اور میں اسقدر اُس میں مشغول ہوں کہ صبح ہو جائے اس حالت میں کہ میں علیحدہ نہ ہوسکوں پس ایک رات میں وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ ناگاہ اُسکا کچھ بدن ننگا ہو گیا سو میں اُسپر کود پڑا پھر جب صبح ہوئی تو میں اپنی قوم کے پاس آیا اور اُنکو اپنی خبر دی اور میں نے کہا میرے ساتھ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو تاکہ میں آپ کو اپنے حال کی خبر دوں اُنھوں نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم تو یہ نہیں کریں گے ہم خوف کرتے ہیں کہ ہم میں قرآن نازل ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حق میں کوئی ایسی بات کریں جسکی عار ہمپر باقی رہے لیکن خود تو جا اور کر جو تجھے ظاہر ہو کہا اُسنے پس میں نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُنکو اپنی خبر دی سو فرمایا آپ نے تو اسی لائق تھا میں نے کہا میں اسی لائق تھا فرمایا آپ نے تو اسی لائق تھا میں نے کہا میں اسی لائق تھا فرمایا آپ نے تو اسی لائق تھا میں نے کہا میں اسی لائق تھا اور میں اس جگہ بیٹھا ہوں سو میرے حق میں حکم اللہ کا جاری کیجیے اسلیے کہ میں اُسپر صبر کرنے والا ہوں فرمایا آپ نے ایک غلام آزاد کر کہا اُسنے میں نے اپنی گردن پر اپنا ہاتھ مارا اور کہا قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے میں تو سوائے اسکے اور کسی چیز کا مالک نہیں ہوں فرمایا آپ نے سو دو مہینے کے روزے رکھ میں نے کہا یا رسول اللہ اور نہیں پہونچا مجھے جو کچھ پہونچا ہے مگر روزہ سے فرمایا آپ نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا میں نے کہا قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے ہم نے تو رات بھوکھ میں ہی گذاری ہے ہمارے پاس کچھ کھانا نہیں تھا فرمایا آپ نے بنی زریق کے صدقہ کے صاحب کی طرف جا اور اُسکو کہہ کہ وہ صدقہ تجھے دیدے پس تو اُس سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا دیدے پھر باقی سے اپنی اور اپنی عیال کی مدد کر کہا اُسنے پھر میں اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میں نے تو تم سے تنگی اور بُری رائے پائی تھی۔

ووجدت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السعۃ والبرکۃ امرنی بصدقتکم فادفعوھا الی فدفعوھا الی ھذا حدیث حسن
قال محمد سلیمان بن یسار لم یسمع عندی من سلمۃ بن صخر قال ویقال سلمۃ بن صخر ویقال سلمان بن صخر وفی الباب عن
خولۃ بن ثعلبۃ حدثنا عبد بن حمید نا یونس عن شیبان عن قتادۃ نا انس بن مالک ان یہودیا اتی علی نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واصحابہ فقال السام علیکم فرد علیہ القوم فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون ما قال ھذا قالوا
اللہ ورسولہ اعلم سلم یا نبی اللہ قال ولکنہ قال کذا وکذا ردوہ علی فردوہ فقال قلت السام علیکم قال نعم قال نبی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک اذا سلم علیکم احد من اھل الکتاب فقولوا علیک ما قلت قال واذا جاؤک حیوک بما لم
یحیک بہ اللہ ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا سفیان بن وکیع نا یحیی بن ادم نا عبید اللہ الاشجعی عن سفیان
الثوری عن عثمان بن المغیرۃ الثقفی عن سالم بن ابی الجعد عن علی بن علقمۃ الانماری عن علی بن ابی طالب قال لما نزلت
یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ قال الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تری دینار قلت
لا یطیقونہ قال فنصف دینار قلت لا یطیقونہ قال فکم قلت شعیرۃ قال انک لزھید قال فنزلت ءاشفقتم ان تقدموا بین
یدی نجوٰکم صدقات الآیات قال فبی خفف اللہ عن ھذہ الامۃ ھذا حدیث حسن غریب انما نعرفہ من ھذا الوجہ
ومعنی قولہ شعیرۃ یعنی وزن شعیرۃ من ذھب **سورۃ الحشر** حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن نافع عن ابن عمر
قال حرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخل بنی النضیر

وھی امراۃ اوس بن الصامت

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مین نے کشادگی اور برکت پائی ہے مجھے آپ نے تمھارے صدقہ کا حکم دیا ہی سو وہ صدقہ مجھے دیدیں
اُنھون نے مجھے وہ صدقہ دیدیا - یہ حدیث حسن ہی - کہا محمد نے میرے نزدیک سلیمان بن یسار نے سلمہ بن صخر سے سُنا نہین ہی کہا اُسنے اور
کہا جاتا ہے سلمہ بن صخر اور کہا جاتا ہی سلمان بن صخر - اور اس باب مین روایت ہے خولہ بن ثعلبہ سے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا
حدیث کی ہمسے یونس نے شیبان سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ ایک یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے
اصحاب کے آیا سو کہا اُسنے السام علیکم (جسکے معنے ہین موت ہو تمپر) سو قوم نے اُسکا جواب دیا (یعنی وعلیکم السلام) سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا تم جانتے ہو کہ اُسنے کیا کہا ہے کہا اُنھون نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے اُسنے تو اے نبی اللہ کے سلام دیا ہے فرمایا آپ نے
کہ نہین لیکن اُسنے تو یون کہا ہے اُسکو میرے پاس لے آؤ پس اُسکو آپ کے پاس لائے سو فرمایا آپ نے تو نے کہا ہے السام علیکم کہا اُسنے
ہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت مین کہ جب کوئی اہل کتاب سے تم کو سلام دے تو تم اُسکے جواب مین کہو تجھپر ہو جو تو نے کہا ہے
فرمایا آپ نے واذا جاؤک الخ یعنی اور جب آتے ہین تیرے پاس تحفہ دیتے ہین تجھ کو ساتھ اُس چیز کے کہ نہین تحفہ دیا تجھ کو ساتھ اُسکے اللہ
نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ اشجعی نے سفیان
ثوری سے اُسنے عثمان بن مغیرہ ثقفی سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے علی بن علقمہ انماری سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُنھون نے
جب یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا اذا ناجیتم الخ یعنی اے ایمان والو جسوقت مصلحت کرنے کو آؤ تم پیغمبر سے پس کر لو آگے مصلحت کرنے سے
کچھ خیرات تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری کیا راے ہے کیا ایک دینار مین نے کہا لوگ اسکی طاقت نہین رکھینگے فرمایا آپ نے نصف دینار
مین نے کہا لوگ اسکی طاقت نہین رکھین گے فرمایا پس کس قدر مین نے کہا ایک شعیر فرمایا آپ نے تو تو بہت تنگدست ہی کہا حضرت علی نے پس یہ آیت
نازل ہوئی ءاشفقتم ان تقدموا الخ یعنے کیا ڈر گئے تم یہ کہ آگے بھیجو تم پہلے مصلحت کرنے اپنی سے خیرات الخ کہا حضرت علی رض نے سو میرے باعث اللہ تعالی نے
اس اُمت سے تخفیف فرمائی ہی یہ حدیث حسن ہی غریب ہی اس طریق سے اور معنی قول شعیرہ کے یعنی وزن شعیرہ کا سونے سے **تفسیر سورۂ حشر حدیث**
کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر رض سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجورون کو جلادیا

سلہ منافق بیفائدہ باتین حضرت سے کان مین کرتے کہ لوگون پر اپنی بڑائی جتاوین حضرت خلق کے سبب منع نہ کرتے یہ حکم اُترا جب بخل کے مارے منافقون نے وہ عادت چھوڑی تو پیچھے
یہ حکم موقوف ہوا مروی ہی کہ جب صدقے کی آیت اُتری تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک بات کے پوچھنے کی ضرورت ہوئی تو صدقہ دیکر آپ سے آکر پوچھی اسی طرح ایک اور
بار بھی دو بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی اس آیت پر عمل کیا ہے ۱۲

وقطع وھی البویرۃ فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان نا حفص بن غیاث نا حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قول اللہ عزوجل ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا قال اللینۃ النخلۃ ولیخزی الفاسقین قال استنزلوھم من حصونھم قال وامروا بقطع النخل فحک فی صدورھم فقال المسلمون قد قطعنا بعضا وترکنا بعضا فلنسألن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لنا فیما قطعنا من اجر وھل علینا فیما ترکنا من وزر فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا الآیۃ ھٰذا حدیث حسن غریب وروی بعضھم ھٰذا الحدیث عن حفص بن غیاث عن حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر مرسلا ولم یذکر فیہ عن ابن عباس **حدثنا** بذلک عبد اللہ بن عبد الرحمٰن عن ھارون بن معاویۃ عن حفص بن غیاث عن حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا **قال** ابو عیسیٰ سمع منی محمد بن اسمٰعیل ھٰذا الحدیث **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن فضیل بن غزوان عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ ان رجلا من الانصار بات بہ ضیف فلم یکن عندہ الا قوتہ وقوت صبیانہ فقال لامرأتہ نومی الصبیۃ واطفی السراج وقربی للضیف ما عندک فنزلت ھٰذہ الآیۃ ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح **سورۃ الممتحنۃ** **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان

اور قطع کر دیا[1] اور وہ بویرہ ہیں پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ما قطعتم من لینۃ الخ جو کچھ کہ کاٹ ڈالا تم نے کوئی تنہ درخت کا یا چھوڑ دیا ہے تم نے اس کو کھڑا اوپر جڑوں اُسکی کے پس ساتھ حکم خدا کے اور تو کہ رسوا ہوں فاسق یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہم سے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے کہا حدیث کی ہمسے حبیب ابن ابی عمرہ نے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں ما قطعتم من لینۃ الخ یعنی جو کچھ کہ کاٹ ڈالا تم نے کوئی تنہ درخت کا یا چھوڑ دیا ہے تم نے اُسکو کھڑا اوپر جڑوں اُسکی کے کہا اُسنے لینہ کے معنی کھجور کے ہیں اور تو کہ خوار کرے فاسقوں کو کہا اُسنے اس قوم سے قلعہ سے اُترنے کے واسطے کہا گیا کہا اُسنے اور اُنکی کھجوریں کاٹنے کا حکم دیا گیا سو اُنکے دل میں کھٹکا گذرا پس کہا مسلمانوں نے ہمنے بعض کو قطع کر دیا ہے اور بعض کو چھوڑ دیا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں کہ کیا ہمارے لیے اس چیز میں کہ جس کو ہم نے کاٹا ہے کچھ اجر ہے اور کیا ہم پر اس چیز میں کہ جسکو ہم نے چھوڑ دیا ہے کچھ گناہ ہے پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا الآیۃ ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو حفص بن غیاث سے اُس نے حبیب بن ابی عمرہ سے اُس نے سعید بن جبیر سے مرسل اور اُس نے اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں کیا **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے ہارون بن معاویہ سے اُسنے حفص بن غیاث سے اُس نے حبیب بن ابی عمرہ سے اُس نے سعید بن جبیر سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مجھ سے محمد بن اسمعیل نے سُنی ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے فضیل بن غزوان سے اُس نے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک مرد انصاری کے گھر میں ایک مہمان نے رات گذاری اور اُس کے پاس سوائے اپنے قوت اور قوت لڑکوں کے اور کچھ نہ تھا پس اُس نے اپنی عورت سے کہا بچوں کو سُلا دے اور چراغ کو گل کر اور مہمان کے آگے جو کچھ تیرے[2] پاس ہے رکھدے پس یہ آیت نازل ہوئی ویؤثرون علی انفسھم الخ یعنی اور اختیار کرتے ہیں اوپر جانوں اپنی کے اگرچہ ہو اُنکو تنگی یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورۂ ممتحنہ** **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے

[1] جب یہ قوم قلعہ میں بند ہوئی حضرت نے حکم دیا کہ اُنکے باغ کاٹو اور کھیت اُجاڑو تاکہ اُنکے ڈر سے باہر نکلکر لڑیں پھر کاٹنے لگے وہ لگے طعن کرنے ہم کو تو کافر کہتے ہو اس سے اُرتے ہو کیا درخت بھی کافر ہیں جو کاٹتے ہو بعضے مسلمانوں کو شبہہ آنے لگا تب یہ آیت اُتری ۱۲ [2] چراغ گل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مہمان جب کھانا کھانے لگے تو معلوم نہ کرلے کہ اُنکے پاس اور کچھ نہیں ہے اگر معلوم کرلے گا تو کھانا نہیں کھائیگا اور روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ ہم بھی اندھیرے میں مونھ ہلاتے رہیں گے تا اُسکو معلوم ہو کہ یہ بھی کھانا کھا رہے ہیں اس عورت نے بموجب کہنے اپنے خاوند کے اسی طرح ہی کیا جیسا کہ اُسنے کہا تھا پھر اُنکے حق میں یہ آیت اُتری ویؤثرون علی انفسھم الخ یعنے یہ لوگ ایسے ہیں کہ اپنی جانوں پر اور لوگوں کو اختیار کرتے ہیں اپنے نفس کو کچھ نہیں سمجھتے ۲

عن عمرو بن دينار عن الحسن بن محمد هو ابن الحنفية عن عبيد الله بن ابی رافع قال سمعت علی بن ابی طالب يقول بعثنا رسول الله صلی الله عليه وسلم انا والزبير والمقداد بن الاسود فقال انطلقوا حتی تأتوا روضة خاخ فان بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها فأتونی به فخرجنا تعادی بنا خيلنا حتی اتينا الروضة فاذا نحن بالظعينة فقلنا اخرجی الكتب فقالت ما معی من كتاب قلنا لتخرجن الكتاب او لتلقين الثياب قال فاخرجته من عقاصها قال فاتينا به رسول الله صلی الله عليه وسلم فاذا هو من حاطب بن ابی بلتعة الی ناس من المشركين بمكة يخبرهم ببعض امر النبی صلی الله عليه وسلم فقال ما هذا يا حاطب قال لا تعجل علی يا رسول الله انی كنت امرأ ملصقا فی قريش ولم اكن من انفسها وكان من معك من المهاجرين لهم قرابات يحمون بها اهليهم واموالهم بمكة فاحببت اذ فاتنی ذلك من نسب فيهم ان اتخذ فيهم يدا يحمون بها قرابتی وما فعلت ذلك كفرا وارتدادا عن دينی ولا رضی بالكفر فقال النبی صلی الله عليه وسلم صدق فقال عمر بن الخطاب دعنی يا رسول الله اضرب عنق هذا المنافق فقال النبی صلی الله عليه وسلم انه قد شهد بدرا فما يدريك لعل الله اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم قال وفيه انزلت هذه السورة يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوكم اولياء تلقون اليهم بالمودة السورة قال عمرو وقد رأيت ابن ابی رافع وكان كاتبا لعلی هذا حديث حسن صحيح وفيه عن عمر وجابر بن عبد الله وروی غير واحد عن سفيان بن عيينة هذا الحديث نحو هذا وذكروا هذا الحرف فقالوا لتخرجن الكتاب او لتلقين الثياب وهذا حديث قد روی ايضا عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی بن ابی طالب نحو هذا الحديث وذكر بعضهم فيه لتخرجن الكتاب او لنجردنك **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهری

عمرو بن دینار سے اُسنے حسن بن محمد سے جو بیٹا حنفیہ کا ہے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے کہا اُسنے سُنا مین نے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے کہ فرماتے مجھے اور زبیر اور مقداد بن اسود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور کہا جاؤ اور روضۂ خاخ مین پہونچو اسلئے کہ اسمین ایک عورت ہے اُسکے پاس ایک خط ہے سو اس خط کو اس سے چھین لو اور میرے پاس لے آؤ پس ہم گھوڑون کو دوڑاتے ہوئے نکلے حتی کہ ہم اس روضہ مین آئے دیکھا تو وہ عورت موجود ہے سو ہمنے اُس سے کہا خط کو نکال اُسنے کہا میرے پاس تو خط کوئی نہین ہمنے کہا خط کو نکال یا تو کپڑون کو ڈالے گی کہا حضرت علی نے سو اُس نے اس خط کو اپنے بالون سے نکال دیا کہا حضرت علی نے پس ہم اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے دیکھا تو وہ خط حاطب رضی اللہ عنہ بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے مشرکین کی طرف تھا انکو بعض امور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتا تھا سو فرمایا آنحضرت نے اے حاطب اسکا کیا باعث ہے کہا اُسنے یا رسول اللہ آپ مجھ پر جلدی نہ کریے مین قریش مین ملا جلا تھا اور اُن کے نسب سے نہ تھا اور جو لوگ آپکے ساتھ مہاجرین سے ہین انکی ان کے ساتھ قرابت ہے وہ بباعث اس قرابت کے اپنے بال بچون اور مالون کی مکہ مین حفاظت کرتے ہین سو مین نے چاہا اس سبب سے کہ میری قرابت اُنکے ساتھ نہ تھی کہ مین اُنکے ساتھ راہ رسم پیدا کرون کہ اسکے سبب میرے بال بچون کی حفاظت کرین اور مین نے یہ کام اسلیے نہین کیا کہ مین کافر یا دین سے پھر گیا ہون اور نہ کفر سے راضی ہون پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُسنے سو کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیجیے یا رسول اللہ کہ اس منافق کی گردن مارون سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو بدر کی لڑائی مین موجود تھا اور کس چیز نے تجھے معلوم کرایا ہے اُمید ہے کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو کہا ہے خدا نے اُنسے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے مین تو تمکو بخش چکا کہا حضرت علی نے اور اسی مین یہ سورت نازل ہوئی ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ الخ۔ کہا عمرو نے مین نے ابن ابی رافع کو دیکھا ہے اور وہ حضرت علی کا کاتب تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس مین روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور کئی ایک نے سفیان بن عیینہ سے اس حدیث کو مثل اسکے روایت کیا ہے اور ذکر کیا اُنھون نے اس حرف کو کہ کہا اُنھون نے نکال کتاب کو یا ڈال کپڑونکو اور نیز یہ حدیث بواسطہ ابی عبد الرحمن سلمی کے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے مروی ہے اور بعض نے اسمین یون ذکر کیا ہے نکال خط کو یا بھے ہم ننگا کرین گے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے

ف ایک بار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکہ مین اچانک جا پہونچین اور کافرونکو غافل پاکر مار لین حاطب نے یہ حال مکہ والونکو خط مین لکھ کر بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا حضرت نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ وغیرہ کو اُس سے خط لانے کے واسطے بھیجا جیسا کہ کتاب مین مذکور ہے ۱۲ ع ف اس سے مراد اظہار عنایت اور ہر فعل مین اُن کو رخصت ہے اور حقیقت امر مراد نہین ہے کہ جو چاہین کرین اگرچہ وہ حرام اور معصیت ہو یاد رکھو ۱۲ محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

عن عروة عن عائشة قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمتحن الا بالاية التى قال الله اذا جاءك المؤمنات يبايعنك الاية قال معمر فاخبرنى ابن طاؤس عن ابيه قال مامست يد رسول الله صلى الله عليه وسلم يد امرأة الا امرأة يملكها هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا ابونعيم نا يزيد بن عبد الله الشيبانى قال سمعت شهر بن حوشب قال حدثتنا ام سلمة الانصارية قالت قالت امرأة من النسوة ما هذا المعروف الذى لا ينبغى لنا ان نعصيك فيه قال لا تنحن قلت يا رسول الله ان بنى فلان قد اسعدونى على عمى ولا بد لى من قضائهم فابى على فعاتبته مرارا فاذن لى فى قضائهن فلم انح بعد قضائهن ولا غيره حتى الساعة ولم يبق من النسوة امرأة الا وقد ناحت غيرى هذا حديث حسن غريب وفيه عن ام عطية قال عبد بن حميد ام سلمة الانصارية هى اسماء بنت يزيد بن السكن **ومن سورة الصف** حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن كثير عن الاوزاعى عن يحيى بن ابى كثير عن ابى سلمة عن عبد الله بن سلام قال قعدنا نفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكرنا فقلنا لو نعلم اى الاعمال احب الى الله لعملناه فانزل الله سبح لله ما فى السموات وما فى الارض وهو العزيز الحكيم يا ايها الذين امنوا لم تقولون ما لا تفعلون قال عبد الله بن سلام فقرأها علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو سلمة فقرأها علينا ابن سلام قال يحيى فقرأها علينا ابو سلمة قال ابن كثير فقرأها علينا الاوزاعى قال عبد الله فقرأها علينا ابن كثير وقد خولف محمد بن كثير فى اسناد هذا الحديث عن الاوزاعى فروى ابن المبارك عن الاوزاعى عن يحيى بن ابى كثير عن هلال بن ابى ميمونة عن عطاء بن يسار عن عبد الله بن سلام او عن ابى سلمة عن عبد الله بن سلام وروى الوليد بن مسلم هذا الحديث عن الاوزاعى

اُسنے عروہ سے اُسنے حضرت عائشہ رضی سے کہا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نو مسلم عورتون کا) امتحان نہین کرتے تھے مگر ساتھ اس آیت کے اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الآیۃ۔ کہا معمر نے پس خبر دی مجھے ابن طاؤس نے اپنے باپ سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہین کیا مگر اس عورت کو کہ جسکے آپ مالک تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابونعیم نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن عبد اللہ شیبانی نے کہا سُنا مین نے شہر بن حوشب سے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے ام سلمہ انصاریہ نے کہ کہا اُسنے کہا ایک عورت نے عورتون سے کیا ہے وہ نیکی کہ جس مین ہمکو آپ کی نافرمانی کرنی لائق نہین فرمایا آپ نے نوحہ نہ کیا کرو مین نے کہا یا رسول اللہ بنی فلان نے میرے چچا پر میری مدد کی ہوئی ہے اور مجھے بھی انکا بدلہ ادا کرنا ضروری ہے سو آنحضرت نے مجھ پر انکار کیا اور مین نے آپ سے کئی بار مراجعت کی پھر آپ نے مجھے اُن کے بدلہ ادا کرنے مین اذن دیدیا سو مین نے آجتک بعد پورا کرنے بدلہ کے نوحہ نہین کیا اور نہ غیرہ اور نہین باقی رہی کوئی عورت اُن عورتون سے مگر کہ اُسنے سوائے میرے نوحہ کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسمین روایت ہے ام عطیہ سے کہا عبد بن حمید نے ام سلمہ انصاریہ وہ اسماء بنت یزید بن سکن ہے اور **بعض تفسیر سورۂ صف** سے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن کثیر نے اوزاعی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے کہا اُسنے ہم چند نفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بیٹھے ہوئے کچھ مذاکرہ کر رہے تھے سو ہم نے کہا کونسا عمل اللہ تعالی کو پسند ہے[1] کہ ہم وہ کرین پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض الخ یعنی پاکی بیان کرتی ہے واسطے اللہ کے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور وہ ہے غالب حکمت والا اے ایمان والو کیون کہتے ہو جو کچھ کہ نہین کرتے۔ کہا عبد اللہ بن سلام نے پس ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت پڑھی کہا ابو سلمہ نے ہمپر ابن سلام نے پڑھی کہا یحیی نے ہمپر ابو سلمہ نے پڑھی۔ کہا ابن کثیر نے ہمپر اوزاعی نے پڑھی کہا عبد اللہ نے ہمپر ابن کثیر نے پڑھی اور محمد بن کثیر اس حدیث کی اسناد مین اوزاعی سے روایت کرنے مین مخالفت کیا گیا ہے پس روایت کی ہے ابن مبارک نے اوزاعی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ہلال بن ابی میمونہ سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے یا ابی سلمہ سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے اور روایت کیا ہے ولید بن مسلم نے اس حدیث کو اوزاعی سے

[1] آدمی کو مناسب ہے کہ دعوے کی بات نہ کرے اور اس سے ڈرتا رہے کیونکہ اسپر پیچھے سے قائم رہنا بڑا مشکل امر ہے اللہ تعالی نے اس آیت مین اشارہ فرمادیا کہ یہ جو تم دعوی کر رہے ہو کہ اگر ہمکو معلوم ہو کہ اللہ کو کونسا عمل پسند ہے تو وہ ہم بجا لائین فرمایا کہ اس دعوے پر قائم رہنا تم سے مشکل معلوم ہوتا ہے ۱۲

نحو رواية محمد بن كثير **سورة الجمعة** حدثنا علی بن حجر نا عبد الله بن جعفر ثنی ثور بن زيد الديلی عن ابی الغيث
عن ابی هريرة قال كنا عند رسول الله صلی الله عليه وسلم حين انزلت سورة الجمعة فتلاها فلما بلغ وآخرين منهم
لما يلحقوا بهم قال له رجل يا رسول الله من هؤلاء الذين لم يلحقوا بنا فلم يكلمه قال وسلمان فينا قال فوضع رسول
الله صلی الله عليه وسلم يده علی سلمان فقال والذی نفسی بيده لو كان الايمان بالثريا لتناوله رجال من هؤلاء هذا
حديث غريب وعبد الله بن جعفر هو والد علی بن المدينی ضعفه يحيی بن معين وقد روی هذا الحديث عن ابی هريرة
عن النبی صلی الله عليه وسلم من غير هذا الوجه وابو الغيث اسمه سالم مولی عبد الله بن مطيع وثور بن زيد مدنی وثور
بن يزيد شامی **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا حصين عن ابی سفيان عن جابر قال بينما النبی صلی الله عليه وسلم يخطب يوم
الجمعة قائما اذ قدمت عير المدينة فابتدرها اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم حتی لم يبق منهم الا اثنا عشر رجلا فيهم
ابو بكر وعمر ونزلت هذه الاية واذا رأوا تجارة او لهوا انفضوا اليها هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم
نا حصين عن سالم بن ابی الجعد عن جابر عن النبی صلی الله عليه وسلم بنحوه هذا حديث حسن صحيح **ومن سورة
المنافقين حدثنا** عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسی عن اسرائيل عن ابی اسحاق عن زيد بن ارقم قال كنت مع عمی
فسمعت عبد الله بن ابی ابن سلول يقول لاصحابه لا تنفقوا علی من عند رسول الله حتی ينفضوا ولئن رجعنا الی المدينة
ليخرجن الاعز منها الاذل فذكرت ذلك لعمی فذكر ذلك عمی للنبی صلی الله عليه وسلم فدعانی النبی صلی الله عليه وسلم

مثل روایت محمد بن کثیر کے **تفسیر سورۂ جمعہ** حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو عبد اللہ بن جعفر نے کہا حدیث کی مجھے ثور بن زید دیلی نے ابی الغیث
سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جبکہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی تھی سو آپنے اُسکو پڑھا پس جب آپ اس آیت پر
پہونچے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کون ہیں یہ لوگ جو ابھی ہمکو نہیں ملے پس آپنے اُس سے کچھ بات نہ کی کہا راوی نے اور سلمان فارسی بھی
ہم میں موجود تھا کہا راوی نے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور کہا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ
میں ہے اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو ان لوگوں سے کئی مرد اُسکو حاصل کر لیتے یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن جعفر وہ والد علی بن مدینی کا ہے اُسکو یحییٰ بن معین نے
ضعیف کیا ہے۔ اور مروی ہے یہ بواسطہ ابی ہریرہ رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **غیر اس طریق** سے بھی اور ابو اللیث کا نام سالم ہے جو غلام عبد اللہ بن مطیع کا ہے اور
ثور بن زید مدنی ہے اور ثور بن یزید شامی ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے حصین نے ابی سفیان سے اُسنے جابر
سے کہا اُسنے اُسوقت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگاہ مدینہ کا قافلہ[1] آیا پس اُسکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ نے جلدی کی یہانتک کہ نہ باقی رہے اُنسے مگر بارہ مرد اُنھیں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر تھے اور نازل ہوئی یہ آیت واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا
الیہا یعنی اور جسوقت کہ دیکھتے ہیں سوداگری یا تماشا دوڑے جاتے ہیں طرف اُسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے
ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے حصین نے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورۂ منافقین**
حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے زید بن ارقم سے کہا اُس نے
میں اپنے چچا کے ساتھ تھا سو میں نے عبد اللہ بن ابی ابن سلول سے سنا کہ اپنے دوستوں سے کہتا تھا نہ خرچ کرو اوپر اُس شخص کے جو نزدیک
رسول خدا کے ہیں یہانتک کہ بھاگ جاویں اور اگر ہم پھر جاویں طرف مدینہ کے البتہ نکال دینگے عزت والے ان میں سے ذلت والوں کو سو میں نے
یہ بات اپنے چچا سے ذکر کی اور میرے چچا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی پھر آنحضرت نے مجھے بلایا

[1] ایک بار جمعہ میں حضرت خطبہ فرماتے تھے اُسی وقت قافلہ آیا اُسکے ساتھ نقارہ بجتا چلے سے شہر میں اناج کی کمی تھی لوگ دوڑے کہ اسکو ٹھہرا دیں نماز پھر پڑھیں گے
حضرت کے ساتھ بارہ آدمی رہ گئے جن میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی تھے انھیں سے آپنے نماز ادا کی اس سے معلوم ہوا کہ چالیس آدمیوں کی شرط جو امام شافعی
نے جمعہ کی صحت کے لئے لگائی ہے درست نہیں ۱۲ منہ شیخ بغوی نے معالم میں لکھا ہے کہ سالار قافلہ دحیہ بن خلیفہ کلبی تھے اور یہ ملک شام سے گیہوں، آٹا اور زیت
وغیرہ لائے تھے اور احجار الزیت جو مدینہ منورہ کے بازار میں ایک مقام ہے وہاں اُترے اور طبل بجوا دیا تاکہ لوگوں کو اطلاع ہو جائے چنانچہ لوگ خطبہ چھوڑ کر وہاں گئے
صرف بارہ آدمی رہ گئے اور یہ واقعہ حضرت دحیہ کلبی رضؓ کے ایمان لانے سے پہلے کا ہے واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

فحدثته فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عبداللہ بن ابی واصحابہ فحلفوا ما قالوا فکذبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدقہ فاصابنی شئ لم یصبنی شئ قط مثلہ فجلست فی البیت فقال عمی ما اردت الا ان کذبک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومقتک فانزل اللہ اذا جاءک المنافقون فبعث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأھا ثم قال ان اللہ قد صدقک ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد بن حمید نا عبیداللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن السدی عن ابی سعید الازدی نا زید بن ارقم قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان معنا اناس من الاعراب کنا نبتدر الماء وکان الاعراب یسبقونا الیہ فسبق اعرابی اصحابہ فیسبق الاعرابی فیملأ الحوض ویجعل حولہ حجارۃ ویجعل النطع علیہ حتی یجیئ اصحابہ قال فاتی رجل من الانصار اعرابیا فارخی زمام ناقتہ لتشرب فابی ان یدعہ فانتزع قباض الماء فرفع الاعرابی خشبۃ فضرب بھا رأس الانصاری فشجہ فاتی عبداللہ بن ابی رأس المنافقین فاخبرہ وکان من اصحابہ فغضب عبداللہ ابن ابی ثم قال لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا من حولہ یعنی الاعراب وکانوا یحضرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند الطعام فقال عبداللہ اذا انفضوا من عند محمد فاتوا محمدا بالطعام فلیاکل ھو ومن عندہ ثم قال لاصحابہ لئن رجعنا الی المدینۃ فلیخرج الاعز منکم الاذل قال زید وانا ردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعت عبداللہ[1] فاخبرت عمی فانطلق فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحلف وجحد قال فصدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذبنی قال فجاء عمی الی فقال ما اردت الی ان مقتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذبک والمسلمون

[1] عبداللہ بن ابی

اور میں نے وہ بات آپ سے بیان کردی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی اور اُسکے دوستوں کی طرف ایک آدمی بھیجا سو وہ اپنی بات سے قسم کھا گئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا بنایا اور اُسکی تصدیق کی پھر مجھے اسقدر غم ہوا کہ آگے کبھی مجھے ایسا غم نہیں ہوا تھا پس میں گھر میں بیٹھ رہا سو میرے چچا[ع] نے مجھے کہا سوائے اُسکے اور تیرا کچھ ارادہ نہیں کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھٹلایا ہے اور غصے ہوئے ہیں پس اللہ نے یہ آیت اُتاری اذا جاءک المنافقون سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف ایک آدمی بھیجا پھر آپ نے اُسکو پڑھا پھر فرمایا آپنے بیشک اللہ نے تیری تصدیق کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے اُسنے ابی سعید ازدی سے کہا حدیث کی ہمسے زید بن ارقم نے کہا اُسنے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر جنگ کیا اور ہمارے ساتھ بہت لوگ اعرابی تھے سو ہم پانی پر جانے کی جلدی کرتے اور اعرابی ہم سے جلدی اُسپر پہونچ جاتے سو کوئی اعرابی اپنے دوستوں سے جلدی کرنے کا ارادہ کرتا تو سبقت لیجاتا پس حوض کو پُر کرتا اور اُسکے گرد پتھر رکھتا اور اُسپر دسترخوان رکھ دیتا تا آنکہ اُس کے اصحاب آجاتے کہا اُسنے سو ایک مرد انصاری اعرابی کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کی باگ کو ڈھیلا کردیا تاکہ پانی پلائے پس اُسنے اُسکے چھوڑنے سے انکار کیا اور اُسنے اُسکے پانی کے قبضہ والی چیز کو کھینچ لیا سو اعرابی نے لکڑی اُٹھائی اور انصاری کے سر پر ماری اور اُسکو زخمی کردیا پس وہ عبداللہ بن ابی کے پاس جو منافقوں کا سردار تھا آیا اور اُس کو خبر دی اور وہ اُسکے دوستوں سے تھا پس عبداللہ بن ابی غضبناک ہوا پھر کہنے لگا نہ خرچ کرو ان لوگوں پر جو نزدیک رسول اللہ کے ہیں یہانتک کہ آپکے پاس سے بھاگ جاویں یعنی اعرابی اور وہ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانے کے وقت حاضر رہتے تھے پس کہا عبداللہ نے جب وہ محمدؐ کے پاس سے بھاگ جاویں تو محمدؐ کے پاس کھانا لاؤ سو وہ خود اور جو آپ کے پاس ہوں کھالیں پھر اُسنے اپنے دوستوں سے کہا البتہ اگر پھر جاویں مدینہ کی طرف تو البتہ نکالدینگے عزت والے ان میں سے ذلت والوں کو۔ کہا زید نے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا سو میں نے عبداللہ سے (یہ بات) سُنی اور اپنے چچا کو خبر دی پس اُسنے جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور آنحضرت نے اُسکی طرف آدمی بھیجا سو اُسنے قسم کھائی اور انکار کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی تصدیق کی اور مجھے جھٹلایا کہا اُسنے پھر میرا چچا میرے پاس آیا اور کہنے لگا نہیں ہے تیرا ارادہ مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے غصے ہوئے ہیں اور تجھے اور اور مسلمانوں کو جھٹلایا ہے۔

[ع] طبرانی کے نزدیک چچا سے مراد سعد بن عبادہ رضؓ سردار قوم خزرج ہیں اور یہ اُن کے حقیقی چچا نہیں ہیں۔ اُنکے حقیقی چچا زید بن ارقم رضؓ ہیں اور کرمانی نے کہا کہ مراد از عم عبداللہ بن رواحہ ہیں اور وہ بھی اُنکے حقیقی چچا نہیں ہیں واللہ اعلم ۱۲ ابوسعید محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

الجنة

قال فوقع علی من الھم ما لم یقع علی احد قال فبینما انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قد خفقت براسی من الھم اذ اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرك اذنی وضحك فی وجھی فما کان یسرنی ان لی بھا الخلد فی الدنیا ثم ان ابا بکر لحقنی فقال ما قال لك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ما قال لی شیئا الا انہ عرك اذنی وضحك فی وجھی فقال ابشر ثم لحقنی عمر فقلت لہ مثل قولی لابی بکر فلما اصبحنا قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ المنافقین ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن ابی عدی قال ابنانا شعبۃ عن الحکم بن عتیبۃ قال سمعت محمد بن کعب القرظی منذ اربعین سنۃ یحدث عن زید بن ارقم ان عبد اللہ بن ابی قال فی غزوۃ تبوك لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلك لہ فحلف ما قالہ فلامنی قومی فقالوا ما اردت الی ھذہ فاتیت البیت ونمت کئیبا حزینا فاتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم او اتیتہ فقال ان اللہ قد صدقك قال فنزلت ھذہ الایۃ ھم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار سمع جابر بن عبد اللہ یقول کنا فی غزاۃ قال سفیان یرون انھا غزوۃ بنی المصطلق فکسع رجل من المھاجرین رجلا من الانصار فقال المھاجری یا للمھاجرین وقال الانصاری یا للانصار فسمع ذلك النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال دعوی الجاھلیۃ قالوا رجل من المھاجرین کسع رجلا من الانصار فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوھا فانھا منتنۃ فسمع ذلك عبد اللہ بن ابی بن اسلول فقال اوقد فعلوھا واللہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل فقال عمر یا رسول اللہ دعنی اضرب عنق ھذا المنافق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہا اُسنے پس مجھ پر اسقدر غم واقع ہوا کہ اسقدر اور کسی پر نہین پڑا تھا کہا اُسنے سو اُسوقت مین کہ مین آنحضرت کے ساتھ ایک سفر مین چل رہا تھا کہ مین نے اپنا سر غم کے مارے نیچے جھکا لیا ناگاہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے کانون کو مالش کی اور میرے مُنھ پر ہنس پڑے اور مجھے اُسکے بدلے دنیا مین ہمیشہ رہنا بھی پسند نہین تھا پھر مجھے حضرت ابو بکر رض ملے اور کہا تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا ہے مین نے کہا مجھے آپ نے کچھ نہین کہا مگر آپ نے میرے کانون کو مالش دی ہے اور میرے مُنھ پر ہنس پڑے ہین پس کہا اُنھون نے بشارت ہو تجھے پھر مجھے حضرت عمر رض ملے سو مین نے اُنسے بھی وہی کہا جو کہ مین نے حضرت ابو بکر صدیق رض سے کہا تھا پس جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ منافقین پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی عدی نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حکم بن عتیبہ سے کہا سُنا مین نے محمد بن کعب قرظی سے ابتدا چالیس برس سے کہ حدیث کرتا تھا زید بن ارقم سے یہ کہ عبد اللہ بن ابی نے جنگ تبوک مین کہا اگر ہم پھر جائین طرف مدینہ کے البتہ نکالدین گے عزت والے ان مین سے ذلت والون کو کہا اُسنے پس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو اس امر کی خبر دی تو وہ اپنی بات سے قسم کھا گیا پھر میری قوم نے مجھے ملامت کی اور کہا تو نے اس بات مین کیا ارادہ کیا تھا سو مین گھر مین آیا اور حالت غم اور اندوہ مین سو گیا پس میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یا مین آپ کے پاس آیا اور کہا آپ نے بیشک اللہ تعالے نے تیری تصدیق کی ہے کہا اُسنے پس یہ آیت نازل ہوئی ہم الذین یقولون الخ یعنی یہ وہ لوگ ہین جو کہتے ہین مت خرچ کرو اوپر اُس شخص کے کہ نزدیک رسول خدا کے ہین یہان تک کہ بھاگ جاوین یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے سُنا اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا ہم ایک جنگ مین تھے کہا سفیان نے لوگ کہتے ہین کہ وہ جنگ بنی مصطلق کی تھی پس ایک مرد مہاجر نے ایک مرد انصار کی دبر پر تھپڑ مارا سو کہا مہاجر نے اے مہاجرین فریاد کو پہونچو اور کہا انصاری نے اے انصار مدد کو پہونچو پس یہ بات حضرت نے سُن لی اور کہا کیا حال کفر کی باتون کا کہا اُنھون نے ایک مرد مہاجر نے انصار کی دبر پر تھپڑ مارا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس بات کو اس لئے کہ یہ بُری ہے پس عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے یہ بات سُنی اور کہنے لگا کیا اُنھون نے یہ کیا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ اگر ہم پھر جاوین طرف مدینہ کے البتہ نکالدین گے عزت والے ان مین سے ذلت والون کو سو کہا حضرت عمر رض نے یا رسول اللہ مجھے اذن دیجیے کہ اس منافق کی گردن مارون سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

دعه لا يتحدث الناس ان محمدا يقتل اصحابه وقال غير عمر فقال له ابنه عبد الله بن عبد الله والله لا تنقلب حتى تقر انك الذليل ورسول الله العزيز ففعل هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا جعفر بن عون انا ابو جناب الكلبي عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس قال من كان له مال يبلغه حج بيت ربه او يجب عليه فيه زكوٰة فلم يفعل يسأل الرجعة عند الموت فقال رجل يا ابن عباس اتق الله فانما يسال الرجعة الكفار فقال سأتلو عليك قرآنا يا ايها الذين آمنوا لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل ذلك فاولئك هم الخسرون وانفقوا مما رزقنكم من قبل ان يأتي احدكم الموت فيقول رب لولا اخرتني الى اجل قريب فاصدق الى قوله والله خبير بما تعملون قال فما يوجب الزكوٰة قال اذا بلغ المال مائتين فصاعدا قال فما يوجب الحج قال الزاد والبعير حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن الثوري عن يحيى بن ابي حية عن الضحاك عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه هكذا روى ابن عيينة وغير واحد هذا الحديث عن ابي جناب عن الضحاك عن ابن عباس قوله ولم يرفعه وهذا اصح من رواية عبد الرزاق وابو جناب القصاب اسمه يحيى بن ابي حية وليس هو بالقوي في الحديث ومن سورة التغابن حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا اسرائيل نا سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس وساله رجل عن هذه الاية يا ايها الذين آمنوا ان من ازواجكم واولادكم عدوا لكم فاحذروهم قال هؤلاء رجال اسلموا من اهل مكة وارادوا ان ياتوا النبي صلى الله عليه وسلم فابى ازواجهم واولادهم ان يدعوهم ان ياتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم

چھوڑ دے اُسکو تاکہ لوگ باتین نہ کرین کہ محمد اپنے اصحابون کو قتل کرتا ہے اور کہا غیر عمر نے اُسکو اُسکے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا قسم ہے اللہ کی نہ پھر یگا تو (یعنی مدینہ مین داخل نہ ہوگا) یہانتک کہ تو اقرار کرے کہ مین ذلیل ہون اور رسول اللہ عزیز ہین تو اُسنے اسی طرح کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن عون نے کہا خبر دی ہمکو ابو جناب کلبی نے ضحاک بن مزاحم سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے جس کسی کے پاس اسقدر مال ہو کہ اُسکو وہ بیت اللہ تک پہونچا سکتا ہے۔ یا اُسپر اس مین زکوٰۃ واجب ہو سکتی ہے اور وہ نہ کرے تو وہ شخص موت کے وقت پھر دنیا مین آنے کا سوال کریگا سو کہا ایک مرد نے اے ابن عباس اللہ سے ڈر کیا کافر ہی پھر آنے کا سوال کرینگے پس کہا اُسنے مین تجھ کو قرآن سُنا دیتا ہون یا ایہا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم یعنی اے ایمان والو نہ غافل کرین تمکو مال تمھارے اور نہ اولاد تمھاری خدا کی یاد سے اور جو کوئی کرے یہ کام پس یہ لوگ وہ ہین ٹوٹا پانیوالے اور خرچ کرو اس چیز سے کہ دیا ہے ہم نے تمکو پہلے اس سے کہ آوے کسی کو تم مین سے موت پس کہے اے رب میرے کیون نہ ڈھیل دی تو نے مجھکو ایک وقت نزدیک تک پس خیرات دیتا مین یہانتک کہ اُس نے پڑھی واللہ خبیر بما تعملون۔ کہا اُسنے پس کیا چیز زکوٰۃ واجب کرتی ہے کہا ابن عباس نے جب مال دو سو درم یا زیادہ کو پہونچ جائے کہا اُسنے اور حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے کہا ابن عباس نے سفر خرچ اور سواری حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے ثوری سے اُسنے یحیی بن ابی حیہ سے اُسنے ضحاک سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے ایسا ہی روایت کیا ہے ابن عیینہ اور کئی ایک نے اس حدیث کو ابی جناب سے اُسنے ضحاک سے اُسنے ابن عباس سے قول اس کا اور اُسکو مرفوع نہین کیا اور یہ صحیح ہے روایت عبد الرزاق سے۔ اور ابو جناب قصاب کا نام یحیی بن ابی حیہ ہے اور یہ حدیث مین قوی نہین ہے بعض تفسیر سورۂ تغابن۔ حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے کہا حدیث کی ہمسے سماک بن حرب نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اور سوال کیا اسکو ایک مرد نے اس آیت سے یا ایہا الذین آمنوا ان من ازواجکم الخ یعنی اے ایمان والو تحقیق بعض بیبیان تمھاری اور اولاد تمھاری دشمن ہین واسطے تمھارے پس بچو اُنسے کہا اُسنے یہ وہ لوگ ہین جو کہ مین اسلام لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکا ارادہ کیا تو اُنکی بیبیون اور اولاد نے انکار کیا اس بات سے کہ انکو یعنی ہمکو چھوڑ کر آنحضرت کے پاس جائین۔

۱؎ تفسیر بغوی مین لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عبد اللہ نے اپنے باپ عبد اللہ بن ابی سے کہا جبکہ اُسنے مدینہ مین داخل ہونیکا قصد کیا قسم ہے اللہ کی مین تجھے کبھی مدینہ مین داخل نہین ہونے دونگا جبتک کہ آنحضرت کا حکم نہ ہو اور تجھے آج کے دن معلوم ہو جائیگا کہ ذلیل کون ہے اور عزیز کون ہے پس عبد اللہ بن ابی نے اپنے بیٹے کی شکایت آنحضرت کے پاس کی کہ اُسنے میرے ساتھ یہاں تک کیا ہے پھر آپ نے اُسکی طرف ایک آدمی بھیجا کہ اسکا راستہ چھوڑ دے تاکہ مدینہ مین داخل ہو اُسنے کہا خیر اب تو آنحضرت کا حکم آگیا ہے پھر وہ مدینہ مین داخل ہوا اور پھر تھوڑے دنون کے بعد مر گیا ۱۲

فلما اتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم راوا الناس قد فقهوا فی الدین هموا ان یعاقبوهم فانزل الله یا ایها الذین امنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروهم الآیة هذا حدیث حسن صحیح **ومن سورة التحریم**
حدثنا عبد بن حمید انا عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن ابی ثور قال سمعت ابن عباس یقول لم ازل حریصا ان اسأل عمر عن المرأتین من ازواج النبی صلی الله علیه وسلم اللتین قال الله ان تتوبا الی الله فقد صغت قلوبکما حتی حج عمر وحججت معه فصببت علیه من الاداوة فتوضأ فقلت یا امیر المؤمنین من المرأتان من ازواج النبی صلی الله علیه وسلم اللتان قال الله ان تتوبا الی الله فقد صغت قلوبکما فقال لی واعجبا لک یا ابن عباس قال الزهری وکره والله ما سأله عنه ولم یکتمه فقال لی هی عائشة وحفصة وقال ثم انشأ یحدثنی الحدیث فقال کنا معشر قریش نغلب النساء فلما قدمنا المدینة وجدنا قوما تغلبهم نساءهم فطفق نساءنا یتعلمن من نساءهم فتغضبت یوما علی امرأتی فاذا هی تراجعنی فانکرت ان تراجعنی فقالت ما تنکر من ذلک فوالله من ازواج النبی صلی الله علیه وسلم لیراجعنه وتهجره احداهن الیوم الی اللیل قال فقلت فی نفسی قد خابت من فعل ذلک منهن وخسرت قال وکان منزلی بالعوالی فی بنی امیة وکان لی جار من الانصار کنا نتناوب النزول الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فینزل یوما ویأتینی بخبر الوحی وغیره وانزل یوما فاتیه بمثل ذلک قال فکنا نحدث ان غسان تنعل الخیل لتغزونا قال فجاءنی یوما عشاء فضرب علی الباب فخرجت الیه فقال حدث امر عظیم قلت اجاءت غسان قال اعظم من ذلک

پس جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اُنھون نے لوگونکو دیکھا کہ دین مین سمجھدار ہو گئے ہین تو اُنکو یعنی اولاد وغیرہ کو تنگ کرنے کا قصد کیا پس اللہ نے یہ آیت اُتاری یا ایہا الذین آمنوا الخ یعنی اے ایمان والو تحقیق بعض بیبیان تمھاری اور اولاد تمھاری دشمن ہین واسطے تمھارے پس بچو اُن سے اور اگر معاف کرو الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے **بعض تفسیر سورۂ تحریم حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور سے کہا اُس نے سنا مین نے ابن عباس رضؓ سے کہ کہتا مجھے بہت مدت تک اسکی خواہش رہی کہ حضرت عمر رضؓ سے سوال کرون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات مین سے ان دو عورتون کی بابت کہ جنکے حق مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما یہانتک کہ حضرت عمرؓ نے حج کا ارادہ کیا اور مین نے بھی آپکے ساتھ حج کا ارادہ کیا پس مین نے حضرت عمر پر برتن سے پانی ڈالا اور آپ نے وضو کیا اور مین نے کہا اے امیر المومنین کون ہین وہ دونون عورتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے کہ جنکے حق مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما۔ سو اُنھون نے کہا تعجب ہے واسطے تیرے اے ابن عباس کہا زہری نے اور مکروہ جانا حضرت عمر رضؓ نے قسم ہے اللہ کی اسکے سوال کرنے کو اور اسکو چھپایا نہ پس کہا مجھے وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ہین کہا ابن عباس نے پھر اُنھون نے مجھے حدیث بیان کرنی شروع کی پس کہا ہم گروہ قریش کا عورتون پر غالب رہا کرتے تھے پس جب ہم مدینہ مین آئے تو پایا ہمنے اُس قوم کو کہ اُنپر اُنکی عورتین غالب ہوتی ہین سو ہماری عورتون نے بھی اُنکی عورتون سے سیکھنا شروع کر دیا پس ایک روز مین اپنی بیوی پر غصے ہوا تو اُسنے مجھے جواب دینا شروع کیا اور مین نے اُسکے جواب دینے کو انکار کیا پس اُس نے کہا تو اس سے کیا انکار کرتا ہے پس قسم ہے اللہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتین تو آپ کو جواب دیتی ہین اور کبھی ان مین سے آپ کے ساتھ صبح سے رات تک بولتی ہی نہین کہا حضرت عمرؓ نے سو مین نے اپنے دل مین کہا کہ ٹوٹا اور خسارہ پایا انمین سے اُسنے کہ جس نے یہ کیا کہا حضرت عمر نے اور میرا گھر عوالی مین تھا بنی اُمیہ مین اور میرا ایک ہمسایہ انصاری تھا ہم دونون نوبت بنوبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے تھے کہا حضرت عمر نے ایک دن وہ جاتا اور وحی وغیرہ کی خبر لاتا اور ایک دن مین جاتا اور اُسکے پاس مثل اسکے لاتا کہا حضرت عمر نے ہم بیان کیے جاتے تھے کہ بادشاہ غسان اپنے گھوڑونکو ہمارے ساتھ جنگ کرنے کے واسطے نعل پہنا رہا ہے کہا حضرت عمر نے سو وہ ایک روز عشا کے وقت میرے پاس آیا اور دروازے پر کچھ مارا پس مین اُسکی طرف نکلا اور اُسنے کہا ایک بڑا امر حادث ہوا ہے مین نے کہا کیا غسان آ گیا ہے کہا اُس سے بھی بڑھ کر ہے

طلق رسول الله صلی الله علیه وسلم نسائه قال فقلت فی نفسی قد خابت حفصة وخسرت قد کنت اظن هذا کائنا قال فلما صلیت الصبح شددت علی ثیابی ثم انطلقت حتی دخلت علی حفصة فاذا هی تبکی فقلت اطلقکن رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت لا ادری هوذا معتزل فی هذه المشربة قال فانطلقت فاتیت غلاما اسود فقلت استأذن لعمر قال فدخل ثم خرج الی قال قد ذکرتك له فلم یقل شیئا قال فانطلقت الی المسجد فاذا حول المنبر نفر یبکون فجلست الیهم ثم غلبنی ما اجد فاتیت الغلام فقلت استأذن لعمر فدخل ثم خرج الی قال قد ذکرتك له فلم یقل شیئا فانطلقت الی المسجد ایضا فجلست ثم غلبنی ما اجد فاتیت الغلام فقلت استأذن لعمر فدخل ثم خرج الی فقال قد ذکرتك له فلم یقل شیئا قال فولیت منطلقا فاذا الغلام یدعونی فقال ادخل فقد اذن لك قال فدخلت فاذا النبی صلی الله علیه وسلم متکئ علی رمل حصیر فرأیت اثره فی جنبیه فقلت یا رسول الله اطلقت نساءك قال لا قلت الله اکبر لو رأیتنا یا رسول الله وکنا معشر قریش نغلب النساء فلما قدمنا المدینة وجدنا قوما تغلبهم نساؤهم فطفق نساؤنا یتعلمن من نساءهم فتغضبت یوما علی امرأتی فاذا هی تراجعنی فانکرت ذلك فقالت ما تنکر فوالله ان ازواج النبی صلی الله علیه وسلم لیراجعنه وتهجره احداهن الیوم الی اللیل قال فقلت لحفصة اتراجعین رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت نعم وتهجره احدانا الیوم الی اللیل قال فقلت قد خابت من فعل ذلك منکن وخسرت اتامن احداکن ان یغضب الله علیها لغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا هی قد هلکت فتبسم النبی صلی الله علیه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدیا ہے سو مین نے اپنے دل مین کہا تحقیق ٹوٹا پایا حفصہ نے اور خسارہ مین پہلے ہی یہ گمان کرتا تھا کہا حضرت عمرؓ نے جب مین نے صبح کی نماز پڑھ لی اور اپنے کپڑے مضبوط کرلیے پھر مین چلا یہانتک کہ مین حفصہ پر داخل ہوا دیکھا تو وہ رورہی ہے مین نے کہا کیا تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دیدیا ہے اُسنے کہا مین نہین جانتی وہ آپ اس بالاخانہ مین تنہا بیٹھے ہوئے ہین کہا حضرت عمر نے پس مین چلا اور سیاہ غلام کے پاس آیا اور اُس سے کہا عمر کے واسطے اذن طلب کر کہا حضرت عمر نے سو وہ اندر داخل ہوا پھر میری طرف نکل آیا کہنے لگا مین نے تیرا ذکر آنحضرت سے کیا آپ نے مجھے کچھ جواب نہین دیا کہا حضرت عمر نے پھر مین مسجد کی طرف چلا دیکھا تو گرد منبر کے چند لوگ رورہے ہین سو مین بھی اُن کے ساتھ بیٹھ گیا پس مجھ پر غلبہ کیا اُسنے جو میرے دل مین تھی پھر مین اُس غلام کے پاس آیا اور اُس سے کہا عمرؓ کے لئے اذن طلب کر پس وہ داخل ہوا پھر میری طرف نکل کر کہنے لگا مین نے آپکے آگے تیرا ذکر کیا سو آپ نے مجھے کچھ جواب نہین دیا پھر مین مسجد کی طرف چلا اور بیٹھ گیا پھر مجھ پر میرے دل کی بات نے غلبہ کیا اور اُس غلام کے پاس آیا سو مین نے اُس سے کہا عمر کے واسطے اذن طلب کر سو وہ داخل ہوا پھر میری طرف نکل آیا اور کہنے لگا مین نے آنحضرت کے آگے آپ کا ذکر کیا سو آپ نے کچھ جواب نہین دیا کہا حضرت عمرؓ نے پھر مین نے پیٹھ پھیری دیکھا تو وہ غلام مجھے بُلا رہا ہے سو کہا اُس نے داخل ہو تجھے آپ نے اذن دیا ہے کہا حضرت عمرؓ نے پس مین داخل ہوا دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی چٹائی پر تکیہ لگائے ہوئے ہین سو مین نے اُسکے نشان آپ کے دونون پہلوؤن مین دیکھے سو مین نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنی عورتون کو طلاق دیدیا ہے فرمایا آپ نے کہ نہین مین نے کہا اللہ اکبر کاش آپ ہم کو دیکھتے یا رسول اللہ اور ہم گروہ قریش کا عورتون پر غالب ہوتے تھے پس جب ہم مدینہ مین آئے تو ہمنے اُس قوم کو دیکھا کہ اُنپر اُنکی عورتین غالب ہین سو ہماری عورتون نے بھی اُن کی عورتون سے سیکھنا شروع کردیا مین ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا تو ناگاہ وہ مجھے جواب دینے لگی سو مین نے اُسکا انکار کیا اُسنے کہا تو کیا انکار کرتا ہے پس قسم ہے اللہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتین آپ سے بات چیت کرتی ہین اور کوئی اُن مین سے آپ کے ساتھ صبح سے رات تک بولتی ہی نہین کہا حضرت عمر نے مین نے حفصہ سے کہا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرتی ہے کہا اُسنے ہان اور بعضی ہم مین سے آپکے ساتھ صبح سے رات تک بھی نہین بولتین کہا حضرت عمرؓ نے مین نے کہا تحقیق ٹوٹا اور خسارہ پایا تم مین سے جس کسی نے یہ کام کیا کیا ایک تمھاری بے غم ہے اس سے کہ اسیر اللہ تعالے بسبب غضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضبناک ہو تو پھر وہ ہلاک ہوجائے پھر نبی صلعم ہنسے

قال فقلت لحفصة لاتراجعي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولاتسأليه شيئا وسليني ما بدا لك ولا يغرنك ان كانت صاحبتك اوسم منك واحب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فتبسم اخرى فقلت يا رسول الله استأنس قال نعم قال فرفعت رأسي فما رأيت في البيت الا اهبة ثلاثة فقلت يا رسول الله ادع الله ان يوسع على امتك فقد وسع على فارس والروم وهم لا يعبدونه فاستوى جالسا فقال افي شك انت يا ابن الخطاب اولئك قوم عجلت لهم طيباتهم في الحيوة الدنيا قال وكان اقسم ان لا يدخل على نسائه شهرا فعاتبه الله في ذلك فجعل له كفارة اليمين قال الزهري فاخبرني عروة عن عائشة قالت فلما مضت تسع وعشرون دخل على النبي صلى الله عليه وسلم بدأ بي قال يا عائشة اني ذاكر لك شيئا فلا تعجلي حتى تستأمري ابويك قالت ثم قرأ هذه الاية يا ايها النبي قل لازواجك الاية قالت علم والله ان ابوي لم يكونا يأمراني بفراقه قالت فقلت افي هذا استأمر ابوي فاني اريد الله ورسوله والدار الاخرة قال معمر فاخبرني ايوب ان عائشة قالت له يا رسول الله لا تخبر ازواجك اني اخترتك فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما بعثني الله مبلغا ولم يبعثني متعنتا هذا حديث حسن صحيح غريب وقد روي من غير وجه عن ابن عباس

من سورة ن والقلم **حدثنا** يحيى بن موسى نا ابوداؤد الطيالسي نا عبد الواحد بن سليم قال قدمت مكة فلقيت عطاء بن ابي رباح فقلت له يا ابا محمد ان ناسا عندنا يقولون في القدر فقال عطاء لقيت الوليد بن عبادة

کہا حضرت عمرؓ نے مین نے حفصہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب نہ دیا کر اور نہ آپ سے کوئی چیز مانگا کر اور مجھ سے مانگ جو تجھے حاجت ہو اور تجھے یہ بات دھوکے مین نہ ڈالے کہ تیری مصاحبہ تجھسے حسین ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ہے کہا حضرت عمرؓ نے پھر آنحضرت دوسری بار ہنس ٹڑے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین بیٹھ جاؤن فرمایا آپ نے ہان کہا حضرت عمرؓ نے مین نے اپنا سر بلند کیا اور گھر مین سواے تین چمڑون کے نہ دیکھا سو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالےٰ سے دعا مانگیے کہ آپکی اُمت پر فراخی کرے اور فارس اور روم پر فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہین کرتے پس آنحضرت سیدھے ہوکر بیٹھ گئے سو فرمایا آپ نے کیا تو شک مین ہے اے ابن خطاب اس قوم کے واسطے تو پاکیزہ دنیا کی زندگانی مین ہی دیے گئے ہین کہا حضرت عمر نے اور آپنے قسم کھائی تھی کہ اپنی عورتون پر ایک مہینہ داخل نہ ہونگا سو اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس بارے مین تنبیہ فرمائی اور اُسکے واسطے کفارہ قسم کا مقرر کیا۔ کہا زہری نے اور مجھے عروہ نے حضرت عائشہؓ سے خبر دی ہے کہ کہا اُسنے جب اُنتیس دن گذرے تو پہلے پہل میرے پاس آنحضرت تشریف لائے فرمایا اے عائشہ مین تیرے ساتھ ایک بات کرتا ہون سو تو جلدی مت کر یہانتک کہ اپنے والدین سے مشورت کر کہا حضرت عائشہؓ نے پھر آپنے یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی قل لازواجک الخ کہا حضرت عائشہ نے آپ جانتے تھے قسم اللہ کی کہ میرے والدین کبھی آپکی جدائی کا امر نہین کرین گے کہا حضرت عائشہ نے مین نے کہا کیا اس بات مین اپنے والدین سے مشورہ لون مین تو اللہ اور رسول اور گھر آخرت کو ہی اختیار کرتی ہون۔ کہا معمر نے مجھے ایوب نے خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ نے اُس سے کہا یا رسول اللہ آپ اپنی بیبیون[1] سے یہ خبر نہ دیجیے کہ مین نے آپکو اختیار کیا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تو اللہ تعالےٰ نے پہونچانے والا کرکے بھیجا ہے اور مجھے فساد پر برانگیختہ کرنیوالا کرکے نہین بھیجا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور غیر اس طریق سے ابن عباس سے مروی ہے

بعض تفسیر سورہ نون والقلم سے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الواحد بن سلیم نے کہا اُسنے مین مکہ مین آیا اور عطار بن ابی رباح سے ملاقات کی اور مین نے اُس سے کہا اے ابا محمد لوگ ہمارے پاس قدر کے باب مین گفتگو کرتے ہین پس کہا عطار نے ملاقات کی مین نے ولید بن عبادہ

---

[1] اس حدیث سے کئی مسائل مستنبط ہوتے ہین ایک یہ کہ ایک مسئلہ مین اگرچہ بہت دیر ہو جائے تو بھی حل کرنا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ وضو کرنیوالے کی مدد کرنی جائز ہے یعنی ایک آدمی مثلاً وضو کرے اور دوسرا پانی ڈالے تیسرے یہ کہ مسئلہ شرعی چھپانا نہین چاہیئے اگرچہ اپنا دل اُسکے اظہار کو نہ چاہے۔ چوتھے یہ کہ عورتوں کو معاملات دنیاوی پر غصے ہونا جائز ہے۔ پانچویں یہ کہ ایک شخص کی شہادت معتبر ہے۔ چھٹے یہ کہ خدمتگار اپنی خدمت کے لئے رکھنا جائز ہے۔ ساتوین یہ کہ کسی کے گھر جانے کے وقت گھر والون سے اذن لے لینا چاہیے آٹھوین یہ کہ کام مین عجلت نہین چاہیئے نوین یہ کہ کام مین مشورہ کر لینی چاہیئے۔ دسوین یہ کہ نیک کام مین مشورہ لینے کی کچھ حاجت نہین گیارھوین یہ کہ ولی کو خواہ کسی مرتبہ کا ہو دنیا و مال و متاع کی طرف خیال آ ہی جاتا ہے کوئی ولی اور فقیر دنیا سے بالکلیہ خیال دفع نہین کر سکتا ہان پیغمبر اس سے بیزار ہوتے ہین اور بھی کئی مسائل ہین بعض بعض تو ادنی خیال سے ظاہر ہو سکتے ہین[2]

ابن الصامت فقال ثنی ابی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب فجری بما ھو
کائن الی الابد وفی الحدیث قصۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب وفیہ عن ابن عباس **ومن سورۃ الحاقۃ** **حدثنا** عبد
بن حمید نا عبد الرحمن بن سعد عن عمرو بن ابی قیس عن سماک بن حرب عن عبد اللہ بن عمیرۃ عن الاحنف بن قیس عن
العباس بن عبد المطلب زعم انہ کان جالسا فی البطحاء فی عصابۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فیھم اذ مرت علیھم
سحابۃ فنظروا الیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون ما اسم ھذہ قالوا نعم ھذا السحاب فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمزن قالوا والمزن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعنان قالوا والعنان ثم قال لھم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون کم بعد ما بین السماء والارض قالوا لا واللہ ما ندری قال فان بعد ما بینھما اما واحدۃ
واما اثنتان او ثلث وسبعون سنۃ والسماء التی فوقھا کذلک حتی عدد ھن سبع سموات کذلک ثم قال فوق السماء السابعۃ
بحر بین اعلاہ واسفلہ کما بین السماء الی السماء وفوق ذلک ثمانیۃ اوعال بین اظلافھن ورکبھن مثل ما بین سماء الی سماء
ثم فوق ظھورھن العرش بین اسفلہ واعلاہ مثل ما بین السماء الی السماء واللہ فوق ذلک قال عبد بن حمید سمعت یحیی
بن معین یقول الا یرید عبد الرحمن بن سعد ان یحج حتی یسمع منہ ھذا الحدیث ھذا حدیث حسن غریب وروی الولید بن ابی ثور
عن سماک نحوہ ورفعہ وروی شریک عن سماک بعض ھذا الحدیث ووقفہ ولم یرفعہ وعبد الرحمن ھو ابن عبد اللہ بن سعد
الرازی **حدثنا** یحیی بن موسی نا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد الرازی ان اباہ اخبرہ قال رأیت رجلا ببخاری علی بغلۃ

ابن صامت سے سو کہا اُسنے حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے سب سے پہلے اللہ تعالی نے قلم کو پیدا کیا اور
اُس سے کہا لکھ سو وہ جاری ہوا ساتھ اُس چیز کے جو ابد تک ہونیوالی ہو اور اس حدیث مین قصہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہو اور اسمین روایت ہے
ابن عباس سے بعض **تفسیر سورۂ الحاقہ** سے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن سعد نے عمرو بن ابی قیس سے اُسنے
سماک بن حرب سے اُسنے عبد اللہ بن عمیرہ سے اُسنے احنف بن قیس سے اُسنے عباس بن عبد المطلب سے کہ کہا اُسنے مین بطحاء مکہ مین ایک جماعت
مین بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُنمین بیٹھے ہوئے تھے دیکھا تو اُنکے اوپر سے بادل گذرا سو لوگون نے اُس کی طرف دیکھا پس
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو اسکا نام کیا ہو کہا لوگون نے ہان یہ بادل ہو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
مزن بھی کہا لوگون نے اور مزن بھی نام ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عنان بھی کہا لوگون نے اور عنان بھی پھر آنحضرت نے اُن سے کہا
کیا تم جانتے ہو کہ کسقدر مسافت ہو درمیان آسمان اور زمین کے کہا لوگون نے قسم ہو اللہ کی ہم نہین جانتے فرمایا آپ نے مسافت درمیان ان دونون
کے اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی ہو اور وہ آسمان کہ اُسکے اوپر ہو وہ بھی ویسا ہی ہو یہانتک کہ آپ نے سات آسمان ایسے ہی شمار کیے پھر فرمایا آپ نے
ساتوین آسمان کے اوپر ایک دریا ہو اُسکے اعلے اور اسفل مین اسقدر فاصلہ ہو جیسا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہو اور اُس کے
اوپر آٹھ فرشتے بشکل بز کوہی ہین اُن کے کھرون اور گھٹنون مین اسقدر فاصلہ ہو جیسا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان مین ہو پھر اُن کی
پشتون پر عرش ہو اُسکے اسفل اور اعلی مین مثل اُس مسافت کے ہے جو دو آسمان مین ہو اور اللہ تعالے اوپر اُسکے ہو۔ کہا عبد بن حمید نے سُنا مین نے
یحیی بن معین سے کہ کہتا عبد الرحمن بن سعد کیون نہین حج کرنے کا ارادہ کرتا تا کہ اُس سے یہ حدیث سُنے یہ حدیث حسن غریب ہو۔ اور روایت
کی ولید بن ابی ثور نے سماک سے مثل اُسکے اور مرفوع کیا اُسکو۔ اور روایت کی شریک نے سماک سے بعض اس حدیث کا اور موقوف کیا
اور اُسکو مرفوع نہین کیا۔ اور عبد الرحمن وہ ابن عبد اللہ بن سعد رازی ہو حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن
بن عبد اللہ بن سعد رازی نے یہ کہ اُسکے باپ نے اُسکو خبر دی ہو کہ کہا اُسنے مین نے ایک مرد بخارا مین خچر پر دیکھا

ف۱ شاید مؤلف اس حدیث کو اس غرض سے اس جگہ لایا ہو کہ عبد الرحمن مذکور جو اول حدیث مین ہو وہ تبع تابعین سے ہے ۱۲ ع ف۲ ملا علی قاری رح کہتے ہین کہ اس حدیث مین مجھے
ایک اشکال ظاہر ہوا ہے وہ یہ کہ امور غیر متناہیہ فی الحال قلم کے تحت مین کیونکر منحصر اور منضبط استقبال مین ہو سکتے ہین بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان جف القلم
کے ساتھ اس کا جواب یہ ہو کہ کتابت سے مراد امور اجمالیہ کلیہ کی کتابت ہو اور احوال تفصیلیہ جزئیہ کی کتابت مراد نہین ہو، یہ ظاہر ادلہ مرویہ کے خلاف ہو اس کے بعد ملا علی رح فرماتے
ہین کہ در منثور مین ہو کہ جو چیزین قیامت تک ہونیوالی ہین وہ مراد ہین ہکذا عن ابن عباس رض اور ابو ہریرہ رض سے ایسا ہی مرفوع روایت ہے ۱۲ محمد مرتضی عفا اللہ عنہ

وعليه عمامة سوداء يقول كسانيها رسول الله صلى الله عليه وسلم **ومن سورة سأل سائل حدثنا** ابوكريب نا رشدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج ابى السمح عن ابى الهيثم عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قوله كالمهل قال كعكر الزيت فاذا قربه الى وجهه سقطت فروة وجهه فيه هذا حديث غريب لا نعرفه الامن حديث رشدين **ومن سورة الجن حدثنا** عبد بن حميد ثنى ابو الوليد نا ابو عوانة عن ابى بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال ما قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم على الجن ولا راهم انطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم فى طائفة من اصحابه عامدين الى سوق عكاظ وقد حيل بين الشياطين وبين خبر السماء وارسلت عليهم الشهب فرجعت الشياطين الى قومهم فقالوا مالكم قالوا حيل بيننا وبين خبر السماء وارسلت علينا الشهب فقالوا ما حال بيننا وبين خبر السماء الامن حدث فاضربوا مشارق الارض ومغاربها فانظروا ما هذا الذى حال بينكم وبين خبر السماء قال فانطلقوا يضربون مشارق الارض ومغاربها يبتغون ما هذا الذى حال بينهم وبين خبر السماء فانصرف اولئك النفر الذين توجهوا نحو تهامة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بنخلة عامدا الى سوق عكاظ وهو يصلى باصحابه صلوة الفجر فلما سمعوا القرآن استمعوا له فقالوا هذا والله الذى حال بينكم وبين خبر السماء قال فهنالك رجعوا الى قومهم فقالوا يا قومنا انا سمعنا قرانا عجبا يهدى الى الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا فانزل الله تبارك وتعالى على نبيه صلى الله عليه وسلم قل اوحى الى انه استمع نفر من الجن وانما اوحى اليه قول الجن وبهذا الاسناد عن ابن عباس قال قول الجن لقومهم لما قام عبد الله يدعوه كادوا يكونون

اور اسپر سیاہ پگڑی تھی وہ کہتا تھا مجھے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنائی ہے **بعض تفسیر سورۂ سال سائل سے حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین کالمہل فرمایا آپ نے مثل میل تیل کے پس جب وہ اُس کو اپنے مُنھ کے نزدیک کرے گا تو اُسکے مُنھ کا چمڑا اُس مین گر پڑے گا یہ حدیث غریب ہے۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین سے **بعض تفسیر سورۂ جن سے حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے ابو الولید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جنون پر کچھ پڑھا ہے اور نہ اُن کو دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ مین اپنے صحابہ سے بازار عکاظ کی طرف قصد کر کے چلے اس حالت مین کہ درمیان شیطانون اور آسمان کی خبر کے پردہ ڈالا گیا تھا اور انپر شعلے بھیجے گئے سو شیطان اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور کہنے لگے کیا ہے تمھارے لیئے کہا اُنھون نے درمیان ہمارے اور خبر آسمان کے پردہ ڈالا گیا ہے اور ہمپر شعلے بھیجے گئے ہین کہا اُنھون نے درمیان ہمارے اور خبر آسمان کے کوئی نو پیدا چیز حائل ہوئی ہے سو تم زمین کے مشرقون اور مغربون مین سیر کرو اور دیکھو کہ کیا چیز درمیان تمھارے اور خبر آسمان کے حائل ہوئی ہے کہا اُسنے سو وہ زمین کے مشرقون اور مغربون مین سفر کرتے ہوئے چلے اس تلاش مین کہ کیا وہ چیز ہے جو درمیان ہمارے اور خبر آسمان کے حائل ہوئی ہے پس وہ گروہ جو تہامہ کی طرف متوجّہ ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا آیا اس حالت مین کہ وہ گروہ کھجور و نین بازار عکاظ کی طرف قصد کرنے والا تھا اور آنحضرت اپنے صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے پس جب جنون نے قرآن سُنا تو اُنھون نے اُسکی طرف کان لگائے اور کہنے لگے یہ ہے قسم اللہ کی وہ چیز جو درمیان تمھارے اور خبر آسمان کے حائل ہوئی ہے کہا اُسنے پس اُسی جگہ سے وہ اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور کہنے لگے اے قوم ہماری تحقیق سُنا ہم نے قرآن عجب کہ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اس کے اور ہرگز نہ شریک لاوینگے ہم ساتھ رب اپنے کے کسی کو پس اللہ تبارک وتعالےٰ نے اپنے نبی پر یہ سورت اُتاری قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن اور سوائے اُسکے نہین کہ آنحضرت کیطرف جنون کا قول وحی ہوا ہے۔ اور ساتھ اسی اسناد کے ہے ابن عباس سے کہا اُسنے قول جنون کا اپنی قوم سے یہ تھا لما قام عبد اللہ یدعوہ الخ یعنے جب کھڑا ہوا بندہ خدا کا پکارتا ہے اُسکو نزدیک ہے کہ ہو جاوین

علیه لبدا قال لما راوه یصلی واصحابه یصلون بصلوته ویسجدون بسجوده قال تعجبوا من طواعیه اصحابه له قالوا لقومهم لما قام عبد الله یدعوه کادوا یکونون علیه لبدا هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن یحیی نا محمد بن یوسف نا اسرائیل نا ابو اسحاق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان الجن یصعدون الی السماء یستمعون الوحی فاذا سمعوا الکلمة زادوا فیها تسعا فاما الکلمة فتکون حقا واما ما زادوه فیکون باطلا فلما بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم منعوا مقاعدهم فذکروا ذلك لابلیس ولم تکن النجوم یرمی بها قبل ذلك فقال لهم ابلیس ما هٰذا الامن امر قد حدث فی الارض فبعث جنوده فوجدوا رسول الله صلی الله علیه وسلم قائما یصلی بین جبلین اراه قال بمکة فلقوه فاخبروه فقال هٰذا الحدث الذی حدث فی الارض هٰذا حدیث حسن صحیح **ومن سورة المدثر** حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن ابی سلمة عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یحدث عن فترة الوحی فقال فی حدیثه بینما انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت رأسی فاذا الملك الذی جاء نی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فجثثت منه رعبا فرجعت فقلت زملونی زملونی فدثرونی فانزل الله تعالی یا ایها المدثر قم فانذر الی قوله والرجز فاهجر قبل ان تفرض الصلوٰة هٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواه یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن ایضا حدثنا عبد بن حمید نا الحسن بن موسیٰ عن ابن لهیعة عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الصعود جبل من نار

اور اُسکے حلقہ حلقہ کہا ابن عباس نے یہ اسواسطے کہ دیکھا اُنھون نے آپکو نماز پڑھتے اور صحابہ آپکے نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز آپکی کے اور سجدہ کرتے تھے ساتھ سجود آپ کے کہا اُسنے وہ آپ کے صحابہ کی اطاعت جو وہ آنحضرت کی کرتے تھے دیکھ کر متعجب ہوئے کہا اُنھون نے اپنی قوم سے جسوقت کہ کھڑا ہوتا ہے بندہ خدا کا پکارتا ہے اُسکو نزدیک ہے کہ ہووین اوپر اُسکے حلقہ حلقہ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحاق نے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے جن آسمان کی طرف وحی سُننے کے لئے چڑھتے تھے پس جب کوئی ایک بات سُنتے تو اسمین نو باتین زائد کرتے بہر حال وہ بات تو حق ہوتی تھی اور وہ باتین جو اسمین زائد کرتے تھے وہ باطل ہوتی تھین پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے تو اپنے بیٹھنے کی جگھون سے منع کیے گئے پھر اُنھون نے یہ بات ابلیس سے ذکر کی اور پہلے اس سے ستارے[۱] ٹوٹا نہین کرتے تھے تو اُن سے ابلیس نے کہا نہین یہ بات مگر کسی امر سے جو زمین مین پیدا ہوا ہے پس اُسنے اپنے لشکر کو بھیجا تو اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان دو پہاڑون کے کھڑا ہو کر نماز پڑھتے ہوئے پایا راوی کہتا ہے کہ مین گمان کرتا ہون کہا اُسنے مکہ مین پھر وہ ابلیس سے ملے اور اُسکو خبر دی پس کہا اُس نے یہی ہے نو پیدا چیز جو زمین مین پیدا ہوئی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **بعض تفسیر سورۂ مدثر** سے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت مین کہ آپ وحی کے سُست ہو جانے کی حدیث کر رہے تھے سو آپنے اپنی حدیث مین فرمایا کہ جب کہ مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مین نے آسمان سے ایک آواز سُنی تو مین نے سر کو اُٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ مین آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پہ بیٹھا ہوا ہے سو مین اُس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مین نے کہا کہ مجھکو کمل اُڑھاؤ سو لوگون نے مجھ کو اوڑھایا پھر خدا نے یہ آیت نماز کے فرض ہونے سے پہلے اُتاری یا ایها المدثر قم فانذر یہانتک والرجز فاهجر[۲] یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نیز روایت کیا اسکو یحیی بن ابی کثیر نے ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن سے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسیٰ نے ابن لہیعہ سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے صعود ایک آگ کا پہاڑ ہے

[۱] یہ غرض نہین کہ بالکلیہ ستارے نہین ٹوٹا کرتے تھے کیونکہ اُن کا ٹوٹنا تو قدیم سے چلا آتا ہے بلکہ اسکے یہ معنی ہین کہ اس کثرت سے پہلے اس سے نہین ٹوٹا کرتے تھے ۱۲

[۲] سب سے پہلے سورت اقرء کی پہلی پانچ آیتین نازل ہوئین پھر تین سال تک وحی نہین آئی آنحضرت کو نہایت جذبۂ الٰہی کا شوق ہوتا تھا کہ اپنے آپکو ہلاک کر دین بعد تین سال کے سورت یا ایها المدثر نازل ہوئی جب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو شروع کی ۱۲

نا عبد الرحمٰن عن ابی سلمة

يتصعد فيه سبعين خريفا ثم يهوى به كذالك ابدا هذا احديث غريب انما نعرفه مرفوعا من حديث ابن لهيعة و قد روى شئ من هذا عن عطية عن ابى سعيد موقوفا حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن مجالد عن الشعبى عن جابر قال قال ناس من اليهود لاناس من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم هل يعلم نبيكم كم عدد خزنة جهنم قالوا لاندرى حتى نسأله فجاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد غلب اصحابك اليوم قال وبما غلبوا قال سألهم يهود هل يعلم نبيكم كم عدد خزنة جهنم قال فما قالوا قال قالوا لاندرى حتى نسأل نبينا قال افغلب قوم سألوا عما لا يعلمون فقالوا لانعلم حتى نسأل نبينا لكنهم قد سألوا نبيهم فقالوا ارنا الله جهرة على باعداء الله انى سائلهم عن تربة الجنة وهى الدرمك فلما جاؤا قالوا يا ابا القاسم كم عدد خزنة جهنم قال هكذا و هكذا فى مرة عشرة و فى مرة تسع قالوا نعم قال لهم النبى صلى الله عليه وسلم ما تربة الجنة قال فسكتوا هنيئة ثم قالوا اخبزة يا ابا القاسم فقال النبى صلى الله عليه وسلم الخبز من الدرمك هذا حديث انما نعرفه من هذا الوجه من حديث مجالد حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا زيد بن حباب انا سهيل بن عبد الله القطعى وهو اخو حزم بن ابى حزم القطعى عن ثابت عن انس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال فى هذه الاية هو اهل التقوى و اهل المغفرة قال قال الله تبارك و تعالى انا اهل ان اتقى فمن اتقانى فلم يجعل معى الها فانا اهل ان اغفرله هذا حديث حسن غريب وسهيل ليس بالقوى فى الحديث وقد تفرد سهيل بهذا الحديث عن ثابت ومن سورة القيمة حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن موسى بن ابى عائشة

اسمین آدمی ستر خریف چڑھایا جاویگا پھر اسی طرح نیچے اُتارا جاویگا ہمیشہ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم تو فقط مرفوع اسکو ابن لہیعہ کے طریق سے ہی پہچانتے ہین اور کچھ حصہ اسکا عطیہ سے مروی ہے جو راوی ہے ابی سعید سے موقوف حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے کہا چند لوگون نے یہود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ سے کہ کیا تمھارا نبی جانتا ہے کہ دوزخ کے خزانچی کتنے ہین کہا اُنھون نے ہم نہین جانتے یہانتک کہ آپ سے پوچھ لین پس ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد آپ کے اصحاب آج کے دن مغلوب ہوگئے فرمایا آپ نے اور کس چیز سے مغلوب ہوئے ہین کہا اُسنے اُنسے یہودیون نے پوچھا ہے کہ تمھارا نبی جانتا ہے کہ دوزخ کے خزانچی کتنے ہین فرمایا آپ نے پس اُنھون نے کیا کہا ہے کہا اُسنے اُنھون نے کہا ہے کہ ہم نہین جانتے یہانتک کہ اپنے نبی سے سوال کرلین فرمایا آپ نے کیا مغلوب ہوجاتی ہے وہ قوم جو سوال کی جائے اُس چیز سے کہ وہ نہ جانتی ہو سو کہا اُنھون نے کہ ہم نہین جانتے تاآنکہ اپنے نبی سے سوال کرین لیکن اُنھون نے یعنے یہود نے تو اپنے نبی سے سوال کیا اور کہا ہمکو اللہ تعالیٰ ظاہر دکھلائیے میرے پاس لاؤ اللہ کے دشمنون کو مین اُن سے جنت کی مٹی کی بابت سوال کرتا ہون اور وہ آٹا سفید ہے پس جب وہ آئے تو کہا اُنھون نے اے ابا القاسم دوزخ کے خزانچی کتنے ہین فرمایا آپ نے اسطرح اور اسطرح ایک بار دس فرمایا اور ایک بار نو کہا اُنھون نے ہان اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جنت کی مٹی کیا ہے کہا اُسنے سو وہ تھوڑی دیر چپ رہے پھر کہا اُنھون نے اے ابا القاسم روٹی ہے پس فرمایا آنحضرت نے روٹی آٹے سفید سے ہو اس حدیث کو تو ہم فقط اسی طریق مجالد سے پہچانتے ہین حدیث کی ہم سے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا خبر دی ہمکو سہیل بن عبد اللہ قطعی نے اور یہ حزم بن ابی حزم قطعی کا بھائی ہے ثابت سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اس آیت کی تفسیر مین ہو اہل التقوی واہل المغفرۃ فرمایا آنحضرت نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مین ہون لائق اسکے کہ مجھ سے ڈرین سو جو کوئی مجھ سے ڈرا اور میرے ساتھ اُسنے دوسرا معبود نہ بنایا تو مین لائق اسکے ہون کہ اسکو بخشدون یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور سہیل حدیث مین قوی نہین۔ اور متفرد ہوا ہے سہیل ساتھ اس حدیث کے ثابت سے **بعض تفسیر سورۂ قیامت سے** حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے

ف آنحضرت نے فرمایا کہ نہ بتلانے سے قوم مغلوب نہین ہوتی جیسا کہ اُنھون نے اپنے نبی سے اللہ کی رویت کا سوال کیا اور پھر اُنکو اُسکا جواب نہ ملا یعنی اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ دیکھ سکے کیا نبی انکا مغلوب ہوگیا جب اُنھون نے دوزخ کے فرشتون کی بابت سوال کیا تو آپنے پہلے بار دونون ہاتھون کی دس انگلیون سے بتلایا دوسری بار ایک انگلی ایک ہاتھ کی کھینچ کرلی یعنی نو انگلیون سے اشارت کی یعنی اُنیس فرشتے خزانچی دوزخ کے ہین ۱۲

عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انزل عليه القرآن يحرك به لسانه يريد ان يحفظه فانزل الله تبارك وتعالى لا تحرك به لسانك لتعجل به قال فكان يحرك به شفتيه وحرك سفيان شفتيه هذا حديث حسن صحيح قال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید القطان کان سفیان الثوری یحسن الثناء علی موسی بن ابی عائشة خيرا حدثنا عبد بن حميد قال ثنی شبابة عن اسرائيل عن ثوير قال سمعت ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ادنى اهل الجنة منزلة لمن ينظر الى جنانه وازواجه وخدمه وسرره مسيرة الف سنة واكرمهم على الله عز وجل من ينظر الى وجهه غدوة وعشية ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة هذا حديث غريب وقد روى غير واحد عن اسرائيل مثل هذا مرفوعا وروى عبد الملك بن ابجر عن ثوير عن ابن عمر قوله ولم يرفعه وروى الاشجعي عن سفيان عن ثوير عن مجاهد عن ابن عمر قوله ولم يرفعه ولا نعلم احدا ذكر فيه عن مجاهد غير الثوری **ومن سورة عبس** حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموی ثنی ابی قال هذا ما عرضنا على هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت انزل عبس وتولى في ابن ام مكتوم الاعمى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يقول يا رسول الله ارشدنی وعند رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل من عظماء المشركين فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرض عنه ويقبل على الآخر ويقول اترى بما اقول باسا فيقول لا ففي هذا انزل هذا حديث حسن غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن هشام بن عروة عن ابيه قال انزل عبس وتولى في ابن ام مكتوم

اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو اپنی زبان مبارک کو ہلاتے ارادہ اُسکے یاد رکھنے کا کرتے پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ یعنی مت ہلا ساتھ قرآن مجید کے زبان اپنی کو تو کہ جلدی کرے ساتھ اسکے کہا اُسنے سو آنحضرت ساتھ اسکے ہونٹون کو ہلاتے تھے - اور سفیان نے بھی ہونٹ ہلائے - یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید قطان نے کہ سفیان ثوری موسیٰ بن ابی عائشہ کی نکوئی کی صفت کرتا تھا حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے شبابہ نے اسرائیل سے اُسنے ثویر سے کہا سُنا مین نے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنیٰ اہل جنت سے مرتبہ مین البتہ وہ شخص ہی جو اپنے باغون اور بیبیون اور خادمون اور تختون کی طرف ہزار برس کی مسافت سے دیکھے - اور بزرگتر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو اُسکے مُنھ کی طرف صبح اور شام کو دیکھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وجوہ یومئذ ناضرۃ الخ یعنی کئی مُنھ اُس دن تر و تازہ ہون گے طرف رب اپنے کے دیکھنے والے - یہ حدیث غریب ہی اور کئی ایک نے اسرائیل سے مثل اسکے مرفوع روایت کی ہی اور روایت کیا عبد الملک بن ابجر نے ثویر سے اُسنے ابن عمر سے قول اس کا اور اُسکو مرفوع نہین کیا - اور روایت کیا اشجعی نے سفیان سے اُسنے ثویر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمرؓ سے قول اسکا اور اسکو مرفوع نہین کیا - اور ہم نہین جانتے کہ سوائے ثوری کے کسی نے اس حدیث مین مجاہد کا ذکر کیا ہو **بعض تفسیر سورہ عبس سے** حدیث کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید اموی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا اُسنے یہ وہ چیز ہی جو ہم نے ہشام بن عروہ پر پیش کی تھی جو روایت کی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت عائشہ سے کہا اُنھون نے سورت عبس وتولی ابن ام مکتوم اندھے کے حق مین نازل ہوئی ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے ہدایت کیجئے اور اُسوقت آنحضرت کے پاس ایک سردار مشرکین مین سے تھا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مُنھ پھیرتے اور دوسرے پر متوجہ ہوتے اور فرماتے کیا تو دیکھتا ہے اس بات مین جسکو مین کہتا ہون کچھ خوف وہ کہتا کہ نہین پس اس بارے مین یہ سورت نازل ہوئی ہے - یہ حدیث حسن غریب ہے - اور روایت کیا بعض نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سورت عبس وتولّی ابن امّ مکتوم مین نازل ہوئی ہے ﴿

ف۱ جسوقت جبرئیل علیہ السلام قرآن لاتے اُنکے پڑھنے کے ساتھ حضرت بھی جی مین پڑھتے تو جبتک پہلا لفظ کہین اگلا سُننے مین نہ آتا تو گھبراتے اللہ نے فرمایا کہ اسوقت پڑھنے کی حاجت نہین سننا ہی چاہیے پھر جی مین یاد رکھو تاکہ پھر زبان سے پڑھوا لوگون پاس ہمارا ذمہ ہی اور معنی تحقیق کرنے کے لئے حاجت نہین یہ بھی ہمارا ذمہ ہی وقت پر بیان سمجھا جبرئیل کے پڑھنے کو اپنا پڑھنا فرمایا کہ وہ نائب ہی اسی طرح والنجم مین فاوحی الی عبدہ - اور سُفیان نے جو ہونٹ ہلائے تھے وہ اس غرض سے تھے کہ شاگردونکو معلوم ہو جائے کہ آنحضرت نے اسطرح ہلائے تھے ۱۲ع ف اس آیہ کریمہ کے نزول کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ام مکتوم رضی کی تعظیم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کے بارہ مین اللہ تعالیٰ نے مجھے عتاب فرمایا اور حضور نے اُنکو مدینہ مین دو مرتبہ خلیفہ بنایا ۱۲ ابو سعید عفا اللہ عنہ

ولم یذکر فیہ عن عائشۃ حدثنا عبد بن حمید نا محمد بن الفضل نا ثابت بن یزید عن ہلال بن خباب عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا فقالت امرأۃ ایبصر اویری بعضنا عورۃ بعض قال یا فلانۃ لکل امرء منہم یومئذ شان یغنیہ ہذا حدیث حسن صحیح قد روی من غیر وجہ عن ابن عباس **ومن** سورۃ اذا الشمس کورت حدثنا عباس بن عبد العظیم العنبری نا عبد الرزاق نا عبد اللہ بن بحیر عن عبد الرحمن وہو ابن یزید الصنعانی قال سمعت ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیمۃ کانہ رأی عین فلیقرأ اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت **ومن** سورۃ ویل للمطففین حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا اخطأ خطیئۃ نکتت فی قلبہ نکتۃ سوداء فاذا ہو نزع واستغفر وتاب صقل قلبہ وان عاد زید فیہا حتی یعلو قلبہ وہو الران الذی ذکر اللہ کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون ہذا حدیث حسن صحیح حدثنا یحیی بن درست البصری نا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال حماد ہو عندنا مرفوع یوم یقوم الناس لرب العالمین قال یقومون فی الرشح الی انصاف اذانہم حدثنا ہناد نا عیسی بن یونس عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم یقوم الناس لرب العالمین قال یقوم احدہم فی الرشح الی انصاف اذنیہ ہذا حدیث حسن صحیح وفیہ عن ابی ہریرۃ **ومن** سورۃ اذا السماء انشقت حدثنا عبد بن حمید انا عبید اللہ بن موسی عن عثمان بن

اور اُسنے اُسمین حضرت عائشہ کا ذکر نہین کیا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضل نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بن یزید نے ہلال بن خباب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اُٹھائے جاوینگے لوگ اسحالتمین کہ ننگے پاؤن ننگے بدن نہ ختنہ کیے ہوے ہونگے پس کہا ایک عورت نے کیا بعض ہم مین سے بعض کی شرمگاہ دیکھینگے فرمایا آپنے اے فلانی واسطے ہر ایک مرد کے انمین سے اس دن ایک[۱] حالت ہے کہ کفایت کرتی ہے اُسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے ابن عباس سے مروی ہے۔ اور **بعض تفسیر سورۂ اذا الشمس کورت** سے **حدیث** کی ہمسے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن بحیر نے عبد الرحمن سے جو یزید صنعانی کا بیٹا ہے کہا اُسنے سنا مین نے ابن عمر سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی کو قیامت کا دیکھنا آنکھون کے سامنے خوش لگے تو چاہیے کہ یہ سورتین پڑھے اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت۔ اور **بعض تفسیر سورۂ ویل للمطففین** سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے کہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اُسکے دل مین سیاہ نکتہ لگایا جاتا ہے پس جب اُسنے اپنے نفس کو ارتکاب گناہ سے دور کیا اور استغفار اور توبہ کی تو اسکا دل صیقل کیا جاتا ہے۔ اور اگر پھر عود کرے تو اس مین زیادتی کی جاتی ہے یہانتک کہ اُسکے دل پر وہ سیاہی چڑھ جاتی ہے اور یہی ہے زنگار جسکا اللہ تعالےٰ نے ذکر کیا ہے کلا بل ران الخ یعنی ہرگز نہ یون بلکہ زنگ باندھا ہے اوپر دلون اُنکے کے اُس چیز نے کہ تھے کماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن درست بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا حماد نے یہ حدیث ہمارے نزدیک مرفوع ہے یوم یقوم الناس الخ یعنی اُس دن کہ کھڑے ہونگے لوگ واسطے رب عالمون کے فرمایا آپ نے کھڑے ہونگے پسینے مین نصف کانون تک **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے ابن عون سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم یقوم الناس الخ یعنے اُسدن کہ کھڑے ہونگے لوگ واسطے رب عالمون کے فرمایا آپ نے کھڑے ہونگے بعض ان مین سے پسینے مین نصف کانون تک یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس مین روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے **بعض تفسیر سورۂ اذا السماء انشقت** سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہم کو عبد اللہ بن موسیٰ نے عثمان بن

---

[۱] یعنی ہر ایک آدمی اپنی ایک حالت مین سرگردان ہوگا وہ حالت اسکو اور کسی طرف متوجہ نہین ہونے دیگی پس کوئی کسیکی شرمگاہ کیطرف ہرگز خیال نہین کریگا ۱۲

الاسود عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نوقش الحساب ھلک قلت یا رسول اللہ ان اللہ تبارك وتعالیٰ یقول فاما من اوتی کتابہ بیمینہ الیٰ قولہ یسیرا قال ذلك العرض ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن ابان وغیر واحد قالوا نا عبد الوھاب الثقفی عن ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** محمد بن عبید الھمدانی نا علی بن ابی بکر عن ھمام عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حوسب عذب ھٰذا حدیث غریب من حدیث قتادۃ عن انس لا نعرفہ من حدیث قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من ھٰذا الوجہ **ومن سورۃ البروج حدثنا** عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ وعبید اللہ بن موسیٰ عن موسیٰ بن عبیدۃ عن ایوب بن خالد عن عبد اللہ بن رافع عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیٰمۃ والیوم المشھود یوم عرفۃ والشاھد یوم الجمعۃ قال وما طلعت الشمس ولا غربت علیٰ یوم افضل منہ فیہ ساعۃ لا یوافقھا عبد مؤمن یدعو اللہ بخیر الا استجاب اللہ لہ ولا یستعیذ من شئ الا اعاذہ اللہ منہ ھٰذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث موسیٰ بن عبیدۃ وموسیٰ بن عبیدۃ یضعف فی الحدیث ضعفہ یحییٰ بن سعید وغیرہ من قبل حفظہ وقد روی شعبۃ وسفیان الثوری وغیر واحد من الائمۃ عن موسیٰ بن عبیدۃ **حدثنا** علی بن حجر نا قران بن تمام الاسدی عن موسیٰ بن عبیدۃ بھٰذا الاسناد نحوہ وموسیٰ بن عبیدۃ الربذی یکنی ابا عبد العزیز وقد تکلم فیہ یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ من قبل حفظہ **حدثنا** محمود بن غیلان

اسود سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جس شخص کے حساب مین جھگڑا پڑا تو وہ ہلاک ہوا مین نے کہا یا رسول اللہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے فاما من اوتی کتابہ بیمینہ الی قولہ یسیرا فرمایا آپنے یہ پیش کرنا اعمال کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن ابان اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے محمد بن عبید ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ابی بکر نے ہمام سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جس شخص کا حساب ہوا وہ عذاب دیا گیا یہ حدیث غریب ہے طریق قتادہ سے جو راوی ہے انس سے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق قتادہ سے جو راوی ہو انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی طریق سے **بعض تفسیر سورۂ بروج سے** حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ اور عبید اللہ بن موسی نے موسی بن عبیدہ سے اُسنے ایوب بن خالد سے اُسنے عبد اللہ بن رافع سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم موعود قیامت کا دن ہے اور دن مشہود عرفہ کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن ہے۔ فرمایا آپ نے نہین طلوع ہوا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن پر جو افضل ہو اس سے۔ اسمین ایک ایسی گھڑی ہو کہ جو کوئی بندۂ مؤمن اللہ تعالیٰ سے نیکی کی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول کر لیتا ہے اور جس چیز سے پناہ مانگے اس سے اللہ تعالیٰ اُسکو پناہ دیتا ہے۔ اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر طریق موسی بن عبیدہ سے اور موسی بن عبیدہ حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے اسکو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہے۔ اور روایت کی ہے شعبہ اور سفیان ثوری اور کئی ایک نے اماموں سے موسی بن عبیدہ سے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے قران بن تمام اسدی نے موسی بن عبیدہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور موسی بن عبیدہ ربذی کی کنیت ابا عبد العزیز ہے۔ اور یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اسکے حق مین حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان

ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہے کہ جن نیک لوگون کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اُنسے بھی حساب ہوگا اور آپ فرماتے ہین کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکونکو انکے نامۂ اعمال فقط دکھلا دینگے یعنی اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش کئے جاوینگے کہ اُنکے واسطے کیا حکم ہو اُنسے حساب کچھ نہین ہوگا تو اُنکے واسطے یہی حکم ہوگا کہ فادخلوھا بسلام یعنے سلامتی سے تم جنت مین داخل ہو جاؤ۔ اور جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنے فلانا کام تو نے کیون کیا اور فلانا کام کیون نہین کیا تو وہ ضرور عذاب مین گرفتار ہوگا کیونکہ ہر ایک آدمی کا بال بال گناہگار ہے تو اسکی حقیقت کیا ہے کہ جوابدہی کرے الٰہی اپنے فضل وکرم سے حساب سے محفوظ رکھ اور سیدھا جنت مین داخل کر آمین

وعبد بن حميد المعنى واحد قالا انا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت البنانى عن عبد الرحمن بن ابى ليلى عن صهيب
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى العصر همس والهمس فى قول بعضهم تحرك شفتيه كانه
يتكلم فقيل له انك يا رسول الله اذا صليت العصر همست قال ان نبيا من الانبياء كان اعجب بامته فقال من يقوم
لهؤلاء فاوحى الله اليه ان خيرهم بين ان انتقم منهم وبين ان اسلط عليهم عدوهم فاختاروا النقمة فسلط عليهم
الموت فمات منهم فى يوم سبعون الفا قال وكان اذا حدث بهذا الحديث حدث بهذا الحديث الاخر قال كان
ملك من الملوك وكان لذلك الملك كاهن يكهن له فقال الكاهن انظروا لى غلاما فهما او قال فطنا لقنا فاعلمه علمى
هذا فانى اخاف ان اموت فينقطع منكم هذا العلم ولا يكون فيكم من يعلمه قال فنظروا له على ما وصف فامروه
ان يحضر ذلك الكاهن وان يختلف اليه فجعل يختلف اليه وكان على طريق الغلام راهب فى صومعة قال
معمر احسب ان اصحاب الصوامع كانوا يومئذ مسلمين قال فجعل الغلام يسأل ذلك الراهب كلما مر به فلم يزل
به حتى اخبره فقال انما اعبد الله قال فجعل الغلام يمكث عند الراهب ويبطى عن الكاهن فارسل الكاهن الى
اهل الغلام انه لا يكاد يحضرنى فاخبر الغلام الراهب بذلك فقال له الراهب اذا قال لك الكاهن اين كنت
فقل عند اهلى واذا قال لك اهلك اين كنت فاخبرهم انك كنت عند الكاهن قال فبينما الغلام على ذلك اذ مر
بجماعة من الناس كثير قد حبستهم دابة فقال بعضهم ان تلك الدابة كانت اسدا قال فاخذ الغلام
حجرا فقال اللهم ان كان ما يقول الراهب حقا فاسئلك ان اقتله ثم رمى فقتل الدابة فقال الناس
من قتلها قالوا

اور عبد بن حمید نے معنے واحد ہین کہا دونون نے حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ثابت بنانی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے صہیب سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ لیتے آہستہ بولتے اور ہمس بعضونکے قول مین بولتے ہین ہونٹون کے ہلانے کو گویا کہ وہ کلام کرتا ہے سو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ جب آپ عصر کی نماز پڑھ لیتے ہین تو ہونٹ ہلاتے ہین فرمایا آپ نے ایک نبی کو نبیون سے اپنی اُمت بہت پسند تھی سو اُسنے کہا کون انکا مقابلہ کر سکتا ہے پس اللہ تعالی نے اسکی طرف وحی بھیجی مین انکو اختیار دیتا ہون درمیان اسکے کہ انسے خود بدلہ لیتا ہون اور درمیان اسکے کہ اپر انکے دشمن کو غالب کرتا ہون سو اُنھون نے بدلہ دینا اختیار کیا تو اللہ نے اپر موت بھیجی پس انمین سے ایک دن مین ستر ہزار مر گئے کہا اُسنے اور جب آپ یہ حدیث بیان کرتے تو یہ دوسری حدیث بھی بیان کرتے فرمایا آپ نے بادشاہون سے ایک بادشاہ تھا اور اُس بادشاہ کا ایک کاہن تھا جو اُسکی کہانت کرتا تھا سو کاہن نے کہا میرے لئے ایک لڑکا فہیم یا کہا اُسنے حاذق سریع الفہم دیکھو کہ اُسکو مین اپنا یہ علم سکھلاؤن اسلیے کہ مین خوف کرتا ہون کہ مین مرون تو تم سے یہ علم منقطع ہو جائے اور کوئی شخص تم مین ایسا نہ رہیگا جو اسکو جانتا ہو فرمایا آپ نے اسو اُنھون نے اسکے لئے جیسا کہ اُسنے بیان کیا تھا (ایک لڑکا) دیکھا اور اسکو اُنھون نے حکم دیا کہ اس کاہن کے پاس حاضر ہوا کرے اور اُسکی طرف آمد و رفت اختیار کرے سو اُسنے اُسکی طرف آنا جانا شروع کیا۔ اور اس لڑکے کے راستہ پر عبادت خانہ مین ایک راہب تھا۔ کہا معمر نے مین گمان کرتا ہون کہ اصحاب عبادت خانون کے اسوقت مسلمان تھے فرمایا آپ نے سو وہ لڑکا اس راہب سے کوئی سوال کیا کرتا جبکہ اُسکے پاس سے گذرتا سو وہ بہت مدت تک اس سے پوچھتا رہا یہانتک کہ اُسنے اسکو خبر دی اور کہا کہ مین تو اللہ تعالی کی عبادت کرتا ہون فرمایا آپ نے سو اس غلام نے اُسکے پاس ٹھہرنا شروع کر دیا اور کاہن سے دیر کرنی پس کاہن نے لڑکے کے والیون کی طرف پیغام بھیجا کہ یہ میرے پاس تھوڑی مدت تک حاضر رہتا ہی سو یہ خبر لڑکے نے راہب کو بتلا دی پس اسکو راہب نے کہا جب تجھے کاہن کہے کہ تو کہان تھا تو تو کہہ کہ مین اپنے گھر مین تھا اور جب تیرے گھر والے پوچھین کہ تو کہان تھا تو اُنکو خبر دے کہ مین کاہن کے پاس تھا۔ فرمایا آپ نے سو اس اثنا مین کہ لڑکا اسی حالت پر تھا کہ ایک لوگونکی بڑی جماعت سے گذرا اُنکو ایک چار پائے نے گھیر اتھا بعض نے کہا ہے کہ وہ چار پایہ شیر تھا فرمایا آپنے سو اُس لڑکے نے ایک پتھر پکڑا اور کہا اے اللہ اگر وہ چیز جو راہب کہتا ہی حق ہی تو مین تجھسے (اسکے وسیلے سے) سوال کرتا ہون کہ مین اُسکو قتل کرون پھر اُسنے پتھر مارا اور اس چار پائے کو قتل کیا پس کہا لوگون نے کسنے اسکو قتل کیا ہے کہا اُنھون نے

الغلام ففزع الناس فقالوا قد علم هذا الغلام علماً لم يعلمه احد قال فسمع به اعمى فقال له ان انت رددت بصري فلك كذا وكذا قال لا اريد منك هذا ولكن ارأيت ان رجع اليك بصرك اتؤمن بالذي رده عليك قال نعم قال فدعا الله فرد عليه بصره فآمن الاعمى فبلغ الملك امرهم فبعث اليهم فاتي بهم فقال لاقتلن كل واحد منكم قتلة لا اقتل بها صاحبه فامر بالراهب والرجل الذي كان اعمى فوضع المنشار على مفرق احدهما فقتله وقتل الآخر بقتلة اخرى ثم امر بالغلام فقال انطلقوا به الى جبل كذا وكذا فالقوه من رأسه فانطلقوا به الى ذلك الجبل فلما انتهوا به الى ذلك المكان الذي ارادوا ان يلقوه منه جعلوا يتهافتون من ذلك الجبل ويتردون حتى لم يبق منهم الا الغلام قال ثم رجع فامر به الملك ان ينطلقوا به الى البحر فيلقونه فيه فانطلقوا به الى البحر فغرق الله الذين كانوا معه وانجاه فقال الغلام للملك انك لا تقتلني حتى تصلبني وترميني وتقول اذا رميتني بسم الله رب هذا الغلام قال فامر به فصلب ثم رماه فقال بسم الله رب هذا الغلام قال فوضع الغلام يده على صدغه حين رمي ثم مات فقال اناس لقد علم هذا الغلام علماً ما علمه احد فانا نؤمن برب هذا الغلام قال فقيل للملك اجزعت ان خالفك ثلثة فهذا العالم كلهم قد خالفوك قال فخد اخدوداً ثم القى فيها الحطب والنار ثم جمع الناس فقال من رجع عن دينه تركناه ومن لم يرجع القيناه في هذه النار فجعل يلقيهم في تلك الاخدود قال يقول الله تبارك وتعالى فيه قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود حتى بلغ العزيز الحميد قال فاما الغلام فانه دفن قال فيذكر انه اخرج في زمن عمر بن الخطاب

قال له

اس لڑکے نے سو لوگ گھبراہٹ میں پڑے اور کہنے لگے اس لڑکے نے ایسا علم سیکھ لیا ہے کہ اسکو کوئی نہیں جانتا فرمایا آپ نے سو یہ بات ایک اندھے نے سن لی پس اُسنے اس سے کہا اگر تو میری آنکھیں درست کر دے تو تیرے لئے یہ یہ مال ہے اُسنے کہا میں تجھ سے یہ نہیں خواہش کرتا لیکن مجھے بتلا کہ اگر تیری نظر درست ہو گئی کیا تو ایمان لائیگا اسکے ساتھ جسنے تیری نظر کو درست کیا ہی کہا اُسنے ہاں فرمایا آپ نے پس اُس لڑکے نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی اور اللہ نے اُسکی نظر درست کر دی اور وہ اندھا ایمان لے آیا سو بادشاہ کو انکا حال پہونچ گیا سو بادشاہ نے انکی طرف آدمی بھیجا سو وہ لوگ حاضر کئے گئے پس بادشاہ نے کہا میں ہر ایک کو تم میں سے ایسے طور سے قتل کرونگا کہ اسطرح اسکے ساتھی کو قتل نہ کرونگا پس بادشاہ نے اُس راہب اور اُس مرد اندھے کی بابت حکم دیا سو ایک کی مانگ پر آرہ رکھا اور اُسکو قتل کیا اور دوسرے کو اور طرح سے قتل کیا پھر اُس لڑکے کی بابت حکم دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اُسکے سر سے اسکو گرادو سو لوگ اُسکو اُس پہاڑ کی طرف لیچلے پس جب وہ اُس مکان کے پاس پہونچے جس سے انکا ارادہ اُسکے گرانیکا تھا تو وہ خود ہی اُس پہاڑ سے گر گر ہلاک ہونے لگے یہانتک کہ اُنمیں سے سوائے اُس لڑکے کے کوئی باقی نہ رہا پھر وہ لڑکا پھر آیا پھر بادشاہ نے اسکی بابت دریا کی طرف لیجانیکا حکم دیا کہ اُسکو اسمین گرائیں سو اُسکو دریا کی طرف لیگئے پس اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اُسکے ساتھ تھے غرق کیا اور اُسکو نجات دی پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کر سکتا یہانتک کہ مجھے تو سولی دے اور تیر مارے اور جب مجھے تیر مارے تو یہ کہے بسم اللہ رب ہذا الغلام یعنے شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو رب اس لڑکے کا ہے فرمایا آپنے سو اُسکی بابت حکم دیا گیا پھر وہ سولی دیا گیا پھر اُسنے اسکو تیر مارا اور کہا بسم اللہ رب ہذا الغلام فرمایا آپ نے اور اس لڑکے نے اپنے ہاتھ کان پر رکھے ہوے تھے جبکہ وہ تیر مارا گیا پھر وہ مر گیا سو کہا لوگوں نے البتہ اس لڑکے نے ایسا علم سیکھا تھا کہ کسی نے اسکو نہیں سیکھا سو ہم اس لڑکے کے رب کے ساتھ ایمان لاتے ہیں فرمایا آپ نے پھر اس بادشاہ سے کہا گیا تو بیقرار ہوا تھا اس سبب سے کہ تیری تین شخصوں نے مخالفت کی ہے سو اب یہ تمام جہان تیرے مخالف ہوا ہے فرمایا آپ نے پس اُسنے ایک کھائی کھدوائی پھر اسمین لکڑیاں اور آگ ڈالی پھر لوگوں کو جمع کیا اور کہا جو کوئی اپنے دین سے پھریگا اسکو ہم چھوڑ دینگے اور جو کوئی نہ پھریگا اُسکو اس آگ میں ڈالدینگے سو اُسنے اُنکو اُس کھائی میں ڈالنا شروع کیا فرمایا آپ نے اللہ تعالےٰ اس بارے میں فرماتا ہے قتل اصحاب الاخدود والنار ذات الوقود تا کہ آپ یہانتک پہونچے العزیز الحمید۔ فرمایا آپ نے لیکن وہ لڑکا تو دفن کیا گیا۔ کہا راوی نے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ لڑکا عمر بن خطاب کے زمانہ میں نکالا گیا

واصبعه علی صدغه کما وضعها حین قتل هٰذا حدیث حسن غریب **ومن سورة الغاشیة** حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها عصموا منی دماء هم واموالهم الا بحقها وحسابهم علی الله ثم قرأ انما انت مذکر لست علیهم بمصیطر هٰذا حدیث حسن صحیح **ومن سورة الفجر** حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا عبد الرحمٰن بن مهدی وابوداؤد قالا نا همام عن قتادة عن عمران بن عصام عن رجل من اهل البصرة عن عمران بن حصین ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن الشفع والوتر قال هی الصلوة بعضها شفع وبعضها وتر هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث قتادة وقد رواه خالد بن قیس ایضا عن قتادة **ومن سورة والشمس وضحٰها** حدثنا هارون بن اسحاق الهمدانی نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله بن زمعة قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یوما یذکر الناقة والذی عقرها فقال اذ انبعث اشقاها انبعث لها رجل عارم عزیز منیع فی رهطه مثل ابی زمعة ثم سمعته یذکر النساء فقال الی ما یعمد احدکم فیجلد امرأته جلد العبد ولعله ان یضاجعها من اٰخر یومه قال ثم وعظهم فی ضحکهم من الضرطة فقال الی ما یضحک احدکم من ما یفعل هٰذا حدیث حسن صحیح **ومن سورة واللیل اذا یغشٰی** حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا زائدة بن قدامة عن منصور ابن المعتمر عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرحمٰن السلمی عن علی قال کنا فی جنازة فی البقیع فاتی النبی صلی الله علیه وسلم

حالانکہ انگلی اُسکی اُسکے کان پر رہی تھی جیسا کہ اُسنے اسکو قتل ہونیکے وقت رکھا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور **بعض تفسیر سورۃ الغاشیہ** سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگون سے جنگ کرون یہانتک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہین سو جسنے کہ یہ کلمہ کہا اُسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور اسکا حساب خدا کے ذمے پر ہے[1] پھر آپ نے یہ آیت پڑھی انما انت مذکر لست علیهم بمصیطر یعنی اے محمد آپ تو فقط نصیحت کرنیوالے ہو انپر داروغہ نہین ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور **بعض تفسیر سورۂ فجر** سے حدیث کی ہم سے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابوداؤد نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے اُسنے عمران بن عصام سے اُسنے ایک مرد سے جو بصرہ والون سے تھا اُسنے عمران بن حصینؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شفع اور وتر سے پوچھے گئے فرمایا آپ نے وہ نماز ہے کوئی تو شفع ہے اور کوئی وتر یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق قتادہ سے۔ اور نیز روایت کیا اسکو خالد بن قیس نے قتادہ سے اور **بعض تفسیر سورۂ والشمس وضحٰها** سے حدیث کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ بن زمعہ سے کہا اُس نے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دن کہ ذکر کرتے تھے اونٹنی کا اور اُس شخص کا کہ جس نے اسکو زخمی کیا تھا پس فرمایا آپنے جب اُٹھا بڑا بدبخت انکا۔ اُٹھا واسطے اُسکے ایک مرد خبیث شریر سردار اپنے قبیلہ مین مثل ابی زمعہ کے[2] پھر مین نے آپ سے سنا کہ عورتون کا ذکر کرتے تھے سو فرمایا آپ نے بعض تم مین سے کس چیز کا قصد کرتا ہے کہ اپنی عورت کو غلامون کی سی مار کرتا ہے اور شاید کہ اُسی دن کے آخر مین اس سے صحبت کرے کہا راوی نے پھر آپ نے انکو گوز سے ہنسنے کے باب مین نصیحت کی سو فرمایا آپ نے کیون کوئی ہنستا ہے اس سے کہ اسکو خود کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **بعض تفسیر سورۂ واللیل اذا یغشٰی** سے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے زائدہ بن قدامہ نے منصور بن معتمر سے اُسنے سعد بن عبیدہ سے اُس نے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے اُس نے علی سے کہا اُسنے ہم بقیع (نام قبور اہل مدینہ) مین جنازہ مین تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے

[1] یعنے جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اُس کا جان اور مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کرے گا تو مارا جاوے گا یا مال ضامن ہوگا تو اُس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر مین مسلمان ہوا اور دل مین کافر رہا تو اُس سے خدا حساب کرے گا۔ دلون کے حال دریافت کرنیکا حاکم اور قاضی کو حکم نہین ۱۲

[2] اس سے مراد قدار بن سالف ہے ۱۲

فجلس وجلسنا معه ومعه عود ينكت به فى الارض فرفع رأسه الى السماء فقال ما من نفس منفوسة الا قد كتب مدخلها فقال القوم يارسول الله افلا نتكل على كتابنا فمن كان من اهل السعادة فهو يعمل للسعادة ومن كان من اهل الشقاء فانه يعمل للشقاء قال بل عملوا فكل ميسرا ما من كان من اهل السعادة فانه ميسر لعمل السعادة واما من كان من اهل الشقاء فانه ميسر لعمل الشقاء ثم قرأ فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى هذا حديث حسن صحيح **ومن سورة والضحى حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان بن عيينة عن الاسود بن قيس عن جندب البجلى قال كنت مع النبى صلى الله عليه وسلم فى غار فدميت اصبعه فقال النبى صلى الله عليه وسلم هل انت الا اصبع دميت * وفى سبيل الله ما لقيت قال وابطأ عليه جبرئيل فقال المشركون قد ودع محمد فانزل الله تبارك وتعالى ما ودعك ربك وما قلى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة والثورى عن الاسود بن قيس **ومن سورة الم نشرح حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر وابن ابى عدى عن سعيد عن قتادة عن انس بن مالك عن مالك بن صعصعة عن رجل من قومه ان نبى الله صلى الله عليه وسلم قال بينما انا عند البيت بين النائم واليقظان اذ سمعت قائلا يقول احد بين الثلاثة فاتيت بطست من ذهب فيها ماء زمزم فشرح صدرى الى كذا وكذا قال قتادة قلت لانس ما يعنى قال الى اسفل بطنى قال فاستخرج قلبى فغسل قلبى بماء زمزم ثم اعيد مكانه ثم حشى ايمانا وحكمة وفى الحديث قصة طويلة هذا حديث حسن صحيح وفيه عن ابى ذر

اور بیٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک لکڑی تھی اُسکو زمین پر مارتے تھے سو آپ نے آسمان کی طرف سر مبارک اُٹھایا اور فرمایا کوئی نفس سانس لینے والا نہین ہے مگر کہ اسکی جگہ داخل ہونیکی لکھی گئی ہے پس کہا قوم نے کیا ہم اپنی کتاب پر توکل نہ کرلین سو جو کوئی اہل سعادت سے ہوگا وہ سعادت کے کام کریگا اور جو کوئی اہل شقاوت سے ہوگا وہ شقاوت کے کام کریگا فرمایا آپ نے بلکہ عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہے بہرحال جو کوئی اہل سعادت سے ہوگا پس اُسکے لئے عمل سعادت کے آسان کئے گئے ہین اور جو کوئی اہل شقاوت سے ہوگا تو اُسکے لئے عمل بدبختی کے آسان کئے گئے ہین پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی یعنی پس جسنے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچ مانا اچھی بات کو پس البتہ آسان کرینگے ہم اُسکو واسطے گھر آسانی کے۔ اور جسنے بخیلی کی اور بے پروائی کی اور جھٹلایا اچھی بات کو تو پس البتہ آسان کرینگے ہم اُسکو واسطے سختی کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور **بعض تفسیر سورۂ والضحی** سے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے اسود بن قیس سے اُسنے جندب بجلی سے کہا اُس نے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار مین تھا کہ آپکی اُنگلی مبارک خون آلودہ ہوئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اُنگلی ہے جو خون آلودہ ہوئی ہے اور اللہ تعالی کے راستہ مین ہے جو کچھ تجھے پہونچا ہے۔ کہا راوی نے اور جبرئیل علیہ السلام نے آپ کے پاس آنے مین کچھ دیر لگائی تو کہا مشرکون نے محمد چھوڑا گیا ہے پس اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ما ودعک ربک وما قلی یعنی نہین چھوڑ دیا تجھکو رب تیرے نے اور نہ ناخوش رکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو شعبہ اور ثوری نے اسود بن قیس سے اور **بعض تفسیر سورۂ الم نشرح** سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے مالک بن صعصعہ سے اُسنے ایک مرد سے اپنی قوم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسوقت مین کہ مین خانہ کعبہ کے پاس نیمخوابی مین تھا کہ ناگاہ سنا مین نے ایک قائل سے کہ کہتا ایک تینون مین کا پھر میرے پاس ایک سونیکا تھال لایا گیا اُسمین پانی زمزم کا تھا پھر میرا سینہ یہانتک کشادہ کیا گیا کہا قتادہ نے مین نے انس سے کہا آپکی اس سے کیا مراد تھی کہا اُسنے نیچے پیٹ تک کشادہ کیا گیا فرمایا آپ نے پھر میرا دل نکالا گیا اور زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر اپنی جگہ پر رکھا گیا پھر وہ حکمت اور ایمان سے پر کیا گیا۔ اور اس حدیث مین قصہ طویل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اُس مین روایت ہے ابی ذر سے۔

۵۱ حضرت کو کئی دن وحی نہ آئی دل کدر رہا تہجد کو نہ اُٹھے کافرون نے کہا اسکو چھوڑ دیا اسکے رب نے پھر یہ نازل ہوا پہلے قسم فرمائی دھوپ روشن کی اور رات اندھیری کی یعنی ظاہر مین بھی اللہ کی دو قدرتین ہین باطن مین بھی کبھی چاند ہے کبھی اندھیرا دونون اللہ کے ہین اللہ سے دور کبھی نہین بندہ ۱۲ ۵۲ یعنے ایک فرشتہ دوسرے فرشتے کو کہتا تھا کہ ان تین لڑکون سے

ه ۱۲ من حضرت ایامین ۱۱

ومن سورة والتين حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن اسمعيل بن امية قال سمعت رجلا بدويا اعرابيا يقول سمعت ابا هريرة يرويه يقول من قرأ سورة والتين والزيتون فقرأ اليس الله باحكم الحاكمين فليقل بلى وانا على ذلك من الشاهدين هذا حديث انما يروى بهذا الاسناد عن هذا الاعرابى عن ابى هريرة ولا يسمى سورة اقرأ باسم ربك حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن عبد الكريم الجزرى عن عكرمة عن ابن عباس سندع الزبانية قال قال ابو جهل لئن رأيت محمدا يصلى لاطأن على عنقه فقال النبى صلى الله عليه وسلم لو فعل لاخذته الملائكة عيانا هذا حديث حسن غريب صحيح حدثنا عبد الله بن سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن داود بن ابى هند عن عكرمة عن ابن عباس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى فجاء ابو جهل فقال الم انهك عن هذا الم انهك عن هذا الم انهك عن هذا فانصرف النبى صلى الله عليه وسلم فزبره فقال ابو جهل انك لتعلم ما بها ناد اكثر منى فانزل الله تبارك وتعالى فليدع ناديه سندع الزبانية قال ابن عباس والله لو دعا ناديه لاخذته زبانية الله هذا حديث حسن غريب صحيح وفيه عن ابى هريرة ومن سورة ليلة القدر حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسى نا القاسم بن الفضل الحدانى عن يوسف بن سعد قال قام رجل الى الحسن بن على بعد ما بايع معوية فقال سودت وجوه المؤمنين او يا مسود وجوه المؤمنين فقال لا تؤنبنى رحمك الله فان النبى صلى الله عليه وسلم ارى بنى امية على منبره فساءه ذلك فنزلت انا اعطيناك الكوثر يا محمد يعنى نهرا فى الجنة ونزلت انا انزلناه فى ليلة القدر وما ادراك ما ليلة القدر ليلة القدر خير من الف شهر يملكها بعدك بنو امية يا محمد قال القاسم

اور بعض تفسیر سورۂ والتین سے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اسمعیل بن امیہ سے کہا سُنا مین نے ایک مرد بدو اعرابی سے کہ کہتا سُنا مین نے ابا ہریرہؓ سے کہ روایت کرتا تھا اسکو کہتا جو کوئی سورۂ والتین والزیتون پڑھے اور پڑھے الیس اللّٰہ باحکم الحاکمین تو چاہیے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یہ حدیث مروی ہے ساتھ اس اسناد کے بواسطہ اس اعرابی کے ابی ہریرہؓ سے اور اُس اعرابی کا نام نہین ذکر کیا گیا تفسیر سورۂ اقرأ باسم ربک حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے عبد الکریم جزری سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر مین سندع الزبانیۃ یعنے ہم بلاوینگے فرشتے دوزخ کو کہا اُسنے کہا ابو جہل نے اگر مین نے محمد کو نماز پڑھتے دیکھا تو اُسکی گردن کو روندونگا پس فرمایا نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اگر وہ یون کریگا تو اُسکو فرشتے ظاہر اپکڑ لینگے - یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد اللّٰہ بن سعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے ابو خالد احمر نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل آیا اور کہنے لگا کیا مین نے تجھے اس سے منع نہین کیا کیا مین نے تجھکو اس سے منع نہین کیا کیا مین نے تجھکو اس سے منع نہین کیا پس نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فارغ ہوے اور اُسکو زجر کی سو کہا ابو جہل نے آپ جانتے ہین کہ کوئی شخص اس شہر مین مجھسے زیادہ صاحب مجلس نہین سو اللّٰہ تبارک و تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی فلیدع نادیہ سندع الزبانیۃ یعنی پس چاہیئے کہ بلاوے مجلس اپنی کو ہم بلاوینگے فرشتے دوزخ کو کہا ابن عباس نے قسم ہے اللّٰہ کی اگر وہ اپنی مجلس کو بلاتا تو ضرور اُسکو فرشتے اللّٰہ کے پکڑ لیتے - یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور اُسمین روایت ہی ابی ہریرہؓ سے تفسیر سورۂ لیلۃ القدر سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے قاسم بن فضل حدانی نے یوسف بن سعد سے کہا اُسنے ایک مرد حسن بن علی کیطرف کھڑا ہوا بعد اُسکے کہ اُنھون نے معاویہ کے ساتھ بیعت کی تھی پس کہا اُس مرد نے آپنے مؤمنون کے منھون کو سیاہ کر دیا ہے پس فرمایا امام حسن نے مجھے اسقدر زجر مت کر اللّٰہ تعالی تجھپر رحم کرے اسلیئے کہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے بنی اُمیہ کو منبر پر دیکھا اور آپکو بُرا معلوم ہوا سو یہ آیت نازل ہوئی انا اعطیناک الکوثر یعنے اے محمد دی ہم نے تجھکو نہر کوثر یعنے نہر جنت مین اور نازل ہوئی یہ آیت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یعنے تحقیق نازل کیا ہم نے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے تو کیا ہے رات قدر کی رات قدر کی بہتر ہے ہزار مہینے سے اے محمد بعد آپکے بنی اُمیہ[۵] ہزار مہینے مالک ہونگے کہا قاسم نے

[۵] احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی امیہ کی خلافت بعد وفات آنحضرت کے تیس برس سے شروع ہوگی یعنی سن ہجری چالیس پر اور ختم امارت انکی ایک سو بتیس سن پر ہوئی ہی تو اس حساب سے بانوے سال رہی اور درمیان مین خلافت عبد اللّٰہ بن زبیر کی آٹھ سال اور آٹھ مہینے رہی ہی جب اسکی خلافت ان ایام سے ساقط کیجائے تو باقی بیاسی برس اور چار مہینے

صو رہتے ہین اور یہ ہزار مہینے ہین پہلے پہل قرآن لیلۃ القدر مین نازل ہوا ہے بعد اُسکے آہستہ آہستہ تیئیس سال مین ختم ہوا پھر ہمیشہ اُسمین یہ تین صفتین خدا نے رکھین اس رات مین نیکی کرنی ہزار مہینے کے برابر ہی اور کام دنیا کے جو مقدر ہین اسی رات مین نیچے اترتے ہین اور

فعددناها فاذاهی الف شهر لا تزید یوما ولا تنقص هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث القاسم بن الفضل وقد قیل عن القاسم بن الفضل عن یوسف بن مازن والقاسم بن الفضل الحدانی هو ثقة وثقه یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی ویوسف بن سعد رجل مجهول ولا نعرف هذا الحدیث علی هذا اللفظ الا من هذا الوجه حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عبدة بن ابی لبابة وعاصم سمعا زر بن حبیش یقول قلت لابی ابن کعب ان اخاک عبد الله بن مسعود یقول من یقم الحول یصب لیلة القدر قال یغفر الله لابی عبد الرحمن لقد علم انها فی العشر الاواخر من رمضان وانها لیلة سبع وعشرین ولکنه اراد ان لا یتکل الناس ثم حلف لا یستثنی انها لیلة سبع وعشرین قال قلت له بای شئ تقول ذلک یا ابا المنذر قال بالایة التی اخبرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم او بالعلامة ان الشمس تطلع یومئذ لا شعاع لها هذا حدیث حسن صحیح **سورة لم یکن** حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن المختار بن فلفل قال سمعت انس بن مالک یقول قال رجل للنبی صلی الله علیه وسلم یا خیر البریة قال ذاک ابراهیم هذا حدیث حسن صحیح **سورة اذا زلزلت** حدثنا سوید بن نصر انا عبد الله بن المبارک نا سعید بن ابی ایوب عن یحیی بن ابی سلیمان عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال قرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه الایة یومئذ تحدث اخبارها قال تدرون ما اخبارها قالوا الله ورسوله اعلم قال فان اخبارها ان تشهد علی کل عبد وامة بما عمل علی ظهرها تقول عمل یوم کذا وکذا کذا وکذا فهذه اخبارها هذا حدیث حسن صحیح غریب **ومن سورة الهٰکم التکاثر** حدثنا محمود بن غیلان نا وهب بن جریر نا شعبة عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخیر عن ابیه انه انتهی الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقرأ الهٰکم التکاثر قال یقول ابن ادم

سو ہمنے انکی خلافت کا اندازہ کیا تو وہ ہزار مہینہ ہی تھی نہ ایک دن زائد تھی اور نہ کم - یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق قاسم بن فضل سے اور کہا گیا ہے قاسم بن فضل سے وہ راوی ہی یوسف بن مازن سے - اور قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہے یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے اسکی توثیق کی ہے اور یوسف بن سعد مجہول آدمی ہے - اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے اسوجہ سے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبدہ بن ابی لبابہ اور عاصم سے سنا ان دونوں نے زر بن حبیش سے کہ کہتا میں نے ابی بن کعب سے کہا کہ بھائی تیرا عبد اللہ بن مسعود کہتا ہے جو کوئی ایک سال کھڑا ہو تو لیلۃ القدر کو حاصل کر لیتا ہے کہا ابی بن کعب نے اللہ ابی عبد الرحمن (کنیت عبد اللہ) پر بخشش کرے کہ وہ جانتا ہے کہ وہ رات رمضان کے عشرہ آخر میں ہے اور وہ رات ستائیسوین ہے لیکن اُسنے یہ ارادہ کیا ہے کہ لوگ توکل نہ کر بیٹھیں پھر اُسنے قسم کھائی اور استثنا نہ کیا کہ وہ رات ستائیسوین ہے کہا اُسنے میں نے اُس سے کہا یا ابا منذر آپ یہ کیونکر کہتے ہیں کہا اُسنے ساتھ اس علامت یا نشان (شک راوی) کے کہ جسکی خبر ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ آفتاب اس روز اسطرح نکلتا ہے کہ اسکا شعاع نہیں ہوتا - یہ حدیث حسن صحیح ہے - **تفسیر سورۂ لم یکن** حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے مختار بن فلفل سے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہ کہتا کہا ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اے بہتر تمام خلقت کے فرمایا آپ نے یہ ابراہیم ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورۂ اذا زلزلت** حدیث کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن ابی ایوب نے یحیی بن ابی سلیمان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی یومئذ تحدث اخبارہا یعنے اُس دن بیان کریگی خبریں اپنی - فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو اسکی کیا خبریں ہیں کہا لوگوں نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپنے خبریں اُسکی یہ ہیں کہ ہر ایک مرد اور عورت کے اعمال کی گواہی دیگی کہیگی فلان فلان دن اُسنے فلان فلان کام کیا ہے سو یہ ہیں خبریں اُسکی - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے - **تفسیر سورۂ الہٰکم التکاثر** حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے اپنے باپ سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اس حالت میں کہ آپ الہٰکم التکاثر پڑھ رہے تھے فرمایا آپنے آدم کا بیٹا کہتا ہے

مالی مالی وھل لک من مالک الا ما تصدقت فامضیت او اکلت فافنیت او لبست فابلیت ھٰذا حدیث حسن صحیح
حدثنا ابو کریب نا حکام بن سلم الرازی عن عمرو بن ابی قیس عن الحجاج عن المنہال بن عمرو عن زر بن حبیش
عن علی قال ما زلنا نشک فی عذاب القبر حتی نزلت الھٰکم التکاثر قال ابو کریب مرۃ عن عمرو بن ابی قیس عن ابن ابی لیلیٰ
عن المنہال ھٰذا حدیث غریب **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن محمد بن عمرو بن علقمۃ عن یحییٰ بن عبد الرحمٰن بن حاطب
عن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام عن ابیہ قال لما نزلت ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم قال الزبیر یا رسول اللہ وای
النعیم نسال عنہ وانما ھو الاسودان التمر والماء قال اما انہ سیکون ھٰذا حدیث حسن **حدثنا** عبد بن حمید نا
احمد بن یونس عن ابی بکر بن عیاش عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال لما نزلت ھٰذہ الآیۃ ثم لتسئلن
یومئذ عن النعیم قال الناس یا رسول اللہ عن ای النعیم نسال وانما ھو الاسودان والعدو حاضر وسیوفنا علی
عواتقنا قال ان ذلک سیکون وحدیث ابن عیینۃ عن محمد بن عمرو عندی اصح من ھٰذا سفیان بن عیینۃ احفظ و
اصح حدیثا من ابی بکر بن عیاش **حدثنا** عبد بن حمید نا شبابۃ عن عبد اللہ بن علاء عن الضحاک بن عبد الرحمٰن
بن عرزم الاشعری قال سمعت ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسال عنہ یوم القیٰمۃ
یعنی العبد من النعیم ان یقال لہ الم نصح لک جسمک ونرویک من الماء البارد ھٰذا حدیث غریب والضحاک ھو
ابن عبد الرحمٰن بن عرزب ویقال عرزم **ومن** سورۃ الکوثر **حدثنا** عبد بن حمید انا عبد الرزاق عن معمر عن
قتادۃ عن انس انا اعطیناک الکوثر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

کہ میرا مال میرا مال ہے۔ حالانکہ نہیں ہے حصہ تجھے مال تیرے سے مگر جو تو نے صدقہ دیا ہے اور گذار چکا ہے یا جو تو نے کھایا ہے اور فنا کیا ہے یا جو پہنا ہے اور بودا کر دیا
ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے حکام بن سلم رازی نے عمرو بن ابی قیس سے اُسنے حجاج سے اُس نے
منہال بن عمرو سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے علی سے کہا اُسنے ہم بہت مدت تک قبر کے عذاب میں شک کرتے رہے یہانتک کہ یہ آیت
نازل ہوئی الھٰکم التکاثر۔ کہا ابو کریب نے ایک بار یہ روایت ہے عمرو بن ابی قیس سے اُسنے ابن ابی لیلی سے اُسنے منہال سے یہ حدیث غریب ہے
حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے اُسنے یحییٰ بن عبد الرحمٰن بن حاطب سے اُسنے عبد اللہ بن زبیر
بن عوام سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم یعنے پھر البتہ سوال کئے جاؤ گے اس دن نعمتوں
سے کہا زبیر نے یا رسول اللہ اور کونسی نعمتوں سے ہم سوال کئے جاوینگے اور وہ نعمتیں تو دو نوں اسود ہیں یعنے کھجوریں اور پانی فرمایا آپ نے
قریب ہے کہ ہوگا یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن یونس نے ابی بکر بن عیاش سے اُس نے
محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کہا لوگوں نے یا رسول اللہ
کونسی نعمتوں سے ہم سوال کئے جائینگے وہ تو دو نوں اسود ہیں اور دشمن حاضر ہے اور ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہیں فرمایا آپنے یہ جلدی
ہی ہوگا اور حدیث ابن عیینہ کی جو محمد بن عمرو سے ہے میرے نزدیک اس سے صحیح ہے اور سفیان بن عیینہ احفظ اور اصح ہے حدیث میں ابی بکر
بن عیاش سے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے شبابہ نے عبد اللہ بن علاء سے اُسنے ضحاک بن عبد الرحمٰن بن عرزم
اشعری سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے قیامت کے دن آدمی سے نعمتوں
کی بابت سوال کیا جائیگا اس سے کہا جائیگا کیا ہمنے تیرا جسم صحیح اور سالم نہیں بنایا اور تجھے پانی سرد نہیں پلایا۔ یہ حدیث غریب ہے
اور ضحاک وہ ابن عبد الرحمٰن بن عرزب ہے اور کہا جاتا ہے عرزم **بعض تفسیر سورۂ کوثر سے** **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا
خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اس آیت کی تفسیر میں انا اعطیناک الکوثر یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا

ف اسکے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ جن نعمتوں کا تم سوال کرتے ہو وہ ہو جائینگے دوسرے یہ کہ باوجود اس حالت کے کہ جسپر تم ہو پھر بھی سوال ہوگا جیسا کہ دوسری حدیث اسپر دال ہے
قولہ یہ دونوں اسود ہیں یعنی کھجوریں اور پانی سیاہ ہیں کھجور مدینہ کی عموماً سیاہ ہوتی ہے اور پانی کو بطور غلبہ کے صفت سیاہی کی لگائی گئی کہنے لگے ہم سے کیا سوال ہوگا کہ یہ دو ادنی سی چیزیں
ہمارے پاس ہیں ١٢ ف حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نعیم سے مراد امن اور صحت ہے ١٢ مصحح

هو نهر فی الجنة قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم رایت نهرا فی الجنة حافتیه قباب اللؤلؤ قلت ما هذا یا جبرئیل قال هذا الکوثر الذی اعطاکه الله هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا سریج بن النعمان نا الحکم بن عبد الملك عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینا انا اسیر فی الجنة اذ عرض لی نهر حافتاه قباب اللؤلؤ قلت للملك ما هذا قال هذا الکوثر الذی اعطاکه الله قال ثم ضرب بیده الی طینه فاستخرج مسکا ثم رفعت لی سدرة المنتهی فرأیت عندها نورا عظیما هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن انس **حدثنا** هناد نا محمد بن فضیل عن عطاء بن السائب عن محارب بن دثار عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الکوثر نهر فی الجنة حافتاه من ذهب ومجراه علی الدر والیاقوت تربته اطیب من المسك وماؤه احلی من العسل وابیض من الثلج هذا حدیث حسن صحیح **سورة الفتح حدثنا** عبد بن حمید نا سلیمان بن داؤد عن شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان عمر یسألنی مع اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فقال له عبد الرحمن بن عوف اتسأله ولنا بنون مثله قال فقال له عمر انه من حیث تعلم فسأله عن هذه الآیة اذا جاء نصر الله والفتح فقلت انما هو اجل رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلمه ایاه وقرأ السورة الی آخرها فقال له عمر والله ما اعلم منها الا ما تعلم هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی بشر بهذا الاسناد نحوه الا انه قال فقال له عبد الرحمن بن عوف اتسأله ولنا ابن مثله هذا حدیث حسن صحیح **ومن سورة تبت حدثنا** هناد واحمد بن منیع قالا نا ابو معاویة نا الاعمش عن عمرو بن مرة عن سعید بن جبیر.

وہ نہر ہے جنت مین کہا اُسنے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے نہر ایک جنت مین دیکھی ہے اُسکے دونون کنارے خیمے موتیون کے ہین مین نے کہا کیا ہے یہ اے جبرئیل کہا اُسنے یہ کوثر ہے جو آپکو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سریج بن نعمان نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن عبد الملک نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اثنا مین کہ مین جنت مین سیر کر رہا تھا ناگاہ میرے سامنے نہر ظاہر ہوئی دونون کنارے اُسکے خیمے موتیون کے ہین مین نے فرشتے سے کہا یہ کیا ہے کہا اُسنے یہ کوثر ہے جو آپکو اللہ تعالیٰ نے عنایت کی ہے فرمایا آپنے پھر فرشتے نے اپنا ہاتھ اُسکی مٹی کی طرف مارا تو اُسنے مشک نکالا پھر مین سدرۃ المنتہی[a] کی طرف اُٹھایا گیا پس اُسکے پاس مین نے بہت نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے انس سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے عطا ابن سائب سے اُسنے محارب بن دثار سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوثر جنت مین ایک نہر ہے دونون کنارے اُسکے سونے سے ہین اور جگہ جاری ہونے پانی اُسکے کی موتیون اور یاقوت پر ہے مٹی اُسکی بہت خوشبو ناک ہے مشک سے۔ اور پانی اُسکا بہت میٹھا ہے شہد سے اور سفید ہے برف سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **بعض تفسیر سورۂ فتح** سے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن داؤد نے شعبہ سے اُسنے ابی بشر سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے حضرت عمرؓ مجھسے اور صحابہ کے ساتھ مسائل پوچھا کرتے تھے سو انکو عبد الرحمن بن عوف نے کہا آپ اس سے سوال کرتے ہین حالانکہ ہمارے لڑکے بھی مثل اسکے ہین کہا عبد اللہ نے پس اُسکو حضرت عمر نے کہا یہ اسلیے کہ تو جانتا ہے سو اُنھون نے مجھسے اس آیت کی بابت سوال کیا اذا جاء نصر اللہ والفتح مین نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی خبر ہے اللہ تعالیٰ نے آپکو اُس سے بتلا دیا تھا اور آخر تک سورت کو پڑھا پھر مجھے حضرت عمر نے کہا قسم ہے اللہ کی مین اُس سے یہی جانتا ہون جو تو اس سے جانتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی بشر سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے مگر اُسنے کہا ہے کہ کہا حضرت عمر سے عبد الرحمن بن عوف نے کیا آپ اس سے سوال کرتے ہین اور ہمارے بھی لڑکے مثل اس کے ہین یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورۂ تبت حدیث** کی ہم سے ہناد اور احمد بن منیع نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہم سے اعمش نے عمرو بن مرہ سے اُسنے سعید بن جبیر سے

[a] سدرۃ المنتہی جنت مین ایک درخت ہے کہ اسکی اصل چھٹے آسمان مین اور اسکی شاخین ساتوین آسمان مین ہین اور علم اولین و آخرین اس سے تجاوز نہین کر سکتا علاوہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ شب معراج مین اس سے اوپر تشریف لیگئے تھے واللہ اعلم ۱۲

عن ابن عباس قال صعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم علی الصفا فنادی یا صباحاه فاجتمعت الیه قریش فقال
انی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید ارایتم لو انی اخبرتکم ان العدو ممسیکم او مصبحکم اکنتم تصدقونی فقال ابو لهب
الهذا جمعتنا تبالک فانزل الله تبارک وتعالیٰ تبت یدا ابی لهب وتب هذا حدیث حسن صحیح **ومن سورة الاخلاص**
حدثنا احمد بن منیع نا ابو سعد هو الصغانی عن ابی جعفر الرازی عن الربیع بن انس عن ابی العالیة عن ابی بن کعب ان المشرکین
قالوا لرسول الله صلی الله علیه وسلم انسب لنا ربک فانزل الله تعالیٰ قل هو الله احد الله الصمد والصمد الذی لم یلد ولم یولد
لانه لیس شیئ یولد الا سیموت ولیس شیئ یموت الا سیورث وان الله لا یموت ولا یورث ولم یکن له کفوا احد قال لم یکن له
شبیه ولا عدل ولیس کمثله شیئ **حدثنا** عبد بن حمید انا عبید الله بن موسیٰ عن ابی جعفر الرازی عن الربیع عن ابی العالیة
ان النبی صلی الله علیه وسلم ذکر الهتهم فقالوا انسب لنا ربک قال فاتاه جبرئیل علیه السلام بهذه السورة قل هو الله
احد فذکر نحوه ولم یذکر فیه عن ابی بن کعب وهذا اصح من حدیث ابی سعد وابو سعد اسمه محمد بن میسر **ومن**
سورة المعوذتین **حدثنا** محمد بن المثنی نا عبد الملک بن عمرو عن ابن ابی ذئب عن الحارث بن عبد الرحمٰن عن ابی سلمة
عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم نظر الی القمر فقال یا عائشة استعیذی بالله من شر هذا فان هذا هو الغاسق اذا
وقب هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن اسمٰعیل بن ابی خالد نا قیس وهو ابن ابی حازم
عن عقبة بن عامر الجهنی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قد انزل الله علیّ ایات لم یر مثلهن قل اعوذ برب الناس الی اخر
السورة وقل اعوذ برب الفلق الی اخر السورة هذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** محمد بن بشار

اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پہاڑی صفا پر چڑھے اور آواز دی یاصباحاہ[۱] پس قریش آپ کے پاس جمع
ہوئے سو فرمایا آپ نے مین تمکو ڈراتا ہون عذاب شدید سے جو سامنے آنیوالا ہے۔ بتلاؤ مجھکو اگر مین تمکو خبر دون کہ دشمن شام کو یا صبح کو تم پر
پہونچنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا جانوگے پس کہا ابولہب نے کیا تونے ہمکو اسی لئے جمع کیا تھا ہلاکت ہو تجھکو پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت
نازل فرمائی تبت یدا ابی لہب وتب یعنی ہلاک ہوجیو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورۂ اخلاص حدیث**
کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سعید نے جو صغانی ہے ابی جعفر رازی سے اُسنے ربیع بن انس سے اُسنے ابی العالیہ سے اُسنے
ابی بن کعب سے یہ کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اپنے رب کا ہم سے نسب بیان کرو سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
اُتاری قل ہو اللہ احد اللہ الصمد اور صمد وہ ہے جو نہ جنے اور نہ جنا گیا ہو اسلئے کہ جو چیز پیدا ہوئی ہے اُسے مرنا ہے اور جو چیز مرتی ہو وہ وارث
چھوڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو نہ مرنا ہے اور نہ وارث چھوڑنا ہے اور نہ کوئی اسکے واسطے برابری کرنیوالا ہے فرمایا آپ نے نہ اُسکی شبیہ ہے
اور نہ کوئی برابر اور نہ مثل اُسکے کوئی شے ہے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسیٰ نے ابی جعفر رازی سے
اُسنے ربیع سے اُسنے ابی العالیہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے معبودونکا ذکر کیا پس اُنھون نے کہا ہمارے پاس اپنے رب
کا نسب بیان کرو کہا اُسنے سو آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام یہ سورہ لائے قل ہو اللہ احد پس اُسنے مثل اُسکے بیان کیا اور اُسنے اس مین
ابی بن کعب کا ذکر نہین کیا اور یہ صحیح ہے روایت ابی سعد سے اور ابو سعد کا نام محمد بن میسر ہے **تفسیر سورۂ معوذتین حدیث** کی ہمسے
محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عمرو نے ابن ابی ذئب سے اُسنے حارث بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی سلمہ سے اُس نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا اور کہا اے عائشہ اللہ تعالےٰ سے اسکی برائی سے پناہ مانگ
اسلئے کہ یہ اندھیرا کرنیوالا ہے جب چھپ جاوے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ
بن سعید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا حدیث کی ہمسے قیس بن ابی حازم نے عقبہ بن عامر جہنی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے مجھپر اللہ تعالیٰ نے چند آیتین اُتاری ہین کہ اُنکے برابر دیکھی نہین گئین قل اعوذ برب الناس آخر سورہ تک اور قل اعوذ برب الفلق
آخر سورہ تک۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے

[۱] یہ کلمہ مستغیث بولتا ہو جبکہ دشمن غارت کے لئے سر پر آپہونچے تو لوگ سنکر مجتمع ہوجاتے ہین یعنی صبح کے وقت دشمن لوٹنے کو آپہونچا ۱۲

وابو جعفر الرازی اسمه عیسیٰ وابو العالیة اسمه رفیع وکان عبدا اعتقته امرأة سائبة

نا صفوان بن عیسیٰ نا الحارث بن عبد الرحمٰن بن ابی ذباب عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم ونفخ فیہ الروح عطس فقال الحمد للہ فحمد اللہ باذنہ فقال لہ ربہ یرحمک اللہ یا آدم اذھب الی اولئک الملٰئکۃ الی ملاء منھم جلوس فقال السلام علیکم قالوا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ ثم رجع الی ربہ قال ان ھٰذہ تحیتک وتحیۃ بنیک بینھم فقال اللہ لہ ویداہ مقبوضتان اختر ایھما شئت قال اخترت یمین ربی وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ ثم بسطھا فاذا فیھا آدم وذریتہ فقال ای رب ما ھٰؤلاء قال ھٰؤلاء ذریتک فاذا کل انسان مکتوب عمرہ بین عینیہ فاذا فیھم رجل اضوئھم اومن اضوئھم قال یا رب من ھٰذا قال ھٰذا ابنک داؤد وقد کتبت لہ عمر اربعین سنۃ قال یا رب زدہ فی عمرہ قال ذاک الذی کتب لہ قال ای رب فانی قد جعلت لہ من عمری ستین سنۃ قال انت وذاک قال ثم اسکن الجنۃ ما شاء اللہ ثم اھبط منھا فکان آدم یعد لنفسہ قال فاتاہ ملک الموت فقال لہ آدم قد عجلت قد کتب لی الف سنۃ قال بلی ولکنک جعلت لابنک داؤد ستین سنۃ فجحد فجحدت ذریتہ ونسی فنسیت ذریتہ قال فمن یومئذ امر بالکتاب والشھود ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ وقد روی من غیر وجہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** حدثنا محمد بن بشار نا یزید بن ھارون انا العوام بن حوشب عن سلیمان بن ابی سلیمان عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فقال بھا علیھا فاستقرت فعجبت الملائکۃ من شدۃ الجبال

کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے حارث بن عبد الرحمٰن بن ابی ذباب نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور اُسمین روح پھونکی تو حضرت آدم نے چھینک لی اور کہا الحمد للہ سو اُنھون نے اللہ کی حمد ساتھ اُس کے اذن کے کی پس اُسکو اُسکے رب نے کہا یرحمک اللہ اے آدم ان فرشتون کی طرف جو ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے جا اور کہہ السلام علیکم - کہا اُنھون نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر آدم اپنے رب کی طرف پھر آئے فرمایا اللہ نے یہ تیرا تحفہ ہے اور تیری اولاد کا آپس مین پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے کہا اس حالت مین کہ اُسکے دونون ہاتھ بند کئے ہوئے تھے جو نسا تو ان دونون سے چاہتا ہے اختیار کر کہا اُنھون نے مین اپنے رب کا داہنا ہاتھ اختیار کرتا ہون اور دونون ہاتھ اللہ تعالیٰ کے داہنے ہاتھ برکت والے ہین - پھر اللہ نے اسکو کھولا دیکھا تو اُسمین آدم اور اولاد اُسکی ہے پھر کہا حضرت آدم نے اے رب یہ کیا چیزین ہین فرمایا آپ نے یہ اولاد تیری ہے اور دیکھا تو ہر ایک انسان کی عمر اُس کی آنکھونکے درمیان لکھی ہوئی ہے اور اُنمین ایک مرد سب سے چمکدار ہے۔ یاد کہا راوی نے) اُنمین سے چمکدار ہے کہا حضرت آدم نے اے رب یہ کون ہے فرمایا اللہ نے یہ تیرا بیٹا داؤد ہے اور مین نے اُسکی عمر چالیس برس لکھی ہے کہا آدم نے اے رب اُسکی عمر مین زیادتی کر فرمایا اللہ نے یہی ہے جو لکھی گئی ہے کہا حضرت آدم نے اے رب مین نے اپنی عمر سے اُسکے لئے ساٹھ برس مقرر کر دیے ہین فرمایا اللہ نے تم جانو اور یہ جانے فرمایا آنحضرت نے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو جنت مین بسایا جبتک کہ چاہا پھر اُس سے گرا دیا سو حضرت آدم اپنی عمر گنتے رہے فرمایا آنحضرت نے سو آپ کے پاس ملک الموت آئے پس اُنکو حضرت آدم نے کہا تو نے تو جلدی کی ہے حالانکہ میری عمر ہزار سال لکھی گئی ہے کہا فرشتے نے ہان لیکن تم نے اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس دیدیے ہین پس حضرت آدم نے انکار کیا اور اُنکی اولاد نے بھی انکار کیا اور بھول گیا اور اُنکی اولاد بھی بھول گئی فرمایا آنحضرت نے پس اُسی دن سے لکھنے اور گواہون کا امر کیا گیا - یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے اور غیر اسوجہ سے بھی مروی ہے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو عوام بن حوشب نے سلیمان بن ابی سلیمان سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جبکہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑون کو پیدا کیا اور اُنکو اسپر گاڑ دیا تو وہ ٹھہر گئی پھر فرشتون نے پہاڑونکی شدت سے تعجب کیا

ف اثنار سورۂ اعراف مین گذر چکا ہے کم جعلت عمرہ قال ستین سنۃ قال اے رب زدہ من عمری اربعین سنۃ وقال ہٰذا حدیث حسن صحیح یعنے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم نے اُسکی عمر مین چالیس برس اپنی عمر سے دیے تھے اور مستقل عمر حضرت داؤد کی ساٹھ سال تھی اور اس جگہ اسکا عکس ہے جواب اُسکا یہ ہے کہ سابق اقوی ہے اس حدیث سے اور بخاری وغیرہ کی روایت بھی سابق روایت کی تائید کرتی ہے فہو اولیٰ بالقبول اور بعض نے یہ بھی جواب دیا ہے کہ پہلے حضرت آدم نے چالیس برس دیے ہونگے بعد اسکے بیس اور دیے ہونگے مجموعہ ساٹھ ہوے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور پھر دس راتین بڑھادین ۱۲

فعال

فقالوا یا رب هل من خلقك شئ اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب فهل من خلقك شئ اشد من الحدید قال نعم النار قالوا یا رب فهل من خلقك شئ اشد من النار قال نعم الماء قالوا یا رب فهل من خلقك شئ اشد من الماء قال نعم الریح قالوا یا رب فهل من خلقك شئ اشد من الریح قال نعم ابن اٰدم تصدق بصدقة بیمینه ویخفیها من شماله هٰذا حدیث غریب لا نعرفه مرفوعا الا من هٰذا الوجه اٰخر التفسیر

ابواب الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

باب ما جاء فی فضل الدعاء **حدثنا** عباس بن عبد العظیم العنبری انا ابو داؤد الطیالسی نا عمران القطان عن قتادة عن سعید بن ابی الحسن عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس شئ اکرم علی الله من الدعاء هٰذا حدیث غریب لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث عمران القطان **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی عن عمران القطان بنحوه وعمران القطان هو ابن داؤد ویکنی ابا العوام **باب** منه **حدثنا** علی بن حجر انا الولید بن مسلم عن ابن لهیعة عن عبد الله بن ابی جعفر عن ابان بن صالح عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الدعاء مخ العبادة هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه لا نعرفه الا من حدیث ابن لهیعة **حدثنا** احمد بن منیع نا مروان بن معاویة عن الاعمش عن ذر عن یسیع عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الدعاء هو العبادة ثم قرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین هٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواه منصور والاعمش عن ذر ولا نعرفه الا من حدیث ذر **باب** منه **حدثنا** قتیبة نا حاتم بن اسمٰعیل عن ابی الملیح عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من لم یسأل الله یغضب علیه

اور کہا اے رب کیا تیری پیدایش سے کوئی چیز پہاڑون سے زیادہ بھی سخت ہے کہا فرمایا اللہ نے ہان لوہا پھر کہا اُنھون نے اے رب کیا تیری پیدایش سے کوئی چیز لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا اللہ نے ہان آگ کہا اُنھون نے اے رب کیا تیری پیدایش سے کوئی چیز آگ سے بھی زیادہ سخت ہی فرمایا اللہ نے ہان پانی کہا اُنھون نے اے رب کیا تیری پیدایش سے کوئی چیز پانی سے بھی زیادہ سخت ہی فرمایا اللہ نے ہان ہوا کہا اُنھون نے اے رب کیا تیری پیدایش سے کوئی چیز ہوا سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا اللہ نے ہان بیٹا آدم کا جو اپنے داہنے ہاتھ سے اس طور سے صدقہ کرے[ف] کہ اپنے بائین ہاتھ سے پوشیدہ رکھے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی طریق سے یہ آخر تفسیر کا ہے **ابواب دعاؤن کے بیان مین** جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** دعا کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عمران قطان نے قتادہ سے اُسنے سعید بن ابی الحسن سے اُسنے ابو ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی چیز بزرگ تر اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ نہین ہی یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مرفوع مگر طریق عمران القطان سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے عمران[عہ] القطان سے مثل اُسکے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے اُس نے عبد اللہ بن ابی جعفر سے اُسنے ابان بن صالح سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دعا مغز عبادت کا ہے یہ حدیث غریب ہے اسوجہ سے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن لہیعہ سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے اعمش سے اُسنے ذر سے اُسنے یسیع سے اُسنے نعمان بن بشیر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دعا عبادت ہی پھر پڑھا آپنے وقال ربکم ادعونی استجب لکم الخ یعنے فرمایا تمھارے رب نے مجھسے دعا مانگو مین تمھاری دعا قبول کرون تحقیق وہ لوگ جو تکبر کرتے ہین میری عبادت سے جلدی داخل ہونگے دوزخ مین خوار ہوکر یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا اسکو منصور اور اعمش نے ذر سے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ذر سے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے ابی الملیح سے اُسنے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ جو کوئی اللہ تعالےٰ سے سوال نہین کرتا تو اللہ اُس پر غضبناک ہوتا ہے۔

[ف] صدقہ کرنا تمام ماذکر سے سخت ہے اسلئے کہ اسمین مخالفت نفس کی ہی اور طبیعت اور شیطان پر قہر کرنا ہے اور یہ کام تمام ماذکر سے ممکن نہین یا اسکے غالب ہونیکی وجہ یہ ہے کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کا غصہ دور کرتا ہے اور باقی چیزین اللہ کا غضب دور نہین کرتین ۱۲

[عہ] یہ داؤد کے بیٹے ہین اور انکی کنیت ابوالعوام ہے ۱۲

وقد روی وکیع عن غیر واحد عن ابی الملیح ھذا الحدیث ولا نعرفه الا من ھذا الوجه **حدثنا** اسحاق بن منصور نا ابو عاصم عن حمید ابی الملیح عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم بنحوہ **باب** ماجاء فی فضل الذکر **حدثنا** ابو کریب نا زید بن حباب عن معاویة بن صالح عن عمرو بن قیس عن عبد اللہ بن بسر ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فاخبرنی بشیء اتشبث به قال لا یزال لسانك رطبا من ذکر اللہ ھذا حدیث حسن غریب **باب** منه **حدثنا** قتیبة نا ابن لھیعة عن دراج عن ابی الھیثم عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سئل ای العباد افضل درجة عند اللہ یوم القیٰمة قال الذاکرین اللہ کثیرا قال قلت یا رسول اللہ ومن الغازی فی سبیل اللہ قال لو ضرب بسیفه فی الکفار والمشرکین حتی ینکسر ویختضب دما لکان الذاکرین اللہ کثیرا افضل منه درجة ھذا حدیث غریب انما نعرفه من حدیث دراج **باب** منه **حدثنا** الحسین بن حریث انا الفضل بن موسیٰ عن عبد اللہ بن سعید ھو ابن ابی ھند عن زیاد مولیٰ ابن عیاش عن ابی بحریة عن ابی الدرداء قال قال النبی صلی اللہ علیه وسلم الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکٰھا عند ملیکگم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذھب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا بلیٰ قال ذکر اللہ قال معاذ بن جبل ما شیء انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ وقد روی بعضھم ھذا الحدیث عن عبد اللہ بن سعید مثل ھذا بھذا الاسناد وروی بعضھم عنه فارسله **باب** ماجاء فی القوم یجلسون فیذکرون اللہ مالھم من الفضل **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا سفیان عن ابی اسحٰق عن الاغر ابی مسلم انه

اور روایت کی ہے یہ حدیث وکیع نے کئی ایک سے اُنھون نے ابی الملیح سے۔ اور نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم نے حمید ابی الملیح سے اُس نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے **باب** ذکر کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے اُس نے عمرو بن قیس سے اُس نے عبد اللہ بن بسر سے یہ کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ حکم اسلام کے مجھپر غالب ہوگئے ہین سو آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتلائیے کہ جس کے ساتھ متمسک رہوں فرمایا آپ نے چاہیئے کہ ہمیشہ تیری زبان اللہ کی یاد سے تر رہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری رضی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کس شخص کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بڑا ہے فرمایا آپ نے جو اللہ تعالیٰ کی بہت یاد کرتے ہین کہا اُس نے مین نے کہا اور غازی فی سبیل اللہ سے بھی فرمایا آپ نے اگر کوئی شخص اپنی تلوار کفار اور مشرکین مین مارے یہانتک کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون سے رنگدار ہوجائے تو بہت اللہ کا ذکر کرنے والے اُس سے درجے مین افضل ہونگے۔ یہ حدیث غریب ہے ہمتو فقط اسکو طریق دراج سے ہی پہچانتے ہین **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا خبر دی ہمکو فضیل بن موسیٰ نے عبد اللہ بن سعید سے جو بیٹا ابی ہند کا ہے اُسنے زیاد سے جو مولی ابن عیاش کا ہے اُسنے ابی بحریہ سے اُسنے ابی الدرداء رض سے کہ کہا اُس نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہین تمکو خبر نہ دوں ساتھ تمھارے اچھے عملوں کے اور ساتھ پاکیزگی اُنکی کے نزدیک مالک تمھارے کے اور بلند کرنیوالے بیچ درجات تمھارے کے اور بہتر ہے تمھارے لئے خرچ کرنے سونے اور چاندی سے اور بہتر ہے تمھارے لئے ملاقات کرنے دشمن سے سو تم اُنکی گردنونکو مارو اور وہ تمھاری گردنین مارین۔ کہا اُنھوں نے ہان فرمایا آپ نے ذکر کرنا اللہ کا کہا معاذ بن جبل نے کوئی چیز نجات دینے والی عذاب الٰہی سے اللہ کی یاد سے زیادہ نہین ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض اُسکے نے اس حدیث کو عبد اللہ بن سعید سے مثل اُسکے ساتھ اس اسناد کے اور روایت کیا ہے بعض نے اُس سے اور مرسل روایت ہے **باب** اس بیان مین کہ قوم بیٹھکر اللہ کی یاد کرے اُنکی کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے اغر ابی مسلم سے یہ کہ وہ

شهد على ابى هريرة وابى سعيد الخدرى انهما شهدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ما من قوم يذكرون الله الا حفت بهم الملئكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا مرحوم بن عبد العزيز العطار نا ابو نعامة عن ابى عثمان عن ابى سعيد الخدرى قال خرج معاوية الى المسجد فقال ما يجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله قال الله ما اجلسكم الا ذاك قالوا والله ما اجلسنا الا ذاك قال اما انى لم استحلفكم تهمة لكم وما كان احد بمنزلتى من رسول الله صلى الله عليه وسلم اقل حديثا عنه منى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على حلقة من اصحابه فقال ما يجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله ونحمده لما هدانا للاسلام ومن علينا به فقال الله ما اجلسكم الا ذاك قالوا والله ما اجلسنا الا ذاك قال اما انى لم استحلفكم لتهمة لكم انه اتانى جبرئيل واخبرنى ان الله يباهى بكم الملائكة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابو نعامة السعدى اسمه عمرو بن عيسى وابو عثمن النهدى اسمه عبد الرحمن بن مل **باب ماجاء فى القوم يجلسون ولا يذكرون الله** حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدى نا سفيان عن صالح مولى التوامة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا الله فيه ولم يصلوا على نبيهم الا كان عليهم ترة فان شاء عذبهم وان شاء غفر لهم هذا حديث حسن وقد روى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم من غير وجه **باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة** حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن ابى الزبير عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابی ہریرہؓ اور ابی سعید خدریؓ کے پاس حاضر ہوا وہ دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے کہ فرمایا آپ نے جو قوم کہ اللہ کی یاد کرتی ہے فرشتے اُنپر آمد و رفت کرتے ہین اور رحمت اُنکو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ اُنپر نازل ہوتا ہے اور ذکر کرتا ہے اللہ اُنکا اُن لوگون جو اسکے پاس ہین - یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے مرحوم بن عبد العزیز عطار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعامہ نے ابی عثمان سے اُسنے ابی سعید خدریؓ سے کہا اُسنے معاویہ مسجد کی طرف نکلا پس کہا اُس نے کس چیز نے تمکو بٹھلایا ہے کہا اُنھون نے ہم اللہ کی یاد کے لیئے بیٹھے ہین کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی تم اسی لئے بیٹھے ہو کہا اُنھون نے قسم ہے اللہ کی ہم اسی لئے بیٹھے ہین کہا معاویہ نے خبردار مین نے تمسے بدگمان ہوکر تمکو قسم نہین دلائی اور نہین کوئی باوجود میرے مرتبہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمتر حدیث بیان کرنیوالا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے حلقہ پر نکلے اور فرمایا کس چیز نے تمکو بٹھلایا ہے کہا اُنھون نے ہم بیٹھے ہین اللہ کی یاد کرتے ہین اور اُسکی صفت کرتے ہین اس سبب سے کہ اُسنے ہمکو اسلام کی راہ دکھلائی ہے اور ہمپر اُس نے احسان کیا ہے پس فرمایا آپ نے قسم ہے اللہ کی تم اسی لئے بیٹھے ہو کہا اُنھون نے قسم ہے اللہ کی ہم اسی لیئے بیٹھے ہین فرمایا آپنے خبردار مین نے تم سے بدگمان ہوکر تمکو قسم نہین دلائی میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے اُنھون نے خبر دی کہ خدا تمھارے سبب سے فرشتون[1] سے فخر کرتا ہے - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور ابو نعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسی ہے - اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل ہے **باب** اُس قوم کے بیان مین جو بیٹھتی ہے اور اللہ کی یاد نہین کرتی ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے صالح سے جو غلام توامہ کا ہے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس کسی قوم نے کسی مجلس مین بیٹھ کر اُسمین اللہ کی یاد نہین کی اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو اُنپر ندامت ہوتی ہے پس اگر چاہے تو اُنکو عذاب دے اور اگر چاہے تو اُنپر بخشش کرے یہ حدیث حسن ہے - اور مروی ہے بواسطۂ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر اسوجہ سے بھی **باب** اس بیان مین کہ دعا مسلمان کی قبول ہوتی ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے ابی الزبیرؓ سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلعم سے

---

[1] معمول ہے کہ کمال خوشی مین کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلاکر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج نہ ہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے فرشتون مین خدا فخر کرتا ہے یعنے انکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے حال مین گرفتار ہین پھر بھی میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

يقول ما من احد يدعو بدعاء الا اتاه الله ما سأل او كف عنه من السوء مثله ما لم يدع باثم او قطيعة رحم وفي الباب عن ابي سعيد وعبادة بن الصامت **حدثنا** محمد بن مرزوق نا عبيد بن واقد نا سعيد بن عطية الليثي عن شهر بن حوشب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره ان يستجيب الله له عند الشدائد والكرب فليكثر الدعاء في الرخاء هذا حديث غريب **حدثنا** يحيى بن حبيب بن عربي نا موسى بن ابراهيم بن كثير الانصاري قال سمعت طلحة ابن خراش قال سمعت جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول افضل الذكر لا اله الا الله وافضل الدعاء الحمد لله هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث موسى بن ابراهيم وقد روى علي بن المديني وغير واحد عن موسى بن ابراهيم هذا الحديث **حدثنا** ابو كريب ومحمد بن عبيد المحاربي قالا نا يحيى بن زكريا بن ابي زائدة عن ابيه عن خالد بن سلمة عن البهي عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل احيانه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث يحيى بن زكريا بن ابي زائدة والبهي اسمه عبد الله **باب** ما جاء ان الداعي يبدأ بنفسه **حدثنا** نصر بن علي الكوفي نا ابو قطن عن حمزة الزيات عن ابي اسحاق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن ابي بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا ذكر احدا فدعا له بدأ بنفسه هذا حديث حسن غريب صحيح وابو قطن اسمه عمرو بن الهيثم **باب** ما جاء في رفع الايدي عند الدعاء **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى وابراهيم بن يعقوب وغير واحد قالوا انا حماد بن عيسى الجهني عن حنظلة بن ابي سفيان الجمحي عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن عمر بن الخطاب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه

کہ فرماتے جو کوئی شخص دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو جو وہ سوال کرے دیتا ہے یا اُس سے اُسکی برابر بُرائی دور کرتا ہے جبتک نہ دعا کرے گناہ کی یا قطع رحم کی۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی سعیدؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مرزوق نے کہا حدیث کی ہم سے عبید بن واقد نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن عطیہ لیثی نے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو یہ بات خوش لگے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا سختی اور تکلیف کے وقت قبول کرے تو چاہیئے کہ حالت فراغت و تندرستی مین بہت دعا مانگے۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن حبیب بن عربی نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن ابراہیم بن کثیر انصاری نے کہا سنا مین نے طلحہ بن خراش سے کہا سنا مین نے جابر بن عبداللہ سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق موسیٰ بن ابراہیم سے اور روایت کیا ہے علی بن مدینی اور کئی ایک نے موسیٰ بن ابراہیم سے اس حدیث کو **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور محمد بن عبید المحاربی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے اپنے باپ سے اُس نے خالد بن سلمہ سے اُسنے بہی سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت مین اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ سے۔ اور بہی کا نام عبداللہ ہے **باب** اس بیان مین کہ دعا کرنیوالا ابتدا اپنے نفس سے کرے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قطن نے حمزہ زیات سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے ابی بن کعبؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر کرتے اور اُسکے لئے دعا کرنے کا ارادہ کرتے تو اپنے نفس سے ابتدا کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور ابو قطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے **باب** دعا کے وقت ہاتھون کے اُٹھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی اور ابراہیم بن یعقوب اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے حماد بن عیسیٰ جہنی نے حنظلہ بن ابی سفیان جمحی سے اُسنے سالم بن عبداللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن خطابؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مین ہاتھ اُٹھاتے نہ ڈالتے اُنکو تا آنکہ ہاتھون کو اپنے منھ پر مسح کر لیتے

۱۹ مسلمان کی کوئی دعا رد نہین ہوتی یعنی یا تو وہ سوال ہی جو طلب کرتا ہی پورا ہوجاتا ہی یا اُسکے برابر کوئی بُرائی جو اُسپر آنیوالی ہو دعا مانگنے سے رد ہو جاتی ہی بشرطیکہ گناہ کی یا قطع رحم کی دعا نہ کرے

قال محمد بن المثنی فی حدیثه لم یردهما حتی یمسح بهما وجهه هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث حماد بن عیسیٰ و
تفرد به وهو قلیل الحدیث وقد حدث عنه الناس وحنظلة بن ابی سفیان الجمحی ثقة وثقه یحییٰ بن سعید القطان
باب ماجاء فیمن یستعجل فی دعائه حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن ابی عبید مولی ابن ازهر
عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یستجاب لاحدکم مالم یعجل یقول دعوت فلم یستجب لی هذا حدیث
حسن صحیح وابو عبید اسمه سعد وهو مولی عبد الرحمٰن بن ازهر ویقال مولیٰ عبد الرحمٰن بن عوف وفی الباب عن انس
باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسی حدثنا محمد بن بشار نا ابو داؤد وهو الطیالسی نا عبد الرحمٰن بن ابی الزناد
عن ابیه عن ابان بن عثمان قال سمعت عثمان بن عفان یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مامن عبد یقول فی
صباح کل یوم ومساء کل لیلة بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شئ فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم ثلث
مرات فیضره شئ وکان ابان قد اصابه طرف فالج فجعل الرجل ینظر الیه فقال له ابان ماتنظر اما ان الحدیث کما حدثتك ولکنی لم اقله
یومئذ لیمضی الله علیّ قدره هذا حدیث حسن غریب صحیح حدثنا ابو سعید الاشج نا عقبة بن خالد عن ابی سعد سعید بن
المرزبان عن ابی سلمة عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال حین یمسی رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا
وبمحمد نبیا کان حقا علی الله ان یرضیه هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه حدثنا سفیان بن وکیع نا جریر عن الحسن
بن عبید الله عن ابراهیم بن سوید عن عبد الرحمٰن بن یزید عن عبد الله قال کان النبی صلی الله علیه وسلم

کہا محمد بن مثنیٰ نے اپنی حدیث میں نہ رد کرتے دونوں ہاتھوں کو یہانتک کہ مسح کرتے ساتھ ان دونوں کے منہ اپنے کو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر طریق حماد بن عیسیٰ سے اور یہی اُسکے ساتھ متفرد ہوا ہے اور یہ کم حدیث بیان کرنیوالا ہے اور اُس سے کئی لوگوں نے روایت کی ہے۔ اور
حنظلہ بن ابی سفیان حجمی ثقہ ہے یحییٰ بن سعید القطان نے اُسکی توثیق کی ہے **باب اُس شخص کے بیان میں جو اپنی دعا میں جلدی کرتا ہے** حدیث
کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے ابی عبید سے جو غلام ابن ازہر کا ہے
اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہو جاتی ہے جبتک کہ جلدی نہ کرے کہے کہ
دعا[1] کی میں نے سو وہ میرے لئے قبول نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبید کا نام سعد ہے اور یہ غلام عبد الرحمٰن بن ازہر کا ہے اور
کہا گیا ہے کہ غلام عبد الرحمٰن بن عوف کا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس سے **باب اُس دعا کے بیان میں جو صبح اور شام کو پڑھے**
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن ابی الزناد نے اُسنے اپنے باپ سے
اُسنے ابان بن عثمان سے کہا سنا میں نے عثمان بن عفان سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسا بندہ نہیں جو ہر دن کی صبح اور
ہر رات کی شام کو تین بار یہ دعا پڑھے تو اُسکو کوئی شئے ضرر دے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور ابان
کو بعض اعضاء پر فالج ہو گیا تھا اور ایک آدمی اُسکی طرف (بطور تعجب) دیکھنے لگا تو اُسکو ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے بہر حال حدیث کو تو یوں ہی
ہے جیسے کہ میں نے تجھسے بیان کی ہے لیکن میں نے اُسدن اس دعا کو پڑھا نہیں تھا تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر مجھپر جاری کرے۔ یہ حدیث حسن
غریب صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے ابی سعد یعنے سعید بن مرزبان سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے
ثوبان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی رات کے وقت یہ کہے رضیت باللہ ربًا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا تو اللہ پر حق
ہوتا ہے کہ اسکو راضی کرے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے جریر نے
حسن بن عبید اللہ سے اُس نے ابراہیم بن سوید سے اُسنے عبد الرحمٰن بن یزید سے اُس نے عبد اللہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یہ تفسیر ہے عجلت کی اور مسلم میں ہے کہ دعا کرتے کرتے ملول ہو کر چھوڑ دے تو بھی قبول نہیں ہوتی دعا مانگنے میں جلدی نہیں چاہیئے ہر وقت اللہ تعالیٰ سے مانگتا رہے تو قبول
ہو جاتی ہے جیسا کہ جب لڑکا والدہ سے کوئی چیز مانگتا ہے اور وہ بعض اوقات میں دینے سے انکار کرتی ہے اور جب لڑکا اُسپر اصرار کرتا ہے تو خواہ مخواہ رحم کھا کر اسکو دیتی ہے
ایسا ہی پروردگار کا حال ہے اول تو جلدی ہی عنایت کر دیتا ہے ورنہ اصرار سے تو ضرور ہی قبول کرتا ہے جیسا کہ مثنوی میں ہے۔ چون نہ نالد کودک حلوا فروش ۔ شیر مادر کے ہمی آید بجوش ۔

[2] ابن ملکؒ نے فرمایا کہ یہ بطور تفاول کے ہے گویا کہ اسکے کف برکات سماویہ اور انوار الٰہیہ سے پر ہو گئے ہیں ۱۲

اذا امسی قال مسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اراہ قال لہ الملک ولہ الحمد وھو علی
کل شئ قدیر اسألک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذبک من شر ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا واعوذبک
من الکسل وسوء الکبر واعوذبک من عذاب النار وعذاب القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا واصبح الملک للہ والحمد
للہ ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ شعبۃ بھذا الاسناد عن ابن مسعود ولم یرفعہ حدثنا علی بن حجر نا عبداللہ
بن جعفر انا سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم اصحابہ یقول اذا
اصبح احدکم فلیقل اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک نموت والیک المصیر واذا امسی فلیقل اللھم بک امسینا
وبک اصبحنا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور ھذا حدیث حسن **باب** منہ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد
قال انبانا شعبۃ عن یعلی بن عطاء قال سمعت عمرو بن عاصم الثقفی یحدث عن ابی ھریرۃ قال قال ابوبکر یا رسول
اللہ مرنی بشئ اقولہ اذا اصبحت واذا امسیت قال قل اللھم عالم الغیب والشھادۃ فاطر السموات والارض رب
کل شئ وملیکہ اشھد ان لا الٰہ الا انت اعوذبک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ قال قلہ اذا اصبحت و
اذا امسیت واذا اخذت مضجعک ھذا حدیث حسن صحیح **باب** منہ حدثنا الحسین بن حریث نا عبدالعزیز
بن ابی حازم عن کثیر بن زید عن عثمان بن ربیعۃ عن شداد بن اوس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ الا
ادلک علی سید الاستغفار اللھم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت
اعوذبک من شر ما صنعت وابوء لک بنعمتک علی واعترف بذنوبی فاغفرلی ذنوبی

جب شام کرتے تو یہ دعا پڑھتے امسینا الخ رات کی ہمنے اور رات کی تمام ملک نے واسطے اللہ کے اور سب حمد واسطے اللہ کے ہے نہین
کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین (راوی کہتا ہے) مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے یہ الفاظ بھی کہے ہین واسطے اُس کے
ملک ہے اور واسطے اُسکے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے سوال کرتا ہون مین تجھسے اس چیز کی بہتری کا جو اس رات مین ہو اور بہتری اُس
چیز کی جو بعد اُسکے ہو اور پناہ مانگتا ہون بُرائی اُس رات سے اور بُرائی مابعد اُسکے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے سستی اور برے کبر سے
اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح کرتے تو بھی یہی کہتے اصبحنا واصبح الملک والحمد للہ الخ
یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ نے ساتھ اس اسناد کے ابن مسعود سے اور اسکو مرفوع نہین کیا حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا
حدیث کی ہمسے عبداللہ بن جعفر نے کہا خبر دی ہمکو سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے صحابہ کو سکھلاتے تھے فرماتے کہ جب کوئی تم مین سے صبح کرے تو یہ کہے اللھم بک الخ یعنے اے اللہ ساتھ نام تیرے کے صبح کی ہمنے اور ساتھ نام تیرے کے
شام کی ہمنے اور ساتھ نام تیرے کے زندہ ہوے ہم اور ساتھ نام تیرے کے مرینگے اور تیری طرف پھر جانا ہے اور جب شام کرے تو یہ پڑھے اللھم بک امسینا الخ اے اللہ
ساتھ نام تیرے کے شام کی ہمنے اور ساتھ نام تیرے کے صبح کی ہمنے اور ساتھ نام تیرے کے زندہ ہوے ہم اور ساتھ نام تیرے کے مرینگے اور طرف تیرے ہے کھڑا
ہونا یہ حدیث حسن ہے **باب** اسی قسم سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے یعلے بن عطا
سے کہا سُنا مین نے عمرو بن عاصم ثقفی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے کہا ابوبکر صدیقؓ نے یا رسول اللہ مجھے کوئی چیز بتلایئے کہ مین
اُسکو صبح اور شام پڑھا کرون فرمایا آپ نے کہ اللھم عالم الغیب الخ یعنے اے اللہ جاننے والے غیب اور ظاہر کے پیدا کرنیوالے آسمانون
اور زمین کے رب ہر چیز کے اور مالک اُسکے مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اپنے نفس کی سے
اور شرک اُسکے سے فرمایا آپ نے اسکو صبح اور شام کہا کر اور جب تو سونے لگے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسی قسم سے حدیث کی ہمسے
حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن ابی حازم نے کثیر بن زید سے اُسنے عثمان بن ربیعہ سے اُسنے شداد بن اوس سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا کیا مین تجھکو سردار استغفارون کا نہ بتلاؤن اللھم انت ربی الخ یعنے اے اللہ تو میرا رب ہے نہین کوئی معبود مگر تو
تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے اقرار اور وعدے پر ہون جسقدر کہ طاقت رکھتا ہون مین پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی بدی
سے جو مین نے کی ہو اور رجوع ہوتا ہون طرف تیرے ساتھ تیری نعمتون کے جو مجھپر ہین اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون سو تو میرے گناہ بخش دے

انه لا يغفر الذنوب الا انت لا يقولها احد كم حين يمسي فيأتي عليه قدر قبل ان يصبح الا وجبت له الجنة ولا يقولها حين يصبح فيأتي عليه قدر قبل ان يمسي الا وجبت له الجنة وفي الباب عن ابي هريرة وابن عمر وابن مسعود وابن ابزى وبريدة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وعبد العزيز بن ابي حازم هو ابن ابي حازم الزاهد **باب ما جاء في الدعاء اذا اوى الى فراشه** حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ابي اسحاق الهمداني عن البراء بن عازب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له الا اعلمك كلمات تقولها اذا اويت الى فراشك فان مت من ليلتك مت على الفطرة وان اصبحت اصبحت وقد اصبت خيرا تقول اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك رغبة ورهبة اليك والجأت ظهري اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك آمنت بكتابك الذي انزلت ونبيك الذي ارسلت قال البراء فقلت وبرسولك الذي ارسلت قال فطعن بيده في صدري ثم قال ونبيك الذي ارسلت هذا حديث حسن صحيح غريب وفي الباب عن رافع بن خديج وقد روي من غير وجه عن البراء ورواه منصور بن المعتمر عن سعد بن عبيدة عن البراء عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه الا انه قال اذا اويت الى فراشك وانت على وضوء حدثنا محمد بن بشار نا عثمان بن عمر انا علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير عن يحيى بن اسحاق بن اخي رافع بن خديج عن رافع بن خديج ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اضطجع احدكم على جنبه الايمن ثم قال اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك والجأت ظهري اليك وفوضت امري اليك لا ملجأ منك الا اليك اومن بكتابك وبرسولك فان مات من ليلته دخل الجنة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث رافع بن خديج

اسلئے کہ سواے تیرے کوئی گناہ نہین بخشتا جو کوئی تم مین سے اسکو شام کے وقت کہے اور اُسپر صبح ہونے سے پہلے موت آجائے تو اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو کوئی اسکو صبح کو کہے اور شام ہونے سے پہلے اُسپر موت آجائے تو اُسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن ابزی اور بریدہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے اور عبد العزیز بن ابی حازم وہ ابن ابی حازم زاہد ہے **باب اس دعا کے بیان مین کہ جب اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑے** حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابی اسحٰق ہمدانی سے اُسنے برار بن عازبؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا کیا مین تجھے وہ کلمے نہ سکھلاؤن جنکو تو فرش کی طرف جگہ پکڑنیکے وقت کہا کرے پس اگر تو اس رات مین مریگا تو اسلام پر مریگا اور اگر صبح کریگا تو ایسی حالت پر صبح کریگا کہ بھلائی کو پہونچا ہوگا یہ کہا کر اللھم اسلمت نفسی الیک الخ یعنے اے اللہ مین نے اپنی جان تجھکو سونپی اور منھ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جمائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہے نہ بچاؤ کا مکان ہے مگر تیرے ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب پر ایمان لایا جو تونے اُتاری اور تیرے پیغمبر پر ایمان لایا جسکو تونے بھیجا۔ کہا برارؓ[1] نے پھر مین نے کہا اور ساتھ رسول تیرے کے جسکو تونے بھیجا کہا راوی نے سو آنحضرت نے اپنا دست مبارک میرے سینے مین مار کر پھر کہا اور ساتھ نبی تیرے کے جسکو تونے بھیجا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس باب مین روایت ہے رافع بن خدیج سے۔ اور کئی وجہ سے برار سے مروی ہے۔ اور روایت کیا اسکو منصور بن معتمر نے سعد بن عبیدہ سے اُسنے برار سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر اُسنے یہ کہا ہے جبکہ تو اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑے اس حالت مین کہ تو وضو پر ہو حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے کہا خبر دی ہمکو علی بن مبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے یحیی بن اسحاق سے جو بھتیجا رافع بن خدیج کا ہے اُسنے رافع بن خدیج سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم مین سے داہنی جانب پر لیٹے پھر یہ کہے اللھم اسلمت نفسی الیک الخ اے اللہ مین نے اپنی جان تیرے سپرد کی ہے اور تیری طرف متوجہ ہوا ہون اور اپنی پیٹھ تیری طرف جمائی اور اپنے کام تیرے سپرد کئے تجھسے کوئی بھاگنے کا مکان نہین مگر تیرے ہی طرف ایمان لایا مین ساتھ کتاب تیری کے اور رسول تیرے کے سو اگر وہ اسی رات مین مرا تو جنت مین داخل ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق یعنے طریق رافع بن خدیج سے۔

[1] کہا برار نے جب دوسری بار مین نے یہ دعا پڑھکر آپکو سنائی تو مین نے نبیک کی جگہ رسولک کہا تو آپ نے مجھے جھڑک کر کہا کہ نبیک ہی کہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ حدیث مین تغیر کرنا نہین چاہیئے اور رسول اور نبی مین یہ فرق کرنا کہ رسول اسکو کہتے ہین جسکے پاس نئی کتاب اور نیا دین ہو برخلاف نبی کے اُسکو یہ آیت جو حضرت اسمٰعیل کے حق مین وارد ہوئی ہے رد کرتی ہے و کان رسولا نبیا

حدثنا اسحاق بن منصور انا عفان بن مسلم نا حماد عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذى اطعمنا وسقانا وكفانا واوانا فكم ممن لا كافى له ولا موؤى هذا حديث حسن غريب صحيح باب منه حدثنا صالح بن عبد الله نا ابو معاوية عن الوصافى عن عطية عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من قال حين ياوى الى فراشه استغفر الله الذى لا اله الا هو الحى القيوم واتوب اليه ثلث مرات غفر الله له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر وان كانت عدد ورق الشجر وان كانت عدد رمل عالج وان كانت عدد ايام الدنيا هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث عبيد الله بن الوليد الوصافى باب منه حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن ربعى بن حراش عن حذيفة بن اليمان ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام وضع يده تحت راسه ثم قال اللهم قنى عذابك يوم تجمع او تبعث عبادك هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو كريب نا اسحاق بن منصور عن ابراهيم بن يوسف بن ابى اسحاق عن ابيه عن ابى اسحاق عن ابى بردة عن البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوسد يمينه عند المنام ثم يقول رب قنى عذابك يوم تبعث عبادك هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وروى الثورى هذا الحديث عن ابى اسحاق عن البراء لم يذكر بينهما احدا ورواه شعبة عن ابى اسحاق عن ابى عبيدة ورجل اخر عن البراء ورواه اسرائيل عن ابى اسحاق عن عبد الله بن يزيد عن البراء وعن ابى اسحاق عن ابى عبيدة عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم مثله باب منه حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا عمرو بن عون انا خالد بن عبد الله عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

(حاشیہ: نسخہ شریک)

حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے حماد نے ثابت سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑتے تو یہ کہتے الحمد للہ الذی اطعمنا الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے جسنے ہمکو کھلایا ہے اور پلایا ہے اور کافی ہوا ہے اور جگہ دی ہے ہمکو سو بہت ایسے لوگ ہیں کہ اُنکے لئے کوئی کفایت کرنیوالا نہیں - اور نہ کوئی جگہ دینے والا - یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے باب اسی قسم سے حدیث کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے وصافی سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑنے کے وقت تین بار یہ کہا استغفر اللہ الذی لا آلہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ تو اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ بخشش دیتا ہے اگرچہ مثل کف دریا کے ہوں اگرچہ درخت کے پتوں کے برابر ہوں - اگرچہ ریگ کے ٹیلہ کے برابر ہوں - اگرچہ ایام دنیا کے برابر ہوں یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق یعنی طریق عبید اللہ بن ولید وصافی سے باب اسی قسم سے - حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے حذیفہ بن یمان سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ کرتے تو اپنا دست مبارک سر کے نیچے رکھتے پھر کہتے اللھم قنی الخ اے اللہ نگاہ رکھ مجھسے عذاب اپنا اُس دن کہ جمع کریگا تو یا اُٹھائیگا تو اپنے بندونکو - یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے براء بن عازبؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ کا سونے کے وقت تکیہ کرتے تھے پھر کہتے نگاہ رکھ مجھے اپنے عذاب سے اُس دن کہ اُٹھائے تو بندون اپنوں کو - یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے - اور روایت کی ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے اُسنے براء سے - اُسنے درمیان ان دونوں کے اور کسی راوی کا ذکر نہیں کیا اور روایت کیا اُسکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ سے اور ایک اور مرد سے اُنھوں نے براء سے - اور روایت کیا اسکو اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے براء سے اور مروی ہے ابی عبیدہ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے باب اسی قسم سے حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عون نے کہا خبر دی ہمکو خالد بن عبد اللہ نے سہیل سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یامرنا اذا اخذ احدنا مضجعه ان یقول اللهم رب السموات ورب الارضین وربنا ورب کل شئ فالق الحب والنوی ومنزل التورٰىة والانجیل والقرآن اعوذ بك من کل ذی شرانت اٰخذ بناصیته انت الاول فلیس قبلك شئ وانت الاٰخر فلیس بعدك شئ والظاهر فلیس فوقك شئ والباطن فلیس دونك شئ اقض عنی الدین واغننی من الفقر هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** منه حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن عجلان عن سعید المقبری عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قام احدکم عن فراشه ثم رجع الیه فلینفضه بصنفة ازاره ثلاث مرات فانه لا یدری ما خلفه علیه بعده فاذا اضطجع فلیقل باسمك ربی وضعت جنبی وبك ارفعه فان اٰمسکت نفسی فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحین فاذا استیقظ فلیقل الحمد لله الذی عافانی فی جسدی ورد علی روحی واذن لی بذکره وفی الباب عن جابر و عائشة وحدیث ابی هریرة حدیث حسن **باب** ماجاء فیمن یقرأ من القرآن عند المنام حدثنا قتیبة نا المفضل بن فضالة عن عقیل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اوی الی فراشه کل لیلة جمع کفیه ثم نفث فیهما فقرأ فیهما قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بهما ما استطاع من جسده یبدأ بهما علی رأسه ووجهه وما اقبل من جسده یفعل ذلك ثلاث مرات هٰذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** منه حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد قال انبانا شعبة عن ابی اسحاق عن رجل عن فروة بن نوفل انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله علمنی شیئا اقوله اذا اویت الی فراشی فقال اقرأ قل یا ایها الکافرون فانها براءة من الشرك قال شعبة احیانا یقول مرة واحیانا لا یقولها حدثنا موسی بن حزام انا یحیی بن اٰدم عن اسرائیل عن ابی اسحاق

ہمکو حکم کرتے تھے کہ جب کوئی ہم مین سے سونے لگے تو یہ کہے اللھم رب السموات الخ یعنے اے اللہ رب آسمانون کے اور رب زمینون کے اور رب ہمارے اور رب ہر چیز کے پھاڑنیوالے دانے اور گٹھلی کے اور اُتارنیوالے توریت اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ہر صاحب شرارت سے کہ تو پکڑنیوالا ہے ساتھ پیشانی اُسکی کے تو اول ہے سو نہین ہے پہلے تیرے کوئی چیز۔ اور تو آخر ہے سو نہین بعد تیرے کوئی چیز اور ظاہر ہے سو نہین ہے اوپر تیرے کوئی چیز اور باطن ہے سو نہین ہے سوا تیرے کوئی چیز میرا قرض ادا کرا اور مجھے فقر سے بے پرواہ کر یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسی قسم سے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنے فرش سے کھڑا ہو کر پھر اُسکی طرف لوٹنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اُسکو ازار کے دامن سے تین بار صاف کرے کیونکہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز اسکے پیچھے اُسپر آئی ہے اور جب لیٹے تو کہے باسمک الخ یعنے تیرے نام کے ساتھ مین نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے نام سے ہی اُسکو اُٹھاؤنگا سو اگر تو میری جان کو بند رکھے تو اُسپر رحمت کر اور اگر اُسکو چھوڑ دے تو اُسکو ساتھ اُس چیز کے نگاہ رکھ جسکے ساتھ اپنے بندون صالحین کو نگاہ رکھتا ہے۔ اور جب جاگے تو یہ کہے الحمد للہ الذی عافانی الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے جسنے میرے جسم مین عافیت دی ہے اور مجھپر میری روح واپس کی ہے اور اپنی یاد کے ساتھ مجھے اذن دیا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے جابرؓ اور عائشہؓ سے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **باب** اُس شخص کے بیان مین جو سونے کے وقت قرآن پڑھے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مفضل بن فضالہ نے عقیل سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک رات مین جب اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑتے تو دونون ہاتھونکو جمع کرتے پھر ان دونون مین پھونک مارتے اور ان دونون مین پڑھتے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر اپنے جسم پر اُن دونوں کے ساتھ جہانتک کہ طاقت رکھتے مسح کرتے اپنے سر اور منھ اور جسم کے آگے کی طرف سے شروع کرتے تین بار اسی طرح کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** اسی قسم سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے فروہ بن نوفل سے یہ کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی چیز سکھلائیے کہ مین اُسکو جب فرش کی طرف جگہ پکڑون تو کہا کرون پس فرمایا آپنے پڑھا کر قل یا ایہا الکافرون اسلئے کہ اُسمین شرک سے بیزاری ہے کہا شعبہ نے کبھی میرا استاد لفظ مرۃ جسکے معنی بار کے ہین کہتا ہے اور کبھی نہین کہتا ہے حدیث کی ہمسے موسی بن حزام نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن آدم نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے

ن ابی عمر المکی

[illegible]

عن فروة بن نوفل عن ابيه انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه بمعناه وهٰذا اصح وروى زهير هٰذا الحديث عن ابي اسحاق عن فروة بن نوفل عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهٰذا اشبه واصح من حديث شعبة وقد اضطرب اصحاب ابي اسحاق في هٰذا الحديث وقد روى هٰذا الحديث من غير هٰذا الوجه قد رواه عبد الرحمٰن بن نوفل عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبد الرحمٰن هو اخو فروة بن نوفل حدثنا هشام بن يونس الكوفي نا المحاربي عن ليث عن ابي الزبير عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا ينام حتى يقرأ تنزيل السجدة وتبارك وهٰكذا روى الثوري وغير واحد هٰذا الحديث عن ليث عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وروى زهير هٰذا الحديث عن ابي الزبير قال قلت له سمعته من جابر قال لم اسمعه من جابر انما سمعته من صفوان وابن صفوان وقد روى شبابة عن مغيرة بن مسلم عن ابي الزبير عن جابر نحو حديث ليث حدثنا صالح بن عبد الله نا حماد بن زيد عن ابي لبابة قال قالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم لا ينام حتى يقرأ الزمر وبني اسرائيل اخبرني محمد بن اسمٰعيل قال ابو لبابة هٰذا اسمه مروان مولى عبد الرحمٰن بن زياد وسمع من عائشة سمع منه حماد بن زيد حدثنا علي بن حجر انا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمٰن بن ابي بلال عن العرباض بن سارية ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ المسبحات ويقول فيها اٰية خير من الف اٰية هٰذا حديث حسن غريب **باب منه** حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن الجريري عن ابي العلاء بن الشخير عن رجل من بني حنظلة قال صحبت شداد بن اوس في سفر فقال الا اعلمك ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا ان نقول اللهم اني اسألك

اُسنے فروہ بن نوفل سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر اُسنے اسی طرح بالمعنی ذکر کیا۔ اور یہ روایت صحیح ہے اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی اسحاق سے اُسنے فروہ بن نوفل سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور یہ روایت اچھی اور صحیح ہے شعبہ کی روایت سے۔ اور ابی اسحاق کے اصحاب اس حدیث مین مضطرب ہوئے ہین۔ اور مروی ہے یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی۔ اور روایت کیا اسکو عبد الرحمٰن بن نوفل نے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور عبد الرحمٰن وہ بھائی فروہ بن نوفل کا ہے حدیث کی ہم سے ہشام بن یونس کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محاربی نے لیث سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابرؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہانتک کہ پڑھتے تنزیل السجدہ اور تبارک اور ایسا ہی روایت کیا ہے ثوری اور کئی ایک نے اس حدیث کو لیث سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور روایت کیا زہیر نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے کہا زہیر نے مین نے ابی الزبیر سے کہا کیا تونے اسکو جابر سے سُنا ہے کہا اُسنے مین نے جابر سے تو اسکو نہین سنا مگر صفوان سے یا ابن صفوان سے سُنا ہے اور روایت کیا شبابہ نے مغیرہ بن مسلم سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے مثل حدیث لیث کے حدیث کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی لبابہ سے کہا اُسنے کہا حضرت عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہانتک کہ سورۂ زمر اور بنی اسرائیل پڑھتے خبر دی ہے مجھے محمد بن اسمٰعیل نے کہ کہا اُسنے اس ابو لبابہ کا نام مروان ہے جو غلام عبد الرحمٰن بن زیاد کا ہے اور سُنا اُس نے حضرت عائشہ رضؓ سے سُنا اُس سے حماد بن زید نے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُس نے خالد بن معدان سے اُسنے عبد الرحمٰن بن بلال سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہانتک کہ مسبحات[۱] پڑھتے اور فرماتے اُن مین ایک آیت ہے وہ ہزار آیت سے بہتر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اسی قسم سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے جریری سے اُسنے ابی العلاء ابن شخیر سے اُس نے ایک مرد سے جو بنی حنظلہ سے تھا کہا اُسنے مین شداد بن اوس کے ساتھ ایک سفر مین مصاحب ہوا سو کہا اُسنے کیا مین تمکو وہ نہ سکھلاؤن جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھلاتے تھے کہ یہ کہا کرین اللھم انی اسألک الثبات الخ یعنی اے اللہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون

[۱] مسبحات وہ سورتین ہین جنکی ابتدا مین سبح اور یسبح اور سبحان کا لفظ آتا ہے ۱۲

التبات فی الامر واسألك عزيمة الرشد واسألك شكر نعمتك وحسن عبادتك واسألك لسانا صادقا وقلبا سليما واعوذ بك من شر ما تعلم واسألك من خير ما تعلم واستغفرك مما تعلم انك انت علام الغيوب قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يأخذ مضجعه يقرأ سورة من كتاب الله الا وكل الله به ملكا فلا يقربه شئ يوذيه حتى يهب متى هب هذا حديث انما نعرفه من هذا الوجه وابو العلاء اسمه يزيد بن عبد الله بن الشخير **باب ما جاء فی التسبيح والتكبير والتحميد عند المنام** حدثنا ابو الخطاب زياد بن يحيى البصری نا ازهر السمان عن ابن عون عن ابن سيرين عن عبيدة عن علی قال شكت الی فاطمة مجل يديها من الطحين فقلت لو اتيت اباك فسألتيه خادما فقال الا ادلكما علی ما هو خير لكما من الخادم اذا اخذتما مضجعكما تقولان ثلاثا وثلاثين وثلاثا وثلاثين واربعا وثلاثين من تحميد وتسبيح وتكبير وفی الحديث قصة هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عون وقد روی هذا الحديث من غير وجه عن علی حدثنا محمد بن يحيى نا ازهر السمان عن ابن عون عن محمد عن عبيدة عن علی قال جاءت فاطمة الی النبی صلى الله عليه وسلم تشكو مجل يديها فامرها بالتسبيح والتكبير والتحميد **باب منه** حدثنا احمد بن منيع نا اسمٰعيل بن علية نا عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلتان لا يحصيهما رجل مسلم الا دخل الجنة الا وهما يسير ومن يعمل بهما قليل يسبح الله فی دبر كل صلوٰة عشرا ويحمده عشرا ويكبره عشرا قال فانا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقدها بيده قال فتلك خمسون ومائة باللسان والف وخمس مائة فی الميزان واذا اخذت مضجعك تسبحه وتكبره وتحمده مائة فتلك مائة باللسان والف فی الميزان فايكم يعمل فی اليوم والليلة الفی وخمسمائة سيئة قالوا فكيف لا يحصيها قال يأتی احدكم الشيطان وهو فی صلوٰته

ثابت رہنے کا امر مین اور سوال کرتا ہون ہدایت کی عزیمت کا اور سوال کرتا ہون شکر نعمت تیری کا اور اچھی عبادت تیری کا اور سوال کرتا ہون زبان سچی کا اور دل سلیم کا۔ اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اُس چیز سے کہ تو اُسکو جانتا ہے اور سوال کرتا ہون تجھسے بھلائی اُس چیز کا کہ تو اسکو جانتا ہے۔ اور بخشش مانگتا ہون تجھسے اُس چیز سے کہ تو جانتا ہے تحقیق تو ہی جاننے والا چھپی باتونکا ہے۔ کہا راوی نے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان سونیکے وقت کوئی سورہ کتاب اللہ سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اُسپر موکل کرتا ہے پھر اُسکو کوئی چیز قریب نہین ہوتی کہ اُسکو ایذا دے یہانتک کہ وہ بیدار ہو خواہ کسی وقت ہو۔ اس حدیث کو تو ہم فقط اسی طریق سے پہچانتے ہین اور ابو العلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن شخیر ہے **باب سونیکے وقت تسبیح اور تکبیر اور حمد کے بیان مین** حدیث کی ہم سے ابو الخطاب یعنی زیاد بن یحیی البصری نے کہا حدیث کی ہمسے ازہر سمان نے ابن عون سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی رض سے کہا اُسنے فاطمہ رض نے میرے پاس اپنے ہاتھون کے آبلونکا جو کہ بسبب آٹا پیسنے کے تھے شکوہ کیا مین نے کہا اگر تو اپنے باپ کے پاس جا کر اُنسے خادم کا سوال کرے (تو بہتر ہو) پس فرمایا آنحضرت نے کیا مین تم دونون کو اس سے عمدہ چیز نہ بتلاؤن جب تم دونون سونے لگو تو تینتیس ۳۳ بار اور تینتیس ۳۳ بار اور چونتیس ۳۴ بار تحمید اور تسبیح اور تکبیر کہا کرو۔ اور حدیث مین قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ابن عون سے اور کئی وجہ سے یہ حدیث علی سے مروی ہے حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے ازہر سمان نے ابن عون سے اُسنے محمد سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی رض سے کہا اُسنے فاطمہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ہاتھون کے آبلون کی شکایت کرنے کو آئی پس آپ نے اُسکو تسبیح اور تکبیر اور تحمید کا حکم کیا **باب اسی قسم سے** حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا حدیث کی ہمسے عطار بن سائب نے اپنے باپ سے اُس نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین جو کوئی مسلمان انکو شمار کریگا جنت مین داخل ہوگا خبردار اور وہ دونون آسان ہین اور عمل کرنیوالے انکے ساتھ کم ہین۔ تسبیح کرے اللہ کی ہر نماز کے بعد دس بار اور تحمید دس بار اور تکبیر دس بار کہا اُسنے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انکو اپنے ہاتھون سے شمار کرتے فرمایا آپ نے یہ ایک سو پچاس ہین ساتھ زبان کے۔ اور ترازو مین پانچسو ہین اور جب تو سونے لگے تو تسبیح کر اسکی اور تکبیر اور تحمید سو بار سو یہ ایک سو ہے ساتھ زبان کے اور ہزار ہے میزان مین۔ سو کون ہے تم مین سے کہ ایک رات اور دن مین دو ہزار اور پانچسو برائی کرے۔ کہا لوگون نے کیونکر اسکو شمار نہین کر سکتا فرمایا آپ نے تم مین ہر ایک کے پاس شیطان آتا ہے اُس حالت مین کہ وہ نماز مین ہوتا ہے

فیقول اذکر کذا اذکر کذا حتی ینفتل فلعله ان لا یفعل و یاتیه و هو فی مضجعه فلا یزال ینومه حتی ینام هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی شعبة والثوری عن عطاء بن السائب هٰذا الحدیث و روی الاعمش هٰذا الحدیث عن عطاء بن السائب مختصرا و فی الباب عن زید بن ثابت و انس و ابن عباس حدثنا محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا عثام بن علی عن الاعمش عن عطاء بن السائب عن ابیه عن عبد الله بن عمرو قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یعقد التسبیح هٰذا حدیث حسن غریب من حدیث الاعمش حدثنا محمد بن اسمٰعیل بن سمرة الاحمسی الکوفی نا اسباط بن محمد نا عمرو بن قیس الملائی عن الحکم بن عتیبة عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال معقبات لا یخیب قائلهن تسبح الله فی دبر کل صلوٰة ثلاثا و ثلاثین وتحمده ثلاثا و ثلاثین وتکبره اربعا و ثلاثین هٰذا حدیث حسن و عمرو بن قیس الملائی ثقة حافظ و روی شعبة هٰذا الحدیث عن الحکم ولم یرفعه و رواه منصور بن المعتمر عن الحکم فرفعه باب ما جاء فی الدعاء اذا انتبه من اللیل حدثنا محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمة نا الولید بن مسلم نا الاوزاعی ثنی عمیر بن هانی قال ثنی جنادة بن ابی امیة قال ثنی عبادة بن الصامت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من تعار من اللیل فقال لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیئ قدیر و سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله ثم قال رب اغفرلی او قال ثم دعا استجیب له فان عزم و توضأ ثم صلی قبلت صلوٰته هٰذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا علی بن حجر نا مسلمة بن عمرو قال کان عمیر بن هانئ یصلی کل یوم الف سجدة ویسبح مائة الف تسبیحة باب منه حدثنا اسحاق بن منصور نا النضر بن شمیل ووهب بن جریر و ابو عامر العقدی وعبد الصمد بن عبد الوارث قالوا نا هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة

پس کہتا ہی یاد کر فلان چیز اور یاد کر فلان چیز یہانتک کہ وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے شاید کہ وہ نہ کرے۔ اور سونے کے وقت بھی اُسکے پاس آتا ہے پس دیر تک اُسکو سلاتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ سو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا شعبہ اور ثوری نے عطار بن سائب سے اس حدیث کو۔ اور روایت کیا اعمش نے اس حدیث کو عطار بن سائب سے مختصرا۔ اور اس باب مین روایت ہی زید بن ثابت اور انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے حدیث کی ہمسے عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہم سے عثام بن علی نے اُسنے اعمش سے اُسنے عطار بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ عقد کرتے تھے تسبیح کا۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق اعمش سے حدیث کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن سمرہ احمسی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے اسباط بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن قیس ملائی نے حکم بن عتیبہ سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے کعب بن عجرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے معقبات ہین کہ قائل خسارہ نہین کھاتا۔ تسبیح کر اللہ کی پیچھے ہر نماز کے تینتیس۳۳ بار اور حمد کر اُسکی تینتیس بار اور تکبیر کر اُسکی چونتیس۳۴ بار یہ حدیث حسن ہے۔ اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ حافظ ہے۔ اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو حکم سے اور مرفوع نہین کیا اسکو۔ اور روایت کیا اسکو منصور بن معتمر نے حکم سے اور اُسنے اُسکو مرفوع کیا ہے **باب** اُس دعا کے بیان مین کہ جب رات کو بیدار ہو حدیث کی ہمسے محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے کہا حدیث کی مجھے عمیر بن ہانی نے کہا حدیث کی مجھے جنادہ بن ابی امیہ نے کہا حدیث کی مجھے عبادہ بن صامت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی رات کو جاگے اور کہے لا الٰہ الا اللہ الخ یعنے نہین کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے نہین کوئی شریک واسطے اُسکے واسطے اُسکے بادشاہی ہے اور واسطے اُسکے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور پاک ہی اللہ اور سب حمد واسطے اللہ کے ہی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بزرگ ہی اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت طرف نیکی کے مگر ساتھ مدد اللہ کے پھر کہے اے رب بخش مجھے یا فرمایا آپنے پھر دعا کرے تو اُسکی دعا قبول ہو جاتی ہے سو اگر اُسنے عزم کیا اور وضو کیا پھر نماز پڑھی اُسنے تو نماز اُسکی قبول ہو جاتی ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو مسلمہ بن عمرو نے کہا اُسنے عمیر بن ہانی ہر ایک دن مین ہزار سجدہ کرتا تھا اور لاکھ بار تسبیح کہتا تھا **باب** اُسی قسم سے حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل اور وہب بن جریر اور ابو عامر عقدی اور عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے

قال ثنی ربیعة بن کعب الاسلمی قال کنت ابیت عند باب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاعطیه وضوءہ فاسمعه اھوی من اللیل یقول سمع اللّٰہ لمن حمدہ واسمعه اھوی من اللیل یقول الحمد للّٰہ رب العالمین ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب منه** حدثنا عمرو بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید الھمدانی نا ابی عن عبد الملک بن عمیر عن ربعی عن حذیفة بن الیمان ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم کان اذا اراد ان ینام قال اللھم باسمك اموت واحیی واذا استیقظ قال الحمد للّٰہ الذی احیا نفسی بعد ما اماتھا والیه النشور ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء ما یقول اذا قام من اللیل الی الصلوٰۃ** حدثنا الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن ابی الزبیر عن طاؤس الیمانی عن عبد اللّٰہ بن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم کان اذا قام الی الصلوٰۃ من جوف اللیل یقول اللھم لك الحمد انت نور السمٰوات والارض ولك الحمد انت قیام السمٰوات والارض ولك الحمد انت رب السمٰوات والارض ومن فیھن انت الحق ووعدك الحق ولقاءك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللھم لك اسلمت وبك اٰمنت وعلیك توکلت والیك انبت وبك خاصمت والیك حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت الٰھی لا الٰه الا انت ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابن عباس عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم **باب منه** حدثنا عبد اللّٰہ بن عبد الرحمٰن انا محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ قال ثنی ابی ثنی ابن ابی لیلیٰ عن داؤد بن علی ھو ابن عبد اللّٰہ بن عباس عن ابیه عن جدہ ابن عباس قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول لیلة حین فرغ من صلوٰته اللھم انی اسألك رحمة من عندك تھدی بھا قلبی وتجمع بھا امری وتلم بھا شعثی وتصلح بھا غائبی وترفع بھا شاھدی وتزکی بھا عملی

الیمانی

قال ثنی

کہا حدیث کی مجھے ربیعہ بن کعب اسلمی نے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس رات گذارتا تھا سو آپکو مین پانی دیا کرتا تھا اور مین بہت دیر تک رات سے سنتا تھا کہ کہتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور بہت دیر تک رات مین سنتا تھا کہ کہتے تھے الحمد للہ رب العالمین یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے عمرو بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی سے اُسنے حذیفہ بن یمان سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ کرتے تھے تو کہتے اللھم باسمک اموت واحیی اور جب جاگتے تو کہتے الحمد للہ الذی احیا نفسی بعد ما اماتھا والیہ النشور۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ کیا کہے جب رات کو نماز کے لئے کھڑا ہو **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابی الزبیر سے اُسنے طاؤس یمانی سے اُسنے عبد اللہ بن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات سے جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو کہتے اللھم لک الحمد الخ یعنے اے اللہ واسطے تیرے حمد ہے تو نور آسمانون اور زمین کا ہے اور واسطے تیرے حمد ہے تو ہی ہے قائم کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اور واسطے تیرے حمد ہے تو ہی ہے رب آسمانون او زمین کا اور جو کچھ انمین ہے۔ تو حق ہے اور وعدہ تیرا حق ہے اور دیدار تیرا حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے اے اللہ واسطے تیرے مسلمان ہوا ہون اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین۔ اور تجھپر توکل کیا مین نے اور طرف تیرے رجوع ہوا مین اور ساتھ مدد تیری کے جھگڑتا ہون اور تیری طرف محاکمہ کرتا ہون سو بخشدے میرے وہ گناہ جو مین نے پہلے کئے ہین اور جو پیچھے کئے ہین اور جو پوشیدہ کئے ہین اور جو ظاہر کئے ہین تو میرا معبود ہی نہین کوئی معبود سوائے تیرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے ابن ابی لیلیٰ نے داؤد بن علی سے جو ابن عبد اللہ بن عباس ہے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا ابن عباس سے کہا اُس نے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ایک رات مین جبکہ نماز سے فارغ ہوتے اللھم انی اسألک الخ یعنے اے اللہ مین تیری رحمت کا تجھسے سوال کرتا ہون اور اُسکے ساتھ میرے دل کو ہدایت کر اور میرے امر کو جمع کر اور میری پراگندگی کو اکٹھا کر اور اُسکے ساتھ میرے غائب کی صلاحیت کر اور اُسکے ساتھ میرے شاہد کو بلند کر اور میرے عمل کو پاک کر۔

لہ یعنے وضو کرنیکے لئے پانی آنحضرت کو دیا کرتا تھا اور کبھی رات مین بہت دیر تک سمع اللہ لمن حمدہ کہتے رہتے یعنے سنتا ہے اللہ واسطے اُسکے جو اُسکی حمد کرے اور کبھی بہت دیر تک الحمد للہ رب العالمین کہتے رہتے یعنے جونسا کلمہ شروع کرتے اُسکو بار بار بہت دیر تک کہتے رہتے ۱۲

وتلهمنى بها رشدى وترد بها الفتى وتعصمنى بها من كل سوء اللهم اعطنى ايمانا ويقينا ليس بعده كفر ورحمة انال بها شرف كرامتك فى الدنيا والاخرة اللهم انى سألك الفوز فى القضاء ونزل الشهداء وعيش السعداء والنصر على الاعداء اللهم انى نزل بك حاجتى و ان قصر رائى وضعف عملى افتقرت الى رحمتك فاسئلك ياقاضى الامور وياشافى الصدور كما تجير بين البحور ان تجيرنى من عذاب السعير ومن دعوة الثبور ومن فتنة القبور اللهم ما قصر عنه رأى ولم تبلغه نيتى ولم تبلغه مسئلتى من خير وعدته احدا من خلقك او خير انت معطيه احدا من عبادك فانى ارغب اليك فيه واسألكه برحمتك رب العالمين اللهم ذا الحبل الشديد الامر الرشيد اسألك الامن يوم الوعيد والجنة يوم الخلود مع المقربين الشهود الركع السجود الموفين بالعهود انك رحيم ودود وانك تفعل ماتريد اللهم اجعلنا هادين مهتدين غير ضالين ولا مضلين سلما لاوليائك وعدوا لاعدائك نحب بحبك من احبك ونعادى بعداوتك من خالفك اللهم هذا الدعاء وعليك الاجابة وهذا الجهد وعليك التكلان اللهم اجعل لى نورا فى قلبى و نورا فى قبرى ونورا من بين يدى ونورا من خلفى ونورا عن يمينى ونورا عن شمالى ونورا من فوقى ونورا من تحتى ونورا فى سمعى ونورا فى بصرى و نورا فى شعرى ونورا فى بشرى ونورا فى لحمى ونورا فى دمى ونورا فى عظامى اللهم اعظم لى نورا واعطنى نورا واجعل لى نورا سبحان الذى تعطف العز وقال به سبحان الذى لبس المجد وتكرم به سبحان الذى لا ينبغى التسبيح الا له سبحان ذى الفضل والنعم سبحان ذى المجد والكرم سبحان ذى الجلال والاكرام هذا حديث غريب لا نعرفه مثل هذا من حديث ابن ابى ليلى الا من هذا الوجه و قد روى شعبة و سفيان الثورى عن سلمة بن كهيل عن كريب عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم بعض هذا الحديث ولم يذكره بطوله

باب ماجاء فى الدعاء عند افتتاح الصلوٰة بالليل حدثنا يحيىٰ بن موسىٰ

اور میری ہدایت مجھے سکھلا دے اور میری الفت کو ردکر اور ہر برائی سے مجھے نگاہ رکھ - اے اللہ مجھے ایسا ایمان اور یقین دے کہ بعد اسکے کفر نہ ہو اور رحمت کہ اُسکے ساتھ تیری بخشش کی شرافت دنیا اور آخرت مین حاصل کرون - اے اللہ مین تجھسے سوال کرتاہون قضا مین پہونچنے کا اور حاضر ہونے والونکی مہمانی کا اور نیکون کے عیش کا اور دشمنون پر مدد کا اے اللہ مین اپنی حاجت تیرے آگے پیش کرتاہون اگرچہ میری رائے ناقص ہے اور میرا عمل ضعیف ہے تو بھی مین تیری رحمت کا محتاج ہون مین سوال کرتاہون تجھسے اے فیصلہ کرنیوالے کامون کے اور شفا دینے والے سینون کے جیسا کہ تو درمیان دریاؤن کے فصل رکھتاہے ایسا ہی مجھے عذاب دوزخ سے پناہ دے اور دعا ہلاک کرنے والی سے اور قبرون کے فتنون سے اے اللہ جس سے میری فکر قصور کرے اور اُسکو میری نیت نہ پہونچے اور جس نیکی کو میرا سوال نہ پہونچے جس کا تو نے اپنی خلقت سے کسی سے وعدہ کیا ہے یا وہ جو تو اپنے بندون سے کسی کو دینے والا ہے مین تیری طرف اُسکی رغبت کرنیوالا ہون اور سوال کرتاہون تجھسے اسکی نیکی کا ساتھ رحمت تیری کے اے رب جہانیون کے - اے اللہ صاحب رسی[ع] مضبوط کے اور امر رشید کے سوال کرتاہون تجھسے امن کا دن قیامت کے اور جنت کا دن خلود کے ساتھ ان مقربین کے جو رکوع سجود مین حاضر ہونیوالے ہین عہدون کو پورا کرنیوالے ہین توہی ہے رحمت کرنیوالا مہربان توہی کرسکتاہی جو ارادہ کرتاہے - اے اللہ کر ہمکو ہادی ہدایت پانیوالے نہ گمراہ اور نہ گمراہ کرنیوالے صلح کرنیوالے واسطے تیرے دوستون کے اور دشمنی کرنیوالے واسطے تیرے دشمنون کے دوست رکھتے ہین ساتھ محبت تیری کے اُسکو جو تجھے دوست رکھتاہے - اور دشمنی کرتے ہین ساتھ عداوت تیری کے اُسکو جو تیری مخالفت کرے - اے اللہ یہ دعا ہے اور تیرے ذمے قبول کرناہی - اور یہ کوشش ہے اور تجھپر توکل ہے - اے اللہ کر میرے لئے نور میرے دل مین اور نور میری قبر مین اور آگے میری نور اور پیچھے میرے نور اور میرے داہنی طرف نور اور میرے بائین طرف نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور میرے کانون مین نور اور میری آنکھون مین نور اور میرے بالون مین نور اور میرے چمڑے مین نور اور میرے گوشت مین نور اور میرے خون مین نور اور میری ہڈیون مین نور اے اللہ میرے لئے بہت نور کر اور مجھے نور دے اور کر میرے لئے نور پاک ہی وہ ذات جس نے چادر پہنی ہی عزت کی اور قائل ہوا ہے ساتھ اُسکے - پاک ہی وہ ذات جس نے پہنا ہے شرافت کو اور بزرگ ہوا ہی ساتھ اُسکے - پاک ہی وہ ذات کہ نہین لائق تسبیح مگر واسطے اُسکے پاک ہی صاحب فضل و نعمت کا پاک ہی صاحب عزت اور بخشش کا پاک ہی صاحب بزرگی اور اکرام کا - یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مثل اُسکے طریق ابن ابی لیلیٰ سے مگر اسی طریق سے اور روایت کیا اسکو شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے کریب سے اسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض اس حدیث کا اور بطولہ اُسکو ذکر نہین کیا

باب اس دعا کے بیان مین جو رات کو نماز شروع کرنیکے وقت پڑھی جاتی ہے حدیث کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ

ع قولہ رسی مضبوط اس سے مراد قرآن یا دین ہے اور مضبوطی سے مراد ثبات اور استقامت ہے ۱۲ مجمع بحار الانوار

وغیر واحد قالوا انا عمر بن یونس نا عکرمة بن عمار نا یحیی بن ابی کثیر قال ثنی ابو سلمة قال سألت عائشة بای شئ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلوته اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل فتتح صلوته فقال اللھم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادة انت تحکم بین عبادك فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنك انك علی صراط مستقیم ھذا حدیث حسن غریب باب منہ حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا یوسف بن الماجشون اخبرنی ابی عن عبد الرحمن الاعرج عن عبید اللہ بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام فی الصلوة قال وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریك لہ وبذلك امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملك لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدك ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت اٰمنت بك تبارکت وتعالیت استغفرك واتوب الیك فاذا رکع قال اللھم لك رکعت وبك اٰمنت ولك اسلمت خشع لك سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی فاذا رفع رأسہ قال اللھم ربنا لك الحمد ملأ السموات والارضین وما بینھما وملأ ما شئت من شئ فاذا سجد قال اللھم لك سجدت وبك اٰمنت ولك اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ فصورہ وشق سمعہ وبصرہ فتبارك اللہ احسن الخالقین ثم یکون اٰخر ما یقول بین التشھد والسلام اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا الحسن بن علی الخلال نا ابو الولید الطیالسی

اول

اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عمر بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے کہا حدیث کی مجھے ابو سلمہ نے کہا اُسنے حضرت عائشہؓ سے سوال ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے جبکہ رات کو کھڑے ہوتے کہا اُسنے آنحضرت جب رات کو کھڑے ہوتے تھے تو نماز اپنی کو شروع کرتے تھے اور کہتے تھے اے اللہ رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے جاننے والے غیب اور ظاہر کے تو ہی حکم کریگا درمیان اپنے بندون کے اس چیز مین کہ تھے وہ اختلاف کرتے ۔ ہدایت کر مجھے اُسکی جسمین اختلاف کیا گیا ہی حق سے ساتھ اذن اپنے کے تو ہی رستے سیدھے پر ہی ۔ یہ حدیث غریب ہی باب اُسی قسم سے حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یوسف بن ماجشون نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے عبد الرحمن اعرج سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے علی بن ابی طالبؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین کھڑے ہوتے تو کہتے وجہت وجہی الخ یعنی توجہ کیا مین نے منھ اپنا ایک طرف ہو کر واسطے اُس ذات کے جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اور نہین ہون مشرکون سے تحقیق نماز میری اور قربانی اور زندگانی اور مرنا واسطے اللہ کے ہی جو رب ہے جہانیون کا نہین کوئی شریک واسطے اُسکے اور ساتھ اُسی کے حکم ہوا ہی مجھے اور مین مسلمانون سے ہون ۔ اے اللہ تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود سوائے تیرے تو میرا رب ہی اور مین تیرا بندہ ہون مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہی اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہون سو تو میرے تمام گناہ بخشدے اسلیے کہ سوائے تیرے کوئی گناہ نہین بخشتا ۔ اور مجھے اچھے اخلاق کا رستہ دکھلا سوائے تیرے کوئی بہتر راستہ نہین دکھلا سکتا مجھسے اُسکی بُرائی دور کر سوائے تیرے کوئی مجھسے بُرائی دور نہین کرتا مین تیرے ساتھ ایمان لایا ہون تو برکت والا ہی اور بلند ہی مین تجھسے بخشش مانگتا ہون اور تیری طرف رجوع ہوتا ہون ۔ اور جب آنحضرت رکوع کرتے تو کہتے اللھم لک الخ یعنی اے اللہ واسطے تیرے رکوع کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا ہون اور واسطے تیرے مسلمان ہوا ہون خشوع کیا ہی واسطے تیرے میرے کانون اور آنکھون اور مغز اور ہڈیون اور پٹھون نے ۔ اور جب سر اُٹھاتے تو کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ رب ہمارے واسطے تیرے ہی حمد برابر آسمانون اور زمینون کے اور اُسکے جو درمیان ان دونون کے ہی اور برابر کسکے جو تیری مرضی ہی اور جب سجدہ کرتے تو کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ واسطے تیرے سجدہ کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا ہون اور واسطے تیرے مسلمان ہوا ہون سجدہ کیا ہی میرے منھ نے اُسکے واسطے جسنے اُسکو پیدا کیا ہی اور اچھی صورت بنائی ہی اور اُسکے کانون اور آنکھون کو پھاڑا ہی سو برکت والا ہی اللہ بہتر پیدا کرنیوالونکا ۔ پھر سب سے آخر درمیان تشہد اور سلام کے کہتے اللھم اغفرلی الخ یعنی اے اللہ بخش واسطے میرے اُس چیز کو جو مین نے پہلے کی ہی اور جو پیچھے کی ہی اور پوشیدہ کی ہی اور ظاہر کی ہی اور جس چیز کو کہ تو مجھسے بہتر جانتا ہی تو ہی پہلے ہی اور تو ہی پیچھے ہی نہین ہی کوئی معبود سوائے تیرے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الولید طیالسی نے

ناعبد العزيز بن ابی سلمة ويوسف بن الماجشون قال عبد العزيز ثنی عمی وقال يوسف اخبرنی ابی قال ثنی الاعرج عن عبيد الله بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان اذا قام الی الصلوة قال وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلاتی ونسكی ومحيای ومماتی لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربی وانا عبدك ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنبی جميعا انه لا يغفر الذنوب الا انت واهدنی لاحسن الاخلاق لا يهدی لاحسنها الا انت واصرف عنی سيئها لا يصرف عنی سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله فی يديك والشر ليس اليك انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك فاذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعی وبصری وعظامی وعصبی واذا رفع قال اللهم ربنا لك الحمد ملأ السماء وملأ الارض وملأ ما بينهما وملأ ما شئت من شیء بعد فاذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت سجد وجهی للذی خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين ثم يقول من اخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت هذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسن بن علی الخلال نا سليمان بن داؤد الهاشمی نا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن موسی بن عقبة عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن الاعرج عن عبيد الله بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب عن رسول الله صلی الله عليه وسلم انه كان اذا قام الی الصلوة المكتوبة رفع يديه حذو منكبيه

اول ن

فصوره ن

کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ اور یوسف بن ماجشون نے کہا عبد العزیز نے حدیث کی مجھے میرے چچا نے اور کہا یوسف نے خبر دی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے اعرج نے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے علی بن ابی طالبؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کیطرف کھڑے ہوتے تو کہتے وجہت وجہی الخ یعنی توجہ کیا مین نے مُنھ اپنا ایک طرف ہو کر واسطے اُسکے جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اور نہین ہون مین مشرکون سے۔ تحقیق نماز میری اور قربانی اور زندگی اور مرنا واسطے اللہ کے ہے جو رب ہے جہانیون کا۔ نہین کوئی شریک واسطے اُسکے اور ساتھ اُسی کے حکم ہوا ہے مجھے اور مین مسلمانون سے ہون۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے نہین کوئی معبود سوائے تیرے تو رب میرا ہے اور مین تیرا بندہ ہون مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہون سو تو میرے تمام گناہ بخش دے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہ نہین بخشتا اور مجھے اچھے اخلاق کا راستہ دکھلا سوائے تیرے کوئی اچھے اخلاق کا راستہ نہین دکھلا سکتا اور مجھ سے بُرے اخلاق دور کر سوائے تیرے مجھسے کوئی بُرے اخلاق دور نہین کر سکتا۔ حاضر ہوا ہون تیری خدمت مین اور ہمیشہ تیرے دین کی مدد کرتا ہون اور تمام خیر تیری قدرت مین ہے اور بُرائی تیری طرف منسوب نہین ہوتی مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اور طرف تیرے متوجہ ہوتا ہون تو برکت والا ہے اور بلند مین تجھ سے بخشش مانگتا ہون اور طرف تیرے رجوع ہوتا ہون۔ اور جب رکوع کرتے تو کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ واسطے تیرے رکوع کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا اور واسطے تیرے مسلمان ہوا مین۔ خشوع کیا واسطے تیرے میرے کانون اور آنکھون اور ہڈیون اور پٹھون نے اور جب اُٹھاتے سر مبارک کو تو کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ رب ہمارے واسطے تیرے حمد ہے برابر آسمانون کے اور برابر زمین کے اور برابر اُسکے جو درمیان اُنکے ہے اور برابر اُسکے جو بعد اُسکے تو چاہتا ہے۔ اور جب سجدہ کرتے تو کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ واسطے تیرے سجدہ کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور واسطے تیرے مسلمان ہوا مین۔ سجدہ کیا مُنھ میرے نے واسطے اُسکے جسنے اُسکو پیدا کیا اور صورت بنائی اور اُسکے کانون اور آنکھ کو پھاڑا۔ برکت والا ہے اللہ اچھا پیدا کرنیوالون کا پھر سب سے آخر درمیان تشہد اور سلام کے کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ بخش واسطے میرے ان گناہون کو جو مین نے پہلے کیئے ہین اور جو پیچھے اور جو پوشیدہ اور ظاہر اور جو اسراف کیا ہے اور اُس چیز کو کہ جسکو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر نہین کوئی معبود سوائے تیرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن داؤد ہاشمی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے عبد اللہ بن فضل سے اُسنے عبد الرحمن اعرج سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُس نے علیؓ بن ابی طالب سے اُسنے رسول اللہ صلعم سے کہ جب آپ نماز فرض کی طرف کھڑے ہوتے تو کاندھون کے برابر ہاتھونکو اُٹھاتے

ويصنع ذلك اذا قضى قرأته واراد ان يركع ويصنعه اذا رفع رأسه من الركوع ولا يرفع يديه فی شئ من صلوته وهو قاعد فاذا قام من سجدتين رفع يديه كذالك فكبر ويقول حين يفتتح الصلوة بعد التكبير وجهت وجهى للذى فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلوتى ونسكى ومحياى ومماتى لله رب العالمين لاشريك له وبذالك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت سبحانك انت ربى وانا عبدك ظلمت نفسى واعترفت بذنبى فاغفرلى ذنبى جميعا انه لا يغفر الذنوب الا انت واهدنى لاحسن الاخلاق لا يهدى لاحسنها الا انت واصرف عنى سيئها لا يصرف عنى سيئها الا انت لبيك وسعديك وانا بك واليك لا منجا منك ولا ملجأ الا اليك استغفرك واتوب اليك ثم يقرأ فاذا ركع كان كلامه فی ركوعه ان يقول اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت وانت ربى خشع سمعى وبصرى ومخى وعظمى لله رب العالمين فاذا رفع رأسه من الركوع قال سمع الله لمن حمده ثم يتبعها اللهم ربنا لك الحمد ملأ السموات والارض وملأ ما شئت من شئ بعد فاذا سجد قال فی سجوده اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت وانت ربى سجد وجهى للذى خلقه وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين ويقول عند انصرافه من الصلوة اللهم اغفرلى ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وانت الهى لا اله الا انت هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند الشافعى وبعض اصحابنا وقال بعض اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم يقول هذا فی صلوة التطوع ولا يقوله فی المكتوبة سمعت ابا اسمعيل يعنى الترمذى يقول سمعت سليمان بن داؤد الهاشمى يقول وذكر هذا الحديث فقال هذا عندنا مثل حديث

اور کرتے یہ اُسوقت کہ جب قرارت ختم کرتے اور رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور کرتے اُسوقت کہ جب رکوع سے سر مبارک اُٹھاتے اور بیٹھنے کی حالت مین نماز کے کسی رکن مین رفع یدین نہ کرتے ۔ اور جب دو رکعتون سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے اور بعد تکبیر کے جب نماز شروع کرتے تو کہتے وجہت وجہی الخ یعنے توجہ کیا مین نے مُنھ اپنا یکطرف ہو کر واسطے اُسکے جس نے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اور مین مشرکون سے نہین ہون تحقیق میری نماز اور قربانی اور زندگی اور مرنا واسطے اللہ کے ہے جو رب ہے جہانون کا ۔ نہین کوئی شریک واسطے اُسکے اور ساتھ اُسی کے مجھے حکم ہوا ہے اور مین مسلمانون سے ہون ۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہین ہے تو پاک ہے تو میرا رب ہے اور مین تیرا بندہ ہون ۔ مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور مین اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہون سو تو میرے تمام گناہ بخشدے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہ نہین بخشتا اور مجھے اچھے اخلاق کا راستہ دکھلا سوائے تیرے کوئی اچھے اخلاق کا راستہ نہین دکھلا سکتا اور مجھسے بُرے اخلاق دور کر سوائے تیرے مجھسے کوئی بُرے اخلاق دور نہین کر سکتا مین تیری خدمت مین حاضر ہون اور ہمیشہ تیرے دین کی مدد کرتا ہون اور مین تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہون اور طرف تیرے متوجہ ہوتا ہون نہین خلاصی تجھسے اور نہین بھاگنا مگر طرف تیرے مین تجھسے بخشش مانگتا ہون اور طرف تیرے رجوع ہوتا ہون پھر آنحضرت قرارت پڑھتے اور جب رکوع کرتے تو آپکا رکوع مین یہ کلام ہوتا تھا اللهم لک الخ یعنے اے اللہ واسطے تیرے رکوع کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا ہون اور واسطے تیرے مسلمان ہوا ہون اور تو میرا رب ہے خشوع کیا میرے کانون اور آنکھون اور مغز اور ہڈیون نے واسطے اللہ کے جو رب ہے جہانون کا اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو کہتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر اُسکے بعد یہ کہتے اللہم الخ یعنے اے اللہ واسطے تیرے حمد ہے برابر آسمانون اور زمین کے اور برابر اُسکے جو تو چاہتا ہے کسی چیز سے بعد اُسکے اور جب سجدہ کرتے تو سجدہ مین کہتے اللہم لک الخ یعنے اے اللہ واسطے تیرے سجدہ کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور واسطے تیرے مسلمان ہوا مین اور تو میرا رب ہے سجدہ کیا مُنھ میرے نے واسطے اُسکے جس نے اُسکو پیدا کیا ہے اور اُسکے کانون اور آنکھون کو پھاڑا ہے برکت والا ہے اللہ جو بہتر ہے پیدا کرنے والون کا اور نماز سے فارغ ہونے کے وقت یہ کہتے اللہم الخ یعنے اے اللہ بخشدے گناہ میرے پہلے اور پچھلے اور جو مین نے پوشیدہ کئے ہین اور ظاہر اور تو میرا اللہ ہے نہین کوئی معبود سوائے تیرے یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ امام شافعی اور بعض ہمارے اصحاب کے نزدیک عمل اُسی پر ہے اور کہا بعض اہل علم نے کوفیون وغیرہ سے یہ نماز نفلی مین ہے اور فرضون مین نہ کہے سنا مین نے ابا اسمعیل یعنے ترمذی سے کہ کہتا سنا مین نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہ کہتا اور ذکر کیا اُس نے اس حدیث کو پس کہا اُس نے یہ ہمارے نزدیک مثل حدیث۔

الزهری عن سالم عن ابیه **باب ما جاء ما یقول فی سجود القرآن** حدثنا قتیبة نا محمد بن یزید بن خنیس نا الحسن بن محمد بن عبید الله بن ابی یزید قال قال لی ابن جریج اخبرنی عبید الله بن ابی یزید عن ابن عباس قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله رأیتنی اللیلة وانا نائم کانی اصلی خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودی فسمعتها وهی تقول اللهم اکتب لی بها عندك اجرا وضع عنی بها وزرا واجعلها لی عندك ذخرا وتقبلها منی کما تقبلتها من عبدك داؤد قال ابن جریج قال لی جدك قال ابن عباس فقرأ النبی صلی الله علیه وسلم سجدة ثم سجد قال ابن عباس فسمعته وهو یقول مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وفی الباب عن ابی سعید حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفی نا خالد الحذاء عن ابی العالیة عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجهی للذی خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته هذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء ما یقول اذا خرج من بیته** حدثنا سعید بن یحیی بن سعید الاموی نا ابی نا ابن جریج عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال یعنی اذا خرج من بیته بسم الله توکلت علی الله لا حول ولا قوة الا بالله یقال له کفیت ووقیت وتنحی عنه الشیطان هذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب منه** حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن منصور عن عامر الشعبی عن ام سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا خرج من بیته قال بسم الله توکلت علی الله اللهم انا نعوذ بك من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجهل او یجهل علینا هذا حدیث

زہری کے ہے جو مروی ہے بواسطہ سالم کے اُسکے باپ سے **باب** اس بیان میں کہ سجود قرآن میں کیا کہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یزید بن خنیس نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید نے کہا اُسنے کہا مجھے ابن جریج نے خبر دی مجھے عبید اللہ بن ابی یزید نے ابن عباس سے کہا اُس نے ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو کہا اُس نے یا رسول اللہ مین نے آج کی رات اپنے آپ کو دیکھا ہے اس حالت مین کہ مین سویا ہوا تھا کہ ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہون پس مین نے سجدہ کیا اور درخت نے میرے سجدے سے سجدہ کیا پھر مین نے سُنا اُس سے کہ یہ کہتا تھا اللھم اکتب الخ یعنے اے اللہ میرے واسطے اپنے پاس اُس کے بدلے ثواب لکھ اور اُس کے بدلے گناہ مجھسے دور کر اور اُس کو میرے واسطے اپنے پاس ذخیرہ بنا اور اُسکو مجھ سے قبول کر جیساکہ تو نے اُسکو اپنے بندے داؤد سے قبول کیا ہے کہا ابن جریج نے کہا مجھے تیرے دادا نے کہ کہا ابن عباس نے پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا کہا ابن عباس نے پھر سنا مین نے آپ سے اس حالت مین کہ کہتے تھے مثل اُسکے کہ خبر دی آپ کو اُس مرد نے قول درخت سے ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اُسی طریق سے اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہم سے خالد حذار نے ابی العالیہ سے اُس نے عائشہ رضی سے کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات مین قرآن کے سجود مین یہ کہتے تھے سجد وجہی الخ یعنے سجدہ کیا منھ میرے نے واسطے اُسکے جس نے اُسکو پیدا کیا ہے اور اُسکے کان اور آنکھ کو پھاڑا ہے ساتھ حول اور قوت اپنی کے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ کیا کہے جب اپنے گھر سے نکلے حدیث کی ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن جریج نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُس نے انس رض بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے کہا جبکہ اپنے گھر سے نکلا بسم اللہ الخ یعنے شروع کیا مین نے ساتھ نام اللہ کے توکل کیا مین نے اللہ پر نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت نیکی کی مگر ساتھ مدد اللہ کے ۔ تو اُسکو فرشتہ کہتا ہے کفایت ہوگئی تجھے اور بچایا گیا تو اور شیطان اُس سے دور ہو جاتا ہے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اُسی طریق سے **باب** اُسی قسم سے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے منصور سے اُس نے عامر شعبی سے اُس نے ام سلمہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو کہتے بسم اللہ الخ یعنے شروع کیا مین نے ساتھ نام اللہ کے توکل کیا مین نے اللہ پر اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ تیرے اُس سے کہ پھسلین یا گمراہ ہون یا ظلم کرین یا ظلم کئے جائین یا جہالت کرین یا ہم پر جہالت کیجائے ۔ یہ حدیث

حسن صحیح **باب** مایقول اذا دخل السوق **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن ھارون قال نا ازھر بن سنان نا محمد بن واسع قال قدمت مکۃ فلقینی اخی سالم بن عبد اللہ بن عمر فحدثنی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل السوق فقال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر کتب اللہ لہ الف الف حسنۃ ومحی عنہ الف الف سیئۃ ورفع لہ الف الف درجۃ ھٰذا حدیث غریب وقد رواہ عمرو بن دینار قھرمان آل الزبیر عن سالم بن عبد اللہ ھٰذا الحدیث نحوہ **حدثنا** بذلک احمد بن عبدۃ الضبی نا حماد بن زید والمعتمر بن سلیمان قالا نا عمرو بن دینار وھو قھرمان آل الزبیر عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال فی السوق لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر کتب اللہ لہ الف الف حسنۃ ومحی عنہ الف الف سیئۃ وبنی لہ بیتا فی الجنۃ **باب** ماجاء مایقول العبد اذا مرض **حدثنا** سفیان بن وکیع نا اسمٰعیل بن محمد بن جحادۃ نا عبد الجبار بن عباس عن ابی اسحاق عن الاغر ابی مسلم قال اشھد علی ابی سعید وابی ھریرۃ انھما شھدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ واللہ اکبر صدقہ ربہ وقال لا الہ الا انا وانا اکبر واذا قال لا الہ الا اللہ وحدہ قال یقول اللہ لا الہ الا انا وانا وحدی واذا قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ قال اللہ لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی واذا قال لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد قال اللہ لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال اللہ لا الہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی وکان یقول من قالھا فی مرضہ ثم مات لم تطعمہ النار ھٰذا حدیث حسن

قال لہ

صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے جبکہ بازار میں داخل ہو حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے ازہر بن سنان نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن واسع نے کہا اُس نے میں مکہ میں آیا اور مجھے میرا بھائی سالم بن عبد اللہ بن عمر ملا سو اُسنے حدیث کی اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہوا اور کہا اُس نے لا آلہ الا اللہ وحدہ الخ یعنے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک واسطے اُسکے واسطے اُسکے بادشاہی ہے اور واسطے اُسکے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مرتا اُسکے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے ایک لاکھ نیکی لکھتا ہے اور ایک لاکھ بُرائی اُس سے دور کرتا ہے اور ایک لاکھ درجہ اُسکا بلند کرتا ہے ۔ یہ حدیث غریب ہے ۔ اور روایت کیا اُسکو عمرو بن دینار نے جو وکیل آل زبیر کا ہے سالم بن عبد اللہ سے اس حدیث کو مثل اُسکے حدیث کی ہم سے ساتھ اُسکے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید اور معتمر بن سلیمان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور یہ وکیل آل زبیر کا ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے بازار[1] میں کہا لا آلہ الا اللہ الخ یعنی نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک واسطے اُسکے واسطے اُسکے بادشاہی ہے اور واسطے اُسکے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اُسکے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے ایک لاکھ نیکی لکھتا ہے اور ایک لاکھ بُرائی اُس سے دور کرتا ہے اور جنت میں اُسکے لئے گھر تیار کرتا ہے **باب** کیا کہے بندہ جب بیمار ہو حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن محمد بن جحادہ[2] نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الجبار بن عباس نے ابی اسحاق سے اُس نے اغر ابی مسلم سے کہا اُس نے میں گواہی دیتا ہوں ابی سعید اور ابی ہریرہ کی کہ ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شہادت دی کہ فرمایا آپ نے جس نے کہا لا آلہ الا اللہ واللہ اکبر تو رب اُسکا اُسکی تصدیق کرتا ہے اور کہتا ہے لا آلہ الا انا وانا اکبر اور جب کہتا ہے لا آلہ الا اللہ وحدہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کہتا ہے لا آلہ الا انا وانا وحدی اور جب کہتا ہے لا آلہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ فرماتا ہے اللہ لا آلہ الا انا وحدی لا شریک لی اور جب کہتا ہے لا آلہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد فرماتا ہے اللہ لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فرماتا ہے اللہ لا آلہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی اور آنحضرت فرماتے تھے جو کوئی اُسکو اپنی بیماری میں کہے پھر مرجائے تو اُسکو آگ نہیں کھاتی ۔ یہ حدیث حسن ہے

[1] بازار کی وجہ خصوصیت کی یہ ہے کہ یہ مکان غفلت کا ہے اور لایعنے باتیں وہاں کثرت سے ہوتی ہیں پس اس ذکر سے پروردگار ثواب عطا فرماتا ہے اور شیطانی لشکر کے وسوسے سے محفوظ رکھتا ہے ۱۲ [2] بضم جیم وخفت حار مہملہ ۱۲

وقد رواہ شعبة عن ابی اسحاق عن الاغرابی مسلم عن ابی ھریرۃ وابی سعید نحو ھذا الحدیث بمعناہ ولم یرفعہ شعبة حدثنا بذلک محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر عن شعبة بھذا **باب** ماجاء مایقول اذا رأی مبتلی **حدثنا** محمد بن عبد اللہ بن بزیع قال نا عبد الوارث بن سعید عن عمرو بن دینار مولی آل الزبیر عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر عن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رأی صاحب بلاء فقال الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا الاعوفی من ذلک البلاء کائنا ما کان ما عاش ھذا حدیث غریب وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعمرو بن دینار قھرمان آل الزبیر ھو شیخ بصری ولیس ھو بالقوی فی الحدیث وقد تفرد باحادیث عن سالم بن عبد اللہ بن عمر وقد روی عن ابی جعفر محمد بن علی انہ قال اذا رأی صاحب بلاء یتعوذ یقول ذلک فی نفسہ ولا یسمع صاحب البلاء **حدثنا** ابو جعفر السمنانی وغیر واحد قالوا نا مطرف بن عبد اللہ المدینی نا عبد اللہ بن عمر العمری عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأی مبتلی فقال الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا لم یصبہ ذلک البلاء ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **باب** مایقول اذا قام من مجلسہ **حدثنا** ابو عبیدۃ بن ابی السفر الکوفی واسمہ احمد بن عبد اللہ الھمدانی نا الحجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی موسی بن عقبة عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس فی مجلس فکثر فیہ لغطہ فقال قبل ان یقوم من مجلسہ ذلک سبحٰنک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک الا غفر لہ ما کان فی مجلسہ ذلک وفی الباب عن ابی برزۃ وعائشة ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ لانعرفہ من حدیث سھیل

اور روایت کیا اُسکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُس نے اغرابی مسلم سے اُسنے ابی ہریرہؓ اور ابی سعیدؓ سے مثل اس حدیث کے بالمعنی اور شعبہ نے اُسکو مرفوع نہین کیا حدیث کی ہم سے ساتھ اُسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے ساتھ اسکے **باب** اُس بیان مین کہ کیا کہے جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوارث بن سعید نے عمرو بن دینار سے جو خدمتگار آل زبیر کا ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُس نے ابن عمر سے اُسنے عمر سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی مصیبت زدہ کو دیکھے اور کہے الحمد للہ الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے جس نے مجھے عافیت دی ہے اس چیز سے کہ جس سے تجھکو اُسنے آزمایا ہے اور مجھے اُس نے اپنی بہت پیدایش پر فضیلت دی ہے تو وہ اس مصیبت سے جب تک زندہ رہے عافیت مین رہتا ہے یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ سے اور عمرو بن دینار خدمتگار آل زبیر کا ہے یہ شیخ بصرہ کا ہی اور یہ حدیث مین قوی نہین ہے۔ اور یہ متفرد ہوا ہے ساتھ کئی احادیث کے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اور محمد بن علی نے ابی جعفر سے روایت کی ہے کہ کہا اُسنے جب کوئی کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو پناہ مانگے اپنے دل مین کہے یعنے دل مین پناہ مانگے اور مصیبت زدہ کو نہ سنائے حدیث کی ہمسے ابو جعفر سمنانی اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے مطرف بن عبد اللہ مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عمر عمری نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی دیکھے کسی مصیبت زدہ کو اور کہے الحمد للہ الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے ہے جس نے مجھے عافیت دی ہی اُس چیز سے کہ جس سے تجھکو اُسنے آزمایا ہے اور مجھے اُسنے اپنی بہت پیدایش پر فضیلت دی ہے تو اُسکو وہ مصیبت نہین پہونچتی۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے **باب** اس بیان مین کہ کیا کہے جب مجلس سے کھڑا ہو حدیث کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر کوفی نے اور نام اسکا احمد بن عبد اللہ ہمدانی ہے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے کہا اُسنے کہا ابن جریج نے خبر دی مجھے موسیٰ بن عقبہ نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی مجلس مین بیٹھا اور اُسنے اُسمین لغویات بہت کہے پھر اپنی مجلس سے کھڑے ہونے سے پہلے اُسنے یہ کہا سبحانک اللھم الخ یعنے پاک ہے تو اے اللہ اور ساتھ حمد تیری کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوا تیرے مین تجھسے بخشش مانگتا ہون اور طرف تیرے رجوع ہوتا ہون تو اُسکے لئے بخشش ہو جاتی ہی اُسکی جو اُسنے اُس مجلس مین کیا ہو اور اس باب مین روایت ہی ابی بردہ اور عائشہؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہے اس طریق سے نہین پہچانتے ہم اُسکو حدیث سہیل سے

الا من هٰذا الوجه حدثنا نصر بن عبدالرحمٰن الكوفى نا المحاربى عن مالك بن مغول عن محمد بن سوقة عن نافع عن ابن عمر قال كان تعد لرسول الله صلى الله عليه وسلم فى المجلس الواحد مائة مرة من قبل ان يقوم رب اغفرلى وتب على انك انت التواب الغفور هٰذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما يقول عند الكرب حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام قال ثنى ابى عن قتادة عن ابى العالية عن ابن عباس ان نبى الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو عند الكرب لا اله الا الله الحليم الحكيم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات والارض ورب العرش الكريم حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابى عدى عن هشام عن قتادة عن ابى العالية عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله وفى الباب عن على هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو سلمة يحيى بن المغيرة المخزومى المدينى وغير واحد قالوا نا ابن ابى فديك عن ابراهيم بن الفضل عن المقبرى عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا اهمه الامر رفع رأسه الى السماء فقال سبحان الله العظيم واذا اجتهد فى الدعاء قال يا حي يا قيوم هٰذا حديث غريب **باب** ما جاء ما يقول اذا نزل منزلا حدثنا قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابى حبيب عن الحارث بن يعقوب عن يعقوب بن عبدالله الاشج عن بسر بن سعيد عن سعد بن ابى وقاص عن خولة بنت الحكيم السلمية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من نزل منزلا ثم قال اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شئ حتى يرتحل من منزله ذلك هٰذا حديث حسن غريب صحيح وروى مالك بن انس هٰذا الحديث انه بلغه عن يعقوب بن الاشج فذكر نحو هٰذا الحديث وروى عن ابن عجلان هٰذا الحديث عن يعقوب بن عبدالله بن الاشج ويقول عن سعيد بن المسيب عن خولة وحديث الليث اصح من رواية ابن عجلان

مگر اسی طریق سے حدیث کی ہم سے نصر بن عبدالرحمٰن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے مالک بن مغول سے اُس نے محمد بن سوقہ سے اُس نے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک مجلس مین انکے کھڑے ہونے سے پہلے سو بار یہ دعا شمار کی جاتی تھی رب اغفرلی الخ یعنے اے رب مجھے بخشدے اور مجھپر رجوع کر بیشک تو ہی ہے رجوع کرنے والا بخشنے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

باب سختی کے وقت کیا کہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے ابی العالیہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سختی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے لا آلہ الا اللہ الخ یعنے نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے جو حلم والا ہے حکمت والا نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے جو رب ہے عرش بڑے کا نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے جو رب ہے آسمانون اور زمین کا اور رب ہے عرش بزرگ کا حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے ہشام سے اُسنے قتادہ سے اُس نے ابی العالیہ سے اُس نے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اُسکے۔ اور اس باب مین روایت ہے علیؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابو سلمہ یعنے یحییٰ بن مغیرہ مخزومی مدنی اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے ابن ابی فدیک نے ابراہیم بن فضل سے اُسنے مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی کام غم مین ڈالتا تو سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھاتے اور کہتے سبحان اللہ العظیم اور جب دعا مین بہت مانگتے تو کہتے یا حی یا قیوم۔ یہ حدیث غریب ہے

باب اس بیان مین کہ کیا کہے جب کسی منزل مین اُترے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے حارث بن یعقوب سے اُسنے یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے اُسنے بسر بن سعید سے اُسنے سعد بن ابی وقاصؓ سے اُسنے خولہ بنت حکیم سلمیہؓ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی کسی منزل مین اُترا پھر کہا اُسنے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو اُس کو کوئی چیز ضرر نہین دیتی جبتک وہ اُس منزل سے رحلت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث کہ پہونچی اُسکو یعقوب بن اشج سے پھر ذکر کیا اُسنے مثل اس حدیث کے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ابن عجلان سے اُسنے روایت کی یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے اور کہتا ہے روایت ہے سعید بن المسیب سے اُسنے روایت کی خولہ سے۔ اور حدیث لیث کی صحیح ہے روایت ابن عجلان سے۔

ع۵ اس پر اعتراض ہوتاہے کہ یہ تو ذکر ہے اس مین دعا نہین ہے اسکے کئی جواب ہین۔ ایک یہ کہ یہ ذکر ہے اسکے بعد جو چاہے دعا کرے دوسرا یہ کہ حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص میرے ذکر مین مشغول ہونیکی وجہ سے سوال نہ کر سکا تو مین اسکو سائلون سے بہتر عطا کرونگا اور تیسرا جواب یہ ہے کہ دعا کبھی صریحا ہوتی ہے جیسے کہ کہے اللھم اعطنی اور کبھی تعریضا ہوتی ہے جیسا جب اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے تب ثنا کرے گویا سوال ہے ۱۲ منہ محمد لطفی عفا اللہ عنہ

باب مایقول اذا خرج مسافرا **حدثنا** محمد بن عمر بن علی المقدمی نا ابن ابی عدی عن شعبة عن عبد الله بن بشر الخثعمی عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سافر فرکب راحلته قال باصبعه ومد شعبة اصبعه قال اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل اللهم اصحبنا بنصحك واقلبنا بذمته اللهم ازولنا الارض وهون علینا السفر اللهم انی اعوذ بك من وعثاء السفر وکآبة المنقلب **حدثنا** سوید بن نصر انا عبد الله بن المبارك انا شعبة بهذا الاسناد نحوه بمعناه هذا حدیث حسن غریب من حدیث ابی هریرة لا نعرفه الا من حدیث ابن ابی عدی عن شعبة **حدثنا** احمد بن عبدة نا حماد بن زید عن عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا سافر یقول اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل اللهم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا فی اهلنا اللهم انی اعوذ بك من وعثاء السفر وکآبة المنقلب ومن الحور بعد الکور ومن دعوة المظلوم ومن سوء المنظر فی الاهل والمال هذا حدیث حسن صحیح ویروی الحور بعد الکون ایضا ومعنی قوله الحور بعد الکون او الکور وکلاهما له وجه ویقال انما هو الرجوع من الایمان الی الکفر او من الطاعة الی المعصیة انما یعنی من رجوع شیٔ الی شیٔ من الشر **باب** ماجاء ما یقول اذا رجع من سفره **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد قال انبانا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت الربیع بن البراء بن عازب یحدث عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا قدم من سفر قال آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون هذا حدیث حسن صحیح وروی الثوری هذا الحدیث عن ابی اسحاق عن البراء ولم یذکر فیه عن الربیع بن البراء ورواية شعبة اصح وفی الباب عن ابن عمر وانس وجابر بن عبد الله **باب** منه **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید

عبدة الضبی

باب اس بیان مین کہ کیا کہے جب سفر کو نکلے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے شعبہ سے اُسنے عبد اللہ بن بشر خثعمی سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اپنی اوٹنی پر سوار ہوتے تو اپنی اُنگلی سے اشارت کرتے۔ اور شعبہ نے اپنی اُنگلی کو شاگردون کے دکھلانیکے واسطے دراز کیا فرماتے آنحضرتؐ اللہم انت الصاحب الخ یعنے اے اللہ تو ہی ہے حافظ سفر مین اور خلیفہ اہل مین اے اللہ ہمارا مصاحب ہو ساتھ خیر خواہی اپنی کے اور اپنی پناہ مین ہمکو پھیر لے۔ اے اللہ زمین کو ہمارے لئے لپیٹ اور ہم پر سفر کو آسان کر۔ اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے سفر کی مشقت اور واپس ہونیکے غم سے[۱] **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ساتھ اس اسناد کے مثل اُسکے بالمعنی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ابی ہریرہؓ سے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق ابن عدی سے جو راوی ہے شعبہ سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عاصم احول سے اُسنے عبد اللہ بن سرجس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو کہتے اللہم الخ یعنے اے اللہ تو ہی حافظ ہے سفر مین اور خلیفہ اہل مین اے اللہ تو ہی ہمارے اس سفر مین ہمارا مصاحب ہوجیو اور ہمارے اہل مین خلیفہ۔ اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے سفر کی مشقت اور واپس ہونیکے غم سے اور کمی سے بعد زیادتی کے اور مظلوم کی دعا سے اور بُری نظر سے اہل اور مال مین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے الحور بعد الکون بھی اور معنی اس قول یعنی الحور بعد الکون اور الکور کے یہ ہین اور ان دونون کی وجہ ہے اور کہا گیا ہے معنے اسکے یہ ہین رجوع کرنا ایمان سے طرف کفر کے یا طاعت سے طرف معصیت کے۔ مراد اس سے رجوع کرنا ایک چیز سے طرف دوسری چیز بُری کے **باب** اس بیان مین کہ کیا کہے جب سفر سے رجوع کرے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سُنا مین نے ربیع بن برا بن عازب سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو کہتے آئبون الخ یعنے ہم رجوع کرنیوالے ہین توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے واسطے رب اپنے کے حمد کرنیوالے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ثوری نے اس حدیث کو ابی اسحاق سے اُسنے برا سے۔ اور اُسنے اُس مین ربیع بن برا کا ذکر نہین کیا اور روایت شعبہ کی صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور انس اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے

[۱] یعنے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ سفر سے واپس ہوتے وقت کوئی سخت غم اور اندوہ عارض نہ ہوجائے۔

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر فنظر الی جدران المدینۃ اوضع راحلتہ وان کان علیٰ دابۃ حرکہا من حبہا ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ما جاء ما یقول اذا ودع انسانا **حدثنا** احمد بن عبید اللہ السلیمی البصری نا ابو قتیبۃ سلم بن قتیبۃ عن ابراھیم بن عبد الرحمٰن بن یزید بن امیۃ عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذہ بیدہ فلا یدعھا حتی یکون الرجل ھو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول استودع اللہ دینک وامانتک واٰخر عملک ھٰذا حدیث غریب من ھٰذا الوجہ وقد روی ھٰذا الحدیث من غیر وجہ عن ابن عمر **حدثنا** اسمٰعیل بن موسیٰ الفزاری نا سعید بن خثیم عن حنظلۃ عن سالم ان ابن عمر کان یقول للرجل اذا اراد سفرا ادن منی اودعک کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یودعنا فیقول استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من ھٰذا الوجہ من حدیث سالم بن عبد اللہ **باب** منہ **حدثنا** عبد اللہ بن ابی زیاد نا سیار نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی ارید سفرا فزودنی قال زودک اللہ التقوی قال زدنی قال وغفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیث ما کنت ھٰذا حدیث حسن غریب **باب** منہ **حدثنا** موسیٰ بن عبد الرحمٰن الکندی الکوفی نا زید بن حباب اخبرنی اسامۃ بن زید عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ انی ارید ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ان ولی الرجل قال اللھم اطولہ البعد وھون علیہ السفر ھٰذا حدیث حسن **باب** ما ذکر فی دعوۃ المسافر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عاصم نا الحجاج الصواف عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی جعفر عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُسنے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں کی طرف نظر کرتے تو اپنی سواری کو تیز چلاتے اور اگر کسی چارپایہ پر ہوتے تو مدینہ کی محبت سے اُسکو حرکت دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** اس بیان مین کہ کیا کہے جب کسی انسان کو رخصت کرے **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبید اللہ سلیمی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ نے ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن یزید بن امیہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مرد کو رخصت کرنیکا ارادہ کرتے تو اُسکے ہاتھ کو پکڑ لیتے پھر اُسکو نہ چھوڑتے یہانتک کہ وہ مرد خود ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوڑتا اور آنحضرتؐ فرماتے مین تیرا دین اور امانت اور پچھلا عمل اللہ کے سپرد کرتا ہون۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اور یہ حدیث کئی وجہ سے ابن عمرؓ سے مروی ہے **حدیث** کی ہم سے اسمٰعیل بن موسیٰ فزاری نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن خثیم نے حنظلہ سے اُسنے سالم سے یہ کہ ابن عمرؓ اُس مرد کے واسطے جو سفر کا ارادہ کرتا یہ کہتے میرے قریب ہو مین تجھے رخصت کرون جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو رخصت کرتے تھے پھر کہتے مین تیرا دین اور امانت اور خاتمہ عملون کا اللہ کے سپرد کرتا ہون۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اسوجہ یعنی طریق سالم بن عبد اللہ سے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے سیار نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ مین سفر کا ارادہ کرتا ہون سو مجھے خرچ راہ دیجئے فرمایا آپ نے خرچ دے تجھے اللہ تقویٰ کا کہا اُس مرد نے میرے لئے زیادہ دعا کریے فرمایا آپ نے اور اللہ تیرے گناہ بخشدے کہا اُسنے میرے لئے زیادہ دعا کریے میرے والدین آپ پر قربان ہون فرمایا آپنے اور آسان کرے اللہ تعالیٰ واسطے تیرے بھلائی کو جہان کہ تو ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے موسیٰ بن عبد الرحمٰن کندی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے کہا خبر دی مجھے اسامہ بن زید نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہؐ مین سفر کا ارادہ رکھتا ہون سو مجھے کوئی وصیت فرمائیے فرمایا آپنے لازم پکڑ اللہ کے ڈر کو۔ اور ہر بلندی پر تکبیر کو پس جب مرد نے پیٹھ پھیری تو فرمایا آپنے اے اللہ اُسکی مسافت لپیٹ اور اسپر سفر آسان کر یہ حدیث حسن ہے **باب** مسافر کی دعا کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہم سے حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی جعفر سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ماجاء فی ذکر دعوۃ المسافر

ثلاث دعوات مستجابات دعوة المظلوم و دعوة المسافر و دعوة الوالد علی ولده حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن ابراهیم عن هشام الدستوائی عن یحییٰ بن ابی کثیر بهذا الاسناد نحوه و زاد فیه مستجابات لاشك فیهن هٰذا حدیث حسن و ابو جعفر هو الذی روی عنه یحییٰ بن ابی کثیر یقال له ابو جعفر المؤذن ولا نعرف اسمه **باب** ماجاء ما یقول اذا رکب دابة **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن علی بن ربیعة قال شهدت علیا اتی بدابة لیرکبها فلما وضع رجله فی الرکاب قال بسم الله فلما استوی علی ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذی سخر لنا هٰذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلاثا والله اکبر ثلاثا سبحانك انی قد ظلمت نفسی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقلت من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم صنع کما صنعت ثم ضحك فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول الله قال ان ربك لیعجب من عبده اذا قال رب اغفر لی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب غیرك وفی الباب عن ابن عمر هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارك انا حماد بن سلمة عن ابی الزبیر عن علی بن عبد الله البارقی عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا سافر فرکب راحلته کبر ثلاثا وقال سبحان الذی سخر لنا هٰذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم یقول اللهم انی اسألك فی سفری هٰذا من البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم هون علینا المسیر واطوعنا بعد الارض اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل اللهم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا فی اهلنا وکان یقول اذا رجع الی اهله آئبون ان شاء الله تائبون عابدون لربنا حامدون هٰذا حدیث حسن **باب** ماجاء ما یقول اذا هاجت الریح **حدثنا** عبد الرحمٰن بن الاسود ابو عمرو البصری نا محمد بن ربیعة عن ابن جریج

تین دعائیں ہیں قبول ہونیوالی دعا مظلوم کی اور دعا مسافر کی اور دعا والد کی اپنے ولد کے لئے[۱] **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے ساتھ اس اسناد کے مثل اُس کے اور زیادہ کیا اُسنے اس مین قبول ہونیوالی ہین ان مین شک نہین ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو جعفر یہ وہ ہے جس سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی ہے اُسکو ابو جعفر مؤذن کہا جاتا ہے اور ہم اُسکا نام نہین جانتے **باب** اس بیان مین کہ کیا کہے جب کسی چہارپائے پر سوار ہو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابوالاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے علی بن ربیعہ سے کہا اُسنے مین حضرت علیؓ کے پاس حاضر ہوا اس حالت مین کہ اُنکے پاس چہارپایہ سواری کے لئے لایا گیا پس جب اُنھون نے پاؤن اپنا رکاب مین رکھا تو کہا بسم اللہ اور جب اُسکی پیٹھ پر برابر ہو کر بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ پھر فرمایا پاک ہے تو مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے سو مجھے بخشدے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہون کو نہین بخشتا۔ پھر حضرت علی ہنس پڑے مین نے کہا آپ یا امیر المؤمنین کس چیز سے ہنستے ہین کہا حضرت علیؓ نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح کرتے دیکھا پھر آنحضرت ہنس پڑے مین نے کہا آپ یا رسول اللہؐ کس چیز سے ہنستے ہین فرمایا آپ نے رب تیرا تعجب کرتا ہے اپنے بندے سے جبکہ وہ کہتا ہے اے رب میرے گناہ بخشدے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہون کو نہین بخشتا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمرؓ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے ابی الزبیر سے اُسنے علی بن عبد اللہ بارقی سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین تکبیر کہتے اور کہتے سبحان الذی منقلبون تک یعنے پاک ہے وہ جس نے اُسکو ہمارا فرمانبردار کیا ہے اور ہم اُسکو قابو مین نہین کر سکتے تھے اور ہم طرف اپنے رب کے پھر جانیوالے ہین پھر کہتے اے اللہ مین تجھسے اس سفر مین نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتا ہون اور اس عمل کا جس سے تو راضی ہے اے اللہ ہم پر سفر آسان کر اور ہم سے مسافت زمین کی لپیٹ۔ اے اللہ تو ہی ہے حافظ سفر مین اور خلیفہ اہل مین اے اللہ تو ہی ہمارا ساتھی ہے سفر مین اور خلیفہ اہل مین اور جب اہل کیطرف رجوع کرتے تھے تو کہتے تھے آئبون آخر تک یعنی ہم پھرنیوالے ہین سفر سے انشاء اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالے ہین عبادت کرنیوالے ہین۔ واسطے رب اپنے کے حمد کرنیوالے ہین۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** اس بیان مین کہ جب آندھی چلے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے عبد الرحمٰن بن اسود یعنی ابو عمرو بصری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن ربیعہ نے ابن جریج سے

[۱] اس حدیث مین والدہ کا ذکر نہین ہے چونکہ والدہ کا حق زیادہ ہے پس اسکی دعا اولیٰ بالاجابۃ ہے ۱۲

عن عطاء عن عائشة قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا رأى الريح قال اللهم انى اسألك من خيرها وخير ما فيها وخير ما ارسلت به واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما ارسلت به وفى الباب عن ابى بن كعب هذا حديث حسن **باب** مايقول اذا سمع الرعد **حدثنا** قتيبة نا عبدالواحد بن زياد عن حجاج بن ارطاة عن ابى مطر عن سالم بن عبدالله بن عمر عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** مايقول عند رؤية الهلال **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدى نا سليمان بن سفيان المدينى قال ثنى بلال بن يحيى بن طلحة بن عبيدالله عن ابيه عن جده طلحة بن عبيدالله ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا راى الهلال قال اللهم اهلله علينا باليمن والايمان والسلامة والاسلام ربى وربك الله هذا حديث حسن غريب **باب** مايقول عند الغضب **حدثنا** محمود بن غيلان نا قبيصة نا سفيان عن عبدالملك بن عمير عن عبدالرحمن بن ابى ليلى عن معاذ بن جبل قال استب رجلان عند النبى صلى الله عليه وسلم حتى عرف الغضب فى وجه احدهما فقال النبى صلى الله عليه وسلم انى لاعلم كلمة لو قالها لذهب غضبه اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وفى الباب عن سليمان بن صرد **حدثنا** محمد بن بشار نا عبدالرحمن عن سفيان نحوه وهذا حديث مرسل عبدالرحمن بن ابى ليلى لم يسمع من معاذ بن جبل ومات معاذ فى خلافة عمر بن الخطاب وقتل عمر بن الخطاب وعبدالرحمن بن ابى ليلى غلام ابن ست سنين هكذا روى شعبة عن الحكم عن عبدالرحمن بن ابى ليلى وقد روى عبدالرحمن بن ابى ليلى عن عمر بن الخطاب ورآه وعبدالرحمن بن ابى ليلى يكنى ابا عيسى

بلاامن

اُسنے عطاء سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آندھی دیکھتے تو کہتے اللھم انی الخ یعنی اے اللہ مین تجھسے اُسکی بھلائی اور اُسکے اندر کی بھلائی اور جسکے واسطے یہ آندھی بھیجی گئی ہی اُسکی بھلائی مانگتا ہون - اور اُسکی برائی اور اُسکے اندر کی بُرائی اور جسکے واسطے یہ بھیجی گئی ہی اُسکی بُرائی سے پناہ مانگتا ہون - اور اس باب مین روایت ہی ابی بن کعب سے - اور یہ حدیث حسن ہی **باب** اس بیان مین کہ جب رعد[ع] کی آواز سُنے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالواحد بن زیاد نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے ابی مطر سے اُسنے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رعدؔ اور بجلی کی آواز سُنتے تو کہتے اللھم الخ یعنے اے اللہ ہمکو اپنے غضب سے قتل مت کر اور اپنے عذاب سے ہلاک مت کر اور پہلے اس سے ہی ہمکو آرام دے - یہ حدیث غریب ہی - نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **باب** چاند کے دیکھنے کے وقت کیا کہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن سفیان مدینی نے کہا حدیث کی مجھے بلال بن یحییٰ بن طلحۃ بن عبیداللہ نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا طلحہ بن عبیداللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تھے تو کہتے اللھم الخ یعنے اے اللہ اسکو ہمپر طلوع کر ساتھ یمن اور ایمان کے اور سلامتی اور اسلام کے رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی یہ حدیث حسن غریب ہی **باب** غضب کے وقت کیا کہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبدالملک بن عمیر سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُس نے دو مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑ پڑے حتی کہ ان دونون مین سے ایک کے چہرہ پر غضب پہچانا جاتا تھا بس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر وہ اسکو کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے (وہ یہ ہی) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے - اس باب مین روایت ہے سلیمان بن صرد سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن نے سفیان سے مثل اُسکے - یہ حدیث مرسل ہے - عبدالرحمن بن ابی لیلی کا معاذ بن جبل رض سے سماع نہین ہی - اور معاذ حضرت عمر بن الخطاب رض کی خلافت مین مر گیا تھا اور حضرت عمر بن الخطاب اس حالت مین شہید ہوے تھے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلی چھ برس کا لڑکا تھا - ایسا ہی روایت کی ہی شعبہ نے حکم سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے - اور روایت کی ہی عبدالرحمن بن ابی لیلی نے عمر بن الخطاب سے اور اُسکو دیکھا ہے اور عبدالرحمن بن ابی لیلی کی کنیت ابا عیسیٰ ہے +

[ع] تفسیر جلالین مین ہی کہ رعد نام اس فرشتہ کا ہی جو ابر پر موکل ہی - ۱۲ محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

وابو لیلی اسمه یسار وروی عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ قال ادرکت عشرین ومائة من الانصار من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم
باب ما یقول اذا رای رؤیا یکرهها **حدثنا** قتیبة بن سعید نا بکر بن مضر عن ابن الهاد عن عبد الله بن خباب عن ابی سعید الخدری انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا رای احدکم الرؤیا یحبها فانما هی من الله فلیحمد الله علیها ولیحدث بما رای واذا رای غیر ذلک مما یکرهه فانما هی من الشیطان فلیستعذ بالله من شرها ولا یذکرها لاحد فانها لا تضره وفی الباب عن ابی قتادة هذا حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه وابن الهاد اسمه یزید بن عبد الله بن اسامة بن الهاد المدینی وهو ثقة عند اهل الحدیث روی عنه مالک والناس **باب** ما یقول اذا رای الباکورة من الثمر **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک ونا قتیبة عن مالک عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال کان الناس اذا راوا اول الثمر جاؤا به الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا اخذه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اللهم بارک لنا فی ثمارنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا ومدنا اللهم ان ابراهیم عبدک وخلیلک ونبیک وانی عبدک ونبیک وانه دعاک لمکة وانا ادعوک للمدینة بمثل ما دعاک به لمکة ومثله معه قال ثم یدعو اصغر ولید یراه فیعطیه ذلک الثمر هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما یقول اذا اکل طعاما **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمعیل بن ابراهیم نا علی بن زید عن عمرو وهو ابن ابی حرملة عن ابن عباس قال دخلت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم انا وخالد بن الولید علی میمونة فجاءتنا باناء من لبن فشرب رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور ابو لیلی کا نام یسار ہے- اور مروی ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا اُسنے مین نے ایک سو بیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ انصاریون سے ملاقات کی ہے
باب کیا کہے جب کوئی بُرے خواب دیکھے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے ابن الہاد سے اُسنے عبد اللہ بن خباب سے اُسنے ابی سعید خدری رضؓ سے یہ کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے جب تم مین سے کوئی خواب دیکھے جو اُسکو اچھا معلوم ہو تو وہ اللہ تعالی سے ہے پس چاہیئے کہ اُسپر اللہ تعالی کی حمد کرے اور جو اُسنے دیکھا ہے اُسکو بیان کرے اور جب غیر اُسکے دیکھے جو اُسکو بُرا معلوم ہو تو وہ شیطان[۱] سے ہے پس چاہیئے کہ اللہ تعالی کے ساتھ اُسکی بُرائی سے پناہ مانگے اور اُسکو کسی کے آگے ذکر نہ کرے تو وہ اُسکو ضرر نہین دیتا- اور اس باب مین روایت ہے ابی قتادہ سے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اس طریق سے- اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اُسامہ بن الہاد مدینی ہے- اور یہ اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہے اس سے امام مالک اور اور لوگون نے روایت کی ہے **باب** اس بیان مین کہ کیا کہے جب نئے میوے کو دیکھے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے پس جب اُس کو آنحضرت پکڑتے تو کہتے اللھم بارک لنا الخ یعنے اے اللہ برکت دے ہمارے پھل مین اور برکت دے ہمارے مدینے مین- اور برکت دے ہمارے صاع[۲] اور مد مین اے اللہ بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہے اور مین تیرا بندہ اور نبی ہون اور اُسنے تجھ سے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھ سے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور اُسکے برابر ساتھ اُسکے اور بھی یعنی مکے سے دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون- کہا راوی نے پھر آنحضرت جب کسی چھوٹے لڑکے کو دیکھتے تو اُسکو بلا کر وہ پھل دیدیتے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کیا کہے جب کھانا کھائے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن زید نے عمرو سے جو ابی حرملہ کا بیٹا ہے اُسنے ابن عباس رضؓ سے کہا اُسنے مین اور خالد بن ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ پر داخل ہوئے سو وہ ہمارے پاس دودھ کا ایک برتن لائی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پیا

[۱] یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہے اس حدیث کے موافق عمل کرنا اسکے وسوسہ کو دور کرتا ہے یعنی اگر خواب بُرے دیکھے اور دل مین اسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو اُسکے دفع کی یہ تدبیر ہے جو بخاری مین ہے کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون مرضی خدا کے نہین ہوتی اور مکروہ خواب کا کہنا اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اُسکو سنکر خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین بلکہ بعض اوقات عدم فہم کے باعث اسکی تعبیر برعکس دل مین جم جاتی ہے اور اس سے آدمی کو رنجش ہوتی ہے ۱۲ [۲] صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے- حضرت ابراہیمؑ نے مکے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا- اور حضرت نے مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین- سُنت یہ ہے کہ نیا پھل کسی چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہے ۱۲

وانا عن یمینه وخالد عن شماله فقال لی الشربة لك فان شئت اثرت بها خالدا فقلت ما كنت اوثر علی سورك احدا ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اطعمه الله طعاما فلیقل اللهم بارك لنا فیه واطعمنا خیرا منه ومن سقاه الله لبنا فلیقل اللهم بارك لنا فیه وزدنا منه وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس شئ یجزئ مكان الطعام والشراب غیر اللبن هذا حدیث حسن وقد روی بعضهم هذا الحدیث عن علی بن زید فقال عن عمر بن حرملة وقال بعضهم عمرو بن حرملة ولا یصح **باب ما یقول اذا فرغ من الطعام** **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا ثور بن یزید نا خالد بن معدان عن ابی امامة قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رفعت المائدة من بین یدیه یقول الحمد لله حمدا كثیرا طیبا مباركا فیه غیر مودع ولا مستغنی عنه ربنا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو سعید الاشج نا حفص بن غیاث وابو خالد الاحمر عن حجاج بن ارطاة عن ریاح بن عبیدة قال حفص عن ابن اخی ابی سعید وقال ابو خالد عن مولی لابی سعید عن ابی سعید قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اكل وشرب قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا عبد الله بن یزید المقرئ نا سعید بن ابی ایوب قال ثنی ابو مرحوم عن سهل بن معاذ بن انس عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اكل طعاما فقال الحمد لله الذی اطعمنی هذا ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوة غفر له ما تقدم من ذنبه هذا حدیث حسن غریب وابو مرحوم اسمه عبد الرحیم بن میمون **باب ما یقول اذا سمع نهیق الحمار** **حدثنا** قتیبة بن سعید نا اللیث عن جعفر بن ربیعة عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا سمعتم صیاح الدیكة فاسألوا الله من فضله فانها رات ملكا واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذوا بالله

اس حالت مین کہ مین آپکی داہنی جانب تھا اور خالد آپکی بائین طرف سو فرمایا آپنے پینے کا حق تو تیرا ہے اگر تیری مرضی ہو تو خالد کو اُسکے ساتھ اختیار کر مین نے کہا مین کبھی کسی کو آپکے جھوٹے پر اختیار نہین کرونگا۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو چاہیئے کہ یہ کہے اللهم بارك لنا الخ یعنی اے اللہ برکت دے ہمکو اسمین اور اس سے بہتر کھانا کھلا۔ اور جسکو اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو چاہیئے کہ وہ یہ کہے اللهم الخ یعنی اے اللہ برکت دے ہمکو اسمین اور ہمکو اس سے زیادہ دے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے دودھ کے اور کوئی چیز کھانے اور پینے کی جگہ کافی نہین ہو سکتی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو علی بن زید سے سو کہا اُسنے یہ راوی ہے عمر بن حرملہ سے اور کہا بعض نے وہ راوی ہے عمرو بن حرملہ سے ساتھ واو کے اور یہ صحیح نہین **باب** کہا کہے جب کھانے سے فارغ ہو۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے ثور بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن معدان نے ابی امامہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب دسترخوان آپ کے آگے سے اُٹھایا جاتا تو کہتے الحمد لله الخ یعنی سب حمد واسطے اللہ کے حمد بہت پاکیزہ کہ اُسمین برکت ہو نہ ہم اُسکو رخصت کرتے ہین اور نہ اُس سے مستغنی ہین[1] اے رب ہمارے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے ریاح بن عبیدہ سے کہا حفص نے مروی ہے ابی سعید کے بھتیجے سے اور کہا ابو خالد نے مروی ہے ابی سعید کے غلام سے اُسنے روایت کی ابی سعید سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے یا پیتے تھے تو کہتے الحمد لله الخ یعنی سب حمد واسطے اللہ کے جسنے ہمکو کھلایا اور پلایا ہے اور ہمکو مسلمان بنایا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے کہا حدیث کی مجھے ابو مرحوم نے سہل بن معاذ بن انس سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کھانا کھائے اور کہے الحمد لله الذی اطعمنی الخ یعنی سب حمد واسطے اللہ کے جسنے مجھے یہ کھانا دیا اور کھلایا سوائے میرے حیلے اور قوت کے تو اُسکے پچھلے گناہ بخشے جاتے ہین یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے **باب** اس بیان مین کہ کیا کہے جب گدھے کی آواز سُنے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے جعفر بن ربیعہ سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مرغ[2] کی آواز سُنو تو خدا سے اس کا فضل و کرم مانگو کیونکہ اُسنے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو خدا کی پناہ مانگو

---

[1] یعنی نہ تو ہم اس سے اعراض کرتے ہین اور نہ اس سے مستغنی ہین کہ اب اس کی حاجت نہین رہی بلکہ حاجت اس کی ہر وقت انسان کو لگی رہتی ہے ۱۲

[2] شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ اللہ تعالےٰ کے ذکر کرنے والون سے تمام حیوانات مین مرغ زیادہ قریب ہے کیونکہ وہ اوقات نماز کو غالبًا محفوظ رکھتا ہے۔

واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضی عفا اللہ عنہ

من الشیطان فانه رای شیطانا هٰذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتهلیل والتحمید حدثنا** عبداللّٰه بن ابی زیاد نا عبداللّٰه بن بکر السهمی عن حاتم بن ابی صغیرة عن ابی بلج عن عمرو بن میمون عن عبداللّٰه بن عمرو قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ما علی الارض احد یقول لا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر ولا حول ولا قوة الا باللّٰه الا کفرت عنه خطایاه ولو کانت مثل زبد البحر هٰذا حدیث حسن غریب وروی شعبة هٰذا الحدیث عن ابی بلج بهٰذا الاسناد نحوه ولم یرفعه وابو بلج اسمه یحیی بن ابی سلیم ویقال ابن سلیم ایضا **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابی عدی عن حاتم بن ابی صغیرة عن ابی بلج عن عمرو بن میمون عن عبداللّٰه بن عمرو عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم نحوه **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن ابی بلج نحوه ولم یرفعه **حدثنا** محمد بن بشار نا مرحوم بن عبدالعزیز العطار نا ابو نعامة السعدی عن ابی عثمان النهدی عن ابی موسی الاشعری قال کنا مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی غزاة فلما قفلنا اشرفنا علی المدینة فکبر الناس تکبیرة ورفعوا بها اصواتهم فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان ربکم لیس باصم ولا غائب هو بینکم وبین رؤس رحالکم ثم قال یا عبداللّٰه بن قیس الا اعلمك کنزا من کنوز الجنة لا حول ولا قوة الا باللّٰه هٰذا حدیث حسن صحیح وابو عثمان النهدی اسمه عبدالرحمٰن بن مل وابو نعامة اسمه عمرو بن عیسیٰ ومعنی قوله هو بینکم وبین رؤس رحالکم انما یعنی علمه وقدرته **باب حدثنا** عبداللّٰه بن ابی زیاد نا سیار نا عبدالواحد بن زیاد عن عبدالرحمٰن بن اسحاق عن القاسم بن عبدالرحمٰن عن ابیه عن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لقیت ابراهیم لیلة اسری بی فقال یا محمد اقرأ امتك منی السلام واخبرهم ان الجنة طیبة التربة عذبة الماء وانها قیعان وان غراسها سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر

شیطان سے اسواسطے کہ اُسنے شیطان کو دیکھا ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن بکر سہمی نے حاتم بن ابی صغیرہ سے اُسنے ابی بلج سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی آدمی زمین پر جو کہے لا الٰہ الا اللہ الخ یعنی نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ بڑا ہے اور نہین حرکت اور نہین قوت مگر ساتھ اللہ کے۔ مگر یہ اس سے گناہ اُسکے دور ہو جاتے ہین اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر ہون۔ یہ حدیث حسن غریب ہی۔ اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو ابی بلج سے ساتھ اس اسناد کے مثل اُسکے اور اُسکو مرفوع نہین کیا۔ اور ابو بلج کا نام یحیی بن ابی سلیم ہی اور اُسکو ابن سلیم بھی کہا جاتا ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حاتم بن ابی صغیرہ سے اُسنے ابی بلج سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے اُمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُس کے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے ابی بلج سے مثل اُسکے اور اُسکو مرفوع نہین کیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے مرحوم بن عبدالعزیز عطار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعامہ سعدی نے ابی عثمان نہدی سے اُسنے ابی موسیٰ اشعری سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ مین تھے سو جب ہم واپس آئے مدینہ کی بلندی پر چڑھے اور لوگون نے تکبیر کہی اور اُسکے ساتھ اپنی آوازون کو بلند کیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا رب نہ بہرا ہے اور نہ غائب ہی وہ درمیان تمہارے ہی اور درمیان سرون سواریون تمہاری کے۔ پھر فرمایا آپ نے اے عبداللہ بن قیس کیا مین تجھکو ایک خزانہ جنت کے خزانون سے نہ بتلاؤن (وہ یہ ہی) لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہی اور ابی نعامہ کا نام عمرو بن عیسٰی ہی اور معنی قول اُسکے وہ درمیان تمہارے ہی اور درمیان سرون سواریون تمہاری کے یہ[1] ہین یعنی علم اُسکا اور قدرت اُسکی **باب حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے سیار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالواحد بن زیاد نے عبدالرحمٰن بن اسحاق سے اُسنے قاسم بن عبدالرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن مسعودؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین معراج کی رات مین ابراہیم علیہ السلام سے ملا سو کہا اُنھون نے اے محمد اپنی اُمت کو میرا سلام کہو اور اُنکو خبر دے کہ جنت کی مٹی طیب ہی اور پانی اُسکا میٹھا ہی اور وہ صاف[2] میدان ہی اور درخت اُسکے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر ہین۔

---

[1] غرض اس مفسر کی یہ ہی کہ اللہ تعالی بذاتہ تم مین موجود نہین بلکہ اپنے علم اور قدرت سے تم مین ہی یعنی کہ اپنے علم سے تمکو جانتا ہی [2] ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ بعد عمل کرنے کے جنت اُسکے مناسب تیار کیا جاتا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دخول بہشت کا تو بیشک رحمت الٰہی پر مدار ہی اعمال کو اسمین کچھ دخل نہین مگر درجات بہشت کے موافق اعمال کے ہونگے جیسا کہ اہل سنت کا مذہب ہی یعنی اللہ تعالی نے پہلے جنت کو صاف میدان تیار کیا بعد اُسکے ہر کسی کے اعمال کے موافق اسمین آرستگی کر دی جیسا کہ علم الٰہی مین ہر کسی کے عمل خیر و بد پہلے موجود تھے ویسے اُسکے موافق اُسکی جزا بھی تیار کر دی اکوئی شخص وہ عمل نہین کر سکتا جو علم الٰہی مین پہلے موجود نہ تھا ۱۲

وفی الباب عن ابی ایوب هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه من حدیث ابن مسعود حدثنا محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید نا موسی الجهنی قال ثنی مصعب بن سعد عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لجلسائه ایعجز احدکم ان یکسب الف حسنة فسأله سائل من جلسائه کیف یکسب احدنا الف حسنة قال یسبح احدکم مائة تسبیحة تکتب له الف حسنة وتحط عنه الف سیئة هٰذا حدیث حسن صحیح باب حدثنا احمد بن منیع وغیر واحد قالوا نا روح بن عبادة عن حجاج الصواف عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قال سبحان الله العظیم وبحمده غرست له نخلة فی الجنة هٰذا حدیث حسن غریب صحیح لا نعرفه الا من حدیث ابی الزبیر عن جابر حدثنا محمد بن رافع نا مؤمل عن حماد بن سلمة عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قال سبحان الله العظیم وبحمده غرست له نخلة فی الجنة هٰذا حدیث حسن غریب حدثنا نصر بن عبد الرحمٰن الکوفی نا المحاربی عن مالك بن انس عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال سبحان الله وبحمده مائة مرة غفرت له ذنوبه وان کانت مثل زبد البحر هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا یوسف بن عیسیٰ نا محمد بن فضیل عن عمارة بن القعقاع عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه سلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن سبحان الله العظیم سبحان الله وبحمده هٰذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شئ قدیر فی یوم مائة مرة کان له عدل عشر رقاب وکتبت له مائة حسنة ومحیت عنه مائة سیئة وکان له حرزا من الشیطان یومه ذلك حتی یمسی ولم یأت احد بافضل مما جاء به الا احد عمل اکثر من ذلك وبهٰذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم

اور اس باب مین روایت ہو ابی ایوب سے یہ حدیث حسن ہو غریب ہو اس وجہ سے یعنی طریق ابن مسعودؓ سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ جہنی نے کہا حدیث کی مجھے مصعب بن سعد نے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جلیسون سے فرمایا کیا کوئی تم مین سے عاجز ہوتا ہو کہ ہزار نیکی حاصل کرے تو ایک نے ہم جلیسون سے آپ سے سوال کیا کسطرح کوئی ہزار نیکی حاصل کر سکتا ہو فرمایا آپ نے ایک سو تسبیح کوئی کہے تو اُسکے لئے ہزار نیکی لکھی جاتی ہو اور ہزار بُرائی اُس سے دور کی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ باب حدیث کی ہمسے احمد بن منیع اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے حجاج صواف سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی کہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ تو اُسکے لئے جنت مین ایک درخت لگایا جاتا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہو نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق ابی الزبیر سے جو راوی ہو جابر سے حدیث کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ تو اُسکے لئے جنت مین ایک درخت لگایا جاتا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہو حدیث کی ہمسے نصر بن عبد الرحمٰن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے مالک بن انس سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہا سبحان اللہ وبحمدہ سو بار تو اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر ہون یہ حدیث حسن صحیح ہو حدیث کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے عمارہ بن قعقاع سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہین ہلکے ہین زبان پر بوجھل ہین میزان مین پسند ہین اللہ کو سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ وبحمدہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہا لا آلہ الا اللہ الخ یعنی نہین کوئی معبود سواے اللہ کے جو اکیلا ہو اسکا کوئی شریک نہین اُسی کا ملک ہو اور اُسی کے لیے حمد ہو زندہ کرتا ہو اور مارتا ہو اور وہ ہر چیز پر قادر ہو ایک دن مین سو بار تو اُسکے لئے دس غلامون کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہو اور سو نیکی اُسکے لئے لکھی جاتی ہو اور سو بُرائی اُس سے دور کی جاتی ہو اور اُسدن اُسکے لئے شیطان سے شام تک پناہ رہے گی اور اس سے بہتر کوئی نہین مگر جس نے کہ اس سے زیادہ پڑھا اور اسی اسناد سے ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

من قال سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر ہذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا عبد العزیز بن المختار عن سہیل بن ابی صالح عن سمی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یأت احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال وزاد علیہ ہذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** اسمعیل بن موسیٰ نا داؤد بن الزبرقان عن مطر الوراق عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم لاصحابہ قولوا سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ من قال مرۃ کتبت لہ عشرا ومن قالہا عشرا کتبت لہ مائۃ ومن قالہا مائۃ کتبت لہ الفا ومن زاد زادہ اللہ ومن استغفر اللہ غفر لہ ہذا حدیث حسن غریب **باب حدثنا** محمد بن وزیر الواسطی نا ابو سفیان الحمیری عن الضحاک بن حمزۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حج مائۃ حجۃ ومن حمد اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حمل علی مائۃ فرس فی سبیل اللہ او قال غزا مائۃ غزوۃ ومن ہلل اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن اعتق مائۃ رقبۃ من ولد اسمعیل ومن کبر اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی لم یأت فی ذلک الیوم احد باکثر مما اتی بہ الا من قال مثل ما قال وزاد علی ما قال ہذا حدیث حسن غریب **حدثنا** الحسین بن الاسود العجلی البغدادی نا یحیی بن اٰدم عن الحسن بن صالح عن ابی بشر عن الزہری قال تسبیحۃ فی رمضان افضل من الف تسبیحۃ فی غیرہ **باب حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا اللیث عن الخلیل بن مرۃ عن ازہر بن عبد اللہ عن تمیم الداری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الٰہا واحدا احدا صمدا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ کفوا احد

کہ جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اُسکے گناہ دور کیے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین برابر ہوں یعنی اگرچہ بہت ہوں معاف ہونگے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے صبح اور شام کو کہا سبحان اللہ وبحمدہ سو بار تو اس سے بہتر قیامت کے دن کوئی نہین ہوگا مگر وہ کہ جس نے کہ اسکے برابر پڑھا یا اسپر زیادتی کی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے داؤد بن زبرقان نے مطر الوراق سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا کہ سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہا کرو جسنے ایکبار کہا تو اُسکے لیئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہین اور جسنے دس بار کہا تو اُسکے لیئے سو نیکی لکھی جاتی ہے اور جسنے سو بار کہا تو اُسکے لیئے ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور جو کوئی زیادہ کرے اللہ بھی اُسکو زیادہ کرتا ہے اور جو کوئی اللہ سے بخشش مانگے اللہ اُسکو بخشتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سفیان حمیری نے ضحاک بن حمزہ سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی صبح کو سو بار اللہ کی تسبیح کہے اور سو بار شام کو گویا وہ اُس شخص کے مثل ہوا جسنے سو حج کیئے ہین اور جسنے صبح کو سو بار اللہ کی حمد کی اور سو بار شام گویا وہ اس شخص کے مثل ہے کہ جسنے سو آدمی سو گھوڑے پر اللہ کی راہ مین بھیجے ہین یا فرمایا آپنے وہ اُسکے مثل ہوا کہ جسنے سو جنگ کیے ہین (شک راوی) اور جسنے صبح کو سو بار اللہ کی تہلیل کہی اور سو بار شام کو گویا وہ اُس شخص کے مثل ہے کہ جسنے سو غلام حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے آزاد کیے ہین[1] اور جسنے صبح کو سو بار اللہ کی تکبیر کہی اور سو بار شام کو تو کوئی شخص اس دن مین اکثر اس سے نہین لایا مگر جسنے کہ اسکے برابر کہا یا اسکے پڑھنے سے زیادہ پڑھا یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن اسود عجلی البغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے حسن بن صالح سے اُسنے ابی بشر سے اُسنے زہری سے کہا اُسنے رمضان مین ایک تسبیح غیر رمضان کی ہزار تسبیح سے افضل ہے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے خلیل بن مرہ سے اُسنے ازہر بن عبد اللہ سے اُسنے تمیم داری سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے گواہی دی اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق عبادت کے نہین جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہین جو معبود ایک ہے اکیلا بے نیاز نہ اُسکی کوئی بیوی ہے اور نہ اولاد اور نہ کوئی اسکا قبیلہ ہے

[1] ان سب کی جو آنحضرت نے فضیلت بیان فرمائی ہے یہ قبیلہ الحاق ناقص ساتھ کامل کے ہے جیسے کہ آپنے فرمایا ہے انا و کافل الیتیم کہاتین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد بھی غلام ہو سکتی ہے برخلاف حنفیہ کے ۱۲ ع اس سے مراد عرب ہین کیونکہ وہ اصناف بنی آدم مین افضل ہین اس لئے کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقارب سے ہین ۱۲ بندوی عفا اللہ عنہ۔

عشر مرات کتب الله له اربعین الف الف حسنة هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه والخلیل بن مرة لیس بالقوی عند اصحاب الحدیث قال محمد بن اسمٰعیل هو منکر الحدیث **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا علی بن معبد نا عبید الله بن عمرو الرقی عن زید بن ابی انیسة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمٰن بن غنم عن ابی ذر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال فی دبر صلوٰة الفجر وهو ثان رجلیه قبل ان یتکلم لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیٔ قدیر عشر مرات کتبت له عشر حسنات ومحی عنه عشر سیئات ورفع له عشر درجات وکان یومه ذلک کله فی حرز من کل مکروه وحرس من الشیطان ولم ینبغ لذنب ان یدرکه فی ذلک الیوم الا الشرک بالله هذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ما جاء فی جامع الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** جعفر بن محمد بن عمران التغلبی الکوفی نا زید بن حباب عن مالک بن مغول عن عبد الله بن بریدة الاسلمی عن ابیه قال سمع النبی صلی الله علیه وسلم رجلا یدعو وهو یقول اللهم انی اسألک بانی اشهد انک انت الله لا اله الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد قال فقال والذی نفسی بیده لقد سأل الله باسمه الاعظم الذی اذا دعی به اجاب واذا سئل به اعطی قال زید فذکرته لزهیر بن معاویة بعد ذلک بسنین فقال حدثنی ابو اسحاق عن مالک بن مغول قال زید ثم ذکرته لسفیان فحدثنی عن مالک هذا حدیث حسن غریب وروی شریک هذا الحدیث عن ابی اسحاق عن ابن بریدة عن ابیه وانما اخذه ابو اسحاق عن مالک بن مغول **حدثنا** علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن عبید الله بن ابی زیاد القداح عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت یزید ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اسم الله الاعظم فی هاتین الاٰیتین والٰهکم اله واحد لا اله الا هو الرحمٰن الرحیم وفاتحة اٰل عمران الم الله لا اله الا هو الحی القیوم هذا حدیث حسن صحیح **باب** **حدثنا** قتیبة نا رشدین بن سعد عن ابی هانی الخولانی

دس بار تو الله تعالیٰ اُسکے لیے چالیس لاکھ نیکی لکھتا ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور خلیل بن مرہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے کہا محمد بن اسمعیل نے یہ منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو علی بن معبد نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمرو رقی نے زید بن ابی انیسہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے عبد الرحمن بن غنم سے اُسنے ابی ذرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے بعد صبح کی نماز کے کلام کرنے سے پہلے اس حالت میں کہ ابھی اُسنے پاؤں ٹیڑھے کیے ہوئے ہیں یہ کہا لا الٰہ الا اللہ الخ یعنی نہیں کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اُسی کا ملک ہے اُسی کے واسطے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) دس بار تو اُسکے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس بُرائیاں اس سے دور کیجاتی ہیں اور اُسکے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور اسکو تمام دن تمام تکلیف سے پناہ اور شیطان سے حراست رہتی ہے اور اُسد نہیں سوائے شرک کے اور کوئی گناہ اُسکو نہیں پہونچتا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** جامع الدعوات میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **حدیث** کی ہمسے جعفر بن محمد بن عمران ثعلبی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے مالک بن مغول سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ اسلمی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے سُنا کہ دعا کرتا تھا اور وہ کہتا تھا اللھم انی الخ یعنی اے اللہ میں تجھسے سوال کرتا ہوں ساتھ اسکے کہ تو ہی اللہ ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے جو اکیلا ہے بے احتیاج جو کہ نہیں جنا اور نہ کسی سے جنا گیا اور نہ اُسکا کوئی قبیلہ ہے کہا راوی نے پس فرمایا آنحضرت نے قسم ہے اُس ذات کی کہ میری جان اُس کے ہاتھ میں ہے البتہ اُسنے اللہ سے ساتھ ایسے اسم اعظم کے سوال کیا ہے کہ جب اُسکے ساتھ دعا کیجائے تو قبول کر لیتا ہے اور جب اُسکے ساتھ سوال کیا جائے تو دیتا ہے کہا زید نے پھر میں نے بعد دو سال کے یہ حدیث زہیر بن معاویہ سے ذکر کی پس کہا اُسنے حدیث کی مجھے ابو اسحاق نے مالک بن مغول سے کہا زید نے پھر میں نے اُس کو سفیان سے ذکر کیا پس اُسنے مجھے حدیث کی مالک سے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے شریک نے اس حدیث کو ابی اسحاق سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے اور ابو اسحاق نے تو اُسکو مالک بن مغول سے لیا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرمؒ نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے عبید اللہ بن ابی زیاد قداح سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے اسماء بنت یزید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم اور سورہ آل عمران کی ابتدا میں الم اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے ابی ہانی خولانی سے

عہ سید نے حاشیہ مشکوۃ میں فرمایا کہ یہ حدیث اسپر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کیواسطے اسم اعظم ہے جب اُسکے ساتھ دعا کیجاتی ہے تو وہ مقبول ہوتی ہے اور وہ اسم اعظم اس حدیث میں مذکور ہے اور نیز یہ حدیث اس

عن ابی علی الجنبی عن فضالة بن عبید قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلی فقال اللھم اغفر لی وارحمنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلت ایھا المصلی اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ھو اھلہ و صل علی ثم ادعہ قال ثم صلی رجل اٰخر بعد ذلک فحمد اللہ و صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایھا المصلی ادع تجب ھٰذا حدیث حسن وقد رواہ حیوة بن شریح عن ابی ھانئ الخولانی وابو ھانئ اسمہ حمید بن ھانئ وابو علی الجنبی اسمہ عمرو بن مالک **حدثنا** عبد اللہ بن معاویة الجمحی نا صالح المری عن ھشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابة واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا المقری نا حیوة قال ثنی ابو ھانئ ان عمرو بن مالک الجنبی اخبرہ انہ سمع فضالة بن عبید یقول سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعو فی صلوتہ فلم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجل ھٰذا ثم دعاہ فقال لہ او لغیرہ اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم لیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیدع بعد ما شاء ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** ابو کریب نا معٰویة بن ھشام عن حمزة الزیات عن حبیب بن ابی ثابت عن عروة عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم عافنی فی جسدی وعافنی فی بصری واجعلہ الوارث منی لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین ھٰذا حدیث حسن غریب سمعت محمدا یقول حبیب بن ابی ثابت لم یسمع من عروة بن الزبیر شیئا **باب حدثنا** ابو کریب نا ابو اسامة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرة قال جاءت فاطمة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسألہ خادما فقال لھا قولی

اُسنے ابی علی جنبی سے اُسنے فضالہ بن عبید سے کہا اُسنے اسوقت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے بیٹھے ہوے تھے کہ ایک مرد داخل ہوا اور اُسنے نماز پڑھی پس کہا اُسنے اللھم اغفر لی الخ یعنی اللہ بخش مجھے اور رحم کر مجھ پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے نمازی تونے تو جلدی کی ہے جب تو نماز پڑھا کرے اور بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کر جیسکے وہ لائق ہے اور مجھ پر درود بھیج پھر دعا کر کہا راوی نے پھر بعد اسکے ایک اور مرد نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پس فرمایا اُس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے نمازی دعا کر تیری دعا قبول ہوگی یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو حیوۃ بن شریح نے ابی ہانی خولانی سے اور ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی مجھے صالح مری نے ہشام بن حسان سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرو اللہ سے اس حالت مین کہ تم اُسکے قبول ہونیکا یقین کرتے ہو اور جان لو یہ کہ اللہ تعالیٰ دل غافل کھیلنے والے سے دعا قبول نہین کرتا یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مقری نے کہا حدیث کی ہمسے حیوۃ نے کہا حدیث کی مجھے ابو ہانی نے یہ کہ عمرو بن مالک جنبی نے اُسکو خبر دی ہے یہ کہ سُنا اُسنے فضالہ بن عبید سے کہ کہتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے سُنا کہ اپنی نماز مین دعا کرتا تھا اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا پس فرمایا آنحضرت نے اُسنے جلدی کی ہے پھر آنحضرت نے اُسکو بلایا اور اُس کو یا کسی اور کو کہا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے تو چاہیئے کہ شروع کرے ساتھ حمد اللہ اور صفت اُسکی کے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر بعد اُسکے جو چاہے دعا کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے حمزہ زیات سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے عروہ سے اُسنے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے اللھم عافنی الخ یعنے اے اللہ مجھے میرے جسم مین آرام دے اور میری نظر مین آرام دے اور میرا وارث مجھی سے کر نہین کوئی معبود سواے اللہ کے جو حلم والا کریم ہے پاک ہے اللہ رب عرش بڑے کا اور سب حمد واسطے اللہ کے جو پالنے والا جہانون کا ہے یہ حدیث غریب ہے مین نے محمد سے سُنا ہے کہ کہتا حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے کچھ بھی نہین سُنا **باب حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلعم کے پاس خدمتگار کا سوال کرنے کو آئی پس فرمایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شئ منزل التورٰىة والانجيل والقرآن فالق الحب والنوى اعوذبك من شر كل شئ انت اخذ بناصيته انت الاول فليس قبلك شئ وانت الاخر فليس بعدك شئ وانت الظاهر فليس فوقك شئ وانت الباطن فليس دونك شئ اقض عنى الدين واغننى من الفقر هٰذا حديث حسن غريب وهكذا روى بعض اصحاب الاعمش عن الاعمش نحو هٰذا ورواه بعضهم عن الاعمش عن ابى صالح مرسلا ولم يذكر فيه عن ابى هريرة **باب حدثنا** ابوكريب نا يحيى بن ادم عن ابى بكر بن عياش عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن عبدالله بن الحارث عن زهير بن اقمر عن عبدالله بن عمرو قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم انى اعوذبك من قلب لا يخشع ومن دعاء لا يسمع ومن نفس لا تشبع ومن علم لا ينفع اعوذبك من هؤلاء الاربع وفى الباب عن جابر وابى هريرة وابن مسعود هٰذا حديث حسن صحيح غريب من هٰذا الوجه **باب حدثنا** احمد بن منيع نا ابومعاوية عن شبيب بن شيبة عن الحسن البصرى عن عمران بن حصين قال قال النبى صلى الله عليه وسلم لابى يا حصين كم تعبد اليوم الٰها قال ابى سبعة ستة فى الارض وواحدا فى السماء قال فايهم تعد لرغبتك ورهبتك قال الذى فى السماء قال يا حصين اما انك لو اسلمت علمتك كلمتين تنفعانك قال فلما اسلم حصين قال يا رسول الله علمنى الكلمتين اللتين وعدتنى فقال قل اللهم الهمنى رشدى واعذنى من شر نفسى هٰذا حديث حسن غريب قد روى هٰذا الحديث عن عمران بن حصين من غير هٰذا الوجه **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابوعامر نا ابومصعب عن عمرو بن ابى عمرو مولى المطلب عن انس بن مالك قال كثيرا ما كنت اسمع النبى صلى الله عليه وسلم يدعو بهؤلاء الكلمات اللهم انى اعوذبك من الهم والحزن والعجز والكسل والبخل وضلع الدين وقهر الرجال هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه من حديث عمرو بن ابى عمرو

اللهم الخ یعنی اے اللہ رب آسمانوں سات کے اور رب عرش بزرگ کے اے رب ہمارے اور رب ہر چیز کے اُتارنے والے توریت اور انجیل اور قرآن کے پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے پناہ مانگتا ہون تجھ سے ہر چیز کی شرارت سے کہ تو ہی پکڑنے والا ساتھ پیشانی اُسکی کے تو اول ہی سو تجھ سے پہلے کوئی چیز نہین اور تو آخر ہی سو بعد تیرے کوئی چیز نہین اور تو ظاہر ہے سو تیرے اوپر کوئی چیز نہین اور تو باطن ہی سو سوا ے تیرے کوئی چیز نہین میرا قرض ادا کر اور فقر سے غنی کر یہ حدیث حسن غریب ہی اور ایسا ہی اعمش کے بعض ساتھیون نے اعمش سے مثل اُسکے روایت کی ہی اور روایت کیا اُسکو بعض نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے مرسل اور اُسنے اسمین ابی ہریرہ کا ذکر نہین کیا **باب حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبداللہ بن حارث سے اُسنے زہیر بن اقمر سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے اللہم انی الخ یعنی اے اللہ مین تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہون جو نہین ڈرتا اور اُس دعا سے جو سُنی نہ جائے اور اُس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اُس علم سے جو نفع نہ دے مین ان چارون سے تیرے ساتھ پناہ چاہتا ہون اور اس باب مین روایت ہی جابر اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہی اس وجہ سے ۔ **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے شبیب بن شیبہ سے اُسنے حسن بصری سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے فرمایا اے حصین تو کتنے معبودون کی ایک دن مین عبادت کرتا ہی کہا میرے باپ نے سات کی چھ تو زمین مین ہین اور ایک آسمان مین فرمایا آپنے پس انمین سے کسکو ترغیب اور ترہیب کے لئے شمار کرتا ہی کہا اُسنے اُسکو جو آسمان مین ہی فرمایا آپ نے اے حصین خبردار اگر تو مسلمان ہوتا تو مین تجھے دو کلمے سکھلاتا جو تجھے نفع دیتے کہا راوی نے پس جب حصین مسلمان ہوا تو کہا اُسنے یا رسول اللہ مجھے وہ دو کلمے سکھلائیے جو آپنے میرے ساتھ وعدہ کئے تھے فرمایا آپنے کہہ اللہم الخ یعنے اے اللہ مجھے ہدایت سکھلا اور اپنے نفس کی بُرائی سے پناہ دے یہ حدیث حسن غریب ہی اور غیر اس وجہ سے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے مروی ہی **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو مصعب نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب کا غلام ہے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے مین بہت دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کرتا تھا کہ ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے تھے اللہم انی الخ یعنی اے اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور مردون[1] کے غلبہ سے یہ حدیث حسن ہی غریب ہی اس طریق یعنی طریق عمرو بن ابی عمرو سے

[1] مردون کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردون پر غالب ہو-۱۲

حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو یقول اللھم انی اعوذبک من الکسل والھرم والجبن والبخل وفتنۃ المسیح وعذاب القبر ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید** **حدثنا** محمد بن عبدالاعلیٰ نا عثام بن علی عن الاعمش عن عطاء بن السائب عن ابیہ عن عبداللہ بن عمرو قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح بیدہ ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ من حدیث الاعمش عن عطاء بن السائب وروی شعبۃ والثوری ھٰذا الحدیث عن عطاء بن السائب بطولہ وفی الباب عن یسیرۃ بنت یاسر **حدثنا** محمد بن بشار نا سھل بن یوسف نا حمید عن ثابت البنانی عن انس بن مالک ونا محمد بن المثنی نا خالد بن الحارث عن حمید عن ثابت عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا قد جھد حتی صار مثل فرخ فقال لہ اما کنت تدعوا ماکنت تسال ربک العافیۃ قال کنت اقول اللھم ماکنت معاقبی بہ فی الاٰخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ انک لاتطیقہ ولاتستطیعہ افلا کنت تقول اللھم اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من ھٰذا الوجہ وقد روی من غیر وجہ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد قال انبانا شعبۃ عن ابی اسحاق قال سمعت اباالاحوص یحدث عن عبداللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اسألک الھدیٰ والتقی والعفاف والغنیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** ابوکریب نا محمد بن فضیل عن محمد بن سعد الانصاری عن عبداللہ بن ربیعۃ الدمشقی قال ثنی عائذاللہ ابوادریس الخولانی عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داؤد یقول اللھم انی اسألک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللھم اجعل حبک احب الی من نفسی واھلی ومن الماء البارد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(حاشیہ: ن الفرخ)

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے اللھم انی الخ یعنی اے اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون بدن کی سُستی اور بوڑھاپے سے اور نامردی اور بخیلی سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب ہاتھون کے ساتھ تسبیح کے شمار کے بیان مین** **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبدالاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے عثام بن علی نے اعمش سے اُسنے عطاء بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ کے ساتھ تسبیح شمار کرتے تھے یہ حدیث حسن غریب ہے طریق اعمش سے جو راوی ہے عطاء بن سائب سے اور روایت کیا شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو عطاء بن سائب سے بطولہ اور اس باب مین روایت ہے یسیرہ بنت یاسر سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے سہل بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے حمید نے ثابت بنانی سے اُسنے انس بن مالک سے اور حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے حمید سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی عیادت کی جو لاغر ہوگیا تھا یہانتک کہ وہ مثل چوزہ کے ہوگیا تھا پس آپ نے اُس سے کہا تو کیا دعا کرتا تھا کیا تو اپنے رب سے عافیت کا سوال نہین کیا کرتا تھا کہا اُسنے مین یہ کہا کرتا تھا اللھم الخ یعنی اے اللہ جو تجھ کو مجھے آخرت مین عذاب دینا ہے وہ مجھے دنیا ہی مین دیدے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تو اُس کی طاقت نہین رکھتا اور نہ اُسکی قوت رکھ سکتا ہے تو کیون نہ کہا کیا اللھم آتنا الخ یعنی اے اللہ دے ہمکو دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی اور آگ کے عذاب سے نگاہ رکھ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے اور کئی وجہ سے بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سُنا مین نے اباالاحوص سے کہ حدیث کرتا تھا عبداللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللھم الخ یعنی اے اللہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے بچنے اور غنی کا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے محمد بن سعد انصاری سے اُسنے عبداللہ بن ربیعہ دمشقی سے کہا حدیث کی مجھے عائذاللہ ابوادریس خولانی نے ابی الدرداءؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے حضرت داؤدؑ یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللھم انی الخ یعنی اے اللہ مین تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہون اور اُس شخص کی محبت کا جو تجھسے محبت رکھتا ہے اور اس عمل کا جو مجھے تیری محبت تک پہونچائے اے اللہ مجھے اپنی محبت میری جان اور مال اور پانی سرد سے زیادہ نصیب کر کہا راوی نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا ذکر داؤد یحدث عنه قال کان اعبد البشر هٰذا حدیث حسن غریب باب حدثنا سفیان بن وکیع نا ابن ابی عدی
عن حماد بن سلمة عن ابی جعفر الخطمی عن محمد بن کعب القرظی عن عبد الله بن یزید الخطمی الانصاری عن رسول الله صلی الله
علیه وسلم انه کان یقول فی دعائه اللهم ارزقنی حبك وحب من ینفعنی حبه عندك اللهم ما رزقتنی مما احب فاجعله قوة لی
فیما تحب اللهم وما زویت عنی مما احب فاجعله فراغا لی فیما تحب هٰذا حدیث حسن غریب وابو جعفر الخطمی اسمه عمیر بن یزید بن خماشة
باب حدثنا احمد بن منیع نا ابو احمد الزبیری قال ثنی سعد بن اوس عن بلال بن یحیی العبسی عن شتیر بن شکل عن ابیه شکل
بن حمید قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله علمنی تعوذا اتعوذ به قال فاخذ بکفی فقال قل اللهم انی اعوذ بك
من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی یعنی فرجه هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه
الا من هٰذا الوجه من حدیث سعد بن اوس عن بلال بن یحیی باب حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن ابی الزبیر المکی
عن طاؤس الیمانی عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یعلمهم هٰذا الدعاء کما یعلمهم السورة من
القرآن اللهم انی اعوذ بك من عذاب جهنم ومن عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسیح الدجال واعوذ بك من فتنة
المحیا والممات هٰذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا هارون بن اسحاق الهمدانی نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة
عن ابیه عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو بهٰؤلاء الکلمات اللهم انی اعوذ بك من فتنة النار و
عذاب النار وعذاب القبر وفتنة القبر ومن شر فتنة الغنی ومن شر فتنة الفقر

جب حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تھے تو اُنسے حدیث کرتے تھے فرمایا آپ نے وہ اپنے زمانہ مین تمام آدمیون سے زیادہ عابد تھے یہ حدیث
حسن غریب ہے باب حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے حماد بن سلمہ سے اُس نے ابی جعفر خطمی
سے اُسنے محمد بن کعب قرظی سے اُسنے عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آنحضرت اپنی دعا
مین کہتے تھے اللھم ارزقنی الخ یعنے اے اللہ مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اُس شخص کی محبت کہ جسکی محبت مجھے نفع دے اے اللہ جو کچھ
تو نے میرے نصیب کیا ہے اُس چیز سے کہ مین اُسکو پسند رکھتا ہون اُسکو میرے حق مین وہ قوت بنا[۱] جسکو تو پسند رکھتا ہے اے اللہ اور جو کچھ
تو نے مجھ سے بند رکھا ہے اس چیز سے کہ مین اُسکو پسند رکھتا ہون تو اُسکو میرے لئے فراغت کر اس سے کہ تو پسند رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ اور ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے باب حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری
نے کہا حدیث کی مجھے سعد بن اوس نے بلال بن یحیی عبسی سے اُسنے شتیر بن شکل سے اُسنے اپنے باپ شکل بن حمید سے کہا اُسنے
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی تعویذ سکھلایئے کہ مین اُسکو تعویذ بناؤن فرمایا آپ نے
کہ اللھم الخ یعنے اے اللہ مین تیری پناہ چاہتا ہون کانون کی بُرائی سے اور آنکھ کی برائی سے اور زبان کی بُرائی سے اور دل کی
بُرائی سے اور منی کی بُرائی سے یعنی فرج کی بُرائی سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق یعنی طریق سعد بن اوس
سے جو راوی ہے بلال بن یحیی سے باب حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی الزبیر مکی
سے اُسنے طاؤس یمانی سے اُسنے عبد اللہ بن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسا کہ اُنکو قرآن
کی سورۃ سکھلاتے تھے اللھم الخ یعنی اے اللہ مین تیری پناہ چاہتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ
چاہتا ہون مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہون زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہم سے
ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا
اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے تھے اللھم الخ یعنے اے اللہ مین تیری پناہ چاہتا ہون آگ کے فتنہ اور
آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور مال کے فتنہ کی بُرائی سے اور فقر کے فتنہ کی بُرائی سے

۱؎ یعنی جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے انعامات سے اُنکو میرے لئے ایسی قوت بنا کہ اُسکو مین تیری راہ مین صرف کرون اور اس قوت کو تیری رضا مین خرچ کرون اور جو نعمت کہ تو نے
مجھ سے دور رکھی باوجودیکہ میرا دل اُسکو چاہتا ہے اس دور رکھنے کو میرے حق مین موجب فراغت کی بنا کہ اُسکے اشتغال سے دل فارغ ہو کر تیری اطاعت مین مصروف ہو۔

ومن شر المسيح الدجال اللهم اغسل خطاياى بماء الثلج والبرد وانق قلبى من الخطايا كما انقيت الثوب الابيض من الدنس وباعد بينى وبين خطاياى كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم انى اعوذ بك من الكسل والهرم والمأثم والمغرم هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هارون نا عبدة عن هشام بن عروة عن عباد بن عبدالله بن الزبير عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عند وفاته اللهم اغفرلى وارحمنى والحقنى بالرفيق الاعلىٰ هٰذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** الانصارى نا معن نا مالك عن يحيىٰ بن سعيد عن محمد بن ابراهيم التيمى ان عائشة قالت كنت نائمة الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم ففقدته من الليل فلمسته فوقع يداى على قدميه وهو ساجد وهو يقول اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك هٰذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن عائشة **حدثنا** قتيبة نا الليث عن يحيىٰ بن سعيد بهٰذا الاسناد نحوه زاد فيه واعوذ بك منك لا احصى ثناء عليك **باب حدثنا** الانصارى نا معن نا مالك عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقول احدكم اللهم اغفرلى ان شئت اللهم ارحمنى ان شئت ليعزم المسألة فانه لا مكره له هٰذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** الانصارى نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن ابى عبدالله الاغر وعن ابى سلمة بن عبدالرحمٰن عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل ربنا كل ليلة الى السماء الدنيا حتى يبقى ثلث الليل الاخر فيقول من يدعونى فاستجيب له من يسألنى فاعطيه ومن يستغفرنى فاغفر له هٰذا حديث حسن صحيح وابو عبدالله الاغر اسمه سلمان وفى الباب عن على وعبدالله بن مسعود وابى سعيد

اور مسیح دجال کی برائی سے اے اللہ میرے گناہوں کو دھو برف اور اولے کے پانی سے اور میرے دل کو گناہوں سے صاف کر جیسا کہ کپڑا سفید میل سے صاف کیا جاتا ہے اور دوری ڈال درمیان میرے اور میرے گناہوں کے جیسا کہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے اور گناہ اور قرض سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ اپنی وفات کے وقت فرماتے اللھم الخ یعنی اے اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو بلند رتبہ رفیقوں[1] میں **باب حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے یہ کہ حضرت عائشہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی سو میں نے رات کے وقت آپ کو نہ پایا اور آپ کو ٹٹولا پس میرا ہاتھ آپ کے قدموں مبارک پر جا پڑا اس حال میں کہ آپ سجدہ میں تھے اور یہ کہہ رہے تھے اعوذ الخ یعنی میں تیری رضا کے ذریعہ سے پناہ چاہتا ہوں تیرے غصہ سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے میں تجھ پر صفت شمار نہیں کرسکتا جیسا کہ تو نے اپنے نفس کی ثنا کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے یحییٰ بن سعید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور اسمیں یہ زیادہ کیا ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں تجھ سے میں تجھ پر ثنا نہیں شمار کرسکتا **باب حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابی الزناد سے اُنہوں نے اعرج سے اُنہوں نے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی یوں دعا نہ کرے اے اللہ بخش مجھے اگر تیری مرضی ہو اے اللہ مجھ پر رحم کر اگر تیری مرضی ہو چاہیئے کہ سوال کرنے میں یقین کرے کیونکہ کوئی اُس پر جبر کرنیوالا نہیں ہے[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابن شہاب سے اُنہوں نے ابی عبداللہ اغر سے اور ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے اُنہوں نے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب ہمارا ہر رات میں آسمان سے دنیا کی طرف اُترتا ہے[3] جبکہ رات کی آخر تہائی باقی رہتی ہے اور فرماتا ہے کون شخص مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ اُسکی دعا قبول کروں کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ اُسکو دوں اور کون مجھ سے بخشش مانگتا ہے کہ اُسے بخشش کروں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبداللہ اغر کا نام سلمان ہے اور اس باب میں روایت ہے علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابی سعید

[1] رفیق اعلیٰ سے مراد فرشتے اور مقرب انبیا علیہم السلام ہیں یعنی اے اللہ مجھے اُن کے ساتھ ملا اور بعضوں نے کہا ہے مراد اس سے اللہ تعالیٰ ہے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت حالت صحت میں فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آتی جب حضرت کو مرض الموت میں غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اُسوقت میں نے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نہیں کیا ۱۲ [2] یعنی جب کوئی دعا مانگے تو مشیت پر معلق نہ کرے کیونکہ کوئی اللہ تعالیٰ پر کسی فعل پر جبر کرنے والا نہیں جب دعا کرنے لگے تو یقین رکھے کہ دعا قبول ہوگئی ہے ۱۲ [3] نزول وصعود وحرکات یہ سب صفات اجسام سے ہیں اور اللہ جلشانہ ان سے منزہ اور پاک ہے اسلیئے اس سے نزول رحمت والطاف الٰہیہ اور بندوں سے اس کا قرب مراد ہے۔ واللہ اعلم محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

وجبیر بن مطعم ورفاعة الجهنی وابی الدرداء وعثمان بن ابی العاص **حدثنا** محمد بن یحیی الثقفی المروزی نا حفص بن غیاث عن ابن جریج عن عبدالرحمٰن بن سابط عن ابی امامة قال قیل یا رسول الله ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاخر ودبر الصلوات المکتوبات هذا حدیث حسن وقد روی عن ابی ذر وابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال جوف اللیل الاخر الدعاء فیه افضل وارجیٰ ونحو هذا **باب حدثنا** عبدالله بن عبدالرحمٰن انا حیوة بن شریح الحمصی عن بقیة بن الولید عن مسلم بن زیاد قال سمعت انسا یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال حین یصبح اللهم اصبحنا نشهدك ونشهد حملة عرشك وملائکتك وجمیع خلقك بانك الله لا اله الا انت وحدك لا شریك لك وان محمدا عبدك ورسولك الا غفر الله له ما اصاب فی یومه ذلك وان قالها حین یمسی غفر الله له ما اصاب فی تلك اللیلة من ذنب هذا حدیث غریب **باب حدثنا** علی بن حجر نا عبدالحمید بن عمر الهلالی عن سعید بن ایاس الجریری عن ابی السلیل عن ابی هریرة ان رجلا قال یا رسول الله سمعت دعاءك اللیلة فکان الذی وصل لی منه انك تقول اللهم اغفر لی ذنبی ووسع لی فی داری وبارك لی فیما رزقتنی قال صلی الله علیه وسلم فهل تراهن ترکن شیئا وابو السلیل اسمه ضریب بن نقیر ویقال نفیر وهذا حدیث غریب **باب حدثنا** علی بن حجر انا ابن المبارك نا یحیی بن ایوب عن عبیدالله بن زحر عن خالد بن عمران ان ابن عمر قال قلما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بهؤلاء الکلمات لاصحابه اللهم اقسم لنا من خشیتك ما یحول بیننا وبین معاصیك ومن طاعتك ما تبلغنا به جنتك ومن الیقین ما تهون به علینا مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر همنا ولا مبلغ علمنا

اور جبیر بن مطعم اور رفاعہ جہنی اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی ثقفی مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے ابن جریج سے اُسنے عبدالرحمٰن بن سابط سے اُسنے ابی امامہ سے کہا اُسنے کسی نے کہا یا رسول اللہ کونسی دعا زیادہ سُنی جاتی ہے فرمایا آپنے آخر رات کے جوف مین اور فرض نمازون کے بعد - یہ حدیث حسن ہے - اور مروی ہے بواسطہ ابی ذر اور ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے آخر رات کے جوف مین دعا کرنی افضل اور لائق قبولیت کے ہے اور مثل اسکے آپنے اور کلمے فرمائے **باب حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو حیوة بن شریح حمصی نے بقیہ بن ولید سے اُسنے مسلم بن زیاد سے کہا اُسنے سُنا مین نے انس رضؓ سے کہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح کے وقت کہے (اے اللہ ہمنے صبح کی اس حالت مین کہ تیری گواہی دیتے ہین اور تیرے عرش کے اُٹھانے والون کی گواہی دیتے ہین اور تیرے فرشتون کی اور تمام تیری پیدائش کی یہ کہ تو اللہ ہے نہین کوئی معبود سوا تیرے تو اکیلا ہے نہین کوئی شریک واسطے تیرے اور بیشک محمد تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے) تو اللہ تعالی اُسکے گناہ کو جو اُسنے اسدن کیا ہے بخشدیتا ہے اور اگر رات کے وقت کہے تو اللہ تعالی اُسکے گناہ کو جو اُسنے اس رات مین کیا ہے بخشدیتا ہے - یہ حدیث غریب ہے **باب حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالحمید بن عمر ہلالی نے سعید بن ایاس جریری سے اُسنے ابی السلیل سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ مین نے آپکی دعا آج کی رات مین سُنی ہے سو مجھے جو کچھ اس دعا سے پہونچا ہے یہ ہے کہ آپ کہتے تھے اللہم الخ یعنی اے اللہ میرے گناہ بخش اور میری رائے مین فراخی کر اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اسمین برکت دے فرمایا آپنے پس کیا تو دیکھتا ہے کہ ان کلمات نے کوئی چیز چھوڑ دی ہے اور ابو السلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے اور کہا گیا ہے نفیر فا سے اور یہ حدیث غریب ہے **باب حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ایوب نے عبیداللہ بن زحر سے اُسنے خالد بن ابی عمران سے یہ کہ ابن عمر نے کہا کم تھی یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے کھڑے ہوتے کہ ان کلمات کے ساتھ اپنے صحابہ کے حق مین دعا نہ کر لیتے اللہم الخ یعنی اے اللہ تقسیم کر ہمارے لیئے اپنا خوف اسقدر کہ حائل ہو درمیان ہمارے اور نافرمانی تیری کے اور طاعت اپنی سے اسقدر کہ اسکے سبب ہمکو تو اپنی جنت مین پہونچائے اور یقین سے اسقدر کہ اُسکے سبب ہمپر دنیا کی مصیبتین آسان ہون اور نفع دے ہمکو ساتھ ہمارے کانون اور آنکھون اور قوت کے جبتک تو ہمکو زندہ رکھے اور میری نسل سے میرا وارث کر اور کینہ ہمارا اُسپر کر جو ہمپر ظلم کرے اور ہمکو مدد دے اسپر جو ہمارے ساتھ دشمنی کرے اور ہمارے دین مین مصیبت نہ ڈال اور نہ کر دنیا[۵] کو ہمارا بڑا غم اور نہ غایت علم ہمارے کی

[۵] یعنی دنیا کا حاصل کرنا ہی ہمارا اصلی مقصود نہ کر اور نہ ہمارے علم کی اس دُنیا کا حاصل کرنا علت غائی بنا یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم دُنیا کو حاصل کرنا ہی اپنا مقصود تصور کر لین اور دین کو بھول جائین ۱۲

ولا تسلط علینا من لا یرحمنا ھٰذا حدیث حسن غریب وقد روی بعضھم ھٰذا الحدیث عن خالد بن ابی عمران عن نافع
عن ابن عمر حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا عثمان الشحام نا مسلم بن ابی بکرۃ قال سمعنی ابی وانا اقول اللھم انی
اعوذ بک من الھم والکسل وعذاب القبر قال یا بنی ممن سمعت ھٰذا قال قلت سمعتک تقولھن قال الزمھن فانی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھن ھٰذا حدیث حسن غریب **باب** حدثنا علی بن خشرم نا الفضل بن
موسیٰ عن الحسین بن واقد عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک
کلمات اذا قلتھن غفر اللہ لک وان کنت مغفورا لک قال قل لا الہ الا اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ
سبحان اللہ رب العرش العظیم قال علی بن خشرم واخبرنا علی بن الحسین بن واقد عن ابیہ بمثل ذلک الا انہ قال فی
اٰخرھا الحمد للہ رب العالمین ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ من حدیث ابی اسحاق عن الحارث عن علی
باب حدثنا محمد بن یحییٰ نا محمد بن یوسف نا یونس بن ابی اسحاق عن ابراھیم بن محمد بن سعد عن ابیہ عن سعد قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذ دعا وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
فانہ لم یدع بھا رجل مسلم فی شیء قط الا استجاب اللہ لہ وقال محمد بن یوسف مرۃ عن ابراھیم بن محمد بن سعد عن سعد
وقد روی غیر واحد ھٰذا الحدیث عن یونس بن ابی اسحاق عن ابراھیم بن محمد بن سعد عن سعد ولم یذکروا فیہ عن ابیہ
وروی بعضھم وھو ابو احمد الزبیری عن یونس فقالوا عن ابراھیم بن محمد بن سعد عن ابیہ عن سعد نحو روایۃ محمد بن یوسف
باب حدثنا یوسف بن حماد البصری نا عبد الاعلیٰ عن سعید عن قتادۃ عن ابی رافع عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ غیر واحدۃ من احصاھا دخل الجنۃ

اور ہمپر ایسا حاکم مسلط نہ کر جو ہمپر رحم نہ کرے - یہ حدیث حسن ہے - اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو خالد بن ابی عمران سے اُسنے نافع
سے اُسنے ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان شحام نے کہا حدیث کی ہم سے مسلم
بن ابی بکرہ نے کہا اُسنے مجھ سے میرے باپ نے سنا کہ مین یہ کہتا ہون اللھم انی الخ یعنے اے اللہ مین تیری پناہ چاہتا ہون غم اور سستی سے اور قبر کے
عذاب سے کہا اُسنے اے میرے بیٹے یہ دعا کس سے سیکھی ہی کہا اُسنے مین نے کہا مین نے آپ سے سنا ہی کہ آپ انکو کہتے تھے کہا اُنھون نے لازم پکڑ اسکو
کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ اسکو پڑھتے تھے - یہ حدیث حسن غریب ہی **باب حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی
ہمسے فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علیؓ سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین
تجھکو وہ کلمے نہ سکھلاؤن کہ جب تو اُنکو کہے گا تو اللہ تجھے بخشدیگا اور اگر تو پہلی ہی بخشا ہوا ہو گا تو تیرے درجے بلند کریگا فرمایا آپنے کہ لا الٰہ الا اللہ الخ
یعنے نہین کوئی معبود سواے اللہ کے جو بلند ہی بزرگ نہین کوئی معبود سواے اللہ کے جو حلم والا ہی بخشنے والا نہین کوئی معبود سواے اللہ کے
پاک ہے وہ اللہ جو رب ہے عرش بزرگ کا کہا علی بن خشرم نے اور خبر دی ہمکو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اُسکے مگر کہ اُسنے
اسکے آخر مین کہا ہے الحمد للہ رب العالمین یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی اسحاق سے جو راوی ہی حارث سے وہ علی سے **باب**
حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحاق نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُسنے
اپنے باپ سے اُسنے سعد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا حضرت ذی النونؑ کی جبکہ اُنھون نے مچھلی کے پیٹ مین دعا
کی تھی یہ تھی لا الٰہ الا انت الخ یعنے نہین کوئی معبود سواے تیرے پاک ہی تو مین ظالمون سے ہون سو جو کوئی مرد مسلمان کسی حاجت مین اسکے ساتھ دعا
کریگا تو اللہ تعالیٰ اُسکی دعا قبول کرتا ہی اور کہا محمد بن یوسف نے ایکبار روایت ہی ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُسنے روایت کی سعد سے اور روایت کیا ہے
کئی ایک نے اس حدیث کو یونس بن ابی اسحاق سے اُسنے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُسنے سعد سے اور اُنھون نے اُسمین اسکے باپ کا ذکر نہین کیا اور روایت
کیا ہی بعض نے یعنے ابو احمد زبیری نے یونس سے پس کہا اُنھون نے مروی ہی ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سعد سے
مثل روایت محمد بن یوسف کے **باب حدیث** کی ہمسے یوسف بن حماد بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلیٰ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُس نے
ابی رافع سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہین یعنی ایک کم سو جو کوئی اُنکو یاد کرے وہ جنت مین داخل ہوگا

ع یعنی حضرت یونس علیہ السلام

قال یوسف ونا عبد الاعلی عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب حدثنا** ابراهیم بن یعقوب نا صفوان بن صالح نا الولید بن مسلم نا شعیب بن ابی حمزة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لله تسعة وتسعین اسما مائة غیر واحدة من احصاها دخل الجنة هو الله الذی لا اله الا هو الرحمن الرحیم الملك القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلیّ الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشهید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدئ المعید المحیی الممیت الحی القیوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الاخر الظاهر الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذو الجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع الضار النافع النور الهادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور هذا حدیث غریب حدثنا به غیر واحد عن صفوان بن صالح ولا نعرفه الا من حدیث صفوان بن صالح وهو ثقة عند اهل الحدیث وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم لا نعلم فی کبیر شئ من الروایات ذکر الاسماء الا فی هذا الحدیث وقد روی آدم بن ابی ایاس هذا الحدیث باسناد غیر هذا عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وذکر فیه الاسماء ولیس له اسناد صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لله تسعة وتسعین اسما من احصاها دخل الجنة ولیس فی هذا الحدیث ذکر الاسماء وهو حدیث حسن صحیح ورواه ابو الیمان عن شعیب بن

کہا یوسف نے اور حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے ہشام بن حسان سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے شعیب بن ابی حمزہ نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے کے ننانوے نام ہین یعنی ایک کم سَو جو کوئی اُنکو یاد کرے وہ جنت مین داخل ہوگا۔ ہو اللہ الذی الخ یعنے وہ ہے اللہ جو نہین کوئی معبود سوا اسکے جو بخشنے والا ہی مہربان بادشاہ بہت پاک سلامت سب عیب سے امن دینے والا نگہبان غالب زبردست تکبر والا پیدا کرنیوالا درست کرنیوالا صورتین بنانیوالا بخشش کرنیوالا قہر کرنیوالا وہاب رزق دینے والا کھولنے والا جاننے والا بند کرنیوالا فراخی کرنیوالا نیچا کرنیوالا بلند کرنیوالا عزت دینے والا ذلت دینے والا سننے والا دیکھنے والا حکم کرنیوالا عدل کرنیوالا باریک بین خبر رکھنے والا حلم والا عظمت والا گناہ بخشنے والا شکر قبول کرنیوالا بلند کبیر حافظ تقدیر بنانیوالا کفایت کرنیوالا جلیل کریم نگہبان قبول کرنیوالا فراخی دینے والا حکمت والا دوست رکھنے والا بزرگ قیامت لانیوالا حاضر حق کارساز زور آور بہت قدرت والا دوست ستودہ شدہ شمار کرنیوالا ابتدا بنانیوالا دوبارہ پیدا کرنے والا زندہ کرنیوالا مارنیوالا زندہ قائم پانیوالا بزرگ واحد بے احتیاج قادر مقتدر مقدم مؤخر اول آخر ظاہر باطن والی علو والا احسان کرنیوالا رجوع کرنیوالا بدلہ لینے والا معاف کرنیوالا شفقت کرنیوالا مالک ملک کا صاحب بزرگی اور بخشش کا انصاف کرنیوالا جمع کرنیوالا بے نیاز غنی کرنیوالا منع کرنیوالا ضرر دینے والا نفع دینے والا نور ہدایت کرنیوالا پیدا کرنیوالا باقی رہنے والا وارث رشید صبر کرنیوالا یہ حدیث غریب ہی حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے کئی ایک نے صفوان بن صالح سے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق صفوان بن صالح سے اور یہ اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہی اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطۂ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی ہم سوا اس حدیث کے اور بڑی بڑی روایتون مین بھی اللہ تعالی کے نامون کا ذکر نہین پاتے اور آدم بن ابی ایاس نے اس حدیث کو سوائے اس اسناد کے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اور اُسنے اسمین نام الٰہی ذکر کئے ہین اور اسکی سند صحیح نہین حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اللہ تعالی کے ننانوے نام ہین جو کوئی انکو یاد کرے جنت مین داخل ہوگا اور اس حدیث مین ان اسمو کا ذکر نہین ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا اسکو ابو الیمان نے شعیب بن

ابی حمزۃ عن ابی الزناد و لم یذکر فیه الاسماء **حدثنا** ابراهیم بن یعقوب نا زید بن حباب ان حمید المکی مولی ابن علقمة حدثه ان عطاء بن ابی رباح حدثه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قلت یا رسول الله وما ریاض الجنة قال المساجد قلت وما الرتع یا رسول الله قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر هٰذا حدیث غریب **حدثنا** عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنی ابی قال ثنی محمد بن ثابت هو البنانی ثنی ابی عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قالوا وما ریاض الجنة قال حلق الذکر هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه من حدیث ثابت عن انس **باب حدثنا** ابراهیم بن یعقوب نا عمرو بن عاصم نا حماد بن سلمة عن ثابت عن عمر بن ابی سلمة عن امه ام سلمة عن ابی سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اصاب احدکم مصیبة فلیقل انا لله وانا الیه راجعون اللهم عندك احتسب مصیبتی فاجرنی فیها وابدلنی منها خیرا فلما احتضر ابو سلمة قال اللهم اخلف فی اهلی خیرا منی فلما قبض قالت ام سلمة انا لله وانا الیه راجعون عند الله احتسب مصیبتی فاجرنی فیها هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه وروی هٰذا الحدیث من غیر هٰذا الوجه عن ام سلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم وابو سلمة اسمه عبد الله بن عبد الاسد **باب حدثنا** یوسف بن عیسیٰ نا الفضل بن موسیٰ نا سلمة بن وردان عن انس بن مالك ان رجلا جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ای الدعاء افضل قال سل ربك العافیة والمعافاة فی الدنیا والاخرة ثم اتاه فی الیوم الثانی فقال یا رسول الله ای الدعاء افضل فقال له مثل ذلك ثم اتاه الیوم الثالث فقال له مثل ذٰلك

ابی حمزہ سے اُسنے ابی الزناد سے اور ان اسمون کا ذکر اسنے اسمین نہین کیا **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے یہ کہ حمید مکی ابن علقمہ کے غلام نے اسکو حدیث کی ہی کہ عطار بن ابی رباح نے اسکو حدیث کی ہی ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم جنت کے باغون سے گذرو تو انمین چرو مین نے کہا یا رسول اللہ اور جنت کے باغ کیا ہین فرمایا آپ نے مسجدین ہین نے کہا اور انمین چرنا کیا ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا آلہ الا اللہ و اللہ اکبر۔ یہ حدیث غریب ہی **حدیث** کی ہمسے عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے محمد بن ثابت بنانی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغون مین گذرو تو چرو کہا لوگون نے اور جنت کے باغ کیا ہین فرمایا آپ[۱] نے حلقے ذکر کے یہ حدیث حسن ہی غریب ہی اس طریق سے یعنے طریق ثابت سے جو راوی ہے انس رضؓ سے **باب حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے عمر بن ابی سلمہ سے اُسنے اپنی والدہ ام سلمہ سے اُسنے ابی سلمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کو کوئی مصیبت پہونچے تو چاہیئے کہ کہے انا للہ الخ یعنے ہم واسطے اللہ کے ہین اور ہم اسکی طرف رجوع کرنیوالے ہین اے اللہ تیرے پاس اپنی مصیبت کا اجر شمار کرتا ہون سو مجھے اسمین اجر دے اور اس سے بہتر بدلہ نصیب کر پس جب ابو سلمہ کو موت پہونچی تو کہا اُسنے اے اللہ میرے اہل مین مجھ سے بہتر خلیفہ کر سو جب وہ فوت ہوگیا تو کہا ام سلمہ نے انا للہ الخ یعنے ہم واسطے اللہ کے ہین اور ہم طرف اُسکے رجوع کرنیوالے ہین مین اللہ کے پاس اپنی مصیبت کا شمار کرتی ہون سو مجھے اسمین اجر دے یہ حدیث حسن ہی غریب ہی اسوجہ سے اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ام سلمہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی اور ابو سلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الاسد ہی **باب حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے سلمہ بن وردان نے انس بن مالک سے یہ کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہی فرمایا آپ نے اپنے رب سے سلامتی[۲] اور عافیت دنیا اور آخرت مین پھر وہ مرد دوسرے دن آپکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہی پس آپنے اسی طرح جواب دیا پھر تیسرے دن آپکے پاس آیا سو آپنے اسکو اسی طرح کہا

[۱] یعنی بہت لوگون کا جمع ہوکر اللہ کی یاد مین مشغول ہونا جہان کثرت سے آدمی ہون وہان فیض الٰہی بہت نازل ہوتا ہی جسقدر زائد ہونگے اسی قدر فیض زیادہ ہوگا اس امر کو وہ لوگ جانتے ہین جو ایسے موقعون مین جمع ہوتے ہین اگر غور سے دیکھا جاوے تو ظاہر ہوگا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی تنہا نماز پڑھنے سے پچیس[۲۵] یا ستائیس[۲۷] درجہ زیادہ اجر ملتا ہی وجہ اسکی یہی ہی کہ جماعت مین بسبب کثرت کے فیض الٰہی دمبدم کثرت سے نازل ہوتا جاتا ہے یہی وجہ ہی کہ جمعہ مین اس سے زیادہ ہوتا ہے اسلئے کہ وہان عموماً ہر ایک نماز سے زیادہ نمازی ہوتے ہین علی ہذا القیاس حج بیت اللہ ۱۲ [۲] سلامتی تمام آفات ظاہرہ اور باطنہ سے اسی مین ایمان بھی داخل ہی اسیواسطے آنحضرتؐ نے اس دعا کو افضل فرمایا ہے اور معافات باب مفاعلہ سے معنی اسکے یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ تجھے لوگونکی ایذا سے بچالے اور لوگون کو تیری ایذا سے ۱۲

قال فاذا اعطيت العافية فی الدنيا واعطيتها فی الاخرة فقد افلحت هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه انما نعرفه من حديث سلمة بن وردان حدثنا قتيبة بن سعيد نا جعفر بن سليمان الضبعی عن كهمس بن الحسن عن عبد الله بن بريدة عن عائشة قالت قلت يا رسول الله ارايت ان علمت اى ليلة ليلة القدر ما اقول فيها قال قولی اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عنی هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا احمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن يزيد بن ابی زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يا رسول الله علمنی شيئا اسأله الله قال سل الله العافية فمكثت اياما ثم جئت فقلت يا رسول الله علمنی شيئا اسأل الله فقال لی يا عباس يا عم رسول الله سل الله العافية فی الدنيا والاخرة هٰذا حديث صحيح وعبد الله هو ابن الحارث بن نوفل وقد سمع من العباس بن عبد المطلب باب حدثنا محمد بن بشار نا ابراهيم بن عمر بن ابی الوزير نا زنفل بن عبد الله ابو عبد الله عن ابن ابی مليكة عن عائشة عن ابی بكر الصديق ان النبی صلی الله عليه وسلم كان اذا اراد امرا قال اللهم خر لی واختر لی هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث زنفل وهو ضعيف عند اهل الحديث ويقال له زنفل بن عبد الله العرفی وكان يسكن عرفات وتفرد بهٰذا الحديث ولا يتابع عليه باب حدثنا اسحاق بن منصور انا حبان بن هلال نا ابان هو ابن يزيد العطار نا يحيی ان زيد بن سلام حدثه ان ابا سلام حدثه عن ابی مالك الاشعری قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الوضوء شطر الايمان والحمد لله يملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله يملأن او تملأ ما بين السمٰوات والارض والصلوٰة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرٰان حجة لك او عليك كل الناس يغدو فبائع نفسه فمعتقها او موبقها هٰذا حديث حسن صحيح باب حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمٰعيل بن عياش عن عبد الرحمٰن بن زياد

فرمایا آپ نے جب تجھے عافیت دنیا مین مل گئی اور آخرت مین بھی مل گئی سو تو خلاصی پاگیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اس وجہ سے ہمتو اسکو فقط طریق سلمہ بن وردان سے ہی پہچانتے ہین حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے کہمس بن حسن سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتلائیے کہ اگر مجھے لیلۃ القدر معلوم ہو تو مین اُسمین کیا دعا کرون فرمایا آپ نے کہہ اے اللہ تو معاف کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے معافی کو سو مجھ سے معاف کر یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے عباس بن عبد المطلب سے کہا اُسنے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی چیز سکھلائیے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرون پس فرمایا آپ نے اے عباس اے رسول اللہ کے چچا اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت مین عافیت طلب کر یہ حدیث صحیح ہے اور عبد اللہ وہ حارث بن نوفل کا بیٹا ہی اور اُسکی عباس بن عبد المطلب سے سماع ہے باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن عمر بن ابی الوزیر نے کہا حدیث کی ہمسے زنفل بن عبد اللہ یعنے ابو عبد اللہ نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسنے ابی بکر صدیق سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو کہتے اے اللہ مجھے نیک الہام کر اور میرے لئے اچھی بات پسند کر یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق زنفل سے اور یہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہی اور اسکو زنفل بن عبد اللہ عرفی کہا جاتا ہی اور یہ عرفات مین سکونت رکھتا تھا اور اس حدیث سے متفرد ہوا ہے اور اُسکا متابع کوئی نہین ہوا باب حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو حبان بن ہلال نے کہا حدیث کی ہمسے ابان بن یزید عطار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی نے کہ زید بن سلام نے اسکو حدیث کی ہی کہ ابا سلام نے حدیث کی ہی اسکو ابی مالک اشعری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نصف[1] ایمان کا ہی۔ اور الحمد للہ میزان کو پُر کرتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ پُر کرتے ہین یا پُر کرتا ہے ہر ایک انمین سے (شک راوی) اس چیز کو جو درمیان آسمانون اور زمین کے ہی۔ اور نماز نور ہی اور صدقہ برہان ہے اور صبر روشنائی ہی اور قرآن حجت واسطے تیرے یا اوپر تیرے ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے اور اپنے نفس کو بیچنے والا ہی سو آزاد کرنیوالا ہی اسکو یا ہلاک کرنیوالا ہے اسکو یہ حدیث حسن ہے باب حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے عبد الرحمٰن بن ابی زیاد سے

[1] وضو نصف ایمان ہی یعنے ثواب اُسکا نصف ایمان کے برابر ہی یا یہ کہ ایمان کے معنے نماز کے ہین اور وضو نماز کی شرط ہے سو گویا نصف اسکا ہوا یا یہ کہ وضو بھی گناہون کو نابود کرتا ہے جیسا کہ ایمان نابود کرتا ہے یا یہ کہ ایمان باطن کی صفائی کرتا ہے اور وضو ظاہر کی قولہ اپنے نفس کو بیچنے والا ہے یعنے ہر ایک آدمی صبح کے وقت اپنے نفس کو کسی کار کے عوض مین صرف کرتا ہے پھر دو حال سے خالی نہین یا تو اُسکو آزاد کرنے والا ہے بشرطیکہ طاعت مین صرف کرے یا اس کو ہلاک کرنے والا ہے اگر اس کو معصیت مین خرچ کرے ۱۲ ۱۲

عن عبداللہ بن یزید عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح نصف المیزان والحمد للہ یملأہ ولا الہ الا اللہ لیس لها دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ ولیس اسنادہ بالقوی حدثنا ہناد نا ابو الاحوص عن ابی اسحٰق عن جری النہدی عن رجل من بنی سلیم قال عدھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدی او فی یدہ التسبیح نصف المیزان والحمد للہ یملأہ والتکبیر یملأ ما بین السماء والارض والصوم نصف الصبر والطہور نصف الایمان ہذا حدیث حسن وقد روی شعبۃ والثوری عن ابی اسحاق باب حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا علی بن ثابت ثنی قیس بن الربیع وکان من بنی اسد عن الاغر بن الصباح عن خلیفۃ بن حصین عن علی بن ابی طالب قال اکثر ما دعا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فی الموقف اللہم لک الحمد کالذی تقول وخیرا مما نقول اللہم لک صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک رب تراثی اللہم انی اعوذبک من عذاب القبر ووسوسۃ الصدر وشتات الامر اللہم انی اعوذبک من شر ما تجیٔ بہ الریح ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ ولیس اسنادہ بالقوی باب حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا عمار بن محمد ابن اخت سفیان الثوری نا الیث بن ابی سلیم عن عبدالرحمٰن بن سابط عن ابی امامۃ قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدعاء کثیر لم نحفظ منہ شیئا قلنا یا رسول اللہ دعوت بدعاء کثیر لم نحفظ منہ شیئا قال الا ادلکم علی ما یجمع ذلک کلہ تقول اللہم انا نسألک من خیر ما سألک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ونعوذبک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانت المستعان وعلیک البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہذا حدیث حسن غریب باب حدثنا ابو موسی الانصاری نا معاذ بن معاذ عن ابی بن کعب صاحب الحریر قال ثنی شہر بن حوشب قال قلت لام سلمۃ یا ام المؤمنین ما کان اکثر دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان عندک قالت کان اکثر دعائہ

سفیان الثوری

اُسنے عبداللہ بن یزید سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح نصف میزان کا ہی اور الحمد للہ پر کرتا ہی اُسکو اور لا الٰہ الا اللہ کیلیے آگے اللہ سے کوئی پردہ نہین ہے یہانتک کہ اُسکے پاس پہونچ جاتا ہی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہی اور اسناد اسکی قوی نہین حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے جری نہدی سے اُسنے ایک مرد سے جو بنی سلیم سے ہے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو میرے ہاتھ مین یا اپنے ہاتھ مین شمار کیا تسبیح نصف میزان کا ہی اور الحمد للہ پر کرتا ہی اُسکو اور تکبیر پر کرتی ہی اُسکو جو درمیان آسمان اور زمین کے ہی اور روزہ نصف صبر کا ہے اور وضو نصف ایمان کا ہی[ع] یہ حدیث حسن ہی۔ اور روایت کی ہی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے باب حدیث کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ثابت نے کہا حدیث کی مجھے قیس بن ربیع نے اور یہ بنی اسد سے تھا اُسنے اغر بن صباح سے اُسنے خلیفہ بن حصین سے اُسنے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے سب سے زیادہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موقف مین عرفہ کی رات مین جو مانگی ہی یہ ہی اللہم لک الخ یعنے اے اللہ واسطے تیرے حمد ہی جیسا کہ خود کہتا ہی اور بہتر اس سے کہ ہم کہتے ہین اے اللہ واسطے تیرے نماز میری ہی اور قربانی اور زندگانی اور مرنا اور تیری طرف ہی پھرنا میرا اور تیرے لئے ہی ورثہ میرا اے اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے اور سینے کے فتنے سے اور پراگندگی امر سے اے اللہ مین تیری پناہ چاہتا ہون اس چیز کی برائی سے جسکو ہوا لائے یہ حدیث غریب ہی اس وجہ سے اور اسناد اسکی قوی نہین ہی باب حدیث کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہمسے عمار بن محمد نے جو سفیان ثوری کا بھانجا ہی کہا حدیث کی ہمسے لیث بن ابی سلیم نے عبدالرحمٰن بن سابط سے اُسنے ابی امامہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت دعائین کین کہ ہمنے اُسمین سے کوئی بھی نہین یاد رکھی ہمنے کہا یا رسول اللہ آپ نے بہت دعائین کی ہین ہم اس سے کوئی بھی یاد نہین رکھتے فرمایا آپ نے کیا مین تمکو ایسی دعا نہ بتلاؤن جو تمامیون کو جامع ہو یہ کہا کہ اللہم الخ یعنے اے اللہ مین تجھ سے بھلائی اُس چیز کی مانگتا ہون جسکو تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا ہی اور تیری پناہ چاہتا ہون اُس چیز کی برائی سے جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی ہی اور تو ہی مددگار ہے اور تجھ ہی پر ہی پہونچانا اور نہین کوئی حیلہ اور نہین قوت مگر ساتھ اللہ کے یہ حدیث حسن غریب ہی باب حدیث کی ہمسے ابو موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن معاذ نے ابی بن کعب سے جو حریر کا ساتھی ہی کہا اُسنے حدیث کی مجھے شہر بن حوشب نے کہا اُسنے مین نے ام سلمہ سے کہا اے ام المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت دعا کیا تھی جبکہ آنحضرت تیرے پاس ہوتے کہا تھی اکثر دعا آپکی

[ع] اسکی توجیہ یہ ہے کہ ایمان سے طاعات پر صبر اور معاصی سے پرہیز حاصل ہوتا ہے اور چونکہ روزہ شہوات نفسانیہ کو اچھی طرح قلع قمع کرتا ہے لہذا مبالغۃً اسکو نصف ایمان قرار دیا گیا اور بعض نے کہا کہ باعتبار دن اور رات کے ایسا قرار دیا گیا ہی کیونکہ صبر دونون مین ہوتا ہے واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضی عفا اللہ عنہ

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك قالت فقلت یا رسول الله ما لاکثر دعائك یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك قال یا ام سلمة انه لیس آدمی الا وقلبه بین اصبعین من اصابع الله فمن شاء اقام ومن شاء ازاغ فتلا معاذ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وفی الباب عن عائشة والنواس بن سمعان وانس وجابر وعبد الله بن عمرو ونعیم بن همار هذا حدیث حسن باب حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا الحکم بن ظهیر نا علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال شکی خالد بن الولید المخزومی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ما انام اللیل من الارق فقال نبی الله صلی الله علیه وسلم اذا اویت الی فراشك فقل اللهم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن لی جارا من شر خلقك کلهم جمیعا ان یفرط علی احد منهم او ان یبغی عز جارك وجل ثناءك ولا اله غیرك لا اله الا انت هذا حدیث لیس اسناده بالقوی والحکم بن ظهیر قد ترك حدیثه بعض اهل الحدیث ویروی هذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا من غیر هذا الوجه حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن عیاش عن محمد بن اسحاق عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا فزع احدکم فی النوم فلیقل اعوذ بکلمات الله التامة من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشیاطین وان یحضرون فانها لن تضره فکان عبد الله بن عمرو یلقنها من بلغ من ولده ومن لم یبلغ منهم کتبها فی صك ثم علقها فی عنقه هذا حدیث حسن غریب باب حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل قال سمعت عبد الله بن مسعود یقول قلت له انت سمعته من عبد الله قال نعم ورفعه انه قال لا احد اغیر من الله ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا احد احب الیه المدح من الله ولذلك مدح نفسه هذا حدیث حسن صحیح

اے پھیرنیوالے دلونکے میرے دل کو اپنے دین پر محکم رکھ کہا ام سلمہ نے مین نے کہا یا رسول اللہ آپکا زیادہ باریہ دعا مانگنے کا کیا باعث ہے اے پھیرنیوالے دلونکے اپنے دین پر میرے دل کو ثابت رکھ فرمایا آپ نے اے ام سلمہ جو کوئی آدمی ہے اُسکا دل درمیان دو انگلیون کے ہے اللہ تعالیٰ کی انگلیون سے سو جو کوئی چاہے سیدھا کرا ئے اور جو کوئی چاہے ٹیڑھا کرا ئے پس معاذ نے یہ آیت پڑھی ربنا لا تزغ الخ یعنے اے رب ٹیڑھا کر ہمارے دلون کو بعد اُسکے کہ تونے ہمکو ہدایت کی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے حضرت عائشہ اور نواس بن سمعان اور انس اور جابر اور عبد اللہ بن عمرو اور نعیم بن ہمار سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے باب حدیث کی ہم سے محمد بن حاتم موءدب نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن ظہیر نے کہا حدیث کی ہمسے علقمہ بن مرثد نے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے خالد بن ولید مخزومی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا اور کہا یا رسول اللہ مین رات کو خوف سے سو نہین سکتا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑے یعنے سونے لگے تو کہہ اللھم الخ یعنے اے اللہ رب آسمانون سات کے اور اُسکے کہ انکو سایہ بنایا اور رب زمینون کے اور اُسکے جو انکو بلند کیا اور رب شیطانون کے جو اُنکو گمراہ کیا میرے لئے پناہ ہو اپنی تمام پیدائش کی بُرائی سے اُس سے کہ مجھپر کوئی اُنمین سے غالب ہو یا یہ کہ ظلم کرے تیری پناہ لینے والا غالب ہے اور بلند ہے صفت تیری کوئی نہین معبود سوا ئے تیرے اور نہین کوئی معبود مگر تو ہی اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے۔ اور حکم بن ظہیر کو بعض اہل حدیث نے ترک کر دیا ہے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی یہ حدیث مرسلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے خواب مین ڈرے تو چاہیئے کہ یہ کہے اعوذ الخ یعنی مین پناہ چاہتا ہون کلمات اللہ کے واسطہ سے جو کامل ہین یعنی اُنمین عیب نہین اُسکے غضب اور عذاب سے اور اُسکے بندونکی بُرائی سے اور شیطان کے وسوسونسے اور اُس سے کہ میرے پاس حاضر ہون پس وہ اُسکو ضرر نہین پہونچاتے سو عبد اللہ بن عمرو اپنی اولاد مین سے جو کوئی بالغ ہوتا تو اسکو سکھلا دیتے اور جو کوئی اُنمین سے بالغ نہ ہوتا تو اُسکو کاغذ مین لکھدیتے پھر اسکو اُسکی گردن مین لٹکا دیتے یہ حدیث حسن غریب ہے باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے کہا سُنا مین نے ابا وائل سے کہا سُنا مین نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہتا ہے عمرو مین نے ابا وائل سے کہا کیا تو نے اسکو عبد اللہ سے سنا ہے کہا اُسنے ہان اور اُسنے اُسکو مرفوع کیا ہے کہا ہے کوئی زیادہ غیرت مند اللہ سے نہین اور اسی لئے اُسنے بری باتونکو حرام کر دیا ہے خواہ کھلی ہون خواہ پوشیدہ جیسے شراب اور حرام کاری اور نہین کوئی شخص جسکو اللہ سے زیادہ مدح پسند ہو اور اسی لئے اُسنے اپنے نفس کی مدح کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب حدثنا قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابی حبيب عن ابی الخير عن عبد الله بن عمرو عن ابی بكر الصديق انه قال يا رسول الله علمنی دعاء ادعو به فی صلوتی قال قل اللهم انی ظلمت نفسی ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحيم هذا حديث حسن صحيح غريب وهو حديث ليث بن سعد وابو الخير اسمه مرثد بن عبد الله اليزنی باب حدثنا محمد بن حاتم نا ابو بدر شجاع بن الوليد عن الرحيل بن معاوية اخی زهير بن معاوية عن الرقاشی عن انس بن مالك قال كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا كربه امر قال يا حی يا قيوم برحمتك استغيث وباسناده قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الظوا بياذا الجلال والاكرام هذا حديث غريب وقد روی هذا الحديث عن انس من غير هذا الوجه حدثنا محمود بن غيلان نا مؤمل عن حماد بن سلمة عن حميد عن انس ان النبی صلی الله عليه وسلم قال الظوا بياذا الجلال والاكرام هذا حديث غريب وليس بمحفوظ وانما يروی هذا عن حماد بن سلمة عن حميد عن الحسن البصری عن النبی صلی الله عليه وسلم وهذا اصح والمؤمل غلط فيه فقال عن حميد عن انس ولا يتابع فيه حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن الجريری عن ابی الورد عن اللجلاج عن معاذ بن جبل قال سمع النبی صلی الله عليه وسلم رجلا يدعو يقول اللهم انی اسألك تمام النعمة فقال ای شیء تمام النعمة قال دعوة دعوت بها ارجو بها الخير قال فان من تمام النعمة دخول الجنة والفوز من النار وسمع رجلا وهو يقول يا ذا الجلال والاكرام فقال قد استجيب لك فسل وسمع النبی صلی الله عليه وسلم رجلا وهو يقول اللهم انی اسألك الصبر قال سألت الله البلاء فاسأله العافية حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم عن الجريری بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن باب حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش

باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اسنے ابی الخیر سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُس نے ابی بکر صدیق رضؓ سے یہ کہ کہا اُسنے یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھلا دیئے کہ مین وہ نماز مین مانگا کرون فرمایا آپ نے کہ یا اللہ مین نے اپنی جان پر ستم کیا بہت سا ستم اور گناہون کو سوائے تیرے کوئی نہین بخشتا سو مجھکو اپنے پاس کی مغفرت سے بخشدے اور مجھپر رحم کر تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہ حدیث لیث بن سعد کی ہے اور ابو الخیر کا نام مرثد بن عبد اللہ یزنی ہے باب حدیث کی ہم سے محمد بن حاتم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بدر شجاع بن ولید نے رحیل بن معاویہ سے جو بھائی زہیر بن معاویہ کا ہے اُسنے رقاشی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی کام مشکل پیش آتا تو کہتے یا حی یا قیوم الخ یعنے اے زندہ اے قائم ساتھ رحمت تیری کے استغاثہ کرتا ہون۔ اور اسی اسناد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو یا ذا الجلال والاکرام کو یہ حدیث غریب ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ انس کے کئی وجہ سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل نے حماد بن سلمہ سے اُسنے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو یا ذا الجلال والاکرام کو یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہین ہے اور مروی ہے یہ حدیث حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی حمید سے اُسنے حسن بصری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے اور مؤمل نے اسمین غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت بواسطہ حمید کے انس سے ہے اور اسکا اسمین کوئی تابع نہین ہوا حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے جریری سے اُسنے ابی الورد سے اُسنے لجلاج سے اُسنے معاذ بن جبل رضؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے سُنا کہ یہ دعا پڑھتا تھا اللہم انی الخ یعنے اے اللہ مین تجھ سے تمام نعمت کا سوال کرتا ہون پس فرمایا آپ نے تمام نعمت کونسی چیز ہے کہا اُسنے مین نے یہ دعا کی ہے اس سے مین بھلائی کی اُمید رکھتا ہون فرمایا آپ نے تمام نعمت سے دخول جنت کا ہے اور بچاؤ آگ سے اور سنا آنحضرت نے ایک مرد سے کہ وہ کہتا تھا یا ذا الجلال والاکرام پس فرمایا آپ نے تیری دعا قبول ہو گئی سو تو سوال کر اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے کہ کہتا ہے اے اللہ مین تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہون فرمایا آپ نے تو نے تو اللہ تعالیٰ سے مصیبت[۱] کا سوال کیا ہے اللہ سے عافیت کا سوال کر حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے جریری سے ساتھ اس اسناد کے مثل اُسکے یہ حدیث حسن ہے باب حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے

[۱] صبر تب ہی متصور ہو تا کہ پہلے مصیبت طاری ہو جائے گویا صبر کا سوال کرنا مصیبت کے چاہنے کو لازم پکڑتا ہی فرمایا آپنے یہ سوال نہ کر بلکہ عافیت طلب کر جس سے دین و دنیا مین خیریت حاصل ہو

لم ینقلب

عن عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین عن شہر بن حوشب عن ابی امامۃ الباھلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اوی الی فراشہ طاھرا یذکر اللہ حتی یدرکہ النعاس لم ینقلب ساعۃ من اللیل یسأل اللہ شیئا من خیر الدنیا والاخرۃ الا اعطاہ اللہ ایاہ ھذا حدیث حسن غریب وقد روی ھذا ایضا عن شہر بن حوشب عن ابی ظبیۃ عن عمرو بن عبسۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** حدثنا الحسن بن عرفۃ نا اسمعیل بن عیاش عن محمد بن زیاد عن ابی راشد الحبرانی قال اتیت عبداللہ بن عمرو بن العاص فقلت لہ حدثنا مما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالقی الی صحیفۃ فقال ھذا ما کتب لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فنظرت فیھا فاذا فیھا ان ابابکر الصدیق قال یا رسول اللہ علمنی ما اقول اذا اصبحت واذا امسیت قال یا ابابکر قل اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ لا الہ الا انت رب کل شئ وملیکہ اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ وان اقترف علی نفسی سوء او اجرہ الی مسلم ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** محمد بن حمید الرازی نا الفضل بن موسی عن الاعمش عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بشجرۃ یابسۃ الورق فضربھا بعصاہ فتناثر الورق فقال ان الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لتساقط من ذنوب العبد کما تساقط ورق ھذہ الشجرۃ ھذا حدیث غریب ولا نعرف للاعمش سماعا من انس الا انہ قد راٰہ ونظر الیہ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن الجلاح ابی کثیر عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عمارۃ بن شبیب السبائی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شئ قدیر عشر مرات علی اثر المغرب بعث اللہ لہ مسلحۃ یحفظونہ من الشیطان حتی یصبح وکتب لہ بھا عشر حسنات موجبات ومحی عنہ عشر سیئات موبقات

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی امامہ باہلی سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جسنے اپنے فرش کی طرف حالت پاکی مین اللہ کو یاد کرتے ہوے جگھہ پکڑی یہانتک کہ نیند آگئی تو جس پہلو مین جس گھڑی مین رات سے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز دنیا اور آخرت کی بھلائی سے سوال کرے تو اللہ اسکو وہی دیتا ہے یہ حدیث حسن ہے اور نیز مروی ہے یہ حدیث شہر بن حوشب سے اُسنے روایت کی ابی ظبیہ سے اُسنے عمرو بن عبسہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** حدیث کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے محمد بن زیاد سے اُسنے ابی راشد حبرانی سے کہا اُسکنے مین عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آیا اور اُس سے کہا مجھے کوئی ایسی حدیث سنا جو تونے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو پس اُس نے میری طرف ایک کتاب ڈالدی اور کہا یہ وہ چیز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھدی ہے کہا اُسنے مین نے اُسمین دیکھا تو اُسمین یہ تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی چیز سکھلایئے کہ صبح کے وقت اور شام کے وقت اُسکو کہا کرون فرمایا آپ نے اے ابابکر کہہ اللھم الخ یعنے اے اللہ پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے نہین کوئی معبود سوا اے تیرے جو رب ہے تمام چیزون کا اور مالک اُنکا مین تیری پناہ چاہتا ہون اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور شرک اُس کے سے اور اس سے کہ اپنے نفس پر برائی حاصل کرون یا اُسکو کسی اور مسلمان کی طرف کھینچون یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے اعمش سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت خشک پتون والے کی راہ سے گذرے اور اُسکو عصا مارا تو اُسکے پتے گر پڑے پس فرمایا آپ نے الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر آدمی کے گناہ اسطرح ساقط کرتے ہین جیسے کہ اس درخت کے پتے گر پڑے ہین یہ حدیث غریب ہے اور اعمش کا سماع ہم انس سے نہین پہچانتے مگر یہ کہ اُسنے اُسکو دیکھا ہے اور اُسکی طرف نظر کی ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے جلاح ابی کثیر سے اُسنے ابی عبدالرحمن حبلی سے اُسنے عمارہ بن شبیب سبائی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ الخ یعنے نہین کوئی معبود سوا اے اللہ کے جو اکیلا ہے اُسکا شریک کوئی نہین واسطے اُسکے ملک ہے اور واسطے اُسکے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دس بار مغرب کے پیچھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے ایک قوم بھیجتا ہے جو اُس کی شیطان سے حفاظت کرتی ہے صبح تک اور اُس کے واسطے دس نیکیاں جنت واجب کرنیوالیان لکھتا ہے اور اُس سے دس برائیان ہلاک کرنے والیان دور کرتا ہے۔

وكانت له بعدل عشر رقبات مؤمنات هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ليث بن سعد ولا نعرف لعمارة بن شبيب سماعا من النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر الله من رحمة الله لعباده **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن عاصم بن ابي النجود عن زر بن حبيش قال اتيت صفوان بن عسال المرادي اساله عن المسح على الخفين فقال ما جاء بك يا زر فقلت ابتغاء العلم فقال ان الملائكة لتضع اجنحتها لطالب العلم رضا بما يطلب قلت انه حك في صدري المسح على الخفين بعد الغائط والبول وكنت امرأ من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فجئت اسالك هل سمعته يذكر في ذلك شيئا قال نعم كان يامرنا اذا كنا سفرا او مسافرين ان لا ننزع خفافنا ثلاثة ايام ولياليهن الا من جنابة لكن من غائط وبول ونوم قال فقلت هل سمعته يذكر في الهوى شيئا قال نعم كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فبينا نحن عنده اذ ناداه اعرابي بصوت له جهوري يا محمد فاجابه رسول الله صلى الله عليه وسلم على نحو من صوته هاؤم فقلنا له ويحك اغضض من صوتك فانك عند النبي صلى الله عليه وسلم وقد نهيت عن هٰذا فقال والله لا اغضض قال الاعرابي المرء يحب القوم ولما يلحق بهم قال النبي صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب يوم القيمة فما زال يحدثنا حتى ذكر بابا من قبل المغرب مسيرة عرضه او يسير الراكب في عرضه اربعين او سبعين عاما قال سفيان قبل الشام خلقه الله يوم خلق السموات والارض مفتوحا يعني للتوبة لا يغلق حتى تطلع الشمس منه هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن عاصم عن زر بن حبيش قال اتيت صفوان بن عسال المرادي فقال لي ما جاء بك قلت ابتغاء العلم قال بلغني ان الملائكة تضع اجنحتها لطالب العلم رضا بما يفعل

حاشیہ: ف: فجئتك

اور اُسکے واسطے دس غلام مسلمانون کے آزاد کرنیکا ثواب ملتاہی - یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق لیث بن سعد سے - اور ہم عمارہ بن شبیب کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین پہچانتے **باب** توبہ اور استغفار کی فضیلت کے بیان مین اور اللہ کی رحمت کے بیان مین جو اُسنے اپنے بندون کی واسطے ذکر کی ہی **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے زر بن حبیش سے کہا اُسنے مین صفوان بن عسال مرادی کے پاس موزون پر مسح کرنے کی بابت سوال کرنیکو آیا پس اُسنے کہا اے زر تجھے کون حاجت لائی ہے مین نے کہا علم کے واسطے آیا ہون پس کہا اُسنے فرشتے اپنے پرون کو طالب علم کی رضامندی کے واسطے بچھاتے ہین بدلے اُسکے کہ وہ طلب کرتا ہی مین نے کہا پاخانہ اور پیشاب کے بعد موزون پر مسح کرنے کے بارہ مین میرے دلمین کھٹکا ہی اور تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہی اور مین تیرے پاس یہ سوال کرنے کے لئے آیا ہون کیا تو نے آنحضرت کو اس باب مین کچھ ذکر کرتے ہوئے سُنا ہی کہا اُسنے ہان ہمکو آنحضرت حکم کرتے تھے جبکہ ہم سفر مین ہون یا مسافر ہون (شک راوی) کہ اپنے موزون کو تین دن اور تین راتین نہ اُتارین مگر جنابت سے نہ پاخانہ اور پیشاب اور نیند سے - کہا اُسنے مین نے کہا کیا آپ نے آنحضرت کو حرص کے باب مین کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہی کہا اُسنے ہان ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھے سو اُسوقت مین کہ ہم آپکے پاس تھے ایک اعرابی نے آپکو سخت آواز سے یا محمد پس آنحضرت نے بھی اُسکو اُسکی آواز کی طرح جواب دیا کہ آؤ پس ہمنے اُس سے کہا افسوس ہی تجھے اپنی آواز کو پست کر کیونکہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی اور تو اس سے منع کیا گیا ہی (یعنی قرآن مین) اُسنے کہا مین تو پست نہین کرونگا کہا اعرابی نے آدمی دوست رکھتا ہی کسی قوم کو اور اُنسے ملا نہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی قیامت کے دن اُسکے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا ہی پس بہت دیر تک ہم سے باتین کرتے رہے یہانتک کہ آپنے ایک دروازے کا ذکر کیا مغرب کی طرف ہی کیا اُسکی عرض کی مسافت یا کہا آپنے سوار اسکے عرض مین چالیس یا ستر برس سیر کرے کہا سفیان نے وہ دروازہ شام کی طرف ہی اللہ تعالیٰ نے اُسکو اُس دن پیدا کیا جس دن آسمانون اور زمین کو پیدا کیا کھلا ہوا ہی توبہ کیلئے بند نہین ہوگا یہانتک کہ آفتاب اُس سے طلوع کرے[۵] یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عاصم سے اُسنے زر بن حبیش سے کہا اُسنے مین صفوان بن عسال مرادی کے پاس آیا سو اُسنے مجھے کہا تجھے کون چیز لائی ہی مین نے کہا علم کی خواہش کہا اُسنے مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ فرشتے اپنے پرون کو طالب العلم کی رضامندی کے لئے بچھاتے ہین بدلے اسکے کہ وہ کرتا ہے یعنے پڑھتا ہے

[۵] یعنی جب آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع کریگا تو اسوقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا اور ایمان و توبہ کچھ مقبول نہ ہوگا کیونکہ یہ ایمان اور توبہ اضطراری ہوگی پس یہ نافع نہوگا واللہ اعلم

قال قلت له انه حاك او قال حك فی نفسی شئ من المسح علی الخفين فهل حفظت من رسول الله صلی الله عليه وسلم فيه شيئا قال نعم كنا اذا كنا سفرا او مسافرين امرنا ان لا نخلع خفافنا ثلاثا الا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم قال فقلت فهل حفظت من رسول الله صلی الله عليه وسلم فی الهوی شيئا قال نعم كنا مع رسول الله صلی الله عليه وسلم فی بعض اسفاره فناداه رجل كان فی اخر القوم بصوت جهوری اعرابی جلف جاف فقال يا محمد يا محمد فقال له القوم مه انك قد نهيت عن هذا فاجابه رسول الله صلی الله عليه وسلم علی نحو من صوته هاؤم فقال الرجل يحب القوم ولما يلحق بهم قال فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم المرء مع من احب قال زر فما برح يحدثنی حتی حدثنی ان الله عز وجل جعل بالمغرب بابا عرضه مسيرة سبعين عاما للتوبة لا يغلق حتی تطلع الشمس من قبله وذلك قول الله تبارك وتعالی يوم يأتی بعض ايات ربك لا ينفع نفسا ايمانها الاية هذا حديث حسن صحيح باب حدثنا ابراهيم بن يعقوب نا علی بن عياش الحمصی نا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن ابيه عن مكحول عن جبير بن نفير عن ابن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ان الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغر هذا حديث حسن غريب حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن ابيه عن مكحول عن جبير بن نفير عن ابن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه بمعناه باب حدثنا قتيبة نا المغيرة بن عبد الرحمن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الله افرح بتوبة احدكم من احدكم بضالته اذا وجدها وفی الباب عن ابن مسعود والنعمان بن بشير وانس وهذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه باب حدثنا قتيبة نا الليث عن محمد بن قيس قاص عمر بن عبد العزيز عن ابی صرمة عن ابی ايوب انه قال حين حضرته الوفاة قد كتمت عنكم شيئا سمعته من رسول الله صلی الله عليه وسلم سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول

کہا اُسنے مین نے اُس سے کہا میرے نفس مین ایک بات موزون پر مسح کرنے سے کھٹکی ہے پس کیا تو کوئی حکم اس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھتا ہے کہا اُسنے ہان ہم ایک سفر مین تھے یا مسافر تھے کہ آپ نے ہمکو حکم دیا کہ موزونکو تین دن نہ اُتارین مگر جنابت سے لیکن پائخانہ اور پیشاب سے اور نیند سے نہ اُتارین کہا اُسنے مین نے کہا سو کیا تو کوئی حکم حرص کے باب مین آنحضرت سے یاد رکھتا ہے کہا اُسنے ہان ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھے کہ آپکو ایک مرد نے جو قوم کے پیچھے تھا سخت آواز دی مثل آواز اعرابی احمق سخت کے سو کہا اُسنے یا محمد یا محمد پس اُسکو قوم نے کہا باز آ تو اس سے منع کیا گیا ہے (قرآن مین) پس آنحضرتؐ نے بھی اُسکو اُسی کی آواز کی طرح آواز دی کہ آؤ سو کہا اُسنے ایک مرد دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور اُنکو ملا نہین (اُسکا کیا حال ہے) کہا اُسنے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آدمی اُسکے ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھے کہا زر نے سو آنحضرت بہت دیر تک مجھ سے باتین کرتے رہے یہانتک کہ آپنے میرے ساتھ یہ بات کی کہ اللہ عزوجل نے مغرب مین توبہ کیلئے ایک دروازہ بنایا ہے عرض اُسکا مسافت ستر سال کی ہے وہ بند نہین ہوتا یہانتک کہ آفتاب اُسکی طرف سے طلوع کرے اور یہی قول اللہ تبارک وتعالیٰ کا یوم یاتی بعض الخ یعنے جب بعض نشانیان تیرے رب کی آجائینگی تو کسی نفس کو اسکا ایمان نفع نہین دیگا الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے باب حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن عیاش حمصی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے اپنے باپ سے اُسنے مکحول سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ توبہ آدمی کی قبول کرتا ہے جبتک کہ غرغرہ کرے یعنی نزع کیحالت پر نہ پہونچے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے مکحول سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکے بالمعنی باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے کسی کے تم مین سے اس سے جو اپنی گم شدہ چیز کو پالیوے اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور نعمان بن بشیر اور انس سے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اسوجہ سے باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے محمد بن قیس سے جو عمر بن عبدالعزیز کا قصہ خوان ہے اُسنے ابی صرمہ سے اُسنے ابی ایوبؓ سے یہ کہ کہا اُسنے جبکہ اُسکو موت پہونچی مین تم سے ایک چیز چھپائے ہوئے تھا جو اُسکو مین نے رسول اللہ صلعم[1] سے سنا تھا کہ فرماتے تھے

[1] اسکے چھپانے کی وجہ یہ تھی کہ لوگ گناہ پر دلیر نہ ہوجاوین اور بیان اسواسطے کیا کہ علم چھپانا بھی گناہ ہے اسواسطے اُسنے موت کے وقت خبر دی جیساکہ معاذ کی حدیث مین آیا ہے کہ فاخبر بہا معاذ عند موتہ تاثما گناہگارون کے گناہ معاف کرنے اللہ تعالیٰ کو محبوب ہین کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اس صفت والے نام بہت ہین اگر لوگ گناہ نہ کرتے تو ان نامون کا ظہور کیونکر ہوتا جیسا مولوی نظامیؒ صاحب فرماتے ہین۔ گناہے من ار نامدے در شمار + ترا نام کے بودے آمرزگار ۱۲

لولا انكم تذنبون لخلق الله خلقا يذنبون فيغفر لهم هٰذا حديث حسن غريب وقد روى هٰذا عن محمد بن كعب عن ابى ايوب عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه حدثنا بذلك قتيبة نا عبد الرحمٰن بن ابى الرجال عن عمر مولى غفرة عن محمد بن كعب القرظى عن ابى ايوب عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه باب حدثنا عبد الله بن اسحاق الجوهرى نا ابو عاصم نا كثير بن فائد نا سعيد بن عبيد قال سمعت بكر بن عبد الله المزنى يقول نا انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تبارك وتعالى يا ابن اٰدم انك ما دعوتنى ورجوتنى غفرت لك على ما كان فيك ولا ابالى يا ابن اٰدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتنى غفرت لك ولا ابالى يا ابن اٰدم انك لو اتيتنى بقراب الارض خطايا ثم لقيتنى لا تشرك بى شيئا لاتيتك بقرابها مغفرة هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه باب حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خلق الله مائة رحمة فوضع رحمة واحدة بين خلقه يتراحمون بها وعند الله تسعة وتسعون رحمة وفى الباب عن سلمان وجندب بن عبد الله بن سفيان البجلى هٰذا حديث حسن صحيح باب حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع فى الجنة احد ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من الجنة احد هٰذا حديث حسن لا نعرفه الا من حديث العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابيه عن ابى هريرة باب حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن ابيه عن ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله حين خلق الخلق كتب بيده على نفسه ان رحمتى تغلب غضبى هٰذا حديث حسن صحيح

اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالےٰ اور خلقت ایسی پیدا کرتا جو گناہ کرتی پھر انکو بخشتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مروی ہے یہ محمد بن کعب سے بواسطہ ابی ایوب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے حدیث کی ہمسے ساتھ اُسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن ابی الرجال نے عمر سے جو مولے غفرہ کا ہے اُسنے محمد بن کعب قرظی سے اُسنے ابی ایوب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے باب حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن اسحاق جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے کثیر بن فائد نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن عبید نے کہا سنا مین نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے کہ کہتا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے کہ فرمایا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اے بیٹے آدم کے جبتک تو مجھسے دعا کرتا اور اُمید رکھتا رہیگا تو تجھے بخشونگا خواہ کسقدر تجھ مین گناہ ہون اور مین پرواہ نہین کرتا۔ اے بیٹے آدم کے اگر گناہ تیرے آسمان کے بادل تک پہونچین پھر تو مجھ سے بخشش مانگے تو تجھے بخشدونگا اور مین پرواہ نہین کرتا۔ اے بیٹے آدم کے اگر برابر زمین کے گناہ تو میرے پاس لاوے پھر تو مجھ سے ملے اس حالت مین کہ میرے ساتھ کچھ شرک نہ کرتا ہو تو مین تیرے پاس اسیقدر بخشش لیکر آؤن۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علا بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے سو رحمت پیدا کی ہے سو ایک رحمت تو اُسنے درمیان اپنی پیدائش کے رکھی ہے جس سے وہ آپسمین رحم کرتی ہین اور اللہ تعالیٰ کے پاس ننانوے ۹۹ رحمتین ہین۔ اور اس باب مین روایت ہے سلمان اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علا بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانتا مومن اسکو کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس عذاب ہے تو کوئی جنت کی طمع نہ کرتا اور اگر جانتا کافر اسکو کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت ہے تو کوئی جنت سے نا اُمید نہ ہوتا۔ یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق علا بن عبد الرحمٰن سے جو راوی ہے اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کرکے اپنے دست مبارک سے اپنے نفس پر لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱؎ ایک حدیث مین آیا ہے کہ قیامت کو اللہ تعالیٰ وہ حصۂ رحمت کا بھی انکے ساتھ شامل کریگا اور اس سے خلقت پر عنایت کریگا مقصود اس بیان سے کثرت رحمت ہے ۱۲

حدثنا محمد بن ابی الثلج رجل من اهل بغداد ابو عبد الله صاحب احمد بن حنبل ثنا یونس بن محمد نا سعید بن زربی
عن عاصم الاحول وثابت عن انس قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم المسجد ورجل قد صلی وهو یدعو وهو یقول
فی دعائه اللهم لا اله الا انت المنان بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام فقال النبی صلی الله علیه وسلم اتدرون بما
دعا الله دعا الله باسمه الاعظم الذی اذا دعی به اجاب واذا سئل به اعطی هذا حدیث غریب من هذا الوجه وقد روی
هذا الحدیث من غیر هذا الوجه عن انس **باب** حدثنا احمد بن ابراهیم الدورقی نا ربعی بن ابراهیم عن عبد الرحمن بن اسحاق عن
سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رغم انف رجل ذکرت عنده فلم یصل علی ورغم
انف رجل دخل علیه رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر له ورغم انف رجل ادرک عنده ابواه الکبر فلم یدخلاه الجنة قال عبد الرحمن
واظنه قال او احدهما وفی الباب عن جابر وانس هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وربعی بن ابراهیم هو اخو اسمعیل بن ابراهیم
وهو ثقة وهو ابن علیة ویروی عن بعض اهل العلم قال اذا صلی الرجل علی النبی صلی الله علیه وسلم مرة فی المجلس اجزأ عنه ما کان
فی ذلک المجلس حدثنا یحیی بن موسی نا ابو عامر العقدی عن سلیمان بن بلال عن عمارة بن غزیة عن عبد الله بن علی بن حسین
بن علی بن ابی طالب عن ابیه عن حسین بن علی بن ابی طالب عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البخیل
الذی من ذکرت عنده فلم یصل علی هذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** حدثنا احمد بن ابراهیم الدورقی نا عمر بن حفص
بن غیاث نا ابی عن الحسن بن عبید الله عن عطاء بن السائب عن عبد الله بن ابی اوفی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول اللهم برد قلبی بالثلج والبرد والماء البارد اللهم نق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس

حدیث کی ہمسے محمد بن ابی ثلج نے جو کہ اہل بغداد سے ہیں یعنی ابو عبد اللہ نے جو مصاحب احمد بن حنبل کا ہی کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے کہا
حدیث کی ہمسے سعید بن زربی نے عاصم احول اور ثابت سے اُنھوں نے انس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین داخل ہوے اس حالت
مین کہ ایک مرد نماز پڑھکر دعا کرتا تھا اور اپنی دعا مین کہتا تھا اللھم الخ یعنی اے اللہ نہین کوئی معبود سواے تیرے تو ہی ہی احسان کرنیوالا پیدا کرنیوالا آسمانون اور
زمین کا صاحب بزرگی اور بخشش کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو کس چیز کے ساتھ اُسنے دعا کی ہی اُسنے اللہ کے اس اسم اعظم کے ساتھ
دعا کی ہی کہ جب وہ اس سے پکارا جاوے تو قبول کرتا ہی اور جب اُسکے ساتھ سوال کیا جاوے تو دیتا ہی - یہ حدیث غریب ہی اس وجہ سے - اور غیر اسوجہ سے
بھی یہ حدیث انس سے مروی ہی **باب حدیث** کی ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے ربعی بن ابراہیم نے عبد الرحمن بن اسحاق
سے اُسنے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی کہ جسکے پاس
میرا ذکر ہوا اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے اور خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی کہ جسپر مہینہ رمضان کا گذرا پھر وہ گذر گیا پہلے اس سے کہ اُسکے لئے مغفرت ہوئی
ہو - اور خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی کہ جسکے ہوتے ہوے اُسکے والدین بوڑھے ہوے ہون پھر اُنھون نے اُسکو جنت مین داخل نہین کیا - کہا
عبد الرحمن نے اور مین گمان کرتا ہون کہ کہا اُسنے یا ایک ان دونون کا - اور اس باب مین روایت ہی جابر اور انس سے یہ حدیث حسن غریب ہی اسوجہ
سے - اور ربعی بن ابراہیم وہ بھائی اسمعیل بن ابراہیم کا ہی اور وہ ثقہ ہی اور یہ ابن علیہ ہی اور مروی ہی بعض عالمون سے کہ کہا اُنھون نے اگر کوئی شخص مجلس
مین ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجدے تو جبتک وہ مجلس لگی رہے اُسکے لئے وہی کافی ہوگا حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے
ابو عامر عقدی نے سلیمان بن بلال سے اُسنے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے عبد اللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حسین بن علی
بن ابی طالب سے اُسنے علی رضہ بن ابی طالب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل وہ شخص ہی کہ جسکے پاس میرا ذکر کیا جاوے پھر وہ مجھپر
درود نہ بھیجے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث
کی مجھے میرے باپ نے حسن بن عبید اللہ سے اُسنے عطار بن سائب سے اُسنے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم یہ کہا کرتے
تھے اللھم الخ یعنے اے اللہ میرے دل کو سرد کر ساتھ برف اور اولے اور پانی سرد کے اے اللہ میرے دلکو گناہون سے صاف کر جیسا کہ کپڑا سفید میل سے صاف کیا جاتا ہی

۵۱ یعنی اگر یہ خدمت کرتا تو باعث خدمت کے جنت کے لائق ہوتا عدم فرمانبرداری کے سبب جنت سے محروم رہا چونکہ والدین کی خدمت جنت کے دخول کا سبب تھی اس سبب سے
جنت مین داخل کرنا اُنکی طرف نسبت کیا گیا ایسا ہی رمضان مین بخشش مانگنا دخول جنت کا سبب تھا اس لئے اُس کی طرف نسبت کیا گیا ۱۲

هٰذا حديث حسن صحيح غريب **باب** **حدثنا** الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن عبد الرحمٰن بن ابی بكر القرشی عن موسیٰ بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فتح له منكم باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة وما سئل الله شيئا يعنی احب اليه من ان يسال العافية وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدعاء ينفع مما نزل ومما لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمٰن بن ابی بكر القرشی وهو المليكی وهو ضعيف فی الحديث قد تكلم فيه بعض اهل الحديث من قبل حفظه وقد روى اسرائيل هٰذا الحديث عن عبد الرحمٰن بن ابی بكر عن موسیٰ بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلى الله عليه وسلم قال ما سئل الله شيئا احب اليه من العافية حدثنا بذلك القاسم بن دينار الكوفی نا اسحاق بن منصور الكوفی عن اسرائيل بهٰذا **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو النضر نا بكر بن خنيس عن محمد القرشی عن ربيعة بن يزيد عن ابی ادريس الخولانی عن بلال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم وان قيام الليل قربة الى الله ومنهاة عن الاثم وتكفير للسيئات ومطردة للداء عن الجسد هٰذا حديث غريب لا نعرفه من حديث بلال الا من هٰذا الوجه ولا يصح من قبل اسناده وسمعت محمد بن اسمٰعيل يقول محمد القرشی هو محمد بن سعيد الشامی وهو ابن ابی قيس وهو محمد بن حسان وقد ترك حديثه وقد روى هٰذا الحديث معٰوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابی ادريس الخولانی عن ابی امامة عن النبی صلى الله عليه وسلم **حدثنا** بذلك محمد بن اسمٰعيل نا عبد الله بن صالح ثنی معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابی ادريس الخولانی عن ابی امامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال عليكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم وهو قربة الى ربكم

ن
المكی

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** **حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے عبد الرحمٰن بن ابی بکر قرشی سے اسنے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے لئے تم مین سے دعا کا دروازہ کھولا جاوے تو اُسکے لئے دروازے رحمت کے کھولے جاتے ہین۔ اور اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز عافیت کا سوال کرنے سے زیادہ پسند نہین ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا نفع دیتی ہے اس مصیبت سے کہ نازل ہوئی ہو یا نہ نازل ہوئی ہو سو اے اللہ کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرحمٰن بن ابی بکر قرشی سے۔ اور یہ ملیکی ہے اور حدیث مین ضعیف ہے۔ اور بعض محدثین نے اُس کے حق مین حافظہ کی جہت سے کلام کیا ہے اور روایت کیا ہے اسرائیل نے اس حدیث کو عبد الرحمٰن بن ابی بکر سے اُسنے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال نہین ہوا جو اُسکو وہ عافیت سے زیادہ پسند ہو حدیث کی ہمسے ساتھ اُسکے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور کوفی نے اسرائیل سے ساتھ اُسکے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن خنیس نے محمد قرشی سے اُسنے ربیعہ بن یزید سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے بلال سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو کھڑا ہونا رات کا[1] کیونکہ یہ صالحین کا طریق ہے جو تم سے پہلے ہوے ہین۔ اور کھڑا ہونا رات کا اللہ تعالےٰ کی طرف قریب کرتا ہے اور گناہ سے باز رکھتا ہے اور برائیون کو دور کرتا ہے اور جسم کی بیماری کو دفع کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق بلال سے مگر اسی وجہ سے اور اس اسناد سے صحیح نہین ہے۔ اور سنا مین محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا محمد قریشی وہ محمد بن سعید شامی ہے اور یہ ابی قیس کا بیٹا ہے اور یہ محمد بن حسان ہے اور اُسکی حدیث ترک کی گئی ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو معاویہ بن صالح نے ربیعہ بن یزید سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اُسکے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھے معاویہ بن صالح نے ربیعہ بن یزید سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُس نے ابی امامہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لازم پکڑو رات کا کھڑا ہونا کیونکہ یہ طریق صالحین کا ہے جو تمسے پہلے ہوے ہین اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف نزدیک کرتا ہے

ن
ملکی

[1] وجہ ذکر کرنے اس حدیث کی باب الدعوات مین یہ ہے کہ ظاہر ہے کہ جو کوئی رات کو عبادت کی نیت سے کھڑا ہو وہ دعا ضرور کرتا ہے اسلئے کہ یہ وقت اجابت کا ہے ۱۲

ومغفرة للسيئات ومنهاة للاثم وهذا اصح من حديث ابی ادريس عن بلال **باب** حدثنا الحسن بن عرفة قال ثنی عبد الرحمن بن محمد المحاربی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اعمار امتی ما بين الستين الی السبعين واقلهم من يجوز ذلك هذا حديث غريب حسن من حديث محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد روی عن ابی هريرة من غير هذا الوجه **باب** حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود الحفری عن سفيان الثوری عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث عن طليق بن قيس عن ابن عباس قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يدعو يقول رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامكر لی ولا تمكر علی واهدنی ويسر الهدی لی وانصرنی علی من بغی علی رب اجعلنی لك شكارا لك ذكارا لك رهابا لك مطواعا لك مخبتا اليك اواها منيبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی وسدد لسانی واهد قلبی واسلل سخيمة صدری قال محمود بن غيلان وثنا محمد بن بشر العبدی عن سفيان الثوری بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن صحيح **باب** حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن ابی حمزة عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من دعا علی من ظلمه فقد انتصر هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابی حمزة وقد تكلم بعض اهل العلم فی ابی حمزة من قبل حفظه وهو ميمون الاعور حدثنا قتيبة نا حميد بن عبد الرحمن الرواسی عن ابی الاحوص عن ابی حمزة بهذا الاسناد نحوه **باب** حدثنا موسی بن عبد الرحمن الكندی الكوفی نا زيد بن حباب قال واخبرنی سفيان الثوری عن محمد بن عبد الرحمن عن الشعبی عن عبد الرحمن بن ابی ليلی عن ابی ايوب الانصاری قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من قال عشر مرات

اور برائیوں کو دور کرتا ہے اور گناہ سے باز رکھتا ہے۔ اور یہ صحیح ہے طریق ابی ادریس سے جو راوی بلال سے ہیں **باب** حدیث کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی مجھے عبد الرحمن بن محمد محاربی نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر میری امت کی ساٹھ سے ستر تک ہیں اور بہت کم لوگ ہیں جو اس سے تجاوز کریں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے طریق محمد بن عمرو سے جو راوی ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور ابی ہریرہ سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے **باب** حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود حفری نے سفیان ثوری سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے طلیق بن قیس سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے رب اعنی الخ یعنے اے رب میری مدد کر اور مجھپر کسی کی مدد نہ کر اور میری نصرت کر اور مجھپر کسی کی نصرت نہ کر اور میرے واسطے مکر بنا[1] اور کسی کا مجھپر مکر نہ بنا اور مجھے ہدایت کر اور میرے لئے ہدایت کا راستہ آسان کر اور میری مدد کر اُس شخص پر جو مجھپر سرکشی کرے اے رب کر مجھے تیرا بہت شکر کرنیوالا تیرا بہت ذکر کرنیوالا تیرے لئے عبادت کرنیوالا تیرے لئے فرمانبرداری کرنیوالا تیرے لئے خشوع کرنیوالا تیرے لئے خضوع کرنیوالا رجوع ہونیوالا۔ اے رب میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھو دے اور میری دعا قبول کر اور میری حجت ثابت رکھ اور میری زبان سیدھی رکھ اور میرے دل کو ہدایت کر اور میرے سینے کے کینہ کو کھینچ ڈال۔ کہا محمود بن غیلان نے اور حدیث کی مجھے محمد بن بشر عبدی نے سفیان ثوری سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی حمزہ سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بد دعا کی اُس شخص پر جسنے کہ اُسپر ظلم کیا ہی تو وہ مدد دیا گیا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی حمزہ سے۔ اور بعض اہل علم نے ابی حمزہ کے حق میں حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے اور یہ میمون اعور ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن عبد الرحمن رواسی نے ابی الاحوص سے اُسنے ابی حمزہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اُسکے **باب** حدیث کی ہمسے موسیٰ بن عبد الرحمن کندی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا اور خبر دی مجھے سفیان ثوری نے محمد بن عبد الرحمن سے اُسنے شعبی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے ابی ایوب انصاری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے دس بار کہا

---

[1] مکر کے معنے بلا کا نازل کرنا دشمنوں پر اسطرح کہ وہ اسکو جانتے نہوں اور کہا گیا ہے کہ مکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تدبیر خفی کا نام ہے یعنی آدمی کو صحت بدن اور مال دولت سے سرفراز رکھنا یا اُسکو عبادت کا توہم ڈالنا کہ تیری عبادت مقبول ہے گو واقع میں وہ مردود ہو جسکو استدراج بھی کہتے ہیں یعنے آہستہ آہستہ انسان کو کسی وہم میں ڈال کر دوزخ کے گڑھے میں لیجانا اور اُسکو اسکی خبر نہو ۱۲ کذا فی اللمعات

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير كانت له عدل ربع رقاب من ولد اسمٰعيل وقد روى
هذا الحديث عن ابى ايوب موقوفا **باب** حدثنا محمد بن بشار نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا هاشم هو ابن سعيد الكوفى
نا كنانة مولى صفية قال سمعت صفية تقول دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين يدى اربعة آلاف نواة اسبح بها
قال لقد سبحت بهذه الا اعلمك باكثر مما سبحت به فقلت بلى علمنى فقال قولى سبحان الله عدد خلقه هذا حديث غريب
لا نعرفه من حديث صفية الا من هذا الوجه من حديث هاشم بن سعيد الكوفى وليس اسناده بمعروف وفى الباب عن
ابن عباس حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة عن محمد بن عبد الرحمن قال سمعت كريبا يحدث عن ابن عباس
عن جويرية بنت الحارث ان النبى صلى الله عليه وسلم مر عليها وهى فى مسجدها ثم مر النبى صلى الله عليه وسلم بها قريبا من
نصف النهار فقال لها ما زلت على حالك قالت نعم فقال الا اعلمك كلمات تقولينها سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد
خلقه سبحان الله عدد خلقه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله زنة
عرشه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله مداد كلماته سبحان الله مداد كلماته سبحان الله مداد
كلماته هذا حديث حسن صحيح ومحمد بن عبد الرحمن هو مولى آل طلحة وهو شيخ مدينى ثقة وقد روى عنه المسعودى
والثورى هذا الحديث **باب** حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابى عدى قال انبانا جعفر بن ميمون صاحب الانماط عن ابى عثمان
النهدى عن سلمان الفارسى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الله حيى كريم يستحيى اذا رفع الرجل اليه يديه ان يردهما
صفرا خائبتين هذا حديث حسن غريب وروى بعضهم ولم يرفعه حدثنا محمد بن بشار نا صفوان بن عيسى

لا اله الا الله الخ یعنے نہین کوئی معبود سواے اللہ کے جو اکیلا ہی اُسکا کوئی شریک نہین اُسکے واسطے ملک ہی اور اُسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر
ہے تو اُسکے لئے چار غلام حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد سے آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ابی ایوب سے موقوفا **باب**
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے ہاشم بن سعید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے
کنانہ مولی صفیہ نے کہا سنا مین نے صفیہ سے کہ کہتی میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُس حالت مین کہ میرے آگے چار ہزار
گٹھلی تھی مین اُنکے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی فرمایا آپ نے انکے ساتھ تو نے تسبیح پڑھی ہی کیا مین تجھے نہ بتلاؤن کہ جسکے ساتھ تو بہت تسبیح
پڑھ سکے مین نے کہا کیون نہین آپ مجھے سکھلائیے پس فرمایا آپ نے کہ سبحان اللہ الخ یعنے تسبیح کرتی ہون مین اللہ کی برابر پیدائش اُسکے
کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو سواے اس طریق صفیہ کے جو ہاشم بن سعید کوفی سے ہے اور اسناد اسکی معروف نہین
ہے اور اس باب مین روایت ہی ابن عباسؓ سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے محمد
بن عبد الرحمن سے کہا اُسنے سنا مین نے کریب سے کہ حدیث کرتا تھا ابن عباس سے اُسنے روایت کی جویریہ بنت حارث سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے اُس حالت مین کہ مین مسجد مین تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریب آدھے دن یعنے بارہ بجے کے میرے پاس سے
گذرے پس فرمایا آپ نے اتنی دیر تک تو اُسی حالت پر رہی ہی کہا مین نے ہان فرمایا آپ نے کیا مین تجھے ایسے کلمے نہ سکھلاؤن جو اُنکو تو کہا
کرے سبحان اللہ الخ یعنے تسبیح کرتی ہون مین اللہ کی برابر پیدائش اُسکی کے (تین بار) تسبیح کرتی ہون مین اللہ کی موافق خواہش ذات
اُسکی کے (تین بار) تسبیح کرتی ہون مین اللہ کی برابر وزن عرش اُسکے کے (تین بار) تسبیح کرتی ہون مین اللہ کی مثل کلمات اُس کے کے
(تین بار) یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور محمد بن عبد الرحمن وہ غلام آل طلحہ کا ہے اور یہ شیخ مدنی ثقہ ہی اور روایت کی ہی اس سے یہ حدیث مسعودی
اور ثوری نے **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے کہا خبر دی ہمکو جعفر بن میمون نے جو صاحب ہی غالیچہ کا
ابی عثمان نہدی سے اُسنے سلمان فارسی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالے حیادار کریم ہے حیا کرتا ہی اُس سے کہ
جب کوئی آدمی اُسکی طرف ہاتھ اُٹھائے تو اُنکو خالی محروم رد کرے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے بعض نے اور اسکو
مرفوع نہین کیا حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عیسی نے

ف اس مین دلیل ہے اُس کی کہ جس نے کہا ہے کہ عرب کا غلام بنانا درست ہے اور بعض نے اسکو مبالغہ پر حمل کیا ہے " والتحقیق فی الکتب المبسوطة

فغنموا غنائم كثيرة واسرعوا الرجعة فقال رجل ممن لم يخرج ما راينا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنيمة من هذا البعث
فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا ادلكم على قوم افضل غنيمة واسرع رجعة قوم شهدوا صلوة الصبح ثم جلسوا يذكرون
الله حتى طلعت الشمس فاولئك اسرع رجعة وافضل غنيمة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وحماد بن
ابي حميد هو محمد بن ابي حميد وهو ابو ابراهيم الانصاري المديني وهو ضعيف في الحديث حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي عن سفيان
عن عاصم بن عبيد الله عن سالم عن ابن عمر عن عمر انه استأذن النبي صلى الله عليه وسلم في العمرة فقال اي اخي اشركنا
في دعائك ولا تنسنا هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا يحيى بن حسان انا ابو معاوية عن
عبد الرحمن بن اسحاق عن سيار عن ابي وائل عن علي ان مكاتبا جاءه فقال لي قد عجزت عن كتابتي فاعني قال الا اعلمك
كلمات علمنيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل صبر دينا اداه الله عنك قال قل اللهم اكفني
بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك هذا حديث حسن غريب حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا
شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي قال كنت شاكيا فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول
اللهم ان كان اجلي قد حضر فارحني وان كان متاخرا فارفعني وان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كيف قلت قال فاعاد عليه ما قال قال فضربه برجله وقال اللهم عافه او اشفه شعبة الشاك قال فما اشتكيت وجعي بعد
هذا حديث حسن صحيح حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن آدم عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا عاد مريضا قال

باب في دعاء المريض حدثنا ... عن

اور انھوں نے بہت غنیمت لوٹی اور جلدی واپس آئے پس ایک مرد نے کہا جو اُنکے ساتھ نہیں نکلا تھا ہمنے کوئی لشکر جلدی واپس ہونیوالا اور افضل غنیمت
والا زیادہ اس لشکر سے نہیں دیکھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مین تمکو وہ قوم نہ بتاؤن جو عمدہ غنیمت والی ہے اور جلدی واپس ہونیوالی ہے
وہ قوم ہے جو نماز صبح کو حاضر ہوے پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتی رہے یہانتک کہ آفتاب نکلا پس یہ لوگ بہت جلد ہین واپس ہونے مین اور افضل ہین
غنیمت مین۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بن ابی حمید ہے اور یہ ابراہیم انصاری مدنی
کا والد ہے اور یہ حدیث مین ضعیف ہے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے سفیان سے اُسنے عاصم
بن عبید اللہ سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے حضرت عمرؓ سے کہ اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کے لئے اذن مانگا پس
فرمایا آپ نے اے بھائی ہمکو بھی اپنی دعا مین شریک کر اور ہمکو بھلائیو نہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن
نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن حسان نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُسنے سیار سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے حضرت علی
سے کہ ایک مکاتب[1] آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا مین اپنی کتابت سے عاجز ہو گیا ہون سو آپ میری مدد کیجئے فرمایا حضرت علیؓ نے کیا مین
تجھے وہ کلمے نہ سکھاؤن جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے ہین اگر تیرے ذمے صبر (نام پہاڑ) پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اُسکو
بھی اللہ تعالی تیرے ذمے سے ادا کریگا فرمایا حضرت علی نے کہ اللھم الخ یعنے اے اللہ کفایت کر مجھے ساتھ اپنے حلالون کے اپنے حرامون
سے اور اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے بے پرواہ کر یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے
کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد اللہ بن سلمہ سے اُسنے حضرت علیؓ سے کہا اُنھون نے مین بیمار تھا اور میرے پاس سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اُس حالت مین کہ مین یہ کہتا تھا اللھم الخ یعنے اے اللہ اگر میری موت پہونچ گئی ہے تو مجھے خوش کر اور اگر
نہین پہونچی تو میرے عیش کو وسعت دے اور اگر مصیبت ہے تو مجھے صبر دے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے کسطرح کہا کہا راوی نے
پھر حضرت علیؓ نے اپنی بات کا اعادہ کیا کہا راوی نے پھر آنحضرت نے علی کو اپنے پاؤن مبارک سے مارا اور کہا اے اللہ اُسکو عافیت دے یا شفا دے
یہ شک شعبہ کو ہے کہا حضرت علی نے بعد اُسکے مین کبھی بیمار نہین ہوا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی
ہم سے یحیی بن آدم نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علیؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو کہتے

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہین جسکو مالک لکھدے کہ مثلاً اگر تو مجھے سو روپیہ دیدے تو تو آزاد ہے تو اس شرط پر بعد ادا کرنے روپیہ کے آزاد ہوگا۔

باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتعوذہ فی دبر کل صلوٰۃ حدثنا

اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءك شفاء لا تغادر سقما هذا احدیث حسن باب فی دعاء
الوتر حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا حماد بن سلمة عن هشام بن عمرو الفزاری عن عبد الرحمن بن الحارث
بن هشام عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول فی وتره اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك و
اعوذ بمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك هذا احدیث حسن غریب
لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث حماد بن سلمة حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا زکریا بن عدی نا عبید الله هو
ابن عمرو عن عبد الملك بن عمیر عن مصعب بن سعد وعمرو بن میمون قالا کان سعد یعلم بنیه هؤلاء الکلمات کما یعلم
المکتب الغلمان ویقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یتعوذ بهن دبر الصلوٰة اللهم انی اعوذ بك من الجبن واعوذ بك
من البخل واعوذ بك من ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنیا وعذاب القبر قال عبد الله ابو اسحاق الهمدانی یضطرب
فی هذا الحدیث یقول عن عمرو بن میمون عن عمرو ویقول عن غیره ویضطرب فیه وهذا احدیث حسن صحیح من هذا
الوجه حدثنا احمد بن الحسن نا اصبغ بن الفرج اخبرنی عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث انه اخبره عن سعید
بن ابی هلال عن خزیمة عن عائشة بنت سعد بن ابی وقاص عن ابیها انه دخل مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
علی مرأة وبین یدیها نواة او قال حصاة تسبح بها فقال الا اخبرك بما هو ایسر علیك من هذا وافضل سبحان الله عدد
ما خلق فی السماء وسبحان الله عدد ما خلق فی الارض وسبحان الله عدد ما بین ذلك وسبحان الله عدد ما هو خالق والله اکبر
مثل ذلك والحمد لله مثل ذلك ولا حول ولا قوة الا بالله مثل ذلك هذا احدیث حسن غریب من حدیث سعد حدثنا سفیان بن وکیع نا

بیماری کو دور کر اے رب آدمیوں کے اور شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا سوائے تیرے اور کسیکی شفا نہیں ہو ایسی شفا دے کہ بیماری کو نہ چھوڑے
یہ حدیث حسن ہے باب دعاء وتر کے بیان مین حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ
نے ہشام بن عمرو فزاری سے اُسنے عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے اُسنے علیؓ بن ابی طالب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر مین
یہ کہا کرتے تھے اللھم الخ یعنے اے اللہ مین تیری رضا کے ساتھ پناہ مانگتا ہون غصے تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ معافی
تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری تجھسے مین تیری ثنا شمار نہین کر سکتا جیسا کہ تو نے خود اپنے نفس پر ثنا کی ہے۔ اور یہ حدیث
حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق حماد بن سلمہ سے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو زکریا بن عدی
نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے کہا دونوں نے سعد
اپنے بیٹون کو یہ کلمے سکھلا دیتا تھا جیسا کہ معلم لڑکون کو سکھلاتا ہے اور کہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے اُنکے ساتھ پناہ مانگا
کرتے تھے اللھم الخ یعنے اے اللہ مین تیری پناہ چاہتا ہون بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہون بخیلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہون
بری عمر سے اور تیری پناہ چاہتا ہون دنیا کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے کہا ابو عبد اللہ نے ابو اسحاق ہمدانی اس حدیث مین اضطراب
کرتا ہے کبھی تو بواسطہ عمرو بن میمون کے عمرو سے روایت کرتا ہے اور کبھی اُسکے غیر سے روایت کرتا ہے اور اس مین اضطراب کرتا ہے۔
اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طریق سے حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے اصبغ بن فرج نے کہا خبر دی مجھے عبد اللہ
بن وہب نے عمرو بن حارث سے یہ کہ اُسنے اُسکو خبر دی ہے سعید بن ابی ہلال سے اُسنے خزیمہ سے اُسنے عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص
سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت پر داخل ہوا اُس حالت مین کہ اُسکے آگے گٹھلیان
تھین یا کنکر تھے وہ اُنکے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی پس فرمایا آپ نے کیا مین تجھے اُسکی خبر نہ دون جو تجھپر اس سے آسان ہے یا افضل ہو
(شک راوی) سبحان اللہ الخ یعنے تسبیح کرتی ہون مین اللہ کی برابر اسکے کہ اُسنے آسمان مین پیدایش کی ہے اور تسبیح کرتی ہون مین اللہ
کی برابر اسکے کہ اُسنے زمین مین پیدایش کی ہے اور تسبیح کرتی ہون مین اللہ کی برابر اسکے جو اُنکے درمیان ہے اور تسبیح کرتی ہون مین
اللہ کی برابر اُس چیز کے کہ وہ اُسکا پیدا کرنیوالا ہے اور اللہ اکبر مثل اسکے اور الحمد للہ بھی مثل اسکے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ بھی مثل اُسکے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے طریق سعد سے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے

سبحان

عبد الله بن نمیر وزید بن حباب عن موسیٰ بن عبیدة عن محمد بن ثابت عن ابی حکیم مولی الزبیر عن الزبیر بن العوام قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ما من صباح یصبح العبد الامنادینادی سبحوا الملك القدوس هذا حدیث غریب باب فی دعاء الحفظ حدثنا احمد بن الحسن انا سلیمان بن عبد الرحمٰن الدمشقی انا الولید بن مسلم نا ابن جریج عن عطاء بن ابی رباح وعکرمة مولی ابن عباس عن ابن عباس انه قال بینما نحن عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ جاءه علی بن ابی طالب فقال بابی انت وامی تفلت هذا القران من صدری فما اجدنی اقدر علیه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابا الحسن افلا اعلمك کلمات ینفعك الله بهن وینفع بهن من علمته ویثبت ما تعلمت فی صدرك قال اجل یا رسول الله فعلمنی قال اذا کان لیلة الجمعة فان استطعت ان تقوم فی ثلث اللیل الاخر فانها ساعة مشهودة والدعاء فیها مستجاب وقد قال اخی یعقوب لبنیه سوف استغفر لکم ربی یقول حتی تاتی لیلة الجمعة فان لم تستطع فقم فی وسطها فان لم تستطع فقم فی اولها فصل اربع رکعات تقرأ فی الرکعة الاولیٰ بفاتحة الکتاب وسورة یٰسٓ وفی الرکعة الثانیة بفاتحة الکتاب وحٰمٓ الدخان وفی الرکعة الثالثة بفاتحة الکتاب والمٓ تنزیل السجدة وفی الرکعة الرابعة بفاتحة الکتاب وتبارك المفصل فاذا فرغت من التشهد فاحمد الله واحسن الثناء علی الله وصل علی واحسن وعلی سائر النبیین واستغفر للمؤمنین والمؤمنات ولاخوانك الذین سبقوك بالایمان ثم قل فی اٰخر ذلك اللهم ارحمنی بترك المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف مالا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیك عنی اللهم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزة التی لاترام اسئلك یا الله یا رحمٰن

الملك

عبد اللہ بن نمیر اور زید بن حباب نے موسیٰ بن عبیدہ سے اُسنے محمد بن ثابت سے اُسنے ابی حکیم زبیر بن عوام کے غلام سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی صبح بندے پر آتی ہے اُسمین آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ بادشاہ پاک کی تسبیح پڑھو۔ یہ حدیث غریب ہے باب حفظ کی دعا مین حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا خبر دی ہمکو سلیمان بن عبد الرحمٰن دمشقی نے کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے ابن جریج سے اُسنے عطا ابن ابی رباح اور عکرمہ ابن عباس کے غلام سے اُنھون نے ابن عباس سے یہ کہ اُسوقت مین کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوے تھے کہ آپ کے پاس حضرت علیؓ بن ابی طالب آئے اور کہا میرے والدین آپ پر قربان ہوں یہ قرآن میرے سینے مین ٹھہرتا نہین اور مین اپنے وجود مین اُسپر قادر ہونے کی قوت نہین پاتا پس فرمایا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابا الحسن کیا مین تجھے وہ کلمے نہ سکھلاؤن کہ جنکے ساتھ اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے اور نفع دین وہ کلمے اُسکو کہ جسکو تو سکھلاوے اور جو تو سیکھے گا وہ تیرے سینہ مین ثابت رہیگا کہا حضرت علی نے ہان یا رسول اللہؐ مجھے آپ سکھلائیے فرمایا آپ نے جب جمعرات کی رات ہو اور تجھے آخر رات کی تہائی مین کھڑے ہونیکی طاقت ہو کیونکہ وہ ساعت ایسی ہے کہ اُسمین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور دعا اُسمین قبول ہوتی ہے اور بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹون سے کہا تھا مین تمھارے لئے اپنے رب سے بخشش مانگونگا کہتے تھے کہ جب[۱] جمعہ کی رات آویگی اور اگر تو طاقت نہین رکھتا تو اُس رات کے وسط مین کھڑا ہو اور اگر تو طاقت نہین رکھتا تو اُس رات کے اول مین کھڑا ہو۔ اور چار رکعت پڑھ پہلی رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور سورۂ یٰس پڑھ اور دوسری رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور سورۂ حٰم الدخان اور تیسری رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور الم تنزیل السجدہ اور چوتھی رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور سورۂ تبارک المفصل۔ اور جب تو تشہد سے فارغ ہو تو اللہ کی حمد کر اور اللہ کی اچھی طرح صفت کر اور مجھپر درود بھیج اور اچھی طرح بھیج اور تمام نبیون پر اور مؤمن مردون اور مومنہ عورتون کے لئے بخشش طلب کر اور اُن بھائیون کے لئے جو تجھ سے پہلے ایمان کے ساتھ سبقت لیگئے ہین پھر پیچھے اُسکے کہہ اللھم ارحمنی الخ یعنے اے اللہ ہمیشہ مجھپر رحمت رکھ ساتھ ترک کرنے گناہون کے جبتک تو مجھے زندہ رکھے۔ اور رحمت کر اُسپر کہ مین بیفائدہ کامون مین تکلف کرون اور اچھا دیکھنا مجھے نصیب کر اُس چیز مین کہ جو تجھے مجھ سے پسند ہو۔ اے اللہ پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے صاحب بزرگی اور بخشش کے اور صاحب ایسی عزت کے کہ نہین حاصل ہو سکتی سوال کرتا ہون مین تجھ سے اے اللہ اے رحمٰن

[۱] یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواپنے بیٹون سے کہا تھا کہ مین تمھارے لئے رب سے بخشش مانگونگا تو اُنھون نے جمعرات کی انتظاری کیواسطے اُسنے یہ وعدہ کیا تھا ورنہ اُسیوقت اُنکے حق مین دعا کرتے

اتلوہ

بجلالك ونور وجهك ان تلزم قلبي حفظ كتابك كما علمتني وارزقني ان اقرأه على النحو الذي يرضيك عني اللهم بديع السموات والارض ذا الجلال والاكرام والعزة التي لا ترام اسألك يا الله يا رحمن بجلالك ونور وجهك ان تنور بكتابك بصري وان تطلق به لساني وان تفرج به عن قلبي وان تشرح به صدري وان تغسل به بدني فانه لا يعينني على الحق غيرك ولا يؤتيه الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم يا ابا الحسن تفعل ذلك ثلث جمع او خمسا او سبعا تجب باذن الله والذي بعثني بالحق ما اخطأ مؤمنا قط قال ابن عباس فوالله ما لبث علي الا خمسا او سبعا حتى جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم في مثل ذلك المجلس فقال يا رسول الله اني كنت فيما خلا لا آخذ الا اربع آيات ونحوهن فاذا قرأتهن على نفسي تفلتن وانا اتعلم اليوم اربعين آية ونحوها فاذا قرأتها على نفسي فكانما كتاب الله بين عيني ولقد كنت اسمع الحديث فاذا رددته تفلت وانا اليوم اسمع الاحاديث فاذا تحدثت بها لم اخرم منها حرفا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك مؤمن ورب الكعبة يا ابا الحسن هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث الوليد بن مسلم **باب** في انتظار الفرج وغير ذلك **حدثنا** بشر بن معاذ العقدي البصري نا حماد بن واقد عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن ابي الاحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوا الله من فضله فان الله يحب ان يسأل وافضل العبادة انتظار الفرج هكذا روى حماد بن واقد هذا الحديث وحماد بن واقد ليس بالحافظ وروى ابو نعيم هذا الحديث عن اسرائيل عن حكيم بن جبير عن رجل عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابي نعيم اشبه ان يكون اصح **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معاوية نا عاصم الاحول عن ابي عثمان عن زيد

بوساطت تیرے جلال کے اور نور منھ تیرے کے یہ کہ میرے دل کو اپنی کتاب کا یاد رکھنا لازم رکھ جیسا کہ تو نے مجھے سکھلائی ہی اور مجھے نصیب کر کہ اسکو مین اس طریق پر پڑھوں کہ جسکو تو مجھ سے پسند کرے اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے صاحب بزرگی اور بخشش کے اور ایسی عزت کے کہ حاصل نہین ہو سکتی سوال کرتا ہوں مین تجھ سے اے اللہ اے رحمن بوساطت تیرے جلال کے اور نور منھ تیرے کے یہ کہ میری نظر کو اپنی کتاب سے روشن کر اور اُسکے ساتھ میری زبان کو کھول اور میرے دل کو اُس سے خوش کر اور میرے سینے کو اُس سے فراخ کر اور میرے بدن کو اُسکے ساتھ دھو کیونکہ سوا تیرے کوئی حق پر میری مدد نہین کرتا اور سوا تیرے کوئی اُسکو نہین دیتا اور نہین حرکت اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ کے جو بلند غالب ہی اے ابا الحسن اسطرح تین یا پانچ یا سات جمعرات کر تیری دعا اللہ کے حکم سے قبول ہو جاویگی اور قسم ہی اُس ذات کی کہ جسنے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہی کہ یہ دعا مومن سے کبھی خطا نہین جاتی کہا ابن عباسؓ نے پس قسم ہی اللہ کی کہ حضرت علی پانچ یا سات (جمعرات) ہی ٹھہرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ویسی ہی مجلس مین آئے اور کہا یا رسول اللہ مین پیچھے اس سے چار آیتین یا قریب اُسکے ہی پڑھتا تھا اور جب مین انکو اپنے دل مین پڑھتا تو وہ بھول جاتین - اور مین آج کے دن چالیس یا قریب اُنکے سیکھتا ہون اور جب مین اُنکو اپنے دل مین پڑھتا ہون تو گویا میرے سامنے کتاب اللہ رکھی ہوئی ہی - اور پہلے مین حدیث سنتا تھا اور جب مین اُسکو دوہراتا تو وہ بھول جاتی اور مین آج کے دن کئی حدیثین سنتا ہون پھر جب مین انکو بیان کرتا ہون تو کوئی حرف بھی اُنسے نہین چھوٹتا پس فرمایا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابا الحسن تو مومن ہی قسم ہے رب کعبہ کی - یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ولید بن مسلم سے **باب** فراخی اور کشادگی وغیرہ کے انتظار کے بیان مین حدیث کی ہمسے بشر بن معاذ عقدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن واقد نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی الاحوص سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے سے اُسکے فضل کا سوال کرو کیونکہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی کہ اُس سے سوال کیا جائے اور سب[۱] سے افضل عبادت کشادگی کی انتظاری رکھنا ہے ایسا ہی حماد بن واقد نے اس حدیث کو روایت کیا ہی - اور حماد بن واقد حافظ نہین ہی اور روایت کیا ہی ابو نعیم نے اس حدیث کو اسرائیل سے اُسنے حکیم بن جبیر سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی نعیم کی صحیح ہونے مین زیادہ مشابہ ہی حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم احول نے ابی عثمان سے اُسنے زید -

[۱] جبکہ آنحضرتؐ نے دعا کرنے پر برانگیختہ فرمایا اور یہ بھی معلوم کیا کہ بعض کی دعا بسبب کسی امر کے دیر سے قبول ہوگی تو ساتھ ہی اُسکے یہ بھی فرما دیا کہ سب سے افضل عبادت یہ ہی کہ آدمی اس کشادگی کی انتظاری مین رہے کیونکہ جب آدمی انتظاری مین رہیگا تو خواہ مخواہ بہت خشوع اور خضوع سے بار بار دعا کریگا پس ایسی دعا کہ خشوع بہت ہو کیونکر تمام عبادتون سے افضل نہ ہو اور یہ اسواسطے فرما دیا کہ آدمی کو مناسب نہین کہ بالفرض اگر دعا کے قبول ہونے مین دیر ہو جائے تو سست ہو کر دعا کو چھوڑ دے بلکہ انسان کو چاہئیے کہ کمر ہمت باندھ کر اُسکے پیچھے پڑ جائے جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہین چون نالد کودک حلوا فروش + شیر مادر کے ہمی آید بجوش -

بن ارقم قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الکسل والعجز والبخل وبھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یتعوذ من الھرم وعذاب القبر وھذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمن انا محمد بن یوسف عن ابن ثوبان عن ابیہ عن مکحول عن جبیر بن نفیر ان عبادۃ بن الصامت حدثھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما علی الارض مسلم یدعو اللہ تعالیٰ بدعوۃ الا اتاہ اللہ ایاھا او صرف عنہ من السوء مثلھا ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم فقال رجل من القوم اذا نکثر قال اللہ اکثر وھذا حدیث حسن غریب صحیح من ھذا الوجہ وابن ثوبان ھو عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان العابد الشامی **باب** حدثنا سفیان بن وکیع نا جریر عن منصور عن سعد بن عبیدۃ قال ثنی البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخذت مضجعک فتوضأ وضوءک للصلوۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللھم اسلمت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک اٰمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت فان مت فی لیلتک مت علی الفطرۃ قال فرددتھن لاستذکرہ فقلت اٰمنت برسولک الذی ارسلت فقال قل اٰمنت بنبیک الذی ارسلت وھذا حدیث حسن صحیح قد روی من غیر وجہ عن البراء ولا نعلم فی شیء من الروایات ذکر الوضوء الا فی ھذا الحدیث حدثنا عبد بن حمید نا محمد بن اسمٰعیل بن ابی فدیک نا ابن ابی ذئب عن ابی سعید البراد عن معاذ بن عبداللہ بن خبیب عن ابیہ قال خرجنا فی لیلۃ مطیرۃ وظلمۃ شدیدۃ نطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی لنا قال فادرکتہ فقال قل فلم اقل شیئا ثم قال قل فلم اقل شیئا قال قل فقلت ما اقول قال قل قل ھو اللہ احد والمعوذتین حین تمسی وتصبح ثلاث مرات تکفیک من کل شیء ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وابو سعید البراد ھو اسید

بن ارقم سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اللھم الخ یعنے اے اللہ مین تیری پناہ چاہتا ہون سستی اور عاجزی اور بخیلی سے اور اسی اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی کہ آنحضرت بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن یوسف نے ابن ثوبان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے مکحول سے اُس نے جبیر بن نفیر سے یہ کہ عبادہ بن صامت رض نے انکو حدیث کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان زمین پر ہے اللہ تعالےٰ سے کوئی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اُسکو وہی دیتا ہے یا اُس سے بُرائی اُسکے برابر دور کردیتا ہے جبتک گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ کرے پس کہا ایک مرد نے قوم سے تب تو ہم بہت مانگین گے فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ دینے والا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اس وجہ سے اور ابن ثوبان وہ عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی ہی **باب** حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے منصور سے اُسنے سعد بن عبیدہ سے کہا حدیث کی مجھے براء نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سونے لگے تو وضو کر مثل اُس وضو کے جو نماز کے لئے ہوتا ہے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ پھر کہہ اللھم اسلمت الخ یعنے اے اللہ مین نے اپنی جان تجھکو سونپی اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جمائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھ سے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہے اور نہ بچاؤ کا کوئی مکان ہی مگر تیرے ہی طرف اے اللہ مین تیری کتاب پر ایمان لایا جو تونے اُتاری ہی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسکو تونے بھیجا ہے پس اگر تو اُس رات مین مرا تو اسلام پر مریگا کہا راوی نے پھر مین نے اُسکو یاد کرنے کے لئے دوہرایا اور کہا ایمان لایا مین رسول تیرے پر جسکو تونے بھیجا ہی پس فرمایا آپ نے کہہ ایمان لایا مین ساتھ نبی تیرے کے جسکو تونے بھیجا ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور غیر اس وجہ سے براء سے مروی ہے اور ہم سوا اس حدیث کے اور کسی روایت مین وضو کا ذکر نہین پاتے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل بن ابی فدیک نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے ابی سعید براد سے اُسنے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ہم ایک رات بارش اور سخت اندھیرے والی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھانے کے لئے طلب کرتے ہوئے نکلے کہا اُسنے سو مین نے آپکو پالیا پس فرمایا آپ نے کہہ سو مین نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے مجھے فرمایا کہہ پھر مین نے کچھ نہ کہا فرمایا آپ نے کہہ مین نے کہا مین کیا کہون فرمایا آپ نے کہہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین تین بار صبح کے وقت اور شام کے وقت تمام چیزون سے تجھے کافی ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طرق سے اور ابو سعید براد وہ اسید

بن ابی اسید حدثنا ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن یزید بن خمیر عن عبد اللہ بن بسر قال نزل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقال فقربنا الیہ طعاما فاکل منہ ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی باصبعیہ جمع
السبابة والوسطی قال شعبة وھو ظنی فیہ ان شاء اللہ والقی النوی بین اصبعین ثم اتی بشراب فشربہ ثم ناولہ الذی
عن یمینہ قال فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع لنا فقال اللھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم ھذا حدیث
حسن صحیح حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا موسیٰ بن اسمٰعیل نا حفص بن عمر الشنی ثنی ابی عمر بن مرة قال سمعت بلال بن
یسار بن زید ثنی ابی عن جدی سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
غفر اللہ لہ وان کان فر من الزحف ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ حدثنا محمود بن غیلان نا عثمان بن عمر نا
شعبة عن ابی جعفر عن عمارة بن خزیمة بن ثابت عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ادع اللہ ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فھو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوءہ و
یدعو بھذا الدعاء اللھم انی اسألک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمة انی توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی
اللھم فشفعہ فی ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرف الا من ھذا الوجہ من حدیث ابی جعفر وھو غیر الخطمی حدثنا
عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انا اسحاق بن موسیٰ ثنی معن ثنی معاویة بن صالح عن ضمرة بن حبیب قال سمعت ابا امامة یقول ثنی
عمرو بن عبسة انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف اللیل الآخر

بن ابی اسید سے حدیث کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے یزید بن خمیر سے اُسنے عبد اللہ
بن بسر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ پر نازل ہوے سو ہمنے آپ کے آگے کھانا حاضر کیا پس آپ نے اُس سے کھایا پھر آپکے
پاس کھجورین لائی گئین سو آپ اُنکو کھاتے تھے اور گٹھلیان دو انگلیون کے ساتھ ڈالتے تھے سبابہ اور وسطے کو جمع کرتے تھے۔ کہا شعبہ نے
اور میرا گمان انشاء اللہ اسمین یہ ہے اور ڈالتے تھے گٹھلیون کو درمیان دو انگلیون کے پھر آپ کے پاس پانی حاضر کیا گیا سو آپ نے اُسکو پیا
پھر اُس شخص کو جو آپکی داہنی جانب تھا پکڑا دیا کہا اُسنے پھر کہا میرے باپ نے اُس حالت مین کہ اُسنے آپکی سواری کی لگام پکڑی ہوئی تھی کہ ہمارے
حق مین دعا کیجیے پس فرمایا آپ نے اے اللہ اُنکے لئے برکت دے اُسمین کہ تو نے اُنکو دیا ہے اور اُنکے لیے بخشش کر اور اُنپر رحمت کر۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن عمر شنی نے کہا حدیث
کی مجھے ابی عمر بن مرہ نے کہا سنا مین نے بلال بن یسار بن زید سے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے دادا میرے سے کہ سُنا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے جسنے کہا استغفر اللہ الخ یعنے بخشش مانگتا ہون مین اللہ سے کہ جسکے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین جو زندہ قائم ہے
اور اُسکی طرف رجوع ہوتا ہون تو اللہ تعالیٰ اُسکو بخشدیتا ہی اگرچہ[لہ] لشکر سے بھاگا ہو یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے حدیث
کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی جعفر سے اُسنے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے اُسنے عثمان
بن حنیف سے یہ کہ ایک مرد نابینا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ سے دعا کریے کہ مجھے آرام دے فرمایا آپ نے اگر تیری مرضی ہو تو مین دعا
کرتا ہون اور اگر تو صبر کرنا چاہتا ہی تو یہ تیرے لئے بہتر ہی کہا اُسنے سو آپ دعا کریے کہا راوی نے پس آپنے اُسکو حکم دیا کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے
اور اس دعا سے دعا کرے اللھم انی الخ یعنے اے اللہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو نبی رحمت کا ہی تیری
طرف متوجہ ہوتا ہون مین تیرے ساتھ اپنے رب کی طرف اس حاجت مین متوجہ ہوتا ہون تاکہ میری حاجت تو پوری کرے اے اللہ پس اُس کی
میرے حق مین شفاعت قبول کر۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی جعفر سے اور یہ غیر خطمی ہی حدیث کی ہمسے عبد اللہ
بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن موسیٰ نے کہا حدیث کی مجھے معاویہ بن صالح نے ضمرہ بن حبیب سے کہا سنا مین نے ابا امامہ سے کہ کہتا حدیث
کی مجھے عمرو بن عبسہ نے یہ کہ سُنا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے پروردگار آدمی سے آخر رات کے جوف مین سب وقتون سے زیادہ قریب ہوتا ہی

[لہ] لشکر سے بھاگنا جبکہ دشمن کا مقابلہ ہو نہایت سخت گناہ ہی حضرت نے فرمایا اگر کسی شخص نے یہ گناہ کیا ہو تو استغفار کے پڑھنے سے دور ہو جاتا ہے اسلیئے اللہ تعالیٰ کی طرف خالص
دل سے متوجہ ہو کر جیسا کہ استغفار کا طریق ہی بخشش مانگے شرک کو جب مٹا دیتی ہے تو گناہ کو تو بطریق اولے مٹا دے گی ۱۲

فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ فی تلک الساعۃ فکن ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ حدثنا ابو الولید الدمشقی نا الولید بن مسلم ثنی عفیر بن معدان انہ سمع ابادوس الیحصبی یحدث عن ابی عائذ الیحصبی عن عمارۃ بن زعکرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یقول ان عبدی کل عبدی الذی یذکرنی وھو ملاق قرنہ یعنی عند القتال ھذا حدیث غریب لانعرفہ الا من ھذا الوجہ ولیس اسنادہ بالقوی باب فی فضل لاحول ولا قوۃ الا باللہ حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی نا وھب بن جریر ثنی ابی قال سمعت منصور بن زاذان یحدث عن میمون بن ابی شبیب عن قیس بن سعد بن عبادۃ ان اباہ دفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخدمہ قال فمر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد صلیت فضربنی برجلہ وقال الا ادلک علی باب من ابواب الجنۃ قلت بلی قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ حدثنا موسی بن حزام وعبد بن حمید وغیر واحد قالوا نا محمد بن بشر قال سمعت ھانئ بن عثمان عن امہ حمیضۃ بنت یاسر عن جدتہا یسیرۃ وکانت من المھاجرات قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بالتسبیح والتھلیل والتقدیس واعقدن بالانامل فانھن مسئولات ولا تغفلن فتنسین الرحمۃ ھذا حدیث انما نعرفہ من حدیث ھانئ بن عثمان وقد رواہ محمد بن ربیعۃ عن ھانئ بن عثمان حدثنا نصر بن علی الجھضمی قال اخبرنی ابی عن المثنی بن سعید عن قتادۃ عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزی قال اللھم انت عضدی وانت نصیری وبک اقاتل ھذا حدیث حسن غریب حدثنا ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المدینی قال ثنی عبد اللہ بن نافع عن حماد بن ابی حمید عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الٰہ الا اللہ وحدہ

پس اگر تجھے ان شخصون سے ہونیکی قوت ہو جو اللہ کی اس ساعت مین یاد کرتے ہین تو ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی مجھے عفیر بن معدان نے یہ کہ سنا اُس نے ابادوس یحصبی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی عائذ یحصبی سے اُسنے روایت کی عمارہ بن زعکرہ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے میرا پورا بندہ وہ ہے جو مجھے یاد کرے اُس حالت مین کہ وہ اپنے مقابل سے لڑائی کے وقت ملا ہوا ہو یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے اور اسناد اسکی قوی نہین ہے باب لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت کے بیان مین حدیث کی ہمسے ابو موسی یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا سنا مین نے منصور بن زاذان سے کہ حدیث کرتا تھا میمون بن ابی شبیب سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ سے یہ کہ اُسکے باپ نے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپکی خدمت کے لئے سپرد کردیا تھا کہا اُسنے میرے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اُس حالت مین کہ مین نماز پڑھ چکا تھا سو آپ نے اپنا پاؤن مبارک مجھے مارا اور فرمایا کیا مین تجھے جنت کے دروازون سے دروازہ نہ بتلاؤن مین نے کہا کیون نہین فرمایا آپ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہمسے موسی بن حزام اور عبد بن حمید اور کئی ایک نے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے محمد بن بشر نے کہا سنا مین نے ہانی بن عثمان سے اُسنے اپنی والدہ حمیضہ بنت یاسر سے اُسنے اپنی دادی یسیرہ سے اور یہ مہاجرات سے تھی کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو لازم پکڑو اور پورون سے شمار کرو کیونکہ یہ پورین پوچھی جائینگی بلائی جاوینگی اور غافل نہوا کرو کہ رحمت سے بھلائی جاوگی اس حدیث کو ہم فقط طریق ہانی بن عثمان سے ہی پہچانتے ہین۔ اور روایت کیا اسکو محمد بن ربیعہ نے ہانی بن عثمان سے حدیث کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے مثنی بن سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس رضؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کرتے تو کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ تو میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیری مدد سے ہی جنگ کرتا ہون۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو عمرو یعنی مسلم بن عمرو حذاء مدینی نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن نافع نے حماد بن ابی حمید سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہتر کلام جو مین نے اور اُن نبیون نے جو مجھ سے پہلے گذرے ہین کہا ہے یہ ہے لا الٰہ الا اللہ الخ یعنے نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے۔

لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وحماد بن ابى حميد هو محمد بن ابى حميد وهو ابو ابراهيم الانصارى المدينى وليس هو بالقوى عند اهل الحديث **باب** حدثنا محمد بن حميد نا على بن ابى بكر عن الجراح بن الضحاك الكندى عن ابى شيبة عن عبد الله بن حكيم عن عمر بن الخطاب قال علمنى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قل اللهم اجعل سريرتى خيرا من علانيتى واجعل علانيتى صالحة اللهم انى اسألك من صالح ما تؤتى الناس من المال والاهل والولد غير الضال ولا المضل هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وليس اسناده بالقوى **باب** حدثنا عقبة بن مكرم نا سعيد بن سفيان الجحدرى نا عبد الله بن معدان قال اخبرنى عاصم بن كليب الجرمى عن ابيه عن جده قال دخلت على النبى صلى الله عليه وسلم وهو يصلى وقد وضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ووضع يده اليمنى على فخذه اليمنى وقبض اصابعه وبسط السبابة وهو يقول يا مقلب القلوب ثبت قلبى على دينك هذا حديث غريب من هذا الوجه حدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد ثنى ابى نا محمد بن سالم ثنا ثابت البنانى قال قال لى يا محمد اذا اشتكيت فضع يدك حيث تشتكى ثم قل بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد من وجعى هذا ثم ارفع يدك ثم اعد ذلك وترا فان انس بن مالك حدثنى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثه بذلك هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه حدثنا حسين بن على بن الاسود البغدادى نا محمد بن فضيل عن عبد الرحمن بن اسحاق عن حفصة بنت ابى كثير عن ابيها ابى كثير عن ام سلمة قالت علمنى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قولى اللهم هذا استقبال ليلك واستدبار نهارك واصوات دعاتك

اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کے واسطے ملک ہے اور اسی کے واسطے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے - یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے اور حماد بن زید وہ محمد بن ابی حمید ہے اور وہ ابراہیم انصاری مدنی کا باپ ہے اور محدثین کے نزدیک یہ قوی نہین ہے **باب** حدیث کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ابی بکر نے جراح بن ضحاک کندی سے اُسنے ابی شیبہ سے اُسنے عبد اللہ بن حکیم سے اُسنے عمر رض بن خطاب سے کہا اُنھون نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھلائی فرمایا آپ نے کہہ اللہم الخ یعنے اے اللہ میرا باطن میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرا ظاہر بھی بہتر رکھ اے اللہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون بہتر اُس چیز سے جو تونے اُن لوگون کو دی ہی مال اور اہل اور اولاد سے جو نہ خود گمراہ ہون اور نہ گمراہ کرنے والے - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے اور اسناد اسکی قوی نہین ہی **باب** حدیث کی ہمسے عقبہ بن مکرم نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن سفیان جحدری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن معدان نے کہا خبر دی مجھے عاصم بن کلیب جرمی نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا اُس حالت مین کہ نماز پڑھ رہے تھے اور اپنا بایان ہاتھ اپنی بائین ران پر رکھا ہوا تھا اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور انگلیون کو اُٹھا لئے ہوئے تھا اور سبابہ کو پھیلایا ہوا تھا اور یہ کہتے تھے یا مقلب القلوب الخ یعنے اے پھیرنے والے دلون کے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ - یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن عبد الصمد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے محمد بن سالم نے کہا حدیث کی مجھے ثابت بنانی نے کہا محمد نے کہا مجھے ثابت نے اے محمد جب تو بیمار ہو تو اپنا ہاتھ رکھ اُس جگہ کہ جہان بیماری ہو پھر کہہ بسم اللہ الخ یعنے شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے مین اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ چاہتا ہون اُس بُرائی سے جو مین اپنی اس بیماری سے معلوم کرتا ہون پھر اپنے ہاتھ کو اُٹھا پھر اُسکا طاق مرتبہ اعادہ کر یعنے تین یا پانچ بار کیونکہ انس بن مالک نے مجھے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو یہ حدیث کی ہے - یہ حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے حدیث کی ہمسے حسین بن علی بن اسود بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُسنے حفصہ بنت ابی کثیر سے اُسنے اپنے باپ ابی کثیر سے اُس نے ام سلمہ سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھلائی فرمایا کہ کہہ اللہم الخ یعنے اے اللہ یہ وقت تیری رات کے آنیکا ہے اور تیرے دن کے جانیکا اور آوازہے تیرے بلانیوالونکی

۱؎ یعنی التحیات مین بیٹھے ہوئے تھے اور انگلی شہادت کی جس طرح کہ اُسکا طریق ہے اٹھائے ہوئے تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک متن مین راوی نے انگلی شہادت کے اُٹھانیکا طریق بیان کیا ہی کہ تمام انگلیون کو قبض کرکے سبابہ کو اُٹھانا چاہیئے ۱۲

وحضور صلوتك اسألك ان تغفرلی هٰذا حدیث غریب انما نعرفه من هٰذا الوجه وحفصة بنت ابی کثیر لانعرفها ولا اباها
حدثنا الحسین بن علی بن یزید الصدائی البغدادی نا الولید بن قاسم الهمدانی عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن
ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما قال عبد لا اله الا الله قط مخلصا الا فتحت له ابواب السماء حتی تفضی
الی العرش ما اجتنب الکبائر هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه حدثنا سفیان بن وکیع نا احمد بن بشیر وابواسامة
عن مسعر عن زیاد بن علاقة عن عمه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انی اعوذ بك من منکرات الاخلاق
والاعمال والاهواء هٰذا حدیث حسن غریب وعم زیاد بن علاقة هو قطبة بن مالك صاحب النبی صلی الله علیه وسلم
حدثنا احمد بن ابراهیم الدورقی نا اسمٰعیل بن ابراهیم الحجاج بن ابی عثمان عن ابی الزبیر عن عون بن عبد الله عن ابن عمر
قال بینا نحن نصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ قال رجل من القوم الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا وسبحان الله بکرة
واصیلا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من القائل کذا وکذا فقال رجل من القوم انا یا رسول الله قال عجبت لها
فتحت لها ابواب السماء قال ابن عمر ما ترکتهن منذ سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم هٰذا حدیث غریب صحیح
من هٰذا الوجه وحجاج بن ابی عثمان هو حجاج بن میسرة الصواف ویکنی ابا الصلت وهو ثقة عند اهل الحدیث باب
ای الکلام احب الی الله حدثنا احمد بن ابراهیم الدورقی نا اسمٰعیل بن ابراهیم قال اخبرنی الجریری عن ابی عبد الله
الجسری عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عاده اوان اباذر عاد رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال بابی انت وامی یا رسول الله ای الکلام احب الی الله فقال

اور وقت حضور نماز تیری کا مین تجھسے اپنی بخشش کا سوال کرتی ہون - یہ حدیث غریب ہے ہم فقط اسکو اسی طریق سے ہی پہچانتے ہین
اور حفصہ بنت کثیر کو ہم نہین پہچانتے اور نہ اُسکے باپ کو حدیث کی ہم سے حسین بن علی بن یزید صدائی بغدادی نے کہا حدیث
کی ہم سے ولید بن قاسم ہمدانی نے یزید بن کیسان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جس بندے نے کبھی خالص نیت سے لا آلہ الا اللہ کہا تو اُسکے لئے دروازے آسمان کے کھولے
جاتے ہین یہانتک کہ وہ کلمہ عرش تک پہونچتا ہے جبتک کہ کبیرہ گناہون[1] سے بچے - یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے
حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن بشیر اور ابو اسامہ نے مسعر سے اُسنے زیاد بن علاقہ سے
اُسنے اپنے چچا سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اللھم الخ یعنے اے اللہ مین تیری پناہ چاہتا ہون بُرے اخلاق اور اعمال اور حرصون
سے - یہ حدیث حسن غریب ہے اور چچا زیاد بن علاقہ کا قطبہ بن مالک ہو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب ہے حدیث کی ہمسے احمد بن ابراہیم
دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا خبر دی ہمکو حجاج بن ابی عثمان نے ابی الزبیر سے اُسنے عون بن عبد اللہ سے اُسنے
ابن عمرؓ سے کہا اُس نے اُسوقت مین کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک مرد نے قوم سے یہ کلمے پڑھے -
اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرة واصیلا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنے والا کون ہے پس کہا ایک مرد
نے قوم سے مین ہون یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے مین اُس سے متعجب ہوا ہون کہ اُنکے لئے دروازے آسمان کے کھل گئے
ہین کہا ابن عمر نے جب سے مین نے یہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے تب سے مین نے ان کلمات کو ترک نہین
کیا یہ حدیث غریب صحیح ہے اسوجہ سے اور حجاج بن ابی عثمان وہ حجاج بن میسرہ صواف ہے اور کنیت اُسکی ابا الصلت ہے اور
یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے باب کونسا کلام اللہ کو زیادہ محبوب ہے حدیث کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث
کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا خبر دی مجھے جریری نے ابی عبد اللہ جسری سے اُسنے عبد اللہ بن صامت سے اُسنے ابی ذرؓ سے
یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی عیادت کو آئے یا ابوذر آنحضرت کی عیادت کو آیا پس کہا اُسنے میرے والدین آپ پر
قربان ہون یا رسول اللہ کونسا کلام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے پس فرمایا آپ نے

[1] یہ شرط ثواب اور قبول کی نہین یعنی یہ مراد نہین کہ ثواب تب ہی ملتا ہے کہ کبیرہ گناہون سے بچے بلکہ یہ شرط جلدی قبول ہونے کے لئے ہے یا یہ شرط کمال ثواب کی ہے ۱۲

ما اصطفاه الله لملئكته سبحان ربي وبحمده سبحان ربي وبحمده هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو هشام الرفاعي
محمد بن يزيد الكوفي نا يحيى بن اليمان نا سفيان عن زيد العمي عن ابي اياس معوية بن قرة عن انس بن مالك قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء لا يرد بين الاذان والاقامة قالوا فماذا نقول يا رسول الله قال سلوا الله العافية
في الدنيا والاخرة هٰذا حديث حسن وقد زاد يحيى بن اليمان في هٰذا الحديث هٰذا الحرف قالوا فماذا نقول قال سلوا
الله العافية في الدنيا والاخرة حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع وعبد الرزاق وابو احمد وابو نعيم عن سفيان عن زيد
العمي عن معوية بن قرة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدعاء لا يرد بين الاذان والاقامة وهٰكذا روى
ابو اسحاق الهمداني هٰذا الحديث عن بريد بن ابي مريم الكوفي عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هٰذا وهٰذا اصح
باب حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا ابو معاوية عن عمر بن راشد عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبق المفردون قالوا يا رسول الله وما المفردون قال المستهترون في
ذكر الله يضع الذكر عنهم اثقالهم فيأتون يوم القيٰمة خفافا هٰذا حديث حسن غريب حدثنا ابو كريب نا ابو معوية
عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان اقول سبحان الله والحمد لله
ولا اله الا الله والله اكبر احب الي مما طلعت عليه الشمس هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو كريب نا عبد الله بن
نمير عن سعدان القمي عن ابي مجاهد عن ابي مُدِلّة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا ترد
دعوتهم الصائم حين يفطر والامام العادل ودعوة المظلوم يرفعها الله فوق الغمام ويفتح لها ابواب السماء ويقول الرب
وعزتي لانصرنك ولو بعد حين هٰذا حديث حسن وسعدان القمي هو سعدان بن بشر وقد روى عنه عيسى

وہ کلام کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے پسند کیا ہوا ہی سبحان ربی وبحمدہ (دوبار فرمایا) یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے ابو ہشام رفاعی
یعنی محمد بن یزید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن یمان نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زید نابینا سے اُسنے ابی ایاس یعنی معاویہ بن قرہ سے
اُسنے انس بن مالک رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان اور تکبیر کے درمیان دعا رد نہین ہوتی کہا لوگون نے پس ہم کیا
کہین یا رسول اللہ فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو دنیا اور آخرت مین یہ حدیث حسن ہی یحییٰ بن یمان نے اس حدیث مین یہ حرف
زیادہ روایت کیا ہی کہا لوگون نے ہم کیا کہین یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو دنیا اور آخرت مین حدیث کی
ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور عبد الرزاق اور ابو احمد اور ابو نعیم نے سفیان سے اُسنے زید نابینا سے اُسنے معاویہ بن قرہ سے
اُسنے انس رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اذان اور تکبیر کے درمیان دعا رد نہین[ع] ہوتی۔ اور ایسا ہی روایت کیا ابو اسحاق
ہمدانی نے اس حدیث کو برید بن ابی مریم سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ زیادہ صحیح ہی باب حدیث کی ہمسے
ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عمر بن راشد سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا
اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبقت لیگئے ہین مفرد کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور مفرد کون ہین فرمایا آپ نے جو اللہ کی یاد کے حریص
ہین اللہ کی یاد اُنسے اُنکے بوجھون کو دور کرتی ہی سو وہ قیامت کے دن اللہ کے پاس ہلکے ہو کر آوینگے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی حدیث کی ہمسے ابو کریب
نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ میرا یہ
کہنا (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر) میرے نزدیک بہتر ہی اس سے کہ جسپر آفتاب نکلا ہی یعنی تمام دنیا سے یہ حدیث صحیح ہے حدیث
کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے سعدان قمی سے اُسنے ابی مجالد سے اُس نے ابی مدلہ سے اُس نے ابی ہریرہ سے
کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین جنکی دعا رد نہین ہوتی روزہ دار جب افطار کرے اور امام عادل اور دعا
مظلوم کی اُسکو اللہ تعالیٰ اوپر آسمان کے لیجاتا ہی اور آسمان کے دروازے اُسکے لئے کھولدیتا ہی اور فرماتا ہی رب قسم ہے مجھے اپنی عزت کی
مین تیری ضرور مدد کرونگا اگرچہ بعد مدت کے ہو یہ حدیث حسن ہی۔ اور سعدان قمی وہ سعدان بن بشر ہی اور روایت کیا اُس سے عیسیٰ

[ع] کیونکہ یہ وقت نہایت ہی اشرف اور افضل ہے لہذا تم لوگ اس وقت مین دعا کرو اور یہ دعا خواہ اذان سے ملی ہو یا بتاخیر ہو اور اولیٰ یہ ہی کہ اذان سے متصل ہو ۱۲ محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

بن یونس وابو عاصم وغیر واحد من کبار اهل الحدیث وابو مجاهد هو سعد الطائی وابو مُدِلّة هو مولی ام المؤمنین عائشة وانما نعرفه بهٰذا الحدیث ویروی عنه هٰذا الحدیث اطول من هٰذا واتم حدثنا ابو کریب نا عبد الله بن نمیر بن موسیٰ بن عبیدة عن محمد بن ثابت عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد لله علی کل حال واعوذ بالله من حال اهل النار هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه حدثنا ابو کریب نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة او عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لله ملئکة سیاحین فی الارض فضلا عن کتاب الناس فاذا وجدوا اقواما یذکرون الله تنادوا هلموا الی بغیتکم فیجیئون فیحفون بهم الی السماء الدنیا فیقول الله ای شیٔ ترکتم عبادی یصنعون فیقولون ترکناهم یحمدونك ویمجدونك ویذکرونك قال فیقول هل راونی قال فیقولون لا قال فیقول فکیف لو راونی قال فیقولون لو راوك لکانوا اشد تحمیدا واشد تمجیدا واشد لك ذکرا قال فیقول وای شیٔ یطلبون قال فیقولون یطلبون الجنة قال فیقول فهل راوها قال فیقولون لا قال فیقول فکیف لو راوها قال فیقولون لو راوها لکانوا اشد لها طلبا واشد علیها حرصا قال فیقول فمن ای شیٔ یتعوذون قالوا یتعوذون من النار قال فیقول وهل راوها فیقولون لا قال فیقول فکیف لو راوها فیقولون لو راوها لکانوا اشد منها هربا واشد منها خوفا واشد منها تعوذا قال فیقول فانی اشهدکم انی قد غفرت لهم فیقولون ان فیهم فلانا الخطاء لم یردهم انما جاءهم لحاجة فیقول هم القوم لا یشقی لهم جلیس هٰذا حدیث حسن صحیح

بن یونس اور ابو عاصم اور کئی ایک نے بڑے جلیل القدر محدثین سے۔ اور ابو مجاہد وہ سعد طائی ہے۔ اور ابو مدلہ وہ حضرت عائشہ ام المومنین کا غلام ہے اور ہم اسکو فقط اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اور اُس سے یہ حدیث اس سے بڑی اور پوری مروی ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے موسیٰ بن عبیدہ سے اُسنے محمد بن ثابت سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ مجھے نفع دے اُس چیز سے کہ جو تو مجھے سکھلائی ہی اور مجھے وہ چیز سکھلا جو مجھے نفع دے اور مجھے علم زیادہ کر[1] حمد ہے اللہ کو ہر حال پر اور پناہ چاہتا ہون اللہ کی دوزخ والون کے حال سے یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ یا ابی سعید خدریؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین سوائے کراماً کاتبین کے زمین مین گھومتے پھرتے ہین پھر جب پاتے ہین اس گروہ کو جو خدا کی یاد کرتے ہین تو آپسمین آواز دیتے ہین جلد آؤ اپنے مطلب کو سو وہ آتے ہین اور اُنکو چھا لیتے ہین پہلے آسمان تک پس اُنکو اللہ کہتا ہی میرے بندون کو تمنے کیا کرتے چھوڑا ہے وہ کہتے ہین چھوڑا ہی ہمنے اُنکو اسحالتمین کہ تیری حمد کرتے ہین اور تیری بزرگی بیان کرتے ہین اور تیری یاد کرتے ہین فرمایا آنحضرتؐ نے پھر اللہ فرماتا ہی کیا اُنھون نے مجھکو دیکھا ہی حضرتؐ نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین نہین دیکھا حضرتؐ نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کیا اُنکا حال ہو جو مجھ کو دیکھین فرمایا حضرتؐ نے پھر فرشتے کہتے ہین اگر وہ تجھکو دیکھ لین تو تیری بہت حمد کرین اور نہایت تیری بڑائی بیان کرین اور بہت تیری یاد کرین فرمایا حضرتؐ نے پھر اللہ فرماتا ہی سو وہ کیا مانگتے ہین فرمایا حضرتؐ نے پھر فرشتے کہتے ہین وہ بہشت مانگتے ہین حضرتؐ نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کیا اُنھون نے بہشت کو دیکھا ہی حضرتؐ نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین کہ نہین دیکھا حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو اُنکا کیا حال ہو جو اُسکو دیکھین حضرتؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وہ اُسکو دیکھ پاوین تو اُسکے بہت لالچی بنجاوین اور نہایت اسکی خواہش کرین حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین دوزخ سے پناہ مانگتے ہین حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اُنھون نے دوزخ کو دیکھا ہی فرشتے کہتے ہین کہ نہین دیکھا پھر خدا فرماتا ہی پس کیا حال ہو اُنکا اگر وہ اُس کو دیکھین فرشتے کہتے ہین اگر وہ اُسکو دیکھ پاوین تو اُس سے زیادہ خوف کرین اور زیادہ پناہ مانگین پھر خدا فرماتا ہے مین تم کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اُنکو بخشدیا فرشتے کہتے ہین انمین تو فلانا آدمی بڑا گناہگار تھا وہ اُن کے پاس اس ارادہ سے نہین آیا تھا وہ تو اُنکے پاس کسی اپنی حاجت کے لیئے آیا تھا فرماتا ہے اللہ یہ ایسی قوم ہی کہ اُنکے ساتھ بیٹھنے والا[2] بدبخت نہین ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے

[1] علم کے برابر کوئی چیز دنیا مین اللہ تعالے نے نہین بھیجی علم کے وسیلے سے ہی آدمی اپنے نیک و بد کو معلوم کرتا ہی علم سے ہی آدمی خدا اور رسول کو پہچانتا ہی جسقدر جہالت ہوگی اسیقدر آدمی خدا سے دور ہوگا پروردگار نے آنحضرتؐ کو کسی دعا کے طلب کرنے کی بابت سوائے علم کے رغبت نہین دلائی فرمایا اللہ نے قل رب زدنی علماً یعنی اے رب مجھے علم زیادہ کر ۱۲

[2] یعنی اُنکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا۔ اس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا مین رہتے ہین اُنکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی ۱۲

وقد روی عن ابی هریرة من غیر هذا الوجه حدثنا ابو کریب نا ابو خالد الاحمر عن هشام بن الغاز عن مکحول عن
ابی هریرة قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثر من قول لاحول ولا قوة الا بالله فانها من کنز الجنة قال مکحول فمن
قال لاحول ولا قوة الا بالله ولا منجأ من الله الا الیه کشف عنه سبعین بابا من الضر ادناهن الفقر هذا حدیث اسناده لیس
بمتصل مکحول لم یسمع من ابی هریرة حدثنا ابو کریب نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم لکل نبی دعوة مستجابة وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی وهی نائلة ان شاء الله من مات منهم لا
یشرك بالله شیئا هذا حدیث صحیح حدثنا ابو کریب نا ابو معاویة وابن نمیر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول الله تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا معه حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی
ملأ ذکرته فی ملأ خیر منهم وان اقترب الی شبرا اقتربت منه ذراعا وان اقترب الی ذراعا اقتربت الیه باعا وان اتانی یمشی اتیته
هرولة هذا حدیث صحیح ویروی عن الاعمش فی تفسیر هذا الحدیث من تقرب منی شبرا تقربت منه ذراعا یعنی بالمغفرة والرحمة
وهکذا فسر بعض اهل العلم هذا الحدیث قالوا انما معناه یقول اذا تقرب الی العبد بطاعتی وما امرت تسارع الیه مغفرتی ورحمتی
حدثنا ابو کریب نا ابو معویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم استعیذوا
بالله من عذاب جهنم استعیذوا بالله من عذاب القبر استعیذوا بالله من فتنة المسیح الدجال

اور ابی ہریرہ سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے ہشام بن غاز سے اُسنے مکحول سے
اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر بہت کیا کر کیونکہ یہ جنت کے خزانہ سے ہے - کہا مکحول
نے اور جسنے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ تو اس سے مصیبت کے ستّر باب کھل جاتے ہیں ادنیٰ اُنسے فقر ہے - یہ ایسی حدیث
ہے کہ اسکی اسناد متصل نہیں مکحول کا ابی ہریرہ سے سماع نہیں ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش
سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول[1] دعا ہوتی ہے اور
مین نے اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے واسطے ذخیرہ کر چھوڑا ہے - اور وہ مقبول دعا انشاء اللہ وہ شخص پانیوالا ہے جو
مرا اس حالت مین کہ اللہ کے ساتھ اُسنے شرک نہین کیا - یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ
اور ابن نمیر نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مین ساتھ
گمان[2] بندے اپنے کے ہون ساتھ میرے - اور مین اسکے ساتھ ہون جبکہ وہ مجھے یاد کرے سو اگر وہ مجھے دلمین یاد کرے مین بھی اُسکو دل مین یاد
کرتا ہون اور اگر وہ مجھے مجلس مین یاد کرے تو مین اُسکو ایسی مجلس مین یاد کرتا ہون جو اُسسے بہتر ہے اور اگر وہ میری طرف ایک بالشت قریب ہووے
تو مین اُسکی طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہون اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ قریب ہو تو مین اُسکی طرف ایک کلاوہ قریب ہون اور اگر وہ میری طرف چلکر آوے
تو مین اُسکی طرف دوڑکر آتا ہون - یہ حدیث صحیح ہے اور اعمش سے اُسکی تفسیر مین مروی ہے کہ جو کوئی میری طرف ایک بالشت قریب ہو تو مین اسکی طرف ایک
ہاتھ قریب ہوتا ہون یعنی ساتھ بخشش اور رحمت کے اور ایسا ہی بعض اہل علم نے اس حدیث کو تفسیر کیا ہے کہا اُنھون نے معنے اسکے یہ ہین فرماتا ہے اللہ کہ جب
کوئی بندہ میری طرف عبادت کے ساتھ قریب ہوتا ہے اور جسکے ساتھ مین نے امر کیا ہے تو اُسکی طرف میری بخشش اور رحمت جلدی کرتی ہے حدیث کی
ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو دوزخ کے عذاب سے اور اللہ کی پناہ چاہو قبر کے عذاب سے اور اللہ کی پناہ چاہو مسیح دجال کے فتنہ سے

[1] ہر چند پیغمبر ونکی بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن انکے نزدیک یقینی قبول دعا جسکے لئے گویا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہوتا ہے ایک ہی ہوتی ہے باقی مین اُمید ہوتی ہے یقین نہین ہوتا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ
مین نے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کیواسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے دن ان کے کام آوے برخلاف اور نبیون کے کہ انھون نے اس دعا مقبول کو دنیا مین ہی اللہ تعالیٰ سے قبول کرا لیا - اس حدیث
سے حضرت کی بیحد شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوتی ہے - اے مسلمانون کرو شکر خدا + تمنے پایا مصطفے سا پیشوا + دیکھو کیا تمپر تھا رحم مصطفا + ہول محشر کا بھی سامان کر گیا + تمکو اب لازم ہے اس کی پیروی
دور کرو بدعتون کی گمرہی ۱۲ [2] یعنی جسطرح کوئی شخص میرے ساتھ گمان رکھیگا مین اسکے ساتھ اسی طرح معاملہ کرونگا یعنی اگر اُسکا گمان میرے ساتھ بخشش کا ہوگا کہ پروردگار غفور رحیم کریم ہے تو مین
اسکے ساتھ انھین صفات کا معاملہ کرونگا یعنے اسکو بخشدونگا اور اگر بالفرض اسکا گمان میرے ساتھ یہ ہوگا کہ خدا جبار قہار ہے تو مین اسکے ساتھ انھین صفات کا معاملہ کرونگا چونکہ صفات رحمت پروردگار
کی زائد ہے بہ نسبت صفات جباری کے تو آدمی کو مناسب ہے کہ ان صفات کا زیادہ خیال رکھا کرے اور یہ بھی نہ کرے کہ انکے مقابل کے صفات کو بالکل نیست و نابود کرے کیونکہ یہ بھی موجب عتاب الٰہی کا ہے اسکا خیال بالکل نکرنا گویا اسکا انکار کرنا ہے اعاذنا اللہ عن ذلک عنہ و اکثر ۱۲

واستعیذوا باللہ من فتنۃ المحیا والممات ھٰذا حدیث صحیح باب حدثنا یحیی بن موسی نا یزید بن ھارون انا ھشام بن حسان عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یمسی ثلاث مرات اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ حمۃ تلک اللیلۃ قال سھیل فکان اھلنا تعلموھا فکانوا یقولونھا کل لیلۃ فلدغت جاریۃ منھم فلم تجد لھا وجعا ھٰذا حدیث حسن وروی مالک بن انس ھٰذا الحدیث عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی عبید اللہ بن عمرو غیر واحد ھٰذا الحدیث عن سھیل ولم یذکروا فیہ عن ابی ھریرۃ باب حدثنا یحیی بن موسی نا وکیع نا ابو فضالۃ الفرج بن فضالۃ عن ابی سعید المقبری ان ابا ھریرۃ قال دعاء حفظتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ادعہ اللھم اجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصیحتک واحفظ وصیتک ھٰذا حدیث غریب باب حدثنا یحیی بن موسی نا ابو معاویۃ نا اللیث ھو ابن ابی سلیم عن زیاد عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یدعو اللہ بدعاء الا استجیب لہ فاما ان یعجل لہ فی الدنیا واما ان یدخر لہ فی الاخرۃ واما ان یکفر عنہ من ذنوبہ بقدر ما دعا ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم او یستعجل قالوا یا رسول اللہ وکیف یستعجل قال یقول دعوت ربی فما استجاب لی ھٰذا حدیث غریب من ھٰذا الوجہ حدثنا یحیی نا یعلی بن عبید قال نا یحیی بن عبید اللہ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یرفع یدیہ حتی یبدو ابطہ یسال اللہ مسألۃ الا اتاھا ایاہ ما لم یعجل قالوا یا رسول اللہ وکیف عجلتہ قال یقول قد سألت وسألت فلم اعط شیئا وروی ھٰذا الحدیث الزھری عن ابی عبید مولی بن ازھر عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم

اور اللہ کی پناہ چاہو زندگی اور مرنے کے فتنہ سے یہ حدیث صحیح ہے باب حدیث کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو ہشام بن حسان نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جسنے شام کے وقت تین بار کہا اعوذ بکلمات اللہ الخ یعنی مین پناہ چاہتا ہون ساتھ کلمات اللہ کے جو پورے ہین اُسکی بُرائی سے جو اُسنے پیدا کی ہے تو اُسکو اس رات مین کاٹنا کسی چیز کا ضرر نہین دیتا۔ کہا سہیل نے ہمارے گھر والے اُسکو سیکھتے تھے اور ہر رات مین اُسکو پڑھا کرتے تھے پس ایک لڑکی کو اُنہین سے بچھونے کاٹا تو اُسکو کچھ درد معلوم نہ ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے مالک بن انس نے اس حدیث کو سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کیا ہے عبید اللہ بن عمر اور کئی ایک نے اس حدیث کو سہیل سے اور اُنھون نے اس مین ابی ہریرہؓ کا ذکر نہین کیا باب حدیث کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو فضالہ یعنی فرج بن فضالہ نے ابی سعید مقبری سے یہ کہ ابو ہریرہؓ نے کہا ایک دعا ہے مین نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے مین اُسکو چھوڑتا نہین ہون اللھم اجعلنی الخ یعنے اے اللہ کر مجھے کہ تیرا بہت شکر کرون اور تیری بہت یاد کرون اور تیری نصیحت کے تابع رہون اور تیرے عہد کو یاد رکھون۔ یہ حدیث غریب ہے باب حدیث کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے اور وہ ابن ابی سلیم ہے زیاد سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرد اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگے تو اُسکی وہ دعا قبول ہوتی ہے بس یا تو وہ اُسکو دنیا مین ہی جلدی ملجاتی ہے یا آخرت مین اُس کے لیے ذخیرہ رکھی جاتی ہے یا اُس سے اُسکے گناہ دور کیے جاتے ہین بقدر اس کے کہ دعا کرے بشرطیکہ گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور جلدی کس طرح ہوتی ہے فرمایا آپ نے یہ کہے کہ مین نے رب سے دعا کی اور اُسنے میری دعا قبول نہین کی یہ حدیث غریب ہے اس طرق سے حدیث کی ہمسے یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن عبید نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عبید اللہ نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بندہ یہانتک ہاتھ اُٹھا کر کہ اُسکی بغلین ظاہر ہون اللہ تعالےٰ سے سوال کرے تو اللہ تعالےٰ اُسکو وہی دیتا ہے جبتک جلدی نہ کرے کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور جلدی کرنی اُسکی کیونکر ہے فرمایا آپ نے یہ کہے مین نے سوال کیا اور سوال کیا اور مجھے کوئی چیز نہین ملی۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو زہری نے ابی عبید سے جو ابن ازہر کا غلام ہے اُس نے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے تم مین سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے۔

ما لم يعجل يقول دعوت فلم يستجب لي **باب** حدثنا يحيى بن موسى نا ابوداؤد نا صدقة بن موسى نا محمد بن واسع
عن سمير بن نهار العبدي عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان حسن الظن بالله من حسن عبادة
الله هذا حديث غريب من هذا الوجه **باب** حدثنا يحيى بن موسى نا عمرو بن عون نا ابوعوانة عن عمر بن ابي سلمة عن
ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لينظرن احدكم ما الذي يتمنى فانه لا يدري ما يكتب له من امنيته هذا حديث حسن
باب حدثنا يحيى بن موسى نا جابر بن نوح قال نا محمد بن عمرو بن ابي سلمة عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يدعو فيقول اللهم متعني بسمعي وبصري واجعلهما الوارث مني وانصرني على من يظلمني وخذ منه بثاري هذا حديث
حسن غريب من هذا الوجه **باب** حدثنا ابوداؤد سليمان بن الاشعث السنجري ثنا قطن البصري نا جعفر بن سليمان عن ثابت
عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسأل احدكم ربه حاجته كلها حتى يسأل شسع نعله اذا انقطع هذا حديث غريب و
روى غير واحد هذا الحديث عن جعفر بن سليمان عن ثابت البناني عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه عن انس
حدثنا صالح بن عبدالله نا جعفر بن سليمان عن ثابت البناني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليسأل احدكم ربه حاجته
حتى يسأله الملح وحتى يسأله شسع نعله اذا انقطع وهذا اصح من حديث قطن عن جعفر بن سليمان **ابواب المناقب** عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في فضل النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا خلاد بن اسلم البغدادي نا محمد بن مصعب
نا الاوزاعي عن ابي عمار عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اصطفى من ولد ابراهيم اسمعيل
واصطفى من ولد اسمعيل بني كنانة واصطفى من بني كنانة قريشا واصطفى من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم

جبتک کہ جلدی نہ کرے کہے کہ میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی **باب** حدیث کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے
کہا حدیث کی ہمسے صدقہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن واسع نے سمیر بن نہار عبدی سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اچھا گمان رکھنا ساتھ اللہ کے اللہ کی بہتر عبادت سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے **باب** حدیث کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے
کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عون نے کہا حدیث کی ہمسے ابوعوانہ نے عمر بن ابی سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے چاہیئے کہ دیکھے ہر ایک تم میں سے اس چیز کو کہ خواہش کرتا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اُسکے لئے کیا لکھا گیا ہے اسکی خواہش سے یہ حدیث
حسن ہے **باب** حدیث کی ہم سے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے جابر بن نوح نے کہا اُسنے حدیث کی ہم سے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ
سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے اور کہتے اللھم الخ یعنے اے اللہ مجھے ساتھ میرے کانوں اور آنکھوں کے نفع دے
اور ان دونوں کو میرے ساتھ باقی رکھ اور مدد دے مجھے اسپر کہ مجھپر ظلم کرے اور میرا خون اُس سے پکڑ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق
سے **باب** حدیث کی ہمسے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سنجری نے کہا حدیث کی ہمسے قطن بصری نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے
ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے کہ ہر ایک تم میں سے اپنی تمام حاجتیں رب سے مانگے یہانتک
کہ اپنے جوتے کا تسمہ بھی جب ٹوٹ جائے۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو جعفر بن سلیمان سے اُس نے
ثابت بنانی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُنھوں نے اسمیں انس کا ذکر نہیں کیا حدیث کی ہمسے صالح بن عبداللہ نے کہا حدیث کی
ہمسے جعفر بن سلیمان نے ثابت بنانی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیئے کہ ہر ایک تم میں سے اپنی حاجت اپنے رب سے
مانگے یہانتک کہ نمک بھی اُسی سے مانگے اور یہانتک کہ جوتے کا تسمہ بھی اُسی سے مانگے جب ٹوٹ جائے۔ اور یہ صحیح ہے حدیث قطن
سے جو راوی ہے جعفر بن سلیمان سے **ابواب** مناقبوں کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی فضیلت کے بیان میں حدیث کی ہم سے خلاد بن اسلم بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مصعب نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی
نے ابی عمار سے اُسنے واثلہ بن اسقع سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
اولاد سے حضرت اسمعیل کو برگزیدہ کیا اور حضرت اسمعیلؑ کی اولاد سے بنی کنانہ کو برگزیدہ کیا اور بنی کنانہ سے قریش کو برگزیدہ کیا اور
قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے مجھے برگزیدہ کیا

هٰذا حدیث صحیح حدثنا یوسف بن موسی القطان البغدادی نا عبید الله بن موسیٰ عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت یارسول الله ان قریشا جلسوا فتذاکروا احسابهم بینهم فجعلوا مثلك مثل نخلة فی کبوة من الارض فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله خلق الخلق فجعلنی من خیر فرقهم وخیر الفریقین ثم خیر القبائل فجعلنی من خیر القبیلة ثم خیر البیوت فجعلنی من خیر بیوتهم فانا خیرهم نفسا وخیرهم بیتا هٰذا حدیث حسن وعبد الله بن الحارث هو ابن نوفل حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الله بن الحارث عن المطلب بن ابی وداعة قال جاء العباس الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وکانه سمع شیئا فقام النبی صلی الله علیه وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول الله علیك السلام قال انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ان الله خلق الخلق فجعلنی فی خیرهم ثم جعلهم فرقتین فجعلنی فی خیرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلنی فی خیرهم قبیلة ثم جعلهم بیوتا فجعلنی فی خیرهم بیتا وخیرهم نفسا هٰذا حدیث حسن وقد روی عن سفیان الثوری عن یزید بن ابی زیاد نحو حدیث اسمٰعیل بن ابی خالد عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا سلیمان بن عبد الرحمٰن الدمشقی نا الولید بن مسلم نا الاوزاعی نا شداد ابو عمار ثنی واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله اصطفی کنانة من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانة واصطفی هاشما من قریش واصطفانی من بنی هاشم هٰذا حدیث حسن غریب صحیح حدثنا ابو همام الولید بن شجاع بن الولید البغدادی نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قالوا یارسول الله متی وجبت لك النبوة قال وآدم بین الروح والجسد

یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے یوسف بن موسی قطان بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے عباس بن عبد المطلب سے کہا اُسنے مین نے کہا یارسول اللہ قریش بیٹھکر آپسمین حسب نسب کا ذکر کر رہے ہین سو انھون نے آپکی مثال کھجور کے مانند بنائی ہے جو زمین کے ایک ٹیلے پر ہو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ نے خلقت کو پیدا کیا اور مجھے سب سے بہتر فرقے سے کیا اور دونون فریق کو بہتر بنایا پھر تمام قبیلون کو بہتر بنایا اور مجھے سب سے بہتر قبیلے مین کیا پھر بہتر بنایا تمام گھرون کو اور مجھے سب سے بہتر گھرون مین کیا سو مین سب سے بہتر ہون اپنے نفس مین اور سب سے بہتر ہون گھر مین - یہ حدیث حسن ہے - اور عبد اللہ بن حارث وہ ابن نوفل ہے - حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اسنے مطلب بن ابی وداعہ سے کہا اُسنے حضرت عباس رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور گویا اُنھون نے کوئی بات سُنی تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوے اور پوچھا مین کون ہون کہا لوگون نے آپ اللہ تعالےٰ کے رسول ہین آپ پر سلام ہو فرمایا آپ نے مین محمد ہون بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا اور مجھے ان مین سے بہترین کیا پھر انکو دو فرقے بنایا اور مجھے انمین سے بہتر فرقے مین کیا پھر انکے کئی قبیلے بنائے اور مجھے سب سے بہتر قبیلے مین کیا پھر انکے گھر بنائے اور مجھے سب سے بہتر گھر اور بہتر نفس مین کیا یہ حدیث حسن ہے - اور روایت کی گئی سفیان ثوری سے اسنے یزید بن ابی زیاد سے مثل حدیث اسمٰعیل بن ابی خالد کے جو مروی ہے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن حارث سے اُسنے عباس رضؓ بن عبد المطلب سے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن عبد الرحمٰن دمشقی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے شداد ابو عمار نے کہا حدیث کی مجھے واثلہ بن اسقع نے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو برگزیدہ کیا اور کنانہ سے قریش کو برگزیدہ کیا اور قریش سے ہاشم کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے مجھے برگزیدہ کیا - یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابو ہمام یعنے ولید بن شجاع بن ولید بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا لوگون نے یارسول اللہ کب آپ کیلئے نبوت حاصل ہوئی فرمایا آپ نے اس حالت مین کہ حضرت آدمؑ درمیان روح اور جسم کے تھے

هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابی هریرة لانعرفه الا من هٰذا الوجه **باب** حدثنا الحسین بن یزید الکوفی ثنا عبد السلام بن حرب عن لیث عن الربیع بن انس عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا خطیبهم اذا وفدوا وانا مبشرهم اذا ییسوا لواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد اٰدم علی ربی ولا فخر هٰذا حدیث حسن غریب حدثنا الحسین بن یزید نا عبد السلام بن حرب عن یزید بن ابی خالد عن المنهال بن عمرو عن عبد الله بن الحارث عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اول من تنشق عنه الارض فاکسی الحلة من حلل الجنة ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری هٰذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا سفیان وهو الثوری عن لیث وهو ابن ابی سلیم قال ثنی کعب ثنی ابو هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سلوا الله لی الوسیلة قالوا یا رسول الله وما الوسیلة قال علی درجة فی الجنة لاینالها الا رجل واحد ارجوان اکون انا هو هٰذا حدیث غریب واسناده لیس بقوی وکعب لیس هو بمعروف ولانعلم احدا روی عنه غیر لیث بن ابی سلیم حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی نا زهیر بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها واکملها واجملها وترک منها موضع لبنة فجعل الناس یطوفون بالبناء ویعجبون منه ویقولون لو تم موضع تلک اللبنة وانا فی النبیین موضع تلک اللبنة وبهٰذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا کان یوم القیٰمة کنت امام النبیین وخطیبهم وصاحب شفاعتهم

(حاشیہ: عن ابن المنهال ۱ / عن ابی المنهال ۲)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق ابی ہریرہؓ سے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **باب** حدیث کی ہمسے حسین بن یزید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے لیث سے اُسنے ربیع بن انس سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین سب سے پہلے نکلونگا جب لوگ قبرون سے اُٹھائے جائین گے اور مین کلام کرنے والا ہون جب اللہ کے پاس آئین گے اور مین اُن کو بشارت دینے والا ہون جب وہ ناامید ہون اس دن علم حمد کا میرے ہاتھ مین ہوگا۔ اور مین حضرت آدمؑ کی تمام اولاد سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم ہون اور مین فخر سے نہین کہتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے حسین بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے یزید بن ابی خالد سے اُسنے منہال بن عمرو سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے سب سے پہلے زمین پھاڑی جائے گی سو مین لباس جنت کے لباسون سے پہنونگا پھر مین عرش کی داہنی جانب کھڑا ہونگا سوائے میرے کوئی شخص نہین جو اس مقام مین کھڑا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ثوری نے لیث بن ابی سلیم سے کہا حدیث کی مجھے کعب نے کہا حدیث کی مجھے ابو ہریرہؓ نے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو کہا لوگون نے یا رسول اللہ وسیلہ کیا چیز ہے فرمایا آپ نے اعلیٰ درجہ ہے جنت مین سوائے ایک مرد کے اور کوئی اُسکو نہین پائیگا مین اُمید رکھتا ہون کہ وہ مین ہی ہونگا یہ حدیث غریب ہے اور اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے اور کعب معروف نہین ہے اور ہم نہین جانتے کہ سوائے لیث بن ابی سلیم کے اور کسی نے اُس سے روایت کی ہو **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر بن محمد نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے طفیل بن ابی بن کعبؓ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال نبیون مین اس شخص کی مانند ہے کہ جسنے ایک گھر بنایا اور اُسکو بہت اچھا بنایا اور کامل کیا اور زینت پاک کیا اور ایک اینٹ کی جگہ اسمین سے چھوڑ دی سو لوگون نے اس بنا کے گرد پھرنا شروع کیا اور اس سے متعجب ہوتے رہے اور کہتے کہ اگر اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جائے (تو بہتر ہو) اور مین نبیون ؀۲ مین اس اینٹ کی جگہ ہون۔ اور اسی اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپ نے جب قیامت کا دن ہوگا تو مین نبیون کا امام اور اُن کا خطبہ پڑھنے والا اور صاحب شفاعت ہون گا

؀۱ بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا بیان کرتا ہون کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واما بنعمة ربک فحدث یعنی اللہ کی نعمت بیان کر اور نیز اس سبب سے کہ مجھے تبلیغ کا حکم ہے اس امر کی بھی تبلیغ کر دیتا ہون اور علم حمد کا میرے ہاتھ مین ہوگا غرض آپکی یہ ہے کہ خصوصیت حمد الٰہی کی اُسدن میرے ساتھ ہی ہوگی یعنی اللہ کی حمد مین ہی کرونگا ۱۲ ؀۲ یعنی رسالت کا گھر میرے ساتھ پورا مکمل ہوا ہے میرے آنے سے پہلے ابھی مکمل نہین ہوا تھا اگرچہ ہر ایک نبی نے اپنی رسالت کا پورا حق ادا کیا مگر بقیہ نقصان کو آنحضرتؐ نے ہی ختم کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ خاتم النبیین ہین ۱۲

غیر فخر هٰذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن ابن جدعان عن ابی نضرۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انا سید ولد اٰدم یوم القیمۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ اٰدم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر وفی الحدیث قصۃ وهٰذا حدیث حسن حدثنا محمد بن اسمٰعیل اخبرنا عبد اللّٰہ بن یزید المقری نا حیوۃ انا کعب بن علقمۃ سمع عبد الرحمٰن بن جبیر انہ سمع عبد اللّٰہ بن عمرو انہ سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللّٰہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللّٰہ وارجوان اکون انا هو ومن سال لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ هٰذا حدیث حسن صحیح قال محمد عبد الرحمٰن بن جبیر هٰذا قرشی وهو مصری وعبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر شامی حدثنا علی بن نصر بن علی الجهضمی نا عبید اللّٰہ بن عبد المجید نا زمعۃ بن صالح عن سلمۃ بن وهرام عن عکرمۃ عن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ینتظرونہ قال فخرج حتی اذا دنا منہم سمعہم یتذاکرون فسمع حدیثہم فقال بعضہم عجبا ان اللّٰہ اتخذ من خلقہ خلیلا اتخذ ابراهیم خلیلا وقال اٰخر ماذا باعجب من کلام موسٰی کلمہ تکلیما وقال اٰخر فعیسٰی کلمۃ اللّٰہ وروحہ وقال اٰخر اٰدم اصطفاہ اللّٰہ فخرج علیہم فسلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراهیم خلیل اللّٰہ وهو کذلک وموسٰی نجی اللّٰہ وهو کذلک وعیسٰی روحہ وکلمتہ وهو کذلک واٰدم اصطفاہ اللّٰہ وهو کذلک الا وانا حبیب اللّٰہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول شافع

سوائے فخر کے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن جدعان سے اُسنے ابی نضرہ سے اُس نے ابی سعیدؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین قیامت کے دن حضرت آدمؑ کی اولاد کا سردار ہونگا اور فخر سے نہین کہتا اور میرے ہاتھ مین علم حمد کا ہوگا اور فخر سے نہین کہتا۔ کوئی اُس دن نبی حضرت آدم اور اُسکے ماسوا نہین ہوگا مگر کہ میرے علم کے نیچے ہوگا اور میرے لیئے ہی سب سے پہلے زمین پھاڑی جاویگی اور فخر سے نہین کہتا۔ اور اس حدیث مین قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ نے کہا خبر دی ہمکو کعب بن علقمہ نے سُنا اُسنے عبد الرحمٰن بن جبیر سے سُنا اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے سُنا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جب تم اذان سنو تو کہتے جاؤ جسطرح کہ موذن کہتا ہی پھر مجھپر درود پڑھو اسواسطے کہ جو میرے اوپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اُسکے سبب سے دس بار اُسپر رحمت کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہی نہین لائق ہی وہ مقام مگر ایک بندے کے واسطے خدا کے بندون سے اور اُمیدوار ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہونگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ وسیلہ مانگا کریگا یعنی اذان کے بعد تو اُسپر میری شفاعت ضرور ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ کہا محمد نے عبد الرحمٰن بن جبیر یہ قریشی اور مصری ہی اور عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر شامی ہے۔ حدیث کی ہمسے علی بن نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عبد المجید نے کہا حدیث کی ہمسے زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اُنکی انتظاری کے لیئے بیٹھے یہانتک کہ جب آنحضرتؐ اُن کے نزدیک پہونچے تو آپنے اُنکا آپس کا مذاکرہ سُنا اور اُنکی باتین سُنین پس کوئی تو متعجب ہوکر یہ کہتا کہ اللہ تعالی نے اپنی پیدائش سے خلیل بنایا ہی یعنی ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل مقرر کیا اور کوئی کہتا یہ بات حضرت موسیٰ کے ساتھ کلام کرنے سے عمدہ نہین اللہ تعالے نے اُنسے کلام کیا ہی اور کوئی کہتا عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور روح اُس کی ہی اور کوئی کہتا حضرت آدمؑ کو اللہ تعالے نے برگزیدہ کیا ہی پس آنحضرت اُنپر نکلے اور سلام دیا اور فرمایا مین نے تمھاری باتین اور تمھارے تعجب کی یہ وجہ سُنی ہے کہ ابراہیم اللہ کا خلیل ہی اور وہ ایسے ہی ہین اور موسیٰ اللہ سے ہمکلام ہوا ہی اور یہ ایسا ہی ہی اور عیسیٰ روح اور کلمہ اللہ کا ہی اور یہ ایسا ہی ہی اور آدم کو اللہ تعالے نے برگزیدہ کیا ہی اور یہ ایسا ہی ہے خبردار اور مین اللہ کا حبیب ہون اور فخر سے نہین کہتا اور مین قیامت کے دن حمد کا علم اُٹھانے والا ہون اور فخر سے نہین کہتا اور مین ہون قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنیوالا

ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلہ کا ذکر ہے تاکہ حضرت کی شفاعت اسکے گناہ بخشا وے اور درود کی بڑی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایک بار درود پڑھے اُس پر دس بار خدا رحمت کرتا ہی اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین اسواسطے کہ وہ عالیمقام یعنی وسیلہ سوائے حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملے گا اللہم صل وسلم وبارک علی عبدک ورسولک محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۱۲

واول مشفع یوم القیمة ولا فخر وانا اول من یحرك حلق الجنة فیفتح الله لی فیدخلنیها ومعی فقرأ المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر هذا حدیث غریب حدثنا زید بن اخزم الطائی البصری ثنا ابوقتیبة سلم بن قتیبة قال ثنی ابومودود المدنی نا عثمن بن الضحاك عن محمد بن یوسف بن عبد الله بن سلام عن ابیه عن جده قال مکتوب فی التورٰیة صفة محمد وعیسیٰ بن مریم یدفن معه قال فقال ابومودود وقد بقی فی البیت موضع قبر هذا حدیث حسن غریب هکذا قال عثمن بن الضحاك والمعروف الضحاك بن عثمان المدینی حدثنا بشر بن هلال الصواف البصری نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ثابت عن انس بن مالك قال لما کان الیوم الذی دخل فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة اضاء منها کل شئ فلما کان الیوم الذی مات فیه اظلم منها کل شئ وما نفضنا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الایدی وانا لفی دفنه حتی انکرنا قلوبنا هذا حدیث صحیح غریب باب ماجاء فی میلاد النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا محمد بن بشار العبدی نا وهب بن جریر نا ابی قال سمعت محمد بن اسحاق یحدث عن المطلب بن عبد الله بن قیس بن مخرمة عن ابیه عن جده قال ولدت انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفیل قال وسأل عثمن بن عفان قباث بن اشیم اخا بنی یعمر بن لیث انت اکبر ام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکبر منی وانا اقدم منه فی المیلاد قال ورأیت خذق الطیر اخضر محیلا هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث محمد بن اسحاق باب ماجاء فی بدء نبوة النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا الفضل بن سهل ابو العباس الاعرج البغدادی نا عبد الرحمن بن غزوان نا یونس بن ابی اسحاق عن ابی بکر بن ابی موسی الاشعری عن ابیه قال

اور سب سے پہلے جسکی شفاعت قبول ہوگی اور فخر سے نہین کہتا اور مین ہی سب سے پہلے جنت کے حلقے کو ہلاؤنگا سو اللہ تعالےٰ اُسکو میرے لیئے کھولیگا اور مجھ کو اُسمین داخل کریگا اور میرے ساتھ فقرار مومنین کو بھی اور مین فخر سے نہین کہتا اور مین تمام پہلون اور پچھلون کا مکرم ہون اور فخر سے نہین کہتا یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے زید بن اخزم طائی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی مجھے ابو مودود مدنی نے کہا حدیث کی مجھے عثمان بن ضحاک نے محمد بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے توریت مین صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھی ہوئی ہے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آنحضرت کے ساتھ ہی دفن کیئے جائینگے۔ کہا راوی نے پس کہا ابو مودود نے اس گھر مین ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ایسا ہی کہا ہی عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدینی ہی **حدیث** کی ہمسے بشر بن ہلال صواف بصری نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ثابت سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین داخل ہوئے تو ہر ایک چیز اُن سے روشن ہو گئی[1] اور جسدن مین کہ آنحضرت فوت ہوئے تو ہر ایک چیز اُس سے سیاہ ہو گئی اور ابھی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کرنیسے ہاتھ صاف نہین کیئے تھے اور آپکے دفن مین ہی تھے کہ ہمنے اپنے دلون کو منکر پایا یہ حدیث صحیح غریب ہی باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار عبدی نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا سنا مین نے محمد بن اسحاق سے کہ حدیث کرتا تھا مطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھیون[2] والے سال مین پیدا ہوئے ہین کہا محمد نے عثمان بن عفان سے قباث بن اشیم یعنی یعمر بن لیث کے بھائی سے سوال کیا کہ تو بڑا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے قدر مین بڑے ہین اور مین پیدائش مین آپ سے بڑا ہون کہا اُسنے اور مین نے ہاتھی کی لید سبز متغیر اللون دیکھی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق محمد بن اسحاق سے باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ابتدا کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے فضل بن سہل یعنی ابو العباس اعرج بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن غزوان نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن ابی اسحاق نے ابی بکر بن ابی موسیٰ اشعری سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُس نے

[1] یعنی نورانیت جو آپ کے حضور اور مشاہدہ سے حاصل ہتی جاتی رہی ۱۲ [2] مراد اس سے وہ قصہ ہے جو سورۂ الم ترکیف مین مذکور ہے یعنی جس سال مین کہ وہ لوگ مکہ کو گرانے کے قصد پر آئے تھے اس سال مین مین اور آنحضرت پیدا ہوئے ہین اور آخر مین کہتا ہے کہ مین نے ان ہاتھیون کی لید بھی دیکھی ہے کہ سبز رنگ متغیر اللون تھی ۱۲

[3] یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے نزدیک فقراء کے فضل و کرامت پر دلیل ہے اور صوفیہ کے نزدیک فقر فاقہ اور حاجت کا نام نہین ہے بلکہ اُنکے نزدیک فقر صرف اللہ جلشانہ کا محتاج ہونا نہ اُسکے غیر کا ۱۲

خرج ابو طالب الى الشام وخرج معه النبى صلى الله عليه وسلم فى اشياخ من قريش فلما اشرفوا على الراهب هبط فحلوا رحالهم فخرج اليهم الراهب وكانوا قبل ذلك يمرون به فلا يخرج اليهم ولا يلتفت قال فهم يحلون رحالهم فجعل يتخللهم الراهب حتى جاء فاخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذا سيد العلمين هذا رسول رب العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين فقال له اشياخ من قريش ما علمك فقال انكم حين اشرفتم من العقبة لم يبق حجر ولا شجر الا خر ساجدا ولا يسجدان الا لنبى وانى اعرفه بخاتم النبوة اسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم طعاما فلما اتاهم به فكان هو فى رعية الابل فقال ارسلوا اليه فاقبل وعليه غمامة تظله فلما دنا من القوم وجدهم قد سبقوه الى فئ الشجرة فلما جلس مال فئ الشجرة عليه فقال انظروا الى فئ الشجرة مال عليه قال فبينما هو قائم عليهم وهو يناشدهم ان لا يذهبوا به الى الروم فان الروم ان راوه عرفوه بالصفة فيقتلونه فالتفت فاذا بسبعة قد اقبلوا من الروم فاستقبلهم فقال ما جاء بكم قالوا جئنا ان هذا النبى خارج فى هذا الشهر فلم يبق طريق الا بعث اليه باناس وانا قد اخبرنا خبره بعثنا الى طريقك هذا فقال هل خلفكم احد هو خير منكم قالوا انما اخبرنا خبره بطريقك قال افرأيتم امرا اراد الله ان يقضيه هل يستطيع احد من الناس رده قالوا لا قال فبايعوه واقاموا معه قال انشدكم بالله ايكم وليه قالوا ابو طالب فلم يزل يناشده حتى رده ابو طالب وبعث معه ابو بكر بلالا وزوده الراهب من الكعك والزيت هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه باب ما جاء فى مبعث النبى صلى الله عليه وسلم وابن كم كان حين بعث حدثنا محمد بن اسمعيل نا محمد بن بشار نا ابن ابى عدى عن هشام بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس قال انزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن اربعين

ابو طالب شام کی طرف (تجارت کے لیئے) نکلا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسکے ساتھ مع چند شیخون قریش کے نکلے پس جب راہب کے پاس پہونچے تو اُترے اور اپنے کجاوونکو کھولا اور راہب اُنکی طرف نکلا اور اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگا یہ سردار ہے تمام جہانیون کا یہ رسول ہے رب العلمین کا اُسکو اللہ تعالیٰ تمام جہان کی رحمت کے لیئے بھیجیگا پس اُسکو قریشی بوڑھون نے کہا کسنے تجھے بتلایا ہے کہا اُسنے جب تم اُس وادی سے اُترے ہو تو کوئی پتھر اور درخت باقی نہین رہا مگر کہ سجدہ مین گر پڑا اور یہ سوائے نبی کے اور کسی کے لیئے سجدہ نہین کرتے اور مین اُسکو مہر نبوت سے پہچانتا ہون جو کاندھے کی غضروف کے نیچے ہے مثل سیب کے پھر وہ راہب واپس گیا اور اُن کے لیئے کھانا تیار کیا پس جب کھانا لے کر اُنکے پاس آیا اور آنحضرت اونٹون کی نگہبانی مین تھے پس کہا راہب نے آنحضرت کی طرف کوئی آدمی بھیجو سو آنحضرت آئے اس حالت مین کہ آپ پر بادل سایہ کیئے ہوئے تھا پھر جب آنحضرت قوم کے پاس پہونچے تو دیکھا آپ نے اُنکو کہ وہ درخت کے سایہ کی طرف سبقت لے گئے ہین پھر جب آنحضرت بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ پر جھک گیا پس کہا راہب نے دیکھو درخت کے سایہ کی طرف کہ اُنپر جھک گیا ہی کہا راوی نے اُسوقت مین کہ راہب اُنکے پاس ابھی کھڑا ہی تھا اور اُنکو قسم دے رہا تھا کہ اُنکو روم کی طرف نہ لیجاؤ کیونکہ جب رومی اُنکو دیکھ لین گے تو اُنکو صفتون کے ساتھ پہچان جاینگے اور قتل کرینگے پس دیکھا تو سات آدمی روم کیطرف سے آرہے ہین پس اس راہب نے اُنکا استقبال کیا اور کہا کون چیز تمکو ادھر لائی ہی کہا اُنھون نے ہم آئے ہین اسلیئے کہ یہ نبی اس مہینہ مین نکلنے والا ہی سو ہر ایک راستہ کی طرف آدمی بھیجے گئے ہین اور ہمکو اُنکی خبر ملی ہی ہم تیرے اس راستہ کیطرف بھیجے گئے ہین پس کہا اُس راہب نے کیا تمھارے پیچھے کوئی ہی جو تم سے بہتر ہو کہا اُنھون نے ہمکو اُسکی خبر تیرے اس راستہ کی ملی ہی کہا راہب نے مجھے بتلاؤ تو سہی کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہی تو کوئی آدمی لوگون سے اُسکو روک سکتا ہی کہا اُنھون نے کہ نہین کہا راوی نے پس اُنھون نے آنحضرت صلعم کی بیعت کر لی اور آپ کے ساتھ ٹھہرے رہے کہا راہب نے (قریشیون سے) مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون کہ کونسا تم مین سے اسکا والی ہے کہا اُنھون نے ابو طالب پس بہت دیر تک اُنکو قسم دیتا رہا یہانتک کہ ابو طالب نے آپکو واپس کر دیا اور ابو بکر رضؓ نے آپکے ساتھ بلال کو بھیجا اور راہب نے آپکو روٹیان اور روغن دیا یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بیان مین اور جب مبعوث ہوئے تو کس عمر کے تھے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے ہشام بن حسان سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اُس حالت مین کہ آپ چالیس سال کے تھے

ف شارح حدیث نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضؓ کا بلال رضؓ کو آنحضرت صلعم کے ہمراہ بھیجنا کیونکر ممکن ہو سکتا ہی اس لیئے کہ حضرت بلال رضؓ اسوقت پیدا بھی نہین ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر رضؓ لڑکے تھے کیونکہ وہ آنحضرت ؐ سے عمر مین دو برس چھوٹے تھے اسی وجہ سے محدثین نے اس حدیث کو ضعیف کیا ہی اور بعض نے اسکے بطلان کا حکم کیا ہی حافظ ابن حجر رح نے اصابہ مین فرمایا ہی کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہین اسمین صرف یہی لفظ منکر ہی اسلئے ہو سکتا ہی کہ یہ جملہ مدرج ہو واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضی عفا اللہ عنہ

فاقام بمكة ثلاثة عشر وبالمدينة عشرا وتوفى وهو ابن ثلاث وستين هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابى عدى عن هشام عن عكرمة عن ابن عباس قال قبض النبى صلى الله عليه وسلم وهو ابن خمس وستين سنة هكذا ثنا محمد بن بشار وروى عنه محمد بن اسمعيل مثل ذلك حدثنا قتيبة عن مالك بن انس ح وثنا الانصارى نا معن نا مالك بن انس عن ربيعة بن ابى عبدالرحمن انه سمع انس بن مالك يقول لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالطويل البائن ولا بالقصير ولا بالابيض الامهق ولا بالادم وليس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله على رأس اربعين سنة فاقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر سنين وتوفاه الله على رأس ستين سنة وليس فى رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء هذا حديث حسن صحيح باب ما جاء فى آيات نبوة النبى صلى الله عليه وسلم وما قد خصه الله به حدثنا محمد بن بشار ومحمود بن غيلان قالا نا ابوداؤد الطيالسى نا سليمان بن معاذ الضبى عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بمكة حجرا كان يسلم على ليالى بعثت انى لاعرفه الآن هذا حديث حسن غريب حدثنا محمد بن بشار نا يزيد بن هارون نا سليمان التيمى عن ابى العلاء عن سمرة بن جندب قال كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم نتداول من قصعة من غدوة حتى الليل تقوم عشرة وتقعد عشرة قلنا فما كانت تمد قال من اى شئ تعجب ما كانت تمد الا من ههنا واشار بيده الى السماء هذا حديث حسن صحيح وابو العلاء اسمه يزيد بن عبدالله بن الشخير باب حدثنا عباد بن يعقوب الكوفى نا الوليد بن ابى ثور عن السدى عن عباد بن ابى يزيد عن على بن ابى طالب قال كنت مع النبى صلى الله عليه وسلم بمكة فخرجنا فى بعض نواحيها

سو مکہ مین تیرہ سال ٹھہرے رہے اور مدینہ مین دس اور فوت ہوے اس حالت مین کہ ترسٹھ سال کے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے ہشام سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوے اس حالت مین کہ پینسٹھ سال کے تھے۔ ایسا ہی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اور روایت کی اُس سے محمد بن اسمعیل نے مثل اسکے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح اور حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے مالک بن انس سے اُسنے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے یہ کہ سنا اُسنے انسؓ بن مالک سے کہ کہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے اور نہ بہت سفید اور نہ سُرخ اور نہ بہت گھونگر والے بال تھے اور نہ دراز اللہ تعالےٰ نے چالیس برس کی عمر پر آپکو مبعوث کیا سو مکہ مین دس[1] سال رہے اور مدینہ مین بھی دس سال اور ساٹھ سال کے سر پر آپکو اللہ تعالےٰ نے فوت کیا اور آپکی ریش مبارک مین بیس بال بھی سفید نہ تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامات کے بیان مین اور جس چیز سے کہ آپکو اللہ تعالےٰ نے خاص کیا ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن معاذ ضبی نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین ایک پتھر ہے وہ مجھے اُن راتون مین کہ مین مبعوث ہوا ہون سلام کیا کرتا تھا مین اب بھی اُسکو پہچانتا ہون یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے ابی العلاء سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح سے شام تک نوبت بنوبت ایک پیالہ سے کھاتے رہے دس آدمی چلے جاتے اور دس بیٹھ جاتے کہا ہمنے وہ پیالہ کس چیز سے مدد دیا جاتا تھا کہا جابر نے تم کس چیز سے متعجب ہوتے ہو نہ مدد ملتی تھی مگر اس طرف سے اور اُسنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو العلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے باب حدیث کی ہم سے عباد بن یعقوب کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن ابی ثور نے سدی سے اُسنے عباد بن ابی یزید سے اُسنے علیؓ بن ابی طالب سے کہا اُسنے مین مکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو ہم ایک راستہ مین نکلے

[1] یہ حدیث ما سبق کے مخالف ہے کیونکہ اسمین ذکر ہے کہ آپ مکہ مین تیرہ سال مقیم رہے اور نیز کسی مین ذکر ہے کہ آپ کی عمر ساٹھ سال کی تھی اور کسی مین ترسٹھ اور چونسٹھ اور کسی مین پینسٹھ کہا بخاری نے ترسٹھ کی روایت اکثر ہے اور وجہ اختلاف کی یہ ہے کہ کسی نے تو کسر یعنے سال سے اوپر کے مہینون کو شمار کر کے زیادہ عمر بیان کردی اور کسی نے اُسکو چھوڑ کر کم ذکر کردی ہے اور راوی نے یہ صفات جو وو دو بیان کی ہین اُسنے غرض اُسکی یہ ہے کہ آنحضرتؐ ان صفات کے درمیان تھے ۱۲

فما استقبله جبل ولا شجر الا وهو يقول السلام عليك يا رسول الله هذا حديث حسن غريب وقد روى غير واحد عن الوليد بن ابى ثور وقالوا عن عباد بن ابى يزيد منهم فروة بن ابى المغراء باب حدثنا محمود بن غيلان نا عمر بن يونس عن عكرمة بن عمار عن اسحاق بن عبد الله بن ابى طلحة عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الى لزق جذع واتخذوا له منبرا فخطب عليه فحن الجذع حنين الناقة فنزل النبى صلى الله عليه وسلم فمسه فسكت وفى الباب عن ابى وجابر وابن عمر وسهل بن سعد وابن عباس وام سلمة حديث انس هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه حدثنا محمد بن اسمعيل نا محمد بن سعيد نا شريك عن سماك عن ابى ظبيان عن ابن عباس قال جاء اعرابى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بما اعرف انك نبى قال ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة تشهد انى رسول الله فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل ينزل من النخلة حتى سقط الى النبى صلى الله عليه وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابى هذا حديث حسن غريب صحيح باب حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا عزرة بن ثابت نا علباء بن احمر نا ابو زيد بن اخطب قال مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجهى ودعا لى قال عزرة انه عاش مائة وعشرين سنة وليس فى رأسه الا شعيرات بيض هذا حديث حسن غريب وابو زيد اسمه عمرو بن اخطب باب حدثنا اسحاق بن موسى الانصارى نا معن قال عرضت على مالك بن انس عن اسحاق بن عبد الله بن ابى طلحة انه سمع انس بن مالك يقول قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شئ فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعير ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته فى يدى وردتنى ببعضه ثم ارسلتنى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به اليه

ب۔ شعرات

پس جو کوئی پہاڑ اور درخت آپکو ملتا وہ یہی کہتا السلام علیک یا رسول اللہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور کئی ایک نے ولید بن ابی ثور سے روایت کی ہو اور کہا اُنھوں نے یہ روایت ہے عباد بن ابی ثور سے اُنمین سے فروہ بن ابی المغرا ہے باب حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن یونس نے عکرمہ بن عمار سے اُسنے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہ کھجور کے متصل (کچھ مدت) خطبہ پڑھا اور آپ کے لئے منبر بنایا گیا پھر آپ نے اُسپر خطبہ پڑھا تو وہ تنہ درخت کا اونٹنی کے رونے کی طرح رویا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم (منبر سے) اُترے اور اُسکو مس کیا پس وہ خاموش ہوا۔ اور اس باب مین روایت ہو ابی اور جابر اور ابن عمر اور سہل بن سعد اور ابن عباس اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم حدیث انس کی جو یہ ہے حسن صحیح غریب ہو اس طریق سے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے سماک سے اُس نے ابی ظبیان سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ایک اعرابی رسول اللہ صلعم کے پاس آیا کہنے لگا مین کس وجہ سے معلوم کرون کہ آپ نبی ہین فرمایا آپ نے اگر مین اس کھجور کی اس شاخ کو بلاؤن وہ گواہی دے کہ مین اللہ کا رسول ہون پس اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا سو اُسنے کھجور سے اُترنا شروع کیا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے گر پڑی پھر فرمایا آپ نے واپس چلی جا سو وہ لوٹ آئی اور وہ اعرابی مسلمان ہوگیا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے عزرہ بن ثابت نے کہا حدیث کی ہمسے علباء بن احمر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو زید بن اخطب نے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو میرے منھ پر ملا اور میرے حق مین دعا کی کہا عزرہ نے وہ شخص ایک سو بیس برس تک زندہ رہا اور اُسکے سر مین کچھ تھوڑے ہی بال سفید تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔ باب حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا اُسنے مین نے مالک بن انس رض کے آگے پیش کیا اُسنے روایت کی اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے یہ کہ سنا اُسنے انس بن مالک سے کہ یہ کہتا ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سُنی ہے کہ بہت ضعیف تھی مین اس سے معلوم کرتا ہون کہ آپ کو بھوک ہے سو کیا تیرے پاس کچھ کھانا ہے کہا اُسنے ہان پھر اُسنے جو کی کئی روٹیان نکالین پھر اُسنے اپنی اوڑھنی نکالی سو بعض مین تو وہ روٹیان لپیٹ دین پھر اُسکو میری بغل مین چھپا دیا اور بعض اوڑھنی مجھے اڑھا دی پھر مجھے اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا کہا انس نے سو مین اُنکو آنحضرت کے پاس لیگیا

فوجدت رسول الله صلی الله علیه وسلم جالسا فی المسجد ومعه الناس قال فقمت علیهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارسلك ابوطلحة فقلت نعم قال بطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لمن معه قوموا قال فانطلقوا فانطلقت بین ایدیهم حتی جئت اباطلحة فاخبرته فقال ابوطلحة یا ام سلیم قد جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم بالناس ولیس عندنا ما نطعمهم قالت ام سلیم الله ورسوله اعلم قال فانطلق ابوطلحة حتی لقی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم وابوطلحة معه حتی دخلا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هلمی یا ام سلیم ما عندك فاتته بذلك الخبز فامر به رسول الله صلی الله علیه وسلم ففت وعصرت ام سلیم بعكة لها فادمته ثم قال فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ما شاء الله ان یقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتی شبعوا ثم خرجوا فاكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون اوثمانون رجلا هذا حدیث حسن صحیح **باب** حدثنا اسحق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن اسحاق بن عبدالله بن ابی طلحة عن انس بن مالك قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وحانت صلوة العصر والتمس الناس الوضوء فلم یجدوا فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بوضوء فوضع رسول الله صلی الله علیه وسلم یده فی ذلك الاناء وامر الناس ان یتوضؤا منه قال فرایت الماء ینبع من تحت اصابعه فتوضأ الناس حتی توضؤا من عند اخرهم وفی الباب عن عمران بن حصین وابن مسعود وجابر حدیث انس حدیث حسن صحیح **باب** حدثنا اسحاق بن موسی الانصاری نا یونس بن بكیر نا محمد بن اسحاق قال ثنی الزهری عن عروة عن عائشة انها قالت اول ما ابتدی به رسول الله صلی الله علیه وسلم من النبوة حین اراد الله كرامته ورحمة العباد به

پس مین نے آپ کو مسجدؑ مین بیٹھے ہوئے پایا اور آپ کے ساتھ کئی آدمی تھے کہا انس نے سو مین اُنکے پاس جا کھڑا ہوا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے مین نے کہا کہ ہان فرمایا آپنے ساتھ طعام کے مین نے کہا کہ ہان پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگون کو جو آپ کے پاس تھے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ کہا انس نے سو وہ چلے اور مین اُنکے آگے چلا یہانتک کہ مین ابا طلحہ کے پاس آیا اور اُسکو خبر دی سو کہا ابوطلحہؓ نے اے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع لوگون کے تشریف لائے ہین اور ہمارے پاس اسقدر کھانا نہین کہ ہم انکو کھلائین کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے کہا اُسنے پھر ابوطلحہ استقبال کو چلا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر رسول اللہ صلعم آئے اور ابوطلحہ بھی آپکے ساتھ تھا یہانتک کہ دونون گھر مین داخل ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیمؓ سے جو کچھ تیرے پاس ہے اُسکو لا سو وہ آپکے پاس وہی روٹیان لائی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ ٹکڑے ٹکڑے کی گئین اور ام سلیم نے اُسمین گھی کا کپّا نچوڑ کر اُنکو تر کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہا اُسمین پڑھا پھر فرمایا دس کو اذن دو سو اُسنے اُن کو اذن دیا تو اُنھون نے کھا لیا یہانتک کہ سیر ہو گئے پھر نکل گئے پھر فرمایا آپنے دس کو اذن دو سو اُسنے اُن کو اذن دیا تو اُنھون نے بھی کھایا یہانتک کہ سیر ہو گئے پھر نکل گئے پھر فرمایا آپنے دس کو اذن دو سو اُسنے اُن کو اذن دیا پھر اُنھون نے کھایا یہانتک کہ سیر ہو گئے پھر نکل گئے سو تمام قوم نے کھا لیا اور سیر ہو گئی اور اس قوم کے ستر یا اسّی آدمی تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اُن سے انسؓ بن مالک سے کہا اُس نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس حالت مین کہ نماز عصر کا وقت قریب ہو گیا اور لوگون نے پانی کی تلاش کی اور نہ پایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس برتن پانی کا لایا گیا اور آپ نے اُس برتن مین اپنا دست مبارک رکھ دیا اور لوگو نکو اُس سے وضو کرنے کا حکم دیا کہا راوی نے مین نے دیکھا کہ آپ کی اُنگلیون کے نیچے سے پانی جوش مارتا ہے سو لوگون نے وضو کیا یہانتک کہ سبنے وضو کر لیا اور اس باب مین روایت ہے عمران بن حصین اور ابن مسعود اور جابر سے رضی اللہ عنہم حدیث انس کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے کہا حدیث کی مجھے زہری نے عروہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ کہا اُس نے نبوت سے پہلے پہل جسکے ساتھ رسول اللہ صلعم شروع ہوئے جبکہ اللہ تعالے نے آپ کی عزت اور بندون کے لیے رحمت کا ارادہ کیا

عـه اس مسجد سے وہ مقام مراد ہے جسکو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق مین نماز کے واسطے تیار کیا تھا ۱۲ منہ

ان لایری شیئا الاجاءت کفلق الصبح فمکث علی ذلک ماشاء الله ان یمکث وحبب الیه الخلوة فلم یکن شئ احب الیه من ان یخلو هذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** **حدثنا** محمد بن بشار قال نا ابو احمد الزبیری نا اسرائیل عن منصور عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله قال انکم تعدون الایات عذابا وانا کنا نعدها علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم برکة لقد کنا ناکل الطعام مع النبی صلی الله علیه وسلم ونحن نسمع تسبیح الطعام قال واتی النبی صلی الله علیه وسلم باناء فوضع یده فیه فجعل الماء ینبع من بین اصابعه فقال النبی صلی الله علیه وسلم حی علی الوضوء المبارک والبرکة من السماء حتی توضانا کلنا هذا حدیث حسن صحیح **باب ماجاء کیف کان ینزل الوحی علی النبی صلی الله علیه وسلم** **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن هو ابن عیسی نا مالک عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان الحارث بن هشام سال النبی صلی الله علیه وسلم کیف یاتیک الوحی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم احیانا یاتینی مثل صلصلة الجرس وهو اشده علی واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی مایقول قالت عائشة فلقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینزل علیه الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنه وان جبینه لیتفصد عرقا هذا حدیث حسن صحیح **باب ماجاء فی صفة النبی صلی الله علیه وسلم** **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحاق عن البراء قال ما رایت من ذی لمة فی حلة حمراء احسن من رسول الله صلی الله علیه وسلم له شعر یضرب منکبیه بعید ما بین المنکبین لم یکن بالقصیر

یہ تھا کہ جو خواب دیکھتے تھے صبح کے نور کیطرح ظاہر ہوتے تھے سو جسقدر اللہ کی مرضی ٹھہرانے کی تھی ٹھہرے رہے اور آپ کو خلوت پسند ہوئی سو آپ کو خلوت سے زیادہ کوئی چیز پسند نہ تھی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے منصور سے اُس نے ابراہیم سے اُس نے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے تم تو آیتوں[۱] کو عذاب شمار کرتے ہو اور ہم اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین برکت شمار کرتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور کھانے کی تسبیح سُنتے تھے کہا اُسنے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا سو آپ نے اُسمین دست مبارک رکھا پس آپکی اُنگلیون سے پانی نے جوش مارنا شروع کر دیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آؤ پانی مبارک اور برکت پر جو آسمان سے نازل ہوئی ہے یہانتک کہ ہم سب نے وضو کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس طرح نازل ہوتی تھی** حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہؓ سے کہ حارث بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپکو وحی کیونکر آتی ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تو مجھے گھنٹے کی آواز کی طرح آتی ہے[۲] اور یہ سب سے مجھپر سخت ہے[۳] اور کبھی فرشتہ میرے پاس مرد کی شکل بنکر آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے سو مین نگاہ رکھتا ہون جو وہ کہتا ہے۔ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت سردی کے دنون مین وحی اُترتے دیکھا ہے سو وہ وحی آپ سے جُدا ہوتی اس حالت مین کہ آپ کی پیشانی پسینہ بہاتی تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کے بیان مین** حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا اُسنے مین نے کوئی شخص لمبے بالون والا سرخ لباس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت نہین دیکھا آپ کے بال تھے جو کاندھون کے قریب پہونچتے تھے آپ کا سینہ چوڑا تھا نہ آپ پست قد تھے

---

[۱] آیات سے مراد معجزات ہین یا قرآن کی آیتین یہ دونون مومن کے لیے برکت ہین اور اُسکے ایمان کے لیے زیادتی کے باعث ہین اور کافر کے لیے تخویف ہین بقولہ تعالیٰ وما نرسل بالآیات الا تخویفا اور حق یہ ہے کہ بعض آیتین تخویف ہین اور بعض برکت ہین اور کہا گیا ہے معنے اسکے یہ ہین ہمکو تو آیات سے برکت اور دین پر ثبات حاصل ہوتی ہے اور تمکو سوائے تخویف کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا کیونکہ دقیقہ اعتبارات کو نہین پہونچ سکتے ظاہر حدیث سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ مراد آیات سے وہ اشیاء مراد ہین جو خلاف عادت ہون مثلاً معجزات کیونکہ مثال جو پانی کے زیادہ ہونے کی ہے اسی پر دال ہے ابن عباس کی غرض یہ ہے کہ تم لوگ جو نہی چیز خلاف عادت الٰہی دیکھتے ہو تو گمان کرتے ہو کہ یہ تو کوئی ہمارے حق مین عذاب کا باعث ہے جیساکہ ان دنون عام لوگون کا خیال ہوتا ہے اور ہمارا یہ حال تھا کہ ہم ایسی چیز کو برکت خیال کرتے تھے کیونکہ ضرور ہے اس سے کوئی نیا فائدہ حاصل ہوگا ۱۲ [۲] آنحضرت کو عموماً تین طرح پر وحی آتی تھی ایک دحیہ کلبی کی شکل پر دوسرے خواب مین۔ تیسرے یہ کہ آپ پر ایسی حالت ہوتی تھی کہ سردی کے دنون مین بھی آپ پسینے مین تر ہو جاتے تھے اور آپکا بڑا بوجھ ہو جاتا تھا یعنی آپ انسانی حالت سے ملکی حالت مین ہو جاتے تھے یہ حالت آپ پر سخت گذرتی تھی ۱۲ع [۳] یعنی وحی کی یہ قسم مقصود کے سمجھنے مین زیادہ سخت ہے کیونکہ جرس کی آواز سے کلام کا سمجھنا انسان کے کلام سے زیادہ سخت ہے ۱۲ ابو سعید محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

ولا بالطویل ھذا حدیث حسن صحیح **باب** حدثنا سفیان بن وکیع نا حمید بن عبد الرحمٰن نا زھیر عن ابی اسحٰق قال سأل رجل البراء اکان وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل السیف قال لا مثل القمر ھذا حدیث حسن صحیح **باب** حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا ابو نعیم نا المسعودی عن عثمان بن مسلم بن ھرمز عن نافع بن جبیر بن مطعم عن علی قال لم یکن النبی صلی الله علیه وسلم بالطویل ولا بالقصیر شثن الکفین والقدمین ضخم الرأس ضخم الکرادیس طویل المسربة اذا مشی تکفأ تکفؤا کانما ینحط من صبب لم ار قبله ولا بعده مثله صلی الله علیه وسلم ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن المسعودی بھذا الاسناد نحوه **باب** حدثنا ابو جعفر محمد بن الحسین بن ابی حلیمة من قصر الاحنف واحمد بن عبدة الضبی وعلی بن حجر قالوا نا عیسیٰ بن یونس نا عمر بن عبد الله مولیٰ غفرة ثنی ابراھیم بن محمد من ولد علی بن ابی طالب قال کان علی اذا وصف النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد وکان ربعة من القوم ولم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان جعدا رجلا ولم یکن بالمطھم ولا بالمکلثم وکان فی الوجه تدویر ابیض مشرب ادعج العینین اھدب الاشفار جلیل المشاش والکتد اجرد ذو مسربة شثن الکفین والقدمین اذا مشی تقلع کانما یمشی فی صبب واذا التفت التفت معا بین کتفیه خاتم النبوة وھو خاتم النبیین اجود الناس صدرا واصدق الناس لھجة والینھم عریکة واکرمھم عشرة من راٰہ بدیھة ھابه ومن خالطه معرفة احبه یقول ناعته لم ار قبله ولا بعده مثله صلی الله علیه وسلم ھذا حدیث لیس اسناده بمتصل قال ابو جعفر سمعت الاصمعی یقول فی تفسیر صفة النبی صلی الله علیه وسلم یقول الممغط الذاھب طولا قال وسمعت اعرابیا

اور نہ دراز قد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے حمید بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہم سے زہیر نے ابی اسحاق سے کہا اُس نے ایک مرد نے براء سے سوال کیا کہ کیا چہرۂ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل تلوار کے تھا کہا اُسنے نہین بلکہ[لہ] مثل چاند کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہم سے مسعودی نے عثمان بن مسلم بن ہرمز سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم رضی سے اُسنے حضرت علی رضی سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے ہاتھ اور پانٔون قوی بزرگ سر درشت جوڑ سینے کے بالون کی دھار لمبی جب چلتے تو آگے کی طرف مائل ہوتے گویا اونچے سے نیچی طرف اُترتے ہین مین نے آنحضرت صلعم سے پہلے اور پیچھے مثل اُن کے نہین دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے مسعودی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اس کے **باب** حدیث کی ہم سے ابو جعفر یعنی محمد بن حسین بن ابی حلیمہ نے جو احنف بن قیس کے محل سے ہے اور احمد بن عبدہ ضبی اور علی بن حجر نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن عبد اللہ نے جو غفرہ کا غلام ہے کہا حدیث کی مجھے ابراہیم بن محمد نے جو علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہے کہا اُسنے جب حضرت علی رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے تو کہتے نہ آنحضرت بہت دراز قد تھے اور نہ بہت چھوٹے اور قوم سے درمیانہ قد تھے اور آپ کے نہ بہت گھونگر والے بال تھے اور نہ محض سیدھے اور سر کے بالون کے سرے اُلٹے ہوئے کنگھی کئے ہوئے تھے اور نہ آپکا چہرہ تھوڑی گلائی کے ساتھ نہ بالکل سو تو ان نہ پر گوشت تھا گندمی رنگ بہت سیاہ آنکھین دراز پلکین قوی جوڑ زبردست شانے بدن پر کم بال سینے سے ناف تک سیدھی لکیر بالون کی۔ ہاتھ اور پانٔون قوی جب چلتے تو قوت سے چلتے گویا ڈھالوین زمین پر چلتے ہین اور جدھر دیکھتے بھر نظر دیکھتے درمیان کاندھون کے مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین ہین لوگون سے زیادہ دل سخی رکھتے تھے اور قول مین سب سے سچے اور زیادہ سب سے رقیق القلب اور اصحاب کے ساتھ سب سے مکرم اور جو شخص آپ کو دفعتہً دیکھتا اس پر رعب چھا جاتا۔ اور جو کوئی آپ سے ہمکلام ہوتا اُس کے دل مین محبت پیدا ہو جاتی صفت بیان کرنے والا کہتا ہے کہ مین نے نہ آنحضرت سے پہلے اور نہ پیچھے کوئی آپ کے مثل نہین دیکھا۔ اس حدیث کی اسناد متصل نہین ہے۔ کہا ابو جعفر نے سُنا مین نے اصمعی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کی تفسیر مین کہتا ممغط کے معنی جسکا قد لمبا ہو اور سُنا مین نے اعرابی سے

[لہ] نسخ موجودہ مین لفظ بل کا نہین شمائل ترمذی اور مسلم مین لفظ بل کا ہے جسکے معنے بلکہ کے ہین اسی لحاظ سے ترجمہ مین بلکہ کا لفظ ذکر کیا گیا ۱۲

يقول فی كلامه تمغط فی نشابته ای مدها مداشديدا واما المتردد فالداخل بعضه فی بعض قصرا واما القطط فالشديد الجعودة والرجل الذی فی شعره حجونه ای ينحنی قليلا واما المطهم فالبادن الكثير اللحم واما المكلثم المدور الوجه واما المشرب فهو الذی فی بياضه حمرة والادعج الشديد سواد العين والاهدب الطويل الاشفار والكتد مجتمع الكتفين وهو الكاهل والمسربة هو الشعر الدقيق الذی هو كانه قضيب من الصدر الی السرة والششن الغليظ الاصابع من الكفين والقدمين والتقلع ان يمشی بقوة والصبب الحدور تقول انحدرنا من صبوب وصبب وقوله جليل المشاش يريد رؤس المناكب والعشرة الصحبة والعشير الصاحب والبديهة المفاجاة يقول بداهته بامر ای فجئته باب حدثنا حميد بن مسعدة نا حميد بن الاسود عن اسامة بن زيد عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت ماكان رسول الله صلی الله عليه وسلم يسرد سردكم هذا ولكنه كان يتكلم بكلام بيّنه فصل يحفظه من جلس اليه هذا حديث حسن صحيح لانعرفه الا من حديث الزهری وقد رواه يونس بن يزيد عن الزهری باب حدثنا محمد بن يحيی نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة عن عبد الله بن المثنی عن ثمامة عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يعيد الكلمة ثلاثا لتعقل عنه هذا حديث حسن صحيح غريب انما نعرفه من حديث عبد الله بن المثنی باب حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن عبيد الله بن المغيرة عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رأيت احدا اكثر تبسما من رسول الله صلی الله عليه وسلم هذا حديث غريب وقد روی عن يزيد بن ابی حبيب عن عبد الله بن الحارث بن جزء مثل هذا حدثنا بذلك احمد بن خالد الخلال نا يحيی بن اسحاق نا الليث بن سعد عن يزيد بن ابی حبيب عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ماكان ضحك رسول الله صلی الله عليه وسلم الا تبسما هذا حديث صحيح غريب

(حاشیہ: يبيّنه)

کہ اپنے کلام مین کہتا تمغط فی نشابتہ یعنی اُسنے اسکو بہت لمبا کھینچا اور متردد جو چھوٹا ہو اور بعض بعض مین داخل ہو یعنے فربہ ہو اور قطط جسکے بہت گھونگر والے بال ہون اور رجل جسکے بالون مین قدرے ٹیڑھائی ہو یعنے تھوڑے سے منحنی ہون اور مطہم جو پر گوشت ہو اور مکلثم جو مدور چہرہ ہو۔ اور مشرب وہ ہے جس کی سفیدی مین سرخی ہو اور ادعج جس کی آنکھین بہت سیاہ ہون اور اہدب جس کی دراز پلکین ہون۔ اور کتد جسکے کاندھے زبردست ہون۔ اور مسربہ وہ باریک بال گویا وہ شاخ ہے سینے سے ناف تک اور ششن جس کی ہاتھون اور پانون کی انگلیان فربہ ہون۔ اور تقلع قوت سے چلنا اور صبب نشیب کو اترنا کہتے ہین انحدرنا من صبوب وصبب اور قولہ جلیل المشاش سے مراد یہ ہے کہ کاندھون کے سرے قوی تھے اور عشرہ کے معنے اصحاب کے ہین اور عشیر صاحب اور بدیہہ کے معنی مفاجات کے ہین کہتے ہین بدہتہ بامر اے فجئتہ باب حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن اسود نے اسامہ بن زید سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھاری طرح جلدی نہین کرتے تھے لیکن ایسا کلام فیصل اور واضح طور پر بیان کرتے کہ پاس بیٹھنے والا اسکو یاد کرلیتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق زہری سے۔ اور روایت کیا اسکو یونس بن یزید نے زہری سے باب حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنے سلم بن قتیبہ نے عبد اللہ بن مثنی سے اُسنے ثمامہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کلمہ کو تین بار اعادہ کرتے تھے تاکہ سمجھ مین آجاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم تو فقط اسکو طریق عبد اللہ بن مثنی سے ہی پہچانتے ہین۔ باب حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے عبید اللہ بن مغیرہ سے اُس نے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہا اُس نے مین نے کوئی شخص تبسم مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہین دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے بواسطۂ یزید بن ابی حبیب کے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے مثل اُس کے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے احمد بن خالد خلال نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا سوائے تبسم[۱] کے اور کچھ نہ تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے

[۱] تبسم کے معنی صراح مین لب شیرین کردن کے ہین یعنے منھ ہنسی کا بنانا دانت نہ نکالنا ۱۲ ۱۲ ۱۲

لا نعرفه من حديث ليث بن سعد الا من هذا الوجه **باب** ماجاء فى خاتم النبوة **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن اسمعيل عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن يزيد يقول ذهبت بى خالتى الى النبى صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابن اختى وجع فمسح برأسى ودعا لى بالبركة وتوضأ فشربت من وضوءه فقمت خلف ظهره فنظرت الى الخاتم بين كتفيه فاذا هو مثل زر الحجلة وفى الباب عن سلمان وقرة بن اياس المزنى وجابر بن سمرة وابى رمثة وبريدة الاسلمى وعبد الله بن سرجس وعمرو بن اخطب وابى سعيد هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقانى نا ايوب بن جابر عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعنى الذى بين كتفيه غدة حمراء مثل بيضة الحمامة هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** احمد بن منيع نا عباد بن العوام انا الحجاج هو ابن ارطاة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان فى ساق رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة وكان لا يضحك الا تبسما وكنت اذا نظرت اليه قلت اكحل العينين وليس باكحل صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح غريب **باب حدثنا** احمد بن منيع نا ابو قطن نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العينين منهوس العقب هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العينين منهوس العقب قال شعبة قلت لسماك ما ضليع الفم قال واسع الفم قلت ما اشكل العينين قال طويل شق العين قلت ما منهوس العقب قال قليل اللحم هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن ابى يونس عن ابى هريرة قال

نہین پہچانتے ہم اسکو لیث بن سعد سے مگر اسی طریق سے **باب** مہر نبوت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حاتم بن اسمعیل نے جعد بن عبد الرحمن سے کہا اُسنے سُنا مین نے سائب بن یزید سے کہ کہتا مجھے میری خالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور کہا اُسنے یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے پس آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی اور آپنے وضو کیا سو مین نے آپ کا بچا ہوا پانی پیا پھر مین پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور مہر نبوت کی طرف جو درمیان دونون کاندھون کے تھی دیکھا تو وہ مثل تکمہ ڈولی کے تھا۔ اور اس باب مین روایت ہے سلمان اور قرہ بن ایاس مزنی اور جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور بریدہ اسلمی اور عبد اللہ بن سرجس اور عمرو بن اخطب اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب بن جابر نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت جو درمیان دونون کاندھون کے تھی گرہ گوشت سُرخ کی تھی مثل کبوتر کے انڈے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عوام نے کہا خبر دی ہمکو حجاج بن ارطاۃ نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیان نازک تھین اور سوا تبسم کے اور قسم ہنسی کی نہ کرتے تھے اور جب مین آنحضرت کو دیکھتا تو کہتا کہ آپ کے سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ آپؐ کے سرمہ لگایا نہین ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قطن نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فراخ مُنھ گندمی آنکھین نحیف الجثہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراخ مُنھ گندمی آنکھین نحیف الجثہ تھے کہا شعبہ نے مین نے سماک سے کہا ضلیع الفم کے کیا معنے ہین کہا اُسنے فراخ مُنھ مین نے کہا اشکل العینین کے کیا معنی کہا اُسنے آنکھون کے کنارے لمبے[1] مین نے کہا منہوس العقب کے کیا معنے تھا کہا اُسنے کم گوشت یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے ابی یونس سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے

[1] یہ تفسیر جو ذکر کی گئی ہے راوی کا وہم ہے بلکہ بہتر تفسیر وہ ہے جو اوپر ترجمہ مین گذر چکی یعنی معنی اشکل العینین کے سفیدی سرخی مائل آنکھین معنون کو تمام مفسرین اور لغت والون نے لکھا ہے پس یہی صواب ہین ۱۲

ما رأیت شیئاً احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ وما رایت احداً اسرع فی مشیہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجہد انفسنا وانہ لغیر مکترث ھٰذا حدیث غریب باب حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عرض علی الانبیاء فاذا موسیٰ ضرب من الرجال کانہ من رجال شنوءۃ ورأیت عیسیٰ ابن مریم فاذا اقرب الناس من رایت بہ شبہاً عروۃ بن مسعود ورأیت ابراھیم فاذا اقرب من رایت بہ شبہاً صاحبکم یعنی نفسہ ورایت جبرئیل فاذا اقرب من رایت بہ شبہاً دحیۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب باب ماجاء فی سن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابن کم کان حین مات حدثنا احمد بن منیع ویعقوب بن ابراھیم الدورقی قالا انا اسمٰعیل بن علیۃ عن خالد الحذاء قال ثنی عمار مولیٰ بنی ھاشم قال سمعت ابن عباس یقول توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن خمس وستین حدثنا نصر بن علی الجھضمی نا بشر بن المفضل نا خالد الحذاء نا عمار مولیٰ بنی ھاشم انا ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توفی وھو ابن خمس وستین ھٰذا حدیث حسن الاسناد صحیح باب حدثنا احمد بن منیع نا روح بن عبادۃ نا زکریا بن اسحاق نا عمرو بن دینار عن ابن عباس قال مکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ ثلاث عشرۃ یعنی یوحیٰ الیہ وتوفی وھو ابن ثلاث وستین وفی الباب عن عائشۃ وانس بن مالک ودغفل بن حنظلۃ ولا یصح لدغفل سماع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث ابن عباس حدیث حسن غریب من حدیث عمرو بن دینار باب حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن ابی اسحاق عن عامر بن سعد عن جریر عن معاویۃ بن ابی سفیان انہ قال سمعتہ یخطب یقول مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلث وستین وابوبکر وعمر وانا ابن ثلاث وستین ھٰذا حدیث حسن صحیح

میں نے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت نہیں دیکھی گویا آفتاب آپکے منھ مبارک میں چلتا ہے۔ اور کوئی شخص میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چلنے میں جلدی چلتا نہیں دیکھا گویا آپکے لئے زمین طے کیجاتی تھی ہم تو اپنے نفسوں کو مشقت میں ڈالتے اور آنحضرت کچھ پرواہ نہ کرتے یہ حدیث غریب ہے باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اوپر پیغمبر پیش کیئے گئے ہیں دیکھا تو موسیٰ علیہ السلام ایک قسم ہیں مردوں سے گویا شنوءہ (نام قبیلہ) کے مردوں سے ہیں اور عیسیٰؑ بیٹے مریم کو دیکھا تو میرے دیکھنے میں جسقدر آدمی آئے ہیں سب سے مشابہ اُن کے ساتھ عروہ بن مسعود ہے اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے لوگوں سے مشابہ اُنکے ساتھ تمھارا صاحب ہے یعنے میں اور جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے لوگوں سے مشابہ اُنکے ساتھ دحیہ کلبی ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے بیان میں اور جب آنحضرت فوت ہوئے تو کتنی عمر کے تھے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع اور یعقوب بن ابراہیم دورقی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے اسمعیل بن علیہ نے خالد الحذاء سے کہا حدیث کی مجھے عمار نے جو بنی ہاشم کا غلام ہے کہا سُنا میں نے ابن عباسؓ سے کہ کہتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس حالت میں کہ آپ پینسٹھ[۱] برس کے تھے حدیث کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے کہا حدیث کی ہمسے عمار نے جو بنی ہاشم کا غلام ہے کہا خبر دی مجھے ابن عباس نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس حالت میں کہ پینسٹھ سال کے تھے یہ حدیث حسن الاسناد صحیح ہے باب حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن دینار نے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال ٹھہرے رہے یعنی آپکی طرف تیرہ سال وحی آتی رہی اور فوت ہوئے اس حالت میں کہ ترسٹھ سال کے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ سے اور دغفل کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں ہوا اور حدیث ابن عباس کی حسن غریب ہے حدیث عمرو بن دینار سے باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عامر بن سعد سے اُسنے جریر سے اُسنے معاویہ بن ابی سفیان سے یہ کہ کہا اُسنے سنا میں نے معاویہ سے خطبہ پڑھتے ہوئے کہ کہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما فوت ہوئے اس حالت میں کہ ترسٹھ سال کے تھے اور میں بھی ترسٹھ کا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر میں اختلاف روایت ہے بعض میں ترسٹھ اور بعض میں پینسٹھ اور بعض روایت میں ساٹھ سال مذکور ہے لیکن صحیح ترسٹھ سال ہے اور جس نے پینسٹھ سال

باب حدثنا العباس العنبری والحسین بن مهدی البصری قالا نا عبد الرزاق عن ابن جریج قال اخبرت عن ابن شهاب الزهری عن عروة عن عائشة وقال الحسین بن مهدی فی حدیث ابن جریج عن الزهری عن عروة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم مات وهو ابن ثلاث وستین هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه ابن اخی الزهری عن الزهری عن عروة عن عائشة مثل هذا مناقب ابی بکر الصدیق رضی الله عنه واسمه عبد الله بن عثمان ولقبه عتیق حدثنا محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا الثوری عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابرأ الی کل خلیل من خله ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافة خلیلا وان صاحبکم خلیل الله هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی سعید وابی هریرة وابن عباس وابن الزبیر حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری نا اسمعیل بن ابی اویس عن سلیمان بن بلال عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة عن عمر بن الخطاب قال ابو بکر سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا حدیث صحیح غریب حدثنا احمد بن ابراهیم الدورقی نا اسمعیل بن ابراهیم عن الجریری عن عبد الله بن شقیق قال قلت لعائشة ای اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت ابو بکر قلت ثم من قالت عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبیدة بن الجراح قال قلت ثم من قال فسکتت هذا حدیث حسن صحیح حدثنا قتیبة نا محمد بن فضیل عن سالم بن ابی حفصة والاعمش وعبد الله بن صهبان وابن ابی لیلی وکثیر النواء کلهم عن عطیة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اهل الدرجات العلی لیراهم من تحتهم کما ترون النجم الطالع فی افق السماء وان ابا بکر وعمر منهم وانعما

باب حدیث کی ہمسے عباس عنبری اور حسین بن مہدی بصری نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے ابن جریج سے کہا اُسنے مجھے ابن شہاب زہری سے خبر ملی ہے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ رض سے اور کہا حسین بن مہدی نے اپنی حدیث مین یہ روایت ہے زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوے اس حالت مین کہ تریسٹھ سال کے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور روایت کیا اسکو زہری کے بھتیجے نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے مثل اسکے - مناقب حضرت ابوبکر صدیق کے رضی اللہ عنہ نام انکا عبد اللہ بن عثمان ہے اور لقب انکا عتیق ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی الاحوص سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین ہر ایک دوست کی دوستی سے بری ہون اگر مین نے کسی کو خلیل بنایا ہوتا تو ابی قحافہ کے بیٹے کو خلیل بناتا اور تمھارا صاحب اللہ کا خلیل[1] ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن زبیر سے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی اویس نے سلیمان بن بلال سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے عمر بن خطاب سے کہا اُسنے ابوبکر صدیق رض ہمارے سردار اور ہمسے بہتر اور زیادہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھے - یہ حدیث صحیح غریب ہے - حدیث کی احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے جریری سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اُسنے مین نے حضرت عائشہ رض سے کہا کونسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب آنحضرت کو زیادہ محبوب تھا کہا اُسنے ابوبکر رض صدیق - مین نے کہا بعد انکے کون کہا اُسنے عمر (رضی اللہ عنہ) مین نے کہا بعد انکے کون کہا اُسنے ابوعبیدہ رض بن جراح - کہا اُسنے مین نے کہا بعد اسکے کون کہا اُسنے پھر حضرت عائشہ رض خاموش ہوگئین یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے سالم بن ابی حفصہ اور اعمش عبد اللہ بن صہبان اور ابن ابی لیلی اور کثیر النوار سے ان سب نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند درجے والے البتہ انکو اپنے نیچے سے ایسا دیکھین گے جیسا کہ تم اس ستارے کو دیکھتے ہو جو آسمان کے کنارے پر چڑھا ہوا ہو - اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما انھین مین سے ہین بلکہ انسے زیادہ انعام مین -

[1] خلت بالضم بمعنی صداقت و محبت جو دل مین گھر کر گئی ہو یعنی اگر مین نے ایسی دوستی کسی سے بنائی ہوتی تو ابوبکر رض صدیق سے بناتا وہی اس امر کے لائق ہے لیکن ایسی محبت آپکی صرف جناب باری سے ہی ہے کسی غیر کو اسمین شرکت کی گنجائش نہین قولہ تمھارا صاحب مراد اس سے آنحضرت ہین - ابی قحافہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے والد کی کنیت ہے ۱۲

هٰذا حديث حسن وقد روى من غير وجه عن عطية عن ابى سعيد باب حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابى الشوارب نا ابو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن ابن ابى المعلى عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب يوما فقال ان رجلا خيره ربه بين ان يعيش فى الدنيا ما شاء ان يعيش ويأكل فى الدنيا ما شاء ان يأكل وبين لقاء ربه فاختار لقاء ربه قال فبكى ابو بكر فقال اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم الا تعجبون من هٰذا الشيخ اذ ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا صالحا خيره ربه بين الدنيا ولقاء ربه فاختار لقاء ربه قال فكان ابو بكر اعلمهم بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر بل نفديك بآبائنا واموالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من الناس احد امن الينا فى صحبته وذات يده من ابن ابى قحافة ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابن ابى قحافة خليلا ولكن ود واخاء ايمان مرتين او ثلاثا الا وان صاحبكم خليل الله وفى الباب عن ابى سعيد هٰذا حديث غريب وقد روى هٰذا الحديث عن ابى عوانة عن عبد الملك بن عمير باسناد غير هٰذا ومعنى قوله امن الينا يعنى امن علينا حدثنا احمد بن الحسن نا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن انس عن ابى النضر عن عبيد بن حنين عن ابى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جلس على المنبر فقال ان عبدا خيره الله بين ان يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عنده فاختار ما عنده فقال ابو بكر فديناك يا رسول الله بآبائنا وامهاتنا قال فعجبنا فقال الناس انظروا الى هٰذا الشيخ يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خيره الله بين ان يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عند الله وهو يقول فديناك بآبائنا وامهاتنا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے بواسطہ عطیہ کے ابی سعید سے مروی ہے باب حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابن ابی المعلے سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا ایک مرد ہے اُسکو اسکے مالک نے اختیار دیا ہے درمیان اسکے کہ دنیا مین جبتک وہ چاہے عیش کرے اور دنیا مین جب تک چاہے کھائے اور درمیان اپنے مالک کی ملاقات کے کہا راوی نے پھر حضرت ابو بکر صدیق رض رو پڑے پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کیا تم اس شیخ سے متعجب نہین ہوتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صالح مرد کا ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو دنیا مین رہنے کا اور اپنی ملاقات کا اختیار دیا ہے سو اُسنے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اختیار کیا ہے۔ کہا راوی نے حضرت ابو بکر سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سمجھتے تھے پس کہا ابو بکر نے بلکہ ہم اپنے آبا اور مال آپ پر قربان کرتے ہین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی لوگون سے کہ جسنے ہمپر اپنی صحبت اور مال سے ابن ابی قحافہ سے زیادہ احسان کیا ہو اگر مین نے کسی کو دوست مخلص بنایا ہوتا تو ابن ابی قحافہ کو دوست مخلص بناتا لیکن دوستی اور اخوت ایمان کی ہے۔ دو بار یا تین بار فرمایا اور تمھارا صاحب اللہ کا خلیل ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید سے یہ حدیث غریب ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی عوانہ کے عبد الملک بن عمیر سے غیر اس اسناد سے ہے۔ اور معنی قولہ امن الینا کے یہ ہین کہ ہمپر احسان کیا۔ حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک بن انس سے اُسنے ابی النضر سے اُسنے عبید بن حنین سے اُسنے ابی سعید خدری رض سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا ہے خواہ دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے خواہ جو اللہ کے پاس ہے وہ لے پس اُسنے اس چیز کو اختیار کیا ہے جو اللہ کے پاس ہے پس کہا ابو بکر صدیق رض نے ہم اپنے والدین آپ پر قربان کرتے ہین کہا راوی نے پس ہم متعجب ہوئے سو کہا لوگون نے اس شیخ کی طرف دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی خبر دی ہے کہ اُسکو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ خواہ دنیا کی آرائش جو چاہے لے خواہ جو اللہ کے پاس ہے وہ لے اور ابو بکر صدیق رض کہہ رہے ہین کہ ہم اپنے والدین آپ پر قربان کرتے ہین سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

ف جب آنحضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو اختیار دیا ہو کہ اگر تیری مرضی ہو تو دنیا مین جبتک تیرا دل چاہتا ہے عیش کر یا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کر پس اُس آدمی نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اختیار کیا ہے اور دنیا کی زندگانی کو چھوڑ دیا ہے یہ حدیث سنکر حضرت ابو بکر رونے لگے لوگون نے آپسمین کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہو کہ حضرت نے تو ایک صالح مرد کا ذکر کیا ہے اور انھون نے رونا شروع کر دیا ہے۔

هو المخير وكان ابوبكر هو اعلمنا به فقال النبى صلى الله عليه وسلم ان من امن الناس على فى صحبته وماله ابوبكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابابكر خليلا ولكن اخوة الاسلام لاتبقين فى المسجد خوخة الاخوخة ابى بكر هذا حديث حسن صحيح باب حدثنا على بن الحسن الكوفى نا محبوب بن محرز القواريرى عن داود بن يزيد الاودى عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالاحد عندنا يد الا وقد كافيناه ما خلا ابابكر فان له عندنا يدا يكافيه الله بها يوم القيمة وما نفعنى مال احد قط ما نفعنى مال ابى بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابابكر خليلا الا وان صاحبكم خليل الله هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا سفيان بن عيينة عن زائدة عن عبد الملك بن عمير عن ربعى هو ابن حراش عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدى ابى بكر وعمر وفى الباب عن ابن مسعود هذا حديث حسن وروى سفيان الثورى هذا الحديث عن عبد الملك بن عمير عن مولى لربعى عن ربعى عن حذيفة عن النبى صلى الله عليه وسلم حدثنا احمد بن منيع وغير واحد قالوا نا سفيان بن عيينة عن عبد الملك بن عمير نحوه وكان سفيان بن عيينة يدلس فى هذا الحديث فربما ذكره عن زائدة عن عبد الملك بن عمير وربما لم يذكر فيه عن زائدة وروى هذا الحديث ابراهيم بن سعد عن سفيان الثورى عن عبد الملك بن عمير عن هلال مولى ربعى عن ربعى عن حذيفة عن النبى صلى الله عليه وسلم وقد روى هذا الحديث من غير هذا الوجه ايضا عن ربعى عن حذيفة عن النبى صلى الله عليه وسلم حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموى نا وكيع عن سالم ابى العلاء المرادى عن عمرو بن هرم عن ربعى بن حراش عن حذيفة قال كنا جلوسا عند النبى صلى الله عليه وسلم فقال انى لا ادرى ما بقائى فيكم

تو اختیار ملا تھا اور حضرت ابوبکرؓ اس بات کو ہمسے بہتر جانتے تھے بس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ احسان کرنیوالا مجھپر صحبت اور مال سے ابوبکر صدیقؓ ہے اگر مین نے کسی کو مخلص دوست بنایا ہوتا تو ابوبکر کو مخلص دوست بناتا لیکن اخوت اسلام کی ہی ہے مسجد مین سوائے دروازہ ابوبکرؓ کے اور کوئی دروازہ باقی نہ رکھا جائے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے علی بن حسین کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محبوب بن محرز قواریری نے داؤد بن یزید اودی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی کا ہمپر احسان تھا ہمنے اس کا بدلہ اُسکو دیدیا ہے سوائے ابی بکر کے بیشک اُسکا ہمپر احسان ہے اسکو بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیگا۔ اور مجھے کسی کے مال نے کبھی اسقدر نفع نہین دیا جسقدر کہ حضرت ابی بکر کے مال نے نفع دیا ہے اگر مین نے کسی کو خلیل بنایا ہوتا تو ابوبکرؓ کو خلیل بناتا خبردار تمھارا صاحب اللہ کا خلیل ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زائدہ سے اُسنے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے حذیفہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقتدا کرو ساتھ اُن لوگون کے جو میرے پیچھے ہین یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود سے یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی کے غلام سے اُسنے ربعی سے اُسنے حذیفہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبد الملک بن عمیر سے مثل اُسکے۔ اور سفیان بن عیینہ اس حدیث مین تدلیس کرتا تھا کبھی تو وہ اُسکو ذکر کرتا تھا زائدہ سے وہ عبد الملک بن عمیر سے کبھی اسمین زائدہ کا ذکر نہین کرتا تھا۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے اُسنے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی کے غلام سے اُسنے ربعی سے اُسنے حذیفہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور غیر اسوجہ سے بھی یہ حدیث بواسطہ ربعی کے حذیفہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے **حدیث** کی ہمسے سعد بن یحیی بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سالم بن ابی العلاء مرادی سے اُسنے عمرو بن ہرم سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے حذیفہ سے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے بس فرمایا آپنے مین نہین جانتا کہ مجھکو کب تک تم مین زندہ رہنا ہے

۱؎ مسجد نبوی کے متصل جو گھر تھے اُنکا ایک ایک چھوٹا دروازہ مسجد کی طرف بھی تھا اسی سے نکلکر مسجد مین نماز وغیرہ کے لیے آجاتے حضرتؐ نے فرمایا کہ سوائے دروازہ ابوبکر صدیقؓ کے اور تمام دروازے جو مسجد کی طرف ہین بند کر دیے جائین یہ حدیث حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر دلیل واضح ہے ۱۲

فاقتدوا بالذین من بعدی واشار الی ابی بکر و عمر حدثنا علی بن حجر انا الولید بن محمد الموقری عن الزھری عن علی بن الحسین عن علی بن ابی طالب قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ طلع ابو بکر و عمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین یا علی لا تخبرھما ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ والولید بن محمد الموقری یضعف فی الحدیث وقد روی ھذا الحدیث عن علی من غیر ھذا الوجہ وفی الباب عن انس وابن عباس حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا محمد بن کثیر عن الاوزاعی عن قتادۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر و عمر ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین لا تخبرھما یا علی ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ حدثنا یعقوب بن ابراھیم الدورقی نا سفیان بن عیینۃ قال ذکرہ داؤد عن الشعبی عن الحارث عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر و عمر سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین ما خلا النبیین والمرسلین لا تخبرھما یا علی باب حدثنا ابو سعید الاشج نا عقبۃ بن خالد نا شعبۃ عن الجریری عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری قال قال ابو بکر الست احق الناس بھا الست اول من اسلم الست صاحب کذا الست صاحب کذا ھذا حدیث قد رواہ بعضھم عن شعبۃ عن الجریری عن ابی نضرۃ قال قال ابو بکر وھذا اصح حدثنا بذلک محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی عن شعبۃ عن الجریری عن ابی نضرۃ قال قال ابو بکر فذکر نحوہ بمعناہ ولم یذکر فیہ عن ابی سعید وھذا اصح باب حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا الحکم بن عطیۃ عن ثابت عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج علی اصحابہ من المھاجرین والانصار وھم جلوس وفیھم ابو بکر و عمر فلا یرفع الیہ احد منھم بصرہ الا ابو بکر و عمر فانھما کانا ینظران الیہ وینظر الیھما ویتبسمان الیہ

سو تم اُن لوگون کا اقتدا کرو جو میرے پیچھے ہین اور اشارت کی آپ نے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کی طرف باب حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو ولید بن محمد موقری نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے علیؓ بن ابی طالب سے کہا اُسنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ناگاہ حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونون تمام جنتیون کے بوڑھون کے سردار ہین جو پہلے اور پیچھے ہین مگر نبیون اور مرسلین کے۔ اے علیؓ ان دونون کو خبر مت کر۔ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے۔ اور ولید بن محمد موقری حدیث مین ضعیف ہی۔ اور یہ حدیث حضرت علیؓ سے غیر اسوجہ سے بھی مروی ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی انسؓ اور ابن عباسؓ سے حدیث کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن کثیر نے اوزاعی سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کے حق مین کہ یہ دونون تمام جنتیون کے بوڑھون کے سردار ہین۔ اولین اور آخرین سے مگر نبیون اور مرسلون سے اے علیؓ ان دونونکو خبر مت کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اس طریق سے حدیث کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا اُسنے ذکر کیا اُسکو داؤد نے شفیق سے اُسنے حارث سے اُسنے علیؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ابو بکرؓ و عمرؓ تمام جنتیون کے بوڑھون کے سردار ہین اولین و آخرین سے سوائے نبیون اور مرسلون کے اے علیؓ اُنکو خبر مت کرو باب حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدریؓ سے کہا اُسنے کہا ابو بکرؓ نے کیا مین تمام لوگون سے زیادہ حقدار اس کا نہین ہون کیا مین ان سے نہین ہون جو پہلے مسلمان ہوئے ہین کیا مین فلان شخص نہین ہون اور فلان شخص نہین ہون۔ اس حدیث کو بعض نے شعبہ سے اُسنے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے روایت کیا ہے کہا اُسنے کہا ابو بکر نے الخ اور یہ صحیح ہی حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے شعبہ سے اُسنے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے کہا اُسنے کہا ابو بکرؓ نے مثل اسکے بالمعنے اور ابی سعید کا اُسنے اسمین ذکر نہین کیا اور یہ صحیح ہی باب حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن عطیہ نے ثابت سے اُسنے انس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ و مہاجرین اور انصار پر آتے اس حالت مین کہ وہ بیٹھے ہوئے ہوتے اور انمین ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی ہوتے تو کوئی شخص انمین سے آپ کیطرف نظر نہ اُٹھا سکتا سوائے حضرت ابو بکر اور عمر کے یہ دونون حضرت کی طرف دیکھا کرتے تھے اور آنحضرتؐ اُنکی طرف دیکھتے اور یہ دونون آپ کی طرف مُنھ کرکے تبسم کرتے

ویتبسم الیہما ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث الحکم بن عطیۃ وقد تکلم بعضہم فی الحکم بن عطیۃ **باب**
حدثنا عمر بن سمٰعیل بن مجالد بن سعید نا سعید بن مسلمۃ عن اسمٰعیل بن امیۃ عن نافع عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خرج ذات یوم فدخل المسجد وابو بکر وعمر احدھما عن یمینہ والاٰخر عن شمالہ وھو اخذ بایدیہما و قال ھٰکذا نبعث
یوم القیمۃ ھٰذا حدیث غریب وسعید بن مسلمۃ لیس عندھم بالقوی وقد روی ھٰذا الحدیث ایضا من غیر ھٰذا الوجہ
عن نافع عن ابن عمر حدثنا یوسف بن موسی القطان البغدادی نا مالک بن اسمٰعیل عن منصور بن ابی الاسود قال ثنی کثیر
ابو اسمٰعیل عن جمیع بن عمیر التیمی عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی علی الحوض و
صاحبی فی الغار ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح **باب حدثنا** قتیبۃ نا ابن ابی فدیک عن عبد العزیز بن المطلب عن
ابیہ عن جدہ عن عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی ابا بکر وعمر فقال ھٰذان السمع والبصر وفی الباب
عن عبد اللہ بن عمر وھٰذا حدیث مرسل وعبد اللہ بن حنطب لم یدرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب حدثنا** ابو موسی
اسحاق بن موسی الانصاری نا معن ھو ابن عیسی نا مالک بن انس عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقالت عائشۃ یا رسول اللہ ان ابا بکر اذا قام مقامک لم یسمع الناس
من البکاء فأمر عمر فلیصل بالناس قالت فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس قالت عائشۃ فقلت لحفصۃ قولی لہ ان ابا بکر اذا
قام فی مقامک لم یسمع الناس من البکاء فأمر عمر فلیصل بالناس ففعلت حفصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انکن لانتن صواحب یوسف مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقالت حفصۃ لعائشۃ ما کنت لاصیب منک خیرا

اور آنحضرت انکے طرف (منھ کر کے) تبسم کرتے - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حکم بن عطیہ سے اور حکم بن عطیہ کے حق مین بعض نے
کلام کیا ہے - **باب حدیث** کی ہمسے عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن مسلمہ نے اسمٰعیل بن امیہ سے اُسنے نافع سے
اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلکر مسجد مین داخل ہوے - اور حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ ایک اُن دونون سے داہنے آپکے تھا اور
دوسرا بائین آپکے اور آنحضرت اُن دونون کے ہاتھ پکڑے ہوے تھے اور فرمایا آپ نے قیامت کے دن ہم اسی طرح اُٹھائے جائینگے - یہ حدیث غریب ہے -
اور سعید بن مسلمہ اُنکے نزدیک قوی نہین ہے - اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی بواسطہ نافع کے ابن عمر سے مروی ہے حدیث کی ہمسے یوسف بن موسے
قطان بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن اسمٰعیل نے منصور بن ابی الاسود سے کہا اُسنے حدیث کی مجھسے کثیر یعنی ابو اسمٰعیل نے جمیع بن عمیر تیمی
سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بکرؓ سے فرمایا تو میر اصاحب ہے حوض پر اور صاحب ہے غار مین - یہ حدیث حسن صحیح ہے -
باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے عبد العزیز بن مطلب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے
اُسنے عبد اللہ بن حنطب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور فرمایا یہ دونون کان[1] اور نظر ہین - اور اس
باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے اور یہ حدیث مرسل ہے اور عبد اللہ بن حنطب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین پایا **باب حدیث**
کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ہشام بن عروہ
سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابا بکر صدیق کو حکم کرو کہ لوگونکو نماز پڑھائے پس کہا عائشہ نے یا رسول اللہ
حضرت ابا بکر صدیق جب آپکی جگہہ مین کھڑے ہونگے لوگونکو بسبب رونے کے قرآن نہ سنا سکین اگے سو آپ حضرت عمر کو حکم دیجئے کہ لوگونکو نماز پڑھائین کہا
عائشہ نے مین نے حفصہ سے کہا تو بھی آنحضرت سے کہہ کہ حضرت ابو بکر جب آپکی جگہ مین کھڑے ہونگے تو لوگونکو بسبب رونے کے قرآن نہ سُنا
سکین گے سو آپ حضرت عمرؓ سے حکم دیجئے کہ لوگونکو نماز پڑھائین سو حفصہ نے اسی طرح کیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم بیشک یوسف علیہ السلام کی مصاحبون[2]
سے ہو - ابو بکر صدیق کو ہی حکم کرو کہ نماز پڑھائے پھر حفصہ نے عائشہؓ سے کہا مجھے کبھی تیری طرف سے نیکی نہین پہونچی -

ف۱ یعنی یہ دونون مسلمانون مین ایسے ہین جیسے کہ بدن مین کان اور نظر بہ نسبت اور اعضا کے ہین یا یہ کہ شرافت ان دونون کی انھین بمنزلہ کان اور نظر کے ہے یا میرے لئے کان اور نظر
ہین کہ مین اُنسے دیکھتا ہون یعنے بمنزلہ وزیر کے ہین یا یہ کہ انکو حق کے سیکھنے کی حرص بہت ہے ۱۲ ف۲ حضرت کا یہ فرمانا کہ تم یوسف علیہ السلام کی مصاحبون سے ہو معنی اسکے یہ ہین کہ
تم اُن عورتون کے مثل ہو جو یوسف علیہ السلام کی مصاحب تھین - یعنی ظاہر مین تو زلیخا کا یہ ارادہ تھا کہ شہر کی عورتون کو کھانا کھلائے اور دل مین یہ تھا کہ دوسری عورتین بھی انکا حسن دیکھکر
مجھکو انکی محبت سے معذور رکھین ایسا ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ظاہر مین یہ ارادہ تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بسبب گریہ وزاری کے آپکے مقام مین کھڑے ہونے کی طاقت نہین رکھتے اسلئے کہ وہ قرآن پڑھنے سے بہت رویا کرتے تھے اور دلمین حضرت عائشہ رضؓ کے یہ تھا کہ بار بار کرانا

هٰذا حديث حسن صحيح وفی الباب عن عبد الله بن مسعود وابی موسیٰ وابن عباس وسالم بن عبيد باب حدثنا نضر بن عبد الرحمٰن الكوفی نا احمد بن بشير عن عيسى بن ميمون الانصاری عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغی لقوم فيهم ابوبكر ان يؤمهم غيره هٰذا حديث غريب باب حدثنا اسحاق بن موسى الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن الزهری عن حميد بن عبد الرحمٰن عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من انفق زوجين فی سبيل الله نودی فی الجنة يا عبد الله هٰذا خير فمن كان من اهل الصلوٰة دعی من باب الصلوٰة ومن كان من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة دعی من باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعی من باب الريان فقال ابوبكر بابی انت وامی ما علی من دعی من هٰذه الابواب من ضرورة فهل يدعی احد من تلك الابواب كلها قال نعم وارجوان تكون منهم هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا هارون بن عبد الله البزاز البغدادی انا الفضل بن دكين نا هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابيه قال سمعت عمر بن الخطاب يقول امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق ووافق ذلك عندی مالا فقلت اليوم اسبق ابابكر ان سبقته يوما قال فجئت بنصف مالی فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ابقيت لاهلك قلت مثله واتی ابوبكر بكل ما عنده فقال يا ابابكر ما ابقيت لاهلك فقال ابقيت لهم الله ورسوله قلت لا اسبقه الی شیء ابدا هٰذا حديث حسن صحيح باب حدثنا عبد بن حميد اخبرنی يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابی عن ابيه قال اخبرنی محمد بن جبير بن مطعم ان اباه جبير بن مطعم اخبره ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور سالم بن عبید سے رضی اللہ عنہم باب حدیث کی ہمسے نضر بن عبدالرحمٰن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن بشیر نے عیسےٰ بن میمون انصاری سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق کسی قوم کو اُنمین ابوبکرؓ ہو تو سواے اسکے کوئی اور امامت کرائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ باب حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زہری سے اُسنے حمید بن عبدالرحمٰن سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوڑا کسی چیز کا خدا کی راہ میں دیگا تو جنت میں آواز دیا جائیگا اے اللہ کے بندے یہ جگہ بہتر ہے سو جو کوئی نمازیوں سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو کوئی جہاد کرنے والوں سے ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے پکارا جاویگا اور جو کوئی صدقہ کرنیوالوں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازہ سے پکارا جاویگا اور جو کوئی روزہ داروں سے ہوگا وہ باب الریان سے پکارا جاویگا پس کہا حضرت ابوبکرؓ نے میرے والدین آپ پر قربان ہوں ان تمام دروازوں سے پکارے جانیکی کسی کو ضرورت تو نہیں سو کیا کوئی ہے جو ان تمام دروازوں سے پکارا جاوے فرمایا آپنے ہاں میں گمان کرتا ہوں کہ تو انھیں[۵۱] سے ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ہارون بن عبداللہ بزاز بغدادی نے کہا خبر دی ہمکو فضل بن دکین نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا میں نے عمرؓ بن خطاب سے کہ فرماتے تھے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنیکا حکم دیا پس اتفاقاً یہ حکم آپنے اُسوقت دیا کہ میرے پاس مال تھا میں نے کہا آج کے دن میں ابوبکرؓ سے سبقت لیجاؤنگا اگر مجھکو کسی دن اس سے سبقت لیجانی ہے کہا حضرت عمرؓ نے سو میں نصف مال لایا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو میں نے کہا اسی قدر اور حضرت ابوبکر اپنا تمام جو ان کے پاس تھا لائے سو فرمایا آنحضرت نے تم اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے کہا اُسنے میں اُنکے لیے اللہ اور اُسکے رسول کو چھوڑ آیا ہوں میں نے کہا میں کبھی اس سے کسی چیز میں سبقت[۵۲] نہیں لیجا سکتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی مجھے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اپنے باپ سے کہا خبر دی مجھے محمد بن جبیر بن مطعم نے یہ کہ باپ اُسکے جبیر بن مطعم نے اسکو خبر دی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

[۵۱] حضرت ابوبکر صدیق نے سوال کیا کہ بیشک تمام دروازوں سے پکارے جانیکی کچھ ضرورت تو نہیں کیونکہ مقصود تو جنت میں داخل ہونا ہی ہے اور یہ ایک دروازے سے داخل ہونے سے حاصل ہوجاتا ہے مگر تاہم بھی کوئی ایسا شخص ہے جو تمام دروازوں سے پکارا جاوے۔ فرمایا تو انھیں لوگوں سے ہے جو تمام دروازوں سے پکارے جاوینگے اور ایک ایک دروازے سے جو کوئی پکارا جاویگا تو اُس دروازے سے پکارا جاویگا جس چیز کی اُسکو اور کاموں سے زیادہ رغبت ہو یہ معنی نہیں کہ اور کام بالکل کرتا ہے نہیں مثلاً صرف صدقہ ہی کرتا ہے اور امور الٰہی بجا نہیں لاتا یا صرف روزے ہی رکھتا ہے بلکہ یہ معنی ہیں کہ تمام کام کرتا ہے مگر جس کام میں اُسکو زیادہ رغبت ہوگی وہ اُس سے پکارا جاویگا ۱۲ [۵۲] ظاہراً یہ حدیث مخالف ہے اُس حدیث کی جسمیں ذکر ہے کہ صدقہ کرنے کے وقت تمام مال خرچ کرنا بہتر نہیں جیسا بخاری میں ہے مگر یہ حکم اُسوقت ہے کہ جب گھر والے آدمی صابر نہوں اگر صابر ہوں اور کسی طرف توجہ نہ کریں تو منع نہیں

فکلمته فی شئ فامرها بامر فقالت ارأیت یا رسول الله ان لم اجدك قال ان لم تجدینی فأتی ابابکر هذا حدیث صحیح **باب**
حدثنا محمد بن حمید نا ابراهیم بن المختار عن اسحاق بن راشد عن الزهری عن عروة عن عائشة ان النبی صلی الله
علیه وسلم امر بسد الابواب الا باب ابی بکر وفی الباب عن ابی سعید هذا حدیث غریب من هذا الوجه **باب حدثنا**
الانصاری نا معن نا اسحاق بن یحیی بن طلحة عن عمه اسحاق بن طلحة عن عائشة ان ابابکر دخل علی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فقال انت عتیق الله من النار فیومئذ سمی عتیقا هذا حدیث غریب وروی بعضهم هذا الحدیث عن معن وقال
عن موسی بن طلحة عن عائشة **باب حدثنا** ابو سعید الاشج نا تلید بن سلیمان عن ابی الجحاف عن عطیة عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی الا وله وزیران من اهل السماء ووزیران من اهل الارض فاما
وزیرای من اهل السماء فجبرئیل ومیکائیل واما وزیرای من اهل الارض فابوبکر وعمر هذا حدیث حسن غریب وابو الجحاف
اسمه داود بن ابی عوف ویروی عن سفیان الثوری قال نا ابو الجحاف وکان مرضیا **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود
انبانا شعبة عن سعد بن ابراهیم قال سمعت اباسلمة بن عبد الرحمن یحدث عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم بینما رجل راکب بقرة اذ قالت لم اخلق لهذا انما خلقت للحرث فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم امنت بذلك
انا وابوبکر وعمر قال ابو سلمة وما هما فی القوم یومئذ **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة بهذا الاسناد نحوه هذا
حدیث حسن صحیح **مناقب** ابی حفص عمر بن الخطاب رضی الله عنه **حدثنا** محمد بن بشار

پاس آئی سو اسنے آپ سے کسی بات مین گفتگو کی پس اسکو آپنے کچھ حکم دیا پھر اُسنے کہا یا رسول اللہ اگر مین آپ کو نہ پاؤن (تو کیا کرون) فرمایا آپ نے اگر
تو نے مجھے نہ پایا تو ابوبکر صدیق کے پاس آئیو[1] - یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن مختار
نے اسحاق بن راشد سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سواے دروازے ابوبکر صدیق
کے اور تمام دروازون کے بند کرنے کا حکم دیا - اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید سے رضی اللہ عنہ یہ حدیث غریب ہے اسوجہ سے
باب حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ نے اپنے چچا اسحاق بن طلحہ سے اُسنے حضرت عائشہ رض سے یہ
کہ حضرت ابوبکر رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے تم اللہ کے آزاد کردہ ہو آگ سے پس اُسی روز سے انکا
نام عتیق ہوگیا - یہ حدیث غریب ہے - اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو معن سے اور کہا اُسنے یہ روایت ہے بواسطہ موسیٰ بن طلحہ
کے عائشہ رض سے - **باب حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے تلید بن سلیمان نے ابی الجحاف سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید
خدری رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کے دو وزیر ہین اہل آسمان سے اور دو وزیر ہین اہل زمین سے پس بہر حال
میرے دونون وزیر اہل آسمان سے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام ہین اور دونون وزیر اہل زمین سے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہین -
یہ حدیث حسن غریب ہے - اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ کہا اُسنے حدیث کی ہمسے ابو الجحاف
نے اور یہ شخص پسندیدہ تھا - **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے
کہا سنا مین نے اباسلمہ بن عبد الرحمن سے کہ حدیث کرتا تھا ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت مین کہ
ایک مرد بیل پر سوار تھا کہ کہا اُسنے مین اسلئے پیدا نہین کیا گیا مین تو صرف کھیتی کے لئے پیدا ہوا ہون پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایمان لایا ساتھ اس کے مین اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما - کہا ابو سلمہ نے اور وہ دونون اس دن قوم مین نہ تھے - **حدیث** کی ہمسے محمد
بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ساتھ اس اسناد کے مثل اس کے - یہ حدیث حسن صحیح ہے -
مناقب ابی حفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار

[1] ابوبکر کے پاس آئیو کیونکہ میرے بعد وہ میرا خلیفہ ہے یا خاص اس امر مین میرا وہ وصی ہے مگر پہلے معنی ظاہر ہین اور انھین معنی کو حدیث ابن عساکر کی جو عباس سے ہے تائید کرتی ہے وہ یہ ہے
جارت امرأة الی النبی صلی الله علیه وسلم تسأله شیئا فقال تعودین فقالت یا رسول الله ان عدت فلم اجدك تعرض بالموت قال ان جئت فلم تجدنی فاتی ابابکر فانه الخلیفة
من بعدی ترجمہ ایک عورت رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور کچھ دریافت کیا پھر اُسنے کہا کہ اگر مین پھر آؤن اور آپسے ملاقات نہو یعنی آپ وفات فرما چکے ہون تو آپنے فرمایا اگر مین نہ ملون تو ابوبکر کے پاس آنا

ابن عباس ۱۱ [illegible] ۱۲

ومحمد بن رافع قالا نا ابو عامر العقدی نا خارجة بن عبد الله الانصاری عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اللهم اعز الاسلام باحب هذین الرجلین الیک بابی جهل او بعمر بن الخطاب قال وکان احبهما الیه عمر هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر باب حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر هو العقدی نا خارجة بن عبد الله هو الانصاری عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله جعل الحق علی لسان عمر وقلبه قال وقال ابن عمر ما نزل بالناس امر قط فقالوا فیه وقال فیه عمر او قال ابن الخطاب فیه شک خارجة الا نزل فیه القرآن علی نحو ما قال عمر وفی الباب عن الفضل بن عباس وابی ذر وابی هریرة هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه باب حدثنا ابو کریب نا یونس بن بکیر عن النضر ابی عمر عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اللهم اعز الاسلام بابی جهل بن هشام او بعمر بن الخطاب قال فاصبح فغدا عمر علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسلم هذا حدیث غریب من هذا الوجه وقد تکلم بعضهم فی النضر ابی عمر وهو یروی مناکیر باب حدثنا محمد بن المثنی نا عبد الله بن داؤد الواسطی ابو محمد ثنی عبد الرحمن ابن اخی محمد بن المنکدر عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال قال عمر لابی بکر یا خیر الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذاک فلقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه ولیس اسناده بذلک وفی الباب عن ابی الدرداء حدثنا محمد بن المثنی نا عبد الله بن داؤد عن حماد بن زید عن ایوب عن محمد بن سیرین قال ما اظن رجلا ینتقص ابا بکر وعمر یحب النبی صلی الله علیه وسلم هذا حدیث غریب حسن باب حدثنا سلمة بن شبیب نا المقرئ عن حیوة بن شریح عن بکر بن عمرو عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب

ینتقص

اور محمد بن رافع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے خارجہ بن عبد اللہ انصاری نے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اسلام کو عزت دے ساتھ ایک کے ان دو مردوں سے جو تجھے زیادہ پیارا ہے یعنی ابو جہل یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا اُسنے اور محبوب تر اُن دونوں سے اللہ تعالیٰ کیطرف حضرت عمرؓ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق ابن عمرؓ سے باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے خارجہ بن عبد اللہ انصاری نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حق حضرت عمر کی زبان اور دل پر رکھا ہے کہا راوی نے اور کہا ابن عمر نے کوئی ایسا حادثہ لوگوں پر نازل نہیں ہوا کہ جسمیں انھوں نے کچھ کہا ہو اور عمرؓ نے بھی اسمیں کہا ہو یا کہا کہ ابن خطاب نے اسمیں کہا ہو یہ شک خارجہ کو ہوا ہے مگر یہ کہ اسمیں قرآن حضرت عمرؓ کے قول کے مثل نازل ہوا ہے اور اس باب میں روایت ہے فضل بن عباس اور ابی ذر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے باب حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے نضر ابی عمر سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے اللہ اسلام کو عزت دے بسبب ابی جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے کہا راوی نے پس صبح ہوئی تو حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اسلام لائے۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے۔ اور نضر ابی عمر کے حق میں کلام کیا گیا ہے اور یہ منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ باب حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن داؤد واسطی یعنی ابو محمد نے کہا حدیث کی مجھے عبد الرحمٰن یعنی محمد بن منکدر کے بھانجے نے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے کہا عمرؓ نے ابو بکرؓ سے اے بہتر سب آدمیوں سے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ابو بکر نے آپ نے اگر یہ بات کہی ہے تو میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے آفتاب نے کسی مرد پر جو عمر سے بہتر ہو طلوع نہیں کیا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور اسناد اسکی اچھی نہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی الدرداء سے حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن داؤد نے حماد بن زید سے اُسنے ایوب سے اُسنے محمد بن سیرین سے کہا اُسنے میں یقین نہیں کرتا کسی ایسے مرد کا کہ دشمنی کرے حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہو۔ یہ حدیث غریب حسن ہے باب حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے مقری نے حیوہ بن شریح سے اُسنے بکر بن عمرو سے اُسنے مشرح بن ہاعان سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ضرور عمر بن خطاب ہوتا

هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث مشرح بن هاعان باب حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهری عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت كانی اتيت بقدح لبن فشربت منه فاعطيت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولته يا رسول الله قال العلم هٰذا حديث حسن غريب صحيح حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعيل بن جعفر عن حميد عن انس ان النبی صلى الله عليه وسلم قال دخلت الجنة فاذا انا بقصر من ذهب فقلت لمن هٰذا القصر قالوا الشاب من قريش فظننت انی انا هو فقلت ومن هو فقالوا عمر بن الخطاب هٰذا حديث حسن صحيح باب حدثنا الحسين بن حريث ابو عمار المروزی نا علی بن الحسين بن واقد قال ثنی ابی قال ثنی عبد الله بن بريدة قال ثنی ابی بريدة قال اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعا بلالا فقال يا بلال بم سبقتنی الی الجنة ما دخلت الجنة قط الا سمعت خشخشتك امامی دخلت البارحة الجنة فسمعت خشخشتك امامی فاتيت على قصر مربع مشرف من ذهب فقلت لمن هٰذا القصر قالو الرجل من العرب فقلت انا عربی لمن هٰذا القصر قالوا الرجل من قريش فقلت انا قرشی لمن هٰذا القصر قالو الرجل من امة محمد صلى الله عليه وسلم فقلت انا محمد لمن هٰذا القصر قالو العمر بن الخطاب فقال بلال يا رسول الله ما اذنت قط الا صليت ركعتين وما اصابنی حدث قط الا توضأت عندها ورأيت ان لله علی ركعتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بهما وفی الباب عن جابر ومعاذ وانس وابی هريرة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال رأيت فی الجنة قصرا من ذهب فقلت لمن هٰذا فقيل لعمر بن الخطاب هٰذا حديث حسن صحيح غريب ومعنی هٰذا الحديث انی دخلت البارحة الجنة يعنی رأيت فی المنام كانی دخلت الجنة هٰكذا روی فی بعض الحديث ويروی عن ابن عباس انه قال رؤيا الانبياء وحی باب حدثنا الحسين بن حريث نا علی بن الحسين بن واقد ثنی ابی قال حدثنی عبد الله بن بريدة قال

فقالوا

یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق مشرح بن ہاعان سے باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اس نے زہری سے اُسنے حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے خواب دیکھا ہے کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا اور مین نے اس سے پیا اور اپنا بچا ہوا عمر بن خطابؓ کو دیا کہا لوگون نے پس آپنے اسکی کیا تعبیر کی ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے علم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین جنت مین داخل ہوا دیکھا کہ مین ایک سونے کے محل کے پاس کھڑا ہون مین نے کہا یہ محل کسکا ہے کہا انھون نے ایک قریشی جوان کا ہے سو مین نے گمان کیا کہ مین ہی وہ ہون مین نے کہا اور وہ جوان کون ہے کہا انھون نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ حدیث صحیح ہے۔ باب حدیث کی ہمسے حسین بن حریث یعنی ابو عمار مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن بریدہ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ بریدہ نے کہا اُسنے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بلال کو بلایا اور کہا اے بلال کس سبب سے تو جنت مین مجھ سے سبقت لیگیا مین کبھی جنت مین داخل نہین ہوا کہ تیری آہٹ اپنے آگے ہی سنی ہے آج رات مین جنت مین داخل ہوا سو تیری آہٹ اپنے آگے سنی اور مین ایک محل عظیم الشان مربع پر جو سونے کا تھا لایا گیا مین نے کہا یہ کسکا محل ہے کہا اُنھون نے ایک عربی مرد کا مین نے کہا مین عربی ہون یہ کسکا محل ہے کہا اُنھون نے ایک مرد قریشی کا مین نے کہا مین قریشی ہون یہ کسکا محل ہے کہا اُنھون نے ایک مرد کا جو اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے مین نے کہا مین محمد ہون یہ کسکا محل ہے کہا اُنھون نے عمر بن خطاب کا پس کہا بلال نے مین نے کبھی اذان نہین دی مگر کہ دو رکعتین پڑھی ہین اور مین جب کبھی بے وضو ہوا ہون تو اُسی وقت وضو کر لیا ہے اور اپنے ذمے اللہ تعالیٰ کے واسطے دو رکعتین لازم کر لین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین دونون کے سبب سے۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور معاذ اور انس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے جنت مین ایک محل سونے کا دیکھا ہے مین نے کہا یہ کسکا ہے پس کہا گیا کہ عمر بن خطاب کا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور معنے اس حدیث کے کہ مین آج رات جنت مین داخل ہوا یہ ہین کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا مین جنت مین داخل ہوا۔ ایسا ہی بعض حدیثون مین مروی ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ کہا اُسنے خواب نبیون کا وحی ہے باب حدیث کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن بریدہ نے کہا

سمعت بریدۃ یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فلما انصرف جاءت جاریۃ سوداء فقالت
یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان ردک اللہ سالما ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنی فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان کنت نذرت فاضربی والا فلا فجعلت تضرب فدخل ابوبکر وھی تضرب ثم دخل علی وھی تضرب ثم دخل عثمان وھی
تضرب ثم دخل عمر فالقت الدف تحت استھا ثم قعدت علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان لیخاف
منک یا عمر انی کنت جالسا وھی تضرب فدخل ابوبکر وھی تضرب ثم دخل علی وھی تضرب ثم دخل عثمان وھی تضرب
فلما دخلت انت یا عمر القت الدف ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث بریدۃ وفی الباب عن عمر وعائشۃ حدثنا
الحسن بن الصباح البزار نا زید بن الحباب عن خارجۃ بن عبد اللہ بن سلیمان بن زید بن ثابت قال نا یزید بن رومان
عن عروۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولھا فقال یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلت انظر الیھا ما بین المنکب الی رأسہ فقال لی اما شبعت اما شبعت قالت فجعلت اقول
لا لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر قالت فارفض الناس عنھا قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر
الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت ھذا حدیث حسن صحیح غریب

سنا میں نے بریدہ سے کہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ کے لئے نکلے پس جب واپس آئے تو آپکے پاس ایک لڑکی سیاہ رنگ آئی
اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی اگر اللہ تعالیٰ آپ کو سلامتی سے واپس لائیگا تو آپ کے آگے دف بجاؤنگی اور گاؤنگی پس اس کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تونے نذر مانی ہی ہے تو دف بجا ورنہ نہیں سو اُسنے دف بجانی شروع کی پس حضرت ابوبکرؓ داخل
ہوئے اس حالت میں کہ وہ دف بجا رہی تھی پھر حضرت علیؓ داخل ہوئے اور وہ دف بجا رہی تھی پھر حضرت عثمان داخل ہوئے اور وہ دف بجا رہی تھی
پھر حضرت عمرؓ داخل ہوئے تو اُسنے دف کو سرین کے نیچے ڈالدیا پھر اُسپر بیٹھ گئی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عمر بیشک شیطان تجھسے
خوف کرتا ہے میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ دف بجاتی رہی پھر ابوبکر داخل ہوا اور یہ دف بجاتی رہی پھر علی داخل ہوا اور یہ دف بجاتی رہی پھر عثمان داخل
ہوا اور یہ دف بجاتی رہی اور پھر تم داخل ہوئے اے عمر تو اسنے دف کو ڈالدیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق بریدہ سے۔ اور اس باب
میں روایت ہے عمرؓ اور عائشہؓ سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے اُس نے خارجہ
بن عبد اللہ بن سلیمان بن زید بن ثابت سے کہا خبر دی ہمکو یزید بن رومان نے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمنے ایک شور اور لڑکوں کی آواز سنی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو دیکھا ایک حبشی عورت کھیلتی
ہے اور لڑکے اُسکے گرد ہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ آ اور دیکھ پس میں آئی اور اپنا جبڑہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے کاندھے مبارک پر رکھدیا اور اسکی طرف دیکھنا شروع کیا درمیان کاندھے کے سر تک پس فرمایا آپنے کیا تو سیر نہیں ہوئی کیا تو سیر نہیں ہوئی
کہا عائشہؓ نے سو میں کہتی رہی کہ نہیں تاکہ میں اپنی قدر آپکے پاس دیکھوں ناگاہ حضرت عمرؓ ظاہر ہوئے کہا عائشہؓ نے تو لوگ اسکی طرف
سے متفرق ہوگئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں دیکھتا ہوں شیطان جنوں اور انسانوں کی طرف کہ عمر سے بھاگ گئے ہیں
کہا عائشہؓ نے اور میں واپس آگئی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

ف شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے لمعات میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے دف کا بجانا مباح معلوم ہوتا ہے خصوص ایسے وقت میں مستحب ہے اور یہ بھی اس سے ثابت ہوا کہ عورتوں سے
راگ سننا بھی مباح ہے بشرطیکہ فتنہ کا خوف نہو انتہی اس حدیث کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے جو عیدین کے باب میں گذر چکی ہے کہ انصار کی لڑکیاں آنحضرتؐ کے روبرو دف بجاتی
تھیں اور گاتی تھیں۔ اور نیز حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح کرنے کے وقت دف کا بجانا جائز ہے۔ غرض کہ خوشی کے موقع میں اظہار خوشی کا کرنا اس طور سے درست ہے تاکہ اس
امر کی اطلاع عام وخاص کو ہوجائے مگر ضرور ہے کہ حد اعتدال سے نہ بڑھنے پائے کہ کراہت کو پہونچ جائے ۱۲ ف حضرتؐ نے شیطان کا اطلاق اُنپر اس لحاظ سے
کیا کہ وہ صورت لہو اور لعب کی تھی اور ظاہر ہے کہ اگرچہ لہو حرام نہ ہو مگر اچھی تو ہر طرح سے نہیں ہوتی لیکن یہ کھیل حرام نہ تھے ورنہ آنحضرتؐ کبھی اس کو نہ دیکھتے اور
نہ عائشہ کو دکھلاتے کذا فی اللمعات

من هذا الوجه **باب** حدثنا سلمة بن شبيب نا عبد الله بن نافع الصائغ نا عاصم بن عمر العمری عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من تنشق عنه الارض ثم ابو بکر ثم عمر ثم اتی اهل البقیع فیحشرون معی ثم انتظر اهل مكة حتى احشر بين الحرمين هذا حديث حسن غريب وعاصم بن عمر العمری ليس عندی بالحافظ عند اهل الحديث **باب** حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن سعد بن ابراهيم عن ابی سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان يكون فی الامم محدثون فان يك فی امتی احد فعمر بن الخطاب هذا حديث حسن صحيح واخبرنی بعض اصحاب ابن عيينة عن سفيان بن عيينة قال محدثون يعنی مفهمون **باب** حدثنا محمد بن حميد الرازی نا عبد الله بن عبد القدوس نا الاعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن عبيدة السلمانی عن عبد الله بن مسعود ان النبی صلى الله عليه وسلم قال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع ابو بكر ثم قال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع عمر وفی الباب عن ابی موسى وجابر هذا حديث غريب من حديث ابن مسعود حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسی عن شعبة عن سعد بن ابراهيم عن ابی سلمة عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يرعى غنما له اذ جاء الذئب فاخذ شاة فجاء صاحبها فانتزعها منه فقال الذئب كيف تصنع بها يوم السبع يوم لا راعی لها غيری قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فآمنت بذلك انا وابو بكر وعمر قال ابو سلمة وما هما فی القوم يومئذ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سعد نحوه هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سعيد بن ابی عروبة عن قتادة ان انس بن مالك حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صعد احدا وابو بكر وعمر وعثمن فرجف بهم فقال نبی الله صلى الله عليه وسلم اثبت احد فانما عليك نبی وصديق وشهيدان هذا حديث حسن صحيح.

اس طریق سے **باب** حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن نافع زرگر نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم بن عمر عمری نے عبداللہ بن دینار سے اُنھنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں پہلا ہوں اُن شخصوں کا کہ جنکے لیے زمین پھاڑی جاویگی پھر ابو بکر پھر عمر پھر میں بقیع (نام مدینہ کی قبرستان کا) والوں میں آونگا سو وہ میرے ساتھ اُٹھائے جاوینگے پھر میں اہل مکہ کی انتظاری کرونگا یہانتک کہ درمیان حرمین کے اُنکے ساتھ ملجاؤنگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور عاصم بن عمر عمری محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے سعد بن ابراہیم سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتوں میں فراستؑ والے لوگ تھے اگر میری اُمت میں کوئی ہے تو عمرؓ بن خطاب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور خبر دی مجھے ابن عیینہ کے بعض ساتھیوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا اُسنے محدث وہ ہیں جنکے دل میں بطور الہام کچھ آجاوے **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالقدوس نے کہا حدیث کی ہم سے اعمش نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبداللہ بن سلمہ سے اُسنے عبیدہ سلمانی سے اُسنے عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے پس ابو بکر صدیقؓ آگئے پھر فرمایا آپ نے تمھارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے تو حضرت عمرؓ آگئے اور اس باب میں روایت ہے ابی موسیٰ اور جابرؓ سے۔ یہ حدیث غریب ہے طریق ابن مسعود سے۔ حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے اُسنے سعد بن ابراہیم سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اسوقت میں کہ ایک مرد اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ناگاہ ایک بھیڑیا آیا اور اُسنے بکری کو پکڑ لیا پھر اُسکا مالک آیا اور اُسنے اس بکری کو اُس سے چھین لیا پس کہا اُس بھیڑیے نے قیامت کے دن تو اُنکو کیا کرے گا جسدن کہ سوائے میرے کوئی اُن کا چرانے والا نہیں ہوگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما اور وہ دونوں اس دن مجلس میں نہ تھےؑ۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سعد سے مثل اُسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے یہ کہ انسؓ بن مالک نے اُن کو حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ احد پہاڑ پر چڑھے سو وہ اُنکے ساتھ کانپا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے احد قائم رہ کہ تجھپر ایک نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

ع۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے یہ فرمایا کہ آپ کو معلوم تھا کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اسکی ضرور تصدیق کرینگے اور اسمیں کچھ تردد نہ کرینگے ۱۲ محمد مرتضی عفا اللہ عنہ +

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ولہ کنیتان یقال ابو عمرو وابو عبداللہ حدثنا قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن
سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراء ہو وابو بکر وعمر وعثمان و
علی وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شہید وفی الباب
عن عثمان وسعید بن زید وابن عباس وسہل بن سعد وانس بن مالک وبریدۃ الاسلمی وہذا حدیث صحیح باب حدثنا
ابو ہشام الرفاعی نا یحیی بن الیمان عن شیخ من بنی زہرۃ عن الحارث بن عبدالرحمن بن ابی ذباب عن طلحۃ بن عبیداللہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی رفیق ورفیقی یعنی فی الجنۃ عثمان ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی
وہو منقطع باب حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمن انا عبداللہ بن جعفر الرقی نا عبیداللہ بن عمرو عن زید ہو ابن ابی انیسۃ
عن ابی اسحاق عن ابی عبدالرحمن السلمی قال لما حصر عثمان اشرف علیہم فوق دارہ ثم قال اذکرکم باللہ ہل تعلمون
ان حراء حین انتفض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثبت حراء فلیس علیک الا نبی او صدیق او شہید قالوا
نعم قال اذکرکم باللہ ہل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی جیش العسرۃ من ینفق نفقۃ متقبلۃ والناس
مجہدون معسرون فجہزت ذلک الجیش قالوا نعم ثم قال اذکرکم باللہ ہل تعلمون ان رومۃ لم یکن یشرب منہا احد الا
بثمن فابتعتہا فجعلتہا للغنی والفقیر وابن السبیل قالوا اللہم نعم واشیاء عدہا ہذا حدیث حسن صحیح غریب من ہذا
الوجہ من حدیث ابی عبدالرحمن السلمی عن عثمان حدثنا محمد بن بشار نا ابوداود نا السکن بن المغیرۃ ویکنی ابا محمد مولی لآل عثمان
قال نا الولید بن ابی ہشام عن فرقد ابی طلحۃ عن عبدالرحمن بن خباب قال شہدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یحث علی جیش العسرۃ

مناقب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے اور انکی دو کنیتین ہین کہا جاتا ہے انکو ابو عمرو اور ابو عبداللہ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی
ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور
علی اور طلحہ اور زبیر کوہ حرا پر تھے کہ ایک پتھر ہلا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر سو نہین ہے تجھ پر مگر نبی یا صدیق یا شہید۔ اور اس باب مین روایت
ہے عثمان اور سعید بن زید اور ابن عباس اور سہل بن سعد اور انس بن مالک اور بریدہ اسلمی سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث صحیح ہے۔ باب حدیث کی ہم سے
ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن یمان نے اُسنے ایک شیخ سے جو بنی زہرہ سے تھا اُسنے حارث بن عبدالرحمن بن ابی ذباب سے اُسنے
طلحہ بن عبیداللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کا ایک رفیق ہے اور میرا رفیق جنت مین عثمان ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور
اسناد اسکی قوی نہین ہے اور یہ منقطع ہے۔ باب حدیث کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن جعفر رقی نے کہا حدیث
کی ہمسے عبیداللہ بن عمرو نے زید بن ابی انیسہ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبدالرحمن سلمی سے کہا اُسنے جب حضرت عثمان محصور ہوئے تو اُنھون نے گھر کے
اوپر سے اُن لوگون کی طرف جھانکا پھر کہا مین تمکو اللہ کی قسم دیکر یاد دلاتا ہون کہ کیا تم جانتے ہو کہ پہاڑ حرا جب ہلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے حرا قائم رہ پس نہین ہے تجھ پر مگر نبی یا صدیق یا شہید کہا لوگون نے ہان۔ کہا حضرت عثمان نے مین تمکو اللہ کی قسم دیکر یاد دلاتا ہون کہ کیا تم
جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر عسرۃ[2] مین فرمایا تھا کون شخص نفقہ قبول کیا ہوا خرچ کرتا ہے اس حالت مین کہ لوگ مشقت
اور تنگی مین پڑے ہوئے ہین سو مین نے اس لشکر کو تیار کیا کہا لوگون نے ہان۔ پھر کہا حضرت عثمان نے مین تمکو اللہ کی قسم دیکر یاد دلاتا ہون
کہ کیا تم جانتے ہو کہ کنوان رومہ سے کوئی شخص سوائے قیمت کے پانی نہین پیتا تھا سو مین نے اُسکو خرید کیا اور غنی اور فقیر اور مسافرون کے لیے
وقف کر دیا۔ کہا لوگون نے یا اللہ[1] ہان اور اور چیزین حضرت عثمان نے شمار کین۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے یعنی طریق عبدالرحمن
سلمی سے جو راوی ہے عثمانؓ سے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداود نے کہا حدیث کی ہمسے سکن بن مغیرہ نے اور
کنیت اسکی ابا محمد ہے جو آل عثمان کا غلام ہے کہا اُسنے خبر دی ہمکو ولید بن ابی ہشام نے فرقد ابی طلحہ سے اُسنے عبدالرحمن بن خباب سے کہا
اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس حالت مین کہ لشکر عسرۃ پر برانگیختہ کر رہے تھے

ف۱ لفظ اللہم کا جسکے معنے یا اللہ کے ہین عموماً عربی لوگ اسکو تبرک کے لئے استعمال کرتے ہین ۱۲ ف۲ عسرۃ کے معنے سختی اور مشقت کے ہین اور یہ جنگ تبوک کا نام ہے چونکہ
اُسوقت مین سخت گرمی اور تنگی ہر قسم کی تھی۔ لہذا اس نام سے موسوم ہوا ۱۲

فقام عثمان بن عفان فقال یا رسول اللہ علی مائة بعیر باحلاسها واقتابها فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال
یا رسول اللہ علی مائتا بعیر باحلاسها واقتابها فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال علی ثلث مائة بعیر باحلاسها
واقتابها فی سبیل اللہ فانا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عن المنبر وھو یقول ما علی عثمن ما عمل بعد ھذہ ما علی
عثمان ما عمل بعد ھذہ ھذا حدیث غریب من ھذا الوجه وفی الباب عن عبد الرحمن بن سمرة حدثنا محمد بن اسمٰعیل
نا الحسن بن واقع الرملی نا ضمرة عن ابن شوذب عن عبد اللہ بن القاسم عن کثیر مولی عبد الرحمن بن سمرة عن عبد الرحمن
بن سمرة قال جاء عثمان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالف دینار قال الحسن بن واقع وفی موضع اٰخر من کتابی فی
کمه حین جهز جیش العسرة فنثرها فی حجرہ قال عبد الرحمن فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقلبها فی حجرہ ویقول ما ضر عثمان ما
عمل بعد الیوم مرتین ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجه حدثنا ابو زرعة نا الحسن بن بشر نا الحکم بن عبد الملک عن
قتادة عن انس بن مالک قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببیعة الرضوان کان عثمان بن عفان رسول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الی اھل مکة قال فبایع الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عثمان فی حاجة اللہ وحاجة رسوله فضرب
باحدی یدیه علی الاخری فکانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعثمان خیرا من ایدیهم لانفسهم ھذا حدیث حسن
صحیح غریب حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن وعباس بن محمد الدوری وغیر واحد المعنی واحد قالوا ثنا سعید بن عامر قال
عبد اللہ انا سعید بن عامر عن یحیی بن ابی الحجاج المنقری عن ابی مسعود الجریری عن ثمامة بن حزن القشیری قال شھدت
الدار حین اشرف علیهم عثمان فقال ایتونی بصاحبیکم الذین البٰاکم علی قال فجیئ بهما کانهما جملان

عبد اللہ بن ربیعۃ بن شوذب

پس حضرت عثمانؓ بن عفان کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ میرے ذمے اللہ تعالیٰ کے راستہ مین سو اونٹ ہین مع اُنکے کملیون اور پالانون کے۔ پھر آپؐ نے
اُس لشکر پر برانگیختہ کیا پھر حضرت عثمانؓ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ مجھپر اللہ تعالےٰ کے راستہ مین دو سو اونٹ ہین مع اُنکے کملیون اور پالانون کے۔
پھر آنحضرتؐ نے اُسی لشکر پر برانگیختہ کیا پھر حضرت عثمان کھڑے ہوئے اور کہا مجھپر اللہ تعالیٰ کے راستے مین تین سو اونٹ ہین مع اُنکے کملیون اور پالانون کے
سو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ منبر سے اُترتے ہوئے یہ کہتے تھے نہین ہے عثمان پر کہ بعد اسکے کوئی عملؑ کرے نہین ہے عثمان پر کہ
بعد اسکے کوئی عمل کرے یہ حدیث غریب ہے اس طرق سے اور اس باب مین روایت ہے عبد الرحمٰن بن سمرہ سے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل
نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن واقع رملی نے کہا حدیث کی ہمسے ضمرہ نے ابن شوذب سے اُسنے عبد اللہ بن قاسم سے اُسنے کثیر سے جو عبد الرحمٰن
بن سمرہ کا غلام ہے اُسنے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا اُسنے حضرت عثمانؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار دینار لائے کہا حسن بن واقع نے اور جگہ
دوسری مین میری کتاب مین ہے اُن کے ہاتھ مین تھی جبکہ آپ نے لشکر عسرۃ کی تیاری کی۔ اور اُن کو حضرت عثمان نے کپڑے مین منتشر کردیا پس
کہا عبد الرحمن نے سو دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے کپڑے مین اُنکو لوٹ پوٹ کرتے اور کہتے کوئی عمل عثمانؓ کو بعد آج کے دن کے ضرر
نہین دیگا۔ دو بار فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے اس طرق سے۔ حدیث کی ہمسے ابو زرعہ نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن بشر نے کہا حدیث کی
ہمسے حکم بن عبد الملک نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعۃ رضوان کا حکم دیا تو
حضرت عثمانؓ بن عفان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اہل مکہ کیطرف تھے کہا راوی نے سو لوگون نے بیعت کی پس فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان اللہ اور اُسکے رسول کی حاجت مین ہے سو آپنے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہاتھ جو عثمان کے لئے تھا لوگون کے ہاتھ سے جو اپنی جانون کے لیئے تھا بہتر ہوگیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن
اور عباس بن محمد دوری اور اور کئی ایک نے معنی واحد ہین۔ کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے سعید بن عامر نے کہا عبد اللہ نے خبر دی ہمکو سعید بن عامر نے
یحیی بن ابی الحجاج منقری سے اُسنے ابی مسعود جریری سے اُسنے ثمامہ بن حزن قشیری سے کہا اُسنے مین گھر عہ۲ مین حاضر ہوا جبکہ حضرت عثمان نے اُنپر جھانکا تھا
اور کہا میرے پاس اپنے دونون صاحبون کو لاؤ جنھون نے تمکو مجھپر برانگیختہ کیا ہے کہا اُسنے سو ان دونون کو لایا گیا گویا وہ دونون اونٹ تھے

عہ۱ یعنی نوافل نہ کہ فرائض اس لئے کہ یہ نیکی تمام نوافل کو کافی ہوگی، اور فرائض تو بندے سے کسی صورت مین ساقط نہین ہوتے۔ واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضی عفا اللہ عنہ۔

عہ۲ اس گھر سے وہ گھر مراد ہے جس مین حضرت عثمان رضؓ محصور تھے۔

اوكانهما حماران قال فاشرف عليهم عثمان فقال انشدكم بالله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب غير بئر رومة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشترى بئر رومة فيجعل دلوه مع دلاء المسلمين بخير له منها فى الجنة فاشتريتها من صلب مالى فانتم اليوم تمنعونى ان اشرب منها حتى اشرب من ماء البحر قالوا اللهم نعم فقال نشدكم بالله والاسلام هل تعلمون ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشترى بقعة آل فلان فيزيدها فى المسجد بخير له منها فى الجنة فاشتريتها من صلب مالى وانتم اليوم تمنعونى ان اصلى فيها ركعتين قالوا اللهم نعم قال نشدكم بالله وبالاسلام هل تعلمون انى جهزت جيش العسرة من مالى قالوا اللهم نعم قال انشدكم بالله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على ثبير مكة ومعه ابوبكر وعمر وانا فتحرك الجبل حتى تساقطت حجارته بالحضيض قال فركضه برجله فقال اسكن ثبير فانما عليك نبى وصديق وشهيدان قالوا اللهم نعم قال الله اكبر شهدوا لى ورب الكعبة انى شهيد ثلاثا هذا حديث حسن قد روى من غير وجه عن عثمان حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفى نا ايوب عن ابى قلابة عن ابى الاشعث الصنعانى ان خطباء قامت بالشام وفيهم رجال من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم فقام آخرهم رجل يقال له مرة بن كعب فقال لولا حديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قمت وذكر الفتن فقربها فمر رجل مقنع فى ثوب فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت اليه فاذا هو عثمان بن عفان فاقبلت عليه بوجهه فقلت هذا قال نعم هذا حديث حسن صحيح وفى الباب عن ابن عمر وعبد الله بن حوالة وكعب بن عجرة **باب** حدثنا محمود بن غيلان نا حجين بن المثنى نا الليث بن سعد عن معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن عبد الله بن عامر

یا وہ دونون گدھے تھے کہا راوی نے سو حضرت عثمان نے اُنپر جھانکا اور کہا مین تمکو اللہ اور دین اسلام کی قسم دیتا ہون کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین آئے تھے اسحالتمین کہ اُسمین میٹھا پانی نہین ملتا تھا سوائے کنوئین رومہ کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کنوان رومہ کو خریدے اور اپنا ڈول مسلمانون کے ڈول کے ساتھ کردے تو اسکے لیئے جنت مین اس سے بہتر ہوگا پس مین نے اسکو اپنے اصل مال سے خریدا[۵۶] سو تم آجکے دن مجھے اس سے پانی پینے کو منع کرتے ہو یہانتک کہ مین دریا کا پانی پیتا ہون کہا اُنھون نے اے اللہ ہان۔ پھر کہا حضرت عثمان نے مین تمکو اللہ اور دین اسلام کی قسم دیتا ہون۔ کہ کیا تم جانتے ہو کہ مسجد نبوی لوگون کے ساتھ تنگ ہوگئی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی آل فلان کا میدان خریدے اور اُسکو مسجد مین زیادہ کردے تو اُسکے لیئے جنت مین اس سے بہتر ہے سو مین نے اُس کو اپنے اصل مال سے خریدا اور تم آجکے دن مجھے اسمین دو رکعتین پڑھنے سے منع کرتے ہو کہا لوگون نے اے اللہ ہان۔ کہا حضرت عثمان نے مین تمکو اللہ اور دین اسلام کی قسم دیتا ہون کہ کیا تم جانتے ہو کہ مین نے اپنے مال سے لشکر عسرہ کو تیار کیا کہا اُنھون نے اے اللہ ہان کہا حضرت عثمان رضؓ نے مین تمکو اللہ اور دین اسلام کی قسم دیتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی ثبیر (نام پہاڑ) پر تھے اور آپکے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور مین بھی تھا پس وہ پہاڑ ہلا یہانتک کہ اُسکے پتھر نیچے گر پڑے کہا اُسنے سو آپنے اُسپر اپنا پاؤن مارا اور کہا ٹھہر اے ثبیر۔ تجھپر تو فقط نبی اور صدیق اور دو شہید ہین۔ کہا اُنھون نے اے اللہ ہان کہا حضرت عثمان نے اللہ اکبر میرے تم گواہ رہو قسم ہے رب کعبہ کی کہ مین شہید ہون۔ تین بار فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے اور غیر وجہ سے بھی عثمان سے مروی ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابی قلابہ سے اُسنے ابی الاشعث صنعانی سے یہ کہ خطیب شام مین کھڑے ہوئے اور اُنمین کئی مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بھی تھے سو سب سے پیچھے ایک مرد کھڑا ہوا کہ اُسکو مرہ بن کعب کہا جاتا تھا اور کہا اُسنے اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نہ سُنی ہوتی تو مین کبھی کھڑا نہ ہوتا اور ذکر کیا آنحضرت نے کئی فتنون کا اور اُنکی نزدیکی بیان فرمائی پھر ایک مرد سر ڈھانپے ہوئے گذرا پس فرمایا آپ نے یہ اُس دن ہدایت پر ہوگا سو مین اُسکی طرف کھڑا ہوا تو وہ حضرت عثمان بن عفان تھے پھر مین آپ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا وہ یہ شخص ہے فرمایا آپ نے ہان یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے ابن عمرؓ اور عبد اللہ رضؓ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ رضؓ سے **باب** حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے حجین بن مثنے نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے اُسنے ربیعہ بن یزید سے اُس نے عبد اللہ بن عامر سے

[۵۶] حضرت عثمان رضؓ نے بیر رومہ کو پینتیس (۳۵) ہزار درم سے خریدا تھا اور مسجد نبوی کے بڑھانے کیواسطے جو زمین خریدی تھی وہ بیس (۲۰) یا پچیس (۲۵) ہزار درم کو خریدی تھی ۱۲ ابو سعید بندوی عفا اللہ عنہ

عن النعمان بن بشير عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان انه لعل الله يقمصك قميصا فان ارادوك على خلعه فلا تخلعه لهم وفى الحديث قصة طويلة وهذا حديث حسن غريب **باب** حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقى نا العلاء بن عبد الجبار العطار نا الحارث بن عمير عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حى ابوبكر وعمر وعثمان هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه يستغرب من حديث عبيد الله بن عمر وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن ابن عمر حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهرى نا شاذان الاسود بن عامر عن سنان بن هارون عن كليب بن وائل عن ابن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقال يقتل هذا فيها مظلوما اى عثمان هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** حدثنا صالح بن عبد الله نا ابو عوانة عن عثمان بن عبد الله بن موهب ان رجلا من اهل مصر حج البيت فراى قوما جلوسا فقال من هؤلاء قالوا قريش قال فمن هذا الشيخ قالوا ابن عمر فاتاه فقال انى سائلك عن شئ فحدثنى انشدك بحرمة هذا البيت اتعلم ان عثمان فر يوم احد قال نعم قال تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال نعم قال تعلم انه تغيب يوم بدر فلم يشهده قال نعم فقال الله اكبر فقال له ابن عمر تعال حتى ابين لك ما سألت عنه اما فراره يوم احد فاشهد ان الله قد عفا عنه وغفر له واما تغيبه يوم بدر فانه كانت عنده او تحته ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لك اجر رجل شهد بدرا وسهمه

اُسنے نعمان بن بشیر سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے کرتا پہنائیگا پس لوگ اگر اُسکے اُتارنے کا قصد کریں تو تم اُنکے لیے مت اُتاریو۔ اور اس حدیث مین قصہ طویل ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** حدیث کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے علا بن عبد الجبار عطار نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن عمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رضؓ سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگانی کے وقت مین کہا کرتے تھے ابو بکر اور[1] عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے غرابت اُسکی عبید اللہ بن عمر و کے طریق سے ہے اور کئی وجہ سے یہ حدیث ابن عمر سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے شاذان یعنی اسود بن عامر نے سنان بن ہارون سے اُسنے کلیب بن وائل سے اُسنے ابن عُمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور کہا یہ شخص یعنی عثمان رضؓ بن عفان اُسمین مظلوم ہوکر مقتول ہوگا یہ حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے **باب** **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ ایک مرد نے اہل مصر سے بیت اللہ کا حج کیا اور اُسنے ایک قوم کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور کہا یہ کون ہین کہا لوگون نے قریش۔ کہا اُسنے اور یہ شیخ کون ہے کہا اُنھون نے ابن عمر سو وہ شخص اُنکے پاس آیا اور کہنے لگا مین آپسے ایک چیز پوچھتا ہون سو مجھے آپ بتلائیے مین آپکو اس گھر کی عزت کی قسم دیتا ہون کیا آپ جانتے ہین کہ عثمان رضؓ جنگ احد کے دن بھاگ گیا تھا کہا اُسنے ہان۔ کہا اُسنے کیا تم جانتے ہو کہ بیعت[2] رضوان سے بھی غائب رہے اور اُسمین حاضر نہین ہوئے کہا ابن عمر نے ہان کہا اُسنے کیا تم جانتے ہو کہ بدر کے دن بھی غائب رہے اور اُسمین حاضر نہین ہوئے کہا ابن عمر نے ہان پھر کہا اُس شخص نے اللہ اکبر[3] پس کہا ابن عمر نے آؤ کہ مین تجھے بتلاؤن جس چیز کی بابت تو نے سوال کیا ہے۔ بہرحال بھاگنا اسکا احد کے دن تو مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ تعالےٰ نے اس سے معاف کر دیا ہے اور اُسکو بخشدیا ہے اور غائب ہونا ان کا بدر کے دن وہ اسلیے تھا کہ آپ کے پاس یا آپکے نکاح مین شک راوی (معنے واحد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھی سو آنحضرت صلعم نے ہی اُسکو فرما دیا تھا تجھے اس مرد کے برابر اجر ملیگا جو بدر مین حاضر ہوا ہے اور حصہ بھی

[1] یعنی اس ترتیب پر اُنکے نام لیا کرتے تھے اولاً حضرت ابو بکر صدیقؓ کا بعدہ حضرت عمرؓ کا بعدہ حضرت عثمانؓ کا کہ اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہے اور یہی تینون آنحضرت صلعم کو پیارے ہین یہی آپکے صلاح کار ہین ۱۲ [2] بیعت رضوان نام اسوجہ سے مقرر ہوا ہے کہ اُنکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی جس مین اللہ کی رضا کا ذکر ہے لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ۔ قولہ اللہ تعالےٰ نے معاف کر دیا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اُنکے حق مین فرمایا ہے۔ ولقد عفا اللہ عنہم۔ قولہ اللہ اکبر ایسے موقع مین یہ کلمہ الزام خصم کے لیے مستعمل ہوتا ہے گویا اُسنے یہ جانا کہ جب عثمان رضؓ ایسے ایسے بڑے دین کے کامون سے برطرف رہا ہے تو اُسکی قدر ہی کیا ہے حضرت ابن عمر نے جواب دیا کہ انکا غائب ہونا ایسے موقع سے عموماً آنحضرت کے حکم سے تھا اور جسمین خود غائب رہے وہ اللہ تعالےٰ نے معاف کر دیا ہے تو پھر الزام اُنکے حق مین کوئی عائد نہ ہوا اگر محض غائب ہونا ہی الزام ہوتا تو نعوذ باللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر بھی الزام آتا جبکہ جنگ تبوک سے آنحضرت اُنکو اپنے گھر بار کی خبر گیری کے لیے چھوڑ گئے تھے ۱۲ [3] اس سے مراد خلافت ہے اگر لوگ تم کو اس سے معزول کرنا چاہین تو تم اپنے کو معزول نہ کرنا اسی لیے حضرت عثمان نے محاصرہ کے دن اپنے کو معزول نہین کیا واللہ اعلم ۱۲ ابو سعید بندوی

لعثمان

واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة من عثمان لبعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم مكان عثمن بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان وضرب بها على يده وقال هذه لعثمان قال له اذهب بهذا الأن معك هذا حديث حسن صحيح **باب** حدثنا الفضل بن ابى طالب البغدادى وغير واحد قالوا انا عثمان بن زفر نا محمد بن زياد عن محمد بن عجلان عن ابى الزبير عن جابر قال اتى النبى صلى الله عليه وسلم بجنازة رجل ليصلى فلم يصل عليه فقيل يارسول الله ما رأيناك تركت الصلوة على احد قبل هذا قال انه كان يبغض عثمان فابغضه الله هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ومحمد بن زياد هذا هو صاحب ميمون بن مهران ضعيف فى الحديث جدا ومحمد بن زياد صاحب ابى هريرة وهو بصرى ثقة ويكنى ابا الحارث ومحمد بن زياد الالهانى صاحب ابى امامة ثقة شامى يكنى باسفيان **باب** حدثنا احمد بن عبدة الضبى نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابى عثمان النهدى عن ابى موسى الاشعرى قال انطلقت مع النبى صلى الله عليه وسلم فدخل حائطا للانصار فقضى حاجته فقال لى يا ابا موسى املك على الباب فلا يدخلن على احد الا باذن فجاء رجل فضرب الباب فقلت من هذا قال ابو بكر فقلت يارسول الله هذا ابو بكر يستأذن قال ائذن له وبشره بالجنة فدخل وجاء رجل آخر فضرب الباب فقلت من هذا فقال عمر فقلت يارسول الله هذا عمر يستأذن قال فتح له وبشره بالجنة ففتحت ودخل وبشرته بالجنة فجاء رجل آخر فضرب الباب فقلت من هذا فقال عثمان قلت يارسول الله هذا عثمان يستاذن قال افتح له وبشره بالجنة على بلوى تصيبه هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن ابى عثمان النهدى وفى الباب

اور غائب ہونا اُنکا بیعت رضوان سے اسلیے تھا کہ اگر کسی شخص کا مکہ میں حضرت عثمان سے زیادہ قبیلہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کی جگہ اسکو بھیجتے۔ آنحضرت نے عثمان کو بھیجا اور بیعت رضوان حضرت عثمان کے مکہ میں جانے کے بعد ہوئی تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے اور اسکو اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لیئے ہے۔ کہا ابن عمرؓ نے اس شخص سے اب یہ اپنے ساتھ لیکر جا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** حدیث کی ہمسے فضل بن ابی طالب بغدادی اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے عثمان بن زفر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن زیاد نے محمد بن عجلان سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابرؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مردہ نماز جنازہ پڑھنے کے لیئے لایا گیا پس آپ نے اُسپر نماز نہ پڑھی پھر آپسے کسی نے کہا یا رسول اللہ ہمنے آپکو نہیں دیکھا کہ پہلے اس سے کسی پر نماز ترک کی ہو فرمایا آپ نے یہ شخص عثمانؓ سے عداوت رکھتا تھا پس اللہ نے اس سے عداوت رکھی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور یہ محمد بن زیاد جو ساتھی میمون بن مہران کا ہے حدیث میں بہت ضعیف ہو۔ اور محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ کا جو بصری ہے ثقہ ہے اور کنیت اسکی ابا الحارث ہے۔ اور محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ کا ثقہ شامی ہے کنیت اسکی ابا سفیان ہے **باب** حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی عثمان نہدی سے اُسنے ابی موسیٰ اشعریؓ سے کہا اُسنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا پس آنحضرت ایک انصار کے باغ میں داخل ہوئے اور اپنی حاجت کو پورا کیا اور مجھ سے کہا اے اباموسیٰ دروازے پر ٹھہر ارہ اور کوئی شخص مجھ پر سوائے اذن کے داخل نہ ہونے پائے پھر ایک مرد آیا اور دروازے کو کھڑکھڑایا میں نے کہا کون ہے کہا اُسنے ابو بکر ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ یہ ابو بکرؓ ہے اذن مانگتا ہے فرمایا آپ نے اُسکو اذن دے اور جنت کی بشارت دے پس وہ داخل ہوا۔ اور ایک اور مرد آیا اور دروازے کو کھڑکھڑایا سو میں نے کہا یہ کون ہے پس کہا اُسنے میں عمر ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ یہ عمرؓ ہے اذن مانگتا ہے فرمایا آپ نے اسکے واسطے دروازہ کھولدے اور جنت کی اُسکو بشارت دے پس میں نے دروازہ کھولا اور وہ داخل ہوا اور اُسکو میں نے جنت کی بشارت دی پھر ایک اور مرد آیا اور اُسنے دروازے کو کھڑکھڑایا سو میں نے کہا یہ کون ہے کہا اُسنے میں عثمان ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ یہ عثمان اذن مانگتا ہے فرمایا آپ نے اسکے واسطے بھی دروازہ کھولدے اور اس کو جنت کی بشارت دے اوپر ایک مصیبت کے جو اُسکو پہونچے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ اور غیر اسوجہ سے بھی ابی عثمان نہدی سے مروی ہے اور اس باب میں روایت ہے

عن جابر و ابن عمر حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی و یحیی بن سعید عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس ثنی ابو سهلة قال قال لی عثمان یوم الدار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد عهد الی عهدا فانا صابر علیه هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث اسماعیل بن ابی خالد **مناقب** علی بن ابی طالب رضی الله عنه یقال وله کنیتان ابو تراب و ابو الحسن حدثنا قتیبة بن سعید نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن یزید الرشک عن مطرف بن عبد الله عن عمران بن حصین قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم جیشا واستعمل علیهم علی بن ابیطالب فمضی فی السریة فاصاب جاریة فانکروا علیه وتعاقد اربعة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا اذا لقینا رسول الله صلی الله علیه وسلم اخبرناه بما صنع علی وکان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدؤا برسول الله صلی الله علیه وسلم فسلموا علیه ثم انصرفوا الی رحالهم فلما قدمت السریة سلموا علی النبی صلی الله علیه وسلم فقام احد الاربعة فقال یا رسول الله الم تر الی علی بن ابی طالب صنع کذا وکذا فاعرض عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قام الثانی فقال مثل مقالته فاعرض عنه ثم قام الیه الثالث فقال مثل مقالته فاعرض عنه ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل الیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم والغضب یعرف فی وجهه فقال ما تریدون من علی ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا منی وانا منه وهو ولی کل مؤمن من بعدی هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث جعفر بن سلیمان حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سلمة بن کهیل قال سمعت ابا الطفیل یحدث عن ابی سریحة او زید بن ارقم شك شعبة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کنت مولاه فعلی مولاه هذا حدیث حسن غریب وروی شعبة هذا الحدیث عن میمون ابی عبد الله

جابرؓ اور ابن عمرؓ سے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اور یحیی بن سعید نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس سے کہا حدیث کی مجھے ابو سہلہ نے کہا اُسنے[۱] مجھے عثمان نے گھر کے دن یعنی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عہد کیا ہے اور مین اُسپر صابر ہون یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اسمعیل بن ابی خالد سے۔ **مناقب** حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اور اُنکی دو کنیتین ہین ابو تراب اور ابو الحسن۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے یزید الرشک سے اُسنے مطرف بن عبد اللہ سے اُسنے عمران بن حصینؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اُنپر علیؓ بن ابی طالب کو حاکم بنایا پس حضرت علیؓ لشکر مین گئے اور اُنھون نے ایک لونڈی سے جماع کیا پس لوگون نے انپر انکار کیا اور چار آدمیون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے عہد کر لیا اور کہا کہ جب ہم آنحضرت سے ملاقات کرین گے تو آپکو جو کچھ علیؓ نے کیا ہی اُسکی خبر دیدینگے۔ اور مسلمانون کا یہ طریق تھا کہ جب سفر سے پھرتے تھے تو پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور آپکو سلام دیتے پھر اپنے گھرون کی طرف جاتے پس جب یہ لشکر آیا تو اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام دیا پس ایک اُن چار مین سے کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کیا آپ علیؓ بن ابی طالب کی طرف خیال نہین کرتے کہ اُسنے فلان کام کیا ہے۔ پس آنحضرت نے اُس سے منہ پھیر لیا پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اسی طرح اُسنے بھی کہا پس آپ نے اُس سے بھی منہ پھیر لیا پھر آپکی طرف تیسرا آدمی کھڑا ہوا اور اُسنے بھی اسیطرح کہا پس آپ نے اُس سے بھی مُنھ پھیر لیا پھر چوتھا آدمی کھڑا ہوا سو اُسنے بھی اُنکی طرح کہا پس اُس کی طرف آنحضرت نے مُنھ کیا اور غصہ آپکے چہرۂ مبارک پر پہچانا جاتا تھا پس آپ نے فرمایا تم علی سے کیا ارادہ کرتے ہو تین بار فرمایا بیشک علی مجھ سے ہے اور مین علیؓ سے ہون اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق جعفر بن سلیمان سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے کہا اُسنے سُنا مین نے ابا الطفیل سے کہ حدیث کرتا تھا ابی سریحہ سے یا زید بن ارقم سے (شک کیا شعبہ نے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مین جسکا ولی ہون پس علی بھی اُس کا ولی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو ابی میمون ابی عبد اللہ سے

[۱] اس گھر سے مراد حضرت عثمانؓ کا گھر ہو کہ جہان آپ محصور رہے تھے ۱۲

عن زيد بن ارقم عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه وابو سريحة هو حذيفة بن اسيد هو صاحب النبی صلی الله عليه وسلم
حدثنا ابو الخطاب زياد بن يحيی البصری نا ابو عتاب سهل بن حماد نا المختار بن نافع نا ابو حيان التيمی عن ابيه عن
علی قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم رحم الله ابا بكر زوجنی ابنته وحملنی الی دار الهجرة واعتق بلالا من ماله
رحم الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه الحق وماله صديق رحم الله عثمان تستحييه الملائكة رحم الله عليا اللهم ادر
الحق معه حيث دار هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه حدثنا سفيان بن وكيع نا ابی عن شريك عن
منصور عن ربعی بن حراش قال نا علی بن ابی طالب بالرحبة فقال لما كان يوم الحديبية خرج الينا ناس من المشركين فيهم
سهيل بن عمرو وناس من رؤساء المشركين فقالوا يا رسول الله خرج اليك ناس من ابناءنا واخواننا وارقائنا وليس لهم
فقه فی الدين وانما خرجوا فرارا من اموالنا وضياعنا فارددهم الينا فان لم يكن لهم فقه فی الدين سنفقههم فقال النبی صلی الله
عليه وسلم يا معشر قريش لتنتهن او ليبعثن الله عليكم من يضرب رقابكم بالسيف علی الدين قد امتحن الله قلوبهم علی
الايمان قالوا من هو يا رسول الله فقال له ابو بكر من هو يا رسول الله وقال عمر من هو يا رسول الله قال هو خاصف النعل
وكان اعطی عليا نعله يخصفها قال ثم التفت الينا علی فقال ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من كذب علی متعمدا فليتبوأ
مقعده من النار هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث ربعی عن علی باب حدثنا قتيبة
نا جعفر بن سليمان عن ابی هارون العبدی عن ابی سعيد الخدری قال ان كنا لنعرف المنافقين نحن معشر الانصار ببغضهم علی بن
ابی طالب هذا حديث غريب وقد تكلم شعبة فی ابی هارون العبدی وقد روی هذا عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعيد باب حدثنا

اُسنے زید بن ارقم رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور ابو سریحہ وہ حذیفہ بن اسید ہیں جو صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔
حدیث کی ہمسے ابو الخطاب یعنی زیاد بن یحییٰ بصری نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عتاب یعنی سہل بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے مختار بن نافع
نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حیان تیمی نے اپنے باپ سے اُسنے علی رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ابو بکر صدیق
پر رحم کرے کہ اُسنے اپنی بیٹی مجھے نکاح کر دی اور ہجرت کے گھر کیطرف اُٹھایا اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم
کرے کہ وہ حق بات کہتا ہے اگرچہ کڑوا ہو حق بات کہنے نے اسکو اس حالت پر کر دیا ہے کہ اُسکا کوئی دوست نہین رہا اللہ تعالیٰ
عثمان پر رحم کرے کہ اُس سے فرشتے حیا کرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم کرے۔ اے اللہ اُسکے ساتھ حق کو پھیر جسطرف یہ پھرے یہ حدیث
غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے شریک سے
اُسنے منصور سے اُسنے ربعی بن حراش سے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ابی طالب نے رحبہ مین پس کہا اُسنے جب حدیبیہ کا دن ہوا تو لوگ
مشرکین ہماری طرف نکلے۔ اُنمین سہیل بن عمرو اور کئی لوگ مشرکین کے سرداروں سے تھے پس کہا اُنھون نے یا رسول اللہ آپکی طرف ہمارے
بیٹے اور بھائی اور غلام چلے آئے ہین اور اُنکو دین کی کچھ سمجھ نہین بلکہ وہ ہمارے مالون اور زمینوں سے بھاگ کر نکلے ہین سو اُنکو آپ ہماری طرف
پھیر دیجیے پس اگر اُنکو دین مین سمجھ نہو گی تو ہم اُنکو سمجھا دینگے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ قریش چاہیے کہ ہٹ جاؤ یا اللہ تعالیٰ
تمپر وہ شخص بھیجیگا جو تمہاری گردنون کو تلوار کے ساتھ دین پر ماریگا اللہ تعالےٰ نے اُنکے دلون کو ایمان پر جانچ لیا ہے کہا لوگون نے وہ کون
شخص ہے یا رسول اللہ اور آپ سے ابو بکر رضؓ نے بھی کہا کہ وہ شخص کون ہے یا رسول اللہ اور عمر نے بھی کہا وہ شخص کون ہے یا رسول اللہ
فرمایا آپ نے وہ جوتون کا سینے والا ہے اور آنحضرتؐ نے حضرت علی رضؓ کو اپنا جوتا سینے کو دیا تھا کہا اُسنے پھر ہماری طرف علی رضؓ نے التفات
کی پس کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مجھ پر دیدہ و دانستہ جھوٹ بولے تو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ آگ مین
بنائے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے یعنی طریق ربعی سے جو راوی ہے علی رضؓ سے باب حدیث
کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ابی ہارون عبدی سے اُسنے ابی سعید خدری رضؓ سے کہا اُسنے ہم گروہ انصار کا
پہچانتے تھے منافقون کو بسبب اُن کے دشمنی رکھنے کے علی رضؓ بن ابی طالب سے۔ یہ حدیث غریب ہے اور شعبہ نے ابی ہارون عبدی
کے حق مین کلام کیا ہے اور مروی ہے یہ اعمش سے اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی سعید رضؓ سے باب حدیث کی ہم سے

واصل بن عبد الاعلى نا محمد بن فضيل عن عبد الله بن عبد الرحمن ابی نصر عن المساور الحميری عن امه قالت دخلت على ام سلمة فسمعتها تقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحب عليا منافق ولا يبغضه مؤمن وفی الباب عن علی هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه باب حدثنا اسمعيل بن موسى الفزاری ابن بنت السدی نا شريك عن ابی ربيعة عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله امرنی بحب اربعة واخبرنی انه يحبهم قيل يا رسول الله سمهم لنا قال علی منهم يقول ذلك ثلاثا وابو ذر والمقداد وسلمان وامرنی بحبهم واخبرنی انه يحبهم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث شريك باب حدثنا اسمعيل بن موسى نا شريك عن ابی اسحاق عن حبشی بن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علی منی وانا من علی ولا يؤدی عنی الا انا او علی هذا حديث حسن غريب صحيح حدثنا يوسف بن موسى القطان البغدادی نا علی بن قادم نا علی بن صالح بن حی عن حكيم بن جبير عن جميع بن عمير التيمی عن ابن عمر قال اخا رسول الله صلى الله عليه وسلم بين صحابه فجاء علی تدمع عيناه فقال يا رسول الله اخيت بين اصحابك ولم تواخ بينی وبين احد فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم انت اخی فی الدنيا والاخرة هذا حديث حسن غريب وفيه عن زيد بن ابی اوفی باب حدثنا سفيان بن وكيع نا عبيد الله بن موسى عن عيسى بن عمر عن السدی عن انس بن مالك قال كان عند النبی صلى الله عليه وسلم طير فقال اللهم ائتنی باحب خلقك اليك ياكل معی هذا الطير فجاء علی فاكل معه هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث السدی الا من هذا الوجه وقد روی هذا الحديث من غير وجه عن انس والسدی اسمه اسمعيل بن عبد الرحمن وقد ادرك انس بن مالك ورای الحسين بن علی حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی نا النضر بن شميل

واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے عبد اللہ بن عبد الرحمن ابی نصر سے اُسنے مساور حمیری سے اُسنے اپنی والدہ سے کہا اُسنے مین ام سلمہ پر داخل ہوئی اور مین نے اُس سے سُنا کہ کہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے منافق آدمی علی کو دوست نہین رکھتا اور مومن اُنسے دشمنی نہین کرتا۔ اور اس باب مین روایت ہے علی سے یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے باب حدیث کی ہمسے اسمعیل بن موسیٰ فزاری سدی کے نواسہ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی ربیعہ سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے مجھے چار شخصوں کی محبت کرنے کا حکم دیا ہو اور مجھے خبر دی ہو کہ مین بھی اُنکو دوست رکھتا ہون کسی نے آپسے کہا یا رسول اللہ اُنکا نام ہم کو بتلائیے فرمایا آپنے علی اُنسے ہے آپ نے یہ تین بار فرمایا۔ اور ابوذر اور مقداد اور سلمان اور آنحضرت نے مجھے اُنکی محبت کا حکم دیا ہے اور خبر دی ہو کہ مین بھی اُنکو دوست رکھتا ہون۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے باب حدیث کی ہمسے اسمعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے اُسنے حبشی بن جنادہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مجھسے ہو اور مین علی سے ہون اور نہین ادا کرتا مجھ سے مگر مین خود ہی یا علی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہو حدیث کی ہمسے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن قادم نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن صالح بن حی نے حکیم بن جبیر سے اُسنے جمیع بن عمیر تیمی سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ مین برادری بنادی پس حضرت علی روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے صحابہ مین برادری بنا دی ہو اور درمیان میرے اور کسی اور کے برادری نہین بنائی پس اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میرا بھائی ہو دنیا و آخرت مین یہ حدیث حسن غریب ہو اور اسمین روایت ہے زید بن ابی اوفی سے باب حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے عیسیٰ بن عمر سے اُسنے سدی سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور تھا پس کہا آپنے اے اللہ اپنی پیدائش سے میرے پاس وہ آدمی لا جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو کہ میرے ساتھ اس جانور کو کھائے پس حضرت علیؓ آئے اور اُنھون نے آپکے ساتھ کھایا۔ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو طریق سدی سے مگر اسی وجہ سے اور کئی وجہ سے یہ حدیث انس سے مروی ہے اور سدی کا نام اسمعیل بن عبد الرحمن ہو اور اُسنے انس بن مالک کو پایا ہے اور حسین بن علی کو دیکھا ہے حدیث کی ہمسے خلاد بن اسلم بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا

لہ تورپشتی نے کہا ہے کہ عرب کا دستور ہے کہ جب اُنکا آپسمین کوئی جھگڑا یا عہد یا صلح وغیرہ کا کوئی امر ہو تو اُسمین وہ خود آدمی مالک یا کوئی قریبی جواب دینے کیلئے مسلم ہوتا ہے اور غیر سے قبول نہین کرتے اسی واسطے آنحضرتؐ نے حج کا اعلان دینے کے واسطے جب حضرت ابوبکرؓ کو بھیجا تھا تو بعد اُسکے آنحضرتؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجدیا ۱۲

انا عوف عن عبد الله بن عمرو بن هند الجملی قال قال علی کنت اذا سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه باب حدثنا اسمٰعیل بن موسیٰ نا محمد بن عمر الرومی نا شریك عن سلمة بن کهیل عن سوید بن غفلة عن الصنابحی عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا دار الحکمة وعلی بابها هٰذا حدیث غریب منکر روی بعضهم هٰذا الحدیث عن شریك ولم یذکروا فیه عن الصنابحی ولا نعرف هٰذا الحدیث عن احد من الثقات غیر شریك وفی الباب عن ابن عباس حدثنا قتیبة نا حاتم بن اسمٰعیل عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال امر معاویة بن ابی سفیان سعدا فقال ما منعك ان تسب ابا تراب قال اما ما ذکرت ثلثا قالهن رسول الله صلی الله علیه وسلم فلن اسبه لان تکون لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لعلی وخلفه فی بعض مغازیه فقال له علی یا رسول الله تخلفنی مع النساء والصبیان فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبوة بعدی وسمعته یقول یوم خیبر لاعطین الرایة رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله قال فتطاولنا لها فقال ادعوا الی علیا قال فاتاه وبه رمد فبصق فی عینه فدفع الرایة الیه ففتح الله علیه وانزلت هٰذه الایة ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم الایة دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هٰؤلاء اهلی هٰذا حدیث حسن غریب صحیح من هٰذا الوجه باب حدثنا عبد الله بن ابی زیاد نا الاحوص بن جواب عن یونس بن ابی اسحاق

خبر دی ہمکو عوف نے عبداللہ عمرو بن ہند جملی سے کہا اُسنے کہا علی رضہ نے مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو مجھے دیتے اور جب مین خاموش رہتا تو مجھے پہلے دیتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے باب حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمر رومی نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے سوید بن غفلہ سے اُسنے صنابحی سے اُسنے علی رضہ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین حکمت کا گھر ہون اور علی رضہ دروازہ اسکا ہے۔ یہ حدیث غریب منکر ہے روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو شریک سے اور صنابحی کا اسمین ذکر نہین کیا اور سوائے شریک کے اور کسی ثقہ آدمی سے اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے اُسنے بکیر بن مسمار سے اُسنے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو حکم کیا اور کہا کیا چیز تجھے ابو تراب (کنیت حضرت علی رضہ) کے بُرا کہنے سے منع کرتی ہے کہا اُسنے جبسے مین نے ان تین باتون کو کہ جنکو آنحضرت نے فرمایا ہے سُنا ہے اُنکو مین بُرا نہین کہتا البتہ میرے واسطے انمین سے ایک کا ہونا سُرخ اونٹون سے بہت بہتر ہے۔ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی رضہ کو کہتے تھے اور ایک جنگ مین اُنکو پیچھے چھوڑ گئے تھے پس آنحضرت کو حضرت علی رضہ نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتون اور لڑکون کے ساتھ چھوڑے جاتے ہین پس فرمایا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلے ہارون کے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین۔ اور سُنا مین نے آپ سے کہ خیبر کے دن فرماتے البتہ مین علم اُس شخص کو دونگا جو اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اُسکو بھی اللہ اور اُسکا رسول دوست رکھتا ہے کہا راوی نے سو ہمنے گردنین لمبی کین پس فرمایا آپ نے میرے پاس علی کو بلاؤ کہا راوی نے پس آپ کے پاس حضرت علی آئے اس حالت مین کہ آنکھ آپکی بیمار تھی سو آپنے اُنکی آنکھ مین لعاب لگایا اور علم اُن کو دیا پس اللہ تعالے نے آپکے ہاتھ پر فتح کر دی اور جب یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم الآیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بُلایا اور کہا اے اللہ یہ میرے اہل ہین۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اس طریق سے باب حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے احوص بن جواب نے یونس بن ابی اسحاق سے

ف۱ منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیجاتے ذلیل جانکے اُنکو گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضیٰ کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی ظاہر اس حدیث سے شیعہ نے تمسک پکڑا ہے کہ خلافت حق حضرت علی رضہ کا تھا جواب اُسکا یہ ہے کہ حضرت علی غیبوبیت تبوک کی مدت مین خلیفہ رہے جیسا کہ ہارون ع حضرت موسیٰ ع کی غیبوبیت کی مدت مین خلیفہ رہے تھے اور اُسوقت آنحضرت صلعم ابن ام مکتوم کو مدینہ مین امامت پر مقرر کر گئے تھے اور حضرت علی رضہ کو گھر کی خبرگیری کے واسطے اگر خلافت مطلقاً حضرت علی کے لیئے ہی ہوتی تو امامت پر بھی ضرور انھین کو مقرر کر جاتے غرضکہ ظاہر اً یہی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت اُنکو فقط تھوڑے سی دنون کے لیئے خلیفہ کر گئے تھے اور اس سے لازم نہین آتا کہ بعد کو بھی خلیفہ ہون ۱۲ ف۲ کہا سعد نے معاویہ کو کہ جبسے مین نے تین باتین آنحضرت سے سُنی ہین تب سے مین حضرت علی کو کچھ نہین کہتا وہ یہ ہین ایک جنگ تبوک کے پیچھے خلیفہ کر کے چھوڑ جانا۔ دوسرا خیبر کے دن آنحضرت کا اُنکے حق مین یہ کہنا کہ مین علم اُسکو دونگا جسکو اللہ اور رسول دوست رکھتا ہے اور وہ بھی اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اس آیت ندع ابناءنا وابناءکم کا اُنکے حق مین نازل ہونا۔ اور معاویہ نے سعد کو بُرا کہنے کا حکم نہین دیا تھا بلکہ اُنسے سبب دریافت کیا تھا کہ تم اُسکو بُرا کیون نہین کہتے ۱۲

عن ابی اسحاق عن البراء قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشین وامر علی احدھما علی بن ابی طالب وعلی الاخر خالد بن الولید وقال اذا کان القتال فعلی قال فافتتح علی حصنا فاخذ منہ جاریۃ فکتب معی خالد کتابا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیٔ بہ قال فقدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ الکتاب فتغیر لونہ ثم قال ماتری فی رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ قال قلت اعوذ باللہ من غضب اللہ ومن غضب رسولہ وانما انا رسول فسکت ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ **باب** حدثنا علی بن المنذر الکوفی نا محمد بن فضیل عن الاجلح عن ابی الزبیر عن جابر قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث الاجلح وقد رواہ غیر ابن فضیل عن الاجلح ومعنی قولہ ولکن اللہ انتجاہ یقول ان اللہ امرنی ان انتجی معہ **باب** حدثنا علی بن المنذر نا ابن فضیل عن سالم بن ابی حفصۃ عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی ھٰذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی ھٰذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری وغیرک ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ وقد سمع محمد بن اسمٰعیل منی ھٰذا الحدیث واستغربہ **باب** حدثنا اسمٰعیل بن موسیٰ نا علی بن عابس عن مسلم الملائی عن انس بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین وصلی علی یوم الثلثاء ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث مسلم الاعور ومسلم الاعور لیس عندھم بذاک القوی وقد روی ھٰذا الحدیث عن مسلم عن حبۃ عن علی نحو ھٰذا

اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے اور ایک پر علیؓ بن ابی طالب کو حاکم کیا اور دوسرے پر خالدؓ بن ولید کو اور فرمایا کہ جب جنگ ہو تو علی حاکم اعلیٰ ہی کہا راوی نے پس علی نے قلعہ کو فتح کیا اور اُس سے ایک لونڈی پکڑی پس خالد نے مجھے خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف علی کی شکایت کے باب مین لکھدیا کہا اُسنے پھر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپنے اُس خط کو پڑھا پس آپکا رنگ متغیر ہو گیا پھر فرمایا تو کیا چاہتا ہے اُس مرد کے حق مین جو اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اُسکو بھی اللہ اور اُسکا رسول دوست رکھتا ہے کہا اُس مین نے مین اللہ کی پناہ چاہتا ہون اللہ کے غضب سے اور اُسکے رسول کے غضب سے اور مین تو صرف قاصد ہی ہون پس آپ خاموش ہو گئے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **باب** حدیث کی ہمسے علی بن منذر کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اجلح سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو طائف کے روز بلایا اور اُسکے ساتھ سرگوشی کی پس کہا لوگون نے کہ آپنے اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی ہی سو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے اُسکو سرگوشی کے لیے خاص نہین کیا لیکن اللہ تعالےٰ نے اُسکو سرگوشی کے لیے خاص کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو طریق اجلح سے اور ابن فضیل کے سوا اور لوگون نے بھی اس حدیث کو اجلح سے روایت کیا ہے اور معنی قول (لیکن اللہ تعالےٰ نے اُسکو سرگوشی کے لیے خاص کیا ہی) کے یہ ہین کہ اللہ تعالےٰ نے مجھکو اُسکے ساتھ سرگوشی کرنے کا حکم دیا ہے **باب** حدیث کی ہمسے علی بن منذر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن فضیل نے سالم بن ابی حفصہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اے علی سوائے تیرے اور میرے اور کسی شخص کیلیے اس مسجد مین جنبی ؏ بیٹھنا حلال نہین ہے کہا علی بن منذر نے مین نے ضرار بن صرد سے کہا اس حدیث کے کیا معنے ہین کہا اُسنے کہ سوائے میرے اور تیرے کسی جنبی کو اس مسجد مین رات گذارنا حلال نہین ہی یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور محمد بن اسمٰعیل نے مجھسے یہ حدیث سُنی اور اسکو غریب جانا **باب** حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن عابس نے مسلم ملائی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوشنبہ کے روز نبوت ظاہر ہوئی اور علی نے سہ شنبہ کے روز نماز پڑھی یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مسلم اعور سے اور مسلم اعور اُنکے نزدیک قوی نہین ہی اور مروی ہے یہ حدیث مسلم سے بواسطۂ حبہ کے علی سے مثل اسکے

؏ اس سے یہ مراد ہے کہ جنابت کی حالت مین مسجد سے گذرنا میرے اور تیرے سوا کسی کو جائز نہین ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت علی رضؓ کا گذرگاہ مسجد مین تھا ۱۲ ابوسعید بندوی عفا اللہ عنہ

حدثنا القاسم بن دينار الكوفى نا ابو نعيم عن عبد السلام بن حرب عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابى وقاص ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لعلى انت منى بمنزلة هارون من موسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن سعد عن النبى صلى الله عليه وسلم ويستغرب هذا الحديث من حديث يحيى بن سعيد الانصارى حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيرى عن شريك عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لعلى انت منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبى بعدى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وفى الباب عن سعد وزيد بن ارقم وابى هريرة وام سلمة باب حدثنا محمد بن حميد الرازى نا ابراهيم بن المختار عن شعبة عن ابى بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم امر بسد الابواب الا باب على هذا حديث غريب لا نعرفه عن شعبة بهذا الاسناد الا من هذا الوجه حدثنا نصر بن على الجهضمى نا على بن جعفر بن محمد قال اخبرنى اخى موسى بن جعفر بن محمد عن ابيه جعفر بن محمد عن ابيه محمد بن على عن ابيه على بن الحسين عن ابيه عن جده على بن ابى طالب ان النبى صلى الله عليه وسلم اخذ بيد حسن وحسين قال من احبنى واحب هذين واباهما وامهما كان معى فى درجتى يوم القيمة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث جعفر بن محمد الا من هذا الوجه باب حدثنا محمد بن حميد نا ابراهيم بن المختار عن شعبة عن ابى بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس قال اول من صلى على هذا حديث غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث شعبة عن ابى بلج الا من حديث محمد بن حميد وابو بلج اسمه يحيى بن ابى سليم وقال بعض اهل العلم اول من اسلم من الرجال ابو بكر الصديق واسلم على وهو غلام ابن ثمان سنين

حدیث کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے عبد السلام بن حرب سے اُسنے یحییٰ بن سعید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو فرمایا تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ کے نزدیک۔ یہ حدیث صحیح ہے اور غیر وجہ سے بھی بواسطہ سعد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور غرابت اس حدیث کی طریق یحییٰ بن سعید انصاری سے ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے شریک سے اُسنے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو کہا تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارونؑ کے ہے موسیٰؑ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد پیغمبر نہیں ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے اور اس باب مین روایت ہے سعد اور زید بن ارقم اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم باب حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن مختار نے شعبہ سے اُسنے ابی بلج سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازون[1] کے بند کرنیکا حکم دیا سواے دروازے علیؓ کے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو شعبہ سے ساتھ اس اسناد کے مگر اسی وجہ سے حدیث کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن جعفر بن محمد نے کہا خبر دی مجھے بھائی میرے موسیٰ بن جعفر بن محمد نے اپنے باپ جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ محمد بن علی سے اُسنے اپنے باپ علی بن حسین سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے دادا علی بن ابی طالب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر کہا جو کوئی مجھے دوست رکھے اور ان دونون کو اور والدین اُنکے کو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے مین ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق جعفر بن محمد سے مگر اسی وجہ سے باب حدیث کی ہمسے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن مختار نے شعبہ سے اُسنے ابی بلج سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے اول جس شخص نے نماز پڑھی ہے وہ علی ہے یہ حدیث غریب ہے اسوجہ سے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق شعبہ سے جو راوی ہے ابی بلج سے مگر طریق محمد بن حمید سے۔ اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور کہا بعض اہل علم نے سب سے پہلے مردون سے حضرت ابو بکر صدیقؓ اسلام لائے ہین اور حضرت علی اسلام لائے اُس حالت مین کہ آٹھ برس کے تھے۔

[1] ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوع کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو شیعہ نے ابو بکر صدیق کی حدیث کے مقابل مین وضع کیا ہے اور ابن حجر نے اس کا رد کیا ہے کہ اس حدیث کے کئی طریق ہین بعض صحت کے مرتبہ کو پہونچتے ہین۔ بعض حسن کو۔ اور اس حدیث اور حدیث ابو بکر صدیقؓ والی مین کوئی معارضہ نہین ہے کیونکہ یہ حکم جسمین حضرت علیؓ کے دروازے کے سوا اور دروازون کے بند کردینے کا حکم دیا ہے اول مین تھا جبکہ مسجد بننے لگی تھی اور جس مین یہ حکم ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ کے دروازے کے سوا اور دروازے بند کئے جاوین یہ آخر کا وقت ہے جبکہ آپ کی عمر شریف سے دو تین روز باقی رہے تھے ۱۲ کذا فی اللمعات

واول من سلم من النساء خدیجة حدثنا محمد بن بشار و محمد بن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابی حمزة عن رجل من الانصار عن زید بن ارقم قال اول من اسلم علی قال عمرو بن مرة فذکرت ذلک لابراهیم النخعی فانکره وقال اول من اسلم ابوبکر الصدیق هذا حدیث حسن صحیح وابو حمزة اسمه طلحة بن زید باب حدثنا عیسی بن عثمان بن اخی یحیی بن عیسی الرملی نا یحیی بن عیسی الرملی عن الاعمش عن عدی بن ثابت عن زر بن حبیش عن علی قال لقد عهد الی النبی صلی الله علیه وسلم النبی الامی انه لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق قال عدی بن ثابت انا من القرن الذین دعا لهم النبی صلی الله علیه وسلم هذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن بشار ویعقوب بن ابراهیم وغیر واحد قالوا نا ابو عاصم عن ابی الجراح قال ثنی جابر بن صبیح قال حدثتنی ام شراحیل قالت حدثتنی ام عطیة قالت بعث النبی صلی الله علیه وسلم جیشا فیهم علی قالت فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو رافع یدیه یقول اللهم لا تمتنی حتی ترینی علیا هذا حدیث غریب حسن انما نعرفه من هذا الوجه مناقب ابی محمد طلحة بن عبید الله رضی الله عنه حدثنا ابو سعید الاشج نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق عن یحیی بن عباد بن عبد الله بن الزبیر عن ابیه عن جده عبد الله بن الزبیر عن الزبیر قال کان علی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد درعان فنهض الی الصخرة فلم یستطع فاقعد تحته طلحة فصعد النبی صلی الله علیه وسلم حتی استوی علی الصخرة قال فسمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول وجب طلحة هذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا قتیبة نا صالح بن موسی عن الصلت بن دینار عن ابی نضرة قال قال جابر بن عبد الله سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سره ان ینظر الی شهید یمشی علی وجه الارض فلینظر الی طلحة بن عبید الله هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث الصلت بن دینار وقد تکلم بعض اهل العلم فی الصلت بن دینار وضعفه وتکلموا فی صالح بن موسی

اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ اسلام لائی ہیں حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنیٰ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے ابی حمزہ سے اُسنے ایک مرد انصاری سے اُسنے زید بن ارقم سے کہا اُسنے سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے ہیں اور میں نے اس بات کو ابراہیم نخعی سے ذکر کیا پس اُسنے اسکا انکار کیا اور کہا سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ اسلام لائے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے باب حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن عثمان بن اخی یحیی بن عیسیٰ رملی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عیسیٰ رملی نے اعمش سے اُسنے عدی بن ثابت سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے علی سے کہا اُسنے میرے ساتھ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ نہیں دوست رکھتا تجھے مگر مومن اور نہیں دشمنی کرتا تجھ سے مگر منافق کہا عدی بن ثابتؓ نے میں اُس جماعت سے ہوں جنکے حق میں دعا کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور یعقوب بن ابراہیم اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے ابی الجراح سے کہا حدیث کی مجھے جابر بن صبیح نے کہا حدیث کی مجھے شراحیل کی والدہ نے کہا حدیث کی مجھے ام عطیہ نے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اُنمیں حضرت علیؓ تھے سو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کر رہے تھے اے اللہ مجھے فوت نہ کرائیو یہاں تک کہ میں علی کو دیکھ لوں یہ حدیث غریب حسن ہے ہم تو فقط اسکو اسی وجہ سے پہچانتے ہیں مناقب ابی محمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے حدیث کی ہمسے سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے زبیر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُحد کے دن دو زرہ تھیں پس آنحضرت ایک پتھر کی طرف کھڑے ہوگئے اور اُسپر چڑھ نہ سکے[۵۱] پس آپکے نیچے طلحہ بیٹھ گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر اُسکے چڑھے یہاں تک کہ پتھر پر برابر ہوے کہا اُسنے سو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے طلحہ کے واسطے جنت واجب ہوگئی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے صالح بن موسیٰ نے صلت بن دینار سے اُسنے ابی نضرہ سے کہا اُسنے کہا جابر بن عبد اللہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جسکو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتے ہوے دیکھے تو چاہیے کہ طلحہ بن عبید اللہ کی طرف دیکھے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق صلت بن دینار سے اور بعض اہل علم نے صلت بن دینار کے حق میں کلام کیا ہے اور اسکو ضعیف کیا ہے اور اُنھوں نے صالح بن موسیٰ کے حق میں بھی گفتگو کی ہے۔

۵۱ آنحضرت اس پتھر پر اسوجہ سے چڑھنا چاہتے تھے کہ کفار کیطرف دیکھیں اور صدمہ سے نہ چڑھ سکے کہ آپ اسوقت دو زرہیں پہنے تھے انکے بوجھ کیوجہ سے اور نیز اس دن آپکو زخم اور نشان زیادہ پہونچی تھی کذافی المرقاۃ

حدثنا ابوسعید الاشج نا ابوعبدالرحمن بن منصور العنزی عن عقبة بن علقمة الیشکری قال سمعت علی بن ابیطالب یقول
سمعت اذنی من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول طلحة والزبیر جاراي فی الجنة هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من
هٰذا الوجه حدثنا عبدالقدوس بن محمد العطار نا عمرو بن عاصم عن اسحاق بن یحیی بن طلحة عن عمه موسی بن طلحة
قال دخلت علی معاویة فقال الا ابشرك سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طلحة ممن قضی نحبه هٰذا حدیث غریب
لا نعرفه من حدیث معاویة الا من هٰذا الوجه باب حدثنا محمد بن العلاء نا یونس بن بکیر نا طلحة بن یحیی عن موسی
وعیسی ابنی طلحة عن ابیهما طلحة ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لاعرابی جاهل سله عمن قضی نحبه من
هو وکانوا لا یجترؤن علی مسألته یوقرونه ویهابونه فسأله الاعرابی فاعرض عنه ثم سأله فاعرض عنه ثم سأله فاعرض
عنه ثم انی اطلعت من باب المسجد وعلی ثیاب خضر فلما رأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال این السائل عمن قضی نحبه قال
الاعرابی انا یا رسول اللہ قال هٰذا ممن قضی نحبه هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث ابی کریب عن یونس بن بکیر
وقد روی غیر واحد من کبار اهل الحدیث عن ابی کریب هٰذا الحدیث وسمعت محمد بن اسمٰعیل یحدث بهٰذا عن ابی کریب
ووضعه فی کتاب الفوائد مناقب الزبیر بن العوام رضی اللہ عنه حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابیه
عن عبداللہ بن الزبیر عن الزبیر قال جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویه یوم قریظة فقال بابی وامی هٰذا حدیث حسن صحیح
باب حدثنا احمد بن منیع نا معٰویة ابن عمرو نا زائدة عن عاصم عن زر عن علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان لکل نبی حواریا وان حواری الزبیر بن العوام هٰذا حدیث حسن صحیح ویقال الحواری الناصر باب حدثنا محمود بن غیلان
نا ابوداؤد الحفری وابونعیم عن سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث کی ہمسے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے ابوعبدالرحمن بن منصور عنزی نے عقبہ بن علقمہ یشکری سے کہا اُسنے میں نے علی بن ابیطالب
سے سنا کہ کہتے میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منھ مبارک سے سنا ہے کہ فرماتے طلحہ اور زبیر جنت میں میرے ہمسایہ ہیں۔ یہ حدیث غریب
ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے حدیث کی ہمسے عبدالقدوس بن محمد عطار نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن عاصم نے اسحاق بن یحیی بن طلحہ سے اُسنے
اپنے چچا موسیٰ بن طلحہ سے کہا اُسنے میں معاویہ پر داخل ہوا پس کہا اُسنے کیا میں تجھے بشارت نہ دوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی
کہ فرماتے تھے کہ طلحہ اُن لوگوں سے ہی جنھوں نے اپنی حاجت پوری کرلی ہی۔ یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق معاویہ سے مگر اسی طریق سے
باب حدیث کی ہمسے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے طلحہ بن یحیی نے موسیٰ اور عیسیٰ سے جو طلحہ کے بیٹے ہیں انھوں نے
اپنے باپ طلحہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ایک اعرابی جاہل سے کہا آنحضرت سے سوال کر کہ جسنے اپنی حاجت کو پورا کرلیا ہی وہ کون شخص ہے
اور صحابہ آنحضرتؐ سے سوال کرنے پر دلیر نہو سکتے تھے آپ سے اُمید بھی رکھتے تھے اور خوف بھی کرتے تھے پس آپسے اعرابی نے سوال کیا اور آنحضرت نے
اُس سے منھ پھیر لیا پھر اُسنے آپ سے سوال کیا اور آپ نے اُس سے اعراض کیا پھر اُسنے آپ سے سوال کیا اور آپ نے اُس سے اعراض کیا پھر میں نے
مسجد کے دروازے سے دیکھا اُس حالت میں کہ مجھپر سبز کپڑے تھے پس جب مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا فرمایا آپنے کہاں ہی اُس شخص سے سوال کرنیوالا
کہ جسنے اپنی حاجت کو پورا کرلیا ہے کہا اعرابی نے میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپنے یہ شخص ہی اُن لوگوں سے کہ جنھوں نے اپنی حاجت کو پورا کرلیا ہے یہ
حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی کریب سے جو راوی ہی یونس بن بکیر سے اور کئی ایک بڑے بڑے محدثین نے یہ حدیث ابی کریب سے
روایت کی ہی اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ حدیث کرتا تھا ساتھ اُسکے ابی کریب سے اور اُسنے اس حدیث کو کتاب الفوائد میں رکھا ہی مناقب زبیر
بن عوام رضی اللہ عنہ کے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ بن زبیر سے اُسنے
زبیر سے کہا اُسنے نبی صلعم نے قریظہ کے دن میرے لئے اپنے والدین کو جمع کیا اور کہا میرے والدین تجھپر قربان ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی باب حدیث کی
ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن عمرو نے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ نے عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے علی بن ابیطالب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کا مددگار ہی اور میرا مددگار زبیر بن عوام ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا گیا ہی کہ حواری کے معنی مددگار کے ہیں باب حدیث کی ہمسے محمود بن
غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد حفری اور ابونعیم نے سفیان سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

يقول ان لكل نبى حواريا وحوارى الزبير وزاد ابو نعيم فيه يوم الاحزاب قال من ياتينا بخبر القوم قال الزبير انا قالها ثلاثا قال الزبير انا هذا حديث حسن صحيح **باب** حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن صخر بن جويرية عن هشام بن عروة قال اوصى الزبير الى ابنه عبد الله صبيحة الجمل فقال ما منى عضو الا وقد جرح مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهى ذلك الى فرجه هذا حديث حسن غريب من حديث حماد بن زيد **مناقب عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف الزهرى رضى الله عنه** حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عبد الرحمن بن حميد عن ابيه عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر فى الجنة وعمر فى الجنة وعثمان فى الجنة وعلى فى الجنة وطلحة فى الجنة والزبير فى الجنة وعبد الرحمن بن عوف فى الجنة وسعد بن ابى وقاص فى الجنة وسعيد بن زيد فى الجنة وابو عبيدة بن الجراح فى الجنة اخبرنا ابو مصعب قراءة عن عبد العزيز بن محمد عن عبد الرحمن بن حميد عن ابيه عن سعيد بن زيد عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عبد الرحمن بن عوف وقد روى هذا الحديث عن عبد الرحمن بن حميد عن ابيه عن سعيد بن زيد عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا وهذا اصح من الحديث الاول حدثنا صالح بن مسمار المروزى نا ابن ابى فديك عن موسى بن يعقوب عن عمر بن سعيد عن عبد الرحمن بن حميد عن ابيه ان سعيد بن زيد حدثه فى نفر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عشرة فى الجنة ابو بكر فى الجنة وعمر فى الجنة وعلى وعثمان والزبير وطلحة وعبد الرحمن وابو عبيدة وسعد بن ابى وقاص قال فعد هؤلاء التسعة وسكت عن العاشر فقال القوم ننشدك الله يا ابا الاعور من العاشر قال نشدتمونى بالله ابو الاعور فى الجنة قال هو سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل و سمعت محمدا يقول هذا اصح من الحديث الاول **باب** حدثنا قتيبة نا بكر بن مضر عن صخر بن عبد الله عن ابى سلمة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول ان امركن مما يهمنى بعدى

کہ فرماتے ہر ایک نبی کا مددگار ہے اور میرا مددگار زبیر ہے۔ اور زیادہ کیا ابونعیم نے اسمین احزاب کے دن فرمایا آپ نے کون شخص ہمارے پاس قوم کفار کی خبر لاتا ہے کہا زبیر نے مین آنحضرت نے یہ تین بار فرمایا کہا زبیرؓ نے مین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے صخر بن جویریہ سے اُسنے ہشام بن عروہ سے کہا اُسنے زبیر نے اپنے بیٹے عبد اللہ کی طرف جنگ جمل کی صبح کو وصیت کی اور کہا کہ میرا کوئی ایسا عضو نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زخمی نہوا ہو حتی کہ زخم میری فرج تک پہونچے ہین۔ یہ حدیث حسن غریب ہے طریق حماد بن زید سے **مناقب عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف زہری رضی اللہ عنہ کے** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عبد الرحمن بن حمید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد الرحمن بن عوفؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ جنت مین ہے اور عمر جنت مین اور عثمان جنت مین اور علی جنت مین اور طلحہ جنت مین اور زبیر جنت مین اور عبد الرحمن بن عوف جنت مین اور سعد بن ابی وقاص جنت مین اور سعید بن زید جنت مین اور ابو عبیدہ بن جراح جنت مین رضی اللہ عنہم خبر دی ہمکو ابو مصعب نے پڑھکر عبد العزیز بن محمد سے اُسنے عبد الرحمن بن حمید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سعید بن زید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور اُسنے اسمین عبد الرحمن بن عوف کا ذکر نہین کیا۔ اور مروی ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن حمید سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے سعید بن زید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے حدیث کی ہمسے صالح بن مسمار مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے موسی بن یعقوب سے اُسنے عمر بن سعید سے اُسنے عبد الرحمن بن حمید سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ سعید بن زید نے اسکو ایک گروہ مین حدیث کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمی جنت مین ہین ابوبکر جنت مین ہے اور عمر جنت مین اور علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور عبد الرحمن اور ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص جنت مین ہین کہا راوی نے سعید نے ان نو کو شمار کیا اور دسوین سے خاموش رہا پس کہا قوم نے ہم تجھے اللہ کی قسم دیتے ہین اے ابا الاعور (کنیت سعید بن زید) دسوان شخص کون ہے کہا اُسنے تمنے مجھے اللہ کی قسم دی ہے ابو الاعور جنت مین ہے کہا اُسنے ابو الاعور وہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔ اور سنا مین نے محمد سے کہ کہتا یہ صحیح ہے پہلی حدیث سے **باب** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے بکر بن مضر نے صخر بن عبد اللہ سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کی طرف مخاطب ہوکر کہتے تھے کہ تمھارا امر البتہ مجھے بعد میرے غم مین ڈالتا ہے۔

ف۱ ان حضرات عشرہ مبشرہ رضوان اللہ علیہم کا اس ترتیب سے ذکر کرنا امر خلافت مین اہل السنۃ والجماعت کے اعتقاد کیجانب اشارہ ہے۔ لیکن اہل تشیع کا یہ طعن کہ اہل تسنن نے اپنے اعتقاد کے موافق ترتیب دیا ہے اور حدیث کو متغیر کر دیا ہے حاشا ہم وکلا ۱۲ ابو سعید بندوی

ولن یصبر علیکن الا الصابرون قال ثم تقول عائشة فسقی الله اباك من سلسبیل الجنة ترید عبد الرحمٰن بن عوف وقد کان وصل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم بمال بیعت باربعین الفا هٰذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا اسحاق بن ابراهیم بن حبیب بن الشهید البصری واحمد بن عثمٰن قالا نا قریش بن انس عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة ان عبد الرحمٰن بن عوف اوصی بحدیقة لامهات المؤمنین بیعت باربعمائة الف هٰذا حدیث حسن غریب **مناقب ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص** رضی الله عنه واسم ابی وقاص مالك بن وهیب حدثنا رجاء بن محمد العدوی نا جعفر بن عون عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس عن سعد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك وقد روی هٰذا الحدیث عن اسمٰعیل عن قیس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك **باب** حدثنا ابو کریب وابو سعید الاشج قالا نا ابو اسامة عن مجالد عن عامر عن جابر بن عبد الله قال اقبل سعد فقال النبی صلی الله علیه وسلم هٰذا خالی فلیرنی امرء خاله هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث مجالد وکان سعد من بنی زهرة وکانت ام النبی صلی الله علیه وسلم من بنی زهرة لذلك قال النبی صلی الله علیه وسلم هٰذا خالی **باب** حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا سفیان بن عیینة عن علی بن زید ویحیی بن سعید سمعا سعید بن المسیب یقول قال علی ما جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم اباه وامه لاحد الا لسعد قال له یوم احد ارم فداك ابی وامی ارم ایها الغلام الحزور هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن سعد وقد روی غیر واحد هٰذا الحدیث عن یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب عن سعد حدثنا قتیبة نا اللیث بن سعد وعبد العزیز بن محمد عن یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب عن سعد بن ابی وقاص

اور تم پر سوائے صابرون کے اور کوئی صبر نہین کریگا- کہا اُسنے پھر عائشہ رضؓ نے کہا پس اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے پانی پلایا ہے اراوہ عائشہ کا اس سے عبد الرحمٰن بن عوف کا تھا اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی طرف اسقدر مال پہونچایا تھا کہ چالیس ہزار سے فروخت ہوا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید بصری نے اور احمد بن عثمان نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے قریش بن انس نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے یہ کہ عبد الرحمٰن بن عوف نے ایک باغ کی وصیت امہات المومنین کے حق مین کی تھی وہ باغ چار لاکھ سے فروخت[ف۱] ہوا تھا- یہ حدیث حسن غریب ہے **مناقب ابی اسحاق** یعنی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اور نام ابی وقاص کا مالک بن وہیب ہے حدیث کی ہمسے رجا بن محمد عدوی نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن عون نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس سے اُسنے سعد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے اللہ سعد کی دعا قبول کر جب تجھ سے دعا مانگے- اور مروی ہے یہ حدیث اسمٰعیل سے بواسطہ قیس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے اللہ سعد کی دعا قبول کر جب تجھ سے دعا مانگے- **باب** حدیث کی ہمسے ابو کریب اور ابو سعید اشج نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے مجالد سے اُسنے عامر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے سعد آیا پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ میرا ماموں ہے سو چاہیئے کہ کوئی شخص اپنا ماموں[ف۲] مجھے دکھلائے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مجالد سے اور سعد بنی زہرہ سے تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنی زہرہ سے تھین اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ یعنی سعد میرا ماموں ہے **باب** حدیث کی ہمسے حسن بن صباح بزاز نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے علی بن زید اور یحییٰ بن سعید سے سُنا ان دونون نے سعید بن مسیب سے کہ کہتا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے سعد کے کسی شخص کے لئے اپنے والدین کو جمع نہین[ف۳] کیا اسکے واسطے آنحضرت نے احد کے دن فرمایا تھا تیر چلا میرے والدین تجھپر قربان ہون تیر اندازی کر اے قوی لڑکے یہ حدیث حسن صحیح ہے- اور اس باب مین روایت ہے سعد رضؓ سے- اور روایت کی ہے کئی ایک نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے سعد سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد اور عبد العزیز بن محمد نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے سعد بن ابی وقاص سے-

ف۱ چار لاکھ سے مراد درہم مین اور چالیس ہزار سے جو اسی اول حدیث مین ہے دینار مراد ہین یعنے عبد الرحمٰن بن عوف نے ایک باغ ازواج مطہرات کو دیدیا تھا وہ باغ چار لاکھ درہم سے فروخت ہوا تھا ۱۲
ف۲ یعنے کوئی شخص اپنے ماموں کا میرے ماموں کے ساتھ مقابلہ کرے تو دیکھ لے کہ میرے ماموں کے برابر کسی کا ماموں ہے غرضکہ کسی کا ماموں میرے ماموں کے برابر نہین ہے ۱۲ ف۳ یعنے احد کے دن آنحضرت نے اور کسی کے واسطے اپنے والدین کو فدا نہین کیا، یا یہ کہئے کہ شاید حضرت علی رضؓ نے انکے علاوہ اور کسی کیلئے یہ نہ سنا ہو ورنہ آنحضرت نے زبیر رضؓ کیواسطے اپنے والدین کو فدا کیا ہے- واللہ اعلم

قال جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ یوم احد ھذا حدیث صحیح وقد روی ھذا الحدیث عن عبداللہ بن شداد
بن الھاد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا بذلک محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن سعد بن ابراھیم عن عبداللہ
بن شداد عن علی بن ابیطالب قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفدی احدا بابویہ الا لسعد فانی سمعتہ یوم احد
یقول ارم سعد فداک ابی وامی ھذا حدیث صحیح باب حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن یحیی بن سعید عن عبداللہ بن عامر
بن ربیعۃ ان عائشۃ قالت سھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ المدینۃ لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا یحرسنی اللیلۃ
قالت فبینما نحن کذلک اذ سمعنا خشخشۃ السلاح فقال من ھذا فقال سعد بن ابی وقاص فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما جاء بک فقال سعد وقع فی نفسی خوف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ فدعا لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم نام ھذا حدیث حسن صحیح **مناقب ابی الاعور** واسمہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ حدثنا
احمد بن منیع نا ھشیم انا حصین عن ھلال بن یساف عن عبداللہ بن ظالم المازنی عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انہ
قال شھد علی التسعۃ انھم فی الجنۃ ولو شھدت علی العاشر لم اثم قیل وکیف ذاک قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بحراء فقال اثبت حراء فانہ لیس علیک الا نبی او صدیق او شھید قیل ومن ھم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر
وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وسعد وعبدالرحمن بن عوف قیل فمن العاشر قال انا ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی
من غیر وجہ عن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا احمد بن منیع نا حجاج بن محمد نا شعبۃ عن الحر بن الصباح عن
عبدالرحمن بن الاخنس عن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ ھذا حدیث حسن **مناقب ابی عبیدۃ بن**
عامر بن الجراح رضی اللہ عنہ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحاق عن صلۃ بن زفر عن حذیفۃ

کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے والدین کو قربان کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن شداد بن الہاد
سے بواسطہ علی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے ساتھ اُسکے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے
سعد بن ابراہیم سے اُسنے عبداللہ بن شداد سے اُسنے علی رضؓ بن ابی طالب سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا کہ سوائے سعد کے اور
کسی کے لئے اپنے والدین کو قربان کرتے ہوں مین نے آپ سے سُنا کہ احد کے دن کہتے تھے ای سعد تیر چلا تجھپر میرے والدین قربان ہوں یہ حدیث
حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے یہ کہ حضرت عائشہ رضؓ
نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداے مدینہ مین آنے کے وقت رات جاگے پھر فرمایا کاش کوئی مرد صالح آج رات میری نگاہبانی کرتا کہا
حضرت عائشہ رضؓ نے پس اسوقت مین کہ ہم اسی طرح ہی بیٹھے تھے کہ ہمنے ہتھیار و نکی آہٹ سنی پس فرمایا آپنے کون ہے یہ سو کہا اُسنے سعد بن ابی وقاص
پھر اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چیز تجھے یہاں لائی ہے کہا سعد نے میرے دل مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈرنے کا خوف واقع
ہوا سو مین آپکی نگاہبانی کیلئے آیا ہوں پس اُسکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پھر سو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **مناقب ابی الاعور** کے اور
نام اسکا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے حصین نے ہلال
بن یساف سے اُسنے عبداللہ بن ظالم مازنی سے اُسنے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے یہ کہ کہا اُسنے مین شہادت دیتا ہوں نو شخصوں کی کہ وہ جنت
مین ہین اور اگر مین دسوین کی بھی شہادت دون تو مین گنہگار نہین ہوتا کسی نے کہا اور یہ کسطرح ہے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
کوہ حرا پر تھے پس آپ نے فرمایا اے حرا ٹھہر کیونکہ نہین ہے تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید۔ کسی نے کہا اور وہ کون ہین کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف ہین رضی اللہ عنہم کسی نے کہا اور دسوان کون ہے کہا اُسنے مین
ہون۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی بواسطہ سعید بن زید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حدیث کی ہمسے احمد
بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے کہا حدیث کی مجھے شعبہ نے حر بن صباح سے اُسنے عبدالرحمن بن اخنس سے اُسنے سعید بن زید
سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے بالمعنی یہ حدیث حسن ہے **مناقب ابی عبیدہ بن عامر بن جراح** کے رضی اللہ عنہ حدیث کی
ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے صلہ بن زفر سے اُسنے حذیفہ

بن الیمان قال جاء العاقب والسید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالا ابعث معنا امینك قال فانی سابعث معکم امینا حق امین فاشرف لہا الناس فبعث اباعبیدۃ قال وکان ابو اسحاق اذا احدث بھذا الحدیث عن صلۃ قال سمعتہ منذ ستین سنۃ ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عمر وانس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح حدثنا محمد بن بشار نا سلم بن قتیبۃ وابوداؤد عن شعبۃ عن ابی اسحاق قال قال حذیفۃ قلت صلۃ بن زفر من ذھب حدثنا احمد الدورقی نا اسمعیل بن ابراھیم عن الجریری عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ ای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان احب الیہ قالت ابوبکر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبیدۃ بن الجراح قلت ثم من فسکتت حدثنا قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل ابوبکر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبیدۃ بن الجراح ھذا حدیث حسن انما نعرفہ من حدیث سھیل **مناقب ابی الفضل عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ** حدثنا قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن یزید بن ابی زیاد عن عبد اللہ بن الحارث قال ثنی عبد المطلب بن ربیعۃ بن الحارث بن عبد المطلب ان العباس بن عبد المطلب دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغضبا وانا عندہ فقال ما اغضبك قال یا رسول اللہ ما لنا ولقریش اذا تلاقوا بینھم تلاقوا بوجوہ مبشرۃ واذا لقونا لقونا بغیر ذلك قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احمر وجھہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب رجل الایمان حتی یحبکم للہ ولرسولہ ثم قال یا ایھا الناس من اذی عمی فقد اذانی فانما عم الرجل صنو ابیہ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** حدثنا احمد بن ابراھیم الدورقی

بن یمان سے کہا اُسنے عاقب[1] اور ایک سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس کہا اُن دونوں نے ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین آدمی بھیجئے فرمایا آپ نے مین جلدی ہی تمھارے ساتھ ایک امین جو لائق امین کہلانے کے ہے بھیجونگا پس لوگوں نے اُسکے لئے گردنیں بلند کیں سو آپ نے ابا عبیدہ کو بھیجدیا کہا راوی نے جب ابو اسحاق یہ حدیث صلہ سے کرتا تھا تو کہتا تھا میں نے یہ حدیث قریب ساٹھ سال سے سنی ہوئی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابن عمر اور انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ہر نبی کے لئے امین ہے اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن جراح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے سلم بن قتیبہ اور ابوداؤد نے شعبہ سے اُسنے ابی اسحاق سے کہا اُسنے کہا حذیفہ نے مین کہتا ہوں کہ صلہ[2] بن زفر سونے سے ہے حدیث کی ہمسے احمد دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم جریری نے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اُسنے میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب آپکو زیادہ پسند تھا کہا اُسنے ابوبکر میں نے کہا پھر کون کہا اُسنے بعد اُس کے عمر میں نے کہا پھر کون کہا اُسنے بعد اُسکے ابو عبیدہ بن جراح میں نے کہا پھر کون پھر وہ خاموش ہوگئی حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اچھا آدمی ہے عمر اچھا آدمی ہے ابو عبیدہ بن جراح اچھا آدمی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے ہم تو اسکو فقط طریق سہیل سے ہی پہچانتے ہیں **مناقب ابی الفضل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے** اور یہ عباس بن عبد المطلب ہے رضی اللہ عنہ۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے کہا حدیث کی مجھے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب نے یہ کہ عباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حالت میں کہ آپ غضبناک تھے اور میں بھی آپ کے پاس تھا داخل ہوئے پس فرمایا آپ نے کس چیز نے تجھے غصے کیا ہے کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا ہے ہمکو اور قریش کو کہ جب وہ آپسمیں ملتے ہیں تو کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہمکو ملتے ہیں تو سوائے اُسکے ملتے ہیں یعنی کشادہ پیشانی سے نہیں ملتے کہا راوی نے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے حتی کہ آپ کا چہرہ سُرخ ہو گیا پھر فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے کسی مرد کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا یہانتک کہ دوست رکھے تمکو واسطے اللہ کے اور اُسکے رسول کے پھر فرمایا آپ نے اے لوگو جس کسی نے میرے چچا کو ایذا دی تو اُسنے مجھے ایذا دی کیونکہ آدمی کا چچا اُسکے باپ کے مثل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے

[1] عاقب وہ شخص ہے جو سردار کے بعد اُسکی مدد کے لئے آوے یعنی پہلے کوئی سردار ایک کام کو جاوے بعد اُسکے اُسکے پیچھے ہی ایک اور آدمی اُسی کام کے لئے سردار کی مدد کو بھیجا جائے

[2] یہ مقولہ مؤلف کا معلوم ہوتا ہے کہ مین کہتا ہون کہ صلہ بن زفر سونے سے ہے یعنے یہ مرد جید ہے مثل سونے کے ۱۲

ناشبابة ناورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعباس عم رسول الله صلی الله علیه وسلم وان عم الرجل صنوابیه او من صنوابیه هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث ابی الزناد الا من هذا الوجه **باب** حدثنا احمد بن ابراهیم الدورقی ناوهب بن جریر نا ابی قال سمعت الاعمش یحدث عن عمرو بن مرة عن ابی البختری عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعمر فی العباس ان عم الرجل صنوابیه وکان عمر کلمه فی صدقته هذا حدیث حسن حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری نا عبد الوهاب بن عطاء عن ثور بن یزید عن مکحول عن کریب عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للعباس اذا کان غداة الاثنین فاتنی انت وولدک حتی ادعو لهم بدعوة ینفعک الله بها وولدک فغدا وغدونا معه فالبسنا کساء ثم قال اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنبا اللهم احفظه فی ولده هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **مناقب جعفر بن ابی طالب رضی الله عنه** حدثنا علی بن حجر نا عبد الله بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت جعفرا یطیر فی الجنة مع الملائکة هذا حدیث غریب من حدیث ابی هریرة لا نعرفه الا من حدیث عبد الله بن جعفر وقد ضعف یحیی بن معین وغیره عبد الله بن جعفر وهو والد علی بن المدینی وفی الباب عن ابن عباس **باب** حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفی نا خالد الحذاء عن عکرمة عن ابی هریرة قال ما احتذی النعال ولا انتعل ولا رکب المطایا ولا رکب الکور بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل من جعفر هذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا محمد بن اسمعیل نا عبید الله بن موسی عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء بن عازب ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لجعفر بن ابی طالب

کہا حدیث کی ہمسے شبابہ نے کہا حدیث کی ہمسے ورقاء نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عباسؓ اللہ کے رسول کا چچا ہے اور چچا مرد کا اُسکے باپ کے مثل ہے یا اُسکے باپ کے مثل سے ہے (شک راوی) یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ابی الزناد سے مگر اسی وجہ سے **باب** حدیث کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا سنا مین نے اعمش سے کہ حدیث کرتا تھا عمرو بن مرہ سے اُسنے ابی البختری سے اُسنے علی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے حضرت عباسؓ کے حق مین کہا کہ مرد کا چچا اُسکے باپ کے مثل ہے اور حضرت عمرؓ نے حضرت عباس سے صدقہ کے باب[1] مین کچھ گفتگو کی تھی یہ حدیث حسن ہے۔ حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب بن عطا نے ثور بن یزید سے اُسنے مکحول سے اُسنے کریب سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کو فرمایا جب دوشنبہ کا دن ہو تو میرے پاس خود بھی آؤ اور اپنی اولاد کو بھی لاؤ تاکہ مین اُنکے حق مین ایسی دعا کرون کہ تجھے بھی اللہ اُسکے ساتھ نفع دے اور تیری اولاد کو بھی۔ پس صبح کو وہ بھی گیا اور ہم بھی اُسکے ساتھ گئے سو آنحضرتؐ نے ہمکو ایک کپڑا پہنایا پھر کہا اے اللہ بخشش کر عباس اور اُسکی اولاد پر ایسی بخشش کہ ظاہر ہو اور باطن۔ اور کوئی گناہ نہ چھوڑے۔ اے اللہ اسکو اپنی اولاد مین معزز رکھ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **مناقب جعفر بن ابی طالب کے رضی اللہ عنہ** حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے جعفر کو دیکھا کہ فرشتون کے ساتھ جنت مین اُڑتا ہے[2] یہ حدیث غریب ہے طریق ابی ہریرہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن جعفر سے اور عبد اللہ بن جعفر کو یحییٰ بن معین وغیرہ نے ضعیف کیا ہے۔ اور یہ والد علی بن مدینی کا ہے اور اس باب مین روایت ہے ابن عباسؓ سے **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذار نے عکرمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے کسی نے جوتا نہیں پہنا اور نہ کوئی اونٹنی پر سوار ہوا ہے اور نہ کوئی گھوڑے کی زین پر سوار ہوا ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل جعفر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفرؓ بن ابی طالب سے فرمایا

---

[1] یعنی حضرت عمرؓ نے حضرت عباس سے زکوۃ کا مال طلب کیا اُنھون نے دینے سے انکار کیا اس سبب سے ان دونون صاحبون مین کچھ گفتگو ہوگئی اور حضرت عباسؓ سے خود آنحضرتؐ نے دو سال کی زکوۃ اُس کے فرض ہونے سے پہلے ہی لے لی تھی ۱۲ [2] اسی وجہ سے اُنکا نام جعفر طیار ہوگیا ہے اور ذو الجناحین بھی اُنکا نام ہے کہ جنگ مین اُنکے دونون بازو اُڑ گئے تھے ۱۲

باب حدثنا القاسم بن دینار الکوفی قال ثنا عبید الله عن اسرائیل عن عبد الاعلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العباس منی وانا منه قال هذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفه الا من حدیث اسرائیل

اشبهت خلقي وخلقي وفي الحديث قصة هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابوسعيد الاشج نا اسمعيل بن ابراهيم ابو يحيى
التيمي نا ابراهيم ابو اسحاق المخزومي عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال ان كنت لاسأل الرجل من اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم عن الآيات من القران انا اعلم بها منه ما اسأله الا ليطعمني شيئا فكنت اذا سألت جعفر بن ابيطالب لم يجبني حتى
يذهب بي الى منزله فيقول لامرأته يا اسماء اطعمينا فاذا اطعمتنا اجابني وكان جعفر يحب المساكين ويجلس اليهم ويحدثهم
ويحدثونه فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكنيه بابي المساكين هذا حديث غريب وابو اسحاق المخزومي هو ابراهيم
بن الفضل المديني وقد تكلم فيه بعض اهل الحديث من قبل حفظه مناقب ابي محمد الحسن بن علي بن ابيطالب والحسين
بن علي بن ابيطالب رضي الله عنهما حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداود الحفري عن سفيان عن يزيد بن ابي زياد عن ابن
ابي نعم عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة حدثنا سفيان
بن وكيع نا جرير وابن فضيل عن يزيد نحوه هذا حديث صحيح حسن وابن ابي نعم هو عبد الرحمن بن ابي نعم البجلي الكوفي
حدثنا سفيان بن وكيع وعبد بن حميد قالا نا خالد بن مخلد نا موسى بن يعقوب الزمعي عن عبد الله بن ابي بكر بن
زيد بن المهاجر قال اخبرني مسلم بن ابي سهل النبال قال اخبرني الحسن بن اسامة بن زيد قال اخبرني ابي اسامة
بن زيد قال طرقت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل
على شئ لاادري ما هو فلما فرغت من حاجتي قلت ما هذا الذي انت مشتمل عليه فكشفه فاذا حسن وحسين

تو میری پیدائش اور خلق سے مشابہت رکھتا ہے۔ اور حدیث مین قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے
اسمعیل بن ابراہیم یعنی ابویحیی تیمی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم ابو اسحاق مخزومی نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے اگر مین کسی مرد کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے قرآن کی کوئی آیت پوچھتا باوجودیکہ مین اُسکو اس سے بہتر جانتا ہوتا تو نہین پوچھتا تھا مگر اسلیئے کہ تا مجھے کچھ کھانا
کھلائے۔ سو اگر مین جعفر بن ابی طالب سے پوچھتا تو وہ مجھے جواب نہ دیتا جب تک کہ مجھے اپنے گھر کیطرف نہ لیجاتا اور اپنی عورت سے کہتا اے اسماء ہمکو
کچھ کھانا کھلا۔ پس جب ہم کو کھانا کھلا لیتا تو جواب دیتا اور جعفر مسکینون کو دوست رکھتا تھا اور اُنکے پاس بیٹھتا تھا اور اُنسے باتین
کرتا اور وہ اس سے باتین کرتے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی کنیت ابی المساکین رکھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابی اسحاق مخزومی وہ ابراہیم بن
فضل مدینی ہے اور بعض محدثین نے حافظہ کی وجہ سے اسمین کلام کیا ہے مناقب ابی محمد یعنی امام حسن بن علی بن ابیطالب و حسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ
عنہما کے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد حفری نے سفیان سے اُسنے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے ابن ابی نعم سے اُس نے
ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رض اور حسین رض اہل جنت کے جوانون کے سردار ہین حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے
کہا حدیث کی ہمسے جریر اور ابن فضیل نے یزید سے مثل اسکے۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے اور ابن ابی نعم وہ عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی کوفی ہے حدیث
کی ہمسے سفیان بن وکیع اور عبد بن حمید نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے خالد بن مخلد نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن یعقوب زمعی نے عبداللہ بن ابی بکر بن زید
بن مہاجر سے کہا اُسنے خبر دی مجھے مسلم بن ابی سہل نبال نے کہا خبر دی مجھے حسن بن اُسامہ بن زید نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ اسامہ بن زید نے کہا اُسنے
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات کو کسی حاجت کے لیئے آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو پکڑے ہوئے نکلے مین نہین جانتا تھا کہ وہ کیا چیز
تھی پس جب مین اپنی حاجت سے فارغ ہوا تو مین نے کہا کس چیز کو آپ پکڑے ہوئے تھے سو آپ نے اُسکو کھولدیا دیکھا تو وہ حسن اور حسین تھے

ف۱ ابوہریرہ کی غرض یہ ہے کہ مین بعض صحابہ سے جو کوئی آیت پوچھتا تھا تو اسلیئے پوچھتا تھا کہ مجھے بھوک بہت لگی ہوتی تھی شاید وہ شخص میری حالت دیکھکر پہچان لے اور کھانا کھلائے اور سوال تو
کرتے ہی نہ تھے خواہ کسیقدر مصیبت مین گرفتار ہوتے تھے اور مجھے وہ مسئلہ اس سے بہتر آتا ہوتا پھر کہتا ہے کہ جعفر بن ابی طالب سب سے زیادہ مسکینون کو دوست رکھتے تھے اور مسکینون کے ساتھ ہی باتین
کرتے اور انھین مین بیٹھتے غرضکہ متکبرین کے اخلاق انمین نہ پائے جاتے تھے ۱۲ ف۲ یعنی دونون امام جنت مین سردار ہونگے تمام لوگون کے جو جوانی کی حالت مین شہید ہوئے ہین اور ظاہر ہے کہ بڑے
سے بڑا اجر ہوتا ہے اور جو بوڑھے کہ جوان شہیدون سے کم درجہ کے ہین اُنسے بھی بطریق اولے دونون صاحبزادے اعلیٰ رتبہ پر ہونگے اور یاد رہے کہ سرداری کی مدار رتبہ پر ہی ہے کسی اور چیز پر
نہین اب جو بعض لوگون نے ان معنی پر اعتراض کیا ہے کہ یہ معنی درست نہین ہوسکتے اسلیئے کہ یہ دونون صاحبزادے بہت بوڑھون کے بھی سردار ہونگے وارد نہین ہوگا۔ اور اس معترض نے اس اعتراض
سے بھاگ کر یہ معنی کہے ہین کہ جنت مین جو لوگ داخل ہونگے وہ جوان ہی ہونگے لہذا یہ سبکے سردار ہوئے مگر اس صورت سے تخصیص لازم ہوگی تا کہ انبیا علیہم السلام اور خلفاء راشدین وغیرہ اس سے خارج ہو جائین ۱۲

علی وركيه فقال هٰذان ابناى وابنا ابنتي اللهم انی احبهما فاحبهما واحب من يحبهما هٰذا حديث حسن غريب حدثنا عقبة بن مكرم البصرى العمى نا وهب بن جرير بن حازم نا ابی عن محمد بن ابی یعقوب عن عبد الرحمٰن بن ابی نعم ان رجلا من اهل العراق سال ابن عمر عن دم البعوض يصيب الثوب فقال ابن عمر انظروا الى هٰذا يسال عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلی الله عليه وسلم وسمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول ان الحسن والحسين هما ريحانتاى من الدنيا هٰذا حديث صحيح وقد رواه شعبة عن محمد بن ابی يعقوب وقد روى ابو هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم نحو هٰذا وابن ابی نعم هو عبد الرحمٰن بن ابی نعم البجلی حدثنا ابو سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر نا رزين قال حدثتنی سلمٰى قالت دخلت على ام سلمة وهی تبكی فقلت ما يبكيك قالت رأيت رسول الله صلی الله عليه وسلم تعنی فی المنام وعلى رأسه ولحيته التراب فقلت مالك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين انفا هٰذا حديث غريب حدثنا ابو سعيد الاشج نا عقبة بن خالد ثنی يوسف بن ابراهيم انه سمع انس بن مالك يقول سئل رسول الله صلی الله عليه وسلم اى اهل بيتك احب اليك قال الحسن والحسين وكان يقول لفاطمة ادعی لی ابنی فيشمهما ويضمهما اليه هٰذا حديث غريب من حديث انس باب حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن عبد الله الانصارى نا الاشعث هو ابن عبد الملك عن الحسن عن ابی بكرة قال صعد رسول الله صلی الله عليه وسلم المنبر فقال ان ابنی هٰذا سيد يصلح الله على يديه بين فئتين هٰذا حديث حسن صحيح قال يعنی الحسن بن علی باب حدثنا الحسين بن حريث نا علی بن الحسين بن واقد ثنی ابی ثنی عبد الله بن بريدة قال سمعت ابی بريدة يقول كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يخطبنا اذ جاء الحسن والحسين عليهما قميصان احمران يمشيان ويعثران فنزل رسول الله صلی الله عليه وسلم من المنبر فحملهما

آپکی ران مبارک پر تھے پس فرمایا آپ نے یہ دونون میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے بیٹے ہین اے اللہ مین ان کو دوست رکھتا ہون سو تو بھی ان کو دوست رکھ اور اُسکو بھی دوست رکھ جو اُنکو دوست رکھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے عقبہ بن مکرم بصری نابینا نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر بن حازم نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے محمد بن ابی یعقوب سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے اہل عراق سے ابن عمر سے مچھر کے خون کی بابت جو کپڑے کو لگجائے سوال کیا پس کہا ابن عمرؓ نے اُسکی طرف خیال کرو کہ مچھر کے خون سے سوال کرتا ہے حالانکہ اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو قتل کر ڈالا ہے[1] اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے حسن اور حسین دُنیا سے میرا نصیب ہین۔ یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے محمد بن یعقوب سے۔ اور روایت کی ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور ابن ابی نعم وہ عبد الرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہے۔ حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے کہا حدیث کی ہمسے رزین نے کہا حدیث کی مجھے سلمٰی نے کہا اُسنے مین ام سلمہ پر داخل ہوئی اس حالت مین کہ وہ رو رہی تھی سو مین نے کہا کس چیز نے تجھے رُلایا ہے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اس حالت مین کہ آپکے سر اور داڑھی مبارک پر مٹی ہے پس مین نے کہا آپکو کیا ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے مین اب حسین کے قتل پر حاضر ہوا تھا یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی مجھے یوسف بن ابراہیم نے یہ کہ سُنا اُسنے انس بن مالک سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کونسا اہل بیت آپکا آپ کو زیادہ محبوب ہے فرمایا آپ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اور آنحضرت فاطمہ سے کہا کرتے تھے میرے پاس اپنے بیٹون کو بُلا پس آپ اُنکو چومتے یا کہا راوی نے آپ اُنکو گود مین لیتے۔ یہ حدیث غریب ہے طریق انس سے باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث نے جو عبد الملک کا بیٹا ہے حسن سے اُسنے ابی بکرہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا میرا بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اُسکے ہاتھ پر دو گروہ مین صلح کرائیگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کہا راوی نے مراد آنحضرت کی اس سے حسن بن علی ہے باب حدیث کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن بریدہ نے کہا سُنا مین نے ابی بریدہ سے کہ کہتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگاہ امام حسنؓ اور حسینؓ سرخ قمیص پہنے ہوئے چلتے ہوئے اور پھسلتے ہوئے آئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نازل ہوئے اور اُن دونون کو اُٹھا لیا

ریحانتی

[1] ابن عمرؓ نے کہا کہ ان لوگون کیطرف خیال کرو کہ حضرت کے بیٹے کو تو اُنھون نے قتل کر ڈالا ہے اور مچھر کے خون سے سوال کرتا ہے یعنی جو اس سے بڑا گناہ ہے اسکا خیال ہی نہین اور ایسی لا یعنی باتون کا خیال کرتے ہین اور فرمایا آپنے کہ دونون دُنیا سے میرا نصیب ہین یعنی دُنیا کے نصیب مین سے یہ بھی میرا نصیب ہین اور جائز ہے کہ ریحان کے معنی خوشبو کے ہون جسکو سونگھتے ہین ۱۲ [2] یعنی زمین پر بسبب کم طاقتی اور صغر سنی کے گرتے

ووضعهما بين يديه ثم قال صدق الله انما اموالكم واولادكم فتنة نظرت الى هٰذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثى ورفعتهما هٰذا حديث حسن غريب انما نعرفه من حديث الحسين بن واقد حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمٰعيل بن عياش عن عبدالله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن راشد عن يعلى بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسين منى وانا من حسين احب الله من احب حسينا حسين سبط من الاسباط هٰذا حديث حسن حدثنا محمد بن يحيىٰ نا عبدالرزاق عن معمر عن الزهرى عن انس بن مالك قال لم يكن احد منهم اشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم من الحسن بن على هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا يحيىٰ بن سعيد نا اسمٰعيل بن ابى خالد عن ابى جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان الحسن بن على يشبهه هٰذا حديث حسن صحيح وفى الباب عن ابى بكر الصديق وابن عباس وابن الزبير حدثنا خلاد بن اسلم البغدادى نا النضر بن شميل نا هشام بن حسان عن حفصة بنت سيرين قالت ثنى انس بن مالك قال كنت عند ابن زياد فجيئ برأس الحسين فجعل يقول بقضيب فى انفه ويقول ما رأيت مثل هٰذا حسنا لم يذكر قال قلت اما انه كان من اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم هٰذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا عبدالله بن عبد الرحمٰن انا عبيد الله بن موسىٰ عن اسرائيل عن ابى اسحاق عن هانئ بن هانئ عن على قال الحسن اشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر الى الرأس والحسين اشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان اسفل من ذلك هٰذا حديث حسن غريب حدثنا واصل بن عبد الاعلى نا ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة بن عمير قال لما جيئ برأس عبيد الله بن زياد واصحابه نضدت فى المسجد فى الرحبة فانتهيت اليهم وهم يقولون قد جاءت قد جاءت فاذا حية قد جاءت تخلل الرؤس حتى دخلت فى منخرى عبيد الله بن زياد فمكثت هنيهة

اور اپنے آگے رکھدیا پھر فرمایا آپ نے سچ کہا اللہ تعالیٰ نے انما اموالکم الخ یعنی بیشک تمھارے مال اور تمھاری اولاد فتنہ ہی میں نے ان دونوں لڑکوں کیطرف دیکھا ہی کہ یہ چلتے ہین اور پھسلتے ہین پس مین صبر نہین کرسکا حتیٰ کہ مین نے اپنا کلام قطع کردیا اور اُن دونوں کو اُٹھالیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہمتو اسکو فقط طریق حسین بن واقد سے ہی پہچانتے ہین حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے اُسنے سعید بن راشد سے اسنے یعلی بن مرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین مجھ سے ہی اور مین حسین سے ہون دوست رکھتا ہی اللہ اسکو جو حسین کو دوست رکھتا ہے حسین فرزندون سے ایک فرزند ہے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے کوئی شخص اُنمین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھنے والا زیادہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نہین تھا یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن خالد نے ابی جحیفہ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے سو حسن بن علی آپ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہی ابی بکر صدیق اور ابن عباس اور ابن زبیر سے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہمسے خلاد بن اسلم بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے کہا اُسنے حدیث کی مجھے انس بن مالک نے کہا اُسنے مین ابن زیاد کے پاس تھا سو اُسکے پاس امام حسین کا سر مبارک لایا گیا سو وہ ایک چھڑی کے ساتھ امام حسینؓ کی ناک مین اشارت کرنے لگا اور کہتا تھا مین نے اس جیسا تو کوئی حسن[1] نہین دیکھا کیون اسکا ذکر کیا جاتا ہے کہا اُسنے مین نے کہا بہر حال یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ہانی بن ہانی سے اُسنے علیؓ سے کہا اُسنے حسنؓ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سینے سے سر تک بہت مشابہ ہی اور حسینؓ اس سے نیچے آنحضرت سے بہت مشابہ ہی یہ حدیث حسن غریب ہی حدیث کی ہمسے واصل بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن عمیر سے کہا اُسنے جب عبیداللہ بن زیاد اور اُسکے دوستون کے سر لائے گئے تو مسجد کے میدان مین ایک دوسرے پر رکھے گئے اور مین اُنکے پاس پہونچا اسحالتمین کہ لوگ کہہ رہے تھے وہ آگیا وہ آگیا دیکھا تو سانپ سرون کے درمیان داخل ہو گیا حتیٰ کہ عبیداللہ بن زیاد کے نتھنون مین داخل ہو گیا اور تھوڑی سی دیر ٹھہر کر

[1] یعنی ایسا آدمی کوئی خوبصورت تو نہین ہوتا کیونکر لوگ اُسکی خوبصورتی کا چرچا کرتے ہین یہ کہتا اور امام کی ناک مین چھڑی لگا کر لوگون کو بتلاتا ۱۲

ثم خرجت فذهبت حتی تغیبت ثم قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلک مرتین او ثلاثا هذا حدیث حسن صحیح
باب حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن واسحاق بن منصور قالا نا محمد بن یوسف عن اسرائیل عن میسرة بن حبیب
عن المنهال بن عمرو عن زر بن حبیش عن حذیفة قال سألتنی امی متی عهدک تعنی بالنبی صلی اللہ علیه وسلم فقلت
مالی به عهد منذ کذا وکذا فنالت منی فقلت لها دعینی اٰتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فاصلی معه المغرب واساله ان
یستغفرلی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیه وسلم فصلیت معه المغرب فصلی حتی صلی العشاء ثم انفتل فتبعته
فسمع صوتی فقال من هذا حذیفة قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک قال ان هذا ملک لم ینزل الارض
قط قبل هذه اللیلة استأذن ربه ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة وان الحسن
والحسین سیدا شباب اهل الجنة هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه لا نعرفه الا من حدیث اسرائیل
حدثنا محمود بن غیلان نا ابو اسامة عن فضیل بن مرزوق عن عدی بن ثابت عن البراء ان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم ابصر حسنا وحسینا فقال اللهم انی احبهما فاحبهما هذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد
بن بشار نا ابو عامر العقدی نا زمعة بن صالح عن سلمة بن وهرام عن عکرمة عن ابن عباس قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم حامل الحسن بن علی علی عاتقه فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ
علیه وسلم ونعم الراکب هو هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وزمعة بن صالح قد ضعفه بعض اهل
العلم من قبل حفظه حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عدی بن ثابت قال سمعت البراء بن عازب قال
رأیت النبی صلی اللہ علیه وسلم واضع الحسن بن علی علی عاتقه وهو یقول اللهم انی احبه فاحبه هذا حدیث حسن صحیح

پھر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ وہ (ہماری نظروں سے) غائب ہوگیا پھر کہنے لگے وہ آگیا وہ آگیا پس اُس سانپ نے یہ کام دوبار کیا یا تین بار- یہ حدیث حسن صحیح ہے باب حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن اور اسحاق بن منصور نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اسرائیل سے اُس نے میسرہ بن حبیب سے اُسنے منہال بن عمرو سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے حذیفہ سے کہا اُسنے مجھ سے میری والدہ نے پوچھا کتنی دیر تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے ہوئے ہوئی ہے میں نے کہا مجھے تو اسقدر مدت ہوئی ہے پس وہ مجھپر غصہ ہوئی پھر میں نے اُس سے کہا مجھے چھوڑ کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں اور مغرب کی نماز اُن کے ساتھ پڑھتا ہوں اور اپنے لیئے اور تیرے لیئے اُن سے بخشش کا سوال کرتا ہوں سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُن کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پس آپ نے نماز پڑھی حتی کہ عشا کی نماز بھی پڑھی پھر آپ (مسجد سے) واپس ہوئے اور میں بھی آپ کے پیچھے لگا اور آپ نے میری آواز سن لی پس کہا یہ کون ہے کیا حذیفہ ہے میں نے کہا ہاں فرمایا آپ نے تجھے کیا کام ہے اللہ تجھے اور تیری والدہ کو بخشے - فرمایا آپ نے یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اُسنے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے کے واسطے اور یہ بشارت دینے کے واسطے سوال کیا ہے کہ فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں- یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اسرائیل سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عدی بن ثابت سے اُسنے براء سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین کو دیکھا پس کہا اے اللہ میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی اُنکو دوست رکھ - یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنی گردن مبارک پر اُٹھائے ہوئے تھے کہ ایک مرد نے کہا اے لڑکے تو بہت اعلیٰ سواری پر سوار ہوا ہے پس فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ سوار بھی بہت عمدہ ہے- یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور زمعہ بن صالح کو بعض عالموں نے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہے- حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عدی بن ثابت سے کہا اُس نے سُنا میں نے براء بن عازبؓ سے کہ کہا اُسنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن بن علی کو اپنی گردن مبارک پر اُٹھائے ہوئے یہ کہہ رہے تھے اے اللہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی اسے دوست رکھ - یہ حدیث صحیح ہے

مناقب اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا زيد بن الحسن عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجته يوم عرفة وهو على ناقته القصواء يخطب فسمعته يقول يا ايها الناس اني تركت فيكم من ان اخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي وفي الباب عن ابي ذر وابي سعيد وزيد بن ارقم وحذيفة بن اسيد هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وزيد بن الحسن قد روى عنه سعيد بن سليمان وغير واحد من اهل العلم حدثنا قتيبة بن سعيد نا محمد بن سليمان الاصبهاني عن يحيى بن عبيد عن عطاء عن عمر بن ابي سلمة ربيب النبي صلى الله عليه وسلم قال نزلت هذه الاية على النبي صلى الله عليه وسلم انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا في بيت ام سلمة فدعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة وحسنا وحسينا فجللهم بكساء وعلي خلف ظهره فجللهم بكساء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بيتي فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا قالت ام سلمة وانا معهم يا رسول الله قال انت على مكانك وانت على خير وفي الباب عن ام سلمة ومعقل بن يسار وابي الحمراء وانس بن مالك هذا حديث غريب من هذا الوجه حدثنا علي بن المنذر الكوفي نا محمد بن فضيل نا الاعمش عن عطية عن ابي سعيد والاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن زيد بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدي احدهما اعظم من الاخر كتاب الله حبل ممدود

مناقب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کے حدیث کی ہمسے نصر بن عبدالرحمن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حسن نے حفص بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابرؓ بن عبداللہ سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ کے دن حج مین اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ پڑھتے دیکھا سو مین نے آپسے سُنا کہ فرماتے تھے اے لوگو مین نے تم مین ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسکو پکڑو گے تو گمراہ نہ ہوگے ایک تو کتاب اللہ دوسری عترت یعنی اہلبیت اور اس باب مین روایت ہے ابی ذر اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور حذیفہ بن اُسید سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی ایک اور اہل علم نے روایت کی ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سلیمان اصبہانی نے یحیی بن عبید سے اُسنے عطاء سے اُسنے عمر بن ابی سلمہ سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردہ ہے کہا اُسنے یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ام سلمہؓ کے گھر مین نازل ہوئی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الخ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور ایک چادر مین ڈھانپ لیا اور حضرت علی آپکے پیچھے تھے پس اُنکو بھی آپنے چادر مین ڈھانپ لیا پھر اُنکے حق مین فرمایا اے اللہ یہ میرے اہلبیت ہین سو انسے پلیدی دور کر اور اچھی طرح سے پاک کر کہا ام سلمہ نے اور مین بھی اُنکے ساتھ ہون یا رسول اللہ فرمایا آپنے تو اپنی جگہ ہے اور تُو نیک بہتری کی طرف ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ام سلمہ اور معقل بن یسار اور ابی الحمراء اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہمسے علی بن منذر کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے اور نیز اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے زید بن ارقم سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین تم مین ایسی چیز چھوڑتا ہون کہ اگر تم اُسکے ساتھ تمسک کروگے تو میرے بعد گمراہ نہوگے ایک دو سرے سے بڑا ہے کتاب اللہ تو ایک لمبی رسی ہے

اہلبیت کا لفظ تو اُسپر بولا جاتا ہے جسکو صدقہ کھانا حرام ہے اور وہ بنو ہاشم ہین جنمین آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل داخل ہین کیونکہ ان تمام پر صدقہ حرام ہے اور کبھی اطلاق اسکا آنحضرت کے قبیلے پر ہوتا ہے جنمین ازواج مطہرات بھی شامل ہین اور قرآن مجید مین جو یطہرکم تطہیرا کا خطاب وارد ہوا ہے اگرچہ ظاہر الفاظ کے اقتضا کرتے ہین کہ صرف مردون کو ہی شامل ہو مگر اگر غور سے دیکھا جائے تو امام رازی کی بات ہی ٹھیک ہے اور وہ یہ ہے کہ سیاق آیت کا ظاہر دلالت کرتا ہے کہ ازواج مطہرات اس مین داخل ہین انکا اس آیت سے خارج کرنا صحیح نہین مترجم بلکہ مابعد اور ماقبل آیت کا تو صرف انھین کی خواہش کرتا ہے اور ماسوائے اُنکے اور کو نکالتا ہے آنحضرتؐ نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور علیؓ اور فاطمہ رضی اللہ عنہم کو خود اُس آیت مین دعا کرکے داخل کیا ہے اسی واسطے آپنے ام سلمہؓ کو فرمایا جبکہ اُسنے اُن مین شریک ہونے کا سوال کیا کہ انت علی مکانک انت علی خیر یعنی تو اپنی حالت پر ہے اور تو اُنسے بہتری کی طرف ہے یعنی تجھے تو خود اللہ تعالے نے داخل کیا ہے میرے داخل کرنے کی کیا حاجت ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ لیذہب عنکم ویطہرکم مین ضمیر مذکر کی کیا وجہ ہے تو وہ باعتبار اہل کے ہے اور ضمیر مذکر کے لانے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس جگہ ضمیر مونث کی ہوتی تو صرف آنحضرتؐ کی بیبیون کو ہی شامل ہوتا اور کوئی دوسرا اسمین داخل ہی نہ ہوتا مذکر کی ضمیر ہونے سے آنحضرت کو بھی یہ دلیری ہوگئی کہ اُن لوگون کے حق مین بھی دعا کردِن کہ خدا ان کو بھی اسمین داخل کرے چنانچہ آپؐ نے دعا کی اگر یہ نہ کہا جائے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی اس سے خارج ہو جائیگی باوجودیکہ وہ بالاتفاق اسمین داخل ہے یا یہ کہا جائے کہ ضمیر باعتبار تغلیب کے ہے یا یہ کہا جاوے کہ بعض اوقات ضمیر مذکر مونث کی طرف آجاتی ہے جیسا کہ بخاری مین ہے کہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کو جبکہ وہ بیمار تھی اور اسکو تہمت زنا کی لگی تھی فرمایا کیف تیکم یعنی تمھارا کیا حال ہے اسجگہ آپنے اسکے واسطے ایک تو مذکر کی ضمیر دوسری تا کی بولی۔ علی ہذا القیاس کئی جگہ کلام عرب مین مذکر کی ضمیر مونث کی طرف آتی ہے جو شخص کہ ماہر حدیث کا ہے اُسپر یہ امر پوشیدہ نہین ۱۲

من السماء الی الارض وعترتی اهل بیتی ولم یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما هٰذا حدیث حسن غریب حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن کثیر النواء عن ابی ادریس عن المسیب بن نجبة قال قال علی بن ابی طالب قال النبی صلی الله علیه وسلم ان کل نبی اعطی سبعة نجباء رفقاء او قال رقباء واعطیت انا اربعة عشر قلنا من هم قال انا وابنای وجعفر وحمزة وابوبکر وعمر ومصعب بن عمیر وبلال وسلمان وعمار والمقداد وحذیفة وعبدالله بن مسعود هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه وقد روی هٰذا الحدیث عن علی موقوفا حدثنا ابوداود سلیمان بن الاشعث نا یحیی بن معین نا هشام بن یوسف عن عبدالله بن سلیمان النوفلی عن محمد بن علی بن عبدالله بن عباس عن ابیه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احبوا الله لما یغذوکم من نعمه واحبونی بحب الله واحبوا اهل بیتی بحبی هٰذا حدیث حسن غریب انما نعرفه من هٰذا الوجه مناقب معاذ بن جبل وزید بن ثابت وابی بن کعب وابی عبیدة بن الجراح حدثنا سفیان بن وکیع نا حمید بن عبدالرحمٰن عن داؤد العطار عن معمر عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدهم فی امر الله عمر واصدقهم حیاء عثمان بن عفان واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضهم زید بن ثابت واقرءهم ابی بن کعب ولکل امة امین وامین هٰذه الامة ابوعبیدة بن الجراح هٰذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث قتادة الا من هٰذا الوجه وقد رواه ابوقلابة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه حدثنا محمد بن بشار نا عبدالوهاب بن عبدالمجید الثقفی نا خالد الحذاء عن ابی قلابة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بن کعب ان الله امرنی ان اقرأ علیك لم یکن الذین کفروا قال وسمانی قال نعم فبکی هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی هٰذا الحدیث عن ابی بن کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا محمد بن

جو آسمان سے زمین تک ہے یعنی ترقی کے قابل ہے اور عترت یعنی میرے اہلبیت اور یہ دونون متفرق نہین ہونگے یہانتک کہ حوض پر میرے پاس آئینگے پس دیکھو کہ میرے بعد ان دونون کے ساتھ کیونکر متمسک ہوتے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے کثیر نواء سے اُسنے ابی ادریس سے اُسنے مسیب بن نجبہ سے کہا اُسنے کہا ہے علی رضی ابن ابی طالب نے کہ فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہر ایک نبی سات فاضل دوست یا حافظ (شک راوی) دیا گیا ہے اور مجھے چودہ دوست ملے ہین پوچھا ہمنے وہ کون ہین فرمایا آپنے مین (یعنی علی) اور اُسکے دونون بیٹے اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور مقداد اور حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور یہ حدیث حضرت علی سے موقوف مروی ہے حدیث کی ہمسے ابوداؤد سلیمان بن اشعث نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن معین نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن یوسف نے عبداللہ بن سلیمان نوفلی سے اُسنے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کو دوست رکھو اسلیے کہ تمکو اپنی نعمتون سے کھلا دیتا ہے اور مجھے اللہ کی محبت کے باعث دوست رکھو اور میرے اہلبیت کو بسبب میری محبت کے دوست رکھو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم تو اسکو فقط اسی طریق سے پہچانتے ہین مناقب معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی بن کعب اور ابی عبیدہ بن جراح کے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن عبدالرحمٰن نے داؤد عطار سے اُسنے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس رضؓ بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اُمت سے زیادہ رحم کرنیوالا میری اُمت پر ابوبکر ہے اور بہت سخت انمین سے اللہ کے امر مین عمر ہے اور بہت صادق ان مین سے حیا مین عثمان بن عفان ہے اور بہت جاننے والا انمین سے حلال اور حرام کو معاذ بن جبل ہے اور انمین سے زیادہ علم فرائض جاننے والا زید بن ثابت ہی اور بہت قاری انمین سے ابی بن کعب ہے۔ اور ہر ایک امت کا ایک امین ہے اور امین اس اُمت کا ابوعبیدہ بن جراح ہے۔ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو طریق قتادہ سے مگر اسی طریق سے اور روایت کیا اسکو ابوقلابہ نے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذا نے ابی قلابہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا مجھے اللہ تعالےٰ نے یہ حکم دیا ہی کہ تجھے یہ سورت سناؤن لم یکن الذین کفروا کہا ابی نے اور اللہ نے میرا نام لیا ہی فرمایا آپنے ہان سو وہ رو پڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی بن کعب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہم سے محمد بن

بشار نا یحیی بن سعید نا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك قال جمع القرآن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعة كلهم من الانصار ابی بن كعب ومعاذ بن جبل وزيد بن ثابت وابو زيد قال قلت لانس من ابو زيد قال احد عمومتی هذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل ابو بكر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبيدة بن الجراح نعم الرجل اسيد بن حضير نعم الرجل ثابت بن قيس بن شماس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل معاذ بن عمرو بن الجموح هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث سهيل حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن ابی اسحاق عن صلة بن زفر عن حذيفة بن اليمان قال جاء العاقب والسيد الى النبی صلى الله عليه وسلم فقالا ابعث معنا امينك قال فانی سابعث معكم امينا حق امين فاشرف لها الناس فبعث ابا عبيدة قال وكان ابو اسحاق اذا حدث بهذا الحديث عن صلة قال سمعته منذ ستين سنة هذا حديث حسن صحيح وقد روی عن عمر وانس عن النبی صلى الله عليه وسلم انه قال لكل امة امين وامين هذه الامة ابو عبيدة بن الجراح **مناقب** سلمان الفارسی رضی الله عنه حدثنا سفيان بن وكيع نا ابی عن الحسن بن صالح عن ابی ربيعة الايادی عن الحسن عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الجنة تشتاق الى ثلاثة علی وعمار وسلمان هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث الحسن بن صالح **مناقب** عمار بن ياسر وكنيته ابو اليقظان رضی الله عنه حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفيان عن ابی اسحاق عن هانئ بن هانئ عن علی قال جاء عمار بن ياسر يستاذن على النبی صلى الله عليه وسلم فقال ائذنوا له مرحبا بالطيب المطيب هذا حديث حسن صحيح

بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے چار شخصون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قرآن جمع کیا ہی سب کے سب قبیلۂ انصار سے تھے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابوزید کہا راوی نے مین نے انس سے کہا ابوزید کون ہی کہا اُسنے ایک میرا چچا ہی یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا مرد ابوبکر ہے اچھا مرد عمر ہے اچھا مرد ابو عبیدہ بن جراح ہے اچھا مرد اسید بن حضیر ہی اچھا مرد ثابت بن قیس بن شماس ہی اچھا مرد معاذ بن جبل ہی اچھا مرد معاذ بن عمرو بن جموح ہی یہ حدیث حسن ہی ہم تو اسکو فقط طریق سہیل سے ہی پہچانتے ہین حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے صلہ بن زفر سے اُسنے حذیفہ بن یمان سے کہا اُسنے عاقب اور ایک سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس کہا اُن دونون نے ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین بھیجئے فرمایا آپ نے مین جلد ہی تمھارے ساتھ ایک امین جو لائق امین کہلانے کے ہے بھیجون گا پس لوگون نے اُسکے لئے گردنین بلند کین سو آپ نے ابو عبیدہ کو بھیجدیا کہا راوی نے اور ابواسحاق جب یہ حدیث صلہ سے روایت کرتا تو کہتا مین نے یہ حدیث قریب ساٹھ سال سے سُنی ہوئی ہی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہی بواسطۂ عمر اور انسؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپنے ہر ایک نبی کے لئے ایک امین ہی اور امین اس اُمت کا ابو عبیدہ بن جراح ہی **مناقب** سلمان فارسی کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے حسن بن صالح سے اُسنے ابی ربیعہ ایادی سے اُسنے حسن سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتؑ تین شخصون کیطرف مشتاق ہی علی اور عمار اور سلمان یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حسن بن صالح سے **مناقب** عمار بن یاسر کے اور کنیت اُس کی ابو الیقظان ہی رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ہانی بن ہانی سے اُسنے علی سے کہا عمار بن یاسر آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اذن مانگنے لگا فرمایا آپ نے اسکو اذن دو مبارک ہو ساتھ طیب مطیب کے یہ حدیث حسن صحیح ہی

[۱] ابو عبیدہ جراح کے مناقب مین عمر کی جگہ ابن عمر ہے ظاہر تو یہ غلطی کسی نساخ کی ہی مگر احتمال ہی کہ دونون سے مروی ہو اور عاقب وہ شخص ہی جو سردار کے بعد اُسکی مدد کے لئے آوے یعنی پہلے کوئی سردار ایک کام کو جاوے بعد اُسکے اُسکے پیچھے ایک اور آدمی اُسی کام کے لئے سردار کی مدد کو بھیجا جاوے ۱۲ [۲] معنی اسکے یہ ہین اولا تو خود ذات اُسکی طاہر ہی پھر اُسنے اعمال صالحہ سے اپنے وجود کو نور علی نور بنا دیا ہی ۱۲ [۳] اس سے مقصود اشتیاق اہل جنت یعنی حور وغلمان وغیرہما

حدثنا القاسم بن دینار الکوفی ثنا عبید اللہ بن موسیٰ عن عبد العزیز بن سیاہ عن حبیب بن ابی ثابت عن عطاء بن یسار عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما خیر عمار بین امرین الا اختار اشدھما ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ من حدیث عبد العزیز بن سیاہ وھو شیخ کوفی وقد روی عنہ الناس ولہ ابن یقال لہ یزید بن عبد العزیز ثقۃ روی عنہ یحییٰ بن ادم حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن مولی لربعی عن ربعی بن حراش عن حذیفۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا ادری ما قدر بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی واشار الی ابی بکر وعمر واھتدوا بھدی عمار وما حدثکم ابن مسعود فصدقوہ ھٰذا حدیث حسن وروی ابراھیم بن سعد ھٰذا الحدیث عن سفیان الثوری عن عبد الملک بن عمیر عن ھلال مولی ربعی عن ربعی عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وقد روی سالم المرادی الکوفی عن عمرو بن ھرم عن ربعی بن حراش عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھٰذا حدثنا ابو مصعب المدینی نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابشر یا عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ وفی الباب عن ام سلمۃ وعبد اللہ بن عمرو وابی الیسر وحذیفۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث العلاء بن عبد الرحمٰن **مناقب ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ** حدثنا محمود بن غیلان نا ابن نمیر عن الاعمش عن عثمان بن عمیر ھو ابو الیقظان عن ابی حرب بن ابی الاسود الدیلی عن عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق من ابی ذر وفی الباب عن ابی الدرداء وابی ذر ھٰذا حدیث حسن حدثنا العباس العنبری نا النضر بن

حدیث کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے عبد العزیز بن سیاہ سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے عائشہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اختیار دیا گیا عمار کو درمیان دو امروں کے مگر کہ اُسنے بہتر اُن دونوں میں سے اختیار کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے یعنی طریق عبد العزیز بن سیاہ سے اور یہ شیخ کوفی ہے اور اس سے کئی لوگوں نے روایت کی ہے اور اسکا ایک بیٹا ہوا اسکا نام یزید بن عبد العزیز ہے وہ ثقہ ہے اُس سے یحییٰ بن آدم نے روایت کی ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی کے غلام سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے حذیفہ سے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے سو فرمایا آپ نے میں نہیں جانتا کہ میری زندگی تم میں کبتک باقی ہے سو تم اُن لوگوں کا اقتدا کرو جو میرے پیچھے ہیں اور اشارت کی آپ نے طرف ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عمارؓ کے طریق کی راہ چلو اور جو حدیث تم کو ابن مسعودؓ بیان کرے تو اُسکی تصدیق کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث سفیان ثوری سے اُسنے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ہلال سے جو ربعی کا غلام ہے اُسنے ربعی سے اُسنے حذیفہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ اور روایت کی سالم مرادی کوفی نے عمرو بن ہرم سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے حذیفہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے ابو مصعب مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عمار تجھے بشارت ہو کہ تجھے باغی گروہ قتل کریگا اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی الیسر اور حذیفہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق علاء بن عبد الرحمٰن سے **مناقب ابی ذر غفاری کے رضی اللہ عنہ** حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابن نمیر نے اعمش سے اُسنے عثمان بن عمیر سے جو ابو الیقظان ہے اُسنے ابی حرب بن ابی الاسود دیلی سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں سایہ ڈالا آسمان نے اور نہیں اُٹھایا زمین نے کوئی آدمی سچا ابی ذر سے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابو الدرداءؓ اور ابو ذرؓ سے۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن

[1] یعنی آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کوئی آدمی سچا ابو ذرؓ سے نہیں ہے یہ کلام آپ کا علی سبیل المبالغہ ہے کیونکہ بالاجماع ثابت ہو کہ کوئی آدمی سچا ابی بکر رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے یا واقعی یہ صفت ابی ذرؓ میں سب سے زائد ہو اور حضرت ابو بکرؓ وغیرہ کی فضیلت کلیۃً ہے نہ جزئیۃً کما حققہ اہل العلم اصل بات یہ ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب صدیق اس وجہ سے تھا کہ اُنھوں نے کلام پیغمبر کو بلا دلیل و بلا عذر و حیلہ تسلیم کیا چنانچہ جب آنحضرتؐ نے اپنا معراج پر جانا بیان فرمایا تو سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق نے ہی اس امر کو تسلیم کیا بخلاف دیگروں کے اور ابو ذرؓ کی فوقیت صرف صداقت میں ہے یعنی سچ بولنے میں اور ضرور ہے کہ وہ اس خاص حقیقت میں سب پر غالب ہوں ۱۲

محمد نا عکرمۃ بن عمار ثنی ابو زمیل عن مالک بن مرثد عن ابیہ عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذی لھجۃ اصدق ولا اوفی من ابی ذر شبہ عیسی ابن مریم فقال عمر بن الخطاب کالحاسد یا رسول اللہ فتعرف ذلک لہ قال نعم فاعرفوہ ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وقد روی بعضھم ھذا الحدیث فقال ابو ذر یمشی فی الارض بزھد عیسی ابن مریم مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ حدثنا علی بن سعید الکندی نا ابو محیاۃ یحیی بن یعلی عن عبد الملک بن عمیر عن ابن اخی عبد اللہ بن سلام قال لما ارید قتل عثمان جاء عبد اللہ بن سلام فقال لہ عثمان ما جاء بک قال جئت فی نصرک قال اخرج الی الناس فاطردھم عنی فانک خارجا خیر لی منک داخلا فخرج عبد اللہ الی الناس فقال ایھا الناس انہ کان اسمی فی الجاھلیۃ فلان فسمانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ ونزلت فی آیات من کتاب اللہ نزلت فی وشھد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ فآمن واستکبرتم ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین ونزل قل کفی باللہ شھیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب ان للہ سیفا مغمودا عنکم وان الملائکۃ قد جاورتکم فی بلدکم ھذا الذی نزل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاللہ اللہ فی ھذا الرجل ان تقتلوہ فواللہ لان قتلتموہ لتطردن جیرانکم الملائکۃ ولتسلن سیف اللہ المغمود عنکم فلا یغمد الی یوم القیمۃ قالوا اقتلوا الیھودی واقتلوا عثمان ھذا حدیث غریب انما نعرفہ من حدیث عبد الملک بن عمیر وقد روی شعیب بن صفوان ھذا الحدیث عن عبد الملک بن عمیر فقال عمر بن محمد بن عبد اللہ بن سلام عن جدہ عبد اللہ بن سلام حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن معاویۃ بن صالح عن ربیعۃ بن یزید عن ابی ادریس الخولانی عن یزید بن عمیرۃ قال لما حضر معاذ بن جبل الموت قیل لہ یا ابا عبد الرحمن اوصنا قال اجلسونی فقال ان العلم والایمان مکانھما من ابتغاھما وجدھما یقول ذلک ثلاث مرات والتمسوا العلم عند اربعۃ رھط

محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی مجھے ابو زمیل نے مالک بن مرثد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ذر رضی سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین سایہ ڈالا آسمان نے اور نہین اُٹھایا زمین نے کوئی ذی لہجہ سچا اور وفادار ابی ذر سے مانند عیسےٰ ابن مریم کے پس عمر بن خطاب نے غبطہ سے کہا یا رسول اللہ کیا آپ اُسکی ایسی تعریف کرتے ہین جواب دیا آپنے ہان تم بھی اُسکی تعریف کرو یہ حدیث حسن غریب ہی اس طریق سے اور بعض نے اس روایت کو اسطرح بیان کیا ہی پس کہا اُسنے کہ ابو ذر روے زمین پر زہد مین ایسا ہی جیسے عیسےٰ ابن مریم - مناقب عبد اللہ بن سلام کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے علی بن سعید کندی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو محیاۃ یعنے یحییٰ بن یعلی نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عبد اللہ بن سلام کے بھتیجے سے کہا اُسنے جب حضرت عثمان رض کا قتل ٹھان لیا گیا تو عبد اللہ بن سلام آیا پس کہا اُس سے حضرت عثمان رض نے کون چیز لائی ہے تجھکو جواب دیا اُسنے کہ تیری مدد کہا حضرت عثمان رض نے کہ لوگون کیطرف جا اور اُنکو مجھ سے ہٹا پس تحقیق باہر نکلنا تیرا اچھا ہی میرے لئے اندر داخل ہونے تیرے سے پس عبد اللہ لوگون کی طرف نکلا پس کہا اُسنے اے لوگو میرا نام جاہلیت مین یہ تھا - (اپنا نام بیان کیا ہوگا) پس حضرت نے میرا نام عبد اللہ رکھدیا اور میرے حق مین قرآن کی کئی آیتین نازل ہوئی ہین میرے حق مین نازل ہوئی یہ آیت وشھد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ فآمن واستکبرتم ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین - اور یہ بھی نازل ہوئی - قل کفی باللہ شھیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب تحقیق اللہ کی ایک تلوار ہے نیام مین ڈالی ہوئی تمسے اور یہ کہ فرشتے اُس شہر مین تمھارے پڑوسی ہین جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وارد ہوے ہین پس ڈرو اللہ سے اس مرد کے قتل کرنے مین قسم بخدا اگر تمنے اسے قتل کیا تو اپنے پڑوسیون فرشتون کو ہٹا دوگے اور سوت لوگے اللہ کی تلوار کو جو تمسے ڈھانپی گئی ہی پھر قیامت تک وہ ڈھانپی نہین جائیگی کہا اُنھون نے مارو اس یہودی کو بھی یعنی عبد اللہ کو و عثمان کو یہ حدیث غریب ہی ہم اسکو فقط طریق عبد الملک بن عمیر سے ہی پہچانتے ہین اور روایت کیا ہی شعیب بن صفوان نے اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر سے پس کہا اُسنے یہ روایت ہی عمر بن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے اُسنے روایت کی اپنے دادا عبد اللہ بن سلام سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے معاویہ بن صالح سے اُسنے ربیعہ بن یزید سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے یزید بن عمیرہ سے کہا اُسنے جب معاذ بن جبل رض کی موت کا وقت پہونچا تو اس سے کہا گیا اے ابا عبد الرحمن (کنیت معاذ) ہمکو کوئی وصیت کر - کہا اُسنے مجھے بٹھلاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہ پر ہین جو کوئی اُنکو طلب کریگا پائے گا اُنکو - تین بار اُسنے یہ کہا اور علم چار شخصون سے طلب کرو -

عند عویمر ابی الدرداء وعند سلمان الفارسی وعند عبد اللہ بن مسعود وعند عبد اللہ بن سلام الذی کان یھودیا فاسلم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ عاشر عشرۃ فی الجنۃ وفی الباب عن سعد ھٰذا حدیث حسن غریب
مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حدثنا ابراھیم بن اسمٰعیل بن یحییٰ بن سلمۃ بن کھیل ثنی ابی عن ابیہ عن سلمۃ بن کھیل عن ابی الزعراء عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا بالذین من بعدی من اصحابی ابی بکر وعمر واھتدوا بھدی عمار وتمسکوا بعھد ابن مسعود ھٰذا حدیث غریب من ھٰذا الوجہ من حدیث ابن مسعود لانعرفہ الامن حدیث یحییٰ بن سلمۃ بن کھیل ویحییٰ بن سلمۃ یضعف فی الحدیث وابو الزعراء اسمہ عبد اللہ بن ھانی وابو الزعراء الذی روی عنہ شعبۃ والثوری وابن عیینۃ اسمہ عمرو بن عمرو وھو ابن اخی ابی الاحوص صاحب ابن مسعود حدثنا ابو کریب نا ابراھیم بن یوسف بن ابی اسحاق عن ابیہ عن ابی اسحاق عن الاسود بن یزید انہ سمع اباموسیٰ یقول لقد قدمت انا واخی من الیمن وما نری حینا الا ان عبد اللہ بن مسعود رجل من اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما نری من دخولہ ودخول امہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ سفیان الثوری عن ابی اسحاق حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا اسرائیل عن ابی اسحاق عن عبد الرحمٰن بن یزید قال اتینا حذیفۃ فقلنا حدثنا باقرب الناس من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھدیا ودلا فناخذ عنہ ونسمع منہ قال کان اقرب الناس ھدیا ودلا وسمتا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن مسعود حتی یتواری منا فی بیتہ ولقد علم المحفوظون من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابن ام عبد ھو من اقربھم الی اللہ زلفا ھٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن

عویمر یعنی ابی درداء سے اور سلمان فارسی سے اور عبد اللہ بن مسعود سے اور اس عبد اللہ بن سلام سے جو کہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا اسلئے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے تھے یہ دسوان ہی دس کا جنت مین[1]۔ اور اس باب مین روایت ہے سعد سے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہی
مناقب عبد اللہ بن مسعود کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے ابراہیم بن اسمٰعیل بن یحییٰ بن سلمہ بن کہیل نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے اپنے باپ سے اُسنے سلمہ بن کہیل سے اُسنے ابی الزعراء سے اُسنے ابن مسعودؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو اُن لوگوں کی جو میرے بعد میرے صحابہ سے ہین یعنی ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عمارؓ کے طریق کی راہ چلو۔ اور ابن مسعود کی امور دین کے ساتھ تمسک کرو[2] یہ حدیث غریب ہے اسوجہ سے یعنی طریق ابن مسعود سے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحییٰ بن سلمہ بن کہیل سے اور یحییٰ بن سلمہ حدیث مین ضعیف ہی۔ اور ابو الزعراء کا نام عبد اللہ بن ہانی ہی۔ اور وہ ابو الزعراء کہ جس سے شعبہ اور ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہین نام اسکا عمرو بن عمرو ہے اور وہ بھتیجا ابو الاحوص کا ہی جو شاگرد ابن مسعود کا ہے ۔ حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے باپ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے اسود بن یزید سے کہ سنا اُسنے ابا موسیٰ سے کہ کہتا تھا مین اور میرا بھائی یمن سے آئے اور اُسوقت ہم سوا ے عبد اللہ بن مسعودؓ کے اور کسی مرد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت سے نہین گمان کرتے تھے کیونکہ اسکا اور اسکی والدہ کا آنا جانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے ۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمٰن بن یزید سے کہا اُسنے ہم حذیفہ کے پاس آئے پس ہمنے اس سے کہا ہمکو وہ آدمی بتلاؤ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت اور طریق مین زیادہ قریب ہو تاکہ ہم اس سے علم سیکھین اور اُس سے سُنین ۔ کہا اُسنے عبد اللہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدایت اور طریق اور سیرت کے زیادہ مناسب ہے یہانتک کہ وہؓ ہمسے اپنے گھر مین چھپ گیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جو محفوظ ہین وہ جانتے ہین کہ ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے

[1] یہ شخص عشرۂ مبشرہ سے تو نہین جنکی خبر آنحضرتؐ نے احد پردی ہے کہ یہ جنتی ہین مگر یہ مثل اُنکے ہے جیسا کہ بولتے ہین ابو یوسف ابو حنیفہ ۔ یعنی ابو یوسف مثل ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما کے ہے ۱۲ [2] یعنی ہم اس کے ظاہر حال کی خبر دیتے ہین کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیروی مین بہت قریب ہے باطن کا حال ہم نہین جانتے ۱۲

نا صاعد الحرانی نا زهیر نا منصور عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت مؤمرا احدا منهم من غیر مشورة لامرت ابن ام عبد هذا حدیث انما نعرفه من حدیث الحارث عن علی حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن سفیان الثوری عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت مؤمرا احدا من غیر مشورة لامرت ابن ام عبد حدثنا هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق بن سلمة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذوا القران من اربعة من ابن مسعود وابی بن کعب ومعاذ بن جبل و سالم مولی ابی حذیفة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا الجراح بن مخلد البصری نا معاذ بن هشام ثنی ابی عن قتادة عن خیثمة بن ابی سبرة قال اتیت المدینة فسألت الله ان ییسر لی جلیسا صالحا فیسر لی ابا هریرة فجلست الیه فقلت له انی سألت الله ان ییسر لی جلیسا صالحا فوفقت لی فقال من این انت قلت من اهل الکوفة جئت التمس الخیر واطلبه فقال الیس فیکم سعد بن مالک مجاب الدعوة وابن مسعود صاحب طهور رسول الله صلی الله علیه وسلم ونعلیه وحذیفة صاحب سر رسول الله صلی الله علیه وسلم وعمار الذی اجاره الله من الشیطان علی لسان نبیه وسلمان صاحب الکتابین قال قتادة والکتابان الانجیل والقران هذا حدیث حسن غریب صحیح وخیثمة هو ابن عبد الرحمن بن ابی سبرة نسب الی جده مناقب حذیفة بن الیمان رضی الله عنه حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا اسحاق بن عیسیٰ عن شریک عن ابی الیقظان عن زاذان عن حذیفة قال قالوا یا رسول الله لو استخلفت قال ان استخلفت علیکم فعصیتموه عذبتم ولکن ما حدثکم حذیفة فصدقوه وما اقرأکم عبد الله فاقرؤه قال عبد الله فقلت لاسحاق بن عیسیٰ یقولون هذا عن ابی وائل قال لا عن زاذان انشاء الله هذا حدیث حسن

کہا حدیث کی ہمسے صاعد حرانی نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر نے کہا حدیث کی ہمسے منصور نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علیؓ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھکو کسی کو بغیر مشورہ کے حاکم بنانا ہوتا تو ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود کو حاکم بناتا۔ اس حدیث کو ہم فقط طریق حارث سے ہی پہچانتے ہین جو راوی ہی علیؓ سے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے سفیان ثوری سے اُس نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھکو کسی کو بغیر مشورہ کے حاکم بنانا ہوتا تو ابن ام عبد کو حاکم بناتا۔ حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار شخصون سے قرآن سیکھو ابن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ حدیث کی ہمسے جراح بن مخلد بصری نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے خیثمہ بن ابی سبرہ سے کہا اُسنے مین مدینہ مین آیا اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میرے واسطے کوئی جلیس صالح آسان کرے پس اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ابو ہریرہؓ کو آسان کر دیا سو مین اُسکے پاس بیٹھا اور مین نے اُس سے کہا مین نے اللہ تعالیٰ سے جلیس صالح کے آسان کرنیکا سوال کیا تھا سو آپ میرے لئے توفیق دیے گئے پس ابو ہریرہؓ نے کہا تم کہان سے ہو مینے کہا اہل کوفہ سے ہون علم کی تلاش اور طلب کے واسطے آیا ہون پھر کہا اُسنے کیا تم مین سعد بن مالک نہین ہی جسکی دعا قبول ہوتی ہی اور ابن مسعود جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرانیوالا اور جوتی رکھنے والا۔ اور حذیفہ جو صاحب بھید آنحضرت کا ہے اور وہ عمار جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہی اور وہ سلمان جو صاحب دو کتابون کا ہی کہا قتادہ نے دونون کتابین انجیل اور قرآن ہین۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی اور خیثمہ وہ ابن عبد الرحمن بن ابی سبرہ ہی اپنے دادا کی طرف منسوب ہی مناقب حذیفہ بن یمان کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن عیسیٰ نے شریک سے اُسنے ابی الیقظان سے اُسنے زاذان سے اُسنے حذیفہ سے کہا اُسنے کہا لوگون نے یا رسول اللہ کاشکے آپ کوئی خلیفہ مقرر کرتے۔ فرمایا آپ نے اگر مین تمپر کوئی خلیفہ مقرر کرتا اور تم اسکی نافرمانی کرتے تو تم عذاب دیے جاتے۔ لیکن جو تمکو حذیفہ بیان کرے تو اُسکی تصدیق کرو اور جو تمکو عبد اللہ پڑھاوے اُسکو پڑھو کہا عبد اللہ نے مین نے اسحاق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہین یہ روایت ابی وائل سے ہے کہا نہین زاذان سے ہے انشاء اللہ[1] تعالیٰ یہ حدیث حسن ہے۔

[1] یہ کلمہ تبرک کے لئے ایسی جگہون مین استعمال کرتے ہین ۱۲

وھو حدیث شریک مناقب زید بن حارثۃ رضی اللہ عنہ حدثنا سفیان بن وکیع نا محمد بن بکر عن ابن جریج عن زید بن اسلم عن ابیہ عن عمر انہ فرض لاسامۃ فی ثلاثۃ آلاف وخمسمائۃ وفرض لعبد اللہ بن عمر فی ثلاثۃ آلاف فقال عبد اللہ بن عمر لابیہ لم فضلت اسامۃ علی فواللہ ما سبقنی الی مشھد قال لان زیدا کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابیک وکان اسامۃ احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منک فاثرت حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حبی ھذا حدیث حسن غریب حدثنا قتیبۃ نا یعقوب بن عبد الرحمن عن موسیٰ بن عقبۃ عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال ما کنا ندعو زید بن حارثۃ الا زید بن محمد حتی نزلت ادعوھم لاباءھم ھو اقسط عند اللہ ھذا حدیث صحیح حدثنا الجراح بن مخلد وغیر واحد قالوا نا محمد بن عمر بن الرومی نا علی بن مسھر عن اسمعیل بن ابی خالد عن ابی عمرو الشیبانی قال اخبرنی جبلۃ بن حارثۃ قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ یا رسول اللہ ابعث معی اخی زیدا قال ھو ذا فان انطلق معک لم امنعہ قال زید یا رسول اللہ واللہ لا اختار علیک احدا قال فرایت رای اخی افضل من رایی ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابن الرومی عن علی بن مسھر حدثنا احمد بن الحسن نا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک بن انس عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا وامر علیھم اسامۃ بن زید فطعن الناس فی امرتہ فقال ان تطعنوا فی امرتہ فقد کنتم تطعنون فی امرۃ ابیہ من قبل وایم اللہ ان کان لخلیقا للامارۃ وان کان من احب الناس الی وان ھذا من احب الناس الی بعدہ ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث مالک بن انس مناقب اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ حدثنا ابو کریب نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق عن سعید بن عبید بن السباق عن محمد بن اسامۃ بن زید عن ابیہ قال لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھبطت وھبط الناس المدینۃ

اور یہ حدیث شریک کی ہے مناقب زید بن حارثہ کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بکر نے ابن جریج سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمرؓ سے یہ کہ اُنھون نے اسامہ کے لئے تین ہزار پانچسو تنخواہ مقرر کر دی تھی اور عبد اللہ بن عمرؓ کے لئے تین ہزار مقرر کی تھی پس کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے باپ سے کیون آپنے اسامہ کو مجھپر فضیلت دی ہے سو قسم ہے اللہ کی مجھسے کسی جنگ مین سبقت نہین لے گیا فرمایا حضرت عمرؓ نے اس لئے کہ زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے باپ سے زیادہ پیارا تھا اور اسامہ تجھ سے آنحضرت کو بہت پیارا تھا سو مین نے آنحضرت کے محبوب کو اپنے محبوب پر پسند کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن نے موسی بن عقبہ سے اُسنے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کے نام سے بلاتے تھے یہانتک یہ آیت نازل ہوئی ادعوھم لاٰباءھم الخ یعنے انکو اپنے باپون سے پکارا کرو یہ اللہ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے جراح بن مخلد اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے محمد بن عمر بن رومی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسھر نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے کہا اُسنے خبر دی مجھے جبلہ بن حارثہ نے کہا اُسنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپسے کہا یارسول اللہ میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیجو فرمایا آپنے وہ یہ ہے پس اگر وہ تیرے ساتھ جاے تو مین اُسکو منع نہین کرتا کہا زید نے یارسول اللہ قسم ہے اللہ کی مین آپکے اوپر کسی کو ترجیح نہین دیتا کہا اُسنے سو مین نے اپنے بھائی کی راے اپنی راے سے بہتر دیکھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن رومی سے جو راوی ہے علی بن مسھر سے۔ حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک بن انس سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسامہؓ بن زید کو اُسپر حاکم بنایا سو لوگون نے اُسکی حکومت مین طعن کیا پس فرمایا آپنے اگر تم اسکی حکومت مین طعن کرتے ہو تو تمنے اسکے باپ کی حکومت مین بھی پہلے اس سے طعن کیا تھا حالانکہ قسم ہے اللہ کی تحقیق وہ لائق حکومت کے تھا اور وہ مجھے سب لوگون سے زیادہ پیارا ہے اور یہ بعد اسکے سب لوگون سے مجھے زیادہ پیارا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک بن انس کے مناقب اسامہ بن زید کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے سعید بن عبید بن سباق سے اُسنے محمد بن اسامہ بن زید سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوے تو مین اور اور لوگ بھی مدینہ مین داخل ہوے

فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد صمت فلم یتکلم فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدیہ علیّ و یرفعہما فاعرف انہ یدعولی ھٰذا حدیث حسن غریب حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسیٰ عن طلحۃ بن یحیٰی عن عائشۃ بنت طلحۃ عن عائشۃ ام المؤمنین قالت اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینحی مخاط اسامۃ قالت عائشۃ دعنی حتی اکون انا الذی افعل قال یا عائشۃ احبیہ فانی احبہ ھٰذا حدیث حسن غریب اخبرنا احمد بن الحسن نا موسیٰ بن اسمٰعیل نا ابو عوانۃ قال حدثنی عمر بن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابیہ قال اخبرنی اسامۃ بن زید قال کنت جالسا اذ جاء علی والعباس یستاذنان فقالا یا اسامۃ استاذن لنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ علی والعباس یستاذنان قال تدری ما جاء بہما قلت لا فقال لکنی ادری ائذن لہما فدخلا فقالا یا رسول اللہ جئناک نسالک ای اھلک احب الیک قال فاطمۃ بنت محمد قالا ما جئناک نسالک عن اھلک قال احب اھلی الی من قد انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ اسامۃ بن زید قالا ثم من قال ثم علی بن ابی طالب فقال العباس یا رسول اللہ جعلت عمک اٰخرھم قال ان علیا سبقک بالھجرۃ ھٰذا حدیث حسن وکان شعبۃ یضعف عمر بن ابی سلمۃ **مناقب جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ** حدثنا احمد بن منیع نا معٰویۃ بن عمرو الازدی نا زائدۃ عن بیان عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد اللہ قال ما حجبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا راٰنی الا ضحک ھٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن منیع ثنی معاویۃ بن عمرو ثنی زائدۃ عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس عن جریر قال ما حجبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا راٰنی الا تبسم ھٰذا حدیث حسن صحیح **مناقب عبد اللہ بن العباس رضی اللہ عنہما** حدثنا بندار و محمود بن غیلان قالا نا ابو احمد عن سفیان

پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُس حالت مین کہ آپ خاموش تھے اور بات نہ کرتے تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھپر دست مبارک رکھتے تھے اور اُٹھاتے تھے سو مین نے معلوم کیا کہ آپ میرے لئے دعا کرتے ہین - یہ حدیث حسن غریب ہی حدیث کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے طلحہ بن یحییٰ سے اُسنے عائشہ بنت طلحہ سے اُسنے عائشہ ام المومنین رض سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کی ناک سے رینٹ کے دور کرنیکا ارادہ کیا کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے چھوڑیے کہ مین یہ کام کرون فرمایا آپ نے اے عائشہ اسکو دوست رکھ کیونکہ مین اُسکو دوست رکھتا ہون یہ حدیث حسن غریب ہی خبر دی ہمکو احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے کہا اُسنے عمر بن ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن نے اپنے باپ سے حدیث کی ہی کہ کہا اُسنے خبر دی مجھے اسامہ بن زید نے کہا اُسنے مین بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی رض اور عباس رض آکر اذن مانگنے لگے سو کہا اُن دونو نے اے اسامہ ہمارے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کے واسطے اذن طلب کر پس مین نے کہا یا رسول اللہ علی اور عباس اذن مانگتے ہین فرمایا آپنے کیا تو جانتا ہے کیا چیز اُنکو لائی ہی مین نے کہا کہ نہین پس فرمایا آنحضرت نے لیکن مین تو جانتا ہون - اُنکو اذن دے پس وہ داخل ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم آپ سے ایک بات پوچھنے کیواسطے آئے ہین کہ کونسا اہل آپکا آپکو زیادہ پیارا ہی فرمایا آپنے فاطمہ بنت محمد - کہا اُن دونون نے ہم آپ کے خاص اہل کی بابت سوال کرنے کو نہین آئے فرمایا آپ نے پیارا اہل میرا میرے نزدیک وہ شخص ہی کہ جسپر اللہ نے انعام کیا ہی اور مین نے بھی انعام کیا ہی یعنی اسامہ بن زید - کہا اُن دونون نے بعد اُسکے کون فرمایا آپ نے علی بن ابی طالب سو کہا عباس نے یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچا کو سب سے پیچھے کر دیا ہی فرمایا آپ نے اسلئے کہ علی تجھ سے ہجرت مین سبقت لیگیا ہی یہ حدیث حسن ہی اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کرتا تھا **مناقب جریر بن عبد اللہ بجلی کے رضی اللہ عنہ** حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن عمرو ازدی نے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ نے بیان سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے جریر بن عبد اللہ رض سے کہا اُسنے نہین منع کیا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ مین مسلمان ہوا ہون اور نہین دیکھا مجھے مگر آپ ہنس پڑے یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی مجھے معاویہ بن عمرو نے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس سے اُسنے جریر سے کہا اُسنے نہین منع کیا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ مین مسلمان ہوا ہون اور نہین دیکھا مجھے مگر آپ ہنس پڑے یہ حدیث حسن صحیح ہی - **مناقب عبد اللہ بن عباس کے رضی اللہ عنہما** حدیث کی ہمسے بندار اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو احمد نے سفیان سے

۵۱ یعنی اللہ تعالیٰ نے اُسپر یہ انعام کیا ہے کہ مسلمان کیا اور ہدایت کی اور میرا انعام اُسپر یہ ہے کہ آزاد کر کے اسکو اپنا متبنیٰ کر لیا اور پرورش کی ۱۲ ۵۲ یعنی جو کچھ مین نے اُسسے مانگا ہے اُس سے انکار نہین کیا یا بُرے لوگون کی مجلس مین حاضر ہونے سے منع نہین کیا ۱۲

عن ليث عن ابى جهضم عن ابن عباس انه رأى جبرئيل مرتين ودعا له النبى صلى الله عليه وسلم مرتين هذا حديث مرسل و
ابو جهضم لم يدرك ابن عباس واسمه موسى بن سالم حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا قاسم بن مالك المزنى عن عبد الملك بن
ابى سليمان عن عطاء عن ابن عباس قال دعا لى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يؤتينى الله الحكم مرتين هذا حديث حسن
غريب من هذا الوجه من حديث عطاء وقد رواه عكرمة عن ابن عباس حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفى نا خالد
الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس قال ضمنى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اللهم علمه الحكمة هذا حديث حسن صحيح
مناقب عبد الله بن عمر رضى الله عنهما حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال رأيت
فى المنام كانما بيدى قطعة استبرق ولا اشير بها الى موضع من الجنة الا طارت به اليه فقصصتها على حفصة فقصتها حفصة على
النبى صلى الله عليه وسلم فقال ان اخاك رجل صالح او ان عبد الله رجل صالح هذا حديث حسن صحيح مناقب عبد الله بن
الزبير رضى الله عنهما حدثنا عبد الله بن اسحق الجوهرى نا ابو عاصم عن عبد الله بن المؤمل عن ابن ابى مليكة عن عائشة ان
النبى صلى الله عليه وسلم رأى فى بيت الزبير مصباحا فقال يا عائشة ما ارى اسماء الا قد نفست فلا تسموه حتى اسميه فسماه
عبد الله وحنكه بتمرة هذا حديث حسن غريب مناقب انس بن مالك رضى الله عنه حدثنا قتيبة انا جعفر بن سليمان
عن الجعد ابى عثمن عن انس بن مالك قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعت امى ام سليم صوته فقالت بابى وامى يا
رسول الله انيس قال فدعا لى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث دعوات قد رأيت منهن اثنتين فى الدنيا وانا ارجو الثالثة
فى الاخرة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن انس بن مالك عن
النبى صلى الله عليه وسلم حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث

اُسنے لیث سے اُسنے ابی جہضم سے اُسنے ابن عباسؓ سے یہ کہ اُسنے جبرئیل علیہ السلام کو دو بار دیکھا اور اسکے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار دعا
کی یہ حدیث مرسل ہے اور ابوجہضم نے ابن عباس کو نہیں پایا اور نام اسکا موسیٰ بن سالم ہے حدیث کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی
ہمسے قاسم بن مالک مزنی نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے کہ میرے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دو بار دعا کی کہ اللہ مجھے حکمت دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے یعنی طریق عطاء سے اور روایت کیا اسکو عکرمہ نے ابن عباسؓ سے
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے
مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ لپٹایا اور کہا اے اللہ اسکو حکمت[ع] سکھلا یہ حدیث حسن صحیح ہے مناقب عبداللہ بن عمر کے رضی اللہ عنہما حدیث
کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے کہ مین نے خواب مین دیکھا
کہ میرے ہاتھ مین ٹکڑا استبرق کا ہے اور مین جنت مین جسطرف اشارت کرتا ہون وہ مجھے اسی طرف لے اُڑتا ہے سو مین نے یہ بات حفصہ کے پاس بیان
کی اور حفصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیان کیا۔ پس فرمایا آپ نے بیشک تیرا بھائی مرد صالح ہے یا فرمایا (شک راوی) عبداللہ مرد صالح ہے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے مناقب عبداللہ بن زبیر کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے عبداللہ بن اسحاق جوہری نے کہا خبر دی ہمکو ابوعاصم نے عبداللہ
بن مومل سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کے گھر مین چراغ دیکھا پس فرمایا آپ نے اے عائشہ مین
گمان کرتا ہون کہ اسماء نفاس والی ہو گئی ہے سو تم اُس لڑکے کا نام نہین رکھنا یہانتک کہ مین اُسکا نام نہ رکھون سو آپ نے اُسکا نام عبداللہ رکھا اور
اُسکے تالو مین کھجور مین لگائین۔ یہ حدیث حسن غریب ہے مناقب انس بن مالک کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے
جعد ابی عثمان سے اُسنے انس بن مالکؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور میری والدہ ام سلیم نے آپکی آواز سنی اور کہا میرے والدین آپ پر
قربان ہون یا رسول اللہ انیس حاضر ہے کہا انس نے پس میرے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائین کین سو دو تو مین نے اُنمین سے دنیا مین ہی
دیکھ لی ہین اور تیسری کی اُمید آخرت مین رکھتا ہون یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ انس بن مالک کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا سنا مین نے قتادہ سے کہ حدیث کرتا تھا۔

[ع] حکمت سے مراد علم اور فقہ ہے ۱۲ [ع] ایک مال کی کثرت اور دوسرے اولاد کی زیادتی چنانچہ حضرت انسؓ کی حیات ہی مین انکے بیٹے پوتے پڑپوتے قریب سو کے ہو گئے تھے ۱۲ ابوسعید بندی

عن انس بن مالك عن ام سليم انها قالت يا رسول الله انس بن مالك خادمك ادع الله له قال اللهم اكثر ماله وولده وبارك
له فيما اعطيته هذا حديث حسن صحيح حدثنا زيد بن اخزم الطائي نا ابو داود عن شعبة عن جابر عن ابي نصر عن انس
قال كناني رسول الله صلى الله عليه وسلم ببقلة كنت اجتنيها هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث جابر
الجعفي عن ابي نصر وابو نصر هو خيثمة بن ابي خيثمة البصري يروى عن انس احاديث حدثنا ابراهيم بن يعقوب نا زيد بن الحباب
نا ميمون ابو عبد الله نا ثابت البناني قال قال لي انس بن مالك يا ثابت خذ عني فانك لن تاخذ عن احد اوثق مني اني اخذته
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم عن جبرئيل واخذه جبرئيل عن الله عز وجل حدثنا
ابو كريب نا زيد بن الحباب عن ميمون ابي عبد الله عن ثابت عن انس بن مالك نحو حديث ابراهيم بن يعقوب ولم يذكر فيه واخذه
النبي صلى الله عليه وسلم عن جبرئيل هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث زيد بن حباب حدثنا محمود بن غيلان
نا ابو اسامة عن شريك عن عاصم الاحول عن انس قال ربما قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ذا الاذنين قال
ابو اسامة يعني يمازحه هذا حديث حسن غريب صحيح حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود عن ابي خلدة قال قلت
لابي العالية سمع انس من النبي صلى الله عليه وسلم قال خدمه عشر سنين ودعا له النبي صلى الله عليه وسلم وكان له بستان
يحمل في السنة الفاكهة مرتين وكان فيها ريحان يجد منه ريح المسك هذا حديث حسن غريب وابو خلدة اسمه خالد بن دينار
وهو ثقة عند اهل الحديث وقد ادرك انس بن مالك وروى عنه **مناقب ابي هريرة رضي الله عنه** حدثنا ابو موسى
محمد بن المثنى نا عثمان بن عمر نا ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قلت يا رسول الله اسمع منك اشياء فلا
احفظها قال ابسط رداءك فبسطته فحدث حديثا كثيرا فما نسيت شيئا حدثني به هذا حديث حسن صحيح

انس بن مالک سے اُسنے روایت کی ام سلیم سے کہ اُسنے آنحضرت سے کہا یہ انس بن مالک آپکا خادم حاضر ہی اسکے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگئے فرمایا
آپ نے اے اللہ اسکا مال اور اولاد بہت کر اور جو کچھ تو اُسکو دے اُسمین اسکے لئے برکت کر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے زید بن اخزم طائی
نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے جابر سے اُسنے ابی نصر سے اُسنے انس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت
بقلہ رکھی مین اُسکو پسند کرتا تھا یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق یعنی طریق جابر جعفی سے جو راوی ہی ابی نصر سے اور ابو نصر وہ
خیثمہ بن ابی خیثمہ بصری ہی یہ انس سے کئی حدیثین روایت کرتا ہے حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے
کہا حدیث کی ہمسے میمون بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بنانی نے کہا اُسنے مجھے انس بن مالک نے کہا اے ثابت مجھ سے پکڑ اسلئے کہ تو
کسی سے بہت معتبر مجھ سے نہین پکڑیگا کیونکہ مین نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پکڑا ہے اور آنحضرت نے اسکو جبرئیل علیہ السلام سے
پکڑا ہے اور جبرئیل نے اسکو اللہ تعالیٰ سے لیا ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے میمون ابی عبد اللہ سے اُسنے
ثابت سے اُسنے انس بن مالک سے مثل حدیث ابراہیم بن یعقوب کے اور اُسنے اسمین یہ ذکر نہین کیا کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے
پکڑا ہے۔ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زید بن حباب سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ
نے شریک سے اُسنے عاصم احول سے اُسنے انس سے کہا اُسنے بہت وقت مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے دو کانون والے کہا ابو اسامہ نے یعنی
آپ اُس سے مزاح کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے ابی خلدہ سے کہا اُسنے مین نے
ابی العالیہ سے کہا کیا انس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ہی کہا اُسنے انس نے آنحضرت کی دس سال خدمت کی ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے
حق مین دعا کی ہی اور اُسکا ایک باغ تھا سال مین دو بار میوہ دیتا تھا اور اُس باغ مین ریحان تھا اُس سے بو مشک کی آتی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اور
ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہی اور محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہی اور اُسنے انس بن مالک کو پایا ہی اور اُس سے روایت کرتا ہی **مناقب ابی ہریرہ کے رضی اللہ عنہ**
حدیث کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے
کہا اُسنے مین نے کہا یا رسول اللہ مین آپ سے کئی باتین سنتا ہون اور مین اُنکو یاد نہین رکھتا یعنی بھول جاتی ہین فرمایا آپ نے اپنی چادر بچھا
پس مین نے اُسکو بچھایا سو آپ نے اُسپر بہت کچھ پڑھا پھر مین نے کوئی بات جو آپ نے بیان کی ہو نہین بھلائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة حدثنا محمد بن عمر بن علی المقدمی نا ابن ابی عدی عن شعبة عن سماك عن ابی الربیع
عن ابی هریرة قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فبسطت ثوبی عنده ثم اخذه فجمعه علی قلبی قال فما نسیت بعده هذا ا
حدیث حسن غریب من هذا الوجه حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا یعلی بن عطاء عن الولید بن عبد الرحمن عن ابن عمر انه
قال لابی هریرة یا ابا هریرة انت کنت الزمنا لرسول الله صلی الله علیه وسلم واحفظنا لحدیثه هذا حدیث حسن حدثنا عبد الله بن
عبد الرحمن نا احمد بن سعید الحرانی انا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهیم عن مالك بن ابی عامر قال جاء رجل
الی طلحة بن عبید الله فقال یا ابا محمد ارأیت هذا الیمانی یعنی ابا هریرة اهو اعلم بحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم منکم نسمع منه
ما لا نسمع منکم او یقول علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لم یقل قال اما ان یکون سمع من رسول الله صلی الله علیه وسلم ما
لم نسمع عنه وذلك انه کان مسکینا لا شیء له ضیفا لرسول الله صلی الله علیه وسلم یده مع ید رسول الله صلی الله علیه وسلم وکنا
نحن اهل بیوتات وغنی وکنا نأتی رسول الله صلی الله علیه وسلم طرفی النهار لا اشك الا انه سمع من رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما لم نسمع ولا تجد احدا فیه خیر یقول علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لم یقل هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث
محمد بن اسحاق وقد رواه یونس بن بکیر وغیره عن محمد بن اسحاق حدثنا بشر بن ادم ابن ابنة ازهر السمان نا عبد الصمد بن عبد الوارث
نا ابو خلدة نا ابو العالیة عن ابی هریرة قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم ممن انت قلت من دوس قال ما کنت اری ان فی دوس
احدا فیه خیر هذا حدیث غریب صحیح وابو خلدة اسمه خالد بن دینار وابو العالیة اسمه رفیع حدثنا عمران بن موسی القزاز نا
حماد بن زید نا المهاجر عن ابی العالیة الریاحی عن ابی هریرة قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم بتمرات فقلت یا رسول الله ادع
الله فیهن بالبرکة فضمهن ثم دعا لی فیهن بالبرکة فقال لی خذهن فاجعلهن فی مزودك هذا او فی هذا المزود

اور یہ کئی وجہ سے ابی ہریرہؓ سے مروی ہے حدیث کی ہمسے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عدی نے شعبہ سے اُسنے سماک سے اُسنے
ابی الربیع سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکے پاس اپنا کپڑا بچھایا پھر آپ نے اُسکو پکڑ لیا اور میرے دل پر
رکھدیا سو بعد اُسکے مین کوئی چیز نہین بھولا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث
کی ہمسے یعلی بن عطاء نے ولید بن عبد الرحمن سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ اُسنے ابو ہریرہ سے کہا اے ابو ہریرہ تو ہمسے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہت چمٹا رہتا تھا اور تو ہمسے زیادہ حدیث بہت یاد رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن سعید
حرانی نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے مالک بن ابی عامر سے کہا اُسنے ایک مرد طلحہؓ بن عبید اللہ کے
پاس آیا اور کہنے لگا اے ابا محمد کیا تو جانتا ہے اس یمنی کو یعنی ابو ہریرہ کو کیا وہ ہمسے آنحضرت کی حدیث بہت جانتا ہے ہم اُس سے وہ باتین سنتے ہین جو
ہمسے نہین سنتے یا وہ آنحضرت پر وہ باتین کہتا ہے جو آپ نے نہین کہین کہا اُسنے بہر حال اُسنے تو آنحضرت سے وہ باتین سنی ہین جو ہمنے آپسے نہین سنین اور
سبب اُسکا یہ ہے کہ یہ شخص مسکین تھا اُسکے پاس کوئی چیز نہ تھی آنحضرت کا مہمان تھا اُسکا ہاتھ آنحضرت کے ہاتھ کے ساتھ تھا۔ اور ہم لوگ گھر دن والے
اور دولتمند تھے اور ہم آنحضرت کے پاس دونون وقت دن کے آتے تھے میرا تو یہی گمان ہے کہ اُسنے آنحضرت سے ہی وہ باتین سنی ہین جو ہمنے نہین سنی
ہین۔ اور تو کسی شخص کو نہ پائیگا کہ جسمین نیکی ہو کہ وہ آنحضرت کے ذمے وہ باتین لگائے جو آپ نے نہین کہین یہ حدیث حسن غریب ہے نہین
پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن اسحاق سے اور روایت کیا اسکو یونس بن بکیر وغیرہ نے بھی محمد بن اسحاق سے حدیث کی ہمسے بشر بن آدم
نے جو نواسہ ازہر سمان کا ہے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے ابو خلدہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العالیہ نے ابی ہریرہ
سے کہا اُسنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو کس سے ہے مین نے کہا قبیلۂ دوس سے۔ فرمایا آپنے مین دوس مین کوئی شخص نہین جانتا کہ
جسمین نیکی ہو۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے حدیث کی ہمسے عمران بن موسیٰ قزاز
نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے کہا حدیث کی ہمسے مہاجر نے ابی العالیہ ریاحی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس چند کھجورین لایا سو مین نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے اُنمین برکت کی دعا کیجیے سو آنحضرت نے انکو جمع کیا پھر آپ نے میرے واسطے
اُنمین برکت کی دعا کی اور مجھے فرمایا اُنکو پکڑ لے اور اُنکو اپنے اس توشہ دان مین ڈالدے یا فرمایا آپ نے اس توشہ دان مین (شک ہے راوی)

کلما اردت ان تأخذ منه شيئا فادخل يدك فيه فخذه ولا تنثره نثرا فقد حملت من ذلك التمر كذا وكذا من وسق فی سبيل الله وكنا ناكل منه ونطعم وكان لا يفارق حقوی حتى كان يوم قتل عثمان فانه انقطع هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روی هذا الحديث من غير هذا الوجه عن ابی هريرة حدثنا احمد بن سعيد المرابطی نا روح بن عبادة نا اسامة بن زيد عن عبد الله بن رافع قال قلت لابی هريرة لم كنيت ابا هريرة قال اما تفرق منی قلت بلی والله انی لاهابك قال كنت ارعی غنم اهلی وكانت لی هريرة صغيرة فكنت اضعها بالليل فی شجرة فاذا كان النهار ذهبت بها معی فلعبت بها فكنونی ابا هريرة هذا حديث حسن غريب حدثنا قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن وهب بن منبه عن اخيه همام بن منبه عن ابی هريرة قال ليس احد اكثر حديثا عن رسول الله صلی الله عليه وسلم منی الا عبد الله بن عمرو فانه كان يكتب وكنت لا اكتب **مناقب** معاوية بن ابی سفيان رضی الله عنه حدثنا محمد بن يحيیٰ نا ابو مسهر عن سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمن بن ابی عميرة وكان من اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال لمعاوية اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به هذا حديث حسن غريب حدثنا محمد بن يحيیٰ نا عبد الله بن محمد النفيلی نا عمرو بن واقد عن يونس بن حلبس عن ابی ادريس الخولانی قال لما عزل عمر بن الخطاب عمير بن سعد عن حمص ولی معاوية فقال الناس عزل عميرا وولی معاوية فقال عمير لا تذكروا معاوية الا بخير فانی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول اللهم اهد به **مناقب** عمرو بن العاص رضی الله عنه حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم

اهده

جب تو اس سے لینے کا ارادہ کیا کرے تو اپنا ہاتھ اسمین داخل کر اور اس سے پکڑ لے اور انکو منتشر نہ کر (ابو ہریرہ کہتا ہی) سو مین نے اس سے کتنی قدر وسق کھجورون کے اللہ تعالیٰ کے راستہ مین دیے اور ہم اس سے کھاتے اور کھلاتے تھے اور وہ توشہ دان میری ازار سے جدا نہ ہوتا تھا یہانتک کہ حضرت عثمان رض کے قتل کا دن آیا سو وہ ٹوٹ گیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اس طریق سے اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی ابو ہریرہ رض سے مروی ہی حدیث کی ہم سے احمد بن سعید مرابطی نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسامہ بن زید نے عبد اللہ بن رافع سے کہا اس نے مین نے ابو ہریرہ سے کہا آپکی کنیت ابو ہریرہ کس لئے ہوئی کہا اسنے کیا تو مجھ سے نہین ڈرتا مین نے کہا کیون نہین قسم ہی اللہ کی مین ضرور آپ سے ڈرتا ہون کہا ابو ہریرہ نے مین اپنے اہل کی بکریان چراتا تھا اور میرے پاس ایک چھوٹی سی بلی تھی اور مین رات کو اسکو ایک درخت پر رکھدیتا تھا پس جب دن ہوتا تو مین اسکو اپنے ساتھ لیجاتا اور اسکے ساتھ کھیلتا سو لوگون نے اس سبب سے میری کنیت ابو ہریرہ رکھدی ہی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اسنے وہب بن منبہ سے اسنے اپنے بھائی ہمام بن منبہ سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے سواے عبد اللہ بن عمرو رض کے کوئی شخص مجھ سے زیادہ حدیث آنحضرت سے بیان نہین کرتا اس لئے کہ وہ لکھتا تھا اور مین نہین لکھتا تھا۔ **مناقب** معاویہ بن ابی سفیان کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو مسہر نے سعید بن عبد العزیز سے اسنے ربیعہ بن یزید سے اسنے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے اور یہ شخص آنحضرت صلعم کے اصحاب سے تھا یہ روایت کرتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے (معاویہ کے حق مین) فرمایا اے اللہ کر اسکو ہدایت دینے والا اور ہدایت پانے والا اور اسکو ہدایت کر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن محمد نفیلی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن واقد نے یونس بن حلبس سے اس نے ابی ادریس خولانی سے کہا اسنے جب حضرت عمر بن خطاب رض نے عمیر بن سعد کو حمص سے معزول کر کے معاویہ کو حاکم بنایا تو لوگون نے کہا حضرت عمر رض نے عمیر کو معزول کردیا ہے اور معاویہ رض کو حاکم کردیا ہے پس کہا عمیر نے نہ ذکر کرو معاویہ کا مگر ساتھ نیکی کے کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اے اللہ اسکو ہدایت کر۔ **مناقب** عمرو بن عاص کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے مشرح بن ہاعان سے اسنے عقبہ بن عامر سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ف وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے یہ آنحضرت صلعم کا معجزہ تھا کہ کتنی مدت تک اس سے کھجورین نکالکر کھاتے رہے اور وہ کم نہ ہوئین باوجودیکہ اسمین پہلے تھوڑی ہی ڈالی گئی تھین اس توشہ دان کے گم ہونیکے وقت ابو ہریرہ رض نے یہ شعر کہا۔ للناس ہم ولی فی الیوم ہمان + فقد الجراب وقتل الشیخ عثمان یعنی لوگونکو آج کے دن ایک غم ہی اور مجھے دو غم ایک توشہ دان کا گم ہونا اور دوسرا شیخ عثمان رض کا قتل ہونا ۱۲

سلم الناس وآمن عمرو بن العاص هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابن لهيعة عن مشرح وليس اسناده بالقوى حدثنا اسحاق بن منصور نا ابو اسامة عن نافع بن عمر الجمحى عن ابن ابى مليكة قال قال طلحة بن عبيد الله سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان عمرو بن العاص من صالحى قريش هٰذا حديث انما نعرفه من حديث نافع بن عمر الجمحى ونافع ثقة وليس اسناده بمتصل ابن ابى مليكة لم يدرك طلحة **مناقب** خالد بن الوليد رضى الله عنه **حدثنا** قتيبة نا الليث عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابى هريرة قال نزلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم منزلا فجعل الناس يمرون فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم من هٰذا يا ابا هريرة فاقول فلان فيقول نعم عبد الله هٰذا ويقول من هٰذا فاقول فلان فيقول بئس عبد الله هٰذا حتى مر خالد بن الوليد فقال من هٰذا قلت خالد بن الوليد قال نعم عبد الله خالد بن الوليد سيف من سيوف الله هٰذا حديث غريب ولا نعرف لزيد بن اسلم سماعا من ابى هريرة وهو حديث مرسل عندى وفى الباب عن ابى بكر الصديق رضى الله عنه **مناقب** سعد بن معاذ رضى الله عنه **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن ابى اسحاق عن البراء قال اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فجعلوا يعجبون من لينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعجبون من هٰذا لمناديل سعد بن معاذ فى الجنة احسن من هٰذا وفى الباب عن انس هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق انا ابن جريج اخبرنى ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وجنازة سعد بن معاذ بين ايديهم اهتز له عرش الرحمٰن

سب[1] لوگوں سے زیادہ مسلمان اور ایمان والا عمرو بن عاص ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن لہیعہ سے جو راوی ہے مشرح سے اور اسناد اسکی قوی نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے نافع بن عمر جمحی سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے کہا اُسنے کہا طلحہ بن عبید اللہ نے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عمرو بن عاص قریش کے نیکبخت لوگون سے ہے اس حدیث کو تو فقط ہم طریق نافع بن عمر جمحی سے ہی پہچانتے ہین اور نافع ثقہ ہے اور اسناد اسکی متصل نہین کیونکہ ابن ابی ملیکہ نے طلحہ کو نہین پایا۔ **مناقب** خالد بن ولید کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ہشام بن سعد سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منزل مین اُترے اور لوگون نے وہان سے گذرنا شروع کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ کون ہے اے ابا ہریرہ سو مین کہتا کہ یہ فلان ہے پس آپ کہتے اچھا ہے بندہ اللہ کا یہ اور فرماتے کہ یہ کون ہے مین کہتا فلان ہے آپ فرماتے یہ اللہ کا بندہ برا ہے حتی کہ خالد بن ولید گذرا پس فرمایا آپنے یہ کون ہے مین نے کہا خالد بن ولید ہے فرمایا آپ نے اچھا ہے اللہ کا بندہ خالد بن ولید تلوار[2] ہے اللہ کی تلوارون سے۔ یہ حدیث غریب ہے اور زید بن اسلم کا سماع ابی ہریرہ سے ہم نہین پہچانتے اور یہ حدیث مرسل ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر صدیق سے رضی اللہ عنہ **مناقب** سعد بن معاذ کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براءؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ریشم کا کپڑا ہدیہ بھیجا گیا پس لوگ اُسکی نرمی سے متعجب ہونے لگے۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم اس سے متعجب ہوتے ہو البتہ رومال سعد بن معاذ کا جو جنت مین ہے وہ اس سے بہت بہتر ہے اور اس باب مین روایت ہے انس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے کہا خبر دی مجھے ابو الزبیر نے یہ کہ سنا اُسنے جابرؓ بن عبد اللہ سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اس حالت مین کہ جنازہ سعد بن معاذؓ کا اُنکے آگے تھا اُسکے واسطے اللہ تعالیٰ کا عرش کانپ گیا

[1] وجہ خصوصیت اسکے ایمان کی یہ ہے کہ یہ شخص اپنی رغبت سے ایمان لایا ہے نہ کسی کی دعوت سے جبکہ نجاشی نے آنحضرتؐ کی نبوت کا اقرار کیا تھا تو اُسکے دل مین بھی حبشہ مین ہی اسلام داخل ہوگیا تھا پھر یہ ایمان کی حالت مین آنحضرتؐ کے پاس آیا اور اسلام سے پہلے آنحضرتؐ کا بہت دشمن تھا۔ اور لوگون سے مراد وہ لوگ ہین جو فتح مکہ مین مسلمان ہوئے ہین کیونکہ جبرا و قہر سے اسلام لائے تھے بعدہ اسلام انکا اللہ کی مرضی سے بہتر ہوگیا ۱۲ [2] یعنی کافرون اور مشرکون کے لئے اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے یعنی آپ کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے راستے مین بہت جنگ کرتا ہے ۱۲

وفی الباب عن اسید بن حضیر وابی سعید و رمیثة هٰذا حدیث صحیح **حدثنا** عبد بن حمید انا عبد الرزاق نا معمر عن قتادة عن انس قال لما حملت جنازة سعد بن معاذ قال المنافقون ما اخف جنازته وذلك لحكمه فی بنی قریظة فبلغ ذلك النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الملائكة كانت تحمله هٰذا حدیث صحیح غریب **مناقب** قیس بن سعد بن عبادة رضی اللہ عنه **حدثنا** محمد بن مرزوق البصری نا محمد بن عبد اللہ الانصاری ثنی ابی عن ثمامة عن انس قال كان قیس بن سعد من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلة صاحب الشرط من الامیر قال الانصاری یعنی مما یلی من اموره هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث الانصاری **حدثنا** محمد بن یحییٰ نا الانصاری نحوه ولم یذكر فیه قول الانصاری **مناقب** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد اللہ قال جاءنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس براكب بغل ولا برذون هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا بشر بن السری عن حماد بن سلمة عن ابی الزبیر عن جابر قال استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة البعیر خمسا و عشرین مرة هٰذا حدیث حسن غریب صحیح ومعنی لیلة البعیر ما روی من غیر وجه عن جابر انه كان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فباع بعیره من النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشترط ظهره الی المدینة یقول جابر لیلة بعت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم البعیر استغفر لی خمسا وعشرین مرة كان جابر قد قتل ابوه عبد اللہ بن عمرو بن حرام یوم احد وترك بنات فكان جابر یعولهن وینفق علیهن فكان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبر جابرا ویرحمه بسبب ذلك هٰكذا روی فی حدیث عن جابر نحو هٰذا **مناقب** مصعب بن عمیر رضی اللہ عنه **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد

اور اس باب میں روایت ہے اسید بن حضیر اور ابی سعید اور رمیثہ سے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے قتادہ سے اُسنے انس رضؓ سے کہا اُسنے جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو منافقون نے کہا اسکا جنازہ کیسا ہلکا ہے۔ اور انکے کہنے کا یہ باعث تھا کہ سعد نے بنی قریظہ مین حکم کیا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی سو فرمایا آپ نے اُسکو تو فرشتے اٹھا رہے تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ **مناقب** قیس بن سعد بن عبادہ کے رضی اللہ عنہ۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن مرزوق بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے ثمامہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بمنزلہ سپاہی کے تھا جو امیر کے آگے ہوتا ہے۔ کہا انصاری نے یعنی آپ کے کامون کے واسطے سپاہی کے مثل تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق انصاری سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے انصاری نے مثل اس کے اور اسنے اس مین انصاری کا قول ذکر نہین کیا **مناقب** جابر بن عبد اللہ کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابرؓ بن عبد اللہ سے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اس حالت مین کہ نہ کسی خچر پر سوار تھے اور نہ ترکی گھوڑے پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابرؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے اونٹ کی رات مین پچیس بار بخشش مانگی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور مراد اونٹ کی رات سے یہ ہے کہ کئی وجہ سے جابر سے مروی ہے کہ جابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھا پس اُسنے اپنا اونٹ آنحضرت کے ہاتھ بیچ ڈالا اور مدینہ تک اپنی سواری کی شرط کر لی۔ جابر کہتا ہے کہ اس رات مین کہ مین نے اپنا اونٹ آنحضرت کے ہاتھ بیچا تو آپنے میرے واسطے پچیس بار بخشش مانگی اور جابر کا باپ عبد اللہ بن عمرو بن حرام احد کے دن شہید ہو گیا تھا اور چند بیٹیان چھوڑ گیا تھا سو جابر ہی انکی پرورش کرتا تھا اور انپر خرچ کرتا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سبب سے نکوئی اور رحمت کی دعا کرتے تھے ایسا ہی جابر سے مروی ہے **مناقب** مصعب بن عمیر کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے

ف جب سعد بن معاذ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو منافقون نے دشمنی سے کہا کہ اسکا جنازہ بہت ہلکا ہے یعنی یہ علامت ایمان کی نہین اور انھون نے یہ بات اسواسطے کہی تھی کہ جب آنحضرت نے بنی قریظہ کو جو قوم سعد بن معاذ کی ہے گھیر لیا تو انھون نے تنگ ہو کر اپنے اور آنحضرت کے درمیان سعد کو پنچ مقرر کیا سعد نے اُسوقت حکم دیا کہ جوان مردان مین جسقدر ہین قتل کئے جادین اور عورتین اور چھوٹے لڑکے قید کر لئے جادین غرضکہ جب آنحضرت کو یہ خبر پہونچی کہ منافقون نے سعد کے حق مین یہ طعن کیا ہے تو آپنے فرمایا اسکا جنازہ تو فرشتے اٹھائے ہوئے تھے ہلکا اسواسطے معلوم ہوتا تھا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرانی میت علامت ایمان کی ہے

ناسفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن خباب قال هاجرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ فوقع اجرنا علی اللہ فمنا من مات لم یاکل من اجرہ شیئا ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فھو یھدبھا وان مصعب بن عمیر مات ولم یترک الا ثوبا کانوا اذا غطوا بہ رأسہ خرجت رجلاہ واذا غطوا بہ رجلیہ خرج رأسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غطوا رأسہ واجعلوا علی رجلیہ الاذخر ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ھناد نا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی وائل عن خباب بن الارت نحوہ **مناقب** البراء بن مالک رضی اللہ عنہ حدثنا عبد اللہ بن ابی زیاد نا سیار نا جعفر بن سلیمٰن نا ثابت وعلی بن زید عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من اشعث اغبر ذی طمرین لایوبہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ منھم البراء بن مالک ھذا حدیث حسن غریب **مناقب** ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ حدثنا موسی بن عبد الرحمٰن الکندی نا ابو یحیی الحمانی عن بریدۃ بن عبد اللہ بن ابی بردۃ عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یا ابا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر اٰل داؤد ھذا حدیث غریب حسن صحیح وفی الباب عن بریدۃ وابی ھریرۃ وانس **مناقب** سھل بن سعد رضی اللہ عنہ حدثنا محمد بن عبد اللہ بن بزیع نا الفضیل بن سلیمان نا ابو حازم عن سھل بن سعد قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحفر الخندق ونحن ننقل التراب فیمر بنا فقال اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وابو حازم اسمہ سلمۃ بن دینار الاعرج الزاھد حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن قتادۃ ثنا انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاکرم الانصار والمھاجرۃ ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن انس

کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے خبابؓ سے کہا اُسنے ہمنے ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضامندی کیواسطے ہجرت کی سو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوا پس بعضے تو ہم مین سے مرگئے کہ انھونؓ نے اپنے اجر سے کچھ نہین کھایا اور بعض کا میوہ پختہ ہوگیا ہی سو وہ اُسکو کاٹ رہا ہی۔ اور مصعب بن عمیر فوت ہوا اس حالت مین کہ اُسنے سوائے ایک کپڑے کے اور کچھ نہ چھوڑا جب لوگ اُس کپڑے سے اُسکا سر ڈھانپتے تھے تو اُسکے پانون ننگے ہوجاتے تھے اور جب اُسکے ساتھ اسکے پانون ڈھانپتے تو اُسکا سر ننگا ہوجاتا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے سر کو ڈھانپ دو اور اسکے پاؤن پر اذخر (جو ایک قسم کی گھاس ہی) ڈالدو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ادریس نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے خباب بن الارتؓ سے مثل اسکے **مناقب** براء بن مالک کے رضی اللہ عنہ۔ حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے سیار نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیم نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت اور علی بن زید نے انس بن مالکؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لوگ پراگندہ[1] بال غبار آلودہ پرانے دو کپڑے والے کہ اُنکا اعتبار کچھ نہین ایسے ہین کہ اگر اللہ پر قسم کرین تو اُنکو سچا کرتا ہے۔ اُنہین سے براء بن مالک ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **مناقب** ابی موسیٰ اشعری کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے موسیٰ بن عبد الرحمٰن کندی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو یحییٰ حمانی نے بریدہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اے ابا موسیٰ تجھے تو خوش آوازی آل[2] داؤد کی خوش آوازیون سے دیگئی ہی یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہی بریدہ اور ابی ہریرہ اور انس سے رضی اللہ عنہم **مناقب** سہل بن سعد کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حازم نے سہل بن سعد سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس حالت مین کہ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم مٹی اُٹھاتے تھے پس آپ ہمارے پاس سے گذرتے تو کہتے اے اللہ نہین کوئی عیش مگر عیش آخرت کا پس بخش انصار اور مہاجرین کو یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اس طریق سے۔ ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا حدیث کی ہم سے انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اے اللہ نہین کوئی عیش مگر عیش آخرت کا سو اکرام کر انصار اور مہاجرین کا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کئی وجہ سے انس سے مروی ہی

[1] یعنی بہت لوگ ایسے ہوتے ہین کہ ظاہر حال اُنکا اچھا معلوم نہین ہوتا مگر باطن اُنکا نہایت اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہی ۱۲ [2] آل کا لفظ زائد ہی کیونکہ خوش آواز تو حضرت داؤد ہی تھے نہ اُنکی آل اور بعض نے کہا آل کے معنی اسجگہ شخص کے ہین ۱۲ [3] اس سے وہ لوگ مراد ہین جن لوگون نے مال غنیمت وغیرہ سے کچھ نہین کھایا اور لوگونکا میوہ پختہ ہوگیا اس سے وہ لوگ مراد ہین جنھون نے فتوحات کا زمانہ پایا ۱۲ ابو سعید عفا اللہ عنہ

باب ماجاء فی فضل من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ حدثنا یحییٰ بن حبیب بن عربی البصری نا موسیٰ بن ابراھیم بن کثیر الانصاری قال سمعت طلحة بن خراش یقول سمعت جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تمس النار مسلما راٰنی اوراٰی من راٰنی قال طلحة فقد رایت جابر بن عبد اللہ وقال موسیٰ وقد رایت طلحة قال یحییٰ وقال لی موسیٰ وقد رایتنی ونحن نرجو اللہ ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث موسیٰ بن ابراھیم الانصاری وروی علی بن المدینی وغیر واحد من اھل الحدیث عن موسیٰ ھٰذا الحدیث حدثنا ھناد نا ابومعاویة عن الاعمش عن ابراھیم عن عبیدة ھو السلمانی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یاتی قوم بعد ذلک تسبق ایمانھم شھاداتھم او شھاداتھم ایمانھم وفی الباب عن عمر وعمران بن حصین وبریدة ھٰذا حدیث حسن صحیح ماجاء فی فضل من بایع تحت الشجرة حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار احد ممن بایع تحت الشجرة ھٰذا حدیث حسن صحیح فی من سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت ذکوان اباصالح عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما ادرک مد احدھم ولا نصیفہ ھٰذا حدیث حسن صحیح ومعنی قولہ نصیفہ یعنی نصف مدہ حدثنا الحسن بن علی نا ابومعاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ حدثنا محمد بن یحییٰ نا یعقوب بن ابراھیم بن سعد نا عبیدة بن ابی رایطة عن عبد الرحمٰن بن زیاد

باب اس شخص کی فضیلت کے بیان میں کہ جسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپکی صحبت میں رہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن حبیب بن عربی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن ابراہیم بن کثیر انصاری نے کہا سنا مین نے طلحہ بن خراش سے کہ کہتا تھا سنا مین نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اُس مسلمان کو آگ نہ لگے گی کہ جسنے مجھے دیکھا ہے یا اُسکو دیکھا کہ جسنے مجھے دیکھا کہا طلحہ نے سو مین نے تو جابر بن عبد اللہ کو دیکھا ہے - اور کہا موسیٰ نے اور مین نے طلحہ کو دیکھا ہے - کہا یحییٰ نے اور مجھے موسیٰ نے کہا اور تو نے مجھے دیکھا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہین - یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق موسیٰ بن ابراہیم انصاری سے اور علی بن مدینی وغیرہ محدثین نے موسیٰ سے یہ حدیث روایت کی ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے اسنے ابراہیم سے اُسنے عبیدہ سلمانی سے اُس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر وہ لوگ ہین جو میرے زمانہ مین ہین بعد اُنکے وہ لوگ جو اُنکے متصل ہین بعد اُنکے وہ لوگ جو اُنکے متصل ہین پھر بعد اُنکے ایسی قوم آئیگی کہ ایمان[1] اُنکا اُنکی شہادت سے سبقت لیجائیگا یا فرمایا آپ نے گواہیان اُنکی اُنکے ایمان سے سبقت لیجائینگی - اور اس باب مین روایت ہی عمر اور عمران بن حصین اور بریدہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہی اُن شخصون کی فضیلت کے بیان مین کہ جنھون نے درخت کے نیچے بیعت کی ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص انمین سے آگ مین داخل نہین ہوگا جنھون نے درخت کے نیچے بیعت کی ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اُن شخصون کے بیان مین کہ جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو بُرا کہا[2] حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا سُنا مین نے ذکوان یعنی اباصالح سے اُسنے ابی سعید خدری رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو سو قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہی اگر کوئی تم مین سے احد کے برابر سونا خرچ کرے تو انمین سے ایک کے مد کو نہ پہونچ سکیگا اور نہ اُسکے نصف کو - یہ حدیث حسن صحیح ہی اور معنی اسکے قول نصیفہ کے یہ ہین کہ اُسکے نصف مد کو نہ پہونچین گے حدیث کی ہمسے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہم سے عبیدہ بن ابی رائطہ نے عبد الرحمٰن بن زیاد سے

---

[1] یعنی اُنکو شہادت کی حرص بہت ہے کچھ اسمین ایمان کا لحاظ نہین جیسا کہ اس زمانہ مین بعض لوگون نے یہ پیشہ اختیار کر رکھا ہی کچہریون کے دروازون پر بیٹھے رہے جس کسی کو گواہ کی ضرورت پڑی چار پانچ آنہ لیکر شہادت دینے پر موجود ہوگئے ۱۲ [2] شرح مسلم مین ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا حرام اور اکبر کبائر سے ہی اور جمہور ائمہ کا یہ مذہب ہی کہ اسکو تعزیر دینا چاہیے اور بعض

باب
یسب

عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الله الله فی اصحابی لا تتخذوهم غرضا بعدی فمن احبهم
فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ومن اذی الله یوشك ان
یاخذه هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** محمود بن غیلان نا ازهر السمان عن سلیمن
التیمی عن خداش عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیدخلن الجنة من بایع تحت الشجرة الا صاحب
الجمل الاحمر هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان عبدا لحاطب جاء الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم یشکو حاطبا فقال یا رسول الله لیدخلن حاطب النار فقال کذبت لا یدخلها فانه شهد بدرا والحدیبیة
هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو کریب نا عثمان بن ناجیة عن عبد الله بن مسلم ابی طیبة عن عبد الله بن بریدة عن
ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من احد من اصحابی یموت بارض الا بعث قائدا ونورا لهم یوم القیمة هذا حدیث غریب
وقد روی هذا الحدیث عن عبد الله بن مسلم ابی طیبة عن ابن بریدة عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسل وهذا اصح **حدثنا**
ابو بکر بن نافع نا النضر بن حماد نا سیف بن عمر عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنة الله علی شرکم هذا حدیث منکر لا نعرفه من حدیث عبید الله بن عمر الا من هذا
الوجه **ما جاء فی فضل فاطمة رضی الله عنها** **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن ابی ملیکة عن المسور بن مخرمة قال سمعت
النبی صلی الله علیه وسلم یقول وهو علی المنبر ان بنی هشام بن المغیرة استاذنونی فی ان ینکحوا ابنتهم علی بن ابی طالب
فلا اذن ثم لا اذن ثم لا اذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتهم فانها بضعة منی یریبنی ما رابها

اُسنے عبد اللہ بن مغفل سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سے میرے صحابہ کے حق مین میرے پیچھے انکو نشانہ نہ بناؤ۔ سو جو
کوئی اُنکو دوست رکھے سو وہ بسبب میری محبت کے اُنکو دوست رکھے اور جو کوئی اُنسے دشمنی کرے سو وہ بسبب میری دشمنی کے اُنکو دشمن رکھے
اور جس کسی نے انکو ایذا دی تو اُسنے مجھے ایذا دی اور جس کسی نے مجھے ایذا دی تو اُسنے اللہ کو ایذا دی اور جسنے اللہ کو ایذا دی اُمید ہے کہ
اللہ اُسکو پکڑے گا۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ازہر سمان نے
سلیمان تیمی سے اُسنے خداش سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ ضرور داخل ہوگا جنت
مین وہ شخص کہ جسنے نیچے درخت کے بیعت کی ہے مگر صاحب[1] اونٹ سرخ کا۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث
کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے یہ کہ حاطب ابن ابی بلتعہ کا غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کرنے کے لئے
آیا اور آنحضرتؐ سے کہنے لگا کہ ضرور حاطب آگ مین داخل ہوگا پس فرمایا آپ نے تو نے جھوٹ بولا نہین داخل ہوگا اسمین۔ کیونکہ وہ
بدر اور حدیبیہ مین حاضر ہوا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن ناجیہ نے عبد اللہ بن مسلم
ابی طیبہ سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے صحابہ سے کسی زمین مین
مریگا وہ قیامت کے دن انکے لئے پیشوا اور نور اٹھایا جائیگا۔ یہ حدیث غریب ہے اور یہ حدیث عبد اللہ بن مسلم ابی طیبہ سے بواسطہ ابن بریدہ
کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابو بکر بن نافع نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن حماد نے کہا
حدیث کی ہمسے سیف بن عمر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم اُن لوگونکو
دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہین تو کہو لعنت ہو اللہ کی اوپر بُرائی تمھاری کے۔ یہ حدیث منکر ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق عبید اللہ بن عمر سے
مگر اسی طریق سے **حضرت فاطمہ کی فضیلت کے بیان مین رضی اللہ عنہا** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن ابی ملیکہ
سے اُسنے مسور بن مخرمہ سے کہا اُسنے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اس حالت مین کہ منبر پر تھے تحقیق بنی ہشام بن مغیرہ مجھسے اپنی بیٹی
کا علی بن ابی طالب کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے مین اذن مانگتے ہین۔ سو مین تو اذن نہین دیتا پھر اذن نہین دیتا پھر اذن نہین دیتا مگر ابن ابیطالب
کا ارادہ ہو تو میری بیٹی کو طلاق دیدے اور اُنکی بیٹی کا نکاح کرے کیونکہ وہ میرا ٹکڑا ہے مجھے شک[2] مین ڈالتی ہے وہ چیز جو اُسکو شک مین ڈالے

ف۱ اونٹ سرخ والا ابن قیس کا دادا ہے یہ منافق تھا اپنا اونٹ طلب کرتا تھا اسنے بیعت نہین کی تھی یہ استثنا منقطع ہے ۱۲ ف۲ یعنی مجھے برائی مین ڈالتی ہے وہ چیز جو فاطمہ کو ایذا اور برائی پہونچاتی ہے ۱۲

ویوذینی ما اذاہا ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابراھیم بن سعید الجوھری نا الاسود بن عامر عن جعفر الاحمر عن عبداللہ بن عطاء عن ابن بریدۃ عن ابیہ قال کان احب النساء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ومن الرجال علی قال ابراھیم یعنی من اھل بیتہ ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن علیۃ عن ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن عبداللہ بن الزبیر ان علیا ذکر بنت ابی جھل فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی ما اذاہا وینصبنی ما انصبہا ھٰذا حدیث حسن صحیح ھٰکذا قال ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن ابن الزبیر وقال غیر واحد عن ابن ابی ملیکۃ عن المسور بن مخرمۃ ویحتمل ان یکون ابن ابی ملیکۃ روی عنہما جمیعا وقد رواہ عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکۃ عن المسور بن مخرمۃ نحو حدیث اللیث **حدثنا** سلیمان بن عبدالجبار البغدادی نا علی بن قادم نا اسباط بن نصر الھمدانی عن السدی عن صبیح مولی ام سلمۃ عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم ھٰذا حدیث غریب انما نعرفہ من ھٰذا الوجہ وصبیح مولی ام سلمۃ لیس بمعروف **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابواحمد الزبیری نا سفیان عن زبید عن شھر بن حوشب عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلل علی الحسن والحسین وعلی وفاطمۃ کساء ثم قال اللھم ھٰؤلاء اھل بیتی وحامتی اذھب عنہم الرجس وطہرھم تطہیرا فقالت ام سلمۃ وانا معھم یا رسول اللہ قال انک علی خیر ھٰذا حدیث حسن صحیح وھو احسن شیٔ روی فی ھٰذا الباب وفی الباب عن انس وعمر بن ابی سلمۃ وابی الحمراء **حدثنا** محمد بن بشار نا عثمان بن عمر نا اسرائیل عن میسرۃ بن حبیب عن المنھال بن عمرو عن عائشۃ بنت طلحۃ عن عائشۃ ام المؤمنین قالت ما رأیت احدا اشبہ سمتا ودلا وھدیا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قیامہا وقعودھا من فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت

فیبلغ

اور ایذا دیتی ہے وہ چیز جو اُسکو ایذا دیتی ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے اسود بن عامر نے اُسنے جعفر احمر سے اُسنے عبداللہ بن عطار سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سب عورتوں سے پیاری آنحضرتؐ کو فاطمہؓ تھی اور مردوں سے حضرت علیؓ - کہا ابراہیم نے یعنی اہلبیت سے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اس طریق سے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن علیہ نے ایوب سے اُنہنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عبداللہ بن زبیر سے یہ کہ حضرت علی نے ابی جہل کی بیٹی کا ذکر کیا عہ سو یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی پس فرمایا آپ نے فاطمہ تو میرا ٹکڑا ہے ایذا دیتی ہے مجھے وہ چیز جو اسکو ایذا دیتی ہے اور پہونچتی ہے مجھے وہ چیز جو اُسکو پہونچتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایسا ہی کہا ایوب نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ابی الزبیر سے ۔ اور کہا کئی ایک نے بواسطۂ ابن ابی ملیکہ کے مسور بن مخرمہ سے اور احتمال ہے ابن ابی ملیکہ نے دونوں ہی سے روایت کی ہو - اور روایت کیا اسکو عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے مسور بن مخرمہ سے مثل حدیث لیث کے حدیث کی ہمسے سلیمان بن عبدالجبار بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن قادم نے کہا حدیث کی ہمسے اسباط بن نصر ہمدانی نے سدی سے اُسنے صبیح سے جو مولی ام سلمہ کا ہے اُسنے زید بن ارقمؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ سے کہا میں جنگ کرنیوالا ہوں اُس سے کہ جس سے تم جنگ کرو اور صلح کرنیوالا ہوں اُس سے کہ جس سے تم صلح کرو - یہ حدیث غریب ہے ہم تو اُسکو فقط اسی طریق سے ہی پہچانتے ہیں اور صبیح مولی ام سلمہ کا مشہور نہیں ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابواحمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اسنے زبید سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور حسین اور علی اور فاطمہ پر کپڑا اُڑھا پھر کہا اے اللہ یہ لوگ میرے اہلبیت ہیں اور خواص ہیں انسے پلیدی دور کر اور اچھی طرح سے انکو پاک کر پس کہا ام سلمہ نے اور میں بھی انکے ساتھ یا رسول اللہ فرمایا آپنے تو بہتری پر ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ سب سے اچھی ہی جو اس باب میں مروی ہی - اور اس باب میں روایت ہے انس اور عمر بن ابی سلمہ اور ابی الحمرا سے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے میسرہ بن حبیب سے اُسنے منہال بن عمرو سے اُسنے عائشہ بنت طلحہ سے اُسنے عائشہ ام المومنینؓ سے کہا اُسنے میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو خشوع اور حسن خلق اور وقار میں آنحضرت کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے میں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ ہو کہا حضرت عائشہؓ نے

عہ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپنے فرمایا رسول کی بیٹی اور کافر کی جمع نہیں ہوسکتی اور فاطمہؓ میرا جگر گوشہ ہی الخ ۱۲ ابوسعید بندہ دی عفا اللہ عنہ

وكانت اذا دخلت على النبى صلى الله عليه وسلم قام اليها فقبلها واجلسها فى مجلسه وكان النبى صلى الله عليه وسلم اذا دخل
عليها قامت من مجلسها فقبلته واجلسته فى مجلسها فلما مرض النبى صلى الله عليه وسلم دخلت فاطمة فاكبت عليه فقبلته
ثم رفعت رأسها فبكت ثم اكبت عليه ثم رفعت راسها فضحكت فقلت ان كنت لاظن ان هذه من اعقل نساءنا فاذا هى
من النساء فلما توفى النبى صلى الله عليه وسلم قلت لها ارايت حين اكببت على النبى صلى الله عليه وسلم فرفعت رأسك فبكيت
ثم اكببت فرفعت رأسك فضحكت ما حملك على ذلك قالت انى اذن لبذرة اخبرنى انه ميت من وجعه هذا فبكيت ثم اخبرنى
انى اسرع اهله لحوقا به فذاك حين ضحكت هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روى هذا الحديث من غير وجه
عن عائشة حدثنا حسين بن يزيد الكوفى نا عبد السلام بن حرب عن ابى الجحاف عن جميع بن عمير التيمى قال دخلت مع
عمتى على عائشة فسئلت اى الناس كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فاطمة فقيل من الرجال قالت زوجها
ان كان ما علمت صواما قواما هذا حديث حسن غريب من فضل عائشة رضى الله عنها حدثنا يحيى بن درست نا
حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة قالت فاجتمع
صواحباتى الى ام سلمة فقلن يا ام سلمة ان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة وانا نريد الخير كما تريد عائشة فقولى لرسول
الله صلى الله عليه وسلم يامر الناس يهدون اليه اين ما كان فذكرت ذلك ام سلمة فاعرض عنها ثم عاد اليها فاعادت
الكلام فقالت يا رسول الله ان صواحباتى قد ذكرن ان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة فامر الناس يهدون اينما
كنت فلما كانت الثالثة قالت ذلك قال يا ام سلمة لا تؤذينى فى عائشة فانه ما انزل على الوحى وانا فى لحاف امرأة منكن
غيرها وقد روى بعضهم هذا الحديث

اور جب وہ آنحضرتؐ کے پاس آتین تو آپ انکی طرف کھڑے ہو جاتے اور انکو پیار کرتے اور اپنی جگہ مین بٹھلا لیتے - اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب
اُنکے پاس جاتے تو وہ بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو جاتی اور آپکو پیار کرتی اور اپنی جگہ مین بٹھلا لیتی پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوے تو فاطمہ آئی اور
آپ پر جھک پڑی اور آپ کے منہ مبارک پر بوسہ دیا پھر اپنے سر کو اُٹھایا اور رو پڑی پھر آپ پر جھک پڑی پھر اپنے سر کو اُٹھایا اور ہنس پڑی سو
مین نے (دل مین) کہا مین تو گمان رکھتی تھی کہ یہ ہم سب عورتون سے زیادہ عقلمند ہے دیکھا تو عام عورتون کی طرح ہی ہے پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فوت ہو گئے تو مین نے اُس سے کہا بتلا تو سہی کہ جب تو آنحضرت پر جھک پڑی تھی پھر تو نے اپنا سر اُٹھا لیا اور رو پڑی پھر تو آپ پر جھک پڑی
اور سر اُٹھایا تو ہنس پڑی کس چیز نے تجھے اُسپر برانگیختہ کیا کہا اُسنے مین اسوقت البتہ بھید ظاہر کرتی ہون مجھے آپ نے خبر دی کہ مین اس بیماری
مین مرنیوالا ہون سو مین رو پڑی پھر آپ نے مجھے خبر دی کہ تو سب اہل سے پہلے مجھسے ملنے والی ہے سو اس سبب سے مین ہنس پڑی - یہ حدیث حسن غریب ہی
اس طریق سے اور یہ حدیث کئی وجہ سے عائشہ رضؓ سے مروی ہی حدیث کی ہم سے حسین بن یزید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالسلام بن حرب نے
ابی الجحاف سے اُسنے جمیع بن عمیر تیمی سے کہا اُسنے مین اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضؓ کے پاس گیا پس مین نے اُس سے پوچھا کونسا آدمی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو بہت پیارا تھا کہا اُسنے فاطمہ رضؓ پھر کہا گیا اُس سے مردون سے کہا اُسنے خاوند اُسکا اگرچہ مین جانتی ہون کہ وہ بہت روزہ رکھنے والا اور بہت نماز
پڑھنے والا نہین تھا - یہ حدیث حسن غریب ہے حضرت عائشہ کی فضیلت کے بیان مین - رضی اللہ عنہا حدیث کی ہمسے یحیی بن درست نے کہا
حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے لوگ عائشہ کے دن کی ہدیہ بھیجنے کے واسطے انتظاری
کرتے رہتے تھے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے میری سوتین ام سلمہ رضؓ کے پاس جمع ہوئین اور کہنے لگین اے ام سلمہ لوگ عائشہ کے دن کی ہدیہ بھیجنے کے واسطے
انتظاری کرتے ہین اور ہم بھی مال کی خواہش رکھتے ہین جیسا کہ عائشہ خواہش رکھتی ہے سو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہ لوگون کو حکم کرین کہ
جہان ہون ہدیہ بھیجدیا کرین - پس ام سلمہ نے اس امر کا ذکر آنحضرت سے کیا سو آنحضرت نے اُس سے منہ پھیر لیا پھر آپ اُسکی طرف پھر بیٹھے پھر ام سلمہ
نے کلام کا اعادہ کیا اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری سوتین ذکر کرتی ہین کہ لوگ ہدیہ بھیجنے کے واسطے عائشہ کے دن کی انتظاری کرتے رہتے ہین
سو آپ لوگون کو حکم کرین کہ آپ جہان ہون ہدیہ بھیجدیا کرین پس جب تیسری بار بھی اس نے یہ کہا تو آپ نے فرمایا اے ام سلمہ مجھے عائشہ
کے باب مین ایذا نہ دے کیونکہ مجھپر سوائے اسکے اور کسی کے لحاف مین ہوتے ہوئے وحی نازل نہین ہوئی - اور بعض نے اس حدیث کو

عن حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا هذا حديث غريب وقد روى
عن هشام بن عروة هذا الحديث عن عوف بن الحارث عن رميثة عن ام سلمة شيئا من هذا وهذا حديث قد روى
عن هشام بن عروة فيه روايات مختلفة وقد روى سليمان بن بلال عن هشام بن عروة نحو حديث حماد بن زيد حدثنا
عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن عبد الله بن عمرو بن علقمة المكى عن ابن ابى حسين عن ابن ابى مليكة عن عائشة ان جبرئيل
جاء بصورتها فى خرقة حرير خضراء الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال هذه زوجتك فى الدنيا والآخرة هذا حديث حسن
غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن عمرو بن علقمة وقد روى عبد الرحمن بن مهدى هذا الحديث عن عبد الله بن
عمرو بن علقمة بهذا الاسناد مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة وقد روى ابو اسامة عن هشام بن عروة عن ابيه عن
عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا معمر عن الزهرى
عن ابى سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة هذا جبرئيل وهو يقرأ عليك السلام قالت
قلت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا نرى هذا حديث حسن صحيح حدثنا سويد انا عبد الله بن المبارك
نا زكريا عن الشعبى عن ابى سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان جبرئيل يقرأ
عليك السلام فقلت وعليه السلام ورحمة الله هذا حديث صحيح حدثنا حميد بن مسعدة نا زياد بن الربيع نا خالد بن
سلمة المخزومى عن ابى بردة عن ابى موسى قال ما اشكل علينا اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث قط فسألنا عائشة
الا وجدنا عندها منه علما هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا القاسم بن دينار الكوفى نا معاوية بن عمرو عن زائدة عن
عبد الملك بن عمير عن موسى بن طلحة قال ما رأيت احدا افصح من عائشة هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا ابراهيم بن

حماد بن زید سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہو یہ حدیث غریب ہو۔ اور مروی ہے
یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی ہو عوف بن حارث سے اُسنے رمیثہ سے اُسنے ام سلمہ سے کچھ حصہ اس سے۔ اور یہ حدیث روایات
مختلفہ پر ہشام بن عروہ سے مروی ہے اور روایت کی سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے مثل حدیث حماد بن زید کے حدیث کی ہم سے
عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ مکی سے اُسنے ابن ابی حسین سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ
سے یہ کہ جبرئیل علیہ السلام میری صورت سبز ریشم کے کپڑے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے پس فرمایا جبرئیل نے آنحضرت سے یہ آپ کی
بی بی ہو دنیا اور آخرت مین۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ سے اور عبد الرحمن بن مہدی
نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ سے ساتھ اس اسناد کے مرسل روایت کی ہو اور اُسنے اسمین عائشہ کا ذکر نہین کیا اور روایت کی ہو
ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس سے حدیث کی ہمسے سوید
بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُس نے عائشہ رض سے کہا اُسنے فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہے تجھے سلام کہتا ہے کہا عائشہ نے مین نے کہا و علیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ آپ دیکھتے ہین
وہ جو مین نہین دیکھتی۔ یہ حدیث صحیح ہو حدیث کی ہمسے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے زکریا نے شعبی سے
اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جبرئیل تجھے سلام کہتا ہے مین نے کہا
و علیہ السلام و رحمۃ اللہ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہم سے زیاد بن ربیع نے کہا حدیث کی ہمسے خالد
بن سلمہ مخزومی نے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ رض سے کہا اُسنے کبھی کوئی حدیث[۱] ہمپر یعنی آنحضرت کے اصحاب پر مشکل نہین ہوئی کہ جسکا سوال
ہمنے حضرت عائشہ سے کیا ہو مگر کہ ہم نے اُسکے پاس اُسکا علم پایا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو حدیث کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث
کی ہمسے معاویہ بن عمرو نے زائدہ سے اُسنے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے موسیٰ بن طلحہ سے کہا اُسنے مین نے کوئی شخص زیادہ فصیح حضرت عائشہ رض
سے نہین دیکھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے ابراہیم بن

[۱] یعنی جس مسئلہ کی ہمکو ضرورت پڑی اور حضرت عائشہ سے سوال کیا تو اُسنے ضرور ہی اُسکا جواب صراحتہً یا اشارۃً دے ہی دیا یہ حدیث کمال آپکے تفقہ پر دال ہو ۱۲ [۵] شیخ شاہ عبد الحق محدث نے لمعات مین فرمایا کہ اس حدیث مین اور اس مین جو حضرت عائشہ رض سے مروی ہو کہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے نکاح کا حکم دیا اس وقت حضرت جبرئیل میری صورت اپنی ہتھیلی مین لیکر نازل ہوے اسطرح تطبیق ہوسکتی ہو کہ حضرت عائشہ رض کی صورت ریشمی پارچہ کے ٹکڑے مین تھی اور وہ ٹکڑا حضرت جبرئیل ع کی ہتھیلی مین تھا واللہ اعلم ابو سعید بندوی عفا اللہ عنہ

یعقوب وبندار قالا نا یحیی بن حماد نا عبد العزیز بن المختار نا خالد الحذاء عن ابی عثمان النهدی عن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم استعمله علی جیش ذات السلاسل قال فاتیته فقلت یا رسول الله ای الناس احب الیك قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابراهیم بن سعید الجوهری نا یحیی بن سعید الاموی عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن عمرو بن العاص انه قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم من احب الناس الیك قال عائشة قال من الرجال قال ابوها هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه من حدیث اسمٰعیل عن قیس **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن معمر الانصاری عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام وفی الباب عن عائشة وابی موسیٰ هٰذا حدیث حسن صحیح وعبد الله بن عبد الرحمٰن بن معمر هو ابو طوالة الانصاری مدینی وهو ثقة **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن ابی اسحاق عن عمرو بن غالب ان رجلا نال من عائشة عند عمار بن یاسر قال اغرب مقبوحا منبوحا اتؤذی حبیبة رسول الله صلی الله علیه وسلم هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا ابوبکر بن عیاش عن ابی حصین عن عبد الله بن زیاد الاسدی قال سمعت عمار بن یاسر یقول هی زوجته فی الدنیا والاخرة یعنی عائشة هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا المعتمر بن سلیمان عن حمید عن انس قال قیل یا رسول الله من احب الناس الیك قال عائشة قیل

یعقوب اور بندار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مختار نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذار نے ابی عثمان نہدی سے اُسنے عمرو بن عاص رض سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو سلاسل (نام مقام) کے لشکر پر حاکم بنایا پس مین آپ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ کونسا آدمی آپ کو زیادہ پیارا ہی[1] فرمایا آپ نے عائشہ مین نے کہا مردون سے فرمایا آپ نے باپ اسکا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید اموی نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے عمرو بن عاص سے یہ کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کو کونسا آدمی زیادہ پیارا ہے فرمایا آپ نے عائشہ کہا اُس نے مردون سے فرمایا آپ نے باپ اسکا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے یعنی طریق اسمٰعیل سے جو راوی ہے قیس سے حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن معمر انصاری سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فضیلت عائشہ کی تمام عورتون پر مثل فضیلت ثرید[2] کے ہے تمام کھانون پر۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ رض اور ابی موسیٰ رض سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عبد اللہ بن عبد الرحمٰن ابن معمر وہ ابو طوالہ انصاری مدینی ہی اور یہ ثقہ ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُس نے عمرو بن غالب سے یہ کہ ایک مرد نے عمار بن یاسر کے پاس حضرت عائشہ کا بُرا ذکر کیا کہا اُس نے دور ہو ہم سے قبیح اور جدا ہو کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حبیبہ کو ایذا دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُس نے عبد اللہ بن زیاد اسدی سے کہا اُس نے سنا مین نے عمار بن یاسر رض سے کہ کہتا تھا یہ آنحضرت کی دنیا اور آخرت مین بی بی ہے مراد اس کی اس سے عائشہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے حمید سے اُس نے انس سے کہا اُس نے کسی نے کہا یا رسول اللہ کون شخص آپ کو زیادہ پیارا ہے فرمایا آپنے عائشہ کہا گیا

[1] شیخ نے لمعات مین لکھا ہے کہ عمرو بن عاص کے سوال کی وجہ یہ ہی کہ اسکو آنحضرت نے باوجود موجود ہونے حضرت ابوبکر اور عمر وغیرہ کے جو حاکم کردیا تو اسکے دل مین یہ گذرا کہ شاید میرا مرتبہ آپ کے نزدیک ان لوگون سے زائد ہے آپ نے ایسا صریح جواب دیدیا کہ جس سے اسکا خیال دور ہوگیا۔ اور یہ حدیث حضرت فاطمہ کی فضیلت مین جو حدیث گذری ہی اسکی متعارض نہین ہی کیونکہ اولاً تو یہ حدیث قوی ہے دوسرے یہ کہ اُس مین فضیلت ہر دونون کی اہلبیت سے ہے ۱۲ [2] گوشت کے شوربہ مین اگر روٹی ٹکڑے ٹکڑے کرکے ڈالی جائے تو اسکو ثرید کہتے ہین۔ چونکہ اسوقت کے مروجہ کھانون سے یہ آپ کو زیادہ پسند تھا اسلئے آپ نے اُس سے نسبت دی اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اس سے کوئی کھانا واقع مین افضل نہین۔ ۱۲

من الرجال قال ابو عیسٰی هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه من حدیث انس فضل خدیجة رضی الله عنها حدثنا ابو هشام الرفاعی نا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت ما غرت علی احد من ازواج النبی صلی الله علیه وسلم ما غرت علی خدیجة وما بی ان اکون ادرکتها وما ذلك الا لکثرة ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم لها وان کان لیذبح الشاة فیتتبع بها صدائق خدیجة فیهدیها لهن هٰذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسٰی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت ما حسدت امرأة ما حسدت خدیجة وما تزوجنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الا بعد ما ماتت وذلك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بشرها ببیت فی الجنة من قصب لا صخب فیه ولا نصب هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا هارون بن اسحاق الهمدانی نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله بن جعفر قال سمعت علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خیر نسائها خدیجة بنت خویلد وخیر نسائها مریم بنت عمران وفی الباب عن انس وابن عباس هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابو بکر بن زنجویه نا عبد الرزاق نا معمر عن قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال حسبك من نساء العالمین مریم بنت عمران وخدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد وآسیة امرأة فرعون هٰذا حدیث صحیح فی فضل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا العباس العنبری نا یحیی بن کثیر العنبری ابو غسان نا سلم بن جعفر وکان ثقة عن الحکم بن ابان عن عکرمة قال قیل لابن عباس بعد صلوة الصبح ماتت فلانة لبعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم فسجد قیل له اتسجد هٰذه الساعة فقال الیس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رایتم آیة فاسجدوا فای آیة اعظم

مردوں سے فرمایا آپ نے باپ اس کا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے حضرت خدیجہ کی فضیلت کے بیان میں رضی اللہ عنہا حدیث کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے میں کسی آنحضرت کی بی بی پر اسقدر غیرت ناک نہیں ہوئی جسقدر کہ خدیجہ پر غیرت ناک ہوئی ہوں باوجودیکہ میں نے اسکو پایا نہیں ہے اور سوائے بہت ذکر کرنے آنحضرت کے اور کوئی اسکا سبب نہ تھا اور اگر کوئی بکری آپ ذبح کرتے تو اُسکے لئے خدیجہؓ کی سہیلیوں کو ڈھونڈھتے اور اُنکی طرف اُسکے گوشت کو ہدیہ بھیجتے ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے میں نے کسی عورت پر اسقدر حسد نہیں کیا جسقدر خدیجہ پر کیا ہے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکاح کیا مگر بعد اسکے مرنے کے ۔ اور یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو جنت میں ایسے موتی کے گھر کی خوشخبری دی تھی کہ نہ اُس میں شور ہے اور نہ اختلاط آوازوں کا اور نہ کوئی تنگی یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن جعفر سے کہا اُسنے سنا میں نے علی رضی بن ابی طالب سے کہ کہتا تھا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے خدیجہ بنت خویلد بہتر ہے اور اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے بہتر مریم بنت عمران ہے ۔ اور اس باب میں روایت ہے انسؓ اور ابن عباسؓ سے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ حدیث کی ہمسے ابوبکر بن زنجویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے تجھے تمام جہان کی عورتوں سے مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ فرعون کی بی بی یہ حدیث صحیح ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی فضیلت کے بیان میں حدیث کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن کثیر عنبری ابو غسان نے کہا حدیث کی ہمسے سلم بن جعفر نے اور یہ ثقہ تھا حکم ابن ابان سے اُسنے عکرمہ سے کہا اُسنے کسی نے ابن عباس سے کہا بعد نماز صبح کے کہ فلانی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوت ہو گئی ہے پس ابن عباس نے سجدہ کیا اُس سے کسی نے کہا کیا آپ اس ساعت[1] میں سجدہ کرتے ہو پس کہا اُنھوں نے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم جب کوئی علامت خوفناک دیکھو تو سجدہ کرو سو کون سی علامت بہت بڑی ہے

---

[1] یعنی آپ اس ساعت میں سجدہ کرتے ہو باوجودیکہ بلاضرورت ایسے وقت میں سجدہ کرنا منع ہے ۱۲

فیتتبع

من ذهاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم هٰذا حدیث حسن غریب لانعرفه الا من هٰذا الوجه حدثنا بندار نا عبد الصمد نا هاشم بن سعید الکوفی نا کنانة قال حدثتنا صفیة بنت حیی قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد بلغنی عن حفصة وعائشة کلام فذکرت ذلك له فقال الا قلت وکیف تکونان خیرا منی وزوجی محمد وابی هارون وعمی موسیٰ وکان الذی بلغها انهم قالوا نحن اکرم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منها وقالوا نحن ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبنات عمه وفی الباب عن انس هٰذا حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث هاشم الکوفی ولیس اسناده بذاك حدثنا اسحاق بن منصور وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق انا معمر عن ثابت عن انس قال بلغ صفیة ان حفصة قالت بنت یهودی فبکت فدخل علیها النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهی تبکی فقال ما یبکیك قالت قالت لی حفصة انی ابنة یهودی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانك لابنة نبی وان عمك لنبی وانك لتحت نبی ففیم تفخر علیك ثم قال اتقی اللہ یا حفصة هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة ثنی موسیٰ بن یعقوب الزمعی عن هاشم بن هاشم ان عبد اللہ بن وهب اخبره ان ام سلمة اخبرته ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فاطمة عام الفتح فناجاها فبکت ثم حدثها فضحکت قالت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألتها عن بکائها وضحکها قالت اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه یموت فبکیت ثم اخبرنی انی سیدة نساء اهل الجنة الا مریم بنت عمران فضحکت هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه حدثنا محمد بن یحیی نا محمد بن یوسف نا سفیان بن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاهله

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کے فوت ہونے سے - یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طرق سے حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد نے کہا حدیث کی ہمسے ہاشم بن سعید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے کنانہ نے کہا حدیث کی ہمسے صفیہؓ بنت حیی نے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُس حالت مین کہ مجھے حفصہ اور عائشہ کی طرف سے کچھ بات پہونچی تھی سو مین نے وہ بات آپکے پاس ذکر کی فرمایا آپ نے کیا تو نے یہ نہ کہا اور کسطرح تم دونون مجھ سے بہتر ہو سکتی ہو حالانکہ خاوند میرا محمد ہے اور باپ میرا ہارون اور چچا میرا موسیٰ علیہ السلام اور وہ بات جو صفیہ کو اُنکی طرف سے پہونچی تھی یہ تھی کہ انھون نے کہا تھا کہ ہماری عزت بھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ ہے اور یہ بھی کہا کہ ہم آنحضرت کی بیبیان ہین اور آپ کے چچا کی بیٹیان - اور اس باب مین روایت ہے انس سے - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ہاشم کوفی سے اور اسناد اس کی قوی نہین حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور اور عبد بن حمید نے کہا دونون نے خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے صفیہ کو یہ خبر پہونچی تھی کہ حفصہ نے اسکو یہودی کی بیٹی کہا ہے پس وہ رو پڑی اور اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے اُس حالت مین کہ وہ رو رہی تھی سو آپنے فرمایا کس چیز نے تجھے رُلایا ہے کہا اُسنے مجھے حفصہ نے یہ کہا ہے کہ مین یہودی کی بیٹی ہون بس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تو نبی کی بیٹی ہے اور چچا بھی تیرا نبی ہے اور تو نبی کے نکاح مین ہے سو وہ کس بات سے تجھپر فخر کرتی ہے پھر فرمایا آپ نے ڈر اللہ سے اے حفصہؓ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طرق سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی مجھے موسیٰ بن یعقوب زمعی نے ہاشم بن ہاشم سے یہ کہ عبد اللہ بن وہب نے اسکو خبر دی ہے کہ ام سلمہ نے اسکو خبر دی ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو فتح مکہ کے سال بلایا اور اُس سے سرگوشی کی سو وہ رو پڑی پھر آپ نے اس سے کچھ بات کی سو وہ ہنس پڑی کہا ام سلمہ نے پس جب آنحضرت فوت ہو گئے تو مین نے اس سے اسکے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مین جلدی مرنیوالا ہون سو مین اس سبب سے رو پڑی تھی - پھر آپ نے مجھے خبر دی کہ تو اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے سوائے مریم بنت عمران کے سو مین ہنس پڑی - یہ حدیث حسن غریب ہے اس طرق سے حدیث کی ہم سے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن ہشام بن عروہ نے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم سے وہ ہے جو اپنی اہل کیساتھ بہتر ہو

۱؎ یعنی جیسا کہ حضرت حفصہ و عائشہ نے فخر کی وجہ بیان کی کہ ہم مین دو اوصاف ہین ایک یہ کہ ہم آنحضرت کی بیبیان ہین دوسرے یہ کہ ہم آنحضرت کے چچا کی بیٹیان ہین اسکے جواب مین آپنے فرمایا کہ تو نے کیون نہ یہ جواب دیا کہ یہ اوصاف مجھ مین بھی پائے جاتے ہین بلکہ زائد تو بھی میری بی بی ہے جیسے کہ وہ دوسرا حضرت موسیٰ تیرا چچا ہے اور حضرت ہارون تیرا دادا یعنی تو پیغمبر کی اولاد سے ہے پھر تجھپر وہ کیونکر فضیلت رکھ سکتی ہین ۱۲

فقال

ففقال

وانا خيركم لاهلي واذا مات صاحبكم فدعوه هذا حديث حسن صحيح وروى هذا عن هشام بن عروة عن ابيه عن
النبي صلى الله عليه وسلم مرسل حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف عن اسرائيل عن الوليد عن زيد بن زائدة
عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبلغني احد من احد من اصحابي شيئا فاني احب ان
اخرج اليهم وانا سليم الصدر قال عبد الله فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمال فقسمه النبي صلى الله عليه وسلم
فانتهيت الى رجلين جالسين وهما يقولان والله ما اراد محمد بقسمته التي قسمها وجه الله ولا الدار الآخرة فتثبت حين
سمعتها فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته فاحمر وجهه وقال دعني عنك فقد اوذي موسى باكثر من هذا
فصبر هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد زيد في هذا الاسناد رجل اخبرنا محمد بن اسمعيل نا عبد الله بن محمد
نا عبيد الله بن موسى والحسين بن محمد عن اسرائيل عن السدي عن الوليد بن ابي هشام عن زيد بن زائدة عن
بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا من غير هذا الوجه **فضل ابي بن كعب رضي الله عنه** حدثنا
محمود بن غيلان نا ابوداود نا شعبة عن عاصم قال سمعت زر بن حبيش يحدث عن ابي بن كعب ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال له ان الله امرني ان اقرأ عليك القرآن فقرأ عليه لم يكن الذين كفروا وقرأ فيها ان الدين عند الله الحنيفية
المسلمة لا اليهودية ولا النصرانية ولا المجوسية من يعمل خيرا فلن يكفره وقرأ عليه لو ان لابن آدم واديا من مال
لابتغى اليه ثانيا ولو كان له ثانيا لابتغى اليه ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم الا التراب ويتوب الله على من تاب هذا حديث
حسن صحيح وقد روي من غير هذا الوجه وروى عبد الله بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه

عن　　فتثبت

اور مین تم سے اپنے اہل کے ساتھ بہتر ہون اور جب تمہارا صاحب[1] مرجائے تو اسکو چھوڑ دو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے
اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اسرائیل سے
اُسنے ولید سے اُسنے زید بن زائدہ سے اُسنے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی شخص میرے
صحابہ سے دوسرے کی بات نہ پہونچائے کیونکہ مین دوست رکھتا ہون کہ ان سے اس حالت مین نکلون کہ میرا دل (بغض سے) صاف ہو
کہا عبداللہ نے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا گیا سو آپ نے اُسکو تقسیم کیا۔ اور مین دو مردون کے پاس پہونچا جو بیٹھے
ہوے یہ کہہ رہے تھے کہ قسم ہے اللہ کی محمد کا ارادہ اس قسمت سے جو اُسنے کی ہے اللہ کی رضامندی اور آخرت کا نہین سو مین نے اُسکو شائع
کر دیا جبکہ اُسکو سنا۔ پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی پس آپ کا مُنھ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا مجھے چھوڑ دے
کہ موسی علیہ السلام اس سے زیادہ ایذا دیے گئے اور صبر کیا۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اور اس اسناد مین ایک اور مرد زیادہ کیا گیا ہے
خبر دی ہمکو محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن محمد نے کہا خبر دی ہمکو عبیداللہ بن موسی اور حسین بن محمد نے اسرائیل سے اُسنے
سدی سے اُسنے ولید بن ابی ہشام سے اُسنے زید بن زائدہ سے اُسنے ابن مسعودؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس سے غیر طریق
سے **ابی بن کعب کی فضیلت مین رضی اللہ عنہ** حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ
نے عاصم سے کہا اُسنے سُنا مین نے زر بن حبیش سے کہ حدیث کرتا تھا ابی بن کعبؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا کہ مجھے
اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ تجھپر قرآن پڑھون پس آپ نے اُسپر سورت لم یکن الذین کفروا پڑھی اور اُسپر یہ بھی پڑھا کہ دین اللہ کے نزدیک حنیفی
اسلام والا ہے نہ یہودیون اور نصاری اور مجوسیون کا۔ جو کوئی نیکی کا عمل کریگا تو اُسکی ناشکری نہ ہوگی اور اُسپر یہ بھی پڑھا اگر ابن آدم کے
واسطے ایک جنگل مال کا ہو تو دوسرے کی خواہش رکھتا ہے اور اگر اُسکے واسطے دو ہون تو تیسرے کی خواہش رکھتا ہے۔ اور سوا مٹی کے
اور کوئی چیز آدم کے پیٹ کو پُر نہین کرتی اور رجوع کرتا ہے اللہ اُسپر جو اُسکی طرف رجوع کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غیر اس وجہ سے
بھی مروی ہے۔ اور روایت کی ہے عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابزی نے اپنے باپ سے

[1] مراد صاحب سے ذات مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور چھوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اسپر غم اور اندوہ نہ کرو یا یہ معنی کہ مجھے ایذا نہ دو یعنی میرے اہلبیت کو یا یہ معنی کہ چاہیئے کہ ہر ایک تم مین سے اپنے اہل کے ساتھ
نیکی کرے اور جب کوئی تم مین سے مرے تو اسکی بُرائی کو چھوڑ دو یا یہ معنی کہ اُسکی محبت بعد اُسکے فوت ہونے کے چھوڑ دو اس تقدیر پر خطاب عورتون کی طرف ہے ١٢

عن ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بن کعب ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک القراٰن وقد روی قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی ان اللہ تعالیٰ امرنی ان اقرأ علیک القراٰن فضل الانصار وقریش حدثنا بندار نا ابو عامر عن زهیر بن محمد عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا الهجرة لکنت امرء من الانصار وبهذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو سلک الانصار وادیا اوشعبا لکنت مع الانصار هذا حدیث حسن حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب انه سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوقال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الانصار لایحبهم الا مؤمن ولا یبغضهم الا منافق من احبهم فاحبه اللہ ومن ابغضهم فابغضه اللہ فقلنا له انت سمعته من البراء فقال ایای حدث هذا حدیث صحیح حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة عن انس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناسا من الانصار فقال هل فیکم احد من غیرکم فقالوا الا ابن اخت لنا فقال ابن اخت القوم منهم ثم قال ان قریشا حدیث عهدهم بجاهلیة ومصیبة وانی اردت ان اجبرهم واتالفهم اما ترضون ان یرجع الناس بالدنیا وترجعون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بیوتکم قالوا بلیٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو سلک الناس وادیا او شعبا وسلکت الانصار وادیا اوشعبا لسلکت وادی الانصار وشعبهم هذا حدیث صحیح حدثنا احمد بن منیع نا هشیم انا علی بن زید بن جدعان نا النضر بن انس عن زید بن ارقم انه کتب الی انس بن مالک یعزیه فیمن اصیب من اهله وبنی عمه یوم الحرة فکتب الیه انی ابشرک ببشریٰ من اللہ

اُس نے ابی بن کعبؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے یہ کہا کہ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ تجھپر قرآن پڑھون - اور قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابیؓ سے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تجھپر قرآن پڑھون انصار اور قریش کی فضیلت مین حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے زہیر بن محمد سے اُسنے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے طفیل بن ابی بن کعب سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہجرتؐ نہ ہوتی تو مین مرد انصار سے ہوتا - اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپ نے اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی کو چلینگے تو مین انصار کے ساتھ ہون - یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عدی بن ثابت سے اُسنے براء بن عازبؓ سے یہ کہ سنا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حق مین کہ نہین دوست رکھتا اُنکو مگر مؤمن اور نہین دشمنی کرتا اُن سے مگر منافق جو کوئی اُنکو دوست رکھتا ہے اللہ اُسکو دوست رکھتا ہے اور جو کوئی اُن سے دشمنی رکھتا ہے اللہ اُس سے دشمنی رکھتا ہے پس ہم نے اس سے کہا تو نے اسکو براء سے سنا ہے کہا اُسنے مجھی کو اُسنے حدیث کی ہے - یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا سنا مین نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے چند آدمیون کو جمع کیا اور کہا میری طرف آؤ اور کہا کیا تم مین کوئی شخص سوائے تمھارے بھی ہے کہا انھون نے کہ نہین مگر ہمارا ایک بھانجا سو فرمایا آپ نے بھانجا قوم کا انھین سے ہوتا ہے پھر فرمایا آپ نے قریش نئے زمانے والے ہین ساتھ کفر اور مصیبت کے اور مین ارادہ کرتا ہون کہ اُنکا جبر کرون اور انکی تالیف قلوب کرون کیا تم راضی نہین ہوتے کہ لوگ دنیا کے ساتھ واپس جائین اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھرون کی طرف لے جاؤ کہا انھون نے کیون نہین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر عام لوگ ایک وادی یا گھاٹی کو چلین اور انصار ایک وادی یا گھاٹی کو چلین تو مین انصار کی وادی اور گھاٹی کو چلون - یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو علی بن زید بن جدعان نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن انس نے زید بن ارقم سے یہ کہ اُسنے انس بن مالک کی طرف اُن شخصون کی تعزیت لکھی جو اُسکے اہل اور بھتیجون سے حرہ کے دن مقتول ہوئے تھے پس اُسنے اُسکی طرف لکھا کہ مین تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتا ہون

لہ یعنی اگر مجھے فضیلت انصار پر بسبب ہجرت کے نہ ہوتی تو مین انصاری ہوتا یہ آپنے تواضع سے فرمایا ہے اور لوگون کو انکی عزت پر برانگیختہ کیا لیکن انصار مہاجرین کے درجے کو نہین پہونچ سکتے کیونکہ انھون نے اپنے
گھر اور مال اور اقربا کو چھوڑ دیا ہے - یا یہ معنی کہ اگر ہجرت دین سے نہ ہوتی اور نسبت اسکی بھی دین کی طرف نہ ہوتی کہ جسکے ترک کرنیکی مجھے گنجائش نہین ہے کیونکہ یہ ایسی عبادت ہے کہ مین مامور ہوا ہون تو مین اپنے نفس کو تمھا

انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اغفر للانصار ولذراری الانصار ولذراری ذراریھم ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ قتادۃ عن النضر بن انس عن زید بن ارقم حدثنا عبدۃ بن عبد اللہ الخزاعی البصری نا ابو داؤد وعبد الصمد قالا نا محمد بن ثابت البنانی عن ابیہ عن انس بن مالک عن ابی طلحۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ قومک السلام فانھم ما علمت اعفۃ صبر ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسیٰ عن زکریا بن ابی زائدۃ عن عطیۃ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ان عیبتی التی اٰوی الیھا اھل بیتی وان کرشی الانصار فاعفوا عن مسیئھم واقبلوا من محسنھم ھذا حدیث حسن وفی الباب عن انس حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ قال سمعت قتادۃ یحدث عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار کرشی وعیبتی وان الناس سیکثرون ویقلون فاقبلوا من محسنھم وتجاوزوا عن مسیئھم ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن الحسن نا سلیمان بن داؤد الھاشمی نا ابراھیم بن سعد نا صالح بن کیسان عن الزھری عن محمد بن ابی سفیان عن یوسف بن الحکم عن محمد بن سعد عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد ھوان قریش اھانہ اللہ ھذا حدیث غریب اخبرنا عبد بن حمید ثنا یعقوب بن ابراھیم بن سعد ثنی ابی عن صالح بن کیسان عن ابن شھاب بھذا الاسناد نحوہ حدثنا محمود بن غیلان ثنا بشر بن السری والمؤمل قالا نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبغض الانصار رجل یؤمن باللہ والیوم الاخر ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابو کریب نا ابو یحیی الحمانی عن الاعمش عن طارق بن عبد الرحمن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

احد

کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے اے اللہ بخش انصار کو اور انصار کی اولاد کو اور اُنکی اولاد کی اولاد کو- یہ حدیث حسن صحیح ہے- اور روایت کیا اسکو قتادہ نے نضر بن انس سے اُسنے زید بن ارقم سے حدیث کی ہم سے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد اور عبد الصمد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے محمد بن ثابت بنانی نے اپنے باپ سے اُسنے انسؓ بن مالک سے اُسنے ابی طلحہ سے کہا اُسنے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو سلام کہ کیونکہ وہ میرے علم مین عفیف اور صابر ہین- یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے خبردار میرے خواص کہ جنکی طرف مین جگہ پکڑتا ہون اہلبیت ہین- اور جگہ بھید میرے کی انصار ہین سو تم اُنکے برے آدمی سے درگذر کرو اور اُنکے نیک سے قبول کرو- یہ حدیث حسن ہے اور اس باب مین روایت ہے انس سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے کہا سُنا مین نے قتادہ سے کہ حدیث کرتا تھا انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میرے بھید کی جگہ اور میرے خواص ہین اور عام لوگ جلدی ہی بہت ہو جائین گے اور یہ کم سو تم اُنکے محسن سے قبول کرو اور اُنکے بُرے سے تجاوز کرو- یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن داؤد ہاشمی نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے صالح بن کیسان نے زہری سے اُسنے محمد بن ابی سفیان سے اُسنے یوسف بن حکم سے اُسنے محمد بن سعد سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریش کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اللہ اُسکو ذلیل کرتا ہی- یہ حدیث غریب ہی خبر دی ہمکو عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے صالح بن کیسان سے اُسنے ابن شہاب سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری اور مؤمل نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا نہین دشمنی رکھتا انصار سے وہ مرد جو اللہ اور دن آخرت پر ایمان رکھتا ہے- یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابو یحیی حمانی نے اعمش سے اُسنے طارق بن عبد الرحمن سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللهم اذقت اول قريش نكالا فاذق آخرهم نوالا هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا عبد الوهاب الوراق ثني يحيى بن سعيد الاموى عن الاعمش نحوه حدثنا القاسم بن دينار الكوفى نا اسحاق بن منصور عن جعفر الاحمر عن عطاء بن السائب عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار ولنساء الانصار هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه باب ما جاء فى اى دور الانصار خير حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد الانصارى انه سمع انس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بخير دور الانصار او بخير الانصار قالوا بلى يا رسول الله قال بنو النجار ثم الذين يلونهم بنو عبد الاشهل ثم الذين يلونهم بنو الحارث بن الخزرج ثم الذين يلونهم بنو ساعدة ثم قال بيديه فقبض اصابعه ثم بسطهن كالرامى بيديه قال وفى دور الانصار كلها خير هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث عن انس عن ابى اسيد الساعدى عن النبى صلى الله عليه وسلم حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس بن مالك عن ابى اسيد الساعدى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار دور بنى النجار ثم دور بنى عبد الاشهل ثم بنى الحارث بن الخزرج ثم بنى ساعدة وفى كل دور الانصار خير فقال سعد ما ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قد فضل علينا فقيل قد فضلكم على كثير هذا حديث حسن صحيح وابو اسيد الساعدى اسمه مالك بن ربيعة حدثنا ابو السائب سلم بن جنادة بن سلم نا احمد بن بشير عن مجالد عن الشعبى عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير ديار الانصار بنو النجار هذا حديث غريب حدثنا ابو السائب نا احمد بن بشير عن مجالد عن الشعبى عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اے اللہ پہلے قریشیون کو تو نے تکلیف چکھائی ہے پس اُنکے پچھلون کو بخشش چکھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی حدیث کی ہمسے عبد الوہاب وراق نے کہا حدیث کی مجھے یحیی بن سعید اموی نے اعمش سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے جعفر احمر سے اُسنے عطار بن سائب سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اے اللہ بخش انصار کو اور انصار کے بیٹون کو اور انصار کے بیٹون کے بیٹون کو اور انصار کی عورتون کو۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اس طریق سے باب اس بیان مین کہ انصار کے کس گھر مین نیکی ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یحیی بن سعید انصاری سے یہ کہ سنا اُسنے انس بن مالک سے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا مین تم کو انصار کے گھرون کی بہتری کی یا انصار کی بہتری کی (شک راوی) خبر نہ دون کہا لوگون نے کیون نہین یا رسول اللہ فرمایا آپنے وہ بنو نجار ہین پھر وہ لوگ جو اُنکے قریب ہین یعنی بنو عبد الاشہل پھر وہ لوگ جو اُنکے قریب ہین یعنی بنو الحارث بن خزرج پھر وہ لوگ جو اُنکے قریب ہین یعنی بنو ساعدہ پھر آپنے دونون ہاتھون سے اشارت کی اور انگلیون کو اکٹھا کر لیا پھر اُنکو کھولدیا مثل اُس شخص کے جو اپنے ہاتھون سے کوئی چیز پھینکتا ہے فرمایا آپؐ نے اور انصار کے تمام گھرون مین نیکی ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہی یہ حدیث انس سے بواسطہ ابی اسید ساعدی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا سنا مین نے قتادہ سے کہ حدیث کرتا تھا انس بن مالک سے اُسنے روایت کی ابی اسید ساعدی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر گھر انصار کے گھر بنی نجار کے ہین پھر گھر بنی عبد الاشہل کے پھر بنی الحارث بن خزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور انصار کے تمام گھرون مین بہتری ہے پس کہا سعد نے مین تو گمان کرتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمپر لوگون کو فضیلت دی ہی سو اُسؓ سے کسی نے کہا تم کو بھی آپنے بہت لوگونپر فضیلت دی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو اسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے حدیث کی ہمسے ابو السائب یعنی سلم بن جنادہ بن سلم نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن بشیر نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابرؓ بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر گھر انصار کے بنو النجار ہین۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو السائب نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن بشیر نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] اولاً آپنے بعض قبیلون کی فضیلت بیان فرمائی بعدہ تعمیم بعد تخصیص کی یعنی فضیلت تمام انصار مین پائی جاتی ہی مگر مراتب متفاوت ہے ۱۲ [2] یعنے ناشکری نہ کرو اگرچہ آنحضرت نے تمپر کئی لوگون کو فضیلت دی ہے مگر تمکو بھی بہتون پر فضیلت دی ہے ۱۲

خیر الانصار بنو عبد الاشہل هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه **باب ما جاء فی فضل المدینة** حدثنا قتیبة بن سعید نا اللیث عن سعید بن ابی سعید المقبری عن عمرو بن سلیم عن عاصم بن عمرو عن علی بن ابی طالب قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا کان بحرة السقیا التی کانت لسعد بن ابی وقاص فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ائتونی بوضوء فتوضأ ثم قام فاستقبل القبلة فقال اللهم ان ابراهیم کان عبدك وخلیلك ودعا لاهل مکة بالبرکة وانا عبدك ورسولك ادعوك لاهل المدینة ان تبارك لهم فی مدهم وصاعهم مثلی ما بارکت لاهل مکة مع البرکة برکتین هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عائشة وعبد الله بن زید وابی هریرة حدثنا عبد الله بن ابی زیاد نا ابو نباتة یونس بن یحیی بن نباتة نا سلمة بن وردان عن ابی سعید بن ابی المعلی عن علی بن ابیطالب وابی هریرة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة هٰذا حدیث غریب حسن من هٰذا الوجه حدثنا محمد بن کامل المروزی نا عبد العزیز بن ابی حازم الزاهد عن کثیر بن زید عن الولید بن رباح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة وبهٰذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال صلوٰة فی مسجدی هٰذا خیر من الف صلوٰة فیما سواه من المساجد الا المسجد الحرام هٰذا حدیث صحیح وقد روی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر وجه حدثنا بندار نا معاذ بن هشام ثنی ابی عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم من استطاع ان یموت بالمدینة فلیمت بها فانی اشفع لمن یموت بها وفی الباب عن سبیعة بنت الحارث الاسلمیة هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه من حدیث ایوب حدثنا محمد بن عبد الاعلی نا المعتمر بن

بہتر انصار بنو عبد الاشہل ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے **باب** مدینہ کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُنہوں نے عمرو بن سلیم سے اُنہوں نے عاصم بن عمرو سے اُنہوں نے علی بن ابی طالبؓ سے کہا اُنہوں نے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہانتک کہ جب سقیا (نام گانوں مابین مکہ و مدینہ) کے سنگریزہ زمین میں جو سعد بن ابی وقاص کی ہے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس پانی لاؤ پس آپ نے وضو کیا پھر کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا اے اللہ بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور خلیل ہے اور اُنہوں نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی ہے۔ اور میں تیرا بندہ اور رسول تیرا ہوں اہل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ انکے حق میں برکت کر یعنی انکی مد اور صاع میں دو حصے اُسکی برکت کر جسقدر کہ تو نے اہل مکہ کے لئے برکت کی ہے ساتھ ایک برکت کے دو برکتیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور عبد اللہ بن زید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو نباتہ یعنی یونس بن یحییٰ بن نباتہ نے کہا حدیث کی ہم سے سلمہ بن وردان نے اُنہوں نے ابی سعید بن ابی المعلی سے اُنہوں نے علیؓ بن ابی طالب اور ابی ہریرہؓ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن کامل مروزی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم زاہد نے کثیر بن زید سے اُنہوں نے ولید بن رباح سے اُنہوں نے ابی ہریرہؓ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپنے میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنی بہتر ہے ہزار نمازوں سے جو اسکے سوا اور مسجدوں میں پڑھی جائیں سوائے مسجد حرام کے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر اسوجہ سے بھی **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے کہا اُنہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مدینہ میں مرنے کی طاقت[2] رکھتا ہے تو چاہیئے کہ اسمیں مرے کیونکہ میں شفاعت کرونگا اُسکی جو اس میں مریگا اور اس باب میں روایت ہے سبیعہ بنت حارث اسلمیہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے یعنی طریق ایوب سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن

---

[1] بعضی روایت میں گھر ہے بعضی میں حجرہ بعضی میں قبر سب روایتوں کا ایک مطلب ہے کہ حضرت عائشہ کے حجرے میں حضرت اکثر رہتے تھے اور وہیں دفن ہوئے حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہے یعنی اسقدر مکان بہشت میں اُٹھ جائے گا یا بہشت سے آیا ہے مثل حجر اسود کے یا نزول رحمت میں مثل بہشت کے ہے یا اسمیں عبادت کرنی جنت کو پہونچاتی ہے ۱۲ [2] آنحضرت نے مدینہ میں مرنے کا حکم کیا حالانکہ یہ کام تو کسی کے اختیار میں نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن آپنے مدینہ میں اقامت رکھنے کے لیے برانگیختہ کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۱۲

سلیمان قال سمعت عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان مولاۃ لہ اتتہ فقالت اشتد علی الزمان وانی ارید ان اخرج الی العراق قال فھلا الی الشام ارض المنشر واصبری لکاع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صبر علی شدتھا ولاوائھا کنت لہ شھیدا او شفیعا یوم القیمۃ وفی الباب عن ابی سعید وسفیان بن ابی زھیر وسبیعۃ الاسلمیۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا ابو السائب ثنا ابی جنادۃ بن سلم عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر قریۃ من قری الاسلام خرابا المدینۃ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث جنادۃ عن ھشام حدثنا الانصاری نا معن نا مالک بن انس ونا قتیبۃ عن مالک بن انس عن محمد بن المنکدر عن جابر ان اعرابیا بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسلام فاصابہ وعک بالمدینۃ فجاء الاعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابی ثم جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج الاعرابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثھا وتنصع طیبھا وفی الباب عن ابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا الانصاری نا معن نا مالک ونا قتیبۃ عن مالک عن ابن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ انہ کان یقول لو رایت الظباء ترتع بالمدینۃ ما ذعرتھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین لابتیھا حرام وفی الباب عن سعد وعبد اللہ بن زید وانس وابی ایوب وزید بن ثابت ورافع بن خدیج وجابر وسھل بن حنیف نحوہ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح حدثنا قتیبۃ عن مالک وثنا الانصاری نا معن نا مالک عن عمرو بن ابی عمرو عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلع لہ احد فقال ھذا جبل یحبنا ونحبہ

سلیمان نے کہا سنا مین نے عبید اللہ بن عمر و سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ اسکی لونڈی اُسکے پاس آئی اور کہنے لگی مجھ پر زمانہ سخت ہو گیا ہے اور مین ارادہ کرتی ہون کہ عراق کی طرف جاؤن کہا ابن عمر نے کیون نہین شام کی طرف جاتی کہ وہ زمین موضع حشر کی ہے اور اے احمق صبر کر کیونکہ مین نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی مدینہ کی شدّت اور بھوکھ پر صبر کریگا تو مین قیامت کے دن اُسکے لیے گواہ اور شفیع ہونگا اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید اور سفیان بن ابی زہیر اور سبیعہ اسلمیہ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو السائب نے کہا حدیث کی ہمسے جنادہ بن سلم نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اسلام کے تمام شہرون سے پیچھے خراب ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق جنادہ سے جو راوی ہے ہشام سے حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر اسکو مدینہ مین بخار ہو گیا سو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اپنی بیعت توڑ لیجیے آپ نے انکار کیا اور اعرابی نکل گیا پھر آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اپنی بیعت توڑ لیجیے پس آپ نے انکار کیا اور اعرابی چلا گیا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تو لوہار کی بھٹی کے مثل ہے چھانٹتا ہے میل کچیل کو اور نکھارتا ہے ستھرے کو اور اس باب مین روایت ہے ابوہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اُس نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ وہ کہتا تھا اگر مین کسی ہرنی کو مدینہ مین چرتا دیکھلون تو مین اُسکو ڈراتا نہین ہون کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدینہ کے دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام[1] ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے سعید اور عبد اللہ بن زید اور انس اور ابی ایوب اور زید بن ثابت اور رافع بن خدیج اور جابر اور سہل بن حنیف سے مثل اسکے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اور حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احد نظر آیا پس فرمانے لگے یہ پہاڑ ہے ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم بھی اُسکو دوست رکھتے ہین۔

[1] امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک معنی حرمت کے محض تعظیم اور تکریم کے ہین کوئی اور حکم اسکے لئے ثابت نہین ہوتا مثل حرمت شکار وغیرہ کے۔ اور جو کوئی اس جگہ شکار کرے یا درخت کاٹے تو گنہگار ہوگا اور اُسپر کچھ تاوان لازم نہین اور کہا بعض علماء نے حرمت مدینہ کی مثل حرمت مکہ کے ہے یعنی اگر اُسمین شکار کریگا تو اُسپر تاوان لازم آئیگا ۱۲ ع امام نووی نے فرمایا کہ مشہور

قال تعجب محمد بن اسمعیل من حدیث ابی ہریرۃ

اللهم ان ابراهيم حرم مكة وانى احرم ما بين لابتيها هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسیٰ عن عيسىٰ بن عبيد عن غيلان بن عبد الله العامرى عن ابى زرعة بن عمرو بن جرير عن جرير بن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الله اوحى الى اى هؤلاء الثلاثة نزلت فهى دار هجرتك المدينة او البحرين او قنسرين هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث الفضل بن موسیٰ تفرد به ابو عمار حدثنا محمود بن غيلان نا الفضل بن موسیٰ نا هشام بن عروة عن صالح بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصبر على لاواء المدينة وشدتها احد الا كنت له شفيعا او شهيدا يوم القيمة هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه وصالح بن ابى صالح اخو سهيل بن ابى صالح **فى فضل مكة** حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهرى عن ابى سلمة عن عبد الله بن عدى بن حمراء قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم واقفا على الحزورة فقال والله انك لخير ارض الله واحب ارض الله الى الله ولولا انى اخرجت منك ما خرجت هٰذا حديث حسن غريب صحيح وقد رواه يونس عن الزهرى نحوه ورواه محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم وحديث الزهرى عن ابى سلمة عن عبد الله بن عدى بن حمراء عندى اصح حدثنا محمد بن موسىٰ البصرى نا الفضيل بن سليمان عن عبد الله بن عثمان بن خثيم نا سعيد بن جبير وابو الطفيل عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمكة ما اطيبك من بلد واحبك الى ولولا ان قومى اخرجونى منك ما سكنت غيرك هٰذا حديث حسن صحيح غريب من هٰذا الوجه **فى فضل العرب** حدثنا محمد بن يحيى الازدى واحمد بن منيع وغير واحد قالوا نا ابو بدر شجاع بن الوليد عن قابوس بن ابى ظبيان عن ابيه عن سلمان قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم

اے اللہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام کیا ہے اور مین مدینہ کے دونون طرف کی پتھریلی زمین کو حرام کرتا ہون یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے عیسیٰ بن عبید سے اُسنے غیلان بن عبد اللہ عامری سے اُس نے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے اُسنے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالےٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ ان تینون جگہ مین سے جس مین اُترو وہی تمھاری ہجرت کی جگہ ہے مدینہ یا بحرین (یہ جزیرہ بحر عمان مین ہے) یا قنسرین (یہ شہر شام مین ہے) یہ حدیث غریب ہو نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق فضل بن موسیٰ سے متفرد ہوا ہی ساتھ اسکے ابو عمار حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عروہ نے صالح بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مدینہ کی شدت اور بھوکھ پر صبر کریگا تو مین قیامت کے دن اُس کے لئے شفیع اور گواہ ہونگا یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور صالح ابن ابی صالح بھائی سہیل بن ابی صالح کا ہے **مکہ کی فضیلت کے بیان مین** حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عبد اللہ بن عدی بن حمرا سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حزورہ (مکہ مین جگہ ہی) پر کھڑے ہوئے دیکھا سو آپ نے مکہ کی طرف خطاب کرکے فرمایا قسم ہے اللہ کی تو اللہ کی زمین سے بہتر ہے اور تمام زمین سے اللہ کو محبوب ہے اگر مین تجھ سے نکالا نہ جاتا تو خود کبھی نہ نکلتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی۔ اور روایت کیا اسکو یونس نے زہری سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا اسکو محمد بن عمر نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور حدیث زہری کی جو بواسطہ ابی سلمہ کے عبد اللہ بن عدی بن حمرا سے مروی ہے میرے نزدیک وہ بہت صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن موسیٰ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن سلیمان نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن جبیر اور ابو الطفیل نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فرمایا کیسا تو پاکیزہ شہر ہے اور کیسا تو مجھے پیارا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو مین سوائے تیرے اور کسی جگہ مین سکونت نہ کرتا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے **عرب کی فضیلت کے بیان مین** حدیث کی ہم سے محمد بن یحییٰ ازدی اور احمد بن منیع اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے ابو بدر یعنے شجاع بن ولید نے قابوس بن ابی ظبیان سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یاسلمان لاتبغضنی فتفارق دینك قلت یارسول الله کیف ابغضك وبك هدانی الله قال تبغض العرب فتبغضنی هذا حدیث حسن غریب لانعرفه الامن حدیث ابی بدر شجاع بن الولید حدثنا عبد بن حمید نا محمد بن بشر العبدی نا عبد الله بن عبد الله بن ابی الاسود عن حصین بن عمر عن مخارق بن عبد الله عن طارق بن شهاب عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنله مودتی هذا حدیث غریب لانعرفه الامن حدیث حصین بن عمر الاحمسی عن مخارق ولیس حصین عند اهل الحدیث بذاك القوی حدثنا یحیی بن موسی نا سلیمان بن حرب نا محمد بن ابی رزین عن امه قالت کانت ام الحریر اذا مات احد من العرب اشتد علیها فقیل لها انا نراك اذا مات الرجل من العرب اشتد علیك قالت سمعت مولای یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتراب الساعة هلاك العرب قال محمد بن ابی رزین ومولاها طلحة بن مالك هذا حدیث غریب لانعرفه الامن حدیث سلیمان بن حرب حدثنا محمد بن یحیی الازدی نا حجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول حدثتنی ام شریك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت ام شریك یارسول الله واین العرب یومئذ قال هم قلیل هذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا بشر بن معاذ العقدی نا یزید بن زریع عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سام ابو العرب ویافث ابو الروم وحام ابو الحبش هذا حدیث حسن ویقال یافث ویافت ویفث فی فضل العجم حدثنا سفیان بن وکیع نا یحیی بن آدم عن ابی بکر بن عیاش نا صالح بن ابی صالح مولی عمرو بن حریث قال سمعت ابا هریرة یقول

اے سلمان میرے ساتھ بغض مت رکھ ورنہ اپنے دین کو چھوڑ دیگا مین نے کہا یارسول اللہ مین کسطرح آپکو دشمن رکھ سکتا ہون حالانکہ اللہ نے مجھے آپ کے ساتھ ہدایت کی ہے فرمایا آپ نے اگر بغض رکھے تو عرب سے سو تو نے مجھے بغض رکھا یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی بدر شجاع بن ولید سے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بشر عبدی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی الاسود نے حصین بن عمر سے اُنسے مخارق بن عبد اللہ سے اُنسے طارق بن شہاب سے اُنسے عثمان بن عفان سے کہا اُنسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی عرب کو فریب دیگا تو وہ میری شفاعت مین داخل نہ ہوگا اور اُسکو میری دوستی نہین پہونچے گی۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق حصین بن عمر احمسی سے جو راوی ہے مخارق سے۔ اور حصین اہل حدیث کے نزدیک قوی نہین ہے حدیث کی ہم سے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی رزین نے اُسنے اپنی والدہ سے کہا اُسنے جب کوئی شخص عرب سے مرتا تو ام الحریر کو تکلیف پہونچتی سو اُس سے کہا گیا ہم تجھے دیکھتے ہین کہ جب کوئی شخص عرب سے مرتا ہے تو تجھے تکلیف پہونچتی ہے کہا اُسنے مین نے اپنے غلام سے سُنا ہے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قرب سے عرب کا مرنا ہے کہا محمد ابن ابی رزین نے اور غلام اُسکا طلحہ بن مالک ہی یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سلیمان بن حرب سے حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی ازدی نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے کہا اُسنے خبر دی مجھے ابو الزبیر نے کہ سُنا اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا تھا حدیث کی مجھے ام شریک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ لوگ دجال سے بھاگ جائینگے یہانتک کہ پہاڑون مین پہونچ جائینگے کہا ام شریک نے یارسول اللہ عرب اُن دنون مین کہان ہونگے فرمایا آپ نے وہ کم ہونگے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے بشر بن معاذ عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُنسے سمرہ بن جندب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سام عرب کا باپ ہے اور یافث روم کا باپ ہے اور حام حبش کا باپ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کہا جاتا ہے یافث بالثاء المثلثة اور یافت بالتاء اور یفث عجم کی فضیلت کے بیان مین حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے کہا حدیث کی ہمسے صالح بن ابی صالح نے یعنی عمرو بن حریث کے غلام نے کہا سُنا مین نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا

لے یعنی اے سلمان میرے ساتھ دشمنی نہ رکھ ورنہ تو اپنے دین کو چھوڑ دیگا سلمان نے کہا یارسول اللہ مین کس طرح آپ کو دشمن رکھ سکتا ہون حالانکہ اللہ نے مجھے آپ کے ذریعہ سے ہدایت کی ہے فرمایا آپ نے میرے ساتھ دشمنی رکھنی یہ ہے کہ تو عرب سے دشمنی رکھے ۱۲

ذکرت الاعاجم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانا بہم او ببعضہم اوثق منی بکم او ببعضکم هذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابی بکر بن عیاش وصالح هو ابن مهران مولی عمرو بن حریث حدثنا علی بن حجر نا عبد اللہ بن جعفر ثنی ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی هریرة قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزلت سورة الجمعة فتلاها فلما بلغ واٰخرین منهم لما یلحقوا بہم قال لہ رجل یا رسول اللہ من هؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فلم یکلمه قال وسلمان الفارسی فینا قال فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان فقال والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان بالثریا لتناولہ رجال من هؤلاء هذا حدیث حسن قد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فضل الیمن حدثنا عبد اللہ بن ابی زیاد وغیر واحد قالوا نا ابو داؤد الطیالسی نا عمران القطان عن قتادة عن انس عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر قبل الیمن فقال اللهم اقبل بقلوبهم وبارک لنا فی صاعنا ومدنا هذا حدیث حسن غریب من حدیث زید بن ثابت لا نعرفہ الا من حدیث عمران القطان حدثنا قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم اهل الیمن هم اضعف قلوبا وارق افئدة الایمان یمان والحکمة یمانیة وفی الباب عن ابن عباس وابن مسعود هذا حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن منیع نا زید بن حباب نا معاویة بن صالح نا ابو مریم الانصاری عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشة والامانة فی الازد یعنی الیمن حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی عن معٰویة بن صالح عن ابی مریم الانصاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجمیون کا ذکر کیا گیا سو فرمایا آپنے البتہ مین ساتھ ان کے یا بعض ان کے کے بہت اعتبار رکھتا ہون بیچ دین کے بہ نسبت تمہارے یا بعض تمہارے کے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق ابی بکر بن عیاش سے اور صالح وہ ابن مہران ہے جو مولی عمرو بن حریث کا ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر نے کہا حدیث کی مجھے ثور بن زید دیلی نے ابی الغیث سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جبکہ سورہ جمعہ نازل ہوئی سو آپ نے اُسکو پڑھا پس جب اس آیت پر پہونچے واٰخرین منهم لما یلحقوا بہم تو آپ سے ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہین جو ہمکو نہین ملے پس آپنے اُس سے بات نہ کی کہا راوی نے اور سلمان فارسی ہم مین تھا کہا اُس راوی نے سو آنحضرت نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور کہا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے اگر ایمان[۱] ثریا کے پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے کئی مرد اُسکو پا جاتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی وجہ سے بواسطۂ ابو ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یمن کی فضیلت کے بیان مین حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عمران قطان نے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے زید بن ثابت سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھا پس فرمایا اے اللہ اُنکے دلون کو متوجہ کر اور برکت کر ہمارے لیے ہمارے صاع اور ہمارے مد مین یہ حدیث حسن غریب ہے طریق زید بن ثابت سے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عمران قطان سے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہین اُن کے دل بہت ضعیف ہین اور بہت نرم ہین ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے اور اس باب مین روایت ہے ابن عباسؓ اور ابن مسعود سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے کہا حدیث کی ہم سے ابو مریم انصاری نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک قریش مین ہے اور قضا انصار مین اور اذان حبشہ مین اور امانت ازد مین یعنی یمن مین حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے معاویہ بن صالح سے اُسنے ابی مریم انصاری سے

[۱] یعنی پاک ہے وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اورون کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے چند بار پوچھا کہ وہ کون لوگ ہین جو عرب کے سوائے ہین تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اُن چند ستارون کا نام ہے جو نہایت متصل ہین جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی تو بھی فارسیون کو نصیب ہوتا اس حدیث سے فارسیون کی بڑی لیاقت اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام ابو حنیفہ اور اُنکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم وغیرہ ۱۲

یمانیۃ

عن ابی ھریرۃ نحوہ ولم یرفعہ وھذا اصح من حدیث زید بن حباب حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار ثنی عمی صالح بن عبد الکبیر بن شعیب ثنی عمی عبد السلام بن شعیب عن ابیہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الازد ازد اللہ فی الارض یرید الناس ان یضعوھم ویابی اللہ الا ان یرفعھم ولیاتین علی الناس زمان یقول الرجل یالیت ابی کان ازدیا ویالیت امی کانت ازدیۃ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وروی عن انس بھذا الاسناد موقوفا وھو عندنا اصح حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصری نا محمد بن کثیر اخبرنی مھدی بن میمون ثنی غیلان بن جریر قال سمعت انس بن مالک یقول ان لم نکن من الازد فلسنا من الناس ھذا حدیث حسن غریب صحیح حدثنا ابوبکر بن زنجویہ نا عبد الرزاق اخبرنی ابی عن میناء مولی عبد الرحمن بن عوف قال سمعت ابا ھریرۃ یقول کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجل احسبہ من قیس فقال یا رسول اللہ العن حمیرا فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر فاعرض عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ حمیرا افواھھم سلام وایدیھم طعام وھم اھل امن وایمان ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث عبد الرزاق ویروی عن میناء احادیث مناکیر فی غفار واسلم وجھینۃ ومزینۃ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ھارون نا ابو مالک الاشجعی عن موسیٰ بن طلحۃ عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار ومزینۃ وجھینۃ واشجع وغفار ومن کان من بنی عبد الدار موالی لیس لھم مولی دون اللہ واللہ ورسولہ مولاھم ھذا حدیث حسن صحیح فی ثقیف وبنی حنیفۃ حدثنا ابو سلمۃ یحییٰ بن خلف

اُسنے ابی ہریرہ سے مثل اسکے اور اُسنے اسکو مرفوع نہین کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث زید بن حباب سے حدیث کی ہمسے عبد القدوس بن محمد عطار نے کہا حدیث کی مجھے میرے چچا صالح بن عبد الکبیر بن شعیب نے کہا حدیث کی مجھے میرے چچا عبد السلام بن شعیب نے اپنے باپ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد اللہ کے مددگار ہین زمین مین - لوگ ان کے پست کرنے کا ارادہ کرتے ہین اور انکار کرتا ہے اللہ مگر یہ کہ اُنکو بلند کریگا اور لوگون پر ایک زمانہ آئے گا کہیگا مرد کاشکے میرا باپ ازدی ہوتا کاشکے میری والدہ ازدی ہوتی - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اس طریق سے اور مروی ہے انس سے ساتھ اس اسناد کے موقوف ہے - اور یہ ہمارے نزدیک بہت صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد القدوس بن محمد عطار بصری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن کثیر نے کہا خبر دی مجھے مہدی بن میمون نے کہا حدیث کی مجھے غیلان بن جریر نے کہا سُنا مین نے انس بن مالک سے کہ کہتا تھا کہ ہم ازد سے نہین تو آدمیون سے نہین یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابوبکر بن زنجویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے میناء سے جو غلام عبد الرحمن بن عوف کا ہو کہا سُنا مین نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا تھا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کے پاس ایک مرد آیا مین گمان کرتا ہون کہ قیس سے تھا پس کہا اُسنے یا رسول اللہ حمیر پر لعنت کریے سو آپ نے اُس سے مُنھ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آپ کے پاس آیا سو آپ نے اُس سے مُنھ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آپ کے پاس آیا پھر آپنے اُس سے مُنھ پھیر لیا اور وہ اور طرف سے آپ کے پاس آیا پھر آپنے اُس سے مُنھ پھیر لیا پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ حمیر پر رحمت کرے مُنھ اُنکے سلام ہین اور ہاتھ اُن کے طعام ہین اور وہ اہل امن اور ایمان کے ہین - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق یعنی طریق عبد الرزاق سے اور میناء سے منکر حدیثین مروی ہین غفار اور اسلم اور جہینہ اور مزینہ کے بیان مین حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید ابن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے ابو مالک اشجعی نے موسیٰ بن طلحہ سے اُسنے ابی ایوب انصاری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع اور غفار اور جو کوئی عبد الدار سے ہے یہ سب میرے مددگار ہین سوائے اللہ کے کوئی انکا والی نہین اور اللہ اور اُس کا رسول انکا والی ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے ثقیف اور بنی حنیفہ کے بیان مین حدیث کی ہمسے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف نے

ف۱ یعنی اگر ہم قبیلہ ازد سے نہین تو آدمیون سے نہین یعنی کامل آدمیون سے نہین اور انس انصاری تھا اور انصار عار ازدی کی اولاد ہین ۱۲ ف۲ یعنی منھ سے سلام کہتے ہین اور ہاتھون سے کھانا دیتے ہین اور ایمان والے ہین پس ایسے لوگون پر مین کیسے لعنت کرون ۱۲

ناعبد الوهاب الثقفی عن عبد الله بن عثمان بن خثیم عن ابی الزبیر عن جابر قال قالوا یا رسول الله احرقتنا نبال ثقیف فادع الله علیهم فقال اللهم اهد ثقیفا هذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا زید بن اخزم الطائی ناعبد القاهر بن شعیب نا هشام عن الحسن عن عمران بن حصین قال مات النبی صلی الله علیه وسلم وهو یکره ثلاثة احیاء ثقیفا وبنی حنیفة وبنی امیة هذا حدیث غریب لانعرفه الا من هذا الوجه حدثنا علی بن حجر نا الفضل بن موسیٰ عن شریك عن عبد الله بن عصم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر حدثنا عبد الرحمن بن واقد ناشریك بهذا الاسناد نحوه وعبد الله بن عصم یکنی ابا علوان وهو کوفی هذا حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث شریك وشریك یقول عبد الله بن عصم واسرائیل یروی عن هذا الشیخ ویقول عبد الله بن عصمة وفی الباب عن اسماء بنت ابی بکر حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا ایوب عن سعید المقبری عن ابی هریرة ان اعرابیا اهدی لرسول الله صلی الله علیه وسلم بکرة فعوضه منها ست بکرات فتسخطها فبلغ ذلك النبی صلی الله علیه وسلم فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان فلانا اهدی الی ناقة فعوضته منها ست بکرات فظل ساخطا لقد هممت ان لا اقبل هدیة الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی وفی الحدیث کلام اکثر من هذا هذا حدیث قد روی من غیر وجه عن ابی هریرة ویزید بن هارون یروی عن ایوب ابی العلاء وهو ایوب بن مسکین ویقال ابن ابی مسکین ولعل هذا الحدیث الذی روی عن ایوب عن سعید المقبری هو ایوب ابو العلاء وهو ایوب بن مسکین ویقال بن ابی مسکین حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا احمد بن خالد الحمصی نا محمد بن اسحٰق عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیه عن ابی هریرة

کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُس نے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ ہمکو ثقیف کے تیروں نے جلا دیا ہے سو آپ اُنکے حق مین بددعا کریے پس فرمایا آپ نے اے اللہ ثقیف کو ہدایت کر۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد القاہر بن شعیب نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام نے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت مین فوت ہوئے کہ تین قبیلوں کو بُرا جانتے تھے ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی اُمیہ کو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو فضل بن موسیٰ نے شریک سے اُسنے عبد اللہ بن عصم سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثقیف مین کذاب[1] اور مبیر ہے حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن واقد نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے اور عبد اللہ بن عصم کی کنیت ابو علوان ہے اور یہ کوفی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے اور شریک عبد اللہ بن عصم کہتا ہے اور اسرائیل اس شیخ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے عبد اللہ بن عصمہ۔ اور اس باب مین روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی ہدیہ بھیجی سو آپ نے اُس کو اُسکے عوض مین چھ اونٹنیاں دین سو اُسنے اُسکو بُرا جانا پس یہ خبر آنحضرتؐ کو پہونچی سو آپنے اللہ کی حمد کی اور اُس کی صفت کی پھر فرمایا کہ فلانے آدمی نے میری طرف ایک اونٹنی ہدیہ بھیجی تھی اور مین نے اُسکو اُسکے عوض مین چھ اونٹنیاں دی ہین پھر بھی وہ غصہ کرتا ہے البتہ مین نے قصد کر لیا ہے کہ قریشی اور انصاری اور ثقفی اور دوسی کے سوا اور کسی سے ہدیہ نہ قبول کرونگا۔ اور اس حدیث مین بہت کلام ہے یہ حدیث کئی وجہ سے ابو ہریرہ سے مروی ہے اور یزید بن ہارون روایت کرتا ہے ایوب ابی العلاء سے اور وہ ایوب بن مسکین ہے اور کہا گیا ہے ابن ابی مسکین۔ اور شاید یہ حدیث جو بواسطۂ ایوب کے سعید مقبری سے مروی ہے وہ ایوب ابو العلاء ہے اور وہ ایوب بن مسکین ہے اور کہا گیا ہے ابن ابی مسکین حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن خالد حمصی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن اسحاق نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے

[1] کذاب کے معنی دروغگو کے ہین مراد اس سے مختار بن ابی عبید ہے اور مبیر کے معنی ہلاک کرنیوالا مراد اس سے حجاج ہے ۱۲

قال هدى رجل من بنى فزارة الى لنبى صلى الله عليه وسلم ناقة من ابله الذى كانوا اصابوا بالغابة فعوضه منها بعض العوض فتسخط فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر يقول ان رجالا من العرب يهدى احدهم الهداية فاعوضه منها بقدر ما عندى ثم يتسخطه فيظل يتسخط فيه على وايم الله لا اقبل بعد مقامى هذا من رجل من العرب هداية الا من قرشى او انصارى وثقفى او دوسى وهذا اصح من حديث يزيد بن هارون حدثنا ابراهيم بن يعقوب نا وهب بن جرير نا ابى قال سمعت عبد الله بن خلاد يحدث نمير بن اوس عن مالك بن مسروح عن عامر بن ابى عامر الاشعرى عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الحى الاسد والاشعرون لا يفرون فى القتال ولا يغلون هم منى وانا منهم قال فحدثت بذالك معوية فقال ليس هكذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هم منى والى فقلت ليس هكذا حدثنى ابى ولكنه حدثنى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هم منى وانا منهم قال فانت اعلم بحديث ابيك هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث وهب بن جرير ويقال الاسد هم الازد حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدى نا شعبة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال سلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وفى الباب عن ابى ذر وابى برزة الاسلمى وبريدة وابى هريرة هذا حديث حسن صحيح حدثنا على بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمران رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وعصية عصت الله ورسوله هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا مؤمل نا سفيان عن عبد الله بن دينار نحو حديث شعبة وزاد فيه وعصية عصت الله ورسوله هذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة نا المغيرة

کہا اُسنے ایک مردنے بنی فزارہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک اونٹ اُن اُونٹون سے جو اُنکو غابہ (نام جگہ) مین پہونچے تھے ہدیہ بھیجا سو آپنے بھی کچھ اسکو اسکا عوض دیا پس اُس نے بُرا جانا سو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ منبر پر فرماتے کہ ایک شخص عربی لوگون مین سے میری طرف ہدیہ بھیجتا ہے اور مین اُسکو اس اندازے کے موافق کہ جسقدر میرے پاس ہوتا ہے عوض دیتا ہون پھر وہ اُسکو بُرا جانتا ہے اور اس بارے مین مجھ پر غصہ رہتا ہے۔ اور قسم ہے اللہ کی بعد اس جگہ کے مین کسی عربی آدمی سے سوائے قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کے ہدیہ قبول نہ کرونگا اور یہ زیادہ صحیح ہے طریق یزید بن ہارون سے حدیث کی ہم سے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے کہا سُنا مین نے عبد اللہ بن خلاد سے کہ حدیث کرتا تھا نمیر بن اوس کو مالک بن مسروح سے اُسنے روایت کی عامر بن ابی عامر اشعری سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا قبیلہ اسد ہے اور اشعری جنگ مین نہین بھاگتے اور نہین فریب کرتے ہین وہ مجھسے ہین اور مین اُنسے ہون کہا اُسنے سو مین نے یہ حدیث معاویہ سے بیان کی پس کہا اُسنے اسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا ہے آپنے فرمایا ہے وہ مجھسے ہین اور طرف میرے ہین پھر مین نے کہا اسطرح میرے باپ نے مجھے حدیث نہین کی لیکن اُسنے مجھے اسطرح حدیث کی ہے کہ کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وہ مجھ سے ہین اور مین اُن سے ہون کہا اُسنے سو تو اپنے باپ کی حدیث بہتر جانتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق وہب بن جریر سے۔ اور کہا گیا ہے کہ اسد وہ ازدی ہین حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اسلم[1] سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا اور اس باب مین روایت ہے ابی ذر اور ابی برزہ اسلمی اور بریدہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا۔ اور عصیہ نے اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عبد اللہ بن دینار سے مثل حدیث شعبہ کے۔ اور زیادہ کیا اُسنے اس مین اور عصیہ نے اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مغیرہ

[1] اسلم اور غفار دو قوم تھے بے لڑائی ایمان لائے حضرت نے اُنکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے جنکا ذکر آگے آئے گا اُنھون نے حضرت کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے اُنکو بد دعا دی ۱۲

بن عبد الرحمن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لغفار
واسلم ومزینة ومن کان من جهینة اوقال جهینة ومن کان من مزینة خیر عند الله یوم القیمة من اسد وطی وغطفان
هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن جامع بن شداد عن صفوان بن محرز
عن عمران بن حصین قال جاء نفر من بنی تمیم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال بشروا یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا
قال فتغیر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم وجاء نفر من اهل الیمن فقال قبلوا البشری فلم یقبلها بنو تمیم قالوا قد قبلنا هٰذا
حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن عبد الرحمن بن ابی بکرة عن ابیه
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سلم وغفار ومزینة خیر من تمیم واسد وغطفان وبنی عامر بن صعصعة یمد بها صوته
فقال القوم قد خابوا وخسروا قال فهم خیر منهم هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** بشر بن اٰدم بن ابنة ازهر السمان ثنی جدی
ازهر السمان عن ابن عون عن نافع عن ابن عمران رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اللهم بارک لنا فی شامنا اللهم بارک لنا
فی یمننا قالوا وفی نجدنا فقال اللهم بارک لنا فی شامنا وبارک لنا فی یمننا قالوا وفی نجدنا قال هنالک الزلازل والفتن وبها اوقال
منها یخرج قرن الشیطان هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه من حدیث ابن عون وقد روی هٰذا الحدیث
ایضا عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار نا وهب بن جریر نا ابی قال سمعت
یحیی بن ایوب یحدث عن یزید بن ابی حبیب عن عبد الرحمن بن شماسة عن زید بن ثابت قال کنا عند رسول الله صلی الله
علیه وسلم نؤلف القراٰن من الرقاع

بن عبد الرحمن نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین جان محمد کی ہے البتہ غفار اور اسلم اور مزینہ اور جو کوئی جہینہ سے ہی یا فرمایا آپنے جہینہ اور وہ کوئی جو مزینہ سے ہی بہتر ہین نزدیک اللہ کے قیامت کے دن اسد اور طے اور غطفان سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے جامع بن شداد سے اُسنے صفوان بن محرز سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے ایک گروہ بنی تمیم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس فرمایا آپ نے خوش ہوا اے بنی تمیم کہا اُنھون نے آپ نے ہمکو بشارت دی ہی سو ہمکو کچھ دیجیے کہا راوی نے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اور ایک گروہ یمن سے آیا پس آپ نے اُنکو فرمایا بشارت کو قبول کرو کہ بنو تمیم نے اسکو قبول نہین کیا کہا اُنھون نے ہم نے قبول کر لیا۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلم اور غفار اور مزینہ بہتر ہین تمیم اور اسد اور غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے آنحضرت بلند کرتے تھے ساتھ اسکے اپنی آواز کو پس کہا قوم نے تحقیق ٹوٹا پایا اُنھون نے اور خسارہ کھایا فرمایا آپ نے سو وہ تو اُنسے بہتر ہی ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے بشر بن آدم نے وہ آدم کہ ازہر سمان کا نواسہ ہے کہا حدیث کی مجھے میرے دادا ازہر سمان نے ابن عون سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہمارے لیئے ہمارے شام مین برکت دے اے اللہ ہمارے لیئے ہمارے یمن مین برکت دے کہا لوگون نے اور ہمارے نجد کے حق مین بھی دعا کریے پس فرمایا آپنے اے اللہ ہمارے لیے ہمارے شام مین برکت دے اور ہمارے لیئے ہمارے یمن مین برکت دے اور کہا لوگون نے ہمارے نجد کے حق مین بھی فرمایا آپ نے اس جگہ زلزلے اور فتنے ہین اور اُسمین یا فرمایا آپ نے اُس سے (شک راوی) شیطان کا سینگ نکلے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے یعنی طریق ابن عون سے اور نیز یہ حدیث مروی ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا سُنا مین نے یحیی بن ایوب سے کہ حدیث کرتا تھا یزید بن حبیب سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن شماسہ سے اُسنے زید بن ثابتؓ سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین قرآن چمڑے کے ٹکڑون سے جمع کرتے تھے

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم طوبی للشام فقلنا لای ذلك یارسول الله قال لان ملائکة الرحمٰن باسطة اجنحتها علیها هٰذا حدیث حسن غریب انما نعرفه من حدیث یحییٰ بن ایوب حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی نا هشام بن سعد عن سعید بن ابی سعید عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لینتهین اقوام یفتخرون بآبائهم الذین ماتوا انما هم فحم جهنم اولیکونن اهون علی الله من الجعل الذی یدهده الخراء بانفه ان الله اذهب عنکم عبیة الجاهلیة وفخرها بالآباء انما هو مؤمن تقی وفاجر شقی الناس بنو آدم وآدم خلق من التراب وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس هٰذا حدیث حسن حدثنا هٰرون بن موسیٰ بن ابی علقمة الفروی المدینی قال ثنی ابی عن هشام بن سعد عن سعید بن ابی سعید عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قد اذهب الله عنکم عبیة الجاهلیة وفخرها بالآباء مؤمن تقی وفاجر شقی والناس بنو آدم وآدم من تراب هٰذا حدیث حسن وسعید المقبری قد سمع من ابی هریرة ویروی عن ابیه اشیاء کثیرة عن ابی هریرة وقد روی سفیان الثوری وغیر واحد هٰذا الحدیث عن هشام بن سعد عن سعید المقبری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث ابی عامر عن هشام بن سعد آخر المسند والحمد لله رب العالمین وصلاته وسلامه علی سیدنا محمد النبی وآله الطاهرین

کتاب العلل اخبرنا الکروخی نا القاضی ابو عامر الازدی والشیخ الغورجی وابو المظفر الدهان قالوا نا ابو محمد الجراحی نا ابو العباس المحبوبی انا ابو عیسی الترمذی قال جمیع ما فی هٰذا الکتاب من الحدیث هو معمول به وبه اخذ بعض اهل العلم ما خلا حدیثین حدیث ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم جمع بین الظهر والعصر بالمدینة والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا سفر ولا مطر وحدیث النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فی الرابعة فاقتلوه

پس فرمایا آنحضرت نے خوشی ہو واسطے شام کے سو ہم نے کہا یہ کس سبب سے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے[1] اسپر اپنے بازوؤں کو بچھائے ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم تو فقط اسکو طریق یحییٰ بن ایوب سے ہی پہچانتے ہیں حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن سعد نے سعید بن ابی سعید سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چاہیے کہ وہ قومیں جو اپنے باپوں کے ساتھ مرگئے ہیں فخر کرتی ہیں باز آجائیں وہ تو دوزخ کا کوئلہ ہیں یا وہ اللہ کے نزدیک گوکے کیڑے سے جو گندگی کو اپنی ناک سے دور کرتا ہے ذلیل ہوجائینگے اللہ تعالیٰ نے تم سے کفر کے تکبر کو اور اسوقت کے فخر کو ساتھ باپوں کے دور کیا ہے اور وہ تو مومن تقی ہیں اور فاجر شقی سب کے سب آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں[2]۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے ہارون بن موسیٰ بن ابی علقمہ فروی مدینی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے ہشام بن سعد سے اُسنے سعید بن ابی سعید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے کفر کے تکبر کو اور اسوقت کے فخر کو ساتھ باپوں کے دور کیا ہے۔ آدمی تو مومن تقی ہیں اور فاجر شقی۔ اور تمام آدمی آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور سعید مقبری نے ابی ہریرہؓ سے سنا ہے۔ اور بواسطہ اپنے باپ کے بہت حدیثیں ابی ہریرہ سے روایت کرتا ہے۔ اور روایت کی ہے سفیان ثوری وغیرہ نے یہ حدیث ہشام بن سعد سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی عامر کے جو راوی ہے ہشام بن عروہ سے۔ یہ آخر مسند کا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد النبی وآلہ الطاہرین کتاب العلل۔ خبر دی ہم کو کروخی نے کہا حدیث کی ہمسے قاضی ابو عامر ازدی اور شیخ ابو بکر غورجی اور ابو المظفر دہان نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے ابو محمد جراحی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العباس محبوبی نے کہا خبر دی ہمکو ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا اُسنے تمام حدیثیں جو اس کتاب میں ہیں وہ معمول بہ ہیں اور سوائے دو حدیثوں کے انکے ساتھ بعض اہل علم نے تمسک کیا ہے ایک حدیث ابن عباس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو مدینہ میں اور مغرب اور عشا کو جمع کیا ہے سوائے خوف اور سفر اور بارش کے۔ اور دوسری حدیث یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شراب پیے تو اسکو کوڑے مارو پس اگر چوتھی بار اعادہ کرے تو اسکو قتل کرو

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اسپر بہت ہوجیسا کہ بعض حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ آنجگہ ابدال رہتے ہیں ۱۲ [2] یعنی تم اپنے حسب نسب کے فخر کو ترک کردو ورنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گوکے کیڑے سے ذلیل ہوجاؤگے تم جانتے ہو کہ تم سے اللہ تعالیٰ نے کفر کے تکبر کو اور تمھارے فخر کو جو تم باپوں سے کرتے ہو دور کردیا ہے اور پھر تم یہ کام کرتے ہو تم تو سب حضرت آدم کے بیٹے ہو فرق تو صرف ایمان سے ہے اور آدم علیہ السلام کا یہ حال ہے کہ مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں یعنی تمھارے باپ کا جب یہ حال ہے تو پھر تم کیوں اسطرح تکبر کرتے ہو ۱۲

وقد بينا علة الحديثين جميعا فی الكتاب وما ذكرنا فی هذا الكتاب من اختيار الفقهاء فما كان فيه من قول سفيان الثوری فاكثره ماحدثنا به محمد بن عثمان الكوفی حدثنا عبيد الله بن موسیٰ عن سفيان ومنه ما حدثنی به ابو الفضل مكتوم بن العباس الترمذی حدثنا محمد بن يوسف الفريابی عن سفيان وما كان من قول مالك بن انس فاكثره ما حدثنا به اسحاق بن موسی الانصاری نا معن بن عيسی القزاز عن مالك بن انس وما كان فيه من ابواب الصوم فاخبرنا به ابو مصعب المدينی عن مالك بن انس وبعض كلام مالك ما اخبرنا به موسیٰ بن حزام اخبرنا عبد الله بن مسلمة القعنبی عن مالك بن انس وما كان فيه من قول ابن المبارك فهو ما حدثنا به احمد بن عبدة الاملی عن اصحاب ابن المبارك عنه ومنه ماروی عن ابی وهب عن ابن المبارك ومنه ماروی عن علی بن الحسن عن عبد الله بن المبارك ومنه ماروی عن عبدان عن سفيان بن عبد الملك عن ابن المبارك ومنه ماروی عن حبان بن موسیٰ عن ابن المبارك ومنه ماروی عن وهب بن زمعة عن فضالة النسوی عن عبد الله بن المبارك وله رجال مسمون سوی من ذكرنا عن ابن المبارك وما كان فيه من قول الشافعی فاكثره ما اخبرنی به الحسن بن محمد الزعفرانی عن الشافعی وما كان من الوضوء والصلوٰة حدثنا به ابو الوليد المكی عن الشافعی ومنه ما حدثنا ابو اسمٰعيل نا يوسف بن يحيی القرشی البويطی عن الشافعی وذكر فيه اشياء عن الربيع عن الشافعی وقد اجازلنا الربيع ذلك وكتب به الينا وما كان فيه من قول احمد بن حنبل واسحاق بن ابراهيم فهو ما اخبرنا به اسحاق بن منصور عن احمد واسحٰق الا ما فی ابواب الحج والديات والحدود فانی لم اسمعه من اسحاق بن منصور اخبرنی به محمد بن موسی الاصم عن اسحاق بن منصور عن احمد واسحاق وبعض كلام اسحاق اخبرنا به محمد بن فليح عن اسحاق وقد بينا هذا علیٰ وجهه فی الكتاب الذی فيه الموقوف وما كان فيه من ذكر العلل فی الاحاديث والرجال والتاريخ فهو ما استخرجته من كتاب التاريخ واكثر ذلك

اور ہم نے دونون حدیثون کی علت اس کتاب مین بیان کر دی ہی اور وہ جو ہم نے اس کتاب مین فقہا کا مذہب بیان کیا ہی سو جو کچھ اس مین کہ قول سفیان ثوری کا ہی پس اکثر اسکا اس مین وہ ہی جو حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن عثمان کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف فاریابی نے سفیان سے۔ اور جو قول مالک بن انس کا ہی پس اکثر اسکا وہ ہے جو ہمسے حدیث کی ساتھ اسکے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسی قزاز نے مالک بن انس سے اور وہ جو اس مین روزونکے باب مین ہی پس خبر دی ہمکو ساتھ اسکے ابو مصعب مدینی نے مالک بن انس سے۔ اور بعض کلام مالک کا وہ ہی جو خبر دی ہم کو ساتھ اسکے موسی بن حزام نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے مالک بن انس سے۔ اور وہ جو اس مین قول ابن مبارک کا ہی سو وہ ہی جو حدیث کی ہمسے ساتھ اُسکے احمد بن عبدہ املی نے ابن مبارک کے اصحاب سے اور بعض وہ ہی کہ مروی ہی بواسطہ ابی وہب کے ابن مبارک سے اور بعض وہ ہے کہ مروی ہی بواسطۂ علی بن حسین کے عبد اللہ بن مبارک سے۔ اور بعض وہ ہے کہ مروی ہی عبدان سے اُسنے روایت کی سفیان بن عبد الملک سے اُسنے ابن مبارک سے۔ اور بعض وہ ہی کہ مروی ہی بواسطۂ حبان بن موسیٰ کے ابن مبارک سے۔ اور بعض وہ ہے کہ مروی ہے وہب بن زمعہ سے اُسنے فضالہ نسوی سے اُسنے عبد اللہ بن مبارک سے۔ اور اور بھی کئی مرد ہین جو عبد اللہ بن مبارک سے روایت کرتے ہین سوائے اُنکے کہ جنکا ہمنے ذکر کیا ہی۔ اور جو اس مین قول شافعی کا ہے پس اکثر تو وہ ہے جو اسکی خبر مجھے حسن بن محمد زعفرانی نے شافعی سے دی ہی۔ اور وضو اور نماز کی حدیثین تو ہم کو ابو الولید مکی نے شافعی سے روایت کی ہین اور بعض وہ ہی کہ حدیث کی ہم کو ساتھ اسکے ابو اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے یوسف بن یحیی قرشی بویطی نے شافعی سے اور کئی حدیثین ابو اسمٰعیل نے بواسطہ ربیع کے شافعی سے روایت کی ہین۔ اور ربیع نے ہم کو ان کی اجازت دی ہی اور وہ ہماری طرف لکھی ہین اور جو قول اس مین امام احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم کا ہے سو اسکی خبر ہم کو اسحاق بن منصور نے احمد اور اسحاق سے دی ہے سوائے اُن حدیثون کے جو ابواب الحج اور دیات اور حدود مین ہین سو وہ مین نے اسحاق بن منصور سے نہین سنین اُنکی خبر مجھے محمد بن موسیٰ اصم نے بواسطۂ اسحاق بن منصور کے احمد اور اسحاق سے دی ہی اور اسحاق کے بعض کلام کی خبر ہم کو محمد بن فلیح نے اسحاق سے دی ہے۔ اور ان سندون کو ہم نے بتمامہ اس کتاب مین کہ جس مین موقوف ہے ذکر کیا ہے یعنے سوائے اس سند کے اور جو اس کتاب مین ذکر علل اور رجال اور تاریخ کا ہے سو وہ تو مین نے کتاب التاریخ بخاری سے لیا ہی اور بہت تو اسمین وہ ہین

ما ناظرت به محمد بن اسمعیل ومنه ما ناظرت عبد الله بن عبد الرحمن وابا زرعة واکثر ذلك عن محمد واقل شئ فیه عن عبد الله
وابی زرعة وانما حملنا علی ما بینا فی هذا الکتاب من قول الفقهاء وعلل الحدیث لانا سئلنا عن هذا فلم نفعله زمانا ثم فعلناه
لما رجونا فیه من منفعة الناس لانا قد وجدنا غیر واحد من الائمة تکلفوا من التصنیف ما لم یسبقوا الیه منهم هشام بن
حسان وعبد الملك بن عبد العزیز بن جریج وسعید بن ابی عروبة ومالك بن انس وحماد بن سلمة وعبد الله بن المبارك و
یحیی بن زکریا بن ابی زائدة ووکیع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدی وغیرهم من اهل العلم والفضل صنفوا فجعل الله
فی ذلك منفعة کثیرة ولهم بذلك الثواب الجزیل عند الله لما نفع الله المسلمین به فبهم القدوة فیما صنفوا وقد عاب بعض
من لایفهم علی اهل الحدیث الکلام فی الرجال وقد وجدنا غیر واحد من الائمة من التابعین قد تکلموا فی الرجال منهم
الحسن البصری وطاؤس تکلما فی معبد الجهنی وتکلم سعید بن جبیر فی طلق بن حبیب وتکلم ابراهیم النخعی وعامر الشعبی
فی الحارث الاعور وهکذا روی عن ایوب السختیانی وعبد الله بن عون وسلیمان التیمی وشعبة بن الحجاج وسفیان الثوری
ومالك بن انس والاوزاعی وعبد الله بن المبارك ویحیی بن سعید القطان ووکیع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدی وغیرهم
من اهل العلم تکلموا فی الرجال وضعفوا فانما حملهم علی ذلك عندنا والله اعلم النصیحة للمسلمین لایظن بهم انهم ارادوا
الطعن علی الناس والغیبة انما ارادوا عندنا ان یبینوا ضعف هؤلاء لکی یعرفوا لان بعض الذین ضعفوا کان صاحب بدعة
وبعضهم کان متهما فی الحدیث وبعضهم کانوا اصحاب غفلة وکثرة خطاء فاراد هؤلاء الائمة ان یبینوا احوالهم شفقة
علی الدین وتثبتا لان الشهادة فی الدین احق ان یتثبت فیها من الشهادة فی الحقوق والاموال واخبرنی

کہ جنکا مین نے محمد بن اسمعیل کے ساتھ مناظرہ کیا ہی اور بعض کا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن اور ابازرعہ سے مناظرہ کیا ہی اور اکثر اس کا محمد سے ہی اور بہت
تھوڑا مناظرہ ہی جو مین نے عبد اللہ اور ابی زرعہ سے کیا ہی۔ اور ہمکو اس چیز جو ہم نے اس کتاب مین بیان کی ہی یعنی فقہار کے قول اور حدیثون کی علتین اس
بات نے برانگیختہ کیا ہی کہ ہم کئی مرتبہ اس امر سے سوال کئے گئے اور ہمکو بہت مدت اسکا جواب نہ آیا پھر ہمنے اسکو اس امید سے بیان کیا کہ اس مین لوگون کا
نفع بہت ہی اسلئے کہ ہمنے کئی ایک اماموں کو جن سے کوئی اس امر کیطرف سبقت نہ لیگیا تھا پایا کہ اُنھون نے تصنیف مین تکلیف اُٹھائی۔ انمین سے
ہشام بن حسان اور عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج اور سعید بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبد اللہ بن مبارک اور یحیی بن زکریا
بن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی اور کئی ایک نے عالمون اور فاضلون سے تصنیف کی ہے سو اللہ تعالےٰ نے اُنکی تصنیف مین
بہت ہی نفع رکھا ہی اور اُنکے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس اسکے بدلے بہت ثواب ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے ساتھ مسلمانون کو نفع دیا ہے سو وہی
اس تصنیف مین پیشوا ہین۔ اور بعض بے فہمون نے محدثین پر مردون کے حق مین کلام کرنے کا عیب کیا ہے اور ہم نے کئی ایک اماموں کو تابعین سے
پایا کہ اُنھون نے مردون کے حق مین کلام کیا۔ ان مین سے حسن بصری اور طاؤس ہین کہ اُنھون نے معبد جہنی کے حق مین کلام کیا ہے اور سعید بن
جبیر نے طلق بن حبیب کے حق مین کلام کیا ہے۔ اور ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور کے حق مین کلام کیا ہی اور ایسی ہی روایت کی ہی ایوب سختیانی
اور عبد اللہ بن عون اور سلیمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبد اللہ بن مبارک اور یحیی بن سعید القطان
اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی اور سوائے اُنکے اور لوگون نے بھی اہل علم سے کئی مردون کے حق مین کلام کیا ہے اور اُن کو ضعیف
کیا ہے سو اُنکو اس امر پر ہمارے نزدیک واللہ اعلم مسلمانون کی خیر خواہی نے برانگیختہ کیا ہے اُنکے ساتھ یہ گمان نہ کرنا چاہیئے کہ اُنھون نے
لوگون پر طعن اور غیبت کا ارادہ کیا ہے بلکہ اُنھون نے تو ہمارے نزدیک ان لوگون کے ضعف کے بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے کہ اُنکا حال معلوم
ہوجائے بعض تو ان مین سے ایسے ضعیف کئے گئے کہ بدعتی تھے اور بعضے حدیث مین متہم تھے اور بعضے صاحب غفلت اور بہت بھول
والے تھے پس ان اماموں نے اُنکے احوال کے بیان کرنے کا ارادہ کیا باعث شفقت اور ثبات کے دین پر۔ اس لیے کہ شہادت دین مین
بہت بہتر ہے تحکمی کے واسطے اس شہادت سے جو حقوق اور اموال مین ہو۔ خبر دی مجھے

لے ایک نسخہ مین اس طرح ہے کہ مین نے خراسان اور عراق مین کوئی شخص محمد بن اسمعیل بخاری سے زیادہ نہین دیکھا کہ معنی علتون کے اور تاریخ اور سندون
کی خوب معرفت رکھتا ہو یہانتک آخر کتاب کا ہی سماع قوم کا جو ابی علی بن ابی یعلی سنجی سے ہی منتہی ہوا ہی کہا ابو عیسیٰ نے اور ہمکو اس چیز پر جو ہمنے اس کتاب مین الخ ۱۲

محمد بن اسمٰعیل ثنا محمد بن یحییٰ بن سعید القطان ثنی ابی قال سألت سفیان الثوری وشعبة ومالك بن انس وسفیان بن
عیینة عن الرجل یکون فیه تهمة اوضعف اسکت اوابین قالوا بین حدثنا محمد بن رافع النیسابوری نا یحییٰ بن آدم قال
قیل لابی بکر بن عیاش ان ناسا یجلسون ویجلس الیهم الناس ولا یستاهلون فقال ابوبکر بن عیاش کل من جلس جلس
الیه الناس وصاحب السنة اذا مات احیی الله ذکره والمبتدع لا یذکر حدثنا محمد بن علی بن الحسن بن شقیق نا النضر
بن عبد الله الاصم نا اسمٰعیل بن زکریا عن عاصم عن ابن سیرین قال کان فی الزمن الاول لا یسألون عن الاسناد فلما
وقعت الفتنة سألوا عن الاسناد لکی یأخذوا حدیث اهل السنة ویدعوا حدیث اهل البدع حدثنا محمد بن علی بن
الحسن قال سمعت عبدان یقول قال عبد الله بن المبارك الاسناد عندی من الدین لولا الاسناد لقال من شاء ماشاء
فاذا قیل له من حدثك بقی حدثنا محمد بن علی نا حبان بن موسیٰ قال ذکر لعبد الله بن المبارك حدیث فقال یحتاج لهذا
ارکان من اجر یعنی انه ضعف اسناده حدثنا احمد بن عبدة نا وهب بن زمعة عن عبد الله بن المبارك انه ترك حدیث
الحسن بن عمارة والحسن بن دینار وابراهیم بن محمد الاسلمی ومقاتل بن سلیمان وعثمان البری وروح بن مسافر و
ابی شیبة الواسطی وعمرو بن ثابت وایوب بن خوط وایوب بن سوید ونصر بن طریف ابی جزء والحکم وحبیب والحکم روی له حدیثا فی
کتاب الرقاق ثم ترکه وحبیب لا ادری قال احمد بن عبدة وسمعت عبدان قال کان عبد الله بن المبارك قرأ احادیث
بکر بن خنیس وکان اخیرا اذا اتی علیها اعرض عنها وکان لا یذکره قال احمد وثنا ابو وهب قال سموا لعبد الله بن المبارك
رجلا یتهم فی الحدیث فقال لان اقطع الطریق احب الی ان احدث عنه واخبرنی موسیٰ بن حزام قال سمعت

محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا اُسنے سوال کیا مین نے سفیان ثوری اور شعبہ
اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے اس مرد کی بابت کہ اس مین کچھ تہمت یا ضعف ہو کیا مین خاموش رہون یا بیان کرون کہا اُنھون نے بیان کر
حدیث کی ہمسے محمد بن رافع نیساپوری نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے کہا اُسنے ابی بکر بن عیاش سے کہا گیا کہ لوگ بیٹھتے ہین اور اور لوگ بھی اُن کے
پاس بیٹھتے ہین اور وہ نا اہل ہوتے ہین پھر کہا ابوبکر بن عیاش نے جو کوئی بیٹھتا ہی[1] لوگ اُسکے پاس بیٹھتے ہین- اور صاحب سنت کا جب مرتا ہی تو اللہ تعالیٰ
اُسکا ذکر زندہ کرتا ہی اور بدعتی نہین ذکر کیا جاتا حدیث کی ہمسے محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن عبد اللہ اصم نے کہا حدیث
کی ہمسے اسمٰعیل بن زکریا نے عاصم سے اُسنے ابن سیرین سے کہا اُسنے پہلے زمانہ مین تو لوگ اسناد سے سوال نہ کیے جاتے تھے سو جب فتنہ برپا
ہو گیا تو اُنھون نے اسناد سے سوال کیا تاکہ وہ اہل سنت کی حدیث قبول کرین اور اہل بدع کی حدیث ترک کرین حدیث کی ہمسے محمد بن علی بن حسن نے
کہا سُنا مین نے عبدان سے کہ کہتا تھا کہا عبد اللہ بن مبارک نے اسناد میرے نزدیک دین سے ہی اگر اسناد نہ ہو تو جو کوئی جو کچھ چاہے کہدے سو جب
اُسکو کہا جاتا ہے کہ کس نے تجھے حدیث کی ہے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے حدیث کی ہمسے محمد بن علی نے کہا خبر دی ہم کو حبان بن موسیٰ نے کہا اُسنے
عبد اللہ بن مبارک سے ایک حدیث ذکر کیگئی پس کہا اُسنے اُس کے واسطے پختہ ستونون کی حاجت ہی یعنی اُسنے اُس کے اسناد کو ضعیف کیا-
حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن زمعہ نے عبد اللہ بن مبارک سے کہ اُسنے ترک کر دی تھی حدیث حسن بن عمارہ
اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی اور مقاتل بن سلیمان اور عثمان بری اور روح بن مسافر اور ابی شیبہ واسطی اور عمرو بن ثابت اور ایوب بن خوط اور ایوب بن
سوید اور نصر بن طریف ابی جزء اور حکم اور حبیب کی اور عبد اللہ بن مبارک نے ایک روایت حکم سے کتاب الرقاق مین بیان کی پھر اُسکو ترک کیا-
اور حبیب کا حال مین نہین جانتا- کہا احمد بن عبدہ نے اور سُنا مین نے عبدان سے کہ کہا اُسنے عبد اللہ بن مبارک نے بکر بن خنیس کی حدیثین پڑھین
اور وہ آخر عمر مین تھا جب اُن حدیثون پر آتا جو پہلے پڑھ چکا ہوتا تو اُن سے اعراض کرتا اور وہ اُسکا ذکر نہ کرتا- کہا احمد نے اور حدیث کی ہمسے ابو وہب
نے کہا اُسنے لوگون نے عبد اللہ بن مبارک کے آگے ایک مرد کا نام لیا جو حدیث مین بھول جاتا تھا تو کہا اُسنے البتہ میرے نزدیک سفر
اختیار کرنا اُسکی حدیث بیان کرنے سے بہتر ہے- اور خبر دی مجھے موسیٰ بن حزام نے کہا اُسنے سُنا مین نے

[1] یعنی جو کوئی کسی جگہ کسی کام کے لئے بیٹھتا ہے لوگ بھی اُسکے پاس بیٹھ جاتے ہین اور وہ شخص دو حال سے خالی نہین یا بدعتی ہوگا یا بدعتی نہ ہوگا اگر بدعتی ہوگا تو اُسکا پھر کوئی نام
لیتا ہی نہین اور اگر بدعتی نہ ہوگا یعنی سُنت پر چلنے والا ہوگا تو اللہ تعالےٰ اُسکا نام مشہور کرتا ہے ۱۲

یزید بن ھارون یقول لا یحل لاحد ان یروی عن سلیمان بن عمرو النخعی الکوفی وسمعت احمد بن الحسن یقول کنا عند احمد بن حنبل فذکروا من تجب علیه الجمعة فذکروا فیه عن بعض اھل العلم من التابعین وغیرھم فقلت فیه عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث فقال عن النبی صلی الله علیه وسلم قلت نعم حدثنا حجاج بن نصیر نا المعارك بن عباد عن عبد الله بن سعید المقبری عن ابیه عن ابی ھریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجمعة علی من اٰواه اللیل الی اھله قال فغضب احمد بن حنبل وقال استغفر ربك مرتین وانما فعل ھذا احمد بن حنبل لانه لم یصدق ھذا عن النبی صلی الله علیه وسلم لضعف اسناده لانه لم یعرفه عن النبی صلی الله علیه وسلم والحجاج بن نصیر یضعف فی الحدیث وعبد الله بن سعید المقبری ضعفه یحیی بن سعید القطان جدا فی الحدیث وکل من روی عنه حدیث ممن یتھم او یضعف لغفلته وکثرة خطائه ولا یعرف ذلك الحدیث الا من حدیثه فلا یحتج به وقد روی غیر واحد من الائمة عن الضعفاء وبینوا احوالھم للناس حدثنا ابراھیم بن عبد الله بن المنذر الباھلی نا یعلی بن عبید قال قال لنا سفیان الثوری تقوا الکلبی فقیل له فانك تروی عنه قال انا اعرف صدقه من کذبه واخبرنی محمد بن اسمٰعیل ثنی یحیی بن معین ثنی عفان عن ابی عوانة قال لما مات الحسن البصری اشتھیت کلامه فتتبعه عن اصحاب الحسن فاتیت به ابان بن ابی عیاش فقرأه علی کله عن الحسن فما استحل ان اروی عنه شیئا وقد روی عن ابان بن ابی عیاش غیر واحد من الائمة وان کان فیه من الضعف والغفلة ما وصفه ابو عوانة وغیره فلا یغتر بروایة الثقات عن الناس لانه یروی عن ابن سیرین انه قال ان الرجل لیحدثنی فما اتھمه لکن اتھم من فوقه وقد روی غیر واحد عن ابراھیم النخعی عن علقمة عن عبد الله بن مسعود ان النبی صلی الله علیه وسلم

یزید بن ہارون سے کہ کہتا تھا کسی کو حلال نہین کہ سلیمان بن عمرو نخعی کوفی سے روایت کرے اور سُنا مین نے احمد بن حسن سے کہ کہتا تھا ہم احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے سو لوگون نے ذکر کیا کہ کس پر جمعہ واجب ہوتا ہے پس لوگون نے بعض اہل علم تابعین وغیرہ سے ذکر کیا اور مین نے کہا اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ہے پس کہا امام احمد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے کہا ہان (وہ یہ ہے) حدیث کی ہمسے حجاج بن نصیر نے کہا حدیث کی ہمسے معارک بن عباد نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ اُس شخص پر ہے کہ جسکو رات جگہ دے[1] کہا احمد بن حسن نے سو احمد بن حنبل غضبناک ہوا اور کہا اپنے رب سے بخشش طلب کر یہ کلمہ دوبار فرمایا اور احمد بن حنبل نے یہ اسواسطے فرمایا کہ اُنھون نے اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب اسکے اسناد ضعیف کے سچ نہ جانا کیونکہ اُنھون نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین پہچانا۔ اور حجاج بن نصیر حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے۔ اور عبد اللہ بن سعید مقبری کو یحیی بن سعید قطان نے حدیث مین بہت ضعیف کیا ہے۔ سو جو کوئی حدیث کسی متہم یا ضعیف سے بسبب اسکی غفلت اور کثرت خطا کے مروی ہو اور وہ حدیث سوائے اسکے طریق کے اور کسی طریق سے معلوم نہ ہو تو وہ حجت نہین ہو سکتی۔ اور کئی ایک نے اماموں سے ضعیف لوگون سے روایت کی ہے۔ اور انکا حال لوگون سے بیان کیا ہے حدیث کی ہم سے ابراہیم بن عبد اللہ بن منذر باہلی نے کہا حدیث کی ہم سے یعلی بن عبید نے کہا اُسنے کہا ہم کو سفیان ثوری نے ڈرو کلبی سے سو اُس سے کسی نے کہا آپ تو اس سے روایت کرتے ہو فرمایا اُنھون نے مین اسکا صدق اسکے کذب سے پہچانتا ہون۔ اور خبر دی مجھے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی مجھے یحیی بن معین نے کہا حدیث کی مجھے عفان نے ابی عوانہ سے کہا اُسنے جب حسن بصری فوت ہو گیا تو مین نے اُسکے کلام کی بہت خواہش کی سو مین نے حسن کے بعض شاگردون سے تلاش کی سو مین اُسکے واسطے ابان بن ابی عیاش کے پاس آیا سو اُسنے مجھے تمام حدیثین حسن سے سُنائین اور مین اُن سے ایک روایت کرنا بھی حلال نہین جانتا۔ اور ابان بن ابی عیاش سے کئی ایک نے اماموں سے روایت کی ہے۔ اگرچہ اسمین ضعف اور غفلت ہے جسقدر کہ ابو عوانہ وغیرہ نے بیان کیا ہے سو ثقات کی روایت کے ساتھ جو عام لوگون سے روایت کرتے ہین فریفتہ نہ ہونا چاہیے کیونکہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ کہا اُسنے لوگ میرے پاس حدیثین بیان کرتے ہین سو مین ان کو متہم نہین کرتا لیکن اُن کو تہمت لگاتا ہون جو ان سے اوپر ہین۔ اور روایت کی ہے کئی ایک نے ابراہیم نخعی سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی وہ شخص کہ جمعہ پڑھکر رات کو اپنے گھر واپس آجاوے یعنی اسکے گھر مین اور جہان جمعہ پڑھنے گیا ہو اسقدر مسافت ہو کہ رات کو گھر آسکتا ہو تو اُسپر جمعہ واجب ہے ۱۲

کان یقنت فی وترہ قبل الرکوع وروی ابان بن ابی عیاش عن ابراھیم النخعی عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی وترہ قبل الرکوع ھکذا روی سفیان الثوری عن ابان بن ابی عیاش وروی بعضھم عن ابان بن ابی عیاش بھذا الاسناد نحو ھذا وزاد فیہ قال عبد اللہ بن مسعود اخبرتنی امی انھا باتت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت فی وترہ قبل الرکوع وابان بن ابی عیاش وان کان قد وصف بالعبادۃ والاجتھاد فھذا حالہ فی الحدیث والقوم کانوا اصحاب حفظ فرب رجل وان کان صالحا لا یقیم الشھادۃ ولا یحفظھا فکل من کان متھما فی الحدیث فی الکذب اوکان مغفلا یخطئ الکثیر فالذی اختارہ اکثر اھل الحدیث من الائمۃ ان لا یشتغل بالروایۃ عنہ الا تری ان عبد اللہ بن المبارک حدث عن قوم من اھل العلم فلما تبین لہ امرھم ترک الروایۃ عنھم وقد تکلم بعض اھل الحدیث فی قوم من اجلۃ اھل العلم وضعفوھم من قبل حفظھم ووثقھم اٰخرون من الائمۃ بجلالتھم وصدقھم وان کانوا قد وھموا فی بعض ما رووا وقد تکلم یحیی بن سعید القطان فی محمد بن عمرو ثم روی عنہ حدثنا ابوبکر عبد القدوس بن محمد العطار البصری نا علی بن المدینی قال سألت یحیی بن سعید عن محمد بن عمرو بن علقمۃ فقال ترید العفو او تشدد قلت لا بل اشدد فقال لیس ھو ممن ترید کان یقول اشیاخنا ابوسلمۃ ویحیی بن عبد الرحمٰن بن حاطب قال یحیی وسألت مالک بن انس عن محمد بن عمرو فقال فیہ نحو ما قلت قال علی قال یحیی ومحمد بن عمرو اعلی من سھیل بن ابی صالح وھو عندی فوق عبد الرحمٰن بن حرملۃ قال علی فقلت لیحیی ما رایت من عبد الرحمٰن بن حرملۃ قال لو شئت ان القنہ لفعلت قال کان یلقن قال نعم قال علی ولم یرو یحیی عن شریک ولا عن ابی بکر بن عیاش ولا عن الربیع بن صبیح ولا عن المبارک بن فضالۃ قال ابو عیسی وان کان یحیی

نماز وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے اور روایت کی ہی ابان بن ابی عیاش نے ابراہیم نخعی سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ ایسا ہی روایت کیا ہی سفیان ثوری نے ابن ابی عیاش سے اور بعض نے ابان بن ابی عیاش سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے روایت کی ہی اور زیادہ کیا ہی اس مین کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے خبر دی ہی مجھے میری والدہ نے کہ اُسنے یعنی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات گذاری اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے نماز وتر مین رکوع سے پہلے قنوت پڑھا ہے۔ اور ابان بن ابی عیاش اگرچہ نماز و اجتہاد سے موصوف ہے سو اُس کا حال حدیث مین تو یہ ہی۔ اور قوم صاحب حفظ تھی۔ اور کئی مرد اگرچہ صالح ہوتے ہین دیگر شہادت کو قائم نہین رکھتے اور نہ اسکو یاد رکھتے ہین سو جو کوئی حدیث کے باب مین کذب سے متہم ہو یا غافل ہو تو وہ بہت خطا کرتا ہو اور جنکو اکثر محدثین نے اماموں سے پسند کیا ہے اُنکی روایت سے ہٹنا نہین چاہیے کیا تو نہین دیکھتا کہ عبد اللہ بن مبارک نے ایک قوم اہل علم سے روایت کی سو جب اُسکو اُنکا حال معلوم ہوا تو اُسنے اُنکی روایت ترک کر دی۔ اور بعض محدثین نے ایک قوم مین بزرگترین اہل علم سے کلام کیا ہے اور اُنکو حافظہ کیوجہ سے ضعیف کیا ہی اور دوسرے لوگون نے اماموں سے اُنکی جلالت اور صدق کی توثیق کی ہی اگرچہ اُنھون نے بعض روایتون مین وہم کیا ہی۔ اور یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو کے حق مین کلام کیا پھر اُس سے روایت کی ہی حدیث کی ہمسے ابوبکر عبد القدوس بن محمد عطار بصری نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مدینی نے کہا اُسنے مین نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن عمرو بن علقمہ کا حال پوچھا تو کہا اُسنے کیا تو ارادہ عفو[۱] کا کرتا ہی یا سختی کا۔ مین نے کہا کہ نہین بلکہ سختی کا پس کہا اُس نے یہ شخص ایسا نہین کہ جیسا تو ارادہ کرتا ہی وہ کہتا تھا کہ میرے استاذ ابوسلمہ اور یحیی بن عبد الرحمٰن بن حاطب ہین (حالانکہ یہ دونون استاذ نہین ہین) کہا یحیی نے اور مین نے مالک بن انس سے محمد بن عمرو کا حال پوچھا تو اُسنے اُسکے حق مین بیان کیا جیسا کہ مین نے کہا ہے۔ کہا علی نے کہ کہا یحیی نے اور محمد بن عمرو اعلیٰ ہے سہیل بن ابی صالح سے اور وہ میرے نزدیک عبد الرحمٰن بن حرملہ سے بھی اعلیٰ مرتبہ ہی۔ کہا علی نے اور مین نے یحیی سے کہا تونے عبد الرحمٰن بن حرملہ سے کیا دیکھا ہی کہا اُسنے اگر مین اسکو کوئی بات سکھلانی چاہون تو سکھلا سکتا ہون[۲] کہا اُسنے کیا وہ سیکھ جاتا تھا کہا اُسنے ہان۔ کہا علی نے اور نہین روایت کی یحیی نے شریک سے اور نہ ابی بکر بن عیاش سے اور نہ ربیع بن صبیح سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے کہا ابو عیسیٰ نے اگرچہ یحیی

[۱] یعنی تیرا ارادہ کیا حال پوچھنے کا ہے کیا تو نرمی سے اسکا حال دریافت کرنا چاہتا ہے یا سختی سے ۱۲ [۲] یعنی اگر مین اسکو کوئی بات سکھلانا چاہون تو وہ سیکھ جاتا ہی غرض اسکی اس سے یہ ہی کہ وہ بذات خود مستقل نہین اور نہ اُسکو کچھ خبر ہے جو کچھ اسکو کہو وہ مان جاتا ہی ۱۲

بن سعید قد ترک الروایة عن هؤلاء فلم یترک الروایة عنہم انه اتہمہم بالکذب ولکنه ترکہم لحال حفظہم وذکر عن یحیی بن سعید انه کان اذا رای الرجل یحدث عن حفظه مرة هکذا ومرة هکذا لا یثبت علی روایة واحدة ترکه وقد حدث عن هؤلاء الذین ترکہم یحیی بن سعید القطان عبد الله بن المبارک ووکیع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدی وغیرهم من الائمة وهکذا تکلم بعض اهل الحدیث فی سهیل بن ابی صالح ومحمد بن اسحاق وحماد بن سلمة ومحمد بن عجلان واشباه هؤلاء من الائمة انما تکلموا فیہم من قبل حفظہم فی بعض ما رووا وقد حدث عنہم الائمة حدثنا الحسن بن علی الحلوانی نا علی بن المدینی قال قال سفیان بن عیینة کنا نعد سهیل بن ابی صالح ثبتا فی الحدیث حدثنا ابن ابی عمر قال قال سفیان بن عیینة کان محمد بن عجلان ثقة مامونا فی الحدیث وانما تکلم یحیی بن سعید القطان عندنا فی روایة محمد بن عجلان عن سعید المقبری حدثنا ابوبکر عن علی بن عبد الله قال قال یحیی بن سعید قال محمد بن عجلان احادیث سعید المقبری بعضها سعید عن ابی هریرة وبعضها سعید عن رجل عن ابی هریرة فاختلطت علی فصیرتها عن سعید عن ابی هریرة وانما تکلم یحیی بن سعید عندنا فی ابن عجلان لهذا وقد روی یحیی عن ابن عجلان الکثیر وهکذا من تکلم فی ابن ابی لیلی انما تکلم فیه من قبل حفظه قال علی قال یحیی بن سعید روی شعبة عن ابن ابی لیلی عن اخیه عیسی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابی ایوب عن النبی صلی الله علیه وسلم فی العطاس قال یحیی ثم لقیت ابن ابی لیلی فحدثنا عن اخیه عیسی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ابو عیسی ویروی عن ابن ابی لیلی نحو هذا غیر شیء کان یروی الشیء مرة هکذا ومرة هکذا یغیر الاسناد وانما جاء هذا من قبل حفظه لان اکثر من مضی من اهل العلم کانوا لا یکتبون

بن سعید نے ان لوگون کی روایت کو ترک کر دیا ہے مگر انکی روایت کو اسلیے ترک نہین کیا کہ اسنے انکو کذب کی تہمت لگائی ہو لیکن حافظہ کیوجہ سے اُنکو ترک کیا ہے۔ اور یحیی بن سعید سے ذکر کیا گیا ہے کہ جب وہ کسی مرد کو دیکھتا کہ اُسنے اپنی یادداشت سے ایک بار یون حدیث کی ہے اور دوسری بار یون یعنی ایک روایت پر وہ ثابت نہین رہا تو اُسکو ترک کر دیتا اور ان لوگون سے جنکو یحیی بن سعید القطان نے ترک کر دیا ہے عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ اماموں نے روایت کی ہے۔ اور اسی طرح پر بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحاق اور حماد بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور مانند اُن کے اور امامون کے حق مین کلام کیا ہے فقط اُنھون نے انکے حق مین حافظہ کیوجہ سے کہ اُنھون نے بعض روایتون مین کہ بیان کی ہین کلام کیا ہے اور ان مین سے کئی امامون نے حدیث بھی کی ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مدینی نے کہا اُسنے کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث مین اچھا شمار کرتے تھے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا اُسنے کہا سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان حدیث مین ثقہ اور مامون تھا (ترمذی کہتا ہے) اور ہمارے نزدیک یحیی بن سعید قطان نے محمد بن عجلان کی اس روایت مین کلام کیا ہے جو اُسنے سعید مقبری سے روایت کی ہے حدیث کی ہم سے ابوبکر نے علی بن عبد اللہ سے کہا اُسنے کہا یحیی بن سعید نے کہ کہا محمد بن عجلان نے سعید مقبری کی حدیثین بعض تو ابی ہریرہ سے مروی ہین اور بعض بواسطۂ ایک مرد کے ابوہریرہ سے مروی ہین اور وہ میرے پاس خلط ملط ہو گئی ہین سو مین نے اُنکو بواسطۂ سعید کے ابوہریرہ سے بیان کر دیا ہے۔ اور ہمارے نزدیک یحیی بن سعید نے ابن عجلان کے حق مین اسی وجہ سے کلام کیا ہے۔ اور یحیی نے ابن عجلان سے بہت حدیثین روایت کی ہین اور ایسا ہی حال ہے اُس شخص کا کہ جسنے ابن ابی لیلی کے حق مین کلام کیا ہے۔ فقط اُسنے حافظہ کی وجہ سے ہی کلام کیا ہے۔ کہا علی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے روایت کی ہے شعبہ نے ابن ابی لیلی سے اُسنے اپنے بھائی عیسی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے ابی ایوب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے بارے مین۔ کہا یحیی نے پھر مین نے ابن ابی لیلی سے ملاقات کی پھر اُسنے حدیث کی ہمکو اپنے بھائی عیسی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے علی[1] سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسی نے اور کئی حدیثین ابن ابی لیلی سے مثل اسکے مروی ہین کبھی حدیث اسطرح روایت کرتا اور کبھی اس طرح اسناد کو متغیر کر دیتا تھا یہ حال اُس کا صرف حافظہ کیوجہ سے تھا کیونکہ اکثر اہل علم جو گذر چکے ہین وہ لکھا نہ کرتے تھے۔

[1] یعنی دوسری بار روایت کرنے کے وقت اُسنے عبد الرحمن اور آنحضرت کے مابین حضرت علی کا بھی واسطہ ذکر کیا ۱۲

ومن کتب منهم انما کان یکتب لهم بعد السماع وسمعت احمد بن الحسن یقول سمعت احمد بن حنبل یقول ابن ابی لیلی
لا یحتج به وکذلك من تکلم من اهل العلم فی مجالد بن سعید وعبد الله بن لهیعة وغیرهما انما تکلموا فیهم من قبل حفظهم
وکثرة خطائهم وقد روی عنهم غیر واحد من الائمة فاذا تفرد احد من هؤلاء بحدیث ولم یتابع علیه لم یحتج به کما قال
احمد بن حنبل ابن ابی لیلی لا یحتج به انما عنی اذا تفرد بالشیٔ واشد ما یکون هذا اذا لم یحفظ الاسناد فزاد فی الاسناد او نقص
او غیر الاسناد او جاء بما یتغیر فیه المعنی فاما من اقام الاسناد وحفظه وغیر اللفظ فان هذا واسع عند اهل العلم اذا لم یتغیر المعنی
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا معاویة بن صالح عن العلاء بن الحارث عن مکحول عن واثلة بن الاسقع
قال اذا حدثناکم علی المعنی فحسبکم حدثنا یحیی بن موسیٰ نا عبد الرزاق نا معمر عن ایوب عن محمد بن سیرین قال کنت
اسمع الحدیث من عشرة اللفظ مختلف والمعنی واحد حدثنا احمد بن منیع نا محمد بن عبد الله الانصاری عن ابن عون
قال کان ابراهیم النخعی والحسن والشعبی یاتون بالحدیث علی المعانی وکان القاسم بن محمد ومحمد بن سیرین ورجاء بن
حیوة یعیدون الحدیث علی حروفه حدثنا علی بن خشرم نا حفص بن غیاث عن عاصم الاحول قال قلت لابی عثمان
النهدی انك تحدثنا بالحدیث ثم تحدثنا به علی غیر ما حدثتنا قال علیك بالسماع الاول حدثنا الجارود نا وکیع عن الربیع
بن صبیح عن الحسن قال اذا اصبت المعنی اجزاك حدثنا علی بن حجر نا عبد الله بن المبارك عن سیف هو ابن سلیمان قال سمعت
مجاهدا یقول انقص من الحدیث ان شئت ولا تزد فیه حدثنا ابو عمار الحسین بن حریث نا زید بن حباب عن رجل قال
خرج الینا سفیان الثوری فقال ان قلت لکم انی احدثکم کما سمعت فلا تصدقونی انما هو المعنی حدثنا الحسین بن حریث قال
سمعت وکیعا یقول ان لم یکن المعنی واسعا فقد هلك الناس وانما تفاضل اهل العلم بالحفظ والاتقان والتثبت عند السماع

اور جو کوئی ان میں سے لکھتا تھا وہ بھی بعد سماع کے لکھتا تھا۔ اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ کہتا تھا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ فرماتے تھے ابن ابی لیلی
قابل حجت نہیں ہے اور ایسا ہی حال ہے اُن عالموں کا کہ جنہوں نے مجالد بن سعید اور عبد اللہ بن لہیعہ وغیرہ کے حق میں کلام کیا ہے فقط انکے حافظہ کی وجہ
سے اور کثرت خطا سے ان کے حق میں کلام کیا ہے۔ اور کئی ایک اماموں نے اُنسے روایت کی ہے۔ سو جب کوئی انمیں سے کسی حدیث کے ساتھ متفرد ہو اور اسپر
کوئی متابع نہ ہوا ہو تو اس سے حجت نہ پکڑی جائے جیسا کہ احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ ابن ابی لیلی قابل حجت نہیں ہے مراد اسکی یہ ہے کہ جب وہ کوئی حدیث متفرد
بیان کرے۔ اور سخت یہ امر اُسوقت ہوتا ہے کہ جب وہ اسناد کو نہ یاد رکھے سو اسناد میں زیادتی کر دے یا نقصان یا اسناد کو متغیر کر دے یا اسطرح بیان کرے کہ
جس میں معنی متغیر ہو جائیں۔ سو بہر حال جو کوئی اسناد کو قائم کرے اور اُسکو یاد رکھے اور الفاظ کو متغیر کر دے تو یہ صورت اہل علم کے نزدیک بہت فراخ ہے
بشرطیکہ معنی متغیر نہ ہوں حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن صالح نے علاء بن
حارث سے اُسنے مکحول سے اُسنے واثلہ بن اسقع سے کہا اُسنے کہ جب ہم تم کو بالمعنی حدیث کریں تو تم کو کافی ہے حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ایوب سے اُسنے محمد بن سیرین سے کہا اُسنے میں دس لوگوں سے حدیث سنتا تھا الفاظ سب کے مختلف
اور معنی واحد حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے ابن عون سے کہا اُسنے ابراہیم نخعی اور حسن اور شعبی حدیث بالمعنی
بیان کرتے تھے۔ اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ حدیث کو اپنے حرفوں سے اعادہ کرتے تھے حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث
کی ہم سے حفص بن غیاث نے عاصم احول سے کہا اُسنے میں نے ابی عثمان نہدی سے کہا کہ آپ ہم سے حدیث بیان کرتے ہو پھر ہم کو وہی حدیث
کرتے ہو سوا اسطرح کے کہ آپنے پہلے ہمکو حدیث کی ہے کہا اُنھوں نے تو پہلے سماع کو لازم پکڑ حدیث کی ہمسے جارود نے کہا حدیث کی ہم سے
وکیع نے ربیع بن صبیح سے اُسنے حسن سے کہا اُسنے کہ جب تو معنی کو پہونچ گیا تو تجھے کافی ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ
بن مبارک نے سیف بن سلیمان سے کہا اُسنے سنا میں نے مجاہد سے کہ کہتا تھا حدیث سے کم کر جسقدر تو چاہتا ہے اور اسمیں زیادتی نہ کر حدیث کی ہمسے ابو عمار یعنی حسین
بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے ایک مرد سے کہا اُسنے ہماری طرف سفیان ثوری نکلا اور کہنے لگا اگر میں تمکو کہوں کہ میں تمکو اسطرح حدیث
کرتا ہوں جسطرح کہ میں نے سُنا ہے تو میری تصدیق نہ کرو وہ تو بالمعنی ہے حدیث کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا سُنا میں نے وکیع سے کہ کہتا تھا اگر حدیث
بالمعنی میں گنجایش نہ ہوتی تو آدمی ہلاک ہو جاتے اور فقط فضیلت اہل علم کی ایک دوسرے پر ساتھ حفظ اور اتقان اور ثبات کے وقت سماع کے ہے

مع انه لم یسلم من الخطاء والغلط کثیر احد من الائمة مع حفظهم حدثنا محمد بن حمید الرازی نا جریر عن عمارة بن القعقاع
قال قال لی ابراهیم النخعی اذا حدثتنی فحدثنی عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر فانه حدثنی مرة بحدیث ثم سألته بعد ذلك
بسنین فما اخرم منه حرفا حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا یحیی بن سعید القطان عن سفیان عن منصور قال قلت لابراهیم
ما لسالم بن ابی الجعد اتم حدیثا منك قال لانه کان یکتب حدثنا عبد الجبار بن العلاء بن عبد الجبار نا سفیان قال قال
عبد الملك بن عمیر انی لاحدث بالحدیث فما ادع منه حرفا حدثنا الحسین بن مهدی البصری نا عبد الرزاق نا معمر قال
قال قتادة ما سمعت اذنای شیئا قط الا وعاه قلبی حدثنا سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفیان بن عیینة عن عمرو
بن دینار قال ما رأیت احدا انص للحدیث من الزهری حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری نا سفیان بن عیینة قال
قال ایوب السختیانی ما علمت احدا کان اعلم بحدیث اهل المدینة بعد الزهری من یحیی بن ابی کثیر حدثنا محمد
بن اسمٰعیل نا سلیمان بن حرب نا حماد بن زید قال کان ابن عون یحدث فاذا حدثته عن ایوب بخلافه ترکه فاقول
قد سمعته فیقول ان ایوب کان اعلمنا بحدیث محمد بن سیرین حدثنا ابو بکر عن علی بن عبد الله قال قلت لیحیی بن
سعید ایهما اثبت هشام الدستوائی او مسعر قال ما رأیت مثل مسعر کان مسعر من اثبت الناس حدثنا ابو بکر عبد القدوس
بن محمد وحدثنی ابو الولید قال سمعت حماد بن زید یقول ما خالفنی شعبة فی شئ الا ترکته قال قال ابو بکر وحدثنی
ابو الولید قال قال لی حماد بن سلمة ان اردت الحدیث فعلیك بشعبة حدثنا عبد بن حمید نا ابو داؤد قال قال
شعبة ما رویت عن رجل حدیثا واحدا الا اتیته اکثر من مرة والذی رویت عنه عشرة احادیث اتیته اکثر من عشرة

وابو الولید قال لا حدثنا حماد بن زید

باوجودیکہ بہت لوگ اماموں سے باوجود حافظ ہونے کے خطا اور غلطی سے سلامت نہیں ہیں حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عمارہ
بن قعقاع سے کہا اُسنے مجھے ابراہیم نخعی نے کہا کہ جب تو مجھے کوئی حدیث بیان کرنا چاہے تو ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کر کیونکہ اُسنے مجھے ایک دفعہ
حدیث بیان کی تھی پھر مین نے اس سے بعد دو سال کے پوچھی تو اُسنے ایک حرف بھی اُس سے قطع نہ کیا حدیث کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا
حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے سفیان سے اُسنے منصور سے کہا اُسنے مین نے ابراہیم سے کہا سالم بن ابی الجعد کو کیا ہے کہ وہ آپ سے پوری حدیث
روایت کرتا ہے کہا اُسنے اسلیے کہ وہ لکھتا تھا حدیث کی ہمسے عبد الجبار بن علا بن عبد الجبار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا اُسنے کہا عبد الملک بن
عمیر نے مین البتہ حدیث بیان کرتا ہون اور اس سے کوئی حرف چھوڑتا نہین ہون حدیث کی ہمسے حسین بن مہدی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے
عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے کہا اُسنے کہا قتادہ نے جو کچھ میرے کانون نے سُنا ہے اُسکو میرے دل نے نگاہ رکھ لیا ہے حدیث کی ہمسے سعید بن
عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے کہا اُسنے مین نے کسی کو نہین دیکھا جو زہری سے حدیث پر زیادہ نص
کرنیوالا ہو حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا اُسنے کہا ایوب سختیانی نے مین کسی کو نہین جانتا کہ حدیث
اہل مدینہ کی بعد زہری کے یحیی بن ابی کثیر سے زیادہ جانتا ہو حدیث کی ہمسے محمد ابن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی
ہمسے حماد بن زید نے کہا اُسنے ابن عون حدیث کرتا تھا سو جب مین اسکو ایوب سے اسکے خلاف[1] حدیث کرتا تو اپنے نفس کی روایت ترک کر دیتا اور
مین کہتا کہ مین نے اسکو سنا ہے سو وہ کہتا کہ ایوب ہم سے محمد بن سیرین کی حدیث زیادہ جانتا ہے حدیث کی ہمسے ابو بکر نے علی بن عبد اللہ سے کہا اُسنے مین نے
یحیی بن سعید سے کہا کہ کون ان دونون سے قوی ہے ہشام دستوائی یا مسعر کہا اُسنے مین نے مسعر کی طرح کسی کو نہین دیکھا مسعر تمام لوگون سے زیادہ قوی تھا
حدیث کی ہمسے ابو بکر عبد القدوس بن محمد نے اور حدیث کی مجھے ابو الولید نے کہا ہر ایک نے سُنا مین نے حماد بن زید سے کہ کہتا جس حدیث مین شعبہ نے
میری مخالفت کی ہے مین نے اسکو چھوڑ دیا ہے کہا ترمذی نے کہ کہا ابو بکر نے اور حدیث کی مجھے ابو الولید نے کہ کہا اُسنے کہا مجھے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث
کی خواہش کرتا ہے تو شعبہ کو لازم پکڑ حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا اُسنے کہا شعبہ نے جس مرد سے مین نے ایک
حدیث روایت کی ہے اسکے پاس مین ایکبار سے زیادہ بہت دفعہ آیا ہون اور جس سے مین نے دس حدیثین روایت کی ہین اسکے پاس مین دس بار سے زیادہ آیا ہون

[1] یعنی لوگون سے حدیث بیان کرتا تھا سو جب مین اسکو ایوب سے اُسکی روایت کی برخلاف جو اُسکے دل مین ہوتی تھی حدیث بیان کرتا تو وہ اپنے دل کی روایت ترک کر دیتا
اسلیے کہ وہ کہا کرتا تھا کہ ایوب ہم سے محمد بن سیرین کی حدیث زیادہ جانتا ہے ۱۲

والذی رویت عنه خمسین حدیثا اتیته اکثر من خمسین مرة والذی رویت عنه مائة اتیته اکثر من مائة مرة الا حبان الکوفی البارقی فانی سمعت منه هٰذه الاحادیث ثم عدت الیه فوجدته قدمات حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا عبدالله بن ابی الاسود نا ابن مهدی قال سمعت سفیان یقول شعبة امیر المؤمنین فی الحدیث حدثنا ابوبکر عن علی بن عبدالله قال سمعت یحییٰ بن سعید یقول لیس احد احب الی من شعبة ولا یعدله احد عندی واذا خالفه سفیان اخذت بقول سفیان قال علی قلت لیحیی ایهما کان احفظ للاحادیث الطوال سفیان او شعبة قال کان شعبة امر فیها قال یحییٰ بن سعید وکان شعبة اعلم بالرجال فلان عن فلان وکان سفیان صاحب الابواب حدثنا ابو عمار الحسین بن حریث قال سمعت وکیعا یقول قال شعبة سفیان احفظ منی ما حدثنی سفیان عن شیخ بشیٔ فسألته الا وجدته کما حدثنی سمعت اسحاق بن موسی الانصاری قال سمعت معن بن عیسیٰ یقول کان مالک بن انس یشدد فی حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الیاء والتاء ونحوهٰذا حدثنا ابو موسیٰ ثنی ابراهیم بن عبدالله بن قریم الانصاری قاضی المدینة قال مر مالک بن انس علی ابی حازم وهو جالس یحدث فجازه فقیل له فقال انی لم اجد موضعا اجلس فیه فکرهت ان اخذ حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا قائم حدثنا ابوبکر عن علی بن عبدالله قال قال یحییٰ بن سعید مالک عن سعید بن المسیب احب الی من سفیان الثوری عن ابراهیم النخعی قال یحییٰ ما فی القوم احد اصح حدیثا من مالک بن انس کان مالک اماما فی الحدیث سمعت احمد بن الحسن یقول سمعت احمد بن حنبل یقول ما رایت بعینی مثل یحییٰ بن سعید القطان قال وسئل احمد عن وکیع وعبدالرحمٰن بن مهدی فقال احمد وکیع اکبر فی القلب وعبدالرحمٰن امام سمعت محمد بن عمرو بن نبهان بن

اور جس سے مین نے پچاس حدیثین روایت کی ہین اُسکے پاس مین پچاس بار سے زیادہ آیا ہون۔ اور جس سے مین نے سو حدیثین روایت کی ہین اسکے پاس مین سو بار سے زیادہ آیا ہون سوائے حبان کوفی بارقی کے کہ مین نے اُس سے یہ حدیثین سنی ہین پھر مین اُسکی طرف آیا تو مین نے اُسکو معلوم کیا کہ وہ مرگیا ہے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ابی الاسود نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مہدی نے کہا سنا مین نے سفیان سے کہ کہتا تھا شعبہ حدیثین امیر المؤمنین ہے حدیث کی ہمسے ابوبکر نے علی بن عبداللہ سے کہا اُسنے سُنا مین نے یحیی بن سعید سے کہ کہتا تھا مجھے کوئی شخص شعبہ سے زیادہ پسند نہین ہے اور نہ کوئی شخص میرے نزدیک اسکے برابر ہے اور جب سفیان اسکی مخالفت کرتا ہے تو مین سفیان کے قول سے تمسک کرتا ہون کہا علی نے مین نے یحیی سے کہا کہ کونسا شخص ان دونون سے لمبی حدیثون کا زیادہ حافظ تھا سفیان یا شعبہ۔ کہا اُسنے شعبہ اس مین قوی تھا کہا یحییٰ بن سعید نے اور شعبہ راویون کا حال جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہین زیادہ جانتا تھا اور سفیان صاحب ابواب[۲] تھا حدیث کی ہمسے ابو عمار یعنی حسین بن حریث نے کہا اُسنے سُنا مین نے وکیع سے کہ کہتا تھا کہ کہا شعبہ نے سفیان مجھسے زیادہ حافظ ہے جب کبھی سفیان نے مجھے حدیث کسی استاذ سے بیان کی پھر مین نے اُس سے سوال کیا تو اُسی طرح اُس نے بیان کی جیسا کہ پہلے مین نے اُسکو پایا تھا۔ سُنا مین نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے کہ کہا اُسنے سُنا مین نے معن بن عیسی سے کہ کہتا تھا مالک بن انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین بہت سختی کرتا ہے یا اور تا مین[۳] اور مثل اسکے حدیث کی ہمسے ابو موسیٰ نے کہا حدیث کی مجھے ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری مدینہ کے قاضی نے کہا اُسنے مالک بن انس ابی حازم پر گذرا اس حالت مین کہ وہ بیٹھا ہوا حدیث پڑھا رہا تھا سو وہ اُس سے تجاوز کر گیا پس اُس سے کسی نے کہا آپ اسجگہ کیون نہین بیٹھتے کہا اُس نے مین نے کوئی جگہ نہ پائی کہ اسمین مین بیٹھون اور کھڑا ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سننے کو مین نے مکروہ جانا حدیث کی ہمسے ابوبکر نے علی بن عبداللہ سے کہا اُسنے کہا یحیے بن سعید نے روایت مالک کی جو سعید بن مسیب سے ہے وہ میرے نزدیک زیادہ پسند ہے روایت سفیان ثوری سے جو ابراہیم نخعی سے ہے۔ کہا یحیی نے کوئی شخص قوم مین مالک بن انس سے زیادہ صحیح حدیث بیان کرنے والا نہین ہے۔ مالک حدیث مین امام تھا سُنا مین نے احمد بن حسن سے کہ کہتا تھا سُنا مین نے احمد بن حنبل سے کہ فرماتے تھے مین نے ان دونون آنکھون سے مثل یحیی بن سعید قطان کے کوئی نہین دیکھا۔ کہا احمد بن حسن نے اور احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کی بابت سوال کیا گیا تو کہا احمد بن حنبل نے وکیع دل مین بڑا ہے یعنی ذی وقار ہے اور عبدالرحمٰن امام ہے سنا مین نے محمد بن عمرو بن نبہان بن

[۱] یعنی شعبہ راویون کا حال زیادہ جانتا تھا یعنی حدیث مین سفیان سے اعلیٰ درجے کا تھا۔ اور سفیان صاحب ابواب تھا یعنی فقیہ اعلیٰ درجے کا تھا ۱۲ [۲] یعنی آنحضرت کی حدیث کے الفاظ کیطرف بہت خیال رکھتا ہے حتی کہ لفظ یا اور تا مین بھی یعنی یا اور تا مین فرق ہونے نہین دیتا ۱۲ [۳] اسلیے کہ اسحالتمین بسبب بیقراری کے اچھی طرح ضبط نہین ہو سکتا ۱۲

صفوان الثقفی البصری یقول سمعت علی بن المدینی یقول لو حلفت بین الرکن والمقام لحلفت انی لم ارا حدا اعلم من
عبد الرحمن بن مهدی قال ابو عیسیٰ والکلام فی ھذا والروایۃ عن اھل العلم تکثر وانما بینا شیئا منہ علی الاختصار
لیستدل بہ علی منازل اھل العلم وتفاضل بعضھم علی بعض فی الحفظ والاتقان فمن تکلم فیہ من اھل العلم لای شئ تکلم
فیہ والقراءۃ علی العالم اذا کان یحفظ ما یقرأ علیہ او یمسک اصلہ فیما یقرأ علیہ اذا لم یحفظ ھو صحیح عند اھل الحدیث مثل
السماع حدثنا حسین بن مھدی البصری نا عبد الرزاق نا ابن جریج قال قرأت علی عطاء بن ابی رباح فقلت لہ کیف
اقول فقال قل حدثنا ہ حدثنا سوید بن نصر نا علی بن الحسین بن واقد عن ابی عصمۃ عن یزید النحوی عن عکرمۃ ان
نفرا قدموا علی ابن عباس من اھل الطائف بکتاب من کتبہ فجعل یقرأ علیھم فیقدم ویؤخر فقال انی بلھت لھذہ المصیبۃ
فاقرؤا علی فان اقراری بہ کقراءتی علیکم حدثنا سوید نا علی بن الحسین بن واقد عن ابیہ عن منصور بن المعتمر قال اذا
ناول الرجل کتابہ آخر فقال روہ ھذا عنی فلہ ان یرویہ وسمعت محمد بن اسمعیل یقول سألت ابا عاصم النبیل عن
حدیث فقال اقرأ علی فاحببت ان یقرأ ھو فقال انت لا تجیز القراءۃ وقد کان سفیان الثوری ومالک بن انس یجیزان القراءۃ
حدثنا احمد بن الحسن نا یحیی بن سلیمان الجعفی البصری قال قال عبد اللہ بن وھب ما قلت حدثنا فھو ما سمعت مع
الناس وما قلت حدثنی فھو ما سمعت وحدی وما قلت اخبرنا فھو ما قرأ علی العالم وانا شاھد وما قلت اخبرنی فھو
ما قرأت علی العالم یعنی وانا وحدی وسمعت ابا موسیٰ محمد بن المثنی یقول سمعت یحییٰ بن سعید القطان یقول حدثنا واخبرنا
واحد قال ابو عیسیٰ وکنا عند ابی مصعب المدینی فقرئ علیہ بعض حدیثہ فقلت لہ کیف نقول فقال قل حدثنا ابو مصعب

صفوان ثقفی بصری سے کہ کہتا تھا سنا مین نے علی بن مدینی سے کہ فرماتے اگر مین درمیان رکن کعبہ اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے قسم دلایا جاؤن تو قسم کر جاؤن
کہ مین نے کوئی شخص عبد الرحمن بن مہدی سے زیادہ عالم نہین دیکھا کہا ابو عیسیٰ نے اور کلام اسی قدر کافی ہے اور روایت اہل علم سے تو بہت ہے اور ہمنے تو
کچھ تھوڑا سا حال بطور اختصار کے بیان کیا ہے۔ تاکہ اہل علم کے مراتب پر اور ایک دوسرے کی فضیلت پر جو حافظہ اور اتقان مین ہے دلیل ہو جائے سو
جس کسی نے اہل علم سے اس باب مین کلام کیا ہے اُسنے کیون[1] اسمین کلام کیا ہے اور عالم[2] پر پڑھنے کا حال جبکہ وہ عالم یاد رکھتا ہو جو اسپر پڑھا جائے۔ یا نگاہ رکھتا
ہو اصل اپنے کو جسمین پڑھا جاتا ہو جبکہ وہ اُسکو یاد نہ ہو وہ حال محدثین کے نزدیک صحیح ہے مثل سماع کے حدیث کی ہمسے حسین بن مہدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے
عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا اُسنے مین نے عطاء بن ابی رباح پر (اُسکی حدیثونکو) پڑھا پھر مین نے اُس سے کہا مین کسطرح کہون
سو کہا اُسنے کہ حدیث کی ہمسے فلان نے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد نے ابی عصمہ سے اُسنے یزید نحوی سے اُسنے عکرمہ سے
کہ چند آدمی اہل طائف سے ابن عباس کے پاس اُسکی کتابون مین سے ایک کتاب لائے سو ابن عباس اُسپر آگے پیچھے کر کے پڑھنے لگا اور کہا اُسنے مین
اس مصیبت سے (یعنی آگے پیچھے کرنے سے) تنگ آ گیا ہون سو تم مجھ پر پڑھو[3] اسلیے کہ میرا اقرار اسکے ساتھ مثل میرے پڑھنے کے ہے تمپر حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد
نے اپنے باپ سے اُسنے منصور بن معتمر سے کہا اُسنے جب کسی مرد نے اپنی کتاب کسی دوسرے کو دیدی اور کہدیا کہ اسکو میری طرف سے روایت کر تو اسکو جائز ہے کہ اُس
سے روایت کرے۔ اور سُنا مین نے محمد بن اسمعیل سے کہ کہتا تھا سوال کیا مین نے ابا عاصم نبیل سے ایک حدیث کا۔ تو اُسنے کہا وہ مجھپر پڑھ۔ اور مجھے یہ بات پسند آئی کہ
خود ابا عاصم ہی پڑھے پس وہ کہنے لگا کیا تو قرأت کو جائز نہین رکھتا حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس قرأت کو جائز رکھتے تھے حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے
کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سلیمان جعفی مصری نے کہا اُسنے کہا عبد اللہ بن وہب نے جو مین حدثنا کہون تو اُس سے یہ مراد ہے کہ جو مین نے لوگون کے ساتھ سُنی ہے اور
جو مین حدثنی کہون تو یہ مراد ہے جو مین نے اکیلے ہی سُنی ہے اور جو مین اخبرنا کہون تو وہ ہے جو عالم پر پڑھی گئی اُس حالتمین کہ مین حاضر تھا اور مین اخبرنی کہون تو وہ وہ ہے جو مین
نے اکیلے ہی عالم پر پڑھی ہے اور سُنا مین نے ابا موسیٰ یعنی محمد بن مثنی سے کہ کہتا سُنا مین نے یحیی بن سعید قطان سے کہ کہتا تھا حدثنا اور اخبرنا ایک ہی ہین کہا ابو عیسیٰ نے
اور ہم ابی مصعب مدینی کے پاس تھے کہ اُسپر بعض اُسکی حدیثین پڑھی گئین سو مین نے اُس سے کہا ہم کسطرح کہین سو کہا اُسنے کہ حدیث کی ہم کو ابو مصعب نے

[1] یعنی جس کسی نے اس باب مین بہت لمبی گفتگو کی ہے یعنی بہت حال راویون کا اس طور پر بیان کیا ہے تو اُسنے کیون اسقدر طول کیا ہے حال تو صرف اسی قدر مین معلوم ہو جاتا ہے ۱۲ [2] غرض اس سے یہ ہے کہ
جب عالم اپنی کتاب جسمین خود اُسنے حدیثین لکھکر جمع کی ہین طالب علمون کو دے کہ یہ حدیثین مجھے تم سُناؤ تو اگر وہ عالم بجنسہ ان حدیثون کو حرفاً حرفاً یاد رکھتا ہے یا بجنسہ اسکو یاد نہین ہین مگر اصل اُنکا اُسکو یاد
ہو یعنی بالمعنی اُسکو یاد ہو تو یہ طریق محدثین کے نزدیک صحیح ہے یہ ایسا ہے کہ جیسا خود اُستاد ہی اپنا کلام سُنا دیتا ہے ۱۲ [3] یعنی تم لوگ میرے آگے میری کتاب پڑھو مین سے مین جسکا اقرار کرونگا کہ یہ میری حدیث ٹھیک ہے

اور وہ ایسی ہی ہے جیسا کہ مین نے خود پڑھ کر سُنائی ۱۲

اروِيه

قال ابو عيسىٰ وقد اجاز بعض اهل العلم الاجازة اذا اجاز العالم ان يروى عنه لاحد شيئا من حديثه ان يروى عنه حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن عمران بن حدير عن ابى مجلز عن بشير بن نهيك قال كتبت كتابا عن ابى هريرة فقلت اروى به عنك قال نعم حدثنا محمد بن اسمٰعيل الواسطى نا محمد بن الحسن عن عوف الاعرابى قال قال رجل للحسن عندى بعض حديثك اروِيه عنك قال نعم قال ابو عيسىٰ ومحمد بن الحسن انما يعرف بمحبوب بن الحسن وقد حدث عنه غير واحد من الائمة حدثنا الجارود بن معاذ نا انس بن عياض عن عبيد الله بن عمر قال اتيت الزهرى بكتاب فقلت له هذا من حديثك اروِيه عنك فقال نعم حدثنا ابو بكر عن على بن عبد الله عن يحيىٰ بن سعيد قال جاء ابن جريج الى هشام بن عروة بكتاب فقال هذا حديثك اروِيه عنك فقال نعم قال يحيىٰ فقلت فى نفسى لا ادرى ايهما اعجب امرا قال على سألت يحيىٰ بن سعيد عن حديث ابن جريج عن عطاء الخراسانى فقال ضعيف فقلت انه يقول اخبرنى قال لا شئ انما هو كتاب دفعه اليه قال ابو عيسىٰ والحديث اذا كان مرسلا فانه لا يصح عند اكثر اهل الحديث قد ضعفه غير واحد منهم حدثنا على بن حجر انا بقية بن الوليد عن عتبة بن ابى حكيم قال سمع الزهرى اسحاق بن عبد الله بن ابى فروة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الزهرى قاتلك الله يا ابن ابى فروة تجيئنا باحاديث ليس لها خطم ولا ازمة حدثنا ابو بكر عن على بن عبد الله قال قال يحيىٰ بن سعيد مرسلات مجاهد احب الى من مرسلات عطاء بن ابى رباح بكثير كان عطاء ياخذ عن كل ضرب قال على قال يحيىٰ مرسلات سعيد بن جبير احب الى من مرسلات عطاء قلت ليحيىٰ مرسلات مجاهد احب اليك ام مرسلات طاؤس قال ما اقربهما قال على وسمعت يحيىٰ بن سعيد يقول مرسلات ابى اسحٰق

کہا ابو عیسیٰ نے اور بعض عالموں نے اجازت کو جائز رکھا ہے جب عالم کسی شخص کو اپنی حدیثوں میں سے کسی حدیث کی روایت کرنے کی اجازت دے تو اُس شخص کو اُس سے روایت کرنا جائز ہے۔ حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے عمران ابن حدیر سے اُسنے ابی مجلز سے اُسنے بشیر بن نہیک سے کہا اُسنے میں نے ایک کتاب ابی ہریرہ سے لکھی تو میں نے اُس سے کہا آپ سے روایت کروں فرمایا کہ ہاں حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن حسن نے عوف اعرابی سے کہا اُسنے کہا ایک مرد نے حسن سے میرے پاس تیری بعض حدیثیں ہیں کیا وہ میں تجھ سے روایت کیا کروں کہا اُسنے ہاں کہا ابو عیسیٰ نے محمد بن حسن محبوب ابن حسن کے نام سے مشہور ہے اور کئی ایک نے اماموں سے اُس سے روایت کی ہو حدیث کی ہمسے جارود بن معاذ نے کہا حدیث کی ہمسے انس بن عیاض نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا اُسنے میں زہری کے پاس ایک کتاب لایا اور میں نے اُس سے کہا یہ تیری حدیثوں سے ہیں کیا میں تجھ سے روایت کروں کہا اُسنے ہاں حدیث کی ہمسے ابو بکر نے علی بن عبد اللہ سے اُسنے یحییٰ بن سعید سے کہا اُسنے ابن جریج ہشام ابن عروہ کے پاس ایک کتاب لایا پس کہا یہ تیری حدیث ہے کیا تجھ سے روایت کیا کروں کہا اُسنے ہاں کہا یحییٰ نے پس میں نے اپنے دل میں کہا میں نہیں جانتا کہ کون چیز ان دونوں میں سے (یعنی قرارت اور اجازت) سے عمدہ چیز ہے۔ اور کہا علی نے میں نے یحیی بن سعید سے ابن جریج کی حدیث کی بابت جو عطار خراسانی سے ہو سوال کیا تو کہا اُسنے ضعیف ہے پس میں نے کہا کہ وہ کہتا ہے مجھے خبر دی ہے اُسنے کہا اُسنے وہ لاشی ہے وہ تو اُسنے کتاب اُسکی طرف بلا اجازت دفع کی ہو کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث جب مرسل ہو تو وہ اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں ہے کئی ایک محدثین نے اُسکو ضعیف کیا ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو بقیہ بن ولید نے عتبہ بن ابی حکیم سے کہا اُسنے سُنا زہری نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا زہری نے اے ابن ابی فروہ اللہ تعالےٰ تجھے قتل کرے کہ تو ہمارے پاس ایسی حدیثیں لاتا ہے کہ نہ اُن کی مہار ہے اور نہ باگ حدیث کی ہم سے ابو بکر نے علی بن عبد اللہ سے کہا اُسنے کہا یحیی ابن سعید نے مرسل حدیثیں مجاہد کی میرے نزدیک عطار بن ابی رباح کی مرسل حدیثوں سے بہت زیادہ پسند ہیں۔ عطار ہر قسم کی حدیثیں پکڑتا تھا۔ کہا علی نے کہ کہا یحییٰ نے مرسل حدیثیں سعید بن جبیر کی میرے نزدیک عطار کی مرسلات سے زیادہ پسند ہیں میں نے یحییٰ سے کہا مرسل حدیثیں مجاہد کی تجھے زیادہ پسند ہیں یا مرسلات طاؤس کی۔ کہا اُسنے کیسی وہ دونوں قریب ہیں کہا علی نے اور میں نے یحیی بن سعید سے سنا کہ کہتا مرسلات ابی اسحٰق کی

۱؎ یعنی اسناد ان کی ایسی نہیں ہوتی کہ اسکے ساتھ تمسک کیا جاوے اور اُس پر اعتماد کیا جاوے ۱۲

عندی شبه لاشئ والاعمش والتیمی ویحیی بن ابی کثیر ومرسلات ابن عیینة شبه الریح ثم قال ای واللہ وسفیان بن سعید
قلت لیحیی مرسلات مالك قال هی احب الی ثم قال یحیی لیس فی القوم احد اصح حدیثا من مالك حدثنا سوار بن
عبداللہ العنبری قال سمعت یحیی بن سعید القطان یقول ما قال الحسن فی حدیثه قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا
وجدنا له اصلا الا حدیثا او حدیثین قال ابوعیسیٰ ومن ضعف المرسل فانه ضعفه من قبل ان هؤلاء الائمة قد حدثوا
عن الثقات وغیر الثقات فاذا روی احدهم حدیثا وارسله لعله اخذه عن غیر ثقة قد تکلم الحسن البصری فی معبد الجهنی
ثم روی عنه حدثنا بشر بن معاذ البصری نا مرحوم بن عبدالعزیز العطار حدثنی ابی وعمی قالا سمعنا الحسن یقول
ایاکم ومعبدا الجهنی فانه ضال مضل قال ابوعیسیٰ ویروی عن الشعبی قال نا الحارث الاعور وکان کذابا وسمعت
محمد بن بشار یقول سمعت عبدالرحمن بن مهدی یقول الا تعجبون من سفیان بن عیینة لقد ترکت لجابر الجعفی بقوله
لما حکی عنه اکثر من الف حدیث ثم هو یحدث عنه قال محمد بن بشار وترك عبدالرحمن بن مهدی حدیث جابر الجعفی
وقد احتج بعض اهل العلم بالمرسل ایضا حدثنا ابوعبیدة بن ابی السفر الکوفی نا سعید بن عامر عن شعبة عن سلیمان الاعمش
قال قلت لابراهیم النخعی اسند لی عن عبداللہ بن مسعود فقال ابراهیم اذا حدثتکم عن عبداللہ فهو الذی سمعت و
اذا قلت قال عبداللہ فهو عن غیر واحد عن عبداللہ وقد اختلف الائمة من اهل العلم فی تضعیف الرجال کما اختلفوا فیما
سوی ذلك من العلم ذکر عن شعبة انه ضعف ابا الزبیر المکی وعبدالملك بن ابی سلیمان وحکیم بن جبیر وترك الروایة عنهم ثم حدث
شعبة عمن هو دون هؤلاء فی الحفظ والعدالة حدث عن جابر الجعفی وابراهیم بن مسلم الهجری ومحمد بن عبیداللہ العرزمی وغیر واحد

میرے نزدیک لاشئے کے مشابہ ہین- اور اعمش اور تیمی اور یحیی بن ابی کثیر کی بھی اور مرسلات ابن عیینہ کے ہوا کے مشابہ ہین یعنی معتمد نہین ہین- پھر کہا اُسنے ہان قسم اللہ کی اور سفیان بن سعید بھی ہین نے یحیی سے کہا مرسلات مالک کی کیسی ہین کہا اُسنے وہ مجھے بہت پسند ہین پھر یحیی نے کہا کوئی شخص قوم مین امام مالک سے زیادہ صحیح حدیث بیان کرنے والا نہین ہے حدیث کی ہمسے سوار بن عبداللہ عنبری نے کہا سُنا مین نے یحیی بن سعید قطان سے کہ کہتا تھا جس حدیث مین کہ حسن[1] بصری نے کہا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اسکا اصل ہمکو معلوم ہو گیا ہے سوائے ایک حدیث یا دو حدیثون کے کہا ابو عیسی نے اور جس نے مرسل کو ضعیف کیا ہے تو اُسنے اسلئے ضعیف کیا ہے کہ ان اامون نے ثقہ اور غیر ثقہ سے حدیثین کی ہین- سو جب کوئی ان مین سے روایت کرے اور اُسکو مرسل طور پر بیان کرے تو وہ اُسنے شاید غیر ثقہ سے پکڑی ہو نگی- حسن بصری نے معبد جہنی کے حق مین کلام کیا ہے پھر اُس سے روایت کی ہے حدیث کی ہم سے بشر بن معاذ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے مرحوم بن عبدالعزیز عطار نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے اور میرے چچا نے کہا دونون نے سُنا ہم نے حسن سے کہ فرماتے بچو تم معبد جہنی سے اسلئے کہ وہ گمراہ ہے گمراہ کرنیوالا ہے کہا ابو عیسی نے اور شعبی سے مروی ہے کہ کہا اُسنے حدیث کی ہم سے حارث اعور نے اور وہ کذاب تھا اور سُنا مین نے محمد بن بشار سے کہ کہتا تھا سُنا مین نے عبدالرحمن بن مہدی سے کہ کہتا تھا کیا تم سفیان بن عیینہ سے تعجب نہین کرتے کہ مین نے جابر جعفی کی ہزار حدیث سے زیادہ چھوڑ دی ہے بسبب قول سفیان کے جبکہ اُسنے جابر کا حال بیان کیا۔ پھر وہ خود اُس سے حدیث کرتا ہے۔ کہا محمد بن بشار نے اور عبدالرحمن بن مہدی نے جابر جعفی کی حدیث چھوڑ دی ہے اور بعض عالمون نے مرسل حدیث سے بھی حجت پکڑی ہے حدیث کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن عامر نے شعبہ سے اُسنے سلیمان اعمش سے کہا اُسنے مین نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ میرے پاس عبداللہ بن مسعود کا حال بیان کر بس کہا ابراہیم نے جب مین تم کو عبداللہ سے حدیث کرون تو وہ مین نے اُس سے سُنی ہے اور جب مین کہون کہ کہا عبداللہ نے تو وہ بواسطہ کئی ایک لوگون کے عبداللہ سے روایت ہے اور بہت اامون نے اہل علم سے راویون کے ضعیف کرنے مین اختلاف کیا ہے جیسا کہ اُنھون نے ماسوائے اس علم مین اختلاف کیا ہے شعبہ سے ذکر کیا گیا ہے کہ اُسنے ابا الزبیر مکی اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف کیا ہے اور ان سے روایت کو ترک کیا ہے۔ پھر شعبہ نے اُن لوگون سے روایت کی ہے جو ان سے حفظ اور عدالت مین کمتر ہین حدیث کی اُسنے جابر جعفی اور ابراہیم بن مسلم ہجری اور محمد بن عبیداللہ عرزمی اور اور کئی ایک سے

[1] مرسل حدیث وہ ہوتی ہے جو تابعی کہدے کہ آنحضرت نے یون فرمایا ہے یعنی صحابی کا واسطہ درمیان سے چھوڑ دے پس یحیی کہتا ہے کہ جو حدیث حسن بصری نے بلا واسطہ ذکر کر دی ہے کہ آنحضرت نے یون فرمایا ہے تو اُسکی اصل ہمکو معلوم ہو گئی یعنی پوری سند کے طریق سے بھی ہمکو وہ حدیث مل گئی ہے سوائے ایک دو حدیثون کے اور حسن بصری جلیل القدر تابعی ہے ۱۲

ممن يضعفون فى الحديث حدثنا محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان البصرى نا امية بن خالد قال قلت لشعبة تدع
عبد الملك بن ابى سليمان وتحدث عن محمد بن عبيد الله العرزمى قال نعم قال ابو عيسى وقد كان شعبة حدث عن عبد الملك بن
ابى سليمان ثم تركه ويقال انما تركه لما تفرد بالحديث الذى روى عن عطاء بن ابى رباح عن جابر بن عبد الله عن النبى
صلى الله عليه وسلم قال الرجل احق بشفعته ينتظر به وان كان غائبا اذا كان طريقهما واحدا وقد ثبت غير واحد من الائمة
وحدثوا عن ابى الزبير وعبد الملك بن ابى سليمان وحكيم بن جبير حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا حجاج وابن ابى ليلى
عن عطاء بن ابى رباح قال كنا اذا خرجنا من عند جابر بن عبد الله تذاكرنا حديثه وكان ابو الزبير احفظنا للحديث حدثنا
محمد بن يحيى بن ابى عمر المكى نا سفيان بن عيينة قال قال ابو الزبير كان عطاء يقدمنى الى جابر بن عبد الله احفظ لهم الحديث
حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان قال سمعت ايوب السختيانى يقول حدثنى ابو الزبير وابو الزبير وابو الزبير قال سفيان بيده
يقبضها قال ابو عيسى انما يعنى بذلك الاتقان والحفظ ويروى عن عبد الله بن المبارك قال كان سفيان الثورى يقول كان
عبد الملك بن ابى سليمان ميزانا فى العلم حدثنا ابو بكر عن على بن عبد الله قال سألت يحيى بن سعيد عن حكيم بن جبير
قال تركه شعبة من اجل هذا الحديث الذى رواه فى الصدقة يعنى حديث عبد الله بن مسعود عن النبى صلى الله عليه
وسلم قال من سأل الناس وله ما يغنيه كان يوم القيمة خموشا فى وجهه قيل يا رسول الله وما يغنيه قال خمسون درهما
او قيمتها من الذهب قال على قال يحيى وقد حدث عن حكيم بن جبير سفيان الثورى وزائدة قال على ولم ير يحيى بحديثه
بأسا حدثنا محمود بن غيلان نا يحيى بن ادم عن سفيان الثورى عن حكيم بن جبير بحديث الصدقة قال يحيى بن ادم فقال
عبد الله بن عثمان صاحب شعبة لسفيان الثورى لو غير حكيم حدث بهذا فقال له سفيان وما لحكيم لا يحدث عنه شعبة

جو حدیث مین ضعیف کیے گئے ہین حدیث کی ہم سے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان بصری نے کہا حدیث کی ہمسے امیہ بن خالد نے کہا اُس نے مین نے شعبہ سے
کہا آپ عبد الملک بن ابی سلیمان کو چھوڑ دیتے ہو اور محمد بن عبید اللہ عزرمی سے حدیث کرتے ہو کہا اُسنے ہان کہا ابو عیسیٰ نے اور شعبہ نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے
حدیث کی ہی پھر اُسکو ترک کر دیا اور کہا گیا ہی اُسنے اسلیے اُسکو ترک کیا ہے کہ وہ اس حدیث کے ساتھ متفرد ہوا ہی جو مروی ہی عطا بن ابی رباح سے اُسنے جابر
بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے آدمی اپنے شفعہ کے ساتھ زیادہ مستحق ہی اسکی انتظاری کیجائے اگرچہ غائب ہو جبکہ راستہ انکا ایک ہو
اور کئی ایک اماموں سے ثابت ہوا ہے اور حدیث کی ہی اُنھون نے ابی الزبیر اور عبد الملک بن سلیمان اور حکیم بن جبیر سے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع
نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج اور ابن ابی لیلی نے عطار بن ابی رباح سے کہا اُسنے جب ہم جابر ابن عبد اللہ کے پاس سے
نکلتے تو اُسکی حدیث کا مذاکرہ کرتے اور ابو الزبیر ہم سے حدیث مین زیادہ حافظ تھا حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ بن ابی عمرو مکی نے کہا حدیث کی
ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا اُسنے کہا ابو الزبیر نے عطائ مجھے جابر بن عبد اللہ کے آگے کرتا کہ مین اُنکے لئے حدیث یاد کرون حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر
نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا اُسنے سُنا مین نے ایوب سختیانی سے کہ کہتا حدیث کی مجھے ابو الزبیر اور ابو الزبیر اور ابو الزبیر نے اشارت کی سفیان نے
ساتھ اپنے ہاتھ کے کہ اکٹھا کرتا تھا اُسکو کہا ابو عیسیٰ نے مراد اس کی اس سے اتقان اور حفظ ہے اور عبد اللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ کہا اُس نے
سفیان ثوری کہتا تھا کہ عبد الملک بن ابی سلیمان علم مین میزان تھا حدیث کی ہمسے ابو بکر نے علی بن عبد اللہ سے کہا اُسنے مین نے یحیی بن سعید سے حکیم بن
جبیر کی بابت سوال کیا کہا اُسنے شعبہ نے اُسکو ترک کیا ہے بسبب اس حدیث کے کہ اُسنے اُسکو صدقہ کے باب مین روایت کی ہے یعنی حدیث عبد اللہ بن
مسعود کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ فرمایا آپنے جو کوئی لوگون سے سوال کرے اُس حالت مین کہ اُسکے پاس اسقدر مال ہو کہ اُسکو غنی کر دے
تو قیامت کے دن اُسکے چہرے مین کھرونچ ہونگے کسی نے کہا یا رسول اللہ اور کس قدر مال اُسکو غنی کرتا ہے فرمایا آپ نے پچاس درم یا قیمت ان کی
سونے سے کہا علی نے کہا یحیی نے اور حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے حدیث کی ہے۔ کہا علی نے اور یحیی نے اُسکی حدیث کا کچھ خوف نہین دیکھا
حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن آدم نے سفیان ثوری سے اُسنے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی کہا یحیی بن آدم نے
پس کہا عبد اللہ بن عثمان نے جو شاگرد شعبہ کا ہے سفیان ثوری سے کاشکے سوائے حکیم کے کوئی اور اس حدیث کو روایت کرتا۔ پس اُس کو
سفیان نے کہا اور کیا ہے حکیم کو اس سے شعبہ روایت نہین کرتا

قال نعم فقال سفیان الثوری سمعت زبیدا یحدث بھذا عن محمد بن عبدالرحمن بن یزید قال ابوعیسیٰ وماذکرناہ فی ھذا الکتاب حدیث حسن فانما اردنا حسن اسنادہ عندنا کل حدیث یروی لایکون فی اسنادہ من یتہم بالکذب ولایکون الحدیث شاذا ویروی من غیر وجہ نحو ذاک فھو عندنا حدیث حسن وماذکرنا فی ھذا الکتاب حدیث غریب فان اھل الحدیث یستغربون الحدیث لمعان رب حدیث یکون غریبا لایروی الامن وجہ واحد مثل حدیث حماد بن سلمۃ عن ابی العشراء عن ابیہ قال قلت یارسول اللہ اما تکون الذکوۃ الا فی الحلق واللبۃ فقال لو طعنت فی فخذھا اجزأعنک فھذا حدیث تفرد بہ حماد بن سلمۃ عن ابی العشراء ولایعرف لابی العشراء الا ھذا الحدیث وان کان ھذا الحدیث عند اھل العلم مشھورا فانما اشتھر من حدیث حماد بن سلمۃ لانعرفہ الامن حدیثہ یعنی ورب رجل من الائمۃ یحدث بالحدیث لایعرف الامن حدیثہ فیشتھر الحدیث لکثرۃ من روی عنہ مثل ماروی عبداللہ بن دینار عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الولاء وھبتہ لایعرف الامن حدیث عبداللہ بن دینار رواہ عنہ عبیداللہ بن عمر وشعبۃ وسفیان الثوری ومالک بن انس وغیر واحد من الائمۃ وروی یحیی بن سلیم ھذا الحدیث عن عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر فوھم فیہ یحیی بن سلیم والصحیح ھو عن عبیداللہ بن عمر عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر ھکذا روی عبدالوھاب الثقفی وعبداللہ بن نمیر عن عبیداللہ بن عمر عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر وروی المؤمل ھذا الحدیث عن شعبۃ فقال شعبۃ لوددت ان عبداللہ بن دینار اذن لی حتی کنت اقوم الیہ فاقبل رأسہ قال ابوعیسیٰ ورب حدیث انما یستغرب لزیادۃ تکون فی الحدیث وانما یصح اذا کانت الزیادۃ ممن یعتمد علی حفظہ مثل ماروی مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر من رمضان علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال وزاد مالک فی ھذا الحدیث من المسلمین وروی ایوب السختیانی

ذلک

کہا اُسنے ہاں۔ سو کہا سفیان ثوری نے سُنا مین نے زبید سے کہ حدیث کرتا تھا ساتھ اُسکے محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے کہا ابوعیسیٰ نے اور جو کچھ ہمنے اس کتاب مین حدیث حسن کا ذکر کیا ہے تو ہمارے نزدیک اس سے مراد ہے کہ اسناد اسکی حسن ہے اور وہ ہر حدیث مروی ہے جو اسکے اسناد مین متہم بالکذب نہو اور نہ حدیث شاذ ہو اور کئی طریق سے مروی ہو اور مثل اسکے، سو ایسی حدیث ہمارے نزدیک حدیث حسن ہے۔ اور جو ہمنے اس کتاب مین ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے سو محدثین حدیث کو بہ باعث کئی معنی کے غریب جانتے ہین بہت حدیثین غریب ہوتی ہین نہین مروی ہوتین مگر ایک طریق سے مثل حدیث حماد بن سلمہ کے کہ بواسطہ ابی العشراء کے اسکے باپ سے ہے کہ کہا اُسنے مین نے کہا یارسول اللہ کیا نہین ہوتا ذبح مگر حلق اور لبہ مین پس فرمایا آپنے اگر تو اسکی ران مین نیزہ لگائے تو تجھسے کافی ہوتا ہے سو اس حدیث کے ساتھ متفرد ہوا ہے حماد بن سلمہ جو راوی ہے ابی العشراء سے۔ اور سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث ابی العشراء سے مشہور نہین ہوئی اگرچہ اہل علم کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے یہ تو فقط طریق حماد بن سلمہ سے ہی مشہور ہوئی ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے یعنی بہت آدمی اماموں سے ایسی حدیث بیان کرتے ہین کہ سوائے اسکے اور طریق سے معلوم نہین ہوتی پھر بباعث بہت راویوں کے بیان کرنے کے اس سے مشہور ہو جاتی ہے مثل اسکے کہ عبداللہ بن دینار نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ولا سے اور اُسکے ہبہ سے منع کیا ہے یہ حدیث سوائے طریق عبداللہ بن دینار کے مشہور نہین ہے روایت کیا ہے اسکو اس سے عبیداللہ بن عمر اور شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور کئی ایک ائمہ نے۔ اور روایت کیا ہے یحییٰ بن سلیم نے اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اور یحیی بن سلیم نے اسمین وہم کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ روایت ہے عبیداللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے۔ ایسا ہی روایت کی ہے عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ بن عمر سے اُسنے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اور روایت کیا ہے مؤمل نے اس حدیث کو شعبہ سے پس کہا شعبہ نے البتہ مین دوست رکھتا ہون کہ عبداللہ بن دینار مجھے اذن دے تو اُسکی طرف کھڑا ہو کر اسکے سر کو بوسہ دون کہا ابوعیسیٰ نے اور بہت حدیثین اسلئے غریب ہوتی ہین کہ ان مین کوئی زیادتی ہوتی ہے اور صحیح اُسوقت ہوتی ہے کہ جب زیادتی ایسے شخص سے ہووے کہ جسکے حافظہ پر اعتماد ہو مثل اسکے کہ روایت کی ہے مالک بن انس نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ کہا اُسنے فرض کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا رمضان سے ہر ایک آزاد اور غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع جو سے کہا مؤلف نے اور مالک نے اس حدیث مین من المسلمین کا لفظ زیادہ کیا ہے اور روایت کی ہے ایوب سختیانی

ف۱ غرض مؤلف کی اس بیان سے یہ ہے کہ حدیث غریب وہ ہوتی ہے کہ روایت کے سلسلہ مین سے کسی جگہ ایک راوی ہو جائے اور اُسکے آگے پیچھے بہت راوی ہون یعنی اسکے شاگرد بھی بہت ہون اور اُسکے اُستاد بھی بہت ہون ۱۲

وعبید اللہ بن عمر وغیر واحد من الائمۃ ہذا الحدیث عن نافع عن ابن عمر ولم یذکروا فیہ من المسلمین وقد روی بعضہم عن نافع
مثل روایۃ مالک ممن لا یعتمد علی حفظہ وقد اخذ غیر واحد من الائمۃ بحدیث مالک واحتجوا بہ منہم الشافعی واحمد بن حنبل
قالا اذا کان للرجل عبید غیر مسلمین لم یودعنہم صدقۃ الفطر واحتجا بحدیث مالک فاذا زاد حافظ ممن یعتمد علی حفظہ
قبل ذلک عنہ ورب حدیث یروی من اوجہ کثیرۃ وانما یستغرب لحال الاسناد حدثنا ابو کریب وابو ہشام الرفاعی وابو السائب
والحسین بن الاسود قالوا نا ابو اسامۃ عن برید بن عبد اللہ بن ابی بردۃ عن جدہ ابی بردۃ عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء والمؤمن یاکل فی معا واحد ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ من قبل سنادہ
وقد روی ہذا من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانما یستغرب من حدیث ابی موسیٰ سألت محمود بن غیلان
عن ہذا الحدیث فقال ہذا حدیث ابی کریب عن ابی اسامۃ وسألت محمد بن اسمٰعیل عن ہذا الحدیث فقال ہذا حدیث ابی کریب عن
ابی اسامۃ ولم نعرفہ الا من حدیث ابی کریب فقلت لہ حدثنا غیر واحد عن ابی اسامۃ بہذا فجعل یتعجب وقال ما علمت ان احدا حدث بہذا
غیر ابی کریب قال محمد وکنا نری ان ابا کریب اخذ ہذا الحدیث عن ابی اسامۃ فی المذاکرۃ حدثنا عبد اللہ بن ابی زیاد وغیر واحد قالوا نا شبابۃ
بن سوار نا شعبۃ عن بکیر بن عطاء عن عبد الرحمن بن یعمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیٰ عن الدباء والمزفت ہذا حدیث غریب من
قبل سنادہ لا نعلم احدا حدث بہ عن شعبۃ غیر شبابۃ وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اوجہ کثیرۃ انہ نہیٰ ان ینتبذ فی الدباء
والمزفت وحدیث شبابۃ انما یستغرب لانہ تفرد بہ عن شعبۃ وقد روی شعبۃ وسفیان الثوری بہذا الاسناد عن بکیر بن عطاء عن
عبد الرحمن بن یعمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحج عرفۃ فہذا الحدیث المعروف صحیح عند اہل الحدیث بہذا الاسناد حدثنا محمد بن
بشار نا معاذ بن ہشام حدثنی ابی عن یحییٰ بن ابی کثیر قال حدثنی ابو مزاحم انہ سمع ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اصح

اور عبید اللہ بن عمر اور کئی ایک نے اماموں سے اس حدیث کو نافع سے اُسنے ابن عمر سے اور اُنھون نے اس روایت مین من المسلمین کا لفظ ذکر نہین کیا اور
بعض اُن لوگون نے کہ جنکے حفظ پر اعتماد نہین مثل حدیث مالک کے روایت کی ہی۔ اور کئی ایک نے اماموں سے مالک کی حدیث کے ساتھ تمسک کیا ہی اور
اُس سے حجت پکڑی ہے ان مین سے امام شافعی اور احمد بن حنبل ہین کہا اُنھون نے جب کسی آدمی کے کئی غلام کافر ہون تو اُن سے صدقہ فطر کا ادا نہ کیا جاوے
اور دلیل اُنکی حدیث مالک کی ہی۔ سو جب کوئی ایسا حافظ زیادتی کرے کہ جسکے حفظ پر اعتماد ہو تو وہ زیادتی اُس سے قبول ہوتی ہی۔ اور بہت حدیثین کئی طرق سے
مروی ہوتی ہین اور غرابت اُنکی اسناد کی جہت سے ہوتی ہی حدیث کی ہمسے ابو کریب اور ابو ہشام رفاعی اور ابو السائب اور حسین بن اسود نے کہا اُنھون نے حدیث کی
ہمسے ابو اُسامہ نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر سات آنتون مین
کھاتا ہی اور مومن ایک آنت مین کھاتا ہے۔ یہ حدیث اسناد کی وجہ سے غریب ہی اور یہ حدیث بواسطہ کئی طرق کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی اور غرابت اسکی
فقط طریق ابو موسیٰ سے ہی ہی مین نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو کہا اُسنے یہ حدیث ابو کریب کی ہی جو راوی ہی ابو اسامہ سے۔ اور مین
نے محمد بن اسمٰعیل سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو کہا اُسنے یہ حدیث ابو کریب کی ہی جو راوی ہی ابو اسامہ سے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابو کریب
سے پھر مین نے اُس سے کہا کہ ہمکو تو کئی ایک نے ابو اسامہ سے روایت کی ہی۔ تو وہ متعجب ہونے لگا اور کہنے لگا مین نہین جانتا کہ کسی نے سوائے ابو کریب کے اسکو روایت
کیا ہو۔ کہا محمد نے اور ہم گمان کرتے تھے کہ ابو کریب نے یہ حدیث ابو اسامہ سے مذاکرہ مین لی ہوگی حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے
حدیث کی ہمسے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے بکیر بن عطار سے اُسنے عبد الرحمن بن یعمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی کدو کے برتن اور رال والے
برتن سے۔ یہ حدیث اسناد کیوجہ سے غریب ہی ہم نہین جانتے کہ کسی نے اس حدیث کو شعبہ سے سوائے شبابہ کے روایت کیا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت طریق
سے مروی ہی کہ منع کیا آنحضرت نے کہ کدو کے برتن اور رال کے برتن مین نبیذ بنایا جائے اور حدیث شبابہ کی اسوجہ سے مستغرب ہی کہ وہی شعبہ سے متفرد ہوا ہی اور روایت
کیا ہے شعبہ اور سفیان ثوری نے اس حدیث کو بکیر بن عطار سے اُسنے عبد الرحمن بن یعمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے حج[1] عرفہ ہے سو یہ
معروف حدیث محدثین کے نزدیک ساتھ اس اسناد کے صحیح ہی حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے
میرے باپ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی مجھے ابو مزاحم نے یہ کہ سُنا اُس نے ابو ہریرہ رضؓ سے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] حج یہی ہے کہ عرفہ مین قیام ہو جاوے جب عرفہ مین قیام ہو گیا تو حج پورا ہو گیا ۱۲

من تبع جنازة فصلى عليها فله قيراط ومن تبعها حتى يقضى قضاؤها فله قيراطان قالوا يارسول الله ما القيراطان قال اصغرهما
مثل احد حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا مروان بن محمد عن معاوية بن سلام حدثني يحيى بن ابي كثير نا ابو مزاحم سمع ابا هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تبع جنازة فله قيراط فذكر نحوه بمعناه قال عبد الله وانا مروان عن معاوية بن سلام قال
قال يحيى وحدثني ابو سعيد مولى المهري عن حمزة بن سفينة عن السائب سمع عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قلت
لابي محمد عبد الله بن عبد الرحمن ما الذي استغربوا من حديثك بالعراق فقال حديث السائب عن عائشة عن النبي صلى الله
عليه وسلم فذكر هذا الحديث وسمعت محمد بن اسمعيل يحدث بهذا الحديث عن عبد الله بن عبد الرحمن قال ابو عيسى وهذا حديث
قد روي من غير وجه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم وانما يستغرب هذا الحديث لحال اسناده لرواية السائب عن
عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا ابو حفص عمرو بن علي نا يحيى بن سعيد القطان نا المغيرة بن ابي قرة السدوسي
قال سمعت انس بن مالك يقول قال رجل يارسول الله اعقلها واتوكل او اطلقها واتوكل قال اعقلها وتوكل قال عمرو بن علي
قال يحيى بن سعيد هذا عندي حديث منكر قال ابو عيسى هذا حديث غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث انس
بن مالك الا من هذا الوجه وقد روي عن عمرو بن امية الضمري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وقد وضعنا هذا الكتاب
على الاختصار لما رجونا فيه من المنفعة نسئل الله النفع بما فيه وان لا يجعله علينا وبالا برحمته آخر الكتاب والحمد لله وحده
على نعامه وافضاله وصلاته وسلامه على سيد المرسلين الامي وصحبه واله وحسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا
بالله العلي العظيم وله الحمد على التمام وعلى النبي واله وصحبه افضل الصلوة وازكى السلام والحمد لله رب العالمين

اور جو کوئی جنازے کے پیچھے لگا اور اُسنے اُسپر نماز پڑھی تو اُسکے لیے ایک قیراط ہی اور جو کوئی اُسکے پیچھے لگا تاکہ اُسکو دفن کر چکا تو اُسکے لیے دو قیراط ہین کہا لوگون نے یارسول اللہ
قیراط کیا ہین فرمایا آپنے چھوٹا اُن دونون کا مثل احد کے ہی حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن محمد نے معاویہ بن سلام سے کہا حدیث
کی مجھے یحیی بن ابی کثیر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو مزاحم نے سُنا اُسنے ابا ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی جنازے کے پیچھے لگا تو اُسکے لیے ایک قیراط ہی
سو اُسنے مثل اسکے بالمعنی ذکر کی ہی۔ کہا عبد اللہ نے اور خبر دی ہمکو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہا اُسنے فرمایا یحیی نے اور حدیث کی مجھے ابو سعید نے جو مولی مہری کا ہی
حمزہ بن سفینہ سے اُسنے سائب سے سنا اُسنے عائشہ رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مین نے ابو محمد یعنی عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہا کون سی تیری وہ حدیث ہی جس کو
لوگون نے عراق مین غریب جانا ہی پس کہا اُسنے حدیث سائب کی جو بواسطۂ عائشہ رض کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی سو اُسنے اس حدیث کو ذکر کیا اور سُنا مین نے محمد بن اسمعیل سے
کہ یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن سے روایت کرتا تھا کہا ابو عیسی نے اور یہ حدیث کئی طرق سے بواسطہ حضرت عائشہ رض کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی۔ اور یہ حدیث
اسناد کی وجہ سے غریب ہوئی ہی بباعث روایت سائب کے بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی نے کہا حدیث کی
ہمسے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی نے کہا سُنا مین نے انس بن مالک سے کہ کہتا تھا کہا ایک مرد نے یارسول اللہ کیا مین اُس
اونٹ کو باندھکر توکل[ل] کرون یا اُسکو چھوڑکر توکل کرون فرمایا آپ نے اسکو باندھ اور توکل کر۔ کہا عمرو بن علی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے۔ یہ حدیث میرے نزدیک
منکر ہی کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہی اس طرق سے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق انس بن مالک سے مگر اسی وجہ سے اور بواسطہ عمرو بن امیۂ ضمری کے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مروی ہے (کہا مؤلف کتاب ہذا نے) اور ہم نے اس کتاب کو اختصار کے طریق پر رکھا ہی اسلیئے کہ ہمنے اس مین نفع کی امید کی
ہے ہم اللہ تعالی سے نفع کا سوال کرتے ہین ساتھ اس چیز کے جو اسمین ہے۔ اور یہ ہمپر ساتھ اپنی رحمت کے اُسکو وبال نہ بنائے۔ یہ آخر کتاب کا ہی۔ اور سب حمد
واسطے اللہ کے ہے جو واحد ہے اُسکے انعام اور فضل پر اور صلوۃ اور سلام اللہ کا اوپر سردار پیغمبرون کے جو اُمی ہے اور اُسکے صحابہ اور آل پر اور کافی ہی ہم کو اللہ اور اچھا
کارساز۔ اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہ قوت طرف نیکی کے مگر ساتھ مدد اللہ کے جو بلند ہی عظمت والا اور اُسکے واسطے حمد ہی اوپر تمام ہونے اس کتاب کے اور اُسکے نبی اور آل اور
صحابہ پر افضل صلوۃ اور پاکیزہ سلام ہو اور سب حمد واسطے اللہ کے جو پروردگار عالمین کا ہی۔ فقط الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

خاتمۃ الطبع الحمد للہ کہ تبصرۂ منیفہ و ترجمۂ شریفہ کتاب فیض نصاب حاوی احادیث حضور رسالتمآب اعنی جامع ترمذی جلد دوم بحسن و خوبی و
بسرپرستی عالیجناب منشی رام کمار و منشی تیج کمار صاحبان مالکان مطبع۔ باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ۔ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین
بماہ اپریل ۱۹۳۸ء چھپکر نورافزائے قلوب محدثین ہوا۔

[ل] یعنی یارسول اللہ فرمائیے کہ توکل کسطرح ہوسکتا ہے کیا اونٹ کو باندھکر توکل خداپر کرون یا اُسکو چھوڑکر فرمایا آپ نے اسکو باندھکر جیسا کہ مثنوی مین ہے ؎ بر توکل زانوے اشتر بہ بند ۱۲

نام کتاب	قیمت
باری تعالےٰ (۵) حلیۂ شریف (۶) نور نامہ (۷) جہل مسائل۔ مولفہ مولوی عبد اللہ بن عبد السلام۔	۲؍
شرح محمدی منظوم۔ مسائل فقہیہ از محمد خان قندھاری۔	۳؍
تنبیہ الغافلین۔ مسائل دینیہ۔	۸؍
حیرت الفقہ۔ مسائل مشکلۂ فقہ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔	ا؍
جواب السائلین بطور استفتا۔	[illegible]
کنز الدقائق۔ اردو ترجمہ از مولوی محمد سلطان خان۔	۱۴؍
جہل مسائل فقہ۔ از مولوی ابراہیم حسین صاحب بنگلوری۔	[illegible]
اشرف المسائل از مولوی شہر علی خان	۱۰؍
رسالہ تجہیز و تکفین میت۔ از محمد عمر	۲؍

کتب فقہ اردو

نام کتاب	قیمت
ہدایہ۔ پیشانی پر اصل عربی اور تحت میں ترجمہ فارسی مع شرح از ... کلکتہ جو درس سے متداول ہو دو مجلد کامل کاغذ سفید و حنائی۔	[illegible]
شرح سفر السعادت۔ از مولانا عبد الحق دہلوی معروف۔	[illegible]
... مسمیٰ بہ غایۃ الشعور از ملا ... صاحب۔	۱۱؍
تذکرۃ الجمعہ۔ احکام جمعہ از مولوی عبد السلام صاحب۔	۹ پائی
تبیان۔ در حکم تمباکو و حقہ از ملا معین الدین صاحب۔	۹ پائی
ہدایۂ منظوم۔ مسائل فقہ نظم فارسی از ملا ناظم علی رحمہ	۲؍
نام حق۔ مشہور درسی از شیخ	

نام کتاب	قیمت
شرف الدین بخاری۔	۲ پائی
مائۃ مسائل۔ سو مسائل از مولانا احمد اللہ	[illegible]
شرح وقایہ فارسی مع حاشیہ ملتقی الابحر از شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی۔	۱۴؍
مسلک المتقین۔ مرغوب علمائے ولایت از مولوی الہ یار خان۔	[illegible]
فتاوی برہنہ۔ جامع الجواب فقہ از مفتی نصیر الدین۔	[illegible]
قدوری۔ مترجمہ مولانا ابو القاسم۔	۲؍
شرح فارسی مختصر وقایہ۔ از مولانا عبد الرحمن جامی۔	۱۵؍
کنز فارسی۔ از مفتی نصیر الدین کرمانی محشی مع فرہنگ۔	۹؍
منیۃ المصلی۔ عربی مع ترجمہ فارسی از جانب مطبع۔	۹؍
مالا بد منہ۔ از قاضی ثناء اللہ ... مع وصیت نامہ۔	[illegible]
شرح مختصر وقایہ کو ہری۔ از مولانا جلال الدین سمرقندی۔	[illegible]
رسالہ تنبیہ الانسان۔ در حلت و حرمت جانوران۔	۹ پائی

کتب فقہ عربی

نام کتاب	قیمت
ابو المکارم۔ شرح مختصر وقایہ از عبد اللہ بن محمد معروف۔	[illegible]
مبادی الاصول۔ مصنفہ مولانا ابی المنصور الحسن بن یوسف۔	ا؍
برجندی۔ شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العلی نہایت معتبر شرح ہے۔	[illegible]
کنز الدقائق۔ عربی کلاں۔	[illegible]
جامع الرموز۔ شرح مختصر وقایہ از ملا	

نام کتاب	قیمت
شمس محمد قہستانی متداول۔	[illegible]
فتح القدیر۔ بقلم جلی ہدایہ اور بقلم مناسب حاشیہ فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت مستند و باعظمت شرح مشہور و معروف اور آخر میں تکملۂ زین الدین آفندی کامل چار مجلد ضخیم بتفصیل ذیل۔	
کاغذ سفید گندہ۔	[illegible]
ایضاً۔ کاغذ حنائی۔	[illegible]
ہدایہ بحاشیہ جدید نہایت عمدہ زوائد و فوائد محشی مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار جلد کامل دو مجلدات میں بشرح ذیل۔	[illegible]
۱۔ جلدین اولین عبادات۔	[illegible]
۲۔ جلدین آخرین معاملات۔	[illegible]
فتاوائے عالمگیری۔ ہر چہار جلد کامل در سہ جلد کاغذ حنائی و سفید	[illegible]
فتاوی قاضیخان مع سراجیہ از امام قاضی حسن بن منصور قاضیخان مستند معتمد معروف متداول دو مجلد کامل۔	[illegible]
شرح وقایہ خورد۔ مع دائرہ مہتمہ متوسط قلم۔	[illegible]
ذخیرۃ العقبیٰ۔ حاشیہ شرح وقایہ از یوسف بن جنید چلپی متداول معروف	[illegible]
ملا مسکین۔ از بیع تا وصایا محشی جدید۔	[illegible]

کتب اصول الفقہ عربی

نام کتاب	قیمت
غایۃ التحقیق شرح حسامی از مولانا عبد العزیز بخاری معروف و متداول۔	[illegible]
شرح مسلم الثبوت۔ از ملا بحر العلوم نہایت نفیس و معروف و مستند شرح ہے۔	[illegible]